Title - TAUZEEHUL MASAIL.

Author - Sayyed Mehmood Hussaini

Publisher - Neami Press Building (Lahore).

Date -

Pages - 560.

Subjects -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الزاد علیہم کالزاد علینا

[illegible]

توضیح المسائل

مرجع حوزۃ العلمیہ النجف الاشرف حجۃ الاسلام آیۃ اللہ فی العالمین رئیس المذہب فقیہ الزمان

آقائے السید محمود حسینی شاہرودی ادام اللہ بقاءہ

مؤلفہ

جناب شیخ الجامع حجۃ الاسلام آقائے اختر عباس صاحب قبلہ ادام اللہ بقاءہ مؤسس جامع المنتظر (ٹرسٹ) لاہور

تنظیم الواعظین

نامی پریس بلڈنگ پیسہ اخبار لاہور

باسمہ سبحانہ

الرادّ علیھم کالرادّ علینا

جس نے مجتہدین کے حکم کو ٹھکرایا گویا اس نے ہمارے حکم کو ٹھکرایا (فرمان امام)

توضیح المسائل

مرجع حوزۃ العلمیہ النجف الاشرف حجۃ الاسلام آیت اللہ فی العالمین رئیس المذہب

آقائے السید محمود حسینی شاہرودی دام اللہ بقاءہ

مؤلفہ

جناب شیخ الجامعہ حجۃ الاسلام آقائے اختر عباس صاحب قبلہ ادام اللہ بقاءہ

مؤسس جامع المنتظر ماڈل ٹاؤن لاہور

"تنظیم الواعظین"

نامی پریس بلڈنگ — پیسہ اخبار

لاہور

گذارش

احکام شرعیہ پر عمل کرنے کے لیے تقلید ایک بہت ضروری چیز ہے اور یہ بھی مسلّم امر ہے کہ تقلید میں مجتہد کا آخری فتویٰ اور حکم واجب العمل ہوا کرتا ہے۔ پاکستان میں افقہہ زماں اعلم عصر سرکار آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے السیّد محمود شاہرودی النجفی دام ظلہ العالی کے مقلدین کی خاصی بڑی تعداد موجود ہے لیکن سرکار ممدوح کے فتاویٰ کے مطابق کوئی جامع کتاب پہلے یہاں موجود نہیں تھی لھذا اس حقیر نے اپنی دیگر دینی مصروفیات کے ساتھ ساتھ **توضیح المسائل** مصنفہ آقائے سید حسین البروجردی اعلی اللہ مقامہٗ اردو زبان میں ترجمہ کر کے اس پہ سرکار ممدوح مدظلہٗ کے حاشیوں کا اضافہ کر دیا ہے تاکہ مقلدین حضرات بآسانی سرکار موصوف کے فتاویٰ پر عمل پیرا ہو سکیں۔ امید ہے کہ قارئین کرام اس بندہ عاصی گنہگار کو اپنی دعاؤں سے فراموش نہیں فرمائیں گے تاکہ بندہ علوم سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام کی خدمت تدریسًا اور تحریرًا انجام دیتا رہے۔

دعاگو: اختر عباس
موسّس جامعۃ المنتظر ٹرسٹ لاہور

ضروری نوٹ

اصل کتاب توضیح المسائل آیۃ اللہ المرحوم البروجردی کا ترجمہ ہے اب اس کو آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے السیّد محمود شاہرودی النجفی دام ظلہ العالی کے فتاویٰ کے مطابق کر دیا گیا ہے جو کہ بطور ضمیمہ آخر کتاب میں درج ہے اس کو ملاحظہ فرما کر ان کے فتویٰ پر عمل کیا جائے۔

(مترجم)

فہرس

ج

آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے السید محمود شاہرودی مدظلہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشۡرَفِ الۡاَنۡبِیَاءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الۡمَعۡصُوۡمِیۡنَ ؕ

امّا بعد

ہر مکلّف پر شرعاً واجب و لازم ہے کہ وہ اپنے عقائدِ دینی کو صحیح و درست کرے یعنی اُسے اصولِ دین کا صحیح علم و واقفیت حاصل ہو۔ اور اپنی استعدادِ علمی کے مطابق ادلّہ و براہین کے ساتھ ان کو تسلیم کرے۔ اور فروعِ دین یعنی نماز روزہ و زکوٰۃ وغیرہ کے ضروری مسائل و احکام سے بمطابق فتاویٰ مجتہد جامع الشرائط پورے طور پر واقف و آگاہ ہو۔

اولاد کی تعلیم و تربیت والدین کا فریضہ ہے۔ جنابِ رسولِ خدا صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں کُلُّکُمۡ رَاعٍ وَکُلُّکُمۡ مَسۡئُوۡلٌ عَنۡ رَعِیَّتِہٖ یعنی تم میں سے ہر شخص اپنے گھر والوں کا حاکم ہے۔ اور تم میں سے ہر ایک اپنے متعلّقہ اشخاص کے بارے میں جوابدہ ہے لہٰذا صاحبِ خانہ پر اپنے تمام متعلّقین کے اخلاق و اطوار و اعمال کی اصلاح و درستی کی ذمّہ داری عاید ہوتی ہے۔ بنابریں اولاد کی تعلیم و تربیت بدرجہ اَولیٰ والدین کا اوّلین فریضہ ہے

پس جب لڑکا سنِ تمیز و رشد کو پہنچے تو اُسے خدا و رسولؐ اور آئمہ معصومین علیہم السلام کے اسمائے مبارکہ تعلیم کیے جائیں اور سات برس کی عمر میں اُسے نماز سکھائی جائے۔ اور نو برس گزرنے پر اُسے نماز پڑھائیں اور اس بارے میں اگر سختی بھی کرنی پڑے تو اس سے گریز نہ کریں۔ لڑکی کو نو برس کے قبل سے تاکید و تنبیہہ ضروری ہے۔ تاکہ نو برس پورے ہونے پر وہ بالکل نماز کی پابند ہو جائے۔ اور لڑکے پر جب وہ پورے پندرہ برس کا ہو جائے نماز واجب ہو جاتی ہے۔

اصولِ دین

توحید، عدل، نبوت، امامت، قیامت

ہر ذی شعور و صاحبِ عقل و فراست جب اشیائے عالم کے وجود میں ذرا غور و فکر کرے گا۔ تو اس پر یہ منکشف ہو جائے گا کہ کوئی مصنوع خود بخود وجود میں نہیں آیا، اور کوئی مخلوق از خود خلق نہیں ہوئی۔ بلکہ ایک صانع و خالق قادر و حکیم نے اپنی قدرتِ کاملہ سے ایجاد خلق فرمایا ہے۔ جو صفاتِ کمالیہ، جلالیہ و جمالیہ کا جامع اور ہر قسم کے نقص و عیب سے مبرا اور فقر و احتیاج سے منزّہ ہے۔ لہٰذا ہر مصنوع وجودِ صانع پر دال اور ہر مخلوق اپنے خالق کے وجود کی دلیل ہے۔ خداوندِ عالم کی توحید و یگانگت و یکتائی کے ثبوت میں چند عام فہم دلیلوں کا ذکر کیا جاتا ہے:۔

توحید

خدا کی یکتائی و بے ہمتائی کی چھ دلیلیں ہیں:۔

(اوّل) اگر خدا کا کوئی شریک ہوتا تو اُس کی وجہ سے عالم میں فساد پیدا ہوتا۔

(دوم) شرکت خدا کا نقص ہے اور نقص خدائی میں نہیں ہو سکتا۔

(سوم) سب نبی و رسول ایک ہی خدا کے پاس سے آئے ہیں جنہوں نے متفقہ طور پر اُس کی وحدانیت

کی خبر دی۔ اگر کوئی اور خدا ہوتا تو وہ بھی نبی و رسول بھیج کر اپنے آپ کو پہچنواتا۔

(چہارم) اگر دو خدا فرض کر لیے جائیں تو ایک خدا دوسرے خدا کے دفع پر قادر ہوگا یا نہیں۔ اگر قادر ہوگا تو جو دفع ہو جائے وہ خدا نہیں ہو سکتا اور اگر قادر نہ ہوگا، تو جو عاجز ہو وہ خدا نہیں ہو سکتا۔

(پنجم) نبیوں اور رسولوں سے خدا نے فرمایا ہے کہ میرا کوئی شریک نہیں (لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ) پس اگر یہ بات اس نے (معاذ اللہ) جھوٹ کہی ہے تو جھوٹ بولنا نقص ہے اور نقص خدا میں نہیں ہو سکتا اور اگر سچ کہی ہے تو مطلب ثابت ہے کہ خدا کا کوئی شریک نہیں۔

(ششم) دو چیزوں کے درمیان فصل ہونا ضروری ہے۔ تاکہ ان کا دو ہونا متحقق ہو سکے۔ پس اگر دو خدا ہوں اور اُن کے درمیان فصل ہو تو لازم آئے گا کہ فصل بھی قدیم ہو۔ حالانکہ اس کا کسی نے دعوے نہیں کیا ہے۔ اور اگر کوئی یہ دعویٰ کرے بھی تو تسلسل لازم آئے گا، جو محال ہے۔

صفات ثبوتیہ معلوم ہونا چاہیئے کہ خدا کی ذات ہر حیثیت سے کامل ہے۔ اور اس لیے جتنے کمال کے آثار ہو سکتے ہیں، سب اس کی ذات کے لیے حاصل ہیں۔ مگر اسکی ذات کے لیے علیحدہ صفات جو ذات کے علاوہ ہوں موجود نہیں ہیں۔ وہ ذات ہی ذات ہے۔ اور اگر آثارِ کمال کے لحاظ سے دیکھا جائے تو اس کی صفات کا حصر و حد نا ممکن ہے۔ لیکن جو صفات خاص طور پر محلِ بحث قرار پائے ہیں اور علم کلام کی کتابوں میں بیان کیے گئے ہیں وہ آٹھ ہیں:۔

۱۔ **قدیم**۔ یعنی خدا ہمیشہ سے قدیم ہے۔

۲۔ **قادر**۔ یعنی خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

۳۔ **عالم**۔ وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

۴۔ **حیّ**۔ خدا زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔

۵۔ **مُرید**۔ وہ صاحبِ ارادہ ہے اور جو چیز واقع ہوتی ہے اسکے اختیار سے ہوتی ہے لہٰذا وہ اپنے افعال میں مجبور نہیں

۶۔ **مُدرِک**۔ وہ ہر چیز کے ظاہر و باطن کا دریافت کرنے والا ہے اگرچہ آنکھ کان وغیرہ نہیں رکھتا۔

۷۔ **مُتکلّم**۔ وہ جس چیز سے چاہے کلام پیدا کر سکتا ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیئے درخت میں کلام پیدا کیا۔

۸۔ **صادق**۔ خدا کا کلام درست اور برحق ہے۔

صفات سلبیہ وہ صفتیں جو خدا کی ذات کے شایانِ شان نہیں آٹھ ہیں :-

۱۔ **شرکت** ۔ یعنی خدا کا کوئی شریک نہیں۔

۲۔ **ترکیب** ۔ یعنی خدا مرکب نہیں، دوسرے الفاظ میں چند چیزوں سے مل کر اس کا وجود تیار نہیں ہوا ہے اور اس کا کوئی جزو نہیں ہے۔

۳۔ **مکان** ۔ یعنی خدا ایک جگہ اور ایک مقام میں نہیں، وہ اپنی قدرت کاملہ سے ہر جگہ حاضر و موجود ہے وہ لامکان ہے۔

۴۔ **حلول** ۔ یعنی خدا کسی چیز میں نہیں سماتا آدمی کے بدن میں روح حلول کرتی ہے جب روح نکل جاتی ہے تب آدمی مرجاتا ہے۔ یہ صورت خداوند عالم کے لیے روا نہیں ہے۔ بالفاظ دیگر کہ ایک شئے دوسری شئے میں سما جائے اس طرح کہ اس کی صفت قرار پا جائے، جیسے سیاہی جسم میں۔

۵۔ **محلِ حوادث** ۔ خدا مختلف حالات اور کیفیات سے بری ہے۔ پہلے کچھ اور تھا اور تھا اس کے بعد کسی اور حال میں ہو گیا، یعنی بچپن سے جوانی اور پھر بڑھاپا۔ یا جاگتا تھا سو گیا، پس حق تعالےٰ اس عیب سے منزّا ہے۔

۶۔ **مرئی** ۔ یعنی خدا لائقِ دید نہیں نہ دنیا میں اور نہ عقبیٰ میں۔

۷۔ **احتیاج** ۔ یعنی خدا ذات و صفات میں کسی دوسرے کا محتاج نہیں ہے، وہ ہر طرح بے نیاز اور مستغنی ہے۔

۸۔ **صفات کا زائد بر ذات ہونا** ۔ یعنی خدا کی صفتیں اس کی ذات کے سوا اور علیحدہ نہیں ہیں۔ اس کی ذات عین صفات اور اس کی صفات عین ذات ہیں۔

عدل

مطلب یہ ہے کہ خدا کا ہر کام اس کی حکمت و مصلحت کے مطابق اور موقع و محل کے عین موافق ہے۔ اس کے افعال میں ظلم و بے اعتدالی ناممکن ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ بندہ اپنے افعال میں مختار ہے اور ان کا ذمہ دار ہے۔

خداوندِ عالم کوئی ایسی بات نہیں کرتا جو خلافِ عدل ہو۔ اس پر دلائل یہ ہیں :-

اوّل ۔ ظلم قبیح ہے، لہٰذا خدا کے لیے جائز نہیں ہو سکتا۔

دوم۔ ظلم کسی ضرورت واحتیاج کی وجہ سے ہوتا ہے اور خدا محتاج نہیں ہے۔
سوم۔ خدا نے دوسروں کو ظلم کرنے کی ممانعت کی ہے تو وہ خود بھلا کیسے ظلم کرے گا۔
چہارم۔ تمام کتابیں جو خدا نے نازل فرمائی ہیں ان میں اس نے اپنے عادل ہونے کی خبر دی ہے۔
پنجم۔ نظامِ خلقتِ عالم از خود عدلِ خداوندی کو ظاہر و نمایاں کرتا ہے۔
ششم۔ اگر خدا کے لیے ظلم کا احتمال بھی ہو تو اس کی سچائی کے متعلق اعتماد جاتا رہے گا۔

نبوّت

سب انبیاء و مرسلین خدا کی طرف سے مبعوث اور مامور ہوئے ہیں اور سب برحق ہیں اور جو کتابیں اور صحیفے ان پر نازل ہوئے ہیں وہ سب منجانب اللہ ہیں اور جو معجزات ان کے ہاتھوں واقع ہوئے ہیں اور جن کا تذکرہ کلام الہٰی اور احادیث میں آیا ہے سب صحیح و درست ہیں۔ سب پیغمبر معصوم ہیں یعنی عہد سے لحد تک تمام کبیرہ و صغیرہ گناہوں سے پاک رہتے ہیں کسی نبی سے کوئی خطا عمداً یا سہواً نہیں ہوتی۔ تمام مذموم صفات اور ایسے امراض میں مبتلا نہیں ہوتے۔ جو موجبِ نفرتِ خلائق ہوں مثلاً برص و جذام، اندھا، بہرا گونگا ہونا وغیرہ۔

حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے حضرت خاتم النبیّین محمد مصطفٰی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے عہد تک ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اللہ کی طرف سے مبعوث بر خلائق ہوئے اور ان سب نے ہمارے رسولؐ کی تشریف آوری کی بشارت دی۔ آنحضرت پر ہر قسم کی نبوّت و رسالت کا خاتمہ ہو چکا ہے آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اور جو کوئی اس قسم کا دعویٰ کرے وہ کذّاب اور ملعون ہے آنحضرتؐ کا دین اسلام قیامت تک باقی رہنے والا ہے۔ آپ کی نبوّت چھ دلیلوں سے ثابت ہے:۔

اوّل۔ کافر و مسلم سب کا اتفاق ہے کہ رسولِ اکرمؐ نے کسی کے آگے زانوئے ادب تہ نہیں کیا۔ نہ سبق پڑھا اور نہ کتابت کی لیکن بایں ہمہ آنحضرتؐ اور آپ کے اوصیائے طاہرین سے ہر علم میں وہ افادات اور ارشادات صادر ہوئے جن کا صدور کسی سے باقاعدہ پڑھے لکھے بغیر عادتاً محال ہے اور اس خرقِ عادت کا ان سے صادر ہونا واضح معجزہ ہے۔

دوم۔ سب آسمانی کتابوں میں آنحضرتؐ کی تشریف آوری کی بار بار بشارتیں نہ ہوتیں تو یہود

اور نصاریٰ جو آنحضرتؐ کے دشمن تھے، قرآن مجید کے اس بیان کی تکذیب کرتے اور ان کی اس تکذیب کی خبر ہم تک تواتر پہنچتی۔ حالانکہ ایسی کوئی خبر ہم تک نہیں پہنچی۔

سوم۔ معجزے آنحضرتؐ سے متواتر صادر ہوئے۔ مثلاً چاند کا شق ہو جانا اور سنگریزوں کا آپؐ کے ہاتھ پر تسبیح کرنا اور اسی طرح تمام معجزے جو کتابوں میں درج ہیں۔

چہارم۔ آنحضرتؐ خدا کی جانب سے قرآن لے کر آئے جس کی فصاحت و بلاغت نے عرب کے تمام فصحاء و بلغاء کو عاجز و ساکت کر دیا۔ چنانچہ قرآن مجید کے پارہ اول کی آیت ۲۴ میں خدا کا چیلنج درج ہے۔

پنجم۔ آنحضرتؐ کے جو حالات اور مکارم اخلاق بتواتر ہم تک پہنچے ہیں وہ خود بتاتے ہیں کہ وہ پیغمبر کے سوا دوسرے میں نہیں ہو سکتے۔

ششم۔ اگر آپ پیغمبرؐ نہ ہوتے تو لازم تھا کہ خداوند عالم کسی شخص کو معین کرتا جو علم کی رو سے آپ کے دعوائے نبوّت کا کذب واضح کرتا۔ کیونکہ مقتضائے حکمت یہ ہے کہ جو کوئی دین کی تخریب کرے خدائے حکیم و قادر مطلق پر فرض ہے کہ غلبہ و طاقت سے یا از روئے علم اسے دفع کرے۔

امامت

انبیاء و مرسلین کی طرح امام بھی منصوص و مامور من اللہ ہوتے ہیں۔ جس طرح اور نبیوں کے وصی، جانشین خدا کی جانب سے مقرر و معین ہوئے ہیں، اسی طرح سے ہمارے پیغمبرؐ کے وصی و جانشین بھی خدا کی طرف سے معین و مقرر ہوئے ہیں۔ لہٰذا ان کا معصوم اور مالک علمِ لدنّی ہونا اور جمیع اوصافِ مامورین خدا سے ان کا متصف ہونا ضروری و لازمی ہے۔ اور تا قیامِ قیامت ان کی امامت کا باقی رہنا بھی لازمی ہے۔ اور یہ امام بارہ ہیں۔ جن کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:۔

پہلے امام اور حضرت محمد مصطفےٰؐ کے خلیفۂ بلافصل و وصیٔ برحق حضرت امیرالمومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام، دوسرے امام حسن علیہ السلام، تیسرے امام حسین علیہ السلام، چوتھے امام زین العابدین

علیہ السلام۔ پانچویں امام محمد باقر علیہ السلام، چھٹے امام جعفر صادق علیہ السلام، ساتویں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام، آٹھویں امام علی رضا علیہ السلام، نویں امام محمد تقی علیہ السلام، دسویں امام علی نقی علیہ السلام گیارھویں امام حسن عسکری علیہ السلام، بارھویں امام آخر الزماں عجل اللہ فرجہٗ۔ خصوصی حیثیت سے ان حضرات کی امامت پانچ دلیلوں سے ثابت ہے :۔

اوّل۔ شیعہ و سُنّی متفق ہیں کہ جناب رسولِ اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ "میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے" پس ان بارہ اماموں کے علاوہ جن لوگوں نے خلافت کا دعویٰ کیا ان کی یہ تعداد نہ تھی اور نہ وہ معصوم تھے اور ائمہ طاہرین کی عصمت کسی مسلمان کے نزدیک محلِّ کلام نہیں ہے۔ سوائے خوارج و نواصب کے جن کا بغض و عناد واضح ہے۔

دوم۔ ان حضرات میں سے ہر امام نے قطعی طور پر اپنی امامت کا دعویٰ فرمایا اور عصمت دروغگوئی سے مانع ہے۔ اور اس کے علاوہ ان حضرات کے حالات و کمالات اور عبادات و مکارمِ اخلاق جو بتواتر ہم تک پہنچے ہیں ان کی صداقت کا بیّن ثبوت ہیں۔

سوم۔ جو علوم اور حقائق و معارف ان حضرات سے ہمیں پہنچے ہیں وہ انہوں نے کسی دنیوی تعلیم گاہ سے حاصل نہیں کیے تھے اور یہ خرقِ عادت ہے۔

چہارم۔ ان حضرات کی امامت کے بارے میں مع ان کے اسماء و صفات کے متواتر نصوص جو ہم تک پہنچے ہیں وہ کتبِ معتبرہ میں مذکور ہیں۔

پنجم۔ ان میں سے ہر بزرگوار نے متواتر معجزے دکھائے جو مبسوط کتابوں میں درج ہیں۔

قیامت (معاد)

قیامت سے یہ مراد ہے کہ تمام لوگ اسی بدنِ عنصری کے ساتھ بروزِ قیامت محشور ہوں گے اور ان کے نیک و بد اعمال کا جائزہ لیا جائے گا۔ جو قابلِ بہشت ہوں گے وہ جنت میں داخل کیے جائیں گے اور آبِ کوثر و سلسبیل سے سیراب ہوں گے اور جو قابلِ دوزخ ہوں گے انھیں نارِ جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔ جنابِ رسولِ خداؐ اور ائمہ معصومین علیہم السلام گنہگار مومنوں کی شفاعت فرمائیں گے۔

قیامت کا برپا ہونا چھ دلیلوں سے ثابت ہے:۔

اوّل ۔ اولادِ آدم میں ظلم بہت ہے اور اکثر و بیشتر ظلم کا بدلہ دنیا میں نہیں ملتا۔ پس اگر کوئی روزِ جزا نہ ہو جس میں مظلوم کی داد ظالم سے لی جائے تو لازم آئے گا کہ خود خدا سببِ ظلم قرار پائے اور ظلم اس کے لیے قبیح ہے۔

دوم ۔ خدائے حکیم نے بندوں پر کچھ فرائض عائد کیے ہیں اور ان کے متعلق اجر و ثواب کا وعدہ اور عذاب و عقاب کی وعید فرمائی ہے اور چونکہ وہ ثواب و عقاب دنیا میں نہیں، لہٰذا لازم ہے کہ کوئی روزِ جزا مقرر ہو، ورنہ فرماں بردار اور نافرمان دونوں برابر ہو جائیں گے۔ اور یہ قبیح ہے۔

سوم ۔ نیز اس امر سے خدا کے لیے (معاذ اللہ) کذب بھی لازم آئے گا۔

چہارم ۔ تمام اُمتوں کا اس پر اتفاق ہو چکا ہے کہ قیامت کا برپا ہونا لازمی ہے۔

پنجم ۔ اگر روزِ جزا نہ ہوتا اور اسے بیان نہ کیا جاتا تو بندوں کے ظلم و جور سے نظامِ عالم درہم برہم کر دیا جاتا۔

ششم ۔ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نبوت ثابت ہو چکنے کے بعد ثبوتِ قیامت کے لیے یہی کافی ہے کہ قرآن مجید میں اس کا ذکر متواتر ہے۔

توضیح المسائل

مسئلہ ۱- اصول دین کے متعلق مسلمانوں کا عقیدہ دلیل کی رو سے ہونا چاہیئے اور اصول دین میں تقلید نہیں کر سکتا یعنی بغیر دلیل کے کسی کے کہنے کو قبول نہ کرے لیکن احکام دین میں یا تو مجتہد ہو کہ احکام کو دلیل سے استنباط کر سکتا ہو یا کسی مجتہد کی تقلید کرکے اس کے فتوی پر عمل کرے یا احتیاط پر عمل کرے کہ جس سے اسے یقین ہو جائے کہ اس نے اپنے وظیفہ شرعی پر عمل کر لیا ہے۔ مثلاً اگر کچھ مجتہد کسی عمل کو حرام کہتے ہوں اور ایک گروہ اسے حرام نہ سمجھتے ہوں تو ایسے عمل کو بجا نہ لائے اور اگر کسی عمل کو بعض واجب سمجھتے ہوں اور بعض مستحب تو اسے بجالائے پس جو لوگ مجتہد بھی نہیں اور احتیاط پر بھی عمل نہیں کر سکتے انہیں مجتہد کی تقلید کرنی چاہیئے۔

مسئلہ ۲- تقلید سے مراد یہ ہے کہ مجتہد کے دستور و فتوی کے مطابق عمل کیا جائے۔ لیکن جس مجتہد کی تقلید کی جائے اس میں مندرجہ ذیل شرائط کا ہونا ضروری ہے (۱) مرد بالغ، عاقل، شیعہ اثنا عشری، حلال زادہ، زندہ عادل۔ عادل سے مراد وہ شخص ہے جو تمام واجبات کو بجالائے۔ اور تمام حرام چیزوں کو ترک کرے اور یہ چیز اس کی عادت ثانوی ہو چکی ہو۔ اس طرح سے کہ جب اہل محلہ سے اس کے متعلق سوال کیا جائے تو وہ اس کی خوبی بیان کریں جس مجتہد کی تقلید کی جائے اس میں شرط ہے کہ وہ اعلم ہو۔ یعنی وہ احکام شرعیہ کو دلیل سے ثابت کرنے میں دوسروں سے استادتر ہو۔

مسئلہ ۳- مجتہد اعلم کی شناخت ان تین طریقوں سے ہوتی ہے۔

(۱) پہلے انسان خود یقین کرے کہ یہ مجتہد دوسروں سے علم و استادتر ہے یہ تب ہو سکتا ہے جبکہ انسان خود کافی حد تک عالم ہو۔

(۲) ایسے دو عادل آدمیوں کا کہنا کہ جن کو اعلم پہچاننے کی خبر ہو۔ ان کے خلاف دو اور عادل شہادت بھی نہ دیں۔

(۳) بہت کافی تعداد علماء کہ جن کو مجتہد و اعلم کی شناخت ہو کسی کے متعلق کہہ دیں کہ وہ اعلم ہے، بھی کافی ہے

مسئلہ ۴- اگر اعلم کا پہچاننا مشکل ہو تو پھر اس کی تقلید کرے جسکے اعلم ہونے کا گمان ہو بلکہ اگر کسی کے اعلم ہونے کا احتمال ہو سے اور اسے علم ہو کہ اس سے کوئی اور اعلم نہیں تو پھر اس کی ہی تقلید کرے اور اگر کئی ایک مجتہدین اس کے علم میں دوسروں سے اعلم ہیں اور اس میں وہ علم کے لحاظ سے برابر ہیں تو ان میں سے کسی ایک کی تقلید کرے لیکن اگر ان میں سے کوئی ایک اس کے نزدیک زیادہ پرہیزگار ہو تو پھر اسی کی ہی تقلید کرے۔

مسئلہ ۵۔ کسی مجتہد کے فتویٰ حاصل کرنے کے چار طریقے ہیں (۱) خود مجتہد سے سن لینا (۲) دو عادل انسانوں سے سننا جو مجتہد کا فتویٰ نقل کر رہے ہوں (۳) ایسے آدمی سے سننا کہ جس کے قول سے اطمینان حاصل ہو جائے (۴) کسی مجتہد کے مسائل کی کتاب میں اس کا فتویٰ دیکھنا جبکہ اس کتاب کی صحت کے متعلق اطمینان ہو۔

مسئلہ ۶۔ جب تک فتویٰ کے بدل جانے کا یقین نہ ہو تو اس فتویٰ پر جو اس کی کتاب میں موجود ہے عمل کرتا رہے اور اگر اس کے فتویٰ کے بدل جانے کا احتمال ہو تو بھی نئے فتویٰ کی تلاش کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۷۔ جب مجتہد اعلم کا فتویٰ موجود ہو تو اس کا مقلد اسی میں دوسرے مجتہد کی تقلید نہیں کر سکتا البتہ اگر وہ فتویٰ نہ دے بلکہ یوں کہے کہ احتیاط اس طرح عمل کرنے میں ہے جیسے اگر مجتہد اعلم کہے کہ احتیاط یہ ہے کہ تیسری اور چوتھی رکعت میں تین دفعہ تسبیحات پڑھی جائیں تو اس کے مقلد کو یا تو اس کی اس احتیاط پر جسے احتیاط واجب کہتے ہیں عمل کرنا چاہیئے اور یا اس میں ایسے مجتہد کی طرف رجوع کرے جو باقی مجتہدین سے اعلم ہے اور اس سے علم میں کم ہو پس اگر ان میں سے ایسا مجتہد ایک دفعہ تسبیحات اربعہ کو کافی سمجھے تو پھر یہ ایک دفعہ اسے پڑھ سکتا ہے یہی حکم ہے جب مجتہد اعلم یہ فرمائیں کہ میرے نزدیک اس مسئلہ میں اشکال ہے یا تامل ہے۔

مسئلہ ۸۔ جب مجتہد اعلم کسی مسئلہ میں فتویٰ دینے کے بعد احتیاط کرے مثلاً یہ فتویٰ دیں کہ نجس برتن کو پانی میں ایک مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاتا ہے اگرچہ احتیاط اس میں ہے کہ اسے تین مرتبہ دھویا جائے تو اس مجتہد کا مقلد اس مسئلہ میں کسی دوسرے مجتہد کی تقلید نہیں کر سکتا بلکہ یا تو اس کے اس فتویٰ پر عمل کرے یا فتویٰ کے بعد والی احتیاط پر جسے مستحب احتیاط کہا جاتا ہے عمل کرے۔

مسئلہ ۹۔ جب کوئی جس مجتہد کی تقلید کرتا تھا اگر وہ مر جائے تو پھر کسی زندہ مجتہد کی تقلید کرے لیکن اگر اس نے جس مسئلہ میں اس مرنے والے مجتہد کے فتویٰ پر عمل کیا ہو اور اس کے مرنے کے بعد پھر اسی مسئلہ میں کسی زندہ کے فتویٰ کے مطابق بھی عمل نہ کیا ہو تو پھر اس مسئلہ میں اس مرنے والے مجتہد کی تقلید پر باقی رہ سکتا ہے اگرچہ احتیاط مستحب اس میں ہے کہ ایسے مسائل میں بھی کسی زندہ مجتہد کے فتویٰ کے مطابق عمل کرے۔

مسئلہ ۱۰: اگر کسی مسئلہ میں ایک مجتہد کے فتویٰ پر عمل کرے پھر اس مجتہد کے مرنے کے بعد اسی مسئلہ میں کسی زندہ مجتہد کے فتویٰ کے مطابق بھی عمل کرے تو پھر دوبارہ اس مردہ مجتہد کے فتویٰ کے مطابق اس مسئلہ میں عمل نہیں کر سکتا البتہ اگر زندہ مجتہد کسی مسئلہ میں فتویٰ نہ دے بلکہ احتیاط کرے اور وہ شخص اس کی احتیاط پر عمل کرتا رہے پھر دوبارہ وہ شخص اس مردہ مجتہد کے فتویٰ کے مطابق اس مسئلہ پر عمل کر سکتا ہے مثلاً مجتہد تسبیحات اربعہ ایک دفعہ تیسری اور چوتھی رکعت میں پڑھنا کافی سمجھے اور مقلد ایک مدت تک اس پر عمل کرتے رہے اگر یہ مجتہد مر جائے اور زندہ مجتہد تسبیحات اربعہ کے تین مرتبہ پڑھنے میں احتیاط واجب سمجھتا ہو اور وہی شخص ایک مدت تک اس احتیاط میں عمل کرتا رہے یہی شخص اسی مردہ مجتہد کے فتویٰ پر جو ایک دفعہ اس کا پڑھنا کافی سمجھتا تھا دوبارہ عمل کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۱ - ایسے مسائل کہ جن کی طرف اکثر اوقات انسان محتاج رہتا ہے ان کا یاد کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۲ - اگر کوئی ایسا مسئلہ پیش آئے کہ جس کا حکم معلوم نہ ہو اگر ممکن ہو کہ صبر کرے تاکہ اعلم مجتہد کا فتویٰ حاصل کر سکے تو اسے صبر کرنا چاہیئے اور اگر ممکن نہ ہو تو پھر اسے اس مجتہد کے فتویٰ پر عمل کرنا چاہیئے جس کا علم اس اعلم سے کم ہے اور دوسرے مجتہدین سے زیادہ ہے یا اگر کر سکتا ہو تو پھر احتیاط کے مطابق اس میں عمل کرے۔

مسئلہ ۱۳ - جب کوئی شخص کسی مجتہد کا فتویٰ دوسرے شخص کو بتلائے اگر اس مجتہد کا سابقہ فتویٰ بدل جائے تو اسے اس کا دوسرا فتویٰ بتلانا ضروری نہیں ہے البتہ اگر فتویٰ بتلانے کے بعد اسے معلوم ہو کہ فتویٰ غلط بتلایا تھا تو جب تک اس کے لئے ممکن ہو اس کی غلطی کا ازالہ کرے۔

مسئلہ ۱۴ - اگر کوئی انسان ایک مدت تک اعمال بغیر تقلید کے بجا لاتا رہا ہو تو اس کے اعمال تب صحیح ہوں گے جبکہ وہ اس مجتہد کے فتویٰ کے مطابق نکلیں کہ جس کی اس نے اس وقت تقلید کرنی تھی۔ یا اس مجتہد کے فتویٰ کے مطابق ہوں کہ جس کی اس نے اب تقلید کرنی ہے۔ یا احتیاط کے مطابق ہوں

کتاب طہارت

مسئلہ ۱۵ - طہارت یا پانی سے ہوتی ہے یا مٹی سے۔ پانی دو قسم پر ہے (۱) مطلق پانی (۲) مضاف پانی مضاف وہ پانی کہلاتا ہے جو کسی دوسری چیز سے لیا جائے جیسے ہندوانہ، گلاب وغیرہ کا پانی۔ اسی طرح ہر اس پانی کو بھی مضاف کہتے ہیں کہ جو کسی دوسری چیز سے مل کر اس طرح ہو جائے کہ پھر اسے پانی نہ کہا جا سکے مثلاً جب پانی میں اتنی مٹی ملا دیں کہ پھر پانی نہ کہا جا سکے یا کھانڈ وغیرہ کہ پھر شربت کہا جائے پانی نہ کہا جا سکے۔ اس کے علاوہ جو بھی پانی ہو اسے مطلق پانی کہتے ہیں۔ مطلق پانی کی پانچ قسمیں ہیں۔ کہ جن کے احکام بھی فرق کر جاتے ہیں (۱) کُر (۲) جاری (۳) بارش (۴) کنواں (۵) قلیل

مسئلہ ۱۶ - **کُر کے احکام** کُر اس پانی کو کہتے ہیں کہ جس کی مقدار پیمائش کے لحاظ سے ہر ایک طول و عرض و عمق ۳½ بالشت کا مجموعہ ۴۲⅞ بالشت ہوتی ہے۔ خواہ وہ پانی زمین میں ہو یا کسی برتن میں اور اس کی مقدار وزن کے لحاظ سے ۳۸۴،۴۲۶ گرام یا بلحاظ مثقال کے ایک سو اٹھائیس من تبریزی ہو جس کی مقدار سیر کے لحاظ سے گیارہ من آٹھ چھٹانک بتائی گئی ہے۔

مسئلہ ۱۷ - اگر عین نجاست مثل پیشاب، پاخانہ، خون یا وہ چیز جو نجس ہو گئی ہو مثل نجس کپڑا وغیرہ کُر کے پانی میں جا پڑیں اگر تو کُر پانی کی بو یا رنگ یا ذائقہ ہی نجاست کی وجہ سے متغیر ہو جائے تو پھر وہ نجس ہو جائیگا ورنہ نجس نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۸ - اگر کُر کے پانی کی بو نجاست کے علاوہ کسی اور چیز سے متغیر ہو جائے تو وہ نجس نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۹ - اگر عین نجاست مثل پیشاب وغیرہ کے اس پانی میں جا پڑے جو کُر کی مقدار سے زیادہ ہے اور اس پانی کے کچھ حصہ کو متغیر کر دے اگر اس کی وہ مقدار جو اس سے متغیر نہیں ہوئی کُر سے کم ہو تو سارا پانی نجس ہو جائیگا اور اگر وہ کُر کی یا اس سے زیادہ ہو تو پھر بھی نجس ہو گا جس کا رنگ یا بو نجاست کی وجہ سے متغیر ہے

مسئلہ ۲۰ - اگر فوارہ کا پانی کُر سے متصل ہو تو نجس چیز کو پاک کر سکتا ہے۔ مگر پانی ایک ایک قطرہ کسی نجس پانی پر پڑے تو اس کو پاک نہیں کریگا۔ مگر فوارہ کے منہ پر کوئی چیز رکھ دی جائے تاکہ پانی قطرہ قطرہ ہونے سے پہلے اس نجس پانی سے متصل ہو جائے اور بنا بر احتیاط واجب فوارہ کا پانی نجس پانی کے ساتھ مخلوط بھی ہو جائیگا۔

مسئلہ ۲۱۔ پانی کی نالیاں جو کُر سے متصل ہوتی ہیں اگر ان کے نیچے کوئی نجس چیز رکھ کر دھوئی جائے اور اس چیز سے جو پانی نکلتا ہے جب تک وہ پانی کُر سے متصل ہوگا اور وہ پانی رنگ، بو، ذائقہ بھی تبدیل نہ کرے اور اس میں عین نجاست بھی موجود نہ ہو تو وہ پانی پاک ہے۔

مسئلہ ۲۲۔ اگر پانی کا کچھ حصہ برف بن جائے اور باقی حصہ کُر کی مقدار تک نہ ہو تو جب اس باقی حصہ میں جو برف نہیں بنا کوئی نجاست جا پڑے تو وہ نجس ہو جائیگا اور برف بھی جتنی پگھلتی جائے گا نجس ہوتی جائے گا۔

مسئلہ ۲۳۔ جب پہلے پانی کُر تھا پھر اسکے متعلق شک ہو گیا کہ اب بھی کُر ہے یا نہ تو اسے کُر سمجھا جائے اسی طرح جیسے پہلے پانی کُر نہ تھا اور اب شک ہو کہ کُر ہوا یا نہ تو وہ کُر نہ سمجھا جائے

مسئلہ ۲۴۔ کُر کا ثابت ہونا تین طریقہ سے ہوتا ہے (۱) خود انسان کو یقین ہو کہ یہ پانی بمقدار کُر ہے (۲) یا وہ مالک ہے کہ جس کے اختیار میں پانی ہے مثل حمام وغیرہ کا مالک (۳) دو عادل کہیں کہ پانی کُر ہے

مسئلہ ۲۵۔ قلیل۔ قلیل پانی سے ہر وہ پانی مراد ہے کہ جو زمین سے بھی نہ ابلے اور مقدار کُر سے کم ہو۔

مسئلہ ۲۶۔ قلیل پانی کو جب نجس چیز پر ڈالا جائے یا نجس چیز قلیل پانی پر جا پڑے تو وہ پانی نجس ہو جائیگا البتہ اگر اوپر سے پانی زور سے نیچے نجس چیز پر پڑے تو اتنی مقدار نجس ہوگا جو اس نجس چیز پر پڑا ہے اور جو پانی اس نجس چیز کے اتصال سے اوپر رہا ہے وہ پاک ہوگا۔

مسئلہ ۲۷۔ وہ قلیل و تھوڑا پانی جو کسی عین نجس چیز کے دور و پاک کرنے میں استعمال ہوتا ہے جب نجس چیز میں مل کر باہر نکلے تو وہ بھی نجس ہوگا بلکہ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس پانی کو بھی جو عین نجاست دور ہو جانے کے بعد اسکے پاک کرنے میں استعمال کیا جائے اور پھر اس چیز سے نچوڑ دینے کے بعد نکلے نجس سمجھا جائے۔ لیکن جب پانی پاخانہ اور پیشاب کے مقام کو دھونے میں استعمال کیا جائے تو جو پانی نیچے گرتا ہے ان پانچ شرطوں کے بعد پاک ہے۔ (۱) نجاست کا رنگ و بو، مزہ اس میں نہ آیا ہو۔ (۲) خارج سے کوئی نجاست اس میں نہ آئے۔ (۳) کوئی نجاست پاخانہ اور پیشاب کے ساتھ باہر آئی ہو مثل خون وغیرہ کے (۴) اس پانی میں پاخانہ کے ذرے نہ ہوں (۵) نجاست پاخانہ مقام پاخانہ سے تجاوز نہ کر گئی ہو۔

مسئلہ ۲۸۔ جاری۔ جاری وہ پانی ہے جو زمین سے ابلے اور زمین پہ جاری بھی ہو جائے مثل چشمہ کا پانی وغیرہ

مسئلہ ۲۹۔ جاری پانی اگرچہ کُر کی مقدار سے کم بھی ہو وہ نجاست کے پڑنے سے تب تک نجس نہیں ہوگا جب تک اس کا رنگ، بو، ذائقہ نجاست کی وجہ سے تبدیل نہ ہو۔

مسئلہ ۳۰۔ جب جاری پانی میں نجاست پڑ جائے تو وہی حصہ اس پانی کا نجس ہوگا کہ جس کا رنگ، بو، ذائقہ نجاست کی وجہ سے بدل گیا ہو لیکن وہ حصہ جو نہیں بدلا وہ پاک ہوگا اگرچہ کُر کی مقدار سے کم بھی ہو اور جو چشمہ کی طرف سے متصل ہے اور وہ پانی نہر کا جو کُر کی مقدار ہو یا اس پانی کے واسطے سے متغیر نہیں چشمہ کے پانی سے متصل ہو پاک ہوگا ورنہ نجس ہوگا۔

مسئلہ ۳۱۔ ایسے چشمہ کا پانی جو جاری نہیں لیکن اس طرح ہے کہ جتنا پانی اس سے نکال لیا جائے اس کی جگہ پر ہو جاتی ہو تو وہ بھی جاری کے حکم میں ہے۔ یعنی جب تک رنگ، بو، ذائقہ نجاست کی وجہ سے تبدیل نہ ہوگا وہ پاک رہے گا۔

مسئلہ ۳۲۔ وہ پانی جو نہر کے کنارے کھڑا ہے اور نہر کے جاری پانی سے متصل ہے جاری پانی کے حکم میں ہے۔

مسئلہ ۳۳۔ وہ چشمہ جو سردی میں جاری ہوتا ہے اور گرمی میں خشک ہو جاتا ہے جب جاری ہوگا اس کا حکم جاری والا ہوگا۔

مسئلہ ۳۴۔ حمام کے اس حوض کا پانی جو خود تو قلیل ہو لیکن ایسے خزانہ سے متصل ہو جو کر کی مقدار ہے جاری کے حکم میں ہوگا۔

مسئلہ ۳۵۔ حمام اور گھروں کی ٹونٹیوں کا پانی جب کر سے متصل ہو تو جاری کے حکم میں ہے۔

مسئلہ ۳۶۔ وہ پانی جو زمین پر بہہ رہا ہے لیکن زمین سے نہیں ابل رہا جب کر سے کم ہو اور اس میں نجاست جا پڑے تو نجس ہو جائیگا اور اگر اوپر سے نیچے کی طرف زور سے پڑے اور اس کے نچلے حصّہ کو نجاست لگے تو اس کا اوپر والا حصّہ نجس نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۳۷۔ بارش کا پانی۔ ہر وہ نجس چیز کہ جس میں عین نجاست نہ ہو۔ ایک مرتبہ جب اس پر بارش برس جائے تو وہ پاک ہو جائے گی۔ اس وقت فرش و لباس وغیرہ میں نچوڑنا بھی لازم نہیں لیکن ایک دو قطرہ بارش کے اس پر پڑنا کافی نہیں بلکہ اتنی مقدار ہو کہ اس کو بارش کہہ سکیں

مسئلہ ۳۸۔ جب بارش کا پانی عین نجاست پر پڑ کر دوسری جگہ جا پڑے۔ اگر تو اس کے ساتھ عین نجاست ہو اور اس میں رنگ۔ بو اور ذائقہ نجاست کا بھی آیا ہو تو وہ پاک ہے پس اگر بارش خون پر برسے اور اس سے ترشح کرکے اور جگہ جا پڑے اگر تو اس میں خون کا ایک ذرہ بھی موجود ہو یا اس کا رنگ یا بو یا ذائقہ خون کا آگیا ہو تو وہ نجس ہوگا۔

مسئلہ ۳۹۔ اگر مکان کی چھت پر عین نجاست موجود ہو جب تک بارش برس رہی ہے اور اس نجاست پر پڑ کر پانی پرنالہ کے ذریعے نیچے آرہا ہے وہ پاک ہے اور بارش رکنے کے بعد اگر علم ہو کہ جو پانی پرنالہ وغیرہ سے گر رہا ہے اس نجاست سے متصل ہو کر آرہا ہے پھر وہ پانی نجس ہوگا۔

مسئلہ ۴۰۔ نجس زمین پر جب بارش برسے تو وہ بھی پاک ہو جائے گی اور اگر بارش زمین پر جاری ہونے لگے اور اس جگہ پر جا ملے کہ جو چھت کے نیچے نجس جگہ ہے۔ وہ نجس جگہ بھی اس کے متصل ہونے سے پاک ہو جائے گی۔

مسئلہ ۴۱۔ اسی طرح نجس خاک جب بارش کے پڑنے سے کیچڑ ہو جائے تو وہ بھی پاک ہو جائے گی۔

مسئلہ ۴۲۔ جب بارش کا پانی ایک جگہ جمع ہو جائے۔ جب تک بارش برس رہی ہو وہ نجس چیز کو پاک کر دیگی۔ بشرطیکہ اس کا رنگ، بو، ذائقہ نجاست کی وجہ سے تبدیل نہ ہو چکا ہو۔ اگرچہ بارش کا یہ جمع شدہ پانی کر کی مقدار سے کم بھی ہو۔

مسئلہ ۴۳۔ جب فرش پاک ہو اور وہ زمین جس پر فرش ہے نجس ہو۔ جب بارش فرش پر اتنی پڑے کہ نیچے والی زمین سے بھی بہہ جائے تو وہ زمین پاک ہو جائے گی اور فرش نجس نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۴۴۔ کنواں کا پانی۔ وہ کنواں جس کا پانی زمین سے ابلتا ہے وہ اگرچہ کر کی مقدار سے کم ہو وہ نجاست کے پڑنے سے نجس نہیں ہوگا جب تک اس کا رنگ، بو، ذائقہ نجاست کی وجہ سے تغیر نہ ہو۔ یعنی یہ بھی جاری کے حکم میں ہے۔ لیکن پھر بھی مستحب ہے کہ اس کنویں سے نجاست کے پڑنے سے اتنی مقدار پانی نکالا جائے جو بڑی بڑی کتابوں میں ہر ایک چیز کے لیے معیّن کی گئی ہے

مسئلہ ۴۵ - اگر کنویں میں نجاست پڑے اور اس کی وجہ سے کنویں کے پانی کا رنگ یا ذائقہ یا بو تبدیل ہو جائے تو وہ نجس ہو جائیگا - اگر یہ تغیر خود بخود دور ہو جائے یعنی رنگ، بو، ذائقہ کنویں سے ختم ہو جائے تو بنا بر احتیاط لازم پاک ہوگا جب کہ کنویں کا نیچے سے اوپر پانی آ ملے -

مسئلہ ۴۶ - اگر بارش وغیرہ کے گڑھے میں پانی جمع ہو جائے اگر وہ کر سے کم مقدار ہو تو نجاست کے پڑنے سے فوراً نجس ہو جائیگا - ورنہ کر کا حکم اس پر جاری ہوگا -

مسئلہ ۴۷ - مضاف پانی - مضاف پانی نجس کو پاک نہیں کرتا اور اس سے وضو اور غسل بھی باطل ہے -

مسئلہ ۴۸ - مضاف پانی جس قدر زیادہ ہو اسمیں اگر ایک ذرہ بھی نجاست پڑ جائے تو وہ نجس ہو جائیگا البتہ اگر مضاف اوپر سے نیچے کیطرف قوت کے ساتھ پڑے تو پھر صرف وہی حصہ اس کا نجس ہوگا جو نجاست سے متصل ہے اور اس سے اوپر والا حصہ پاک ہوگا مثلاً گلاب کے پانی کو گلاب دان سے نجس ہاتھ پر ڈالا جائے تو گلاب کا وہ پانی نجس ہوگا جو نجس ہاتھ پر لگا ہے اور جو ہاتھ کو نہیں لگا وہ پاک ہوگا -

مسئلہ ۴۹ - اگر مضاف نجس پانی کر یا جاری کیساتھ اس طرح مل جائے کہ پھر اسے مضاف پانی نہ کہا جا رہا ہو تو پھر وہ پاک ہو جائیگا -

مسئلہ ۵۰ - جو پانی مطلق تھا پھر یہ علم نہ ہو کہ مضاف ہوا ہے یا نہ تو وہ مطلق پانی کے حکم میں ہوگا یعنی نجس چیز کو بھی پاک کرے گا اور اس سے وضو اور غسل کرنا بھی صحیح ہوگا اور جو پانی مضاف تھا اور پھر یہ علم نہ ہو کہ مطلق ہوا ہے یا نہ تو وہ مضاف پانی کے حکم میں ہوگا یعنی نجس چیز کو پاک نہیں کرے گا اور اس سے غسل اور وضو باطل ہوگا -

مسئلہ ۵۱ - جس پانی کے متعلق علم نہ ہو کہ مطلق ہے یا مضاف اور یہ بھی علم نہ ہو کہ اس سے پہلے مطلق تھا یا مضاف وہ نجس چیز کو پاک نہیں کرے گا اور اس سے وضو اور غسل بھی باطل ہے لیکن اگر کر یا اس سے زیادہ مقدار میں ہو اور اس میں نجاست جا پڑے تو اسے نجاست کا حکم بھی نہیں لگایا جا سکے گا -

مسئلہ ۵۲ - وہ پانی کہ جس میں عین نجاست مثل خون اور پیشاب وغیرہ جا پڑے اور اس کے رنگ یا بو یا ذائقہ کو متغیر کر دے تو وہ نجس ہو جائیگا اگرچہ کر یا جاری بھی کیوں نہ ہو - البتہ اگر اس پانی سے علیحدہ قریب پڑی نجاست کیوجہ سے اس کا رنگ یا بو یا ذائقہ تبدیل ہو جائے جیسے قریب پڑے مردار کیوجہ سے اس کا رنگ یا بو یا ذائقہ وغیرہ تبدیل ہو جائے تو پھر وہ نجس نہیں ہوگا -

مسئلہ ۵۳ - وہ پانی کہ جس میں عین نجاست مثل خون، پیشاب وغیرہ کے جا پڑے اور اس کے رنگ یا بو یا ذائقہ کو تبدیل کر دے اگر وہ کر سے یا جاری پانی سے متصل ہو جائے یا بارش کا پانی اس پر برس جائے یا پرنالہ وغیرہ سے بارش کا پانی اسمیں جا گرے یا ہوا بارش کا پانی اسمیں ڈال دے اور اسکے تغیر کو ختم کر دے - تو وہ پاک ہو جائیگا لیکن بنا بر احتیاط واجب ضروری ہے کہ بارش کا یا کر یا جاری کا پانی اس سے خلط ملط بھی ہو جائے -

مسئلہ ۵۴ - اگر کسی نجس چیز کو کر یا جاری پانی میں پاک کیا جائے تو وہ پانی جو اس کے کر یا جاری سے باہر نکالنے کے بعد نکلتا ہے پاک ہے

مسئلہ ۵۵ - جو پانی پہلے پاک ہو اور پھر یہ علم نہ ہو کہ نجس ہوا یا نہ تو وہ پاک ہے اور جو پانی پہلے نجس ہو پھر یہ علم نہ ہوا کہ پاک ہوا ہے یا نہ تو وہ نجس ہے -

مسئلہ ۵۶ - کتا یا خنزیر یا کافر کے کھائے ہوئے سے جو بچ جائے تو وہ نجس ہے اور اس کا کھانا حرام ہے لیکن اس کے علاوہ حرام گوشت حیوان کے کھائے ہوئے سے بچا ہوا پاک ہے لیکن اس کا کھانا مکروہ ہے

پائخانہ جانے کے آداب اور احکام

مسئلہ ۵۷ - ہر انسان پر واجب ہے کہ پائخانہ کی حالت میں یا اس کے علاوہ دوسرے حالات میں اپنے آگے پیچھے کو ہر اس انسان سے جو بالغ ہے ڈھانپے خواہ وہ ماں یا بہن ہو یا دیوانہ۔ اس طرح اچھی بری چیزوں کے درمیان تمیز دینے والے بچے سے بھی چھپائے۔ لیکن میاں بیوی کا ایک دوسرے سے چھپانا واجب نہیں۔

مسئلہ ۵۸ - عورتیں (آگے پیچھے) کو کسی مخصوص چیز سے ڈھانپنا ضروری نہیں بلکہ اگر ہاتھ سے بھی چھپالے تو بھی کافی ہے۔

مسئلہ ۵۹ - پائخانہ میں بیٹھنے کے وقت بدن کا اگلا حصہ یعنی پیٹ اور سینہ اور (احتیاط) قبلہ رخ بھی نہ اور قبلہ کی طرف پیٹھ بھی نہ ہو۔

مسئلہ ۶۰ - روبقبلہ و پشت بقبلہ پائخانہ میں بیٹھنا حرام ہے۔ صرف پیشاب کے لئے شرمگاہ موڑ لینا جبکہ بدن کا اگلا حصہ یا پچھلا حصہ قبلہ کی اور اگر بدن کا اگلا حصہ قبلہ کی طرف یا قبلہ کی پیچھے نہ ہو تو اس وقت احتیاط واجب اسی میں ہے کہ آلہ پیشاب کو قبلہ کی طرف یا قبلہ کے پیچھے نہ کرے بلکہ احتیاط واجب اس میں ہے کہ طہارت اور استبراء کرنے کی حالت میں بھی روبقبلہ اور پشت بقبلہ نہ ہو۔

مسئلہ ۶۱ - احتیاط واجب اس میں ہے کہ طہارت اور استبراء کرنے کی حالت میں بھی روبقبلہ اور پشت بقبلہ نہ ہو۔

مسئلہ ۶۲ - اگر مجبور ہو جانے کہ اسے کوئی نامحرم نہ دیکھے کہ روبقبلہ یا پشت بقبلہ بیٹھے تو پھر وہ روبقبلہ یا پشت بقبلہ تو وہ بیٹھ سکتا ہے اور اسی طرح اگر کسی دوسری وجہ سے مجبور ہو جائے تو پھر بھی کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۶۳ - اگر انسان کسی بچے کو پائخانہ کرائے تو اسے اس بچہ کو روبقبلہ و پشت بقبلہ بٹھانا چاہیئے لیکن اگر بچہ خود بیٹھ جائے تو اسے روکنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۴ - ان چار جگہوں پر پائخانہ پھرنا حرام ہے۔ (۱) گلی وکوچے میں جو کسی کا مالک ہو بغیر اجازت مالک حرام ہے۔ (۲) کسی شخص کی ملکیت میں جبکہ مالک راضی نہ ہو (۳) جو جگہ کسی مخصوص گروہ کے لئے وقف ہو مثل مدارس دینیہ وغیرہ کے (۴) مومنین کی قبر پر جبکہ ان کی بے احترامی ہو۔

مسئلہ ۶۵ - ان تین صورتوں میں براز کا مقام صرف پانی سے پاک ہو سکتا ہے۔ (۱) جبکہ پائخانہ کے ساتھ کوئی اور نجاست مثل خون وغیرہ کے باہر آئے (۲) نجاست مقام مخصوص کے اطراف تک پہنچ جائے جہاں عادتاً نہیں پہنچنا چاہیئے تھا (۳) کوئی خارج سے نجاست مقام مخصوص پر آ پہنچے۔ ان تین حالات کے علاوہ پائخانہ کے مقام کو یا کپڑے سے یا پتھر وغیرہ سے بھی پاک کیا جا سکتا ہے اگرچہ صرف پانی ہی سے دھونا بہتر ہے۔

مسئلہ ۶۶ - پیشاب کے مقام کو کسی صورت میں سوائے پانی کے پاک نہیں کیا جا سکتا بلکہ اسے صرف پانی سے ہی پاک کرنا چاہیئے۔ لیکن کر یا جاری پانی میں عین نجاست کے دور ہونے کے بعد ایک دفعہ دھونا کافی ہے لیکن پانی کے علاوہ دو مرتبہ دھونا چاہیئے بلکہ بہتر تین مرتبہ دھونا ہے۔

مسئلہ ۶۷ - پائخانہ کے مقام کو پانی سے اس طرح دھونا چاہیئے کہ اس پر کوئی نجاست کا ذرہ باقی نہ رہے لیکن رنگ یا بو باقی رہ جائے

تو کوئی حرج نہیں۔ اگر پہلی دفعہ دھونے سے صاف ہو جائے تو دوبارہ دھونا لازم نہیں۔ ورنہ دوبارہ سہ بارہ اسی طرح صاف کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۶۸۔ پتھر، ڈھیلے یا اس قسم کی خشک چیزوں سے جو پاک ہوں بھی ان تین صورتوں کے علاوہ پاخانہ کے مقام کو پاک کیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ معمولی تر ہوں کہ جو مخرج تک اس کی تری نہ پہنچے لیکن ضروری ہے کہ تین دفعہ استعمال کیے جائیں اگرچہ مقام پہلی مرتبہ یا دوسری مرتبہ بھی صاف ہو جائے۔

مسئلہ ۶۹۔ احتیاط واجب اس میں ہے کہ پتھر یا کپڑا جس سے پاخانہ کا مقام صاف کیا جاتا ہے تین عدد ہونا چاہیے اگر تین عدد سے صاف نہ ہو تو پھر اتنی مقدار زیادہ کرے کہ جس سے وہ مقام بالکل صاف ہو جائے لیکن اگر چھوٹے چھوٹے معمولی ذرے رہ جائیں کہ جو دیکھنے میں نہ آئیں تو پھر کوئی حرج نہیں

مسئلہ ۷۰۔ ایسی چیزوں سے مقام پاخانہ کو پاک کرنا حرام ہے جو محترم ہوں مثل ایسا کاغذ کہ جس پر اسم خدا یا پیغمبرؐ وائمہ طاہرینؑ لکھا ہوا ہو استخواں اور گوبر وغیرہ سے بھی صاف کرنا حرام ہے اور اگر کوئی شخص ان سے مقام صاف کرے تو وہ گناہگار ہوگا لیکن پھر بھی مقام پاک ہو جائیگا

مسئلہ ۷۱۔ اگر شک کرے کہ مقام غائط کو پاک کیا ہے یا نہ اگرچہ اس کی ہمیشہ عادت ہو کہ پیشاب اور پاخانہ کے بعد مقام کو پاک کرتا ہو تب بھی احتیاط واجب اس میں ہے کہ اس صورت میں مقام کو پاک کرے۔

مسئلہ ۷۲۔ اگر نماز پڑھنے کے بعد شک کرے کہ نماز سے پہلے مقام پیشاب یا پاخانہ کو پاک کیا تھا یا نہ تو وہ نمازیں جو پڑھ چکا ہے صحیح ہیں لیکن اس کے بعد دوسری نمازوں کے لئے دوبارہ وہ مقام پاک کرے۔

مسئلہ ۷۳۔ استبراء یہ ایک عمل مستحب ہے جو کہ مرد پیشاب کے بعد ایسا طریقہ اختیار کرے کہ جس کی وجہ سے یقین ہو جائے کہ پیشاب نالی میں نہیں رہا اس کی کئی ایک قسمیں ہیں سب سے بہترین طریقہ یہ کہ اگر پیشاب کے علاوہ پاخانہ کا مقام ادھر ادھر سے نجس ہو گیا ہو تو اسے پہلے پاک کرکے پھر بائیں ہاتھ کی میانہ انگلی سے پاخانہ کے مقام سے لیکر آلہ تناسل کی بیخ تک تین دفعہ کھینچے اس کے بعد انگوٹھے کو آلہ تناسل کے اوپر اور بڑی انگلی کو اس کے نیچے رکھ کر تین دفعہ ختنہ کی جگہ تک اور اس کے بعد تین دفعہ آلہ تناسل کے سر کو نچوڑے۔

مسئلہ ۷۴۔ وہ تری جو عورت سے ہنسی وغیرہ کرنے کے بعد آتی ہے اور اسے مذی کہتے ہیں پاک ہے۔ اسی طرح وہ رطوبت جو منی کے خارج ہونے کے بعد آتی ہے جسے وذی کہتے ہیں اور وہ رطوبت جو پیشاب کرنے کے بعد آتی ہے جسے ودی کہتے ہیں بھی پاک ہے جبکہ یقین ہو کہ اس کے ساتھ منی یا پیشاب کی ملاوٹ نہیں ہوئی اور اس نے پیشاب کے بعد استبراء بھی کر لیا ہو۔

مسئلہ ۷۵۔ اگر کسی کو شک ہو کہ میں نے استبراء کیا ہے یا نہ اور اس کو کوئی رطوبت آجائے اور اسے معلوم نہ ہو کہ پاک ہے یا نجس تو وہ نجس ہوگی پس اگر اس سے پہلے وضو کر چکا ہو تو وہ باطل ہوگا اور اگر شک کرے جو استبراء اس نے کیا تھا وہ صحیح تھا یا نہ اور پھر اس کے بعد اسے کوئی رطوبت آجائے اور اسے علم نہ ہو کہ یہ پاک ہے یا نہ تو وہ پاک ہوگی اور اگر وضو دار ہو تو اس کو بھی باطل نہیں کرے گی۔

مسئلہ ۷۶۔ جس شخص نے پیشاب کے بعد استبراء نہ کیا ہو لیکن اسے ایک کافی مدت گذرنے کی وجہ سے یقین ہو جائے کہ پیشاب نالی میں نہیں رہا ہے اور پھر کوئی تری آجائے اور اسے شک ہو کہ یہ پاک ہے یا نہ تو وہ پاک ہوگی اور وضو کو بھی باطل نہیں کرے گی۔

مسئلہ ۷۷۔ جس شخص نے پیشاب کے بعد استبراء کر کے وضو کر لیا ہو اور پھر کوئی تری آ جائے کہ اسے علم ہو کہ پیشاب ہے یا منی تو اس پر واجب ہے کہ احتیاطاً غسل کرے اور وضو بھی کرے البتہ اگر اس نے پہلے وضو نہ کیا ہو تو پھر یہی حالت پیش آ جائے تو صرف وضو کر لینا کافی ہے

مسئلہ ۷۸۔ عورت کے لئے پیشاب کے بعد استبراء نہیں ہے پس اگر کوئی رطوبت اسے آئے اور شک کرے کہ یہ پاک ہے یا نہ تو اسے پاک سمجھے اور اگر وضو اور غسل کیا ہوا ہو تو اس کا وضو اور غسل بھی باطل نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۷۹۔ پائخانہ جانے کے مستحبات اور مکروہات۔ مستحب ہے کہ جب پائخانہ جائے تو ایسی جگہ بیٹھے کہ اسے کوئی نہ دیکھے اور پہلے بایاں پاؤں رکھے اور نکلنے کے وقت داہنا پاؤں باہر رکھے۔ اور سر کو ڈھانپ کر بیٹھے۔ اور بدن کا بوجھ بائیں پاؤں پر ڈالے۔

مسئلہ ۸۰۔ سورج اور چاند کے سامنے حالت پیشاب میں بیٹھنا مکروہ ہے لیکن اگر اس حالت میں شرمگاہ کو کسی طرح ڈھانپے ہے تو پھر مکروہ نہیں ہو کے سامنے سڑکوں اور گلیوں میں۔ دروازہ کے سامنے۔ میوہ دار درخت کے نیچے پیشاب کرنا مکروہ ہے۔ اس حالت میں کوئی چیز کھانا اور زیادہ دیر لگانا داہنے ہاتھ سے طہارت کرنا اور اس حالت میں باتیں کرنا بھی مکروہ ہے البتہ اگر ضرورت ہو یا ذکر خدا کرے تو پھر کوئی حرج نہیں

مسئلہ ۸۱۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا اور سخت زمین پر اور حیوانات کے بلوں اور پانی میں اور بالخصوص کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے

مسئلہ ۸۲۔ پیشاب اور پائخانہ کا روکے رکھنے مکروہ ہے اور اگر جسم کے لئے مضر ہو تو پھر حرام ہے۔

مسئلہ ۸۳۔ انسان کے لئے مستحب ہے کہ نماز سے پہلے۔ سونے سے پہلے۔ جماعت سے پہلے اور منی آ جانے کے بعد پیشاب کرے

مسئلہ ۸۴۔ نجاسات بارہ ہیں:۔ (۱) پیشاب (۲) پائخانہ (۳) منی (۴) مردار (۵) خون (۶) کتا (۷) خنزیر (۸) کافر (۹) شراب (۱۰) فقاع (۱۱) مجنب حرام کا پسینہ (۱۲) نجاست خور حیوان کا پسینہ آخری دو سے بنا بر احتیاط واجب اجتناب کرنا چاہیئے ان کی وضاحت یوں ہے۔

مسئلہ ۸۵۔ پیشاب و پائخانہ۔ انسان اور ہر وہ حیوان حرام گوشت کہ جو خون جہندہ رکھتا ہو، بایں معنی کہ جب اسے ذبح کریں تو اس کا خون دھار سے نکلے، ان کا بول و براز نجس ہے۔ پس حلال گوشت کا بول و براز مثل گائے بھینس بکری پاک ہے اور احتیاط واجب ہے کہ اس حیوان حرام گوشت کا کہ جس کا خون جہندہ نہیں ہے مثل مچھلی وغیرہ کے اس کے بول و براز سے احتراز کیا جائے۔ البتہ وہ حیوان حرام گوشت کہ جو خون جہندہ نہیں رکھتے لیکن ساتھ ہی ان کا گوشت بھی نہیں ہے جیسے مچھر، مکھی وغیرہ ان کا پیشاب و پائخانہ پاک ہے۔

مسئلہ ۸۶۔ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ حرام گوشت پرندہ کے بول و براز سے پرہیز کیا جائے۔

مسئلہ ۸۷۔ نجاست خور حیوان کا بول و براز نجس ہے۔ اسی طرح اس حیوان کا بول و براز بھی نجس ہے کہ جس حیوان سے نعوذ باللہ کسی انسان نے فعل بد کیا ہو اور نیز اس بھیڑ کا بول و براز بھی نجس ہے جو سؤر کا دودھ پی کر بڑھی ہو۔

مسئلہ ۸۸۔ منی۔ ہر اس حیوان کی منی نجس ہے کہ جو خون جہندہ رکھتا ہے خواہ حلال گوشت ہو یا حرام گوشت۔ صحرائی ہو یا دریائی۔ لیکن وہ تری رطوبت جو منی نہ ہو وہ پاک ہے۔ اس کی [illegible] یں ہیں [illegible] تمیں۔ ودی۔

مسئلہ ۸۹ - مردار - ہر اس حیوان کا مردار جو خون جہندہ رکھتا ہو نجس ہے خواہ وہ خود بخود مر گیا ہو یا طریق شرعی کے علاوہ کسی طریقہ سے ذبح کیا گیا ہو۔ مچھلی چونکہ خون جہندہ نہیں رکھتی لہذا اس کا مردار اگرچہ پانی ہی میں مر جائے پاک ہے۔

مسئلہ ۹۰ - مردار حیوان کے وہ اجزا کہ جو بے جان ہیں مثل ناخن، بال، دانت، ہڈی، سینگ وغیرہ کے پاک ہیں۔

مسئلہ ۹۱ - اگر انسان یا اس حیوان سے جو خون جہندہ رکھتا ہے حالت زندگی میں کوئی جزو یعنی گوشت وغیرہ علیحدہ کاٹ لیا جائے تو وہ ٹکڑا اس کے جسم کا نجس ہوگا اگر وہ جان رکھتا ہو۔

مسئلہ ۹۲ - وہ اجزاء انسان کہ جن کا وقت علیحدہ ہونے کا آ پہنچا ہے مثل پوست لب و جسم وغیرہ تو وہ پاک ہیں لیکن اگر قبل از وقت علیحدہ کیے جائیں تو احتیاط واجب ان سے پرہیز کرنے میں ہے۔

مسئلہ ۹۳ - وہ مرغی کا انڈا جو مردہ مرغی کے پیٹ سے باہر آئے اگر اسکی اوپر والی چھال سخت ہو چکی ہو تو پاک ہے لیکن اس کا ظاہر پاک کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۹۴ - اگر بھیڑ، بکری بچہ گھاس خور ہونے سے پہلے مر جائے تو اس کے شیردان میں جو مواد ہے کہ جس کو عراق و ایران میں پنیر بنانے میں کام لیا جاتا ہے پاک ہے لیکن اس کے ظاہری حصہ کو پاک کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۹۵ - وہ ادویہ اور روغنی چیزیں جو باہر کے ملکوں سے آتی ہیں مثل عطر و صابون و روغن کے وہ تب تک پاک سمجھی جائیں گی جب تک انسان کو ان کے نجس ہونے کے متعلق یقین نہ ہو۔

مسئلہ ۹۶ - چربی اور گوشت اور چمڑا جو مسلمانوں کے بازار میں فروخت ہوتا ہے وہ پاک ہے۔ اسی طرح اگر انسان اس کو کسی مسلمان کے ہاتھ سے خریدے تو تب بھی پاک سمجھا جائیگا لیکن اگر علم ہو جائے کہ اس مسلمان نے کافر سے ہی خریدا ہے اور تحقیق کر کے نہیں خریدا کہ وہ مطابق شرع ذبح کیا ہے یا نہ تو پھر وہ نجس ہوگا۔

مسئلہ ۹۷ - خون - ہر اس حیوان کا خون نجس ہے جس کا خون ذبح کے وقت دھار مار کر نکلے (اور اسی مطلب کو فارسی میں خون جہندہ کہتے ہیں) لہذا مچھلی و مچھر وغیرہ کا خون پاک ہے - کیونکہ یہ خون جہندہ نہیں رکھتے۔

مسئلہ ۹۸ - حلال گوشت حیوان کو جب ذبح کیا جائے اور معتاد خون جو ذبح کے وقت نکلنا چاہیئے نکل جائے تو باقی خون جو جسم کے اندر رہ جاتا ہے وہ پاک ہے بشرطیکہ باہر نکلنے والا خون کسی طرح واپس جسم میں نہ لوٹ جائے - جیسے ذبح کے وقت حیوان کا سر اونچائی کی طرف ہو تو پھر خون واپس پلٹ جاتا ہے - اس صورت میں جو خون جسم کے اندر ہوگا وہ نجس ہوگا۔

مسئلہ ۹۹ - مرغی کے انڈے میں خون ذرہ بھر بھی ہو جائے تو انڈا برابر احتیاط واجب نجس ہے البتہ اگر زردی اور سفیدی کے درمیان کا پردہ نہ پھٹا ہو اور خون زردی میں ہو تو پھر سفیدی نجس نہ ہوگی۔

مسئلہ ۱۰۰ - گائے یا بھینس کے دوہتے وقت اگر تھنوں سے خون آ جائے تو وہ نجس ہوگا اور دودھ کو بھی نجس کر دے گا۔

مسئلہ ۱۰۱ - جب خون دانتوں سے نکل آئے اور وہ منہ کے اندر لعاب سے ملکر ختم ہو جائے تو وہ پاک ہے لیکن احتیاط واجب اس میں ہے کہ اسے اندر نہ نگلے۔

مسئلہ ۱۰۲- جو خون ناخن یا چمڑے پر چوٹ لگنے سے ناخن کے اندر یا چمڑے کے اندر جم جاتا ہے اگر تو وہ اس طرح ہو جائے کہ پھر اسے خون نہ کہا جائے تو وہ پاک ہے اور اگر اسے ابھی تک خون کہا جاتا ہو تو نجس ہے اگر اسی صورت میں ناخن یا چمڑے میں سوراخ ہو جائے تو پھر اگر مشقت نہ ہو تو پھر وضو اور غسل کے لئے اس خون کو باہر نکال دے اور اگر مشقت ہو تو پھر اس کے اطراف کو اس طرح پاک کرے کہ اس سے نجاست زیادہ نہ ہونے پائے مثلاً کسی جگہ کوئی کپڑا وغیرہ رکھکر اس کپڑے پر تر ہاتھ پھیر دے اور تیمم بھی کرے۔

مسئلہ ۱۰۳- اگر کسی کو علم نہ ہو کہ چمڑے کے نیچے خون اس طرح منجمد ہو گیا ہے یا گوشت چوٹ لگنے سے اس طرح سیاہ ہو گیا ہے تو وہ پاک ہوگا۔

مسئلہ ۱۰۴- اگر غذا کے پکنے کے وقت میں ذرہ بھر خون جا پڑے تو تمام غذا اور برتن نجس ہو جاتا ہے اور غذا کو جوش اور حرارت اور آگ پاک نہیں کریگا۔

مسئلہ ۱۰۵- وہ زردی جو زخم کے اچھے ہونے کی وجہ سے آتی ہے اگر معلوم نہ ہو کہ وہ خون سے مخلوط ہے تو وہ پاک ہے۔

مسئلہ ۱۰۶- کتا و خنزیر- ہر وہ کتا اور خنزیر جو خشکی میں رہتے ہیں وہ نجس ہیں اور ان کے بال اور ہڈیاں و ناخن اور رطوبت بھی نجس ہے لیکن وہ حیوان جو دریا میں رہتے ہیں اور ان کی شکل اور نام کتے اور خنزیر کی طرح ہوتی ہے وہ نجس نہیں ہیں۔

مسئلہ ۱۰۷- کافر- کافر سے مراد ہر وہ انسان ہے جو منکر خدا ہو یا اللہ کے شریک ہونے کا قائل ہو یا پیغمبر خاتم الانبیاء کی نبوت ختم نبوت کو تسلیم نہ کرتا ہو۔ یا کسی ایسے حکم کا انکار کرے جو ضروری مذہب اسلام ہو مثل نماز، روزہ و حج وغیرہ کسی کو مسلمان جزو اسلام سمجھتے ہوں کہ وہ بھی جانتا ہو کہ یہ چیز مذہب اسلام میں ضروری ہے۔ ایسا شخص نجس ہے اور اگر ایسے حکم کا انکار کرے جو مذہب اسلام میں ضروری ہو لیکن وہ اسکے ضروری ہونے کا جاہل ہو تو ایسے شخص سے احتیاطاً اجتناب کرنا چاہئیے۔

مسئلہ ۱۰۸- کافر کا تمام بدن یہاں تک کہ اس کے بال و ناخن و رطوبت بھی نجس ہیں۔

مسئلہ ۱۰۹- اگر کسی نابالغ بچے کے ماں باپ، دادا، دادی کافر ہوں تو وہ بچہ بھی نجس ہوگا اور اگر ان میں سے کوئی ایک مسلمان ہو تو پھر وہ بچہ پاک ہوگا۔

مسئلہ ۱۱۰- اگر کسی کے متعلق معلوم نہ ہو سکے کہ وہ مسلمان ہے یا نہ تو وہ پاک سمجھا جائے گا لیکن اس پر اسلام کے دوسرے احکام مثل کسی مسلمان عورت سے نکاح کرنا یا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا وغیرہ جاری نہ ہو سکیں گے۔

مسئلہ ۱۱۱- اگر کوئی مسلمان بارہ اماموں میں سے کسی ایک کو گالی دیتا ہو یا دشمنی و بغض رکھتا ہو تو وہ بھی نجس ہے۔

مسئلہ ۱۱۲- شراب- شراب اور ہر وہ چیز جو انسان کو مست کر دیتی ہے جب کہ اس کا شمار بہنے والی چیزوں میں ہو وہ نجس ہے۔ لہذا بھنگ اور دیگر نشہ آور بوٹیاں پاک ہیں اگرچہ ان کا پینا حرام ہے۔ کیونکہ ان کا شمار بہنے والی چیزوں سے ذات کے لحاظ سے نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۱۱۳- الکحل جو کہ لکڑی کے رنگ کرنے میں استعمال کی جاتی ہے جیسے میز، کرسی، دروازے وغیرہ میں۔ اگر اس کے متعلق یہ علم نہ ہو کہ وہ ایسی چیز سے بنائی گئی ہے جو مست بھی کرتی ہے اور بہنے والی بھی ہے تو وہ پاک ہے۔

مسئلہ ۱۱۴- اگر انگور اور انگور کا پانی خود بخود گرمی کی وجہ سے ابال میں آجائیں تو ان کا کھانا بھی حرام ہے اور نجس بھی ہیں اور اگر انکو کھانے میں پکانے کیوجہ سے ابال دیا جائے تو ان کا کھانا حرام ہے اور احتیاط مستحب اس میں ہے کہ اسے نجس بھی سمجھا جائے

مسئلہ ۱۱۵ کھجور، کشمش، مویز اور ان کا پانی اگر ابال پیدا کر لیں تو یہ پاک ہے اور ان کا کھانا حلال ہے اگرچہ احتیاط مستحب ہے کہ ان سے پرہیز کریں جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

مسئلہ ۱۱۶۔ فقاع۔ فقاع سے مراد وہ شراب ہے جو جَو سے بنائی جاتی ہے۔ اور اسے آب جو بھی کہتے ہیں وہ نجس ہے۔ لیکن عرق جو جسے طبیب لوگ خاص طریقے سے جَو سے حاصل کرتے ہیں اور اسے ماء الشعیر کہتے ہیں وہ پاک ہے۔

مسئلہ ۱۱۷۔ مجنب حرام کا پسینہ اور حیوانِ نجاست خور کا پسینہ۔ وہ شخص جو حرام سے مجنب ہوا اس کا پسینہ بنا بر احتیاط واجب نجس ہے۔ خواہ وہ پسینہ جماع کرنے کی حالت میں آئے یا بعد فراغت فعل حرام، خواہ فعل حرام کرنے والا مرد ہو یا عورت فعل حرام زنا ہو یا لواطت، خواہ یہ فعل حرام حیوانات سے کرے یا استمناء ہو۔ ان تمام حرام فعل کرنے والے کا پسینہ جب تک غسل نہیں کرے گا بنا بر احتیاط واجب نجس ہے۔

مسئلہ ۱۱۸۔ جن اوقات میں اپنی بیوی سے مجامعت کرنا حرام ہوتا ہے جیسے اپنی بیوی سے رمضان مبارک کے روزہ میں مجامعت کرے تو بنا بر احتیاط واجب ہے اس حالت کے آئے ہوئے پسینے سے اجتناب کرے۔

مسئلہ ۱۱۹۔ اگر ایسا فعل حرام کرنے والا غسل کے بجائے تیمم کرے اور پھر اس کے بعد اسے پسینہ آ جائے تو احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس پسینہ سے بھی اجتناب کیا جائے۔

مسئلہ ۱۲۰۔ اگر کوئی شخص حرام سے جنب ہوا اور پھر اس کے بعد جو اس کیلئے حلال ہے مجامعت کرے یا پہلے حلال سے مجامعت کرے اور پھر اس کے بعد حرام جنب ہو تو اس کے لئے بھی احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اپنے پسینے سے اجتناب کرے۔

مسئلہ ۱۲۱۔ اونٹ یا دوسرا کوئی حیوان بھی نجاست خور اس طرح ہو جائے کہ نجاست کھانا اس کی عادت بن جائے تو بنا بر احتیاط واجب اس کے پسینہ سے بھی اجتناب کیا جائے۔ یعنی اسے نجس سمجھا جائے۔

مسئلہ ۱۲۲۔ اثباتِ نجاست کسی چیز کی نجاست ان تین طریقوں سے ثابت ہوتی ہے: (۱) خود انسان کو علم و یقین ہو جائے کہ فلاں چیز نجس ہے۔ اگر کسی چیز کے متعلق شک گمان ہو کہ نجس ہے یا نہ تو وہ چیز پاک ہوگی۔ اور اس سے پرہیز کرنا لازم نہیں۔ لہذا ہوٹلوں اور مہمان خانوں میں کہ جہاں ہر قسم کے آدمی جو نجاست و طہارت کی رعایت نہیں کرتے کھانا کھاتے ہوں۔ وہاں کا کھانا و چائے وغیرہ انسان جب تک استعمال کر سکتا ہے جب تک اسے یہ علم نہ ہو کہ جو چیز اس کے سامنے لائی گئی ہے وہ نجس ہے۔ (۲) جب وہ شخص کہ جس کے اختیار میں کوئی چیز ہو کہہ دے کہ یہ چیز نجس ہے تو پھر وہ چیز نجس سمجھی جائے گی۔ مثلاً بیوی یا نوکر کہہ دے کہ فلاں برتن یا غذا نجس ہے۔ (۳) دو عادل کسی چیز کے متعلق کہہ دیں کہ نجس ہے تو وہ نجس ہوگی اور اگر ایک عادل نجاست کا کہے تو احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس سے بھی اجتناب کیا جائے۔

مسئلہ ۱۲۳۔ اگر کسی چیز کے نجس ہونے کا مسئلہ نہ جانتا ہو، جیسے اسے یہ معلوم نہ ہو کہ نجاست خور حیوان یا جنب حرام کا پسینہ نجس ہے یا نہ، تو اس پر لازم ہے کہ وہ ایسے مسئلہ کو کسی سے جا کر پوچھے۔ لیکن اگر مسئلہ جانتا ہو لیکن کسی چیز کے متعلق شک کرے کہ یہ نجس ہے یا پاک۔ مثلاً کوئی چیز دیکھے اور اس کے متعلق یہ معلوم نہ ہو سکے کہ یہ خون (نجس) ہے یا نہ۔ یا یہ مچھر کا خون ہے یا کسی اور چیز کا تو وہ چیز پاک ہے۔

مسئلہ ۱۲۴- کسی نجس چیز کے متعلق یہ شک ہو کہ بعد میں پاک ہو گئی ہے یا نہ، تو وہ نجس ہے۔ اور اسی طرح کسی پاک چیز کے متعلق شک کرے کہ بعد میں نجس ہو گئی ہے یا نہ۔ تو وہ پاک ہے اگرچہ انسان نجس اور پاک کے معلومات حاصل کرنے پر قادر ہو تو بھی اس پر یہ لازم نہیں کہ اسے معلوم کرے۔

مسئلہ ۱۲۵- اگر یہ علم ہو کہ ان دو کپڑوں میں سے ایک یقیناً نجس ہے یا دو برتنوں میں سے ایک نجس ہے اور وہ دونوں کپڑے یا برتن ایسے شخص کیلئے مورد احتیاج و لزوم ہوں، تو پھر اس پر واجب ہے کہ ان دونوں سے اجتناب کرے اور اگر اسے ایسا علم ہو کہ اپنا لباس نجس ہے یا کسی دوسرے کا جو میرے استعمال میں کبھی نہیں آنے والا تو ایسی صورت میں انسان پر اپنے لباس سے اجتناب کرنا بھی ضروری نہیں۔

مسئلہ ۱۲۶- پاک چیز کیسے نجس ہوتی ہے :- اگر کسی پاک چیز کو ان نجاسات میں سے کوئی ایک لگ جائے اور پاک چیز یا نجس چیز میں سے ایک اس طرح تر ہو کہ اس کی رطوبت دوسرے کیطرف سرایت کر جائے تو پھر وہ پاک چیز اس نجس کے ملنے سے نجس ہو جائیگی اور اگر رطوبت اتنی کم ہو کہ دوسری چیز کیطرف نہ پہنچ سکے تو پھر وہ پاک چیز نجس نہیں ہو گی۔

مسئلہ ۱۲۷- اگر کوئی نجس چیز پاک چیز کو لگ جائے لیکن انسان کو شک ہو کہ اس حالت میں ان میں سے کوئی ایسی تر تھی کہ اس کی رطوبت نے دوسرے کیطرف سرایت کی ہو یا نہ، تو پھر وہ پاک چیز نجس نہ ہو گی۔

مسئلہ ۱۲۸- وہ دو چیزیں کہ جس کے متعلق انسان کو علم نہیں ہے کہ ان میں سے کون پاک ہے اور کون نجس ہے اگر ان میں سے کسی ایک کیساتھ کوئی پاک تر چیز جا لگے تو وہ نجس نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۱۲۹- زمین یا کپڑا یا ان کے مثل اور دوسری چیزیں اگر تر ہوں، تو ان کا وہی حصہ نجس ہوگا جس حصہ میں نجاست لگے گی۔ بقیہ پاک ہوگا۔ اسی طرح مندوانہ، کھیرے، خربوزے وغیرہ۔

مسئلہ ۱۳۰- گھی یا شیرہ یا اس قسم کی رو غنیت دار چیز اگر اس طرح ہو کہ اسکا کچھ حصہ اٹھا لیا جائے۔ تو اتنی جگہ خالی رہ جائے اگرچہ بعد میں پر بھی ہو جائے تو پھر نجاست کے پڑنے سے اتنی مقدار نجس ہو گی کہ جتنی میں نجاست ہے باقی پاک ہو گی۔ لہذا اگر چوہے کی مینگنی وغیرہ جا پڑے تو اتنی مقدار نجس ہو گی جس میں مینگنی ہے باقی پاک ہو گی۔ اور اگر وہ اس طرح پگھلی ہوئی ہے کہ کچھ حصہ لے لینے کے بعد اس کی جگہ پر ہو جائے تو پھر اس میں نجاست کے پڑنے سے سب نجس ہو جائے گی۔

مسئلہ ۱۳۱- مکھی یا دوسرا کوئی حیوان کسی تر نجاست پہ بیٹھ کر کسی پاک مرطوب چیز پر آکر بیٹھے۔ اگر تو انسان کو علم ہو کہ اس حیوان کے ساتھ نجاست تھی، تو جس پر آکر وہ بیٹھا ہے وہ بھی نجس ہو گی ورنہ پاک۔

مسئلہ ۱۳۲- جسم کو جب پسینہ آیا ہوا ہو اور کوئی حصہ نجس ہو جائے تو پھر یہاں جہاں تک پسینہ بہتا جائیگا وہ حصہ جسم کا بھی نجس ہوتا جائے گا۔ اور اگر وہ پسینہ آگے نہ بہے تو وہ حصہ جسم کا پاک رہے گا جس پر پسینہ بہہ کر نہیں گیا۔

مسئلہ ۱۳۳- بلغم یا ناک کے پانی میں خون ہو تو اس کا وہ حصہ نجس ہوگا کہ جس میں خون ہے، لہذا اگر یہ ناک کے باہر یا لب کے ظاہر پر لگ جائے تو وہ حصہ نجس ہوگا کہ جس کے متعلق علم ہو کہ اسے خون والا حصہ لگا ہے اگر اسے شک ہو کہ اسے خون والا حصہ لگا ہے یا نہ تو وہ پاک ہے۔

مسئلہ ۱۳۴- لوٹا یا اس قسم کی چیز کہ جس کے نیچے سوراخ ہو گیا ہو جب نجس زمین پر رکھی جائے۔ اگر وہ پانی زمین پر جمع ہو کر لوٹے والے پانی کے ساتھ ایک ہو جائے تو لوٹے والا پانی بھی نجس ہوگا۔ اور اگر وہ پانی جمع نہ ہو اور بہہ جائے تو لوٹے کا پانی پاک ہوگا۔ ہاں اگر لوٹے کا سوراخ زمین نجس سے متصل ہو جائے تو پھر احتیاط لازم اس لوٹے کے پانی سے اجتناب کرنے میں ہے۔ البتہ اگر لوٹے کا سوراخ نجس زمین سے متصل نہ ہو اور لوٹے کے نیچے کا پانی لوٹے والے پانی کیساتھ ابھی تک ایک نہ ہو تو پھر لوٹے کا پانی نجس نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۳۵- اگر کوئی چیز بدن میں داخل ہو کر اندر کے خون سے مل جائے لیکن جب باہر نکالی جائے تو اس پر خون کا اثر نہ ہو تو وہ چیز پاک ہوگی مثلاً ٹیکہ کی سوئی جب سوئی پر خون نہ ہو تو سوئی پاک ہوگی۔ اسی طرح حقنہ کی نلکی جب باہر آئے اور اس پر نجاست کا کوئی اثر نہ ہو، وغیرہ وغیرہ اسی طرح تھوک یا ناک کا مواد جب اندر خون کیساتھ جا لگے لیکن جب باہر نکلے تو خون اس کے ساتھ نہ ہو تو وہ بھی پاک ہے۔

مسئلہ ۱۳۶- احکام نجاست- قرآن کے خط کو نجس کرنا حرام ہے۔ اور اگر نجس ہو جائے تو فوراً پاک کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۳۷- اگر قرآن کی جلد نجس ہو جائے اور اس کو قرآن کی احترام کے خلاف سمجھا جائے تو اس کا پاک کرنا بھی ضروری ہے

مسئلہ ۱۳۸- قرآن کا کسی عین نجاست پر رکھنا اگرچہ وہ عین نجاست خشک بھی ہو تو حرام ہے مثل خون و مردار وغیرہ کے۔ اور قرآن کا فوراً وہاں سے اٹھا لینا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۳۹- قرآن کا کسی نجس چیز سے جیسے سیاہی نجس وغیرہ سے لکھنا اگرچہ ایک حرف ہی ہو حرام ہے۔ اور اگر لکھا ہوا ملے تو فوراً پاک کرنا واجب ہے یا اسے کاٹ کر یا مٹا کر اس طرح کر دیں کہ وہ حرف ختم ہو جائے۔

مسئلہ ۱۴۰- قرآن کا کافر کو دینا حرام ہے۔ اور اس سے قرآن کا لے لینا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۴۱- قرآن یا ہر وہ چیز جس کا احترام شرعاً واجب ہے مثلاً اسماء خدا اور ائمہ طاہرین یا ان کا ایک ورق، مثلاً جب پاخانہ میں گر جائیں، ان کا نکالنا واجب ہے اور اسے پاک کرنا ضروری ہے۔ اگرچہ اس پر کچھ روپیہ بھی خرچ کرنا پڑے۔ اور اگر نکالنا ممکن نہ ہو تو پھر اس قسم کا پاخانہ بند کر دیا جائے اور اسے تب تک استعمال نہ کیا جائے جب تک یقین نہ ہو کہ وہ چیزیں ختم ہو چکی ہیں۔

مسئلہ ۱۴۲- نجس چیز کا کھانا و پینا حرام ہے۔ اسی طرح کسی کو کھلانا بھی حرام۔ اگرچہ وہ چھوٹا بچہ یا دیوانہ ہی ہو، اگر بچہ خود نجس چیز اٹھا کر یا نجس ہاتھ سے کھا رہا ہو تو اس سے واپس لینا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۴۳- کسی نجس چیز کو بیچنا یا کسی کو عاریۃً دینا جبکہ اسے پاک کیا جا سکتا ہو جب طرف مقابل سے یہ کہہ دیا جائے کہ یہ نجس ہے تو پھر کوئی اشکال نہیں

مسئلہ ۱۴۴- جب کوئی شخص دیکھ رہا ہو کہ کوئی شخص نجس چیز کھا رہا ہے یا نجس لباس میں نماز پڑھ رہا ہے تو اسے ضروری نہیں کہ اسے اس سے آگاہ کرے

مسئلہ ۱۴۵- اگر گھر کا کوئی حصہ یا فرش نجس ہو اور صاحب خانہ کو معلوم ہو کہ یہاں پر آنے والے کا لباس یا کوئی چیز اس سے نجس ہو جائیگی تو صاحب خانہ پر لازم ہے کہ آنے والے کو بتلا دے کہ فلاں چیز نجس ہے۔

مسئلہ ۱۴۶ اگر میزبان کو کھانے کی حالت میں معلوم ہو جائے کہ غذا نجس ہے تو اس پر لازم ہے کہ مہمان کو بتلا دے۔ ہاں اگر مہمانوں میں سے
کسی ایک کو معلوم ہو جائے کہ غذا نجس ہے تو اس پر لازم نہیں کہ وہ دوسروں کو بتلائے لیکن خود نہ کھائے اور انہیں غذا کے
بعد بتلا دے جبکہ اسے یہ پتہ ہو کہ وہ ان سے میل جول رکھیں گے تاکہ بعد میں خود وہ نجس نہ ہوتا رہے۔

مسئلہ ۱۴۷۔ اگر کوئی چیز کسی سے عاریۃً لے آئے اور وہ نجس ہو جائے تو اس کی نجاست مالک کو بتانا واجب ہے جبکہ یہ معلوم ہو کہ وہ مالک اس چیز
کو وہاں استعمال کریگا کہ جہاں طاہر کا استعمال ضروری ہے۔ مثلاً لباس کہ اس سے نماز پڑھیگا بلکہ اگر وہ وہاں استعمال کرے کہ جہاں پاک ہونا
شرط نہیں تب بھی احتیاط واجب اس میں ہے کہ مالک کو بتلا دے۔

مسئلہ ۱۴۸ اگر بچہ کہہ دے کہ فلاں چیز نجس ہو گئی ہے یا فلاں چیز نجس کو پاک کر دیا ہے تو اس کے قول پر اعتماد نہ کیا جائے۔ ہاں اگر وہ بچہ قریب
حد بلوغ ہو اور وہ کہے کہ میں نے فلاں چیز کو پاک کر دیا ہے تو اس کا قول قبول کیا جائے۔ بلکہ اگر وہ کہہ دے کہ فلاں چیز
نجس ہے تو احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ اس سے اجتناب کیا جائے۔

مسئلہ ۱۴۹۔ مطہرات۔ مطہرات گیارہ ہیں اور مطہرات سے مراد وہ چیزیں ہیں جو نجس چیزوں کو پاک کرتی ہیں:۔ (۱) پانی (۲) زمین (۳)
سورج (۴) استحالہ (۵) دو تہائی کم ہونا (۶) انتقال (۷) اسلام (۸) تبعیت (۹) عین نجاست کا زائل ہونا (۱۰) حیوان نجاست خور کا استبراء (۱۱)
مسلمان کا غائب ہونا ان کے مفصل احکام آگے آرہے ہیں۔

مسئلہ ۱۵۰۔ پانی۔ چار شرط کے ساتھ پانی نجس چیز کو پاک کرتا ہے۔ (۱) پانی مطلق ہو مضاف پانی مثل گلاب کے پانی اور عرقیات سے نجس چیز پاک
نہیں ہو سکتی (۲) خود پانی پاک ہو نجس پانی سے کوئی چیز پاک نہیں ہو سکتی۔ (۳) جب پانی سے نجس چیز دھوئی جا رہی ہو تو پاک کرنے والا پانی
مضاف نہ ہو اور اسی طرح نجاست کی بو یا رنگ یا ذائقہ بھی اس میں نہ آئے (۴) نجس چیز کو پانی سے پاک کرنے کے بعد اس میں عین نجاست نہ
رہ جائے۔ اور اگر کر سے کم پانی سے کسی چیز کو پاک کیا جائے تو علاوہ ان کے اور بھی شرطیں ہیں جو بعد میں ذکر ہوں گی۔

مسئلہ ۱۵۱۔ نجس برتن کو قلیل پانی سے تین مرتبہ دھونا چاہیئے لیکن کر و جاری پانی میں ایک دفعہ دھونا کافی ہے ہاں اگر برتن کو کتے نے چاٹ
لیا ہو یا کتے کے چاٹے ہوئے برتن سے پانی وغیرہ کسی دوسرے برتن میں ڈالا گیا ہو تو پھر دھونے سے پہلے ایسے برتن کو ایک مرتبہ مٹی سے مانجھنے
کے بعد کر و جاری میں ایک دفعہ اور غیر کر و جاری میں دو مرتبہ دھونا چاہیئے یہی حکم بطور احتیاط واجب اس برتن کا بھی ہے کہ جس برتن
میں کتے کے منہ کی رالیں جا پڑی ہوں۔

مسئلہ ۱۵۲۔ اگر اس قسم کے برتن کا منہ بہت تنگ ہو کہ اس میں مٹی سے مانجھنا ممکن نہ ہو تو پھر لکڑی پر کپڑا لپیٹ کر مٹی سے مل کر اس میں پھرایا جائے اور اگر یہ
بھی ممکن نہ ہو تو پھر مٹی کو برتن میں داخل کر کے اس کو خوب حرکت دی جائے تاکہ مٹی تمام اطراف تک پہنچ جائے۔ اور پھر اس کو دھویا جائے۔

مسئلہ ۱۵۳ اگر کسی برتن کو خنزیر چاٹ لے یا اس برتن کا پانی کسی دوسرے برتن میں ڈال جائے۔ تو پھر ان برتنوں کو سات مرتبہ قلیل پانی سے دھونا چاہیئے
اور جاری و کر میں ایک دفعہ کافی ہے۔ اسے مٹی سے مانجھنا ضروری نہیں۔ اگرچہ مستحب ہے

مسئلہ ۱۵۴- وہ برتن جو شراب کی وجہ سے نجس ہو گیا ہو اگر قلیل پانی سے پاک کرنا چاہیں تو اس میں بھی احتیاط واجب ہے کہ سات مرتبہ دھویا جائے۔

مسئلہ ۱۵۵- جب مٹی کا برتن نجس مٹی سے بنایا جائے یا نجس پانی اس میں جا پڑے تو ایسے برتن کو کُر یا جاری پانی میں رکھنا چاہیئے جہاں تک پانی پہنچ جائیگا تو وہ پاک ہو جائیگا۔ اور اگر چاہیں کہ اس کا باطن بھی پاک ہو جائے تو اسے کُر یا جاری میں اتنا رکھا جائے کہ پانی تمام برتن میں نفوذ کر جائے۔

مسئلہ ۱۵۶- نجس برتن کو قلیل پانی سے دو طرح پاک کیا جا سکتا ہے:- (۱) برتن کو پُر کر کے انڈیل دیا جائے۔ اس طرح تین مرتبہ کرے تو پاک ہو جائے گا۔ (۲) تھوڑا پانی برتن میں ڈال کر اس طرح حرکت دی جائے کہ پانی تمام نجس اطراف تک پہنچ جائے اور پھر انڈیل دیا جائے۔ اس طرح تین مرتبہ کرے تو پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۵۷- اگر برتن بہت بڑا مثل بڑی دیگ یا اس قسم کی اور بڑی چیز ہو تو اسے بھی دو طرح سے پاک کیا جا سکتا ہے:- (۱) تمام برتن کو پُر کر کے انڈیل دینا اور یوں تین مرتبہ کرے۔ (۲) یا پانی برتن کے اوپر اس طرح لوٹے وغیرہ سے ڈالا جائے کہ تمام اطراف سے پھر کر وسط میں جمع ہو جائے۔ پھر وسط کا پانی برتن سے خالی کر دیا جائے۔ اس طرح تین دفعہ کرے لیکن پانی خالی کرنے کے وقت ہر دفعہ برتن کے اندر ڈالنے سے پہلے برتن کو پاک کر لینے میں احتیاط واجب ہے۔

مسئلہ ۱۵۸- اگر مس وغیرہ نجس ہو جائے اور اسے پگھلا کر پانی سے پاک کیا جائے تو اس کا ظاہر پاک ہو جائیگا۔

مسئلہ ۱۵۹- اگر بڑا تنور پیشاب سے نجس ہو جائے تو وسط تنور میں چھوٹا گڑھا کھود لیں اور پھر اوپر سے اطراف تنور میں پانی اس طرح ڈالیں کہ نجس جگہ سے گزر جائے۔ اس طرح دو دفعہ کر لیں اور اگر پیشاب کے علاوہ کسی چیز سے نجس ہو تو پہلے عین نجاست کو دور کر کے ایک دفعہ پانی پھیر دیں اور پھر گڑھے سے پانی برتن سے نکال کر اس کو پاک مٹی سے پُر کر دیویں تو تنور پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۶۰- نجس چیز سے عین نجاست دور کرنے کے بعد جاری یا کُر پانی میں ایک دفعہ اسطرح ڈالدیں کہ پانی تمام نجس حصہ پر پہنچ جائے تو وہ چیز پاک ہو جائیگی اور لباس وغیرہ میں نچوڑنا بھی ضروری نہیں۔

مسئلہ ۱۶۱- اگر کوئی چیز پیشاب سے نجس ہو جائے اور اسے قلیل پانی سے پاک کرنا چاہیں تو پہلے اس پر پانی ڈالیں اور پانی اس چیز سے علیحدہ ہو جائے اور اس چیز میں پیشاب بھی باقی نہ رہے۔ پھر دوسری مرتبہ بھی پانی ڈالیں تو وہ چیز پاک ہو جائے گی۔ لیکن اگر وہ چیز کپڑا وغیرہ ہو تو اسے ہر دفعہ ایسا نچوڑنا چاہیئے کہ اس کا پانی باہر نکل جائے اور اسی پانی کو عربی میں غسالہ کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱۶۲- اگر کوئی چیز دودھ پینے والے بچے کے پیشاب سے جو غذا نہیں کھاتا اور خنزیر کا دودھ اور کافر عورت کا دودھ بھی نہ پیا ہو نجس ہو جائے اگر اس پر اس طرح ایک دفعہ پانی ڈالا جائے کہ تمام نجس جگہ تک پہنچ جائے تو وہ پاک ہو جائیگا۔ لیکن پھر بھی احتیاط مستحب اس میں ہے کہ ایک مرتبہ اور بھی اس پر پانی ڈالا جائے اور لباس اور فرش وغیرہ کو نچوڑنا بھی ضروری نہیں۔

مسئلہ ۱۶۳- جب کوئی چیز پیشاب کے علاوہ کسی سے نجس ہو جائے اگر عین نجاست دور کرنے کے بعد ایک مرتبہ اس پر پانی ڈالا جائے اور وہ پانی اس سے نکل جائے تو وہ پاک ہو جائیگا اور اگر پہلی دفعہ پانی ڈالنے سے صرف عین نجاست دور ہو اور نجاست دور ہونے کے بعد ایک دفعہ پھر پانی ڈالا جائے تو بھی پاک ہو جائے گی لیکن دونوں صورتوں میں لباس وغیرہ کی قسم کو نچوڑنا چاہیئے تاکہ غسالہ نکل جائے۔

مسئلہ ۱۶۴۔ اگر ایسی چٹائی کو جو دھاگے سے بنی ہوئی ہے جب کُر یا جاری پانی میں اسے ڈالا جائے اور اس سے عین نجاست دور ہو جائے تو وہ پاک ہو جائیگی اور اگر سے قلیل پانی سے پاک کرنا چاہیں تو جتنا جب اس میں سے کسی طرح بھی ممکن ہو خواہ پاؤں رکھ کے بھی اس کو دو دفعہ اس طرح نچوڑ دیں کہ ہر دفعہ اس کا غسالہ نکل جائے۔

مسئلہ ۱۶۵۔ اگر گندم چاول صابن وغیرہ کا ظاہری حصہ نجس ہو جائے تو اسے کُر یا جاری پانی میں ڈبونے سے پاک ہو جائے گی اور اگر ان کا اندرونی حصہ نجس ہو جائے تو اس کا پاک ہونا مشکل ہے۔

مسئلہ ۱۶۶۔ اگر شک ہو کہ نجس پانی صابن کے اندرونی حصے تک پہنچا ہے یا نہ تو اس کا اندرونی حصہ پاک ہوگا۔

مسئلہ ۱۶۷۔ اگر چاول گوشت یا ان کی مثل کسی چیز کا ظاہری حصہ نجس ہو جائے جب اسے کسی برتن میں رکھ کر ایک دفعہ پانی ڈال کر خالی کر دیا جائے تو وہ پاک ہو جائیں گے اور وہ برتن بھی پاک ہو جائیگا لیکن اگر لباس کو یا ایسی چیز کو جس کا نچوڑنا ضروری ہے کسی برتن میں رکھ کر پاک کریں تو ہر دفعہ اس پر پانی ڈال کر اسے نچوڑا جائے اور برتن کو ٹیڑھا کیا جائے کہ اس کا پانی جو باقی رہ جاتا ہے باہر انڈیل دیا جائے۔

مسئلہ ۱۶۸۔ نیل والا کپڑا یا اور کوئی رنگ والا کپڑا نجس ہو جائے تو اسے کُر یا جاری پانی میں اس طرح ڈالیں کہ پانی تمام جگہ پہنچ جائے اور قبل اس کے کہ وہ کُر یا جاری پانی نیل دار ہو جائے فوراً نکالیں تو وہ پاک ہو جائیگا اگرچہ نچوڑنے کے بعد اس کپڑے سے رنگ دار پانی جو صاف ہے نکل رہا ہو۔

مسئلہ ۱۶۹۔ اگر لباس کو کُر یا جاری پانی میں پاک کیا جائے اور بعد میں کوئی کائی وغیرہ کا ذرہ کپڑے پر نظر آئے چنانچہ اگر یہ احتمال نہ ہو کہ پانی کے پہنچنے سے وہ رکاوٹ بنا ہوگا تو وہ لباس پاک ہے۔

مسئلہ ۱۷۰۔ کپڑے کو پاک کر لینے کے بعد اگر کچھ صابن یا مٹی نظر آئے تو وہ کپڑا پاک ہے لیکن اگر مٹی اور صابن کے اندر کا حصہ بھی نجاست کے سرایت کرنے سے نجس ہو گیا ہو تو اس وقت اس کا ظاہر پاک ہو جائیگا لیکن اندر کا حصہ نجس رہے گا۔

مسئلہ ۱۷۱۔ جب تک نجس چیز سے عین نجاست دور نہ ہو وہ پاک نہیں ہوگی۔ ہاں اگر نجس چیز کا رنگ یا بو اس میں باقی رہ جائے اور عین نجاست دور ہو جائے تو پاک ہو جاتی ہے۔ پس اگر کپڑے وغیرہ سے خون کو دور کرکے پاک کیا جائے لیکن خون کا رنگ یا بو باقی رہ جائے تو وہ کپڑا پاک ہے۔

مسئلہ ۱۷۲۔ جب نجس بدن سے نجاست دور ہو جائے اور کُر یا جاری پانی میں داخل ہو کر باہر نکل آئے تو بدن پاک ہو جاتا ہے اور دوبارہ پانی میں جانا لازم نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۷۳۔ اگر نجس غذا کے ذرے دانتوں اور مسوڑھوں میں رہ جائیں تو پانی کو منہ میں اس طرح داخل کرکے باہر نکال دے کہ پانی تمام نجس ذرات تک پہنچ جائے تو وہ ذرے پاک ہو جائیں گے۔

مسئلہ ۱۷۴۔ اگر سر یا داڑھی کے بال نجس ہو جائیں تو ان کو قلیل پانی سے پاک کرنے میں نچوڑنا بھی ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۷۵۔ اگر بدن یا لباس کو قلیل پانی سے پاک کیا جائے اور اس کے اس حصے کو جو اس سے متصل ہے اور عادتاً اس کے پاک کرتے وقت وہاں تک نجس پانی پہنچ جاتا ہے نجس جگہ کے پاک ہونے سے وہ حصہ بھی پاک ہو جائیگا۔ اسی طرح جب نجس چیز کے پہلو میں پاک چیز

مسئلہ ۱۸۵- پاؤں کا نجس تلوا اور جوتے کا نجس تلوا اسفالٹ والی سڑک یا لکڑی کی فرش شدہ زمین پر چلنے سے پاک ہونا محل اشکال ہے

مسئلہ ۱۸۶- پاؤں اور جوتے کے تلوے کے پاک ہونے کیلئے بہتر یہی ہے کہ پندرہ یا اس سے زیادہ قدم زمین پر چلے اگرچہ پندرہ قدم چلنے سے پہلے یا زمین پر ملنے سے عین نجاست دور ہو جائے۔

مسئلہ ۱۸۷- پاؤں یا جوتے کے تلوے کا تر ہونا ضروری نہیں بلکہ اگر خشک بھی ہوں تو تب بھی زمین پر چلنے سے پاک ہو جائیں گے۔

مسئلہ ۱۸۸- جب جوتے یا پاؤں کے تلوے زمین پر چلنے سے پاک ہو جائیں گے تو اس کے وہ اطراف جن پر عام طور پر کیچڑ وغیرہ لگ جاتا ہے وہ بھی پاک ہو جائیں گے

مسئلہ ۱۸۹- جو شخص زانو اور ہاتھوں پر چلنے کے لیے مجبور ہو اگر زانوں اور ہتھیلی نجس ہو جائے تو وہ بھی زمین پر چلنے سے پاک ہو جاتی ہیں اسی طرح عصا کا نچلا حصہ اور بناوٹی پاؤں کا نچلا حصہ اور نعل حیوانات، سائیکل و موٹر کے ٹائر، تانگہ وغیرہ کے پہیئے بھی زمین پر چلنے سے پاک ہو جاتے ہیں۔

مسئلہ ۱۹۰- اگر زمین پر چلنے کے بعد رنگ، نجاست یا بو یا ایسے معمولی ذرے جو دکھائی نہیں دیتے باقی رہ جائیں تو کوئی حرج نہیں اگرچہ بہتر یہی ہے کہ اتنا چلے کہ یہ چیزیں بھی نہ رہ جائیں۔

مسئلہ ۱۹۱- جوتی کا اندر کا حصہ اور وہ حصہ جو زمین پر نہیں لگتا وہ زمین پر چلنے سے پاک نہیں ہوگا اور جراب کے نچلے حصے کا زمین پر چلنے سے پاک ہونا محل اشکال ہے

مسئلہ ۱۹۲- ۳- سورج - سورج، زمین، مکان، دروازے، کھڑکیاں جو دکان میں نصب ہوں اور کیلیں وغیرہ جو دیوار میں لگی ہوئی ہوں مندرجہ ذیل پانچ شرطوں کے بعد پاک کرتا ہے:- (۱) وہ نجس مکان اتنے تر ہوں کہ کوئی دوسری چیز اس سے لگے تو وہ بھی تر ہو جائے اگر خشک ہو جائیں تو دوبارہ اسے تر کیا جائے تاکہ سورج ہی اسے خشک کرے۔ (۲) اگر ان میں عین نجاست موجود ہو تو سورج کے خشک کرنے سے پہلے اس نجاست کو دور کر دیا جائے۔ (۳) کوئی چیز ان پر سورج کے پڑنے سے مانع موجود نہ ہو۔ پس اگر سورج پردہ وغیرہ پر پڑ کر یا ابر کی وجہ سے اسے خشک کر دے تو وہ چیز پاک نہیں ہوگی ہاں اگر ابر معمولی ہو کہ سورج کے نجس پر پڑنے سے مانع نہ سمجھا جائے تو وہ پاک کر دے گا۔ (۴) صرف سورج ہی تنہا اسے خشک کرے۔ پس اگر وہ چیز ہوا وغیرہ سے آفتاب کے ساتھ مل کر خشک ہو جائے تو پاک نہیں ہوگی مگر ہوا بہت معمولی ہو جو کہ سورج کے خشک کرنے میں مددگار نہ سمجھی جائے تو پھر وہ چیز پاک ہو جائیگی۔ (۵) عمارت وغیرہ کی اس مقدار کو جس میں نجاست سرایت کر چکی ہے ایک ہی دفعہ سورج پڑ کر اسے خشک کرے پس اس کے ظاہری حصہ کو سورج پہلے خشک کرے اور دوسری دفعہ اس کے اندر والے حصے کو خشک کرے تو وہی مقدار اوپر والی پاک ہوگی جس پر پہلی دفعہ سورج پڑا تھا۔ اور وہ نچلا حصہ جس پر دوسری دفعہ سورج پڑا ہے نجس رہتا ہے۔

مسئلہ ۱۹۳- سورج نجس چٹائی کو بھی پاک کرتا ہے لیکن اگر ایک وقت میں خشک کر دے تو دوسری طرف کا پاک ہونا محل اشکال ہے اور درختوں اور گھاس کا بھی سورج کے واسطے پاک ہونے میں محل اشکال ہے۔

مسئلہ ۱۹۴- اگر سورج نجس زمین پر پڑے اور پھر شک ہو جائے کہ سورج پڑتے وقت زمین تر تھی یا نہ یا اس کی تری سورج کی وجہ سے خشک ہوئی تھی یا نہ تو وہ زمین نجس ہوگی اسی طرح اگر اسے شک ہو کہ سورج پڑنے سے پہلے عین نجاست اس سے دور ہو گئی تھی یا نہ یا شک ہو کہ کوئی چیز سورج کی حرارت پڑنے سے رکاوٹ تھی یا نہ تو بھی وہ زمین نجس ہوگی۔

مسئلہ ۱۹۵- اگر سورج دیوار کی ایک طرف پڑے اور دوسری طرف بھی خشک ہو جائے تو صرف وہی طرف پاک ہوگی جس پر سورج پڑتا ہے اور وہ طرف پاک نہ ہوگی جس پر سورج نہیں پڑا۔

مسئلہ ۱۹۶- ۴- **استحالہ** کوئی نجس چیز عوض ہو کر پاک چیز کی صورت میں بدل جائے اسی کو استحالہ کہتے ہیں۔ جیسے نجس لکڑی خاکستر ہو جائے۔ تو خاکستر پاک ہوگی۔ اگر اس نجس چیز کی جنس باقی رہے تو پھر نجس ہی رہے گی جیسے گندم کو آٹا بنا دیا جائے تو وہ نجس ہوگا یا نجس آٹے کی روٹی بنا لی جائے تو روٹی بھی نجس ہوگی کیونکہ یہاں اس کی جنس بھی باقی ہے تبدیل نہیں ہوئی۔

مسئلہ ۱۹۷- جو برتن نجس مٹی سے بنایا جائے وہ نجس ہے اور احتیاط واجب ہے کہ کوئلہ سے بھی اجتناب کیا جائے جو نجس لکڑی سے بنایا گیا ہو۔

مسئلہ ۱۹۸- ایسی نجس چیز کہ جس کے متعلق علم نہ ہو کہ استحالہ ہوئی ہے یا نہ نجس ہے۔

مسئلہ ۱۹۹- اگر شراب خود بخود یا کسی چیز کے ملانے سے سرکہ ہو جائے تو پاک ہو جائے گا

مسئلہ ۲۰۰- شراب کی نجاست کسی اور وجہ سے ہو مثلاً نجس برتن میں [illegible] اور پھر یہ شراب جب سرکہ ہو جائیگا تو سرکہ پاک نہیں ہوگا بلکہ نجس رہے گا۔

مسئلہ ۲۰۱- وہ سرکہ جو نجس انگور یا نجس کشمش اور کھجور سے بنایا جائے نجس ہے۔

مسئلہ ۲۰۲- اگر انگور یا کھجور کا معمولی تلچھٹ کسی برتن میں ہو اور پھر اس میں سرکہ ڈالا جائے تو کوئی حرج نہیں لیکن احتیاط واجب اس میں ہے کہ جب تک کھجور یا کشمش یا انگور سرکہ نہ ہو جائیں اس میں کھیرے یا بیگن وغیرہ نہ ڈالے جائیں۔

مسئلہ ۲۰۳- ۵- **انگور کے پانی کا دو تہائی حصہ کم ہو جانا**- انگور کے پانی کو جب جوش دیا جائے تو وہ نجس ہو جاتا ہے۔ اگر اسی جوش کے ذریعہ اس کا دو تہائی حصہ جل جائے تو باقی ماندہ پاک ہو جائے گا۔ لیکن اگر سب انگور خود بخود ابال میں آجائے تو پھر اس کے دو تہائی جلانے سے یہ پاک نہیں ہوگا بلکہ اس کا پاک کرنا صرف یہ ہے کہ اسے سرکہ بنا دیا جائے۔

مسئلہ ۲۰۴- اگر انگور کے پانی کا $\frac{2}{3}$ حصہ بغیر جوش دینے کے کم ہو جائے اور پھر باقی ماندہ کو جوش آجائے تو وہ نجس ہوگا۔

مسئلہ ۲۰۵- جس انگور کے پانی کے متعلق علم نہ ہو کہ جوش میں آیا ہے یا نہ تو وہ پاک ہے لیکن اگر اسے جوش آجائے تو جب تک یقین نہ ہو جائے کہ اس کا $\frac{2}{3}$ حصہ کم ہوا ہے پاک نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۲۰۶- اگر انگور کے ناپختہ خوشے میں ایک دو دانے پختہ انگور کے ہوں اور اس خوشے سے جو پانی لیا جاتا ہے اسے غورہ کہتے ہیں، اگر اس میں انگور کی شیرینی نہ ہو اور اسے جوش آجائے تو پاک ہے اور اس کا کھانا حلال ہے۔

مسئلہ ۲۰۷۔ اگر انگور کا ایک دانہ کسی چیز میں جو جوش کھا رہی ہے پڑ جائے تو احتیاط واجب اس میں ہے کہ اس سے پرہیز کیا جائے اور اس کا کھانا حرام ہے۔

مسئلہ ۲۰۸۔ اگر کسی ایک دیگوں میں انگور کا شیرہ پکایا جائے تو اس دیگ میں ڈالا ہوا چمچہ جب جوش آ جائے اس دیگ میں نہ ڈالا جائے جسے ابھی جوش نہیں آیا اور اگر سارے دیگوں میں جوش آ چکا ہو تو پھر اس دیگ میں ڈالا ہوا چمچہ کہ جس میں ⅔ حصہ نہ جلا ہو اس دیگ میں نہ ڈالا جائے جس کا ⅔ حصہ جل چکا ہے۔

مسئلہ ۲۰۹۔ جس چیز کے متعلق معلوم نہ ہو کہ وہ غورہ ہے یا انگور، اگر اسے جوش آ جائے تو وہ نجس نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۲۱۰۔ ۶۔ انتقال۔ کسی چیز کا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جانے کو انتقال کہتے ہیں۔ لہٰذا اگر کسی نجس چیز کا خون ایک جگہ سے منتقل ہو کر پاک جگہ چلی جائے اور اس پاک کا جزو بن جائے تو وہ بھی پاک ہو جائے گی مثلاً انسان کا خون یا جس حیوان کا خون بہنے والا ہے اس کا خون مچھر یا کھٹمل یا جونک یعنی غیر جہندہ حیوان میں چلا جائے اور اس کے بدن سے شمار ہونے لگے تو وہ پاک ہو جائے گا۔ لہٰذا جونک جب انسان کا خون پیے اس وقت جونک کا خون نجس ہوگا کیونکہ انسان کا خون جونک کی جزو ہونا نہیں کہلاتا۔ اسی طرح اگر مچھر انسان کے خون پینے کے فوراً بعد مار دیا جائے کہ خون مچھر کی جزو ہونا نہ کہلائے تو اس مچھر کا خون بھی نجس ہوگا۔

مسئلہ ۲۱۱۔ جب مچھر جسم پر بیٹھے اور اسے انسان مار دے اور پھر شک کرے کہ یہ خون جو اس کے جسم پر لگا ہے آیا مچھر کا چوسا تھا یا وہ کہ جو اس نے اس کے جسم سے ابھی پیا ہے تو وہ پاک ہوگا اسی طرح اگر اسے علم ہو کہ یہ خون اس نے جسم سے پیا ہے وہ مچھر کے جسم کا جزو ہو چکا ہے اور اگر مچھر کے خون پینے اور اس کے مارنے کے درمیان فاصلہ بہت کم ہو کر ابھی کہا جا رہا ہو کہ وہ انسان کا خون ہے یا علم ہو کہ اسے مچھر کا خون کہا جا رہا ہے یا انسان کا خون تو پھر وہ نجس ہوگا۔

مسئلہ ۲۱۲۔ ۷۔ اسلام۔ اگر کافر کلمۂ شہادتین اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ پڑھ دے تو وہ مسلمان ہو جائے گا۔ اس کا بدن اس پہلے کفر کی نجاست کی وجہ سے نجس تھا اس کے پڑھنے کے بعد پاک ہو جائے گا۔ اسی طرح اس کی تھوک، ناک کا پانی بھی پاک ہو جائے گا۔ لیکن اگر مسلمان ہونے کے وقت اس کے بدن پر کوئی عین نجاست ہو تو اسے پاک کرنا پڑے گا بلکہ اگر مسلمان ہونے سے پہلے عین نجاست دور ہو جائے تو احتیاط واجب اس میں ہے کہ اس جگہ کو پاک کرے۔

مسئلہ ۲۱۳۔ جب کوئی شخص کافر ہو اور اس کا لباس اس کے بدن کی تری سے نجس ہو گیا ہے اور وہ لباس اس کے مسلمان ہونے کے وقت اس کے جسم پر نہ ہو تو وہ نجس ہے بلکہ اگر اس کے بدن پر بھی ہو تب بھی احتیاط واجب اس میں ہے کہ اس سے اجتناب کیا جائے۔

مسئلہ ۲۱۴۔ اگر کوئی کافر مسلمان ہو جائے لیکن معلوم نہ ہو کہ وہ دل سے مسلمان ہوا یا نہ تو وہ پاک سمجھا جائے گا۔ مگر کسی طرح سے علم ہو کہ وہ دل سے مسلمان نہیں ہوا تو پھر وہ نجس رہے گا۔

مسئلہ ۲۱۵ - ۸۔ تبعیت - اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی چیز کسی دوسری چیز کے پاک ہونے کے واسطے سے پاک ہو جائے۔

مسئلہ ۲۱۶ - اگر شراب سرکہ ہو جائے تو وہ برتن بھی پاک ہو جائے گا کہ جس میں شراب تھا۔ اور جہاں تک جوش آنے سے پہنچ جاتا تھا اور اگر کوئی کپڑا اس کے اوپر رکھا جاتا ہو کہ جو اس کی رطوبت سے نجس ہوا تھا وہ بھی پاک ہو جائے گا۔ لیکن اگر برتن کا ظاہر شراب کے لگنے سے نجس ہو چکا ہو تو اسے پاک کر لینے میں احتیاط واجب ہے۔

مسئلہ ۲۱۷ - جب انگور کے پانی کو آگ سے جوش آ جائے اور ۲/۳ حصہ جلنے سے پہلے اگر کچھ پانی کسی جگہ گر جائے تو بنا بر احتیاط واجب اس جگہ کو پاک کیا جائے لیکن وہ برتن کہ جس میں انگور کا پانی جوش میں آتا ہے اور وہ چمچہ جو انگور کے پانی کو نکالنے میں استعمال کیا جائے انگور کے پانی کے ۲/۳ حصہ جلنے کے بعد پاک ہو نگے

مسئلہ ۲۱۸ - وہ تختہ جس پر میت کو غسل دیا جاتا ہے۔ یا وہ کپڑا جو اس میت کے عورتیں پر رکھا جاتا ہے غسل کے تمام ہونے کے بعد پاک ہو جائیگا اسی طرح غسل دینے والے کا ہاتھ بھی میت کے غسل تمام ہونے کے بعد پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۱۹ - جب انسان کسی نجس چیز کو پاک کرتا ہے تو اس کا ہاتھ بھی اس کے پاک ہونے کے بعد پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۲۰ - اگر لباس یا جو اسکے مثل اور چیزیں ہیں قلیل پانی سے پاک کی جائیں اور عام طور پر جتنا نچوڑا جاتا ہے نچوڑا جائے اسکے بعد جو معمولی پانی اس میں رہ جاتا ہے وہ پاک ہے۔

مسئلہ ۲۲۱ - نجس برتن کو پاک کرنے کے بعد اور اس سے جو پانی نکالنا چاہیئے تھا نکلنے کے بعد جو معمولی پانی باقی رہ جاتا ہے پاک ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۲۲۲ - ۹۔ عین نجاست کا دور ہونا - جب کسی حیوان سے عین نجاست مثل خون وغیرہ کے دور ہو جائے تو اس حیوان کا بدن جہاں پر نجاست لگی ہوئی تھی پاک ہو جائے گا۔ اسی طرح جب انسان کے اندر کے حصے سے نجاست دور ہو جائے جیسے منہ کے اندر کا حصہ یا ناک کے اندر کے حصے سے نجاست زائل ہو جائے تو وہ حصہ بھی پاک ہو جائے گا۔ لیکن اگر مصنوعی دانت خون وغیرہ سے نجس ہو جائیں تو اسے پانی وغیرہ سے پاک کرنا پڑے گا۔ صرف نجاست کا اس سے زائل ہو جانا کافی نہ ہوگا۔

مسئلہ ۲۲۳ - اگر کچھ غذا کے ٹکڑے دانتوں کے درمیان رہ جائیں اور اس کے بعد اسکے منہ سے خون آ جائے اور یہ علم نہ ہو کہ وہ خون ان ٹکڑوں کو بھی لگا ہے یا نہ تو وہ ٹکڑے پاک ہونگے۔

مسئلہ ۲۲۴ - ہونٹوں اور پلکوں کا وہ حصہ جو بند کرتے وقت ایک دوسرے کے اوپر بیٹھ جاتے ہیں اور اسی طرح ہر وہ چیز جس کے متعلق علم نہ ہو کہ یہ اندر کا حصہ کہلاتا ہے یا باہر کا نجس ہو جائے تو بنا بر احتیاط واجب انہیں پاک کیا جائے۔

مسئلہ ۲۲۵ - اگر خاک یا غبار نجس کسی کپڑے وغیرہ پر بیٹھ جائے اور اسے اس طرح جھاڑا جائے کہ وہ خاک اور غبار علیحدہ ہو جائے تو وہ کپڑا پاک ہو جائے گا

مسئلہ ۲۲۶ - ۱۰۔ نجاست خور حیوان کا استبراء - جو حیوان انسان کا پائخانہ یا پیشاب پینے کا عادی ہو وہ نجس ہے اور اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے اتنی مدت نجاست کھانے سے روکا جائے کہ پھر اسے نجاست خور نہ کہا جا سکے۔ اور اسے اتنی مدت میں پاک غذا دی جائے لیکن احتیاط واجب اس میں ہے کہ اونٹ کو چالیس دن اور گائے کو تیس دن اور گوسفند کو دس دن، مرغابی کو سات دن یا پانچ دن اور مرغی کو تین دن تک نجاست کھانے سے روکا جائے۔ اور انہیں ان ایام میں پاک غذا دی جائے۔ اگر اتنی مدت کے گذرنے کے بعد بھی اسے نجاست خ

کہا جاتا ہو تو پھر اتنی مدت ان ایام کے بعد روکا جائے کہ اسے نجاست خور نہ کہا جائے۔

مسئلہ ۲۲۷۔ ۱۱۔ مسلمان کا غائب ہونا: جب کسی انسان کا بدن یا لباس یا برتن و فرش جو اس کے تصرف میں ہے نجس ہو جائیں۔ اور پھر وہ شخص آنکھوں سے اوجھل ہو جائے تو یہ چیزیں بعد ہونے کے پاک ہوں گی لیکن مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ۔ (۱) وہ شخص اس چیز کو نجس جانتا ہو، پس اگر کوئی شخص حرام کے مجنب کا پسینہ نجس نہ جانتا ہو۔ اور اس کا لباس و بدن اس پسینہ سے نجس ہوا ہو۔ تو پھر غائب ہونے کے بعد سے پاک نہیں سمجھا جائے گا۔ (۲) اسے علم ہو کہ اس کے بدن یا لباس وغیرہ کو وہ نجس چیز لگ گئی ہے۔ (۳) اس شخص کو وہ لباس یا برتن ایسی چیز میں استعمال کرتے ہوئے دیکھا جائے کہ جن میں پاک چیزیں استعمال ہونی چاہئیں۔ مثلاً اسے اس لباس میں نماز پڑھتے دیکھا جائے۔ (۴) اس شخص کو اس کا علم ہو کہ جس چیز میں وہ یہ چیزیں استعمال کر رہا ہے پاک ہونا شرط ہے۔ پس اگر اسے یہ علم نہ ہو کہ نماز پاک لباس میں پڑھنی ضروری ہے۔ تو پھر اس کے اس لباس میں نماز پڑھنے سے اس لباس کو پاک نہیں سمجھا جائے گا۔ (۵) اس شخص کے متعلق یہ احتمال دیا جا سکے کہ اس نے نجس چیز کو پاک کیا ہوگا۔ پس اگر علم ہو کہ اس نے پاک نہیں کیا ہوگا یا اس مسلمان کے نزدیک نجس و پاک مساوی ہوں تو اس وقت پاک سمجھنا مشکل ہے (۶) احتیاط واجب اسی میں ہے کہ وہ مسلمان بالغ بھی ہو۔

مسئلہ ۲۲۸۔ اگر کسی انسان کو یقین ہو جائے کہ جو چیز نجس ہو گئی تھی وہ پاک ہو گئی ہے یا دو عادل مرد اس کے پاک ہونے کی خبر دیں تو وہ چیز پاک ہو گی اسی طرح وہ شخص جس کے اختیار میں کوئی نجس چیز ہو وہ خبر دے کہ وہ پاک ہو گئی ہے یا کسی مسلمان نے نجس چیز کو پاک کیا ہو اگرچہ اس کے متعلق یہ بھی علم نہ ہو کہ اس نے ٹھیک پاک کیا ہے یا نہ تو وہ بھی پاک ہے۔

مسئلہ ۲۲۹۔ جب کسی چیز کے پاک کرنے پر کسی کو وکیل کیا ہو اور وہ وکیل کہے کہ میں نے پاک کر دی ہے تو وہ چیز پاک سمجھی جائے گی اگر اس کے کہنے سے اس بات کا اطمینان ہو جائے۔

مسئلہ ۲۳۰۔ جب کسی شخص کی حالت اس حد تک پہنچ گئی ہو کہ وہ کسی چیز کے پاک کرنے میں یقین پیدا نہ کر سکتا ہو تو وہ گمان پر بھی اکتفا کر سکتا ہے

احکام ظرف

مسئلہ ۲۳۱۔ اگر کوئی برتن کتے یا خنزیر یا مردار کے چمڑے سے بنایا جائے تو اس میں کھانا پینا حرام ہے اسی طرح اسے وضو و غسل اور ان چیزوں میں کہ جن میں پاک ہونا شرط ہے استعمال نہ کیا جائے بلکہ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ کتے اور خنزیر اور مردار کے چمڑے کو اگرچہ برتن کی شکل میں بھی نہ ہو استعمال نہ کرے

مسئلہ ۲۳۲۔ سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا اور انہیں کمرے کی زینت بنا کر رکھنا بھی حرام ہے بلکہ انہیں محفوظ رکھنا اگرچہ استعمال بھی نہ کیا جائے حرام ہے۔ پس مالک پر واجب ہے کہ ان برتنوں کو اس طرح توڑ دے کہ اسے عام لوگ برتن نہ کہہ سکیں۔

مسئلہ ۲۳۳ ۔ سونے چاندی کے برتن بنانا اور اس کی مزدوری لینا حرام ہے ۔

مسئلہ ۲۳۴ ۔ ان برتنوں کی خرید و فروخت بھی حرام ہے ۔ اور ان کے قیمت میں جو سونا چاندی دیا جائے وہ بھی حرام ہے ۔

مسئلہ ۲۳۵ ۔ چائے کے کپ دان، قلمدان وغیرہ کی حفاظت کے لیے جو چاندی سے بنائے جاتے ہیں ۔ اگر انہیں علیحدہ برتن کہا جا سکے تو ان کا استعمال علیحدہ اور اکٹھے حرام ہے ۔ اور اگر ایسے برتن نہ کہا جا سکے تو پھر ان کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ۔

مسئلہ ۲۳۶ ۔ ایسے برتنوں کا استعمال کرنا جن پہ چاندی یا سونے کا پانی چڑھا دیا جائے کوئی حرج نہیں ۔

مسئلہ ۲۳۷ ۔ اگر جست کو چاندی اور سونے سے مخلوط کر کے اس سے برتن بنائے جائیں اگر تو جست اتنی زیادہ مقدار میں ہو کہ اس برتن کو سونے یا چاندی کا برتن نہ کہا جا سکے تو پھر کوئی حرج نہیں ۔

مسئلہ ۲۳۸ ۔ جب غذا سونے چاندی کے برتن میں موجود ہو اگر کوئی اس قصد سے کہ چونکہ ان برتنوں میں غذا کا کھانا حرام ہے اس لیے کسی دوسرے برتن میں ڈال دے تو پھر کوئی حرج نہیں ۔ اور اگر اس قصد سے نہ ہو تو پھر ان برتنوں سے غذا کسی دوسرے برتن میں ڈالنا بھی حرام ہے لیکن دونوں صورتوں میں دوسرے برتن سے غذا کھانے میں کوئی حرج نہیں ۔

مسئلہ ۲۳۹ ۔ تلوار یا خنجر کا غلاف، قرآن کا غلاف سونے چاندی کا بنانا جائز ہے ۔ لیکن احتیاط واجب اسی میں ہے ۔ کہ سرمہ دانی، عطردان وغیرہ سونے چاندی کے استعمال نہ کیے جائیں ۔

مسئلہ ۲۴۰ ۔ اضطرار کے وقت سونے چاندی کے برتن کا استعمال حرام نہیں ۔ لیکن وضو و غسل ان سے اضطرار کی حالت میں بھی نہ کیا جائے ۔

مسئلہ ۲۴۱ ۔ ایسے برتن کا استعمال کہ جس کے متعلق معلوم نہ ہو کہ سونے کا ہے یا چاندی کا ہے یا کسی اور چیز سے تو جائز ہے ۔

بیان وضو

مسئلہ ۲۴۲ ۔ وضو میں واجب ہے کہ چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے اور سر کے اگلے حصہ اور پاؤں کے ظاہر کا مسح کرے ۔

مسئلہ ۲۴۳ ۔ چہرے کو لمبائی میں سر کے بالوں کے اگنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی تک اور عرض میں درمیانہ انگشت اور انگوٹھا کی مقدار میں جتنی جگہ آ جائے دھونا چاہئے ۔ اور اگر تھوڑی مقدار بھی جو کہ بتائی گئی ہے نہ دھوئی جائے تو وضو باطل ہو جاتا ہے اور یقین پیدا کرنے کے لیے کہ یہ سب مقدار دھوئی جا چکی ہے کچھ زائد دھوئے ۔

مسئلہ ۲۴۴ ۔ اگر کسی کا چہرہ یا ہاتھ چھوٹے ہوں یا عام لوگوں کی نسبت بڑے ہوں تو اسے دیکھنا چاہئے کہ عام لوگ کہاں تک اپنے منہ کو دھوتے ہیں تو اسے بھی اتنا ہی منہ دھونا چاہئے اسی طرح اگر اسکی پیشانی پر بال اگ آئے ہوں یا سر کے اگلے حصہ پر بال نہ ہوں تو اسے بھی عام حالت کے لحاظ سے پیشانی کی مقدار کو دھونا چاہئے

مسئلہ ۲۴۵- اگر احتمال دے کہ میل یا چکناہٹ ابرو یا آنکھ کی آخری طرف یا ہونٹوں پر ہے کہ جس کی وجہ سے پانی نیچے تک نہیں پہنچ سکتا اگر تو ایسا احتمال لوگوں کی نگاہ میں معقول ہو تو اسے وضو سے پہلے دور کر لینا چاہیئے۔

مسئلہ ۲۴۶- اگر داڑھی ایسی گھنی ہو کہ نیچے سے چہرا ظاہر نہ ہو تو پھر چہرے تک پانی پہنچانا ضروری نہیں ورنہ پانی چہرے تک پہنچایا جائے۔

مسئلہ ۲۴۷- اگر شک ہو کہ داڑھی گھنی ہے تاکہ نہ دھویا جائے یا اتنی گھنی نہیں تاکہ دھویا جائے تو اس صورت میں احتیاط واجب اس میں ہے کہ نیچے چہرے کو بھی دھویا جائے۔

مسئلہ ۲۴۸- ناک کے اندر اور لب کا وہ حصہ جو منہ بند کر لینے سے ظاہر نہیں رہتا اور آنکھ کا اندر کا ایسا حصہ جو بند کرنے کے وقت باہر ظاہر نہیں ہوتا ان کا وضو میں دھونا واجب نہیں ہے لیکن اگر چاہے کہ اسے یقین حاصل ہو جائے کہ جو جگہ دھونی ہے اس کا کوئی حصہ بھی باقی نہیں رہا تو پھر اسے سو انہیں بھی دھو لینا چاہیئے اور جس کو پتہ نہ ہو کہ اتنی مقدار کو بھی اس حالت میں دھونا ہوتا ہے اگر تو اس کو علم نہ ہو کہ جو اس نے وضو کیا ہے اتنی مقدار اس نے دھوئی ہے یا نہ تو پھر ایسے شخص کی وہ نمازیں صحیح ہیں جو انہیں پڑھ چکا ہے۔

مسئلہ ۲۴۹- منہ اور ہاتھوں کو اوپر سے نیچے کی طرف دھوئے اور اگر نیچے سے اوپر کی طرف دھوئے گا تو وضو باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۵۰- اگر ہاتھ پانی سے تر کر کے منہ یا ہاتھوں پر ملے۔ اگر ہاتھ پر تری اتنی ہو کہ منہ یا ہاتھوں پر ملنے سے منہ اور ہاتھوں پر پانی جاری ہو جاتا ہے تو یہی کافی ہے ورنہ وضو صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۵۱- منہ سے فارغ ہونے کے بعد پہلے داہنا ہاتھ دھویا جائے اور اس کے بعد پھر بایاں ہاتھ دھویا جائے لیکن دونوں کو کہنی سے لے کر ہاتھ کی انگلیوں کے سرے تک دھوئے اور ان میں سے کوئی جگہ اگرچہ سوئی کے سر کے برابر ہی کیوں نہ ہو باقی نہ رہے اور ہاتھوں پر ایسی چربی وغیرہ بھی نہ ہو جس کی وجہ سے پانی چمڑے تک نہ پہنچ سکے۔

مسئلہ ۲۵۲- کہنی کو پورا دھونے کے یقین پیدا کرنے کے لئے تھوڑی سی مقدار کہنی سے اوپر بھی دھو لینی چاہیئے۔

مسئلہ ۲۵۳- جس شخص نے موہنہ کے دھونے سے پہلے اپنے ہاتھوں کو بیچ تک دھو لیا ہو اسے وضو کے وقت ہاتھ کو کہنی سے لیکر انگلیوں کے سرے تک دھونا ہوگا اور اگر وضو میں اس وقت صرف بیچ تک دھوئیگا تو وضو باطل ہے

مسئلہ ۲۵۴- منہ اور ہاتھوں کا ایک دفعہ دھونا واجب ہے اور دوسری دفعہ دھونا مستحب ہے لیکن تیسری مرتبہ یا اس سے زائد دھونا حرام ہے۔ ایک مرتبہ دھونا یا دو مرتبہ دھونے میں معیار دھونے والے کا قصد ہے۔ اگر دس مرتبہ منہ پر پانی ڈالتا رہے لیکن اس کا قصد ہو کہ یہ سب ایک دفعہ ہے اور اس کے بعد ہاتھ پھیرے گا تو وہ ایک مرتبہ شمار ہوگا اور اگر ہر دفعہ منہ پر پانی ڈالنے سے اس کا قصد علیحدہ علیحدہ ہے تو پھر ہر مرتبہ علیحدہ شمار ہوگا۔ لہذا تین دفعہ ایسے قصد سے پانی نہیں ڈال سکتا ورنہ حرام ہوگا۔

مسئلہ ۲۵۵- دونوں ہاتھوں کے دھونے کے بعد سر کے اگلے حصہ کا ہاتھوں سے کہ جن پر وضو کے پانی کی تراوت موجود ہے، مسح کرے۔ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ داہنے ہاتھ سے اوپر سے نیچے کی طرف مسح کرے۔

مسئلہ ۲۵۶۔ سر کے مسح کی مقدار سر کا چوتھائی حصہ اگلی طرف سے ہے۔ اس مقدار میں جہاں بھی مسح کرے درست ہے۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ طول میں ایک انگلی اور عرض میں تین انگلیوں کے مقدار مسح کرے۔

مسئلہ ۲۵۷۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ سر کا مسح سر کے چمڑے پر واقع ہو۔ بلکہ سر کے بالوں پر بھی مسح صحیح ہے۔ لیکن اگر سر کے بال بہت لمبے ہوں تو مانگ نکال کر سر کے چمڑے پر مسح کرے۔ اگر اس صورت میں بالوں پر مسح کرے اور وہ بال دوسری جگہ کے اگلے حصہ پر جمع ہو چکے ہوں تو یہ مسح باطل ہے۔

مسئلہ ۲۵۸۔ سر کے مسح کے بعد وضو کے پانی کی تراوت سے پاؤں کا مسح کرے اور یہ پاؤں کی انگلیوں کے سرے سے لے کر پشت قدم کی ابھری ہوئی جگہ تک ہو۔ لیکن احتیاط واجب اسی میں ہے۔ کہ پاؤں کا مسح ٹخنوں تک کیا جائے۔

مسئلہ ۲۵۹۔ پاؤں پر عرض میں جتنی مقدار بھی مسح کرے کافی ہے لیکن بہتر یہی کہ تین انگلیوں کے برابر عرض میں مسح کرے اور اس سے بہتر یہ ہے کہ تمام پاؤں پر مسح کرے

مسئلہ ۲۶۰۔ احتیاط واجب اس میں ہے کہ پاؤں کے مسح میں ہاتھ انگلیوں کے سرے پر رکھ کر ٹخنوں کی طرف مسح کرے نہ یہ کہ سارے ہاتھ کو تمام پاؤں پر رکھ کر معمولی اوپر مسح کرے

مسئلہ ۲۶۱۔ سر اور پاؤں کے مسح کے وقت ہاتھ حرکت کرے اور سر اور پاؤں ساکن رہیں یوں نہ کرے کہ ہاتھ کو ساکن رکھے اور پاؤں اور سر کو حرکت دے دے کیونکہ اس سے وضو باطل ہو جاتا ہے۔ ہاں ہاتھ کے حرکت دینے کے وقت پاؤں یا سر کو معمولی حرکت ہو جائے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۶۲۔ مسح کرنے کی جگہ کو پہلے خشک ہونا چاہیئے اور اگر پہلے بہت زیادہ تر ہے کہ جس پر ہاتھوں کی رطوبت اثر نہ کرے تو وہ مسح باطل ہے لہٰذا اسے پہلے خشک کر لینا چاہیئے۔ ہاں اگر رطوبت بہت معمولی ہو کہ مسح کی رطوبت اس پر غالب آ جائے اور یہ کہا جا سکے کہ یہ تراوت مسح کی ہے تو پھر اس حالت میں مسح کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۶۳۔ اگر ہاتھ کی تراوت خشک ہو جائے تو پھر دوسرا خارج سے پانی لے کر ہاتھ کو تر کر کے سر اور پاؤں کا مسح نہ کرے بلکہ اس صورت میں وضو کے دوسرے اعضاء کی تراوت لے کر مسح کرے۔

مسئلہ ۲۶۴۔ اگر ہاتھ پر رطوبت اتنی تھوڑی ہو کہ اس سے صرف سر کا مسح ہو سکتا ہے تو احتیاط واجب اس میں ہے کہ اس صورت میں سر کا مسح اسی تراوت سے کرے اور پاؤں کے مسح کے لیے دوسرے عضو سے تراوت لے کر مسح کرے

مسئلہ ۲۶۵۔ جراب اور جوتے کے اوپر مسح کرنا جائز نہیں۔ ہاں اگر سردی اتنی شدید ترین ہو، یا دشمن یا حیوان درندہ کا خوف اس طرح ہو کہ جوتے اور جراب اتارنے کی مہلت نہ ہو تو پھر انہی پر مسح کر لینا اس حالت میں جائز ہے۔ اس حالت میں اگر جوتے کا اوپر والا حصہ نجس ہو تو کوئی پاک کپڑا اس کے اوپر رکھ کر اس کپڑے پر مسح کرے۔ لیکن اس حالت میں احتیاط واجب اسی میں ہے کہ تیمم بھی کرے۔

مسئلہ ۲۶۶۔ اگر پاؤں کے مسح کرنے کی جگہ نجس ہو اور اسے پاک کرنا ممکن نہ ہو تو پھر اس سے وضو ساقط ہے پس اس صورت میں تیمم کرنا چاہیئے۔

وضو ارتماسی

مسئلہ ۲۶۷۔ وضو ارتماسی کے معنی یہ ہیں کہ انسان منہ اور ہاتھوں کو وضو کی نیت سے پانی کے اندر لے جائے۔ اور یہ نیت پانی سے باہر نکالنے کے وقت

تک رہے تو یہ وضو بھی صحیح ہے۔ اسی طرح منہ اور ہاتھوں کو پانی کے اندر لے جائے اور باہر نکالنے کے وقت وضو کی نیت کرے اور جب تک پورے اعضا باہر نہ آجائیں وضو کی نیت رہے تو بھی وضو صحیح ہے

مسئلہ ۲۶۸۔ وضو ارتماسی میں یہ بھی شرط ہے کہ منہ اور ہاتھ اوپر سے نیچے کی طرف دھوئے جائیں۔ لہذا جو منہ اور ہاتھوں کو اندر ڈبا کر وضو کی نیت کرے تو ضروری ہے کہ پہلے پیشانی کا اوپر کا حصہ باہر کرے۔ اور ہاتھوں کو کہنیوں کی طرف سے پہلے باہر نکالے [illegible] اور اگر منہ اور ہاتھوں کو پانی سے باہر نکالنے کے وقت وضو کا قصد کرے تو اسے چاہیے کہ منہ کو پیشانی کی طرف سے اور ہاتھوں کو کہنیوں کی طرف سے [illegible]

مسئلہ ۲۶۹۔ اگر وضو کے بعض اعضا ارتماسی طریقے سے دھوئے جائیں اور بعض کو دوسرے طریقے سے دھوئیں تو بھی صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۷۰۔ وضو کے اعضاء دھونے کے وقت یہ دعائیں پڑھنا مستحب ہے۔

جب پانی پر نگاہ کرے تو یہ دعا پڑھے:۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوراً وَلَمْ يَجْعَلْهُ نَجِساً

وضو شروع کرنے سے پہلے ہاتھ دھونے کے وقت یہ دعا پڑھے:۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ۔

کلی کرنے کے وقت یہ دعا پڑھے:۔ اَللّٰهُمَّ لَقِّنِّي حُجَّتِي يَوْمَ أَلْقَاكَ وَأَطْلِقْ لِسَانِي بِذِكْرِكَ۔

ناک میں پانی ڈالنے کے وقت یہ دعا پڑھے:۔ اَللّٰهُمَّ لَا تُحَرِّمْ عَلَيَّ رِيحَ الْجَنَّةِ وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ يَشَمُّ رِيحَهَا وَرَوْحَهَا وَطِيبَهَا۔

منہ کے دھونے کے وقت یہ دعا پڑھے:۔ اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِي يَوْمَ تَسْوَدُّ فِيهِ الْوُجُوهُ وَلَا تُسَوِّدْ وَجْهِي يَوْمَ تَبْيَضُّ فِيهِ الْوُجُوهُ۔

دایاں ہاتھ دھونے کے وقت یہ دعا پڑھے:۔ اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِي كِتَابِي بِيَمِينِي وَالْخُلْدَ فِي الْجِنَانِ بِيَسَارِي وَحَاسِبْنِي حِسَاباً يَسِيراً

بایاں ہاتھ دھونے کے وقت یہ دعا پڑھے:۔ اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِي كِتَابِي بِشِمَالِي وَلَا مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي وَلَا تَجْعَلْهَا مَغْلُولَةً إِلَى عُنُقِي وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ [illegible]

سر کے مسح کے وقت یہ دعا پڑھے:۔ اَللّٰهُمَّ غَشِّنِي بِرَحْمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَعَفْوِكَ

پاؤں کے مسح کے وقت یہ دعا پڑھے:۔ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنِي عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ فِيهِ الْأَقْدَامُ وَاجْعَلْ سَعْيِي فِي مَا يُرْضِيكَ عَنِّي يَا ذَا الْجَلَالِ [illegible]

شرائط وضوء۔ وضو کے شرائط یعنی وضو کے صحیح ہونے میں تیرہ شرطیں ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی ایک نہ ہوئی تو وضو باطل ہو جاتا ہے۔

شرط ۱ اور ۲۔ وضو کے پانی کا پاک ہونا، وضو کا پانی مطلق ہو یعنی مضاف نہ ہو۔

مسئلہ ۲۷۱۔ نجس یا مضاف پانی سے وضو کرنا باطل ہے۔ اگرچہ نجس یا مضاف ہونے کا کسی کو علم نہ ہو یا علم تو تھا لیکن وضو کے وقت بھول گیا ہو اور اس سے وضو کر کے نماز پڑھ لی ہو تو اس نماز کو دوبارہ صحیح وضو کرکے پڑھے۔

مسئلہ ۲۷۲۔ اگر مٹیالے پانی کے سوا کوئی اور پانی موجود نہ ہو اور نماز کا وقت بھی تنگ ہو تو پھر تیمم کر کے نماز پڑھے اور اگر وقت وسیع ہو تو پھر احتیاط واجب یہ ہے کہ یہ [illegible] کرے تاکہ پانی نتھر جائے اور صاف پانی سے وضو کرے۔

شرط ۳۔ وضو کا پانی اور وضو کی وہ جگہ کہ جہاں وضو کر رہا ہے مباح ہو۔

مسئلہ ۲۷۳۔ غصبی پانی سے یا ایسے پانی سے کہ جس کے مالک کا راضی ہونا معلوم نہ ہو وضو کرنا حرام اور باطل ہے۔ اسی طرح جب وضو میں

مونہہ اور ہاتھوں کا پانی ایسی جگہ پر پڑتا ہو کہ وہ غصبی ہے اور دوسری مباح جگہ پر وضو بھی نہ کر سکتا ہو تو بھی وضو باطل ہے۔ ہاں اگر دوسری جگہ موجود ہو،
جہاں وضو کا پانی پڑتا ہے اور وہ غصبی نہ ہو تو پھر وضو صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۷۴۔ ایسے مدرسہ دینی کے حوض سے وضو کرنا جس کے متعلق یہ معلوم نہ ہو کہ اسے تمام لوگوں کے لیے وقف کیا ہے یا صرف مدرسہ کے
طلبہ کیلئے تو جب اس مدرسہ سے عام طور پر لوگ وضو کرتے ہوں تو پھر کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۷۵۔ جب ایسی مسجد کے حوض سے وضو کرے کہ جس میں نماز نہیں پڑھنا چاہتا تو اس صورت میں صحیح ہے کہ جب یہ معلوم ہو کہ یہ حوض
تمام لوگوں کے لیے وقف ہے صرف اس مسجد میں نماز پڑھنے والوں کے لیے مخصوص نہیں اور اگر عادتاً اس حوض سے ہر وہ شخص بھی وضو کرتا ہو
جو کہ اس مسجد میں نماز بھی نہیں پڑھتا، اور اگر یہ معلوم نہ ہو اور عادت بھی اس طرح پر جاری نہ ہو تو پھر اس حوض سے وضو نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۲۷۶۔ ایسے حوضوں سے وضو کرنا جو مسافر خانوں وغیرہ میں ہوتے ہیں وہ شخص جو اس مسافر خانہ میں نہ ٹھہرا ہو تب صحیح ہے جبکہ
عام طور پر یہاں سے ایسے لوگ بھی وضو کرتے رہتے ہوں جو وہاں نہ ٹھہرتے ہوں۔

مسئلہ ۲۷۷۔ بڑی نہروں سے وضو کرنا جبکہ علم نہ ہو کہ ان کا مالک راضی ہے یا نہیں صحیح ہے۔ ہاں اگر ان کے مالک وضو کرنے سے منع کر دیں تو پھر
احتیاط واجب اس میں ہے کہ ان سے وضو نہ کرے۔

مسئلہ ۲۷۸۔ اگر پانی کا غصبی ہونا بھول جائے اور پھر وضو کرے یا بھول جائے تو اس کا یہ وضو صحیح ہے۔ لیکن یہ بھی اس صورت میں کہ اس پانی کا غصب
کرنے والا خود انسان نہ ہو۔ اگر خود وضو کرنے والا غاصب تھا اور پھر بھول جائے اور وضو کرے تو اس کا وضو باطل ہے۔

شرط ۵۔ وہ جس برتن سے وضو کر رہا ہے وہ مباح ہو اور وہ برتن سونے اور چاندی کا نہ ہو۔

مسئلہ ۲۷۹۔ اگر پانی غصبی برتن یا سونے اور چاندی کے برتن میں ہو اور اس کے علاوہ کوئی پانی موجود نہ ہو تو اس پانی سے وضو نہیں کر سکتا
بلکہ اسے اس حالت میں تیمم کرنا چاہیے۔ اور اگر وہ پانی موجود ہو جب غصبی برتن یا سونے اور چاندی کے برتن سے ارتماسی وضو کرے یا ان
برتنوں سے پانی مونہہ اور ہاتھوں پر ڈالے تو باطل ہوگا اور اگر چلو یا کسی دوسری چیز سے ان سے پانی لے کر پھر مونہہ اور ہاتھوں پر ڈالے تو پھر وضو صحیح ہوگا۔

مسئلہ ۲۸۰۔ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ایسے حوض سے وضو نہ کرے کہ جس کی ایک اینٹ بھی غصبی ہو۔

مسئلہ ۲۸۱۔ اگر ائمہ طاہرین یا امام زادگان کے صحن میں کہ جو پہلے قبرستان تھا کوئی حوض یا نہر بنا دی جائے چنانچہ اگر علم نہ ہو کہ اس صحن کی زمین
کو قبرستان کیلئے وقف کیا ہے تو پھر اس سے وضو کرنا صحیح ہے۔

شرط ۶۔ وضو کے اعضاء دھونے اور مسح کرنے کے وقت پاک ہونے چاہئیں۔

مسئلہ ۲۸۲۔ اگر وضو تمام نہ ہوا ہو لیکن وہ عضو نجس ہو جائے کہ جس کو وہ دھو چکا ہے، تو پھر وضو صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۸۳۔ اگر اعضاء وضو کے علاوہ بدن کا کوئی حصہ نجس ہو تو وضو صحیح ہے لیکن اگر پاخانہ اور پیشاب کے مقام کو پاک نہ کیا ہو تو پھر احتیاط
مستحب اس میں ہے کہ پہلے انہیں پاک کرے اور پھر وضو کرے۔

مسئلہ ۲۸۴۔ اگر اعضاءِ وضو میں کوئی نجس ہو اور وضو کے بعد شک کرے کہ وضو کرنے سے پہلے اس نجس عضو کو پاک کیا تھا یا نہ چنانچہ اگر تو وضو کرتے وقت اس عضو کے پاک اور نجس ہونے کی طرف ملتفت نہ تھا تو وہ وضو باطل ہے اور اگر اسے علم ہو کہ وہ ملتفت تھا یا اسے شک ہو کہ ملتفت تھا یا نہ تو پھر وضو صحیح ہے اور ہر صورت میں اسے اس عضو کو جو نجس تھا پاک کر لینا چاہیئے۔

مسئلہ ۲۸۵۔ اگر منہ یا دوسرے وضو کے کسی عضو پر ایسا پھوڑا ہو کہ اس کا خون نہ رکتا ہو اور اس پر پانی ڈالنا بھی مضر نہ ہو تو پھر اسے چاہیئے کہ وضو ارتماسی کرے لیکن پانی میں اس پھوڑے کو معمولی نچوڑے تاکہ خون تھوڑی دیر کے لیے بند ہو جائے اور پھر وضو ارتماسی کرے

شرط ۷۔ اتنا وقت نماز سے باقی ہو کہ وضو کر کے نماز پڑھ سکے۔

مسئلہ ۲۸۶ اگر وقت اتنا کم رہ جائے کہ اگر وضو کرتا ہے تو تمام نماز یا کچھ نماز وقت سے خارج ہی واقع کی جائے گی تو اسے اس وقت تیمم کرنا چاہیئے۔ اور اگر تیمم کے لیے بھی اتنا وقت درکار ہے جتنا وضو کے لیے تو پھر اس صورت میں وضو ہی کر کے نماز پڑھے۔

مسئلہ ۲۸۷۔ جس شخص نے تنگیٔ وقت کی وجہ سے تیمم کرنا ہو اگر قصدِ قربت یا کسی مستحب کام مثل قرآن وغیرہ پڑھنے کیلئے وضو کرے تو صحیح ہے اور اگر وضو اس نماز کی نیت سے کر لے تو باطل ہو گا۔

شرط ۸۔ وضو کو قربۃً الی اللہ بجا لائے۔ یعنی اس کا قصد و ارادہ یہ ہو کہ اللہ کے فرمان کو بجا لانے کے لیے وضو کرتا ہوں پس اگر ٹھنڈک کے ارادہ یا کسی اور قصد سے بجا لائے گا، تو وضو باطل ہو گا

مسئلہ ۲۸۸۔ وضو کی نیت کو زبان پر جاری کرنا ضروری نہیں بلکہ وضو میں آخر تک اس طرف متوجہ رہے کہ میں وضو کر رہا ہوں۔ اس طرح سے کہ اگر اس سے پوچھا جائے کہ کیا کر رہا ہے تو وہ کہہ سکے کہ میں وضو کر رہا ہوں۔

شرط ۹۔ وضو کو جس ترتیب سے بتایا گیا ہے بجا لائے یعنی پہلے منہ کو پھر دائیں ہاتھ، پھر بائیں ہاتھ پھر سر کا مسح اور اس کے بعد پاؤں کا مسح کرے لیکن پاؤں کا مسح داہنے پاؤں سے پہلے نہ کرے۔ اگر کوئی شخص اس ترتیب سے وضو نہ کرے تو اس کا وضو باطل ہے۔

شرط ۱۰۔ موالاۃ یعنی اعضاء وضو کو یکے بعد دیگرے فوراً دھوئے۔

مسئلہ ۲۸۹۔ اگر کسی عضو کے دھونے یا مسح کرنے میں اتنا فاصلہ ہو جائے کہ بعد والے عضو کے دھونے کے وقت پہلا عضو خشک ہو چکا ہو تو پھر وضو باطل ہو جائے گا۔ اور اگر وہ عضو سے کہ جس کو دھونا ہے یا مسح کرنا ہے اس سے پہلے عضو کی تری خشک ہو گئی ہو مثلاً جب بائیں ہاتھ کو دھو رہا ہو اور اس سے پہلے دائیں ہاتھ کی تری خشک ہو جائے لیکن منہ کی ابھی تری باقی ہو تو اس صورت میں احتیاط واجب اس میں ہے کہ اس وضو کو باطل کر دے اور پھر نئے سرے سے وضو کرے

مسئلہ ۲۹۰۔ اگر وضو کے اعضاء کو بلا فاصلہ دھوئے جا رہا ہو لیکن گرمی یا جسم کی حرارت کی وجہ سے دوسرا عضو دھونے کے وقت پہلا عضو خشک ہو چکا ہو تو پھر کوئی حرج نہیں بلکہ وہ وضو صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۹۱۔ وضو کے درمیان معمولی چلنے سے وضو باطل نہیں ہوتا۔ پس اگر کوئی ہاتھ کو دھو چکنے کے بعد چند قدم چل کر سر کا یا پاؤں کا مسح کرے تو اس کا وضو صحیح ہے۔

شرط ۱۱۔ اعضاء وضو کے دھونے اور مسح کرنے کو خود انسان بجا لائے۔ پس اگر کوئی غیر وضو کرائے یا وضو کے پانی کو منہ اور ہاتھ پر ڈالنے کے لئے مدد کرے تو وضو باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۹۲۔ جو شخص خود وضو کرنے پر قادر نہ ہو تو وہ وضو کرانے میں نائب لے، جو اس کو وضو دے اور اگر کسی کو اجرت دینی پڑے تو بھی اس پر اجرت دینا واجب ہے جبکہ یہ اجرت کے ادا کرنے پر قادر ہو۔ لیکن پھر بھی وضو کی نیت خود انسان کرے اور اپنے ہاتھ سے مسح کرے۔ اور اگر مسح بھی نہیں کر سکتا تو پھر اس کا نائب اسی کا ہاتھ لے کر اس کے سر یا پاؤں پر اس سے مسح کرے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر نائب اس کے ہاتھ کی تراوت لے کر اس کے سر اور پاؤں کا مسح اپنے ہاتھ سے کرے۔

مسئلہ ۲۹۳۔ جو وضو کے کام خود انسان تنہا انجام دے سکتا ہے اسمیں کسی کی مدد نہ لے۔

شرط ۱۲۔ پانی کا استعمال شخص کے لیے مضر نہ ہو۔

مسئلہ ۲۹۴۔ اگر کسی کو خوف ہو کہ اگر اس نے وضو کیا تو مریض ہو جائے گا۔ یا اس پانی کے علاوہ کوئی اور پانی اس کے پاس نہیں کہ اگر اس سے وضو کرے تو وہ پیاسا ہوگا تو پھر ایسے شخص کو وضو نہ کرنا چاہیئے۔ ہاں اگر کسی کو معلوم نہ تھا کہ پانی اس کے لیے مضر ہے۔ اور پھر وضو کرے تو اس کا وضو صحیح ہے۔ اگرچہ بعد میں معلوم ہو جائے کہ پانی کا استعمال اس کے لیے مضر تھا۔

مسئلہ ۲۹۵۔ اگر معمولی پانی منہ اور ہاتھوں پر ڈالنا مضر نہ ہو لیکن زیادہ ڈالنا مضر ہو تو پھر لازم ہے کہ معمولی پانی ڈال کر وضو کرے اور زیادہ پانی نہ ڈالے۔

شرط ۱۳۔ پانی کے وضو کے عضو تک پہنچنے سے کوئی مانع موجود نہ ہو۔

مسئلہ ۲۹۶۔ اگر یہ جانتا ہو کہ وضو کے عضو پر کوئی چیز چسپاں ہے لیکن یہ نہیں جانتا ہے کہ پانی کے عضو تک پہنچنے سے مانع ہے یا نہ تو پھر چاہیئے کہ یا وہ چیز پہلے دور کرے یا پانی کو عضو تک لے جا کر رہے۔

مسئلہ ۲۹۷۔ ناخن میں میل وضو کرنے میں مضر نہیں۔ لیکن اگر ناخن اتارے تو پھر وہ میل دور کر کے وضو کرے۔ اسی طرح اگر ناخن عادت سے زیادہ بڑھ چکے ہوں تو پھر ان کے نیچے کی میل جو عادت سے زیادہ جمع ہو، وضو کرنے سے پہلے دور کرے۔

مسئلہ ۲۹۸۔ اگر مونہہ یا ہاتھ یا سر کے اگلے حصہ یا پاؤں پر چھل جائے یا کسی دوسرے وجہ سے سوج ہو جائے تو اسی سوج کو دھو لینا یا مسح کر لینا کافی ہے اور اگر اس میں سوراخ ہو جائے تو پانی کا نیچے لے جانا ضروری نہیں اور اگر اس کے ایک طرف کا چمڑا علیحدہ ہو چکا ہو تو اس حصہ کے نیچے پانی لے جانا ضروری نہیں جو باقی ہے اور اگر اوپر کا چمڑا اس طرح ہو گیا ہو کہ کبھی چمٹ جاتا ہو اور کبھی

علیحدہ ہو جاتا ہو تو پھر یا تو اس چھڑے کو کاٹ ڈالا جائے یا اس کے نیچے پانی پہنچایا جائے۔

مسئلہ ۲۹۹۔ اگر کوئی شک کرے کہ اس کے وضو کے اعضاء پر کوئی چیز چمٹی ہوئی ہے یا نہ اگر تو اس کا یہ احتمال لوگوں کے نگاہ میں معقول ہو جیسے وہ گارا وغیرہ سے فارغ ہو کر نکلا ہو اور پھر اسے شک ہو کہ اس کے ہاتھ پر کیچڑ لگا ہوا ہے یا نہ تو اسے پہلے ان اعضاء کو دیکھ لینا چاہیئے یا اتنا اسے ہاتھ ملے کہ جس کے بعد اسے اطمینان ہو جائے کہ اگر کوئی چیز موجود تھی تو وہ برطرف ہو گئی ہو گی یا پانی اس کے نیچے تک بہہ جائے۔

مسئلہ ۳۰۰۔ جس عضو کو دھونا ہو یا مسح کرنا ہو اس پر جتنی میل بھی ہو اگر وہ پانی کے بدن تک پہنچنے سے رکاوٹ نہ ہو تو پھر کوئی حرج نہیں اسی طرح جب گارا سیمنٹ وغیرہ پانی کے بدن تک پہنچنے سے رکاوٹ نہ ہو لیکن اگر اسے شک ہو جائے کہ اس چیز کے ہوتے ہوئے پانی بدن تک پہنچ جاتا ہے یا نہ تو پھر اسے پہلے دور کر لینا چاہیئے۔

مسئلہ ۳۰۱۔ اگر وضو کرنے سے پہلے اسے علم ہو کہ وضو کے بعض اعضاء پر ایسی رکاوٹ موجود تھی جو پانی کے بدن تک پہنچنے سے روکتی تھی لیکن اسے وضو کے بعد شک ہو کہ اس نے وضو کرتے وقت پانی کو اس تک پہنچایا یا نہ تو پھر اس کا وضو صحیح ہے۔

مسئلہ ۳۰۲۔ اگر وضو کے اعضاء پر کوئی رکاوٹ ایسی موجود ہو کہ اس کے نیچے پانی خود بخود کبھی پہنچ سکتا ہو اور کبھی نہ پہنچتا ہو اگر وضو کے بعد اسے شک ہو کہ پانی اس کے نیچے تک پہنچا تھا یا نہ چنانچہ اگر وضو کے وقت اس کے نیچے تک پانی پہنچنے کی طرف ملتفت نہ ہو تو اس کیلئے احتیاط واجب اس میں ہے کہ وہ دوبارہ وضو کرے۔

مسئلہ ۳۰۳۔ اگر وضو کے تمام کرنے کے بعد کسی عضو پر ایسی چیز دیکھے جو پانی کے عضو تک پہنچنے سے مانع ہو لیکن اسے یہ معلوم نہ ہو کہ یہ وضو کرنے سے پہلے موجود تھی یا وضو کے بعد لگی ہے تو پھر اس کا وضو صحیح ہے۔ لیکن اگر وضو کرنے کے وقت مانع کی طرف اسکا ملتفت نہ ہو تو پھر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ دوبارہ وضو کرے۔

مسئلہ ۳۰۴۔ اگر وضو کے بعد شک کرے کہ کوئی چیز پانی کے پہنچنے سے مانع موجود تھی یا نہ تو وضو صحیح ہے۔

احکام وضو

مسئلہ ۳۰۵۔ جو شخص وضو کے افعال یا شرائط میں شک کرے۔ جیسے پانی پاک تھا یا نہ غصبی تھا یا نہ تو وہ اس شک کی پرواہ نہ کرے۔

مسئلہ ۳۰۶۔ جب شک ہو کہ وضو باطل ہو گیا ہے یا نہ تو وہ اپنے آپ کو وضو والا سمجھے۔ ہاں اگر پیشاب کے بعد استبراء نہ کرنے اور وضو کرے اور اس کے بعد کچھ رطوبت نکل آئے جس کے متعلق شک ہو کہ پیشاب ہے یا کوئی اور چیز تو پھر اس کا سابقہ وضو باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ ۳۰۷۔ جب کسی کو شک ہو کہ وضو کیا ہے یا نہ تو اسے دوبارہ وضو کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۳۰۸۔ جس شخص کو علم ہو کہ اس نے وضو کیا تھا اور یہ بھی علم ہو کہ اس سے وضو توڑنے والی کوئی چیز بھی صادر ہوئی ہے لیکن یہ پتہ نہ ہو کہ وضو اس کے بعد کیا تھا یا وہ وضو کے بعد واقع ہوئی تھی۔ اگر یہ صورت نماز سے پہلے پیش آئی ہو تو اسے ایک اور وضو کر کے نماز پڑھنی چاہیئے۔ اور اگر نماز کے درمیان پیش آئی ہو تو وہ نماز توڑ دے اور وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھے اور اگر یہ صورت نماز پڑھ چکنے کے بعد پیش آئی ہو تو وہ نماز جو پڑھی جا چکی ہے صحیح ہے۔ دوسری نمازوں کے لیے اسے دوبارہ وضو کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۳۰۹۔ اگر وضو کے بعد یا وضو کے درمیان کسی کو یقین ہو جائے کہ اس نے بعض وضو کی جگہ کو نہیں دھویا یا مسح نہیں کیا اگر تو اس سے پہلے عضو کی تری خشک ہو چکی ہو تو اسے دوبارہ وضو کرنا چاہیئے اور اگر خشک نہ ہوئی ہو تو پھر اسے اس جگہ کو کہ جسے دھونا بھول گیا تھا اور اس کے بعد والے اعضا کو دھونا چاہیئے یا مسح کرنا چاہیئے اور اگر وضو کے درمیان کسی عضو کے دھونے یا مسح کرنے میں شک کرے تو بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۳۱۰۔ اگر کوئی نماز پڑھ چکنے کے بعد شک کرے کہ اس نے وضو کیا تھا یا نہ تو وہ نماز جو پڑھ چکا ہے صحیح ہے آئندہ نماز کے لیئے پھر ایک وضو کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۳۱۱۔ اگر نماز کے وسط میں شک ہو کہ وضو کیا تھا یا نہ تو وہ نماز باطل ہے لہٰذا اس نماز کو چھوڑ دے دوبارہ وضو کر کے پھر نماز پڑھے

مسئلہ ۳۱۲۔ اگر کوئی نماز کے بعد شک کرے کہ اس کا وضو نماز سے پہلے باطل ہوا ہے یا نماز کے بعد تو جو نمازیں وہ پڑھ چکا ہے صحیح ہیں۔

مسئلہ ۳۱۳۔ اگر کوئی شخص ایسا مریض ہو کہ اس کا پیشاب قطرہ قطرہ ہو کر نکلتا رہتا ہو یا پاخانہ کے روکنے پر قادر نہ ہو تو وہ اگر جانتا ہو کہ آخر وقت نماز تک اسے کوئی ایسا وقت مل سکتا ہے۔ کہ وہ پیشاب یا پاخانہ اتنا وقت رک جاتا ہے کہ وہ وضو کر کے نماز بجا لا سکتا ہے تو اس پر واجب ہے کہ وہ نماز کو اسی وقت بجا لائے۔ اور اگر وہ وقت صرف واجبات کے بجا لانے کے لیے کافی ہو اور مستحبات کے لیے کافی نہ ہو تو اسے چاہیئے کہ مستحبات مثل اذان و اقامت کے چھوڑ دے اور صرف واجبات بجا لائے۔

مسئلہ ۳۱۴۔ اگر کسی کو اتنا وقت بھی نہیں مل سکتا ہے کہ وضو اور نماز پڑھ سکے بلکہ اس کو نماز کی حالت میں بھی کئی دفعہ پیشاب پاخانہ آجاتا ہو تو پھر یا تو اس کے لیے ہر دفعہ پیشاب آنے کے بعد وضو و طہارت کرنا دشوار ہے یا دشوار نہیں اگر ہر دفعہ کے لیے وضو کرنا دشوار نہ ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ اپنے پہلو میں کوئی پانی کا برتن رکھ دے جب بھی پیشاب پاخانہ آئے فوراً اس کے بعد وضو کرے اور بقیہ نماز میں مشغول ہو جائے۔ اور اس کے لیے احتیاط مستحب یہ ہے کہ اسی نماز کو دوبارہ ایک دفعہ وضو سے پڑھے اور اگر اس کا وضو نماز کے درمیان باطل ہو جائے تو پھر اس کی پرواہ نہ کرے۔

مسئلہ ۳۱۵ - اور اگر کسی کو اتنا پیشاب یا پاخانہ آتا ہو کہ ہر دفعہ کے لیے وضو کرنا سخت ہی دشوار ہو تو اسے ہر نماز کے لیے وضو کرنا چاہیئے جبکہ وہ کچھ نماز با وضو پڑھ سکتا ہو۔

مسئلہ ۳۱۶ - اور اگر کسی کیلیئے سابقہ صورت بھی ممکن نہ ہو تو پھر بھی احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ہر ایک نماز کے لئے علیحدہ وضو کرے اور نماز پڑھے اگرچہ وسط میں پیشاب وغیرہ بھی آجاتا رہے۔

مسئلہ ۳۱۷ - اگر کسی کو ایسی بیماری ہو کہ وہ ریح کے روکنے پر قدرت نہ رکھتا ہو تو اسے اس شخص والے حکم پر عمل کرنا چاہیئے جو پیشاب اور پاخانہ کے روکنے پر قادر نہ ہو۔

مسئلہ ۳۱۸ - جس شخص کو پیشاب یا پاخانہ کی مرض ہو اسے چاہیئے کہ ہر نماز کے لیئے وضو کرکے فوراً نماز میں مشغول ہو جائے - اور سجدۂ سہو یا تشہد فراموش شدہ یا نماز احتیاط فوراً جب نماز کے تمام ہونے کے بعد بجا لائے تو ان کیلئے علیحدہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ۳۱۹ - جس شخص کا پیشاب قطرہ قطرہ آتا رہتا ہو تو اسے کسی ایک وغیرہ لگا کر جس میں کپاس رکھی ہو اس پیشاب کو ادھر ادھر جانے سے روکنا چاہیئے اور احتیاط واجب اس میں ہے کہ ہر نماز سے پہلے مقام پیشاب اور اس کیسہ کو جو نجس ہو گیا ہے پاک کرے اور اسی طرح وہ شخص جو پاخانہ کو مرض وغیرہ کی وجہ سے روکنے پر قدرت نہ رکھتا ہو اگر تو اس کے لیئے ممکن ہو کہ کچھ نماز تک پاخانہ کو ادھر ادھر لگنے سے روکے تو وہ ایسا کرے اور احتیاط واجب اس میں ہے اگر مشقت نہ ہو تو ہر نماز کیلئے پاخانہ کے مقام کو بھی پاک کرے

مسئلہ ۳۲۰ - اگر پیشاب یا پاخانہ کو نماز کی حالت میں کچھ روکنے پر قادر ہو تو پھر واجب ہے کہ اسے روکے رکھے - اور اگر اس کے لئے کچھ مصارف کی ضرورت ہو تو وہ بھی خرچ کرے بلکہ اگر اس کی یہ مرض بآسانی علاج پذیر ہو سکے تو احتیاط اسی میں ہے کہ اس کا علاج کرے۔

مسئلہ ۳۲۱ - جب کوئی شخص اس مرض سابق میں مبتلا ہو اور بعد میں اچھا ہو جائے تو اسے وہ نمازیں دوبارہ نہیں پڑھنی پڑیں گی - جو اس حالت میں اپنے وظیفۂ شرعی کے ماتحت پڑھتا رہا ہے - ہاں اگر کسی نماز کے وقت میں اس کی مرض دور ہو جائے تو اس نماز کو دوبارہ پڑھے جو اس وقت کی پڑھ چکا ہے۔

جن چیزوں کے لیے وضو کرنا پڑتا ہے

مسئلہ ۳۲۲ - وضو چھ چیزوں کے لیے کرنا واجب ہے :-

(۱) تمام واجب نمازوں کے لیئے سوائے نماز میت کے کیونکہ وہ حقیقت میں میت کے لیے دعا ہے اسے

نماز مجازی طور پر کہا جاتا ہے ، ورنہ وہ نماز نہیں ۔

(۲) سجدہ اور تشہد جو بھول گیا ہو اور دوبارہ بجا لائے ۔ بلکہ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ سجدہ سہو کے لیے بھی وضو کرے ۔

(۳) خانہ کعبہ کے واجب طواف کے لیے ۔

(۴) اگر وضو کرنے کی نذر یا عہد یا قسم کھائی ہو تو اس پر بھی وضو کرنا واجب ہے ۔

(۵) اگر کسی نے قسم کھائی ہو کہ اپنے جسم کا کوئی حصہ قرآن سے مس کرے گا تو اسے بھی چاہیئے کہ وضو کرے اور پھر قرآن کو مس کرے ۔ کیونکہ قرآن کا بغیر وضو مس کرنا حرام ہے ۔

(۶) اس قرآن کے پاک کرنے کے لیے کہ جو نجس ہو چکا ہو بھی وضو کرنا چاہیئے کیونکہ قرآن کے پاک کرتے وقت اس کا جسم قرآن سے مس ہوگا ۔ اور یہ بغیر وضو جائز نہیں ۔ ہاں اگر قرآن کا اتنا وقت نجس رہنا کہ وہ وضو کرے قرآن کی ہتک سمجھی جائے تو اسے فوراً بلا وضو پاک کرنا چاہیئے ۔

مسئلہ ۲۲۳ ۔ قرآن کے خط کو بغیر وضو کے جسم کا کوئی حصہ لگانا حرام ہے ۔ بلکہ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ بدن کے بال بھی بغیر وضو کے قرآن کو نہ لگائے ۔ ہاں قرآن کے ترجمہ کو خواہ کسی زبان میں ہو بغیر وضو مس کرنا حرام نہیں ۔ کیونکہ ترجمہ قرآن نہیں بلکہ قرآن تو وہ الفاظ عربی والے ہیں ۔

مسئلہ ۲۲۴ ۔ بچے اور دیوانے کو قرآن کے مس کرنے سے روکنا واجب نہیں ہے البتہ اگر ان کے مس کرنے سے قرآن کی بے احترامی ہوتی ہو تو پھر انہیں ضرور روکے ۔

مسئلہ ۲۲۵ ۔ بغیر وضو کے اللہ تعالٰی کے نام کو مس کرنا خواہ وہ کسی زبان میں ہو بھی حرام ہے ۔ بلکہ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ پیغمبروں اور اماموں اور فاطمہ زہرا کے ناموں کو بھی بغیر وضو نہ چھوئے ۔

مسئلہ ۲۲۶ ۔ نماز کے وقت داخل ہونے سے پہلے بھی انسان وضو یا غسل قربتہ الی اللہ کرے تو صحیح ہے ۔

مسئلہ ۲۲۷ ۔ جب کسی کو یقین ہو جائے کہ نماز کا وقت داخل ہو چکا ہے اور وہ وضو واجب کی نیت سے کرے اور پھر بعد میں معلوم ہو کہ ابھی وقت داخل نہیں ہوا تھا ۔ تو وہ وضو بھی صحیح ہے ۔

مسئلہ ۲۲۸ ۔ ان چیزوں کے لیے وضو کرنا مستحب ہے ۔ (۱) نماز میت (۲) اہل قبور کی زیارت کے لیے ۔ (۳) مسجد جانے کے لیے (۴) ائمہ علیہم السلام کے حرم کے لیے (۵) قرآن پڑھنے یا لکھنے یا ساتھ رکھنے یا حاشیہ قرآن کو مس کرنے کے لیے (۶) نیند کے لیے (۷) وضو دار کا دوبارہ وضو کرنا ، اگر ان میں سے کسی ایک کے لیے وضو کرے تو پھر وہ

ہر وہ کام کر سکتا ہے جس میں وضو کرنا شرط ہے۔ مثلاً واجب نماز پڑھ سکتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

مُبطلاتِ وضو

مسئلہ ۳۲۹۔ وہ چیزیں جو وضو کو باطل کر دیتی ہیں سات ہیں:۔

(۱) پیشاب (۲) پاخانہ (۳) ریح جو پاخانہ کے مقام سے صادر ہو (۴) نیند، کہ جس کے بعد آنکھ نہ دیکھ سکے اور کان کچھ نہ سنیں۔ اور اگر کان سن رہے ہوں اور آنکھیں بند ہوں، تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا (۵) وہ چیزیں جو انسان کی عقل کو ختم کر دیتی ہیں مثل دیوانگی، مستی، بے ہوشی وغیرہ کے (۶) وہ خون جو استحاضہ کہلاتا ہے جس کی تفصیل بعد آئے گی۔ (۷) وہ چیز کہ جس کے بعد غسل واجب ہوتا ہے۔ مثل منی وغیرہ کے خارج ہونے کے۔

وضوِ جبیرہ

عربی زبان میں جبیرہ ہر اُس چیز کو کہتے ہیں کہ جس سے زخم یا ٹوٹی ہوئی جگہ باندھی جاتی ہے اسی طرح وہ دوا بھی جو زخم وغیرہ پر لگائی جاتی ہے۔

مسئلہ ۳۳۰۔ وضو کے اعضا میں سے کسی پر کوئی زخم یا پھوڑا یا ہڈی ٹوٹی ہو اور اس کا اوپر والا حصہ کھلا ہو اگر پانی اس پر ڈالنا ضرر نہ پہنچائے تو پھر وضو اس طرح کیا جائے جیسے صحت کی حالت میں کیا جاتا ہے۔

مسئلہ ۳۳۱۔ اور اگر پانی کا ڈالنا اس پر ضرر پہنچائے تو پھر اگر معمولی ہاتھ تر کر کے اس پر کھینچنا ضرر نہ دے تو باقی جگہ کو دھونے کے بعد بنا بر احتیاط واجب اس پر ہاتھ تر کر کے کھینچا جائے اور پھر دوبارہ اس جگہ پر پاک کپڑا رکھ کر بھی ہاتھ تر کر کے اس کپڑے پر کھینچے اور پھر باقی وضو تمام کرے۔ اور اگر ہاتھ تر کر کے اس پر کھینچنا بھی ضرر دے یا زخم کی جگہ نجس ہو اور اس کا پاک کرنا بھی ممکن نہ ہو اس صورت میں زخم کے اطراف کو جیسے کہ بتلایا جا چکا ہے دھوئے اور پھر باقی وضو تمام کرے۔ اور اگر اس صورت میں کپڑے کا رکھنا بھی ممکن نہ ہو تو پھر صرف اطراف زخم کو دھو کر وضو تمام کرے۔ لیکن اس صورت میں احتیاط واجب ہے کہ ایک تیمم بھی کرے۔

مسئلہ ۳۳۲۔ اگر زخم یا دنبل یا شکستگی سر کے اگلے حصّہ پر ہو یا پاؤں پر ہو اور اس کا منہ بھی کھل چکا ہو اگر اس پر مسح نہ کر سکتا ہو تو اسے چاہیئے کہ کوئی کپڑا ان پر رکھ کر ہاتھ کی تری سے جو وضو کی ہے مسح کرے

اور اگر کپڑا رکھنا ممکن نہ ہو تو پھر ایسا مسح کرنا ضروری نہیں لیکن اسے وضو کے بعد ایک تیمم بھی کرنا چاہیئے

مسئلہ ۳۴۳ - اگر زخم یا پھوڑے کو کسی چیز سے باندھا ہوا ہو تو پھر اگر اس کا کھولنا اور اس پہ پانی ڈالنا ضرر نہ دے تو ضروری ہے کہ اسے کھول کر صحت کی حالت کی طرح وضو کرے - ایسا زخم کہیں بھی ہو خواہ پاؤں یا ہاتھ یا منہ یا سر کے اگلے حصہ پہ بھی ہو -

مسئلہ ۳۴۴ - اور اگر اسی سابقہ صورت میں پانی کا ڈالنا زخم پہ ضرر دے لیکن ہاتھ تر کر کے زخم پہ کھینچنا مضر نہ ہو تو احتیاط واجب اسی میں ہے کہ زخم والی جگہ پر ہاتھ تر کر کے کھینچے - اور پھر ایک پاک کپڑا رکھ کر ہاتھ تر کر کے اس پر بھی کھینچے -

مسئلہ ۳۴۵ - اور اگر زخم وغیرہ کا کھولنا ممکن نہ ہو لیکن زخم اور وہ چیز جو اس کے اوپر لگی ہوئی ہے پاک ہے اور پھر پانی کا زخم تک لے جانا ممکن ہے اور بے ضرر ہے تو اس صورت میں وہاں پہ مسح کر کے پانی کو زخم تک لے جائے اور وضو تمام کرے - اور اگر زخم یا جو اس پہ بندھی ہوئی چیز ہے نجس ہو، اگر اس کا پاک کرنا اور زخم تک پانی لے جانا ممکن و بے ضرر ہو - تو پہلے اس کو پاک کرے اور پھر وضو کے وقت پانی کو زخم تک لے جائے - اور اگر پانی کا ڈالنا مضر ہو یا پانی کا زخم تک پہنچنا ممکن نہ ہو یا زخم نجس ہو اور اس کا پاک کرنا ممکن نہ ہو تو ان تمام صورتوں میں زخم کے اطراف کو دھو لینے کے بعد اگر وہ اس کے اوپر بندھی ہوئی چیز پاک ہو تو اس پہ تر ہاتھ سے مسح کرے اور اگر وہ نجس ہو یا اس پہ مس کرنا ممکن نہ ہو، مثلاً کوئی دوائی لگی ہو جو ہاتھ سے چمٹ جاتی ہو تو اس پہ ایک پاک پٹی اس طرح اس پہ رکھے کہ وہ جبیرہ کا جزو بن جائے اور پھر ہاتھ تر کر کے اس پہ اس سے مس کرے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر بغیر مس کے بنا بر احتیاط واجب وضو بھی کرے اور تیمم بھی کرے -

مسئلہ ۳۴۶ - اگر پٹی تمام منہ پر یا دو ہاتھوں میں سے ایک پورے ہاتھ پہ یا دونوں ہاتھوں پہ بندھی ہوئی ہو تو اسے جبیرہ والا وضو کرنا چاہیئے اور بنا بر احتیاط واجب تیمم بھی کرے -

مسئلہ ۳۴۷ - اور اگر جبیرہ تمام عضو پہ بندھا ہوا تو پھر بھی وضو جبیرہ کے طریقہ سے کرے لیکن یہاں احتیاط واجب اس میں ہے کہ ایک تیمم بھی کرے -

مسئلہ ۳۴۸ - اگر جبیرہ ہاتھ کی ہتھیلی یا انگلیوں پہ ہو اور وضو کے واسطے ہاتھ تر کر کے اس پر مس کیا ہو، تو اسی باقی ماندہ تراوت سے جو پٹی پہ ہے سر کا یا پاؤں کا مسح کرے -

مسئلہ ۳۳۹- اگر پاؤں کے اوپر والے تمام حصّہ پر جبیرہ موجود ہو لیکن تھوڑا سا حصہ انگلیوں کی طرف اور تھوڑا سا حصہ ٹخنوں کی طرف بغیر جبیرہ موجود ہے تو پھر جو جگہ خالی ہے اس پر بھی اور جبیرہ پر بھی مسح کرے۔

مسئلہ ۳۴۰- اگر مونھ یا ہاتھ پر کئی ایک جگہ پٹی بندھی ہوئی ہو تو ان کے درمیانی حصّہ کو دھونا چاہیئے اور اگر پٹی سر یا پاؤں پر ہو تو پھر ان کے درمیانی حصّہ پر مسح کرے اور جس جگہ پٹی ہے اس پر پٹی والے حصّہ پر عمل کرے۔

مسئلہ ۳۴۱- اگر پٹی وغیرہ زخم کے اطراف میں عادتاً سے زیادہ جگہ گھیر چکی ہو اور پھر اس کا ہٹانا بھی ممکن نہ ہو تو پھر اس صورت میں بھی جبیرہ والا طریقہ جو بتایا ہے اختیار کرے۔ لیکن احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ایک تیمم بھی کرے اور اگر اس جگہ سے اس کا ہٹانا ممکن ہے تو ہٹا کر اس کے اطراف کو دھوئے اگر زخم مونھ اور ہاتھ پر اور اگر زخم سر یا پاؤں کے اوپر ہے تو اس کے اطراف کا مسح کرے لیکن خود زخم پر وہی جبیرہ والا عمل کرے۔

مسئلہ ۳۴۲- اگر وضو کے اعضاء پر زخم یا پھوڑا یا شکستگی وغیرہ نہ ہو بلکہ کسی اور وجہ سے اس پر پانی ڈالنا مضر ہو تو پھر اس کو تیمم کرنا چاہیئے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ جبیرہ والا وضو بھی کرے۔

مسئلہ ۳۴۳- اگر کسی وضو کے عضو پر نشتر سے خون وغیرہ نکالا گیا ہو اور اس جگہ پر پانی ڈالنا مضر ہو یا پانی نہیں ڈال سکتے تو پھر وضو جبیرہ کے طریقہ سے کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۳۴۴- اگر وضو کے کسی عضو پر کوئی ایسی چیز چمٹی ہوئی ہو کہ اس کا ہٹانا ممکن نہ ہو یا بہت سختی سے ہٹائی جا سکتی ہو جو قابل برداشت نہ ہو تو پھر اس صورت میں جبیرہ والا عمل کرنا چاہیئے اور احتیاط واجب اس میں ہے کہ ایک تیمم بھی کرے۔

مسئلہ ۳۴۵- جبیرہ (پٹی) کی حالت میں غسل کا حکم وہی وضو والا حکم ہے لیکن اس حالت میں غسل ترتیبی کرنا چاہیئے اور اگر اس حالت میں غسل ارتماسی کیا تو وہ باطل ہوگا۔

مسئلہ ۳۴۶- اگر کسی کی تکلیف شرعی تیمم کرنا ہو اور تیمم والے کسی عضو پر زخم یا پھوڑا یا عضو ٹوٹا ہوا ہے تو پھر تیمم کو جبیرہ والے طریقہ سے انجام دے۔

مسئلہ ۳۴۷- جس شخص نے نماز ایسے وضو یا غسل کے ساتھ پڑھنی ہے کہ اس میں وضو یا غسل جبیرہ کے طریقہ سے کرنا پڑے گا۔ اور اسے یقین ہے کہ یہ طریقہ اس کو نماز کے آخر وقت بھی اختیار کرنا پڑے گا تو وہ وضو یا غسل جبیرہ کے ساتھ اول وقت میں نماز ادا کر سکتا ہے اور اگر احتمال دے کہ اس کا عذر آخر وقت میں دور ہو جائے گا کہ وہ وضو صحیح بغیر جبیرہ کے طریقہ کے شاید انجام دے سکے تو اسے بنا بر احتیاط واجب آخر وقت تک

صبر کرنا چاہیئے اگر اس وقت تک بھی عذر برطرف نہ ہو تو پھر وضو یا غسل جبیرہ سے نماز پڑھے۔

مسئلہ ۲۴۸۔ اگر کسی کو آنکھ میں ایسی مرض ہو کہ وضو کے وقت اسے آنکھ بند کر کے آنکھ کے بالوں کو چھپا رکھنا ہو گا تو پھر اسے چاہیئے کہ پانی پر وہی جبیرہ والا طریقہ اختیار کرے۔ لیکن اس صورت میں احتیاط واجب اس میں ہے کہ ایک تیمم بھی کرے۔

مسئلہ ۲۴۹۔ اگر کسی شخص کو یہ پتہ نہیں ہے کہ اس کا وظیفہ موجودہ حالت میں وضو جبیرہ والے طریقہ سے کرنا ہے یا تیمم بدل وضو و غسل کرنا ہے تو احتیاط واجب اسی میں ہے کہ دونوں کو بجا لائے۔

مسئلہ ۲۵۰۔ جو نمازیں جبیرہ کی حالت میں پڑھی ہیں صحیح ہیں لیکن جب عذر دور ہو جائے، آئندہ نمازوں کے لیے وضو کر کے نماز پڑھے۔

واجب غسل

انسان پر سات غسل واجب ہیں۔

(۱) غسل جنابت (۲) غسل حیض (۳) غسل نفاس (۴) غسل استحاضہ (۵) غسل مس میت (۶) غسل میت (۷) غسل جو نذر، قسم، عہد وغیرہ سے واجب ہو۔

جنابت کے احکام

مسئلہ ۲۵۱۔ دو چیزوں سے انسان جنب ہوتا ہے:

(۱) جماع (۲) منی کے باہر آنے سے خواہ نیند کی حالت میں آئے یا بیداری کی حالت میں۔ تھوڑی ہو یا زیادہ، شہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت کے، اختیار سے آئے یا بغیر اختیار کے۔

مسئلہ ۲۵۲۔ کچھ رطوبت انسان سے باہر آئے لیکن معلوم نہ ہو کہ منی ہے یا پیشاب یا کوئی دوسری چیز تو پھر دیکھے کہ اگر شہوت کے بعد ٹپک کر آئے اور اس کے باہر آجانے کے بعد انسان کا بدن سست ہو جائے تو اس رطوبت کو منی سمجھا جائے۔ اور اگر یہ تمام علامتیں یا ان میں سے کوئی ایک نہ ہو تو پھر اسے منی نہ سمجھا

جائے گا۔ لیکن مریض میں یہ ضروری نہیں کہ وہ ٹپک کر بھی آئے۔ بلکہ شہوت کے بعد آئے اور آنے کے بعد بدن سست ہو جائے تو پھر بھی منی سمجھی جائے گی۔

مسئلہ ۳۵۳۔ مریض کے علاوہ جب کسی شخص میں رطوبت آنے کے بعد اس میں ان تین علامتوں میں سے ایک موجود ہو، لیکن اسے یہ معلوم نہ ہو کہ اور بھی علامتیں موجود تھیں یا نہ۔ تو پھر اگر وہ اس رطوبت سے پہلے باوضو تھا تو اس کے لیے صرف غسل کر لینا کافی ہے۔ اور اگر وضو پہلے نہ ہو تو پھر غسل کرے اور احتیاط واجب اس میں ہے کہ ایک وضو بھی کرے۔

مسئلہ ۳۵۴۔ انسان کے لیے مستحب ہے کہ منی آنے کے بعد پیشاب کرے اور اگر پیشاب نہ کرے اور پھر کچھ رطوبت خارج ہو کہ جس کے متعلق معلوم نہ ہو سکے کہ یہ منی ہے یا نہ تو اس پر بھی منی والا حکم جاری ہوگا۔

مسئلہ ۳۵۵۔ اگر کوئی انسان کسی سے مجامعت کرے اور ختنہ والی یا اس سے زائد مقدار اندر داخل ہو جائے، خواہ عورت میں یا مرد میں، قبل میں یا دبر میں، دونو بالغ ہوں یا نابالغ، منی بھی خارج ہو یا نہ، تو ان تمام صورتوں میں دونوں جنب ہو جائیں گے۔

مسئلہ ۳۵۶۔ اگر شک ہو کہ بمقدار ختنہ اندر داخل ہوا ہے یا نہ تو پھر غسل کرنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۵۷۔ نعوذ باللہ اگر کوئی انسان حیوان سے جماع کرے اور منی اس سے خارج ہو جائے تو غسل واجب ہے۔ اور اگر منی خارج نہ ہو تو اگر جماع سے پہلے وضو اس کو ہو تو پھر غسل کر لینا کافی ہے۔ اور اگر وضو نہ ہو تو پھر غسل کرے اور احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ایک وضو بھی کرے۔

مسئلہ ۳۵۸۔ اگر منی اپنے مقام سے حرکت کر چکے لیکن باہر نہ نکلے یا شک ہو کہ باہر نکلی ہے یا نہ تو غسل واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۵۹۔ جس شخص کو علم ہو کہ وہ غسل نہیں کر سکے گا تیمم پر قادر ہوگا۔ تو وہ نماز کے وقت داخل ہو جانے کے بعد بھی اپنی بیوی سے مجامعت کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۳۶۰۔ جب اپنے کپڑے میں منی دیکھے اور اسے علم ہو کہ اس سے ہی منی خارج ہو کر نکلی ہے۔ اگر اس منی کے لئے غسل نہ کیا ہو تو اسے چاہیئے غسل کرے اور وہ نمازیں بھی قضا کرے کہ جن کے متعلق علم ہو کہ اس منی کے خارج ہونے کے بعد غسل کرنے سے پہلے پڑھ چکا ہے۔ لیکن ان نمازوں کی قضا ضروری نہیں جن کے متعلق احتمال دیتا ہے کہ شاید اس منی کے ساتھ پڑھی ہوں لیکن یقین سے نہیں جانتا ہے۔

وہ چیزیں جو جنب شخص پر حرام ہیں

مسئلہ ۳۶۱۔ پانچ چیزیں جنب شخص پر حرام ہیں۔

(۱) بدن کے کسی حصّہ کو قرآن یا اللہ کے نام یا پیغمبروں اور اماموں کے نام سے مس کرنا۔

(۲) مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں داخل ہونا۔ اگرچہ ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے نکل بھی جائے۔

(۳) عام مسجدوں میں ٹھہرنا اور اسی طرح ائمہ علیہم السلام کے حرموں میں ٹھہرنا ہاں اگر عام مسجدوں میں ان کے ایک دروازہ سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے نکل جائے یا کسی چیز کے مسجد کے اندر سے اٹھانے کے لئے داخل ہو تو پھر حرام نہیں۔

(۴) کوئی چیز مسجد میں رکھنا۔

(۵) ان سورتوں کا پڑھنا کہ جن میں سجدہ واجب ہوتا ہے اور وہ چار سورتیں ہیں:۔

(۱) (الم تنزیل) جو سورۃ ۳۲ ہے (۲) ۴۱ (حم سجدہ) (۳) سورۃ ۵۳ (والنجم) (۴) سورۃ ۹۶ (اقرأ باسم)، ان سورتوں کا ایک حرف پڑھنا بھی اس پر حرام ہے۔

مسئلہ ۳۶۲ - نو چیزیں جنب شخص پر مکروہ ہیں :-

(۱ و ۲) کھانا و پینا۔ لیکن اگر وضو کرے یا ہاتھوں کو دھو لے تو پھر کھانا پینا مکروہ بھی نہیں۔

(۳) ان سورتوں کے علاوہ کہ جن میں سجدہ واجب ہے سات آیتوں سے زیادہ پڑھنا۔

(۴) بدن کا کوئی حصہ قرآن کی جلد یا حاشیہ یا سطروں کے درمیان سے مس کرنا۔

(۵) قرآن کو اپنے ساتھ رکھنا۔

(۶) سونا۔ ہاں اگر وضو کرلے یا تیمم بدل غسل کرے جبکہ غسل کے لیے پانی موجود نہ ہو تو پھر جنب کی حالت میں سوجانا مکروہ نہیں۔

(۷) اس حالت میں حنا مہندی وغیرہ لگانا۔

(۸) بدن کو تیل ملنا۔

(۹) احتلام کے بعد مجامعت کرنا۔

غسلِ جنابت

مسئلہ ۳۶۳ - غسلِ جنابت فی نفسہٖ تو مستحب ہے لیکن نماز واجب کے ادا کرنے کے لیے واجب ہو جاتا ہے۔ ہاں نمازِ میت و سجدۂ شکر اور ان سجدوں کے لیے جو قرآن کی چار سورتوں سے واجب ہوتے ہیں غسل واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۶۴ - غسلِ جنابت کرنے کے وقت واجب یا مستحب کی نیت کرنا ضروری نہیں۔ بلکہ اگر قربۃً الی اللہ کی نیت بھی کرے۔ تو بھی کافی ہے۔

مسئلہ ۳۶۵ - اگر یقین ہو کہ نماز کا وقت داخل ہو چکا ہے اور پھر غسل کو واجب کی نیت کرکے بجالائے اور پھر معلوم ہو جائے کہ ابھی نماز کا وقت داخل نہیں ہوا تھا تو پھر بھی غسل صحیح ہے۔

مسئلہ ۳۶۶ - غسل جیسا بھی ہو واجب ہو یا مستحب دو طریقہ سے بجا لایا جا سکتا ہے۔ ترتیبی وارتماسی۔

غسل ترتیبی

مسئلہ ۳۶۷- غسلِ ترتیبی بجا لانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے نیت کرے کہ میں غسلِ ترتیبی بجالاتا ہوں۔ قربۃً الی اللہ۔ نیت کے بعد سر اور گردن کو دھوئے۔ پھر جسم کے دائیں طرف کو پاؤں کے آخر تک اور پھر بائیں طرف کو اسی طرح دھوئے۔ اس طرح کے غسل کرنے کو غسلِ ترتیبی کہتے ہیں اور اگر غسل اس ترتیب سے جو بتائی گئی ہے جان بوجھ کر یا فراموشی کی وجہ سے بجا نہیں لائے گا تو وہ غسل باطل ہوگا۔

مسئلہ ۳۶۸- آدھی ناف اور عورتیں کو ایک طرف کے ساتھ اور پھر آدھا باقیماندہ دوسری طرف کے ساتھ دھوئے لیکن بہتر یہ ہے کہ ساری ناف اور عورتیں کو ہر ایک طرف سے دھوئے۔

مسئلہ ۳۶۹- اگر چاہتا ہو کہ سر و گردن دائیں بائیں کو پورا دھو دینے کا یقین پیدا کرے تو اسے چاہیئے کہ ان کے دھونے کے وقت کچھ زیادہ بھی دھولے بلکہ احتیاط مستحب تو اس میں ہے کہ گردن کے دائیں حصّہ کو بدن کے دائیں حصّہ دھوتے وقت اور گردن کے بائیں حصّہ کو بدن کے بائیں حصّہ کے دھوتے وقت دھولے۔

مسئلہ ۳۷۰- اگر غسل تمام کرنے کے بعد معلوم ہو کہ جسم کا کوئی حصّہ رہ گیا ہے۔ لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ کونسی جگہ سے رہ گیا ہے تو پھر دوبارہ غسل کرے۔

مسئلہ ۳۷۱- اگر غسل کے بعد معلوم ہو جائے کہ بدن کا کچھ حصّہ نہیں دھویا گیا اگر تو وہ بائیں طرف ہو تو صرف اسی کا دھو لینا کافی ہے اور اگر وہ دائیں طرف ہو تو پھر اسے اور اس کے بعد بائیں طرف کو بھی دھوئے اور اگر سر اور گردن میں ہو تو اسے اور اس کے بعد دائیں طرف اور بائیں طرف کو بھی دھوئے۔

مسئلہ ۳۷۲- اگر غسل کے تمام ہونے سے پہلے بائیں طرف کی کسی جگہ کے دھوئے جانے کے متعلق شک کرے

تو پھر صرف اسے ہی دھوئے اور اگر دائیں طرف کے کسی حصہ کے متعلق شک ہو تو پھر اسے اور بائیں جانب کو بھی دھوئے اور اگر سر اور گردن کے کسی حصے کے متعلق شک ہو تو پھر اسے اور دائیں طرف اور بائیں طرف کو بھی دھوئے۔

غسل ارتماسی

مسئلہ ۳۷۳۔ غسل ارتماسی کرنے کا طریقہ یوں ہے کہ غسل ارتماسی کی نیت کرے تمام جسم کو ایک دفعہ پانی میں ڈبو دے۔ اس طرح کہ اگر پاؤں زمین پر ٹکے ہوئے ہوں تو انہیں بھی زمین سے اٹھا لے

مسئلہ ۳۷۴۔ غسل ارتماسی حوض یا نہر وغیرہ میں ہو سکتا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ بنا بر احتیاط واجب غسل ارتماسی کی نیت کرنے کے وقت جسم کا کوئی حصہ پانی میں ہو اور نیت کرے اور پھر اسی حصہ کے ساتھ دوسرے سارے جسم کو اس کے پیچھے پانی میں لے جائے۔

مسئلہ ۳۷۵۔ اگر غسل کے بعد معلوم ہو کہ کسی حصہ پر پانی نہیں پہنچا خواہ وہ جگہ معلوم ہو یا نہ تو پھر دوبارہ غسل ارتماسی کرے۔

مسئلہ ۳۷۶۔ اگر وقت اتنا تنگ ہو کہ غسل ترتیبی نہ کر سکتا ہو تو پھر واجب ہے کہ غسل ارتماسی کرے جبکہ غسل ارتماسی کا وقت ہو کر نماز قضا نہ ہو جائے۔

مسئلہ ۳۷۷۔ جس نے واجب روزہ رکھا ہوا ہے یا حج اور عمرہ کے لیے احرام باندھا ہوا ہے تو وہ شخص غسل ارتماسی نہ کرے بلکہ وہ صرف غسل ترتیبی ہی کرے۔ ہاں اگر بھول کر غسل ارتماسی کرے تو پھر غسل صحیح ہوگا۔

احکام غسل

مسئلہ ۳۷۸۔ غسل ارتماسی کرنے سے قبل تمام بدن کو پاک ہونا چاہیئے۔ لیکن غسل ترتیبی کرنے سے قبل تمام بدن کا پاک ہونا ضروری نہیں بلکہ اگر تمام بدن نجس بھی ہو تو بھی ہر حصہ کو اس میں شروع ہونے سے قبل پاک کرے تو بھی کافی ہے مثلاً سر و گردن کو پہلے پاک کرے، پھر غسل کی نیت سے دھوئے اسی طرح دائیں اور بائیں طرف بھی کرے تو غسل صحیح ہے۔

مسئلہ ۳۷۹۔ جو شخص حرام سے جنب ہوا ہو چونکہ اس کا پسینہ بطور احتیاط واجب نجس ہوتا ہے لہذا وہ گرم پانی سے

غسل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس سے پسینہ آتا رہے گا۔ اور بدن نجس رہے گا۔ تو پھر اسے چاہیئے کہ ٹھنڈے پانی سے غسل کرے۔ اور اگر سردیا نی پیدا نہ ہو یا اس کے لیے مضر ہو اور پانی سے باہر غسل ترتیبی بھی نہ کر سکتا ہو تو پھر اس کے لیے غسل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ یک دفعہ تمام بدن پانی کے نیچے لے جائے۔ پھر سر اور گردن کو نیت غسل ترتیبی کر کے حرکت دے اور غسل کی نیت بھی پانی کے اندر کرے اور پھر دائیں طرف کو اور پھر بائیں طرف کو پانی کے اندر غسل کی نیت سے حرکت دے تو اس طرح غسل صحیح ہو جائے گا۔

مسئلہ ۳۸۰ – اگر بدن سے کوئی جگہ بغیر دھوئے رہ جائے اگرچہ کتنی ہی کم کیوں نہ ہو اس کا غسل باطل ہے البتہ بدن کی وہ جگہیں دھونا ضروری نہیں جو دکھائی نہیں دیتیں مثلاً کان کے اندر کا حصہ یا ناک کے اندر کا حصہ۔

مسئلہ ۳۸۱ – اگر کسی جسم کے حصہ میں شک ہو جائے کہ اس کا شمار جسم کے ظاہر سے ہوتا ہے، یا باطن سے تو احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اسے بھی دھوئے۔

مسئلہ ۳۸۲ – کان میں کانٹوں وغیرہ کے لیے جو سوراخ کیا جاتا ہے اگر اتنا کھلا ہو کہ اس کا اندر دکھلائی دیتا ہو تو اسے غسل میں دھونا ضروری ہے۔ ورنہ اس کا دھونا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۳۸۳ – ہر وہ چیز جو بدن تک پانی کے پہنچنے کو روکتی ہو اسے غسل سے پہلے دور کرنا واجب ہے۔ اگر اس چیز کے دور ہو جانے کے یقین پیدا کرنے سے پہلے غسل کرنا شروع کر دے، تو وہ غسل باطل ہے۔ بلکہ اس کے دور ہونے کا یقین کر کے غسل کرنا شروع کرے۔

مسئلہ ۳۸۴ – اگر شک ہو کہ ایسی چیز بدن پر موجود ہے کہ جو پانی کو بدن تک پہنچنے سے روکتی ہے یا نہ تو غسل کرنے سے پہلے اس کے نہ ہونے کا اطمینان پیدا کر لینا چاہیئے۔ تا کہ اطمینان ہو جائے کہ ایسی کوئی چیز موجود نہیں۔

مسئلہ ۳۸۵ – جسم کے ان چھوٹے بالوں کا غسل میں دھونا واجب ہے جو جسم کی جزو شمار ہوتے ہیں لیکن لمبے بال کہ جو جسم کی جزو شمار نہیں ہوتے ان کا غسل میں دھونا واجب نہیں۔ بلکہ اگر پانی جسم تک بغیر لمبے بال دھوئے کے پہنچایا جا سکے تو غسل صحیح ہے۔ ہاں اگر جسم تک پانی بغیر بال کے دھونے کے پہنچانا ممکن نہ ہو تو پھر پہلے بال دھوئے تاکہ جسم تک پانی پہنچ سکے۔

مسئلہ ۳۸۶ – ہر وہ شرطیں کہ جو وضو کے صحیح ہونے کی تھیں بعینہٖ وہی غسل کے صحیح ہونے کی بھی شرطیں ہیں۔ مثلاً پانی پاک ہو۔ اور غصبی نہ ہو۔ وغیرہ۔ صرف غسل میں بدن کا اوپر سے نیچے کی طرف دھونا شرط نہیں ہے۔ جو کہ وضو میں تھا۔ اسی طرح غسل میں ایک حصہ سے فارغ ہونے کے بعد فوراً دوسرے حصہ کو دھونا بھی ضروری نہیں جو کہ وضو میں

ضروری تھا، بلکہ اگر سر و گردن کو دھو لینے کے بعد بہت کافی دیر کے بعد دائیں طرف کو دھوئے تو بھی غسل صحیح ہے۔ البتہ وہ مریض جو کہ پیشاب اور پاخانہ کو زیادہ دیر تک نہیں روک سکتا فقط اتنی دیر روک سکتا ہے کہ جلدی غسل کرے اور پھر نماز پڑھ سکے تو اس شخص پر واجب ہے کہ ایک طرف کے دھونے کے بعد فوراً دوسری طرف کو دھو کر جلدی غسل سے فارغ ہو جائے اور فوراً اس کے بعد نماز پڑھے وہ زیادہ دیر نہیں کر سکتا ہے اسی طرح استحاضہ والی عورت کا بھی یہی حکم ہے کہ وہ فوراً غسل تمام کرے اور نماز پڑھے جیسا کہ بعد میں بھی بیان ہوگا۔

مسئلہ ۳۸۷ - جس کا ارادہ ہو کہ حمام میں نہا کر حمام کے مالک کو اجرت نہ دے یا غسل اس نیت سے کرے کہ بعد میں اس کے مالک کو اجرت دے گا اور وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ حمام کا مالک اس کے غسل ادھار پر راضی ہے یا نہ تو ان دونوں کا غسل باطل ہے اگرچہ بعد میں حمام والے کو راضی بھی کر لے۔

مسئلہ ۳۸۸ - اگر حمام کے مالک کی حالت سے معلوم ہو جائے کہ ادھار والے غسل پر راضی ہے۔ لیکن غسل کرنے والے کی نیت بھی یہ ہو کہ وہ ادھار کو کبھی ادا نہیں کرے گا یا اگر دے گا تو وہ اجرت حرام کی کمائی سے دے گا تو ایسے غسل میں بھی اشکال ہے۔

مسئلہ ۳۸۹ - اگر حمام میں غسل کرنے کی اجرت حرام مال سے دے یا ایسے مال سے دے کہ جس کا خمس واجب ہونے کے باوجود ادا نہیں کرتا تو بھی غسل باطل ہے۔

مسئلہ ۳۹۰ - ایسے حمام میں کہ جہاں حوض ہو پیشاب اور پاخانہ کے مقام کو اس میں پاک کرے اور یہ معلوم نہ ہو کہ حمام کا مالک اس فعل سے راضی ہے یا نہ تو اس کا وہ غسل بھی اگر اس شک کے ساتھ بجا لے آئے باطل ہے۔ ہاں اگر غسل سے پہلے مالک کو اس فعل کرنے کے متعلق خبر دے کہ راضی کر لے تو پھر غسل صحیح ہے۔

مسئلہ ۳۹۱ - اگر کوئی انسان شک کرے کہ جو غسل اس پر واجب تھا، وہ بجا لایا ہے یا نہ تو ایسے شخص کو پھر دوبارہ غسل کرنا چاہیئے۔ اور اگر غسل تو یقینی کر لیا ہو لیکن شک ہو کہ صحیح کیا تھا یا نہ تو پھر دوبارہ غسل کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اسی کیے ہوئے کو صحیح سمجھے۔

مسئلہ ۳۹۲ - اگر کوئی شخص غسل کے درمیان پیشاب کرے یا ریح خارج کر دے تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس غسل کو تمام کر کے ایک پھر دوبارہ غسل کرے اور پھر اس کے بعد وضو بھی کرے یا اس پہلے غسل کو چھوڑ کر نئے سرے سے غسل کرے اور اس کے بعد ایک وضو بھی کرے۔

مسئلہ ۳۹۳- اگر کوئی یہ گمان کر کے غسل کرنا شروع کر دے کہ ابھی نماز کے لیے بہت کافی وقت موجود ہے کہ غسل کرنے کے بعد وہ تمام نماز وقت میں ادا کر سکے گا - لیکن غسل سے فارغ ہونے کے بعد اسے معلوم ہو کہ نماز کی ایک رکعت کے ادا کرنے سے بھی تھوڑا وقت باقی موجود ہے تو اس کا وہ غسل باطل ہے - البتہ اگر غسل کے بعد معلوم ہو کہ ایک رکعت یا اس سے زیادہ کا وقت موجود ہے تو اس کا غسل صحیح ہے -

مسئلہ ۳۹۴- جو شخص جنب ہو جائے لیکن اسے شک ہو کہ اس نے غسل کیا ہے یا نہ، تو اس کی وہ نمازیں جو شک سے پہلے پڑھ چکا ہے صحیح ہیں- باقی نمازوں کے لیے اسے غسل کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۳۹۵- جس شخص پر بہت سے غسل واجب ہوں تو وہ تمام کی نیّت کر کے ایک غسل بھی کر سکتا ہے اور اگر چاہے تو ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ غسل بھی کر سکتا ہے -

مسئلہ ۳۹۶- جس شخص کے بدن پر خدا کا نام یا قرآن لکھا ہوا ہو تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ وہ اسے دور کر دے اگر اس کے لیئے اس کا دور کرنا ممکن ہو، اور اگر اس کا دور کرنا ممکن نہ ہو تو پھر اسے ہمیشہ غسل اور وضو ارتماسی طریقے سے کرنا چاہیئے - اور اگر وہ غسل اور وضو ترتیبی طریقہ سے بجا لانا چاہیئے۔ تو اس پر واجب ہے کہ اس جگہ پر کہ جہاں وہ اسم خدا یا آیت لکھی ہوئی ہے اس طرح پانی ڈالے کہ اس کا ہاتھ وہاں نہ لگے۔

مسئلہ ۳۹۷- جو شخص غسل جنابت کر چکا ہو اسے وضو کی ضرورت نہیں ہے - ہاں جنابت کے علاوہ اور غسلوں کے بعد نماز کے لیئے وضو بھی کرنا چاہیئے -

استحاضہ

عورتوں کو جو خون آتے رہتے ہیں ان کی ایک قسم کا نام استحاضہ ہے اور جس عورت کو یہ خون آئے اسے مستحاضہ کہتے ہیں -

مسئلہ ۳۹۸- خون استحاضہ غالباً زرد رنگ کا ہوتا ہے اور ٹھنڈا بغیر سوزش کے آتا ہے اور بہت گاڑھا بھی نہیں ہوتا - لیکن پھر بھی ممکن ہے کہ کبھی سیاہ یا سرخ اور گرم اور گاڑھا یا سوزش بھی آ جائے -

مسئلہ ۳۹۹- خون استحاضہ کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) قلیلہ (۲) متوسطہ (۳) کثیرہ

(۱) قلیلہ وہ خون ہے جب عورت اپنی فرج میں کپاس وغیرہ رکھے تو وہ خون صرف کپاس کے ظاہر کو لگ سکے اور

اس کپاس کے اندر نہ گھسے۔

(۲) متوسط وہ خون ہے کہ جو روئی کے اندر بھی گھس جائے اگرچہ روئی کے کسی حصہ کے اندر ہی کیوں نہ ہو لیکن روئی کی دوسری طرف کہ جس پر پٹی بندھی ہو اس پٹی پر نہ لگنے پائے۔

(۳) کثیرہ وہ خون ہے کہ جو روئی کی دوسری طرف سے نکل کر اس پٹی پر جا لگے جو اس کے اوپر بندھی ہوئی ہے ان اقسام میں سے ہر ایک کے حکم علیحدہ علیحدہ ہیں جو ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں۔

مسئلہ ۴۰۰ - استحاضہ قلیلہ والی عورت کو ہر نماز کے لیے علیحدہ وضو کرنا ہوتا ہے۔ اور روئی کو بھی تبدیل کرے۔ اور اسی طرح اگر عورت کے فرج کے ظاہر تک خون آگیا ہو تو اس ظاہر کو بھی ہر نماز کے لیے پاک کرے۔

مسئلہ ۴۰۱ - استحاضہ متوسطہ کے آنے پر عورت کو استحاضہ قلیلہ والے سب کام انجام دینے چاہئیں اور اس کے علاوہ اسے ہر نماز صبح کے لیے ایک غسل کرنا چاہیئے۔ اور اگر عورت صبح کا غسل جان بوجھ کر یا فراموشی کی وجہ سے بجا نہ لائے تو پھر اسے نماز ظہر و عصر کے لیے غسل کرنا چاہیئے۔ اور اگر اس کے لیے بھی غسل نہ کرے تو پھر اسے نماز مغرب و عشا کے لیے غسل کرنا چاہیئے۔ خواہ اس دوران میں خون اسے آرہا ہو یا بند ہو چکا ہو۔

مسئلہ ۴۰۲ - استحاضہ کثیرہ کے آنے پر عورت کو استحاضہ قلیلہ و متوسطہ والے سب کام کرنے چاہئیں اور اس کے علاوہ وہ پٹی جس پر خون لگا ہے۔ ہر نماز کے لیے تبدیل کرے یا دوبارہ پاک کرکے باندھنی چاہیئے یا کوئی اور دوسری پاک پٹی باندھنی چاہیئے۔ اور پھر نماز ظہر و عصر کے لیے ایک غسل جب دونو نمازیں بلا فاصلہ ایک کے بعد دوسری پڑھے اور اگر عصر کو ظہر کے بہت دیر بعد پڑھے تو پھر ہر ایک نماز کے لیے غسل کرنا چاہیئے اور اسی طرح ایک غسل نماز مغرب و عشا کے لیے اگر بلا فاصلہ پڑھے یا ہر ایک کے لیے علیحدہ علیحدہ غسل کرے اگر با فاصلہ پڑھے۔

مسئلہ ۴۰۳ - اگر عورت قلیلہ یا متوسطہ یا کثیرہ والی خون نماز کے وقت سے پہلے دیکھے تو نماز کے وقت اس کا عمل جو اوپر لکھا گیا ہے بجا لائے اگر اس کے لیئے وضو یا غسل نہ کر چکی ہو۔

مسئلہ ۴۰۴ - مستحاضہ متوسطہ یا کثیرہ کے لیے جو کہا گیا ہے کہ وہ وضو بھی کرے اور غسل بھی۔ اسے اختیار ہے کہ جسے پہلے چاہے کرے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ پہلے وضو کرے اور پھر اس کے بعد غسل بجا لائے۔

مسئلہ ۴۰۵ - جب عورت کو قلیلہ خون آرہا ہے اگر اچانک نماز صبح کے بعد اسے متوسطہ خون آنے لگ جائے

تو اسے چاہیئے کہ نماز ظہر اور عصر کے لیے ایک غسل بھی کرے ۔ اسی طرح اگر وہ عورت نماز ظہر اور عصر کے بعد متوسط خون دیکھے تو پھر وہ نماز مغرب و عشا کے لیے بھی ایک غسل کرے ۔

مسئلہ ۴۰۶ ۔ اگر کوئی عورت خون قلیلہ یا متوسطہ دیکھ رہی ہو لیکن اچانک وہ نماز صبح کے بعد خون کثیرہ دیکھنے لگ جائے تو اسے چاہیئے کہ ظہر و عصر کے لیے ایک غسل کرے اور مغرب و عشاء کے لیے بھی ایک غسل کرے اور اگر وہ نماز ظہر و عصر کے بعد سے کثیرہ خون دیکھنے لگے تو اسے چاہیئے کہ نماز مغرب و عشا کے لیے بھی غسل کرے ۔

مسئلہ ۴۰۷ ۔ جس عورت کو خون کثیرہ یا متوسطہ آرہا ہو اگر وہ نماز کے وقت داخل ہونے سے پہلے نماز کے لیے غسل کرے تو وہ غسل باطل ہے ۔ ہاں اگر نماز صبح کی اذان کے قریب نماز تہجد کے لیے غسل کرے اور اس سے نماز تہجد ادا کرے اور پھر نماز صبح کے وقت داخل ہونے پر نماز صبح بجا لائے تو پھر کوئی اشکال نہیں ۔ یعنی نماز صبح صحیح ہے ۔

مسئلہ ۴۰۸ ۔ مستحاضہ کو ہر نماز کے لیے خواہ وہ واجب ہو یا مستحب وضو کرنا چاہیئے ۔ اور اگر ایک دفعہ پڑھی ہوئی نماز کو احتیاطاً دوبارہ پڑھنا چاہیے یا اس تنہا نماز کو اب جماعت کے ساتھ ادا کرنا چاہے تو پھر اسے وہ تمام کام جو مستحاضہ کے لیے کہے جا چکے ہیں دوبارہ بجا لانے چاہیئیں ۔ ہاں نماز احتیاط جو رکعات کے عدد کے شک کے بعد پڑھی جاتی ہے یا بھولا ہوا سجدہ یا تشہد جبکہ ان کو نماز واجب کے بعد فوراً بجا لانا چاہیئے تو پھر اسے تمام کام جو مستحاضہ کے لیے کہے جا چکے ہیں بجا لانے ضروری نہیں بلکہ اسی سابقہ سے انہیں بھی فوراً بجا لا سکتی ہے ۔

مسئلہ ۴۰۹ ۔ جب استحاضہ کا خون رک جائے تو اس رکنے کے بعد صرف ایک نماز کے لیے تمام استحاضہ والے کام اسے کرنے ہوں گے ۔ اس کے بعد پھر کوئی ضرورت نہیں ۔

مسئلہ ۴۱۰ ۔ اگر کسی عورت کو پتہ نہ ہو کہ اسے استحاضہ کی کون سی قسم کا خون آرہا ہے تو جب وہ چاہتی ہے کہ نماز پڑھے ، تھوڑی سی روئی فرج میں رکھ کر تھوڑی دیر ٹھہر جائے اور پھر اسے نکال کر دیکھے کہ کون سی سابقہ قسموں کا خون ہے ، جو خون ہو اس کے تمام کام انجام دے کر پھر نماز میں شروع ہو ۔ اور یہی طریقہ وہ نماز کے وقت داخل ہونے سے پہلے بھی کر سکتی ہے جب اسے علم ہو کہ نماز تک اس کا خون تبدیل نہ ہوگا ۔

مسئلہ ۴۱۱ - مستحاضہ عورت اپنے آپ کو کس قسم میں داخل ہے کا لحاظ کئے بغیر اگر نماز میں شروع ہو
ہو جائے چنانچہ اگر اس سے قصد قربت ہو جائے اور اس نے جو قسم تھی اس کے اعمال کو بجا لا چکی ہو
تو پھر اس کی نماز صحیح ہے اور اگر قصد قربت اس سے نہ ہوئی ہو یا جو قسم وہ تھی اس کے اعمال بجا
نہ لا چکی ہو مثلاً وہ مستحاضہ متوسطہ ہو اور اس نے اعمال مستحاضہ قلیلہ کے بجا لائے ہوں تو پھر اس
کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۴۱۲ - اگر مستحاضہ اپنے آپ کو کس قسم میں ہے کا لحاظ نہ کر سکتی ہو تو پھر اسے وہ اعمال بجا لانے
چاہئیں جو یقیناً اس کا وظیفہ شرعی ہیں مثلاً اسے معلوم نہ ہو کہ وہ قلیلہ یا متوسطہ ہے تو اسے مستحاضہ
قلیلہ کے اعمال بجا لانے چاہئیں اور اگر اسے معلوم نہ ہو کہ وہ متوسطہ ہے یا کثیرہ تو پھر اسے مستحاضہ
متوسطہ کے اعمال کرنے چاہئیں البتہ اگر اسے معلوم ہو کہ پہلے فلاں قسم تھی تو پھر اسے اسی قسم کے
اعمال بجا لانے چاہئیں۔

مسئلہ ۴۱۳ - اگر استحاضہ کا خون اندر موجود ہو لیکن باہر نہ آتا ہو تو پھر وضو اور غسل باطل نہیں ہوگا۔
اور اگر خون باہر آ جائے اگرچہ بہت ہی تھوڑا کیوں نہ ہو تو پھر وضو اور غسل باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ ۴۱۴ - اگر مستحاضہ عورت نماز کے بعد اپنے آپ کو دیکھے کہ وہ کونسی قسم ہے لیکن وہ خون
نہ پائے اگرچہ اسے علم ہو کہ اسے خون آ جائیگا تو بھی وہ اس وضو سے کہ جو اسے ہے نماز پڑھ سکتی ہے

مسئلہ ۴۱۵ - اگر مستحاضہ عورت کو علم ہو کہ جب سے وہ وضو اور غسل میں مشغول ہے اس سے کوئی خون
نہیں آیا تو وہ نماز پڑھنے کو تاخیر کر سکتی ہے۔

مسئلہ ۴۱۶ - اگر مستحاضہ کو علم ہو کہ نماز کے وقت نکلنے سے پہلے بالکل پاک ہو جائے گی یا نماز پڑھنے کے
وقت جتنا اس کا خون رک جائے گا تو اسے صبر کرنا چاہیئے اور نماز کو اس وقت پڑھنا چاہیئے جب
خون سے پاک ہوئے۔

مسئلہ ۴۱۷ - اگر وضو اور غسل کے بعد ظاہری طور پر خون رک جائے اور مستحاضہ عورت کو علم ہو کہ اگر نماز
کو تاخیر کر دے تو مقدار وضو اور غسل اور نماز بالکل پاک رہے گی تو اسے نماز کو تاخیر کر دینا چاہیئے اور جب
بالکل پاک ہو جائے دوبارہ وضو اور غسل کر کے نماز ادا کرے اور اگر نماز کا وقت تنگ ہو جائے تو پھر دوبارہ
وضو اور غسل کرنا ضروری نہیں بلکہ اسی وضو اور غسل سے جو اس نے کیا ہوا تھا نماز ادا کرے۔

مسئلہ ۴۱۸ - مستحاضہ کثیرہ اور متوسطہ جب بالکل خون سے پاک ہو جائیں تو انہیں غسل کرنا چاہیئے لیکن اگر انہیں
علم ہو کہ جب سے وہ اس سے پہلی نماز کے غسل میں مشغول ہوئی تھیں انہیں اس کے بعد پھر خون نہیں

آیا تو ان پر دوبارہ غسل کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۴۱۹۔ مستحاضہ قلیلہ وضوء کے بعد مستحاضہ کثیرہ اور متوسطہ غسل اور وضو کے بعد انہیں فوراً نماز میں مشغول ہو جانا چاہیئے۔ لیکن اذان اور اقامت اور دعاؤں کا نماز میں پہلے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور اور نماز میں بھی مستحبی کام مثل قنوت وغیرہ بجا لا سکتا ہے۔

مسئلہ ۴۲۰۔ اگر مستحاضہ عورت غسل اور نماز کے درمیان فاصلہ دے دے تو اسے چاہیئے کہ دوبارہ غسل کرے اور بلا فاصلہ نماز میں مشغول ہو جائے۔

مسئلہ ۴۲۱۔ اگر استحاضہ والی عورت کا خون جاری رہے اور بند نہ ہو اگر تو اس کیلئے ضرر نہ ہو تو اسے غسل سے پہلے اور اس کے بعد کپاس مقام مخصوص پر رکھنی چاہیئے تاکہ خون روکا جا سکے لیکن اگر خون جلدی جاری نہ رہتا ہو تو پھر اسے وضو اور غسل کے بعد خون کے باہر آنے سے حفاظت کرنی چاہیئے چنانچہ اگر سستی کرے اور خون آجائے تو وہ دوبارہ غسل کرے اور اگر نماز پڑھ چکی ہو تو اسے بھی دوبارہ پڑھے

مسئلہ ۴۲۲۔ اگر غسل کرتے وقت خون بند رکے تو غسل صحیح ہے۔ لیکن اگر غسل کے درمیان استحاضہ متوسطہ جو کثیرہ ہو جائے تو احتیاط واجب اس کیلئے یہ ہے کہ غسل کو پھر سے شروع کرے۔

مسئلہ ۴۲۳۔ احتیاط واجب ہے کہ مستحاضہ عورت تمام دن روزہ کے حالت میں اس سے جتنا ہو سکے خون کے نکلنے سے حفاظت کیا کرے۔

مسئلہ ۴۲۴۔ مستحاضہ عورت کے صحیح کا روزہ کہ جس پر غسل واجب ہوتا ہے تب صحیح ہوگا جبکہ وہ اس رات مغرب و عشا کی نماز کیلئے غسل کر چکے اور دن میں بھی نمازوں کے لئے غسل کرے جبکہ دن میں بھی اس پر غسل واجب نمازوں کیلئے واجب ہو جائے اگر مغرب و عشا کی نماز کیلئے تو غسل نہ کرے لیکن تہجد کی نماز کیلئے اذان سے پہلے غسل کرے اور دن کی نمازوں کے لئے بھی [illegible] کرتی رہے تو بھی اس کا اس دن روزہ صحیح ہے

مسئلہ ۴۲۵۔ اگر کوئی عورت عصر کی نماز کے بعد مستحاضہ ہو اور غروب تک غسل نہ کرے تو اس کا اس دن کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۴۲۶۔ اگر استحاضہ قلیلہ والی عورت نماز سے پہلے متوسطہ یا کثیرہ ہو جائے تو اسے متوسطہ یا کثیرہ والے اعمال جو ذکر ہوئے بجا لانے چاہئیں اور استحاضہ متوسطہ والی عورت کثیرہ ہو جائے تو اسے کثیرہ والے کام بجا لانے چاہئیں لہذا اگر اس نے استحاضہ متوسطہ کیلئے غسل کیا ہوا ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ اسے کثیرہ کے لیئے دوبارہ غسل کرنا چاہیئے

اگر کسی عورت نے اس صورت میں اس طریقہ پر عمل کر کے اپنے خون کی قسم متعین کر کے عمل نہیں کیا ہو بلکہ یوں نماز میں مشغول ہو گئی ہو اور استحاضہ والے کچھ عمل کر لیے تھے۔ اگر اس عورت سے قصد قربت نماز کے وقت ہو چکی ہو اور پھر جس استحاضہ کی قسم کے عمل کیے تھے بعد میں معلوم ہو جائے کہ اس کی وہی قسم ہی تھی تو پھر اس کی نماز صحیح اور اگر قصد قربت نہ ہو یا جو عمل اس نے کیے تھے وہ واقعی اس قسم کے خلاف تھے مثلاً اس نے عمل خون قلیلہ کے لیے کیے ہوں لیکن اسے خون متوسطہ یا کثیرہ آ رہا تھا تو پھر اس صورت میں جو نماز اس نے پڑھ لی ہے وہ باطل ہے۔

مسئلہ ۴۲۷ - اگر وہ عورت کہ جس کو متوسطہ خون آ رہا تھا اور اس نے اس کے اعمال انجام دے کر نماز شروع کر دی ہو اور پھر اسے نماز کی حالت میں معلوم ہو جائے کہ اس کا خون کثیرہ ہو چکا ہے تو اسے وہ نماز فوراً چھوڑ دینی چاہیئے اور پھر وہ تمام کام بجا لانے چاہئیں کہ جو کثیرہ کے ہیں۔ اس کے بعد پھر دوبارہ نماز پڑھنی چاہیئے اور اگر غسل اور وضو کے لیے وقت باقی نہ ہو تو اس کے بدلے دو تیمم بجا لائے۔ ایک غسل کے عوض دوسرا وضو کے عوض اور اگر ایک کے لیے وقت ہو اور دوسرے کے لیے نہ ہو تو جس کے لیے وقت نہ ہو اس کے عوض ایک تیمم کرے۔ ہاں اگر تیمم کے لیے بھی وقت باقی نہ ہو تو پھر وہ سابقہ نماز کو نہ توڑے بلکہ اسے تمام کرے اور پھر اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس کی قضا بعد میں بجا لائے۔ یعنیہ یہی حکم اس عورت کا ہے کہ جب قلیلہ سے متوسطہ یا کثیرہ نماز کی حالت میں ہو جائے۔

مسئلہ ۴۲۸ - اگر نماز کی حالت میں خون بالکل رُک جائے لیکن اسے یہ معلوم نہ ہو سکے کہ اندر بھی خون بند ہو چکا ہے یا ابھی ہے لیکن باہر نہیں آ رہا ہے اور وہ نماز پڑھ لے اور اس کے پڑھنے کے بعد اسے معلوم ہو جائے کہ واقع میں خون نماز کی حالت میں اندر بھی بند ہو چکا تھا تو اسے پھر ایک غسل اور وضو کر کے دوبارہ اسی نماز کو پڑھنا چاہیئے۔

مسئلہ ۴۲۹ - اگر کوئی مستحاضہ کثیرہ سے متوسطہ میں بدل جائے تو پھر اس پر واجب ہے کہ اس کے بعد والی پہلی نماز کے لیے تو کثیرہ کے احکام بجا لائے اور اس کے بعد متوسطہ کے مثلاً کوئی کثیرہ عورت نماز ظہر سے پہلے متوسطہ ہو جائے تو نماز ظہر کے لیے تو اسے غسل کرنا چاہیئے۔ لیکن عصر و مغرب وغیرہ کیلئے صرف وضو ہی کرے۔ ہاں اگر نماز ظہر کے لیے غسل نہ کرے لیکن صرف نماز عصر کے لیے وقت باقی ہو تو پھر اسے نماز عصر کے لیے غسل کرنا چاہیئے۔ اسی طرح اگر نماز عصر کے لیے بھی غسل نہ کرے تو پھر اسے

مغرب کی نماز کے لیے غسل کرنا ہوگا۔ اور اگر اس کے لیے بھی غسل نہ کرے تو پھر نماز عشا کے لیے غسل کرنا پڑے گا۔

مسئلہ ۴۳۰۔ اگر کسی عورت کو خون کثیرہ آ رہا ہو اور وہ نماز کے وقت داخل ہونے سے پہلے بند ہو جاتا ہو لیکن اس نماز کے بعد پھر دوبارہ خون کثیرہ آجاتا ہو تو اس عورت کو ہر نماز کے لیے ایک علیحدہ غسل کرنا ہوگا۔

مسئلہ ۴۳۱۔ اگر استحاضہ کثیرہ قلیلہ ہو جائے تو اسے اس کے بعد والی پہلی نماز کے لیے تو کثیرہ والے کام انجام دینے ہوں گے اور اس کے بعد قلیلہ کے احکام پر عمل کرے گی۔ اسی طرح اگر متوسطہ قلیلہ ہو جائے تو اس کے بعد والی پہلی نماز کے لیے متوسطہ والے عمل بجا لائے اور اس کے بعد قلیلہ کے احکام پر عمل کرے۔

مسئلہ ۴۳۲۔ اگر استحاضہ والی عورت ان کاموں میں سے جو اس پر واجب ہیں ایک بھی چھوڑ دے مثلاً روئی کا عوض یا پاک کرنا تو پھر اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۴۳۳۔ اگر مستحاضہ قلیلہ نماز کے علاوہ کوئی دوسرا ایسا کام بجا لانا چاہے کہ جس میں وضو کرنا شرط ہے مثلاً خط قرآن کو مس کرنا چاہے تو اس پر واجب ہے کہ اس کے لیے علیحدہ وضو کرے اور وہ وضو کافی نہیں جو کہ نماز کے لیے کر چکی ہے۔

مسئلہ ۴۳۴۔ جب مستحاضہ عورت وہ غسل جو اس پر واجب ہوتے ہیں بجا لا چکے تو وہ مسجد میں جا سکتی ہے۔ اور وہ سورتیں کہ جن میں سجدہ واجب ہے بھی پڑھ سکتی ہے۔ اسی طرح اس سے اس کے شوہر کا مجامعت کرنا بھی جائز ہے۔ اگرچہ ابھی دوسرے کام جو واجب تھے بجا نہ لاسکی ہو۔ مثلاً روئی یا پٹی عوض نہ کی ہو۔

مسئلہ ۴۳۵۔ اگر کثیرہ یا متوسطہ خون والی عورت نماز کے وقت داخل ہونے سے پہلے وہ سورتیں پڑھنا چاہے کہ جن میں سجدہ واجب ہے یا مسجد میں جانا چاہے تو احتیاط واجب اس کے لیے اس میں ہے کہ وہ یہ کام غسل کر کے بجا لائے۔ اسی طرح اگر اس کا شوہر اس سے مجامعت کرنا چاہے تو اس سے قبل اسے غسل کر لینا چاہیے۔ لیکن اگر صرف اپنے جسم کو قرآن کے خط سے مس کرنا چاہتی ہو تو اسے غسل کے علاوہ وضو بھی کرنا چاہیے۔

مسئلہ ۴۳۶۔ مستحاضہ پر بھی نماز آیات واجب ہیں یعنی زلزلہ، چاند گرہن وغیرہ کی نمازیں۔ لیکن اسے ان کے ادا کرنے کے لیے ہر وہ کام کرنے واجب ہیں جو نماز فریضہ کے لیے کرنے پڑتے ہیں۔

مسئلہ ۴۳۷ - اگر نماز آیات نماز فریضہ کے وقت میں واجب ہوئی ہو اور عورت چاہے کہ دونوں ایک دوسرے کے بعد پڑھ لے تو اسے نماز آیات کیلئے بھی یہ تمام کام استحاضہ کی قسم میں جو موجود ہیں کرنے پڑیں گے۔ ایک غسل و وضو کے ساتھ دونو نمازیں نہیں پڑھ سکتی۔

مسئلہ ۴۳۸ - اگر استحاضہ والی عورت اپنی قضا نمازیں پڑھنا چاہے۔ تو اسے ہر نماز کے لیے تمام کام کرنے ہوں گے جو واجب نماز کے ادا کرنے میں کرنے پڑتے ہیں۔

مسئلہ ۴۳۹ - اگر کسی عورت کو علم ہو کہ جو خون اسے آرہا ہے وہ زخم کا خون نہیں اور یہ بھی جانتی ہے کہ شرعاً اس خون کو حیض اور نفاس کا حکم بھی لاگو نہیں ہوتا تو پھر اسے اس خون کو جو آرہا ہے استحاضہ سمجھنا چاہیئے اور استحاضہ والے احکام بجا لانے چاہئیں۔ بلکہ اگر اسے شک ہو کہ یہ خون استحاضہ ہے یا کوئی دوسرا خون اور کسی دوسرے خون کی علامتیں اس میں موجود نہ ہوں تو بھی اس پر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اسے استحاضہ سمجھے اور اس کے احکام پر عمل کرے۔

حیض کا خون

حیض کا خون عورت کو اکثر ہر مہینے میں آتا ہے اور اس عورت کو حائض کہتے ہیں

مسئلہ ۴۴۰ خون حیض اکثر گاڑھا، گرم اور سیاہ رنگ والا یا سرخ قوت کے ساتھ با سوزش آتا ہے۔

مسئلہ ۴۴۱ غیر سید عورتوں کو پچاس سال کے بعد نہیں آتا اور سید عورتوں کو ساٹھ سال کے بعد نہیں آتا۔ یعنی سید عورت ساٹھ سال کے بعد اور غیر سید پچاس سال کے بعد یائسہ ہو جاتی ہے[1]

مسئلہ ۴۴۲ - جس عورت کو نو سال سے قبل یا پچاس یا ساٹھ سال کے بعد خون آئے وہ خون حیض نہیں ہے[2]

مسئلہ ۴۴۳ - حاملہ عورت یا بچہ والی شیر دار عورت کو بھی خون حیض آ سکتا ہے۔

مسئلہ ۴۴۴ - جس لڑکی کو علم نہ ہو کہ اس کی عمر نو سال ہوگئی یا نہ، وہ اگر ایسا خون دیکھے کہ جس میں حیض کی علامتیں موجود نہ ہوں تو وہ خون حیض نہ ہوگا۔ اور اگر اس میں حیض کی علامتیں موجود ہوں تو وہ خون حیض بھی ہوگا اور یہ بھی ساتھ حکم ہوگا کہ اس کی عمر نو سال ہو چکی ہے۔

مسئلہ ۴۴۵ - جس عورت کو شک ہو کہ وہ یائسہ ہو چکی ہے یا نہ اور پھر خون دیکھے اور اس کے متعلق معلوم نہ

ہوسکے کہ وہ حیض تھا یا نہ تو اسے چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو پائسہ نہ سمجھے۔

مسئلہ ۴۴۶۔ حیض کا خون تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہیں ہوتا اور اگر معمولی تین دن سے کم رہ جائے تو وہ حیض نہ ہوگا مسئلہ ۴۴۷ حیض کا خون تین دن متصل آئے۔ پس اگر دو دن متصل آکر ایک دن رُک جائے اور پھر ایک دن آجائے تو ان میں سے کوئی بھی خونِ حیض نہیں ہوگا مسئلہ ۴۴۸۔ یہ ضروری نہیں کہ ان تین دنوں میں خون باہر نکلتا رہے۔ بلکہ اگر فرج میں یا رحم میں خون موجود ہو تو بھی کافی ہے۔ پس اگر ان تین دنوں میں اتنی مقدار خون باہر نہ نکلے کہ یہ مدت اتنی تھوڑی ہو کہ باوجود اس کے پھر بھی کہا جاسکے کہ ان تین دنوں میں خون فرج یا رحم میں تھا تو پھر بھی یہ خونِ حیض ہوگا۔

مسئلہ ۴۴۹۔ ان تین دنوں کی اوّل رات اور چوتھی رات میں خون کا آتے رہنا ضروری نہیں لیکن دوسری اور تیسری رات خون آتا رہا ہو اور قطع نہ ہوا ہو۔ پس اگر پہلے دن کی صبح کی اذان سے لے کر تیسرے دن کے غروب تک متصل خون آتا رہے یا دن کے وسط سے شروع ہو کر تیسرے دن کے اس وقت تک برابر آتا رہے کہ جس وقت پہلے دن شروع ہوا تھا اور اس کی وسطی راتوں میں بھی آتا رہے تو پھر وہ خون حیض ہوگا۔

مسئلہ ۴۵۰۔ اگر عورت کو تین دن متصل خون آتا رہا ہو اور پھر اس کے بعد رُک جائے اور پھر دوبارہ خون آجائے، اگر یہ تمام دن کہ جن میں خون آتا رہا اور پھر رُک گیا اور پھر آگیا یہ سب دس دن سے زیادہ نہ بنیں تو یہ تمام دن خونِ حیض ہوں گے۔ حتیٰ کہ وہ دن بھی کہ جن میں خون نہیں آرہا تھا۔ یعنی عورت اپنے آپ کو ان تمام ایّام میں حیض والی سمجھ کر حیض کے احکام پر عمل کرے گی۔

مسئلہ ۴۵۱۔ اگر کوئی عورت تین دن سے زیادہ اور دس دن سے کم خون دیکھے لیکن اسے معلوم نہ ہو کہ یہ زخم وغیرہ کا خون ہے یا حیض کا تو وہ اپنے آپ کو حائض سمجھے اور یہ خون حیض کا ہوگا۔

مسئلہ ۴۵۲ سابقہ مسئلے میں عورت کے لیے احتیاط واجب اس میں ہے کہ عبادت بجالاتی رہے اور وہ کام جو حائض پر حرام ہیں بجا نہ لائے۔

مسئلہ ۴۵۳ اگر عورت کو خون آئے لیکن معلوم نہ ہو کہ یہ حیض کا خون ہے یا نفاس کا جو بچہ جننے کے وقت آتا ہے اگر اس خون میں حیض کی علامتیں موجود ہوں تو اسے حیض قرار دے۔

مسئلہ ۴۵۴ اگر عورت کو خون آئے لیکن معلوم نہ ہو کہ یہ حیض کا خون ہے یا بکارت کا یعنی وہ خون جو لڑکی باکرہ کے پردۂ بکارت پھٹنے سے آتا ہے تو اسے اس خون کا یوں امتحان کرنا چاہئیے کہ وہ تھوڑی سی کپاس فرج میں رکھ کر ٹھہر جائے۔ اور پھر اسے باہر نکالے اگر تو خون تمام روئی کو گھیرے ہوئے ہو تو وہ حیض ہوگا۔ اور اگر روئی کے اطراف میں حلقہ کی طرح گھیرے ہوئے ہو تو بکارت کا خون ہوگا

مسئلہ ۴۵۵ اگر خون تین دن سے کم آئے اور پھر رک جائے۔ اور پھر پورے تین دن متصل خون آجائے تو دوسرا تین دن حیض ہوگا۔ اور پہلا خون حیض نہ ہوگا۔ اگرچہ پہلا خون عادت کے ایام میں بھی آیا ہو

احکام حائض

مسئلہ ۴۵۶ - یہ چند چیزیں اس عورت پر حرام ہیں جسے خون حیض آرہا ہو -

(۱) وہ عبادتیں کہ جن میں وضو و غسل و تیمم کر کے ان کا بجالانا ضروری ہوتا ہے ۔ وہ اس پر حرام ہیں مثل نماز فریضہ وغیرہ لیکن وہ عبادتیں کہ جن میں وضو غسل و تیمم شرط نہیں ۔ ان کا بجالانا حرام نہیں مثل نماز جنازہ وغیرہ کے -

(۲) ہر وہ چیز کہ جو جنب شخص پر حرام تھی اس پر بھی حرام ہیں ۔ مثلاً مسجد میں داخل ہونا ۔ یا قرآن کا مس کرنا وغیرہ وغیرہ -

(۳) عورت کے فرج میں جماع کرنا مرد اور عورت دونوں پر حرام ہے ۔ اگرچہ بمقدار ختنہ گاہ اور منی بھی باہر نہ آئے بلکہ احتیاط واجب تو یہ ہے کہ ختنہ سے اور کم مقدار بھی داخل نہ کرے ۔ ایام میں عورت کے ساتھ جماع کرنا حرام ہے

مسئلہ ۴۵۷ ان دنوں میں جماع کرنا جب کہ عورت کا حائض ہونا تو قطعی نہیں ۔ لیکن شرعاً اس کا وظیفہ ہو کہ ان دنوں کو بھی حیض قرار دے حرام ہے ۔ پس وہ عورت کہ جو دس دن سے زیادہ خون دیکھے ۔ اور جب کہ بعد میں آئے گا کہ اسے اپنے رشتہ داروں کی عادت کو حیض قرار دینا ہے تو اس کا شوہر ان دنوں میں اس کے ساتھ مجامعت نہیں کر سکتا ۔

مسئلہ ۴۵۸ - اگر عورت کے حیض کے دنوں کو تین حصوں میں صحیح تقسیم کیا جا سکے ۔ تو پھر پہلے حصہ میں اگر

کوئی جماع کرے تو اسے اٹھارہ نخود سونا کفارہ فقراء کو دینا ہوگا۔ اور اگر دوسرے حصے میں جماع کرے تو نو نخود سونا کفارہ ہوگا۔ اور اگر تیسرے حصے میں جماع کرے تو ساڑھے چار نخود سونا کفارہ ہوگا۔ مثلاً اگر کسی عورت کو چھ دن خون حیض آتا ہو تو پہلے اور دوسرے دن میں جماع کرنے سے اٹھارہ نخود اور تیسرے اور چوتھے میں نو نخود اور پانچویں اور چھٹے میں ساڑھے چار نخود کفارہ ہوگا۔

مسئلہ ۴۵۹ بنابر احتیاط واجب حائض عورت کی دبر میں وطی کرے تو بھی کفارہ دے۔

مسئلہ ۴۶۰ بنابر احتیاط واجب اٹھارہ نخود سونا کفارہ کا سکہ دار سونا دے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس کی قیمت بھی دے سکتا ہے۔

مسئلہ ۴۶۱ اگر سونے کی قیمت وقت جماع اور فقیر کے دینے کے وقت مختلف ہو جائے تو پھر وہ قیمت کا لحاظ جو فقیر کے دینے کے وقت ہوگی

مسئلہ ۴۶۲ اگر کوئی شخص پہلے حصے میں بھی اور دوسرے حصے میں بھی اور تیسرے حصے میں بھی یعنی تمام میں جماع کرتا رہا تو پھر مجموعی کفارہ ساڑھے اکتیس نخود سونا دینا پڑے گا

مسئلہ ۴۶۳ اگر کوئی جماع کسی حصۂ حیض میں کرے۔ اور پھر کفارہ فوراً ادا کر دے اور پھر دوبارہ اسی حصے میں جماع کرے تو پھر دوبارہ بھی اسی حصے کی مقدار کفارہ دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۴۶۴ اگر ایک حصۂ حیض میں چند دفعہ جماع کرے اور ان کے درمیان میں کفارہ نہ دے۔ تو بھی احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ہر ایک کے جماع کے لیے اسی حصے کا کفارہ دے

مسئلہ ۴۶۵ اگر کسی مرد کو جماع کی حالت میں معلوم ہو جائے۔ کہ عورت حیض میں ہے تو فوراً اس سے علیحدہ ہو جائے اور اگر فوراً علیحدہ نہ ہوا تو پھر اس پر کفارہ آ جائے گا

مسئلہ ۴۶۶ اگر کوئی مرد نعوذ باللہ کسی حیض والی عورت کے ساتھ زنا کرے۔ یا کسی عورت کے ساتھ اپنی عورت سمجھ کر جماع کرے۔ اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ عورت حیض میں تھی۔ تو اس کے لیے بھی احتیاط واجب اسی میں ہے کہ کفارہ دے

مسئلہ ۴۶۷ جو شخص کفارہ نہیں دے سکتا۔ اس کو بنابر احتیاط واجب استغفار کرنا چاہیے۔ اور جب بھی کفارہ دینے پر قادر ہے۔ کفارہ بھی ادا کرے۔

مسئلہ ۴۶۸ حیض والی عورت کو طلاق دینا جیسا کہ طلاق کے باب میں آیا ہے باطل ہے۔

مسئلہ ۴۶۹ عورت کا قول اگر وہ کہے۔ کہ میں حیض میں ہوں یا حیض سے پاک ہو چکی ہوں قبول کیا جائے گا۔

مسئلہ ۴۷۰ اگر کسی عورت کو نماز کی حالت میں حیض کا خون آ جائے۔ تو اس کی وہ نماز باطل ہو جائے گی۔

مسئلہ ۴۷۱۔ البتہ اگر اسے نماز کی حالت میں شک ہو جائے کہ حیض آگیا ہے ۔ یا نہ تو اس کی وہ نماز صحیح ہے جو پڑھ چکی ہے۔ اور اگر نماز کے تمام کرنے کے بعد معلوم ہو کہ جو نماز وہ پڑھ چکی ہے اس میں اسے حیض آچکا تھا تو پھر وہ نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۴۷۲۔ جب عورت حیض سے پاک ہو جائے تو اس پر نماز اور دوسری عبادتیں کہ جن میں غسل و وضو یا تیمم شرط تھا واجب ہو جاتی ہیں، لہٰذا وہ فوراً غسل کرے اور نماز پڑھے لیکن اسے اس غسل کے بعد نماز وغیرہ کے لیے وضو بھی کرنا ہوگا۔ اگر وضو غسل حیض سے پہلے کرے تو بہتر ہے۔ غسل حیض کا طریقہ وہی ہے جو غسل جنابت کا ہے۔

مسئلہ ۴۷۳۔ جب عورت حیض سے پاک ہو جائے اگرچہ ابھی غسل نہ کیا ہو اس کو طلاق دینا صحیح ہے۔ اور اس کا شوہر اس سے مجامعت بھی کر سکتا ہے۔ اگرچہ اس کے لیے احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ غسل کرنے سے پہلے اس سے مجامعت نہ کرے۔ لیکن دوسرے کام جو اس عورت پر حیض کی حالت میں حرام تھے وہ اب بھی حرام ہوں گے، جب تک غسل نہ کرلے۔ مثل مس خط قرآن یا مسجد میں جانا وغیرہ

مسئلہ ۴۷۴۔ اگر پانی غسل و وضو دونوں کے لیے کافی نہ ہو لیکن اس سے ایک غسل یا وضو کیا جا سکتا ہے تو اسے چاہیئے کہ اس پانی سے غسل کرے اور وضو کے لیے تیمم بدل وضو کرے اور اگر پانی صرف وضو کے لیے کافی ہو اور غسل اس سے نہ ہو سکتا ہو۔ تو اسے اس سے وضو کرنا چاہیئے۔ اور غسل کے بدلے ایک تیمم کرے اور اگر پانی وضو اور غسل کسی کے لیے بھی کافی نہ ہو تو پھر اسے دو تیمم کرنے چاہئیں۔ ایک غسل کے بدلے اور دوسرا وضو کے عوض۔

مسئلہ ۴۷۵۔ وہ ہر روز کی نمازیں کہ جسے حیض والی عورت کو پڑھنی تھیں ان کی قضا نہیں ہے لیکن وہ روزے جو حیض کی وجہ سے چھوڑے ہیں ان کی قضا واجب ہے۔

مسئلہ ۴۷۶۔ جب کسی نماز کا وقت داخل ہو جائے اور عورت کو معلوم ہو کہ اس نے نماز کو تاخیر میں ڈالا تو اس وقت اسے خون حیض آجائے گا تو اس پر واجب ہے کہ نماز کو فوراً اسی اوّل وقت پڑھے مسئلہ ۴۷۷ اور اگر حائض نے نماز میں تاخیر کی اور اتنا وقت پاک رہی کہ وہ نماز اپنی حالت کے لحاظ سے پڑھ سکتی تھی تو پھر اس نماز کی قضا کرنا واجب ہے۔ اگر مسافر ہو تو دو رکعت کی مقدار بمعہ شرائطا نماز کے پاک رہ چکی ہو اور پھر خون آیا ہو تو اس کی قضا واجب ہے۔ اسی طرح غیر مسافر کے لیے چار رکعت مقدار ضروری ہے۔

مسئلہ ۴۷۸۔ اگر کوئی عورت نماز کے آخر وقت میں حیض سے پاک ہوجائے اور اسے اتنا وقت مل سکے کہ غسل و وضو و دیگر لوازمات نماز مثل لباس وغیرہ بجا لاسکے اور پھر ایک رکعت نماز وقت میں پڑھ سکے تو اس پر واجب ہے کہ ایسے کام کرے کہ فوراً نماز پڑھے اور اگر نماز چھوڑ دے تو پھر اس نماز کی قضا کرنی واجب ہے۔

مسئلہ ۴۷۹۔ اگر نماز کے آخر وقت میں خون رک کے اور غسل و وضو کا وقت باقی نہ ہو صرف تیمم کر کے نماز وقت میں پڑھ سکتی ہو تو پھر یہ نماز اس پر واجب نہیں ہے۔ اور اگر تنگی وقت کے علاوہ بھی اس کا وظیفۂ شرعی تیمم کرنا ہو مثلاً پانی کا استعمال اس کے لیے مضر ہو تو پھر وہ تیمم کرے اور نماز کو بجا لائے۔

مسئلہ ۴۸۰۔ اگر کسی عورت کو شک ہو کہ نماز کے لیے وقت باقی ہے یا نہ تو بھی اسے نماز پڑھنی چاہیئے۔

مسئلہ ۴۸۱۔ اگر کسی عورت نے نماز کو اس واسطے نہ پڑھا ہو کہ لوازمات اور ایک رکعت کا وقت باقی نہیں ہے لیکن بعد میں معلوم ہوجائے کہ وقت ان کے لیے تھا تو اسے اس نماز کی قضا کرنی چاہیئے۔

مسئلہ ۴۸۲۔ جس عورت کو خونِ حیض آرہا ہے اور جس سے اس حالت میں نماز ساقط ہوجاتی ہے لیکن پھر بھی اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ نماز کے وقت میں روئی اور پٹی وغیرہ کو عوض کر کے وضو کرے اور اگر وضو نہ کرسکتی ہو تو تیمم کرے۔ اور گھر میں نماز پڑھنے کی جگہ منہ قبلہ کی طرف کر کے بیٹھے اور دعا اور دیگر اللہ کے ذکر میں مشغول رہے۔

مسئلہ ۴۸۳۔ حائض پر قرآن کا پڑھنا یا اپنے ساتھ رکھنا اور قرآن کے حاشیوں کے درمیان مس کرنا، اس حالت میں مہندی وغیرہ لگانا یہ سب مکروہ ہیں۔

حیض والی عورتوں کی قسمیں

مسئلہ ۴۸۴۔ جن عورتوں کو حیض کا خون آتا ہے ان کی چھ قسمیں ہیں اور ان کے احکام میں فرق ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

۱۔ وقت اور عدد کی عادت رکھنے والی۔ یہ وہ عورت ہے کہ جسے دو مہینہ متصل ایک وقت معین میں حیض کا خون آئے اور دونو مہینوں میں خون کے آنے کے دن بھی برابر ہوں مثلاً پہلے مہینے میں پہلی سے ساتویں تک خون آئے اور دوسرے مہینے میں بھی پہلی سے ساتویں تک خون آئے۔

۲۔ وقت کی عادت رکھنے والی۔ اور یہ وہ عورت ہے کہ جسے دو مہینے متصل ایک وقت معین میں حیض کا خون آئے لیکن ہر مہینے کا عدد برابر نہ ہو۔ مثلاً پہلے مہینے میں پہلی سے ساتویں تک خون آئے۔ اور دوسرے مہینے میں پہلی سے آٹھویں تک خون آئے۔

۳۔ عدد کی عادت رکھنے والی۔ اور یہ وہ عورت ہے کہ جسے دو مہینے متصل عدد کے لحاظ سے ایک برابر خون آئے، لیکن ہر ایک کا وقت علیحدہ علیحدہ ہو۔ جیسے پہلے مہینے میں پہلی سے لے کر ساتویں تک خون آئے اور دوسرے مہینے میں نانویں سے لے کر سولھویں تک خون آئے۔

۴۔ مضطربہ عورت۔ اور یہ وہ عورت ہے کہ جسے چند مہینے سے خون حیض تو آ رہا ہے لیکن اس کے لیے کوئی معین عادت نہیں بن سکی نہ وقت کے لحاظ سے نہ عدد کے لحاظ سے۔ یا وہ عورت کہ جس کی سابقہ عادت بگڑ گئی ہو اور تازہ عادت نہ بن سکی ہو۔

۵۔ مبتدئہ عورت۔ اور یہ وہ عورت ہے کہ جو پہلی دفعہ خون حیض دیکھ رہی ہے۔

۶۔ بھولنے والی عورت۔ اور یہ وہ عورت ہے کہ جو اپنی عادت بھول گئی ہو۔ ان قسموں کے علیحدہ علیحدہ حکم ہیں کہ جنہیں ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں:۔

پہلی قسم کے احکام (عادت وقتیہ و عددیہ)

مسئلہ ۴۸۵ ۔ جن عورتوں کی عادت وقت اور عدد ہوتی ہے وہ تین قسموں پر ہیں:۔

۱۔ وہ عورت جو دو ماہ یکے بعد دیگرے ایک وقت معین میں خون دیکھے اور ایک ہی وقت میں پاک ہو جائے۔ مثلاً اول مہینے سے ساتویں تک خون دیکھے، اس قسم کی عورت کی عادت پہلی سے ساتویں تک ہوگی

۲۔ وہ عورت جسے دو ماہ متصل خون آتا رہتا ہے اور ان میں کسی دن بھی نہیں رکتا۔ لیکن ان ایام میں دو لو ماہ میں چند دن ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں خون حیض کی علامتیں ہوتی ہیں اور باقی میں نہیں ہوتیں۔ مثلاً ہر ماہ خون پہلی سے ساتویں تک خون حیض کی علامتیں رکھتا ہو اور باقی میں نہ تو اس عورت کی عادت بھی پہلی سے ساتویں تک ہوگی۔

۳۔ وہ عورت کہ جسے ہر مہینے میں تین دن متصل خون آئے اور پھر ایک دن رک جائے اور پھر خون آ جائے لیکن یہ مجموعہ جس میں خون آیا ہے اور پھر رک گیا اور پھر آیا ہے دس دن سے زیادہ نہ ہوں، یہ عورت بھی عادت وقت

اور عدد والی ہو جائے گی۔ اور اس میں یہ لازم نہیں کہ جو دن ہر مہینے میں وسط میں خون رکا ہو ایک ہی مقدار ہو۔ بلکہ کم یا زیادہ ہو تو بھی کوئی حرج نہیں۔ لیکن دو نو مہینوں میں مجموعہ دس دن سے زیادہ نہ ہو تو وہ عورت اتنے دن کی عادت والی سمجھی جائے گی کہ جب دوبارہ خون آکر رک جائے مثلاً اگر ناتویں کو رک جاتا ہے تو نو دن، اگر آٹھ پر رکتا ہے تو آٹھ دن وغیرہ

مسئلہ ۴۸۶ - جس عورت کی وقت اور عدد کی عادت ہو لیکن اس دفعہ دو تین دن اس عادت سابقہ سے پہلے یا بعد خون آئے اور اس وقت پر نہ آئے لیکن اس طرح ہو کہ کہا جا سکے کہ عادت سے پہلے یا بعد خون آگیا ہے تو اسے بھی خون حیض سمجھا جائے گا۔ اگرچہ اس میں حیض کے خون کی علامتیں بھی نہ ہوں اور اگر بعد میں معلوم ہو جائے کہ وہ حیض کا خون نہیں تھا، مثلاً تین دن سے پہلے رک جائے تو پھر اسے وہ نمازیں وغیرہ دوبارہ قضا کرنی ہوں گی کہ جنہیں ان ایام میں چھوڑ دیا تھا۔

مسئلہ ۴۸۷ - جس عورت کی وقت اور عدد کی عادت ہو لیکن اس دفعہ عادت میں بھی خون آئے لیکن عادت سے پہلے بھی خون آجائے اور عادت کے بعد بھی خون آجائے اور پھر یہ تمام دس دن سے زیادہ نہ ہو تو تمام کو حیض کا خون سمجھا جائے گا۔ اور اگر یہ مجموعہ دس دن سے زیادہ ہو تو پھر وہی عادت والے دن حیض ہوگا۔ اور باقی پہلے اور بعد والا خون استحاضہ ہوگا اور جو عبادات ان عادت سے پہلے اور بعد میں چھوڑ دی ہوں انھیں دوبارہ بجا لائے۔ اسی طرح اگر عادت سے پہلے صرف خون آئے اور عادت میں اور بعد میں نہ آئے اگر یہ تمام دس دن سے کم ہوں تو سب دن حیض ہوں گے اور اگر دس دن سے زیادہ ہوں تو صرف عادت والے دن حیض ہوں گے اور باقی پہلے والے سارے دن استحاضہ ہوں گے لہٰذا اگر عبادت چھوڑ دی تھی تو ان ایام کی عبادت کی دوبارہ قضا کرے۔ بعینہٖ یہی حکم ہے اگر عادت اور اس کے بعد چند دن خون آئے اور پہلے نہ آئے۔

مسئلہ ۴۸۸ جس عورت کی عادت وقت اور عدد ہو۔ لیکن اس دفعہ صرف چند دن عادت میں خون آیا ہے سب دن عادت والے میں خون نہیں آیا۔ لیکن چند دن پہلے بھی عادت سے آیا ہے یا چند دن بعد عادت آیا ہو اگر یہ بعض دن عادت والے اور اس کے پہلے دن یا بعد والے دن دس دن سے کم ہوں تو سب خون حیض ہوں گے اور اگر دس دن سے زیادہ ہوں تو پھر وہ بعض عادت والے دن اور ان سے پہلے ان دنوں تک کہ جن کے ملانے

سے پہلی عادت والے دن ہو جائیں، حیض ہوں گے اور باقی دن جو عادت سابقہ والے دنوں سے زیادہ بنتے ہیں خون استحاضہ کے ہوں گے۔

مسئلہ ۴۸۹ ۔ جس عورت کے لیے عادت ہو وہ اگر تین دن یا اس سے زائد متصل خون آجانے کے بعد پاک ہو جائے اور پھر دوبارہ اسے خون آجائے اور یہ فاصلہ جو ان دو خونوں کے درمیان ہو گیا ہے دس دن سے کم ہو لیکن وہ پہلے دن کہ جن میں خون تین دن سے زائد آتا ہے اور فاصلے والے دن اور وہ دن جو فاصلہ کے بعد جن میں خون آیا ہے، مجموعہ ان کا دس دن سے زیادہ ہو جائے مثلاً پانچ روز خون دیکھنے کے بعد پانچ دن تک خون رُک جائے۔ اور پھر پانچ دن خون آجائے تو اس کی چار صورتیں ہو سکتی ہیں:۔

۱۔ پہلے جو خون آیا ہے یا تو وہ سب عادت کے دنوں میں ہو یا کچھ عادت کے دنوں میں، لیکن خون رکنے کے بعد جو خون آیا ہے وہ سارا عادت سابقہ کے دنوں میں نہ آیا ہو۔ تو اس صورت میں صرف پہلا خون حیض ہوگا اور رکنے کے بعد والا خون استحاضہ ہوگا۔

۲۔ پہلے جو خون آیا ہے یا تو وہ سب عادت سابقہ کے دنوں میں نہ ہو بلکہ دوسرا سارا خون یا بعض خون عادت سابقہ کے دنوں میں واقع ہوا ہو تو اس صورت میں صرف دوسرا خون حیض ہوگا اور پہلا خون استحاضہ ہوگا۔

۳۔ پہلے خون سے چند دن اور دوسرے خون کے چند دن سابقہ عادت میں واقع ہوئے ہوں، لیکن پہلے خون کے جو چند دن عادت سابقہ میں واقع ہوئے ہیں وہ تین دن سے کم نہ ہوں اور پھر یہ دن اور پاکی کے دن اور دوسرے خون کے چند دن جو عادت سابقہ میں واقع ہوئے سب دس دن سے زیادہ بھی نہ ہوں تو اس صورت میں پہلے خون کے وہ دن جو عادت میں جا پڑے ہیں اور وسط والے دن اور دوسرے خون کے وہ دن جو عادت میں آپڑے ہیں یہ سب حیض کا خون ہوگا اور پہلے خون کے وہ دن جو عادت سابقہ سے پہلے ہیں اور دوسرے خون کے وہ دن جو عادت سابقہ کے بعد واقع ہوئے ہیں یہ سب استحاضہ کا خون ہوں گے۔ مثلاً اگر کسی عورت کی پہلے عادت تیسری سے دسویں تک ہو، لیکن اب کی اسے پہلی سے چھٹی تک خون آئے اور پھر اس کے بعد دو دن خون نہ آئے اور پھر اس کے بعد پندرھویں تک خون آتا رہے تو اس صورت میں تیسری سے دسویں تک تو حیض کا خون ہوگا لیکن پہلی سے تیسری تک اور دسویں سے پندرھویں تک استحاضہ کا خون ہوگا۔

۴۔ پہلے اور دوسرے خون کے کچھ دن عادت سابقہ میں آپڑیں لیکن پہلے خون کے جو دن عادت سابقہ

میں آ پڑے ہیں وہ تین دن سے کم ہو تو اس صورت میں عورت کو چاہیئے کہ ان دو خون کے دنوں میں اور وسط کے دنوں میں ہر وہ کام نہ کرے جو حیض والی عورت پر حرام ہوتے ہیں لیکن ساتھ ہی وہ کام بھی بجا لائے کہ جو استحاضہ والی عورت کو کرنے پڑتے ہیں یعنی عبادت وغیرہ ادا کرتی رہے لیکن مسجد وغیرہ میں نہ جائے۔

مسئلہ ۴۹۰ ۔ جس عورت کے لیے وقت اور عدد کی عادت تھی لیکن اس دفعہ اس عادتِ سابقہ میں کچھ بھی خون نہیں آیا لیکن اس عادت سے پہلے یا بعد اتنے دن خون آیا ہے جو حیض کے خون میں اس کے لیے معین تھے تو پھر وہی دن اس کے لیے حیض ہوں گے خواہ عادت سے پہلے ہوں یا بعد۔

مسئلہ ۴۹۱ ۔ جس عورت کی عادت وقت اور عدد تھی اگر کسی مہینے میں اپنی سابقہ عادت میں خون آجائے لیکن اتنے دن نہ آئے کہ جو پہلے آیا کرتا تھا، بلکہ ان دنوں سے کم یا زیادہ دن آجائے لیکن باوجود اس کے پھر پاک ہو جانے کے بعد دوبارہ اتنے ہی دن خون آجائے جو سابقہ عادت کے دنوں میں آیا کرتا تھا، تو اس صورت میں اسے ان دونوں خون میں حائض پر جو کام حرام تھے ترک کرنے ہوں گے۔ اور جو استحاضہ کے کام تھے وہ بجا لانے ہوں گے۔

مسئلہ ۴۹۲ ۔ جس عورت کی عادت وقت اور عدد تھی لیکن اس دفعہ اس وقت میں دس دنوں سے زیادہ تک خون آتا رہے تو وہ حیض کا خون صرف اپنی عادت والے دن قرار دے گی۔ اگرچہ اس میں حیض کی علامتیں بھی نہ ہوں اور باقی دنوں کو استحاضہ کا خون قرار دے گی۔ اگرچہ اس میں حیض کے خون کی علامتیں بھی موجود ہوں۔ مثلاً کسی عورت کی عادت پہلی سے ساتویں تک تھی۔ لیکن اس دفعہ اسے پہلی سے بارھویں تک خون آتا رہا ہو تو حیض کا خون صرف ساتویں تک ہوگا۔ اور باقی پانچ دن استحاضہ کا خون ہوگا۔

دوسری قسم (عادتِ وقتیہ)

مسئلہ ۴۹۳ ۔ وہ عورتیں جن کے لیے عادت وقت ہے، ان کی تین قسمیں ہیں: ۔

۱۔ وہ عورت جسے دو ماہ ایک ہی وقت معین پر خون آئے لیکن ہر مہینے کے عدد میں فرق ہو۔ مثلاً پہلے مہینے میں پہلی سے ساتویں تک خون دیکھے، دوسرے مہینے میں بھی پہلی ہی سے خون دیکھے لیکن صرف آٹھویں تک اس قسم کی عورت کیلئے پہلی کی تاریخ عادت ہو جائیگی۔

۲۔ وہ عورت جسے متصل دو ماہ تک خون آتا رہتا ہو اور کسی وقت بھی خون نہ رُکتا ہو لیکن ان دنوں میں سے خونِ حیض کی علامتیں جن دنوں میں ہیں وہ ایک ہی وقت میں ان دو نو مہینوں میں ہوں لیکن عدد دونوں علامتوں والے کا مختلف ہو مثلاً پہلے مہینے کے خون میں پہلی سے لے کر ساتویں تک میں حیض کی علامتیں ہوں، یعنی سیاہ گرم سوزش دار وغیرہ ہو، دوسرے مہینے کے خون میں پہلی سے لیکر آٹھویں تک میں حیض کی علامتیں ہوں تو ایسی عورت کے لیے وقت کی عادت ہو جائے گی۔ اس عورت کا حکم یہ ہے کہ وہ خون جس میں حیض کی علامتیں ہیں اسے حقیقی قرار دے اور باقی تمام مہینے کے خون کو استحاضہ قرار دے۔

۴۔ وہ عورت کہ جو تین دن یا زائد خون دیکھے اور اس کے بعد پھر پاک ہو جائے اور پھر پاک ہونے کے بعد آکر دوبارہ خون آجائے لیکن پہلے خون و دوسرے خون اور پاک ہونے کے تمام دن دس دن سے زیادہ نہ ہوں، پھر دوسرے مہینے میں بھی اسے اسی طرح خون آئے لیکن اس مہینے کے تمام دن دس دن سے کم ہونے کے باوجود پہلے مہینے کے دنوں سے کچھ زیادہ ہوں یا کم، مثلاً پہلے مہینے میں پہلی سے چوتھی تک اور پھر دو دن رُک کر چھٹی سے آٹھویں تک خون دیکھے اور دوسرے مہینے میں دوبارہ چھٹی سے ناویں تک خون دیکھے، ایسی عورت کی عادت وقت کے لحاظ سے چاند کی پہلی ہوگی لہٰذا وہ پہلی سے جب بھی خون دیکھے گی تو اسے حیض قرار دے۔

مسئلہ ۴۹۴ ۔ جس عورت کی عادت کے لیے وقت معیّن ہو اگر کسی مہینے میں چند دن اس عادتِ وقتیہ سے پہلے یا بعد خون آجائے اور اس کے متعلق یہ کہا جا سکے کہ اس کا خون پہلے آن پڑا ہے یا بعد میں تو وہ اس خون کو حیض قرار دے گی۔ اگرچہ اس میں حیض کی علامتیں بھی نہ ہوں۔ اور اگر بعد میں معلوم ہو جائے کہ وہ حیض نہیں تھا، مثلاً تین دن سے پہلے رک جائے تو پھر اسے وہ عبادت قضا کرنی پڑے گی جسے وہ حیض سمجھ کر چھوڑ چکی ہو۔

مسئلہ ۴۹۵ ۔ جس عورت کے لیے وقت کی عادت ہو اگر اسے کسی دفعہ خون دس دن سے زیادہ تک آتا رہے اور وہ عورت اس خون میں سے حیض کو ان کی علامتوں کی وجہ سے بھی معلوم نہ کر سکے تو اسے چاہیئے کہ وہ اپنی رشتہ دار عورتوں کی عادت کو دیکھ کر ان کے موافق اپنے بھی حیض کے اتنے ہی دن قرار دے خواہ رشتہ دار عورتیں باپ کی طرف سے ہوں یا ماں کی طرف سے، زندہ ہوں یا مر چکی

ہوں، لیکن یہ تب ہوگا جبکہ تمام رشتہ دار عورتوں کی عادت کے دن ایک دوسرے کے برابر ہوں اور اگر ان کے عادت کے دنوں میں اختلاف ہو۔ مثلاً بعض رشتہ داروں کی عادت پانچ روز اور بعض کی سات دن ہو تو پھر یہ عورت ان کی طرف رجوع نہیں کر سکیگی۔ البتہ وہ رشتہ دار عورتیں کہ جن کی عادت دوسری رشتہ دار عورتوں سے مختلف ہو اتنی کم ہوں کہ ان کا شمار کسی حساب میں نہ ہو تو اس صورت میں ان اکثر و غالب رشتہ دار عورتوں کی عادت کی طرف رجوع کر کے اتنے ہی دن اپنے بھی حیض کے قرار دے سکتی ہے۔

مسئلہ ۴۹۶ ۔ جس عورت کو وقت کی عادت ہو اور اسے کسی مہینے میں اپنے رشتہ دار عورتوں کی عادت کی طرف رجوع کرنا پڑجائے تو وہ ان رشتہ دار عورتوں کے دنوں کو وہیں سے قرار دے گی کہ جو اس کی عادت کی ابتدا تھی۔ مثلاً اس کی عادت تھی کہ وہ پہلی سے ساتویں تک خون دیکھتی تھی یا پہلی سے آٹھویں تک، اور اب کے اتفاق سے اسے پہلی سے بارھویں تک خون آتا رہا اور اس کے رشتہ دار عورتوں کی عادت سات دن ہو تو وہ یہ سات دن رشتہ داروں والے پہلی سے ساتویں تک حیض کا خون قرار دے گی اور باقی دنوں کے خون کو استحاضہ کا خون قرار دیگی۔

مسئلہ ۴۹۷ ۔ جس عورت کو اپنی رشتہ دار عورتوں کی طرف رجوع کرنا ہو لیکن اس کا کوئی رشتہ دار نہ ہو یا رشتہ دار تو ہو لیکن ان کی عادت آپس میں مختلف ہو تو اس کی شرعی تکلیف یہ ہے کہ وہ ہر مہینے میں جس وقت بھی خون اسے آتا ہو اس وقت سے سات دن تک حیض قرار دے اور باقی کو استحاضہ، لیکن اگر وسط والے دنوں میں یا آخر والے دنوں میں حیض کی علامتیں زیادہ ہوں تو پھر انہیں دنوں سے کہ جہاں علامتیں زیادہ شروع ہوتی ہیں سات دن تک حیض کا خون قرار دے۔

تیسری قسم (صاحب عادت عددیہ)

مسئلہ ۴۹۸ ۔ جن عورتوں کی عادت صرف عدد والی ہوتی ہے ان کی تین قسمیں ہیں:۔

۱۔ وہ عورت جس کے دو ماہ میں خون دیکھنے کے دن تو برابر برابر ہوں لیکن ہر ایک مہینے کے خون دیکھنے کے وقت مختلف ہوں تو ایسی عورت کی عدد کی عادت تو وہی ہو جائے گی جو دونوں مہینوں میں برابر ہے مثلاً پہلے مہینے میں پہلی سے ساتویں تک خون دیکھے اور دوسرے مہینے میں دسویں سے سترھویں تک خون دیکھے تو ایسی عورت کی عادت سات دن ہوگی۔

۲۔ وہ عورت جسے دو ماہ متصل بلا فاصلہ خون آتا ہو لیکن ہر مہینے کے خون کے ایام میں چند دنوں میں حیض کی علامتیں ہوں اور باقی میں نہ ہوں لیکن جن میں علامتیں ہیں وہ دونوں مہینے ایک جتنے دنوں میں ہیں۔ لیکن وقت دونوں علامتوں والے دنوں کا مختلف ہے تو ایسی عورت کے حیض کے دن وہی ہوں گے کہ جن میں حیض کے خون کی علامتیں پائی جاتی ہیں اور باقی استحاضہ کا خون ہوگا اور یہی حیض کے علامتوں والے دن اس کی عادت ہوگی۔ مثلاً پہلے مہینے میں پہلی سے پانچویں تک حیض کی علامتیں اور باقی میں موجود نہیں اور دوسرے مہینے میں دسویں سے پندرھویں تک حیض کی علامتیں موجود ہوں پہلے اور بعد والے دنوں میں نہ ہوں تو اس کی عادت پانچ دن ہوگی اور انہیں علامت دار کو حیض قرار دے گی اور باقی کو استحاضہ۔

۳۔ وہ عورت کہ جسے دو تین دن یا اس سے زائد خون آ کر رُک جائے اور پھر خون آ جائے لیکن یہ تمام دن دس دن سے کم ہوں اور دونوں مہینے کے یہ سب دن ایک جتنے ہوں صرف خون کے آنے کے وقت میں فرق ہو مثلاً پہلے مہینے میں پہلی سے چوتھی تک خون آئے اور پھر رُک جائے اور پھر چھٹی سے ساتویں تک خون آئے دوسرے مہینے میں دوسری سے چھٹی تک خون آئے اور پھر رُک جائے اور پھر آٹھویں سے نویں تک آئے تو ایسی عورت کی عادت سات دن ہوگی۔ اور ان دنوں کو حیض قرار دے گی۔ اور باقی کو استحاضہ لیکن یہ یاد رہے کہ دونوں مہینوں میں خون کے وسط میں رُک جانے کے دن برابر ہونا شرط نہیں صرف مجموعہ دونوں میں برابر برابر ہونا کافی ہے۔

مسئلہ ۴۹۹ ۔ جس عورت کے لیے دنوں کے عدد کی عادت مقرر ہو اگر کسی مہینے میں اسے اس عادت سے زیادہ دن خون آ جائے لیکن پھر بھی وہ دس دن سے کم ہوں، پس اگر یہ خون تمام کا تمام ایک جیسا ہو تو پھر یہ عورت خون کے دیکھنے کی ابتدا سے لے کر اتنے دن حیض قرار دے جو اس کی سابقہ عادت کے عدد ہے اور باقی کو استحاضہ قرار دے۔ اور اگر یہ خون تمام کا تمام ایک جیسا نہ ہو بلکہ بعض دنوں میں حیض والی علامتیں ہوں اور بعض دنوں میں استحاضہ کی علامتیں موجود ہوں پس وہ دن کہ جن میں حیض کی علامتیں موجود ہوں اتنے ہی ہیں کہ جو اس کی عادت سابقہ معیّن تھی تو پھر صرف انہی دنوں کو حیض قرار دے اور باقی کو استحاضہ قرار دے۔ اور اگر وہ دن جن میں حیض کی علامتیں ہیں اس کی عادت سابقہ سے زیادہ ہوں تو پھر اتنے دن ان میں سے حیض قرار دے جو اس کی سابقہ عادت کے دنوں سے کم ہوں، تو پھر انہیں اور باقی دنوں میں اسے اتنے دن حیض قرار دے جو اس کی سابقہ عادت والے دنوں کے برابر

بن جائیں اور باقی کو استحاضہ قرار دے۔

چوتھی قسم (مضطربہ)

مسئلہ ۵۰۰۔ مضطربہ سے مراد وہ عورت ہے کہ جس کو چند ماہ سے خون آرہا ہو لیکن اس کے لیے کوئی عادت نہ بن سکی ہو اگر اس عورت کو دس دن سے زیادہ تک خون آتا ہو اور تمام خون ایک جیسا ہو پس اگر اس عورت کی اور رشتہ دار عورتوں کی عادت سات دن ہو تو یہ بھی صرف سات دن حیض قرار دے اور باقی کو استحاضہ۔ اور اگر اس کے رشتہ داروں کی عادت پانچ روز ہو تو یہ بھی پانچ روز حیض قرار دے۔ لیکن باقی دو دن بھی احتیاط کرتی رہے یعنی حائض پر حرام چیز چھوڑتی رہے اور مستحاضہ پر واجب چیزیں بجا لاتی رہے اور اگر اس کے رشتہ داروں کی عادت سات دن سے زیادہ ہو تو پھر یہ سات دن حیض قرار دے لیکن باقی دن جو اس کی رشتہ داروں کے سات سے اوپر ہوتے ہیں احتیاط پر عمل کرے یعنی حائض پر حرام چیز چھوڑتی رہے اور مستحاضہ پر واجب چیزیں بجا لاتی رہے۔

مسئلہ ۵۰۱۔ اگر مضطربہ عورت دس دن سے زیادہ خون دیکھے لیکن ان میں سے بعض دنوں میں حیض کی علامتیں ہوں تو پھر یہ علامت دار دن تین دن سے کم ہوں یا دس دن سے زیادہ ہوں تو پھر بھی مسئلہ سابق والے حکم پر عمل کرے گی۔ اور اگر یہ علامت دار دن تین دن سے کم نہ ہوں اور دس دن سے زیادہ نہ ہوں تو یہی علامت دار دن اس کے لیے حیض کے دن قرار دینے ہوں گے۔ لیکن اگر اس کے بعد پھر اسے خون آجائے کہ جن میں بھی حیض کی علامتیں موجود ہوں اور ان دو خون میں دس دن کا بھی فاصلہ نہ ہو مثلاً پانچ دن علامت دار خون دیکھے اور پھر نو دن بغیر علامت کے مثلاً زرد خون دیکھے، پھر اس کے بعد پھر حیض والی علامت والا خون آجائے تو اس صورت میں بھی اسے مسئلہ ۵۰۰ کی طرح عمل کرنا چاہیئے۔

پانچویں قسم (مبتدیہ)

مسئلہ ۵۰۲۔ مبتدیہ سے وہ عورت مراد ہے کہ جو پہلی دفعہ خون دیکھ رہی ہو۔ اگر اس قسم کی عورت کو پہلی ہی دفعہ دس دن سے زیادہ خون آجائے اور سب خون ایک جیسا ہو تو پھر اسے اپنی رشتہ دار

عورتوں کی عادت کے مقدار حیض کا خون قرار دینا چاہیئے اور باقی کو استحاضہ قرار دے۔

مسئلہ ۵۰۳ - اگر پہلی دفعہ خون دیکھنے والی عورت کو دس دن سے زیادہ خون آئے لیکن ان میں سے بعض دن والا خون حیض کی علامتوں کے ساتھ ہو تو پھر یہ علامت وار دن اگر تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ ہوں تو پھر وہ انہی دنوں کو حیض قرار دے اور باقی دنوں کو استحاضہ۔ لیکن اسے پھر دس دن کے فاصلہ گزرنے سے پہلے پھر ایسا خون نہ آئے کہ جس میں حیض کی علامتیں موجود ہوں۔ اور اگر ایسا خون آجائے کہ مثلاً پانچ دن حیض کی علامت والا خون دیکھے اور پھر نو دن زرد استحاضہ کی علامت والا خون دیکھے پھر پانچ دن حیض کی علامت والا خون دیکھے تو اس صورت میں وہ اپنی رشتہ دار عورتوں کی عادت کے موافق حیض قرار دے اور باقی کو استحاضہ مسئلہ ۵۰۴ - یہی حکم ہے کہ اگر وہ علامت دار خون تین دن سے کم یا دس دن سے زیادہ ہو۔

چھٹی قسم (ناسیہ)

مسئلہ ۵۰۵ - ناسیہ سے مراد وہ عورت ہے کہ جو اپنی عادت بھول چکی ہو، اگر اسے دس دن سے زیادہ تک خون آتا رہے تو اس کے لیے حکم یہ ہے کہ ان میں سے وہ حیض قرار دے کہ جن میں حیض کی علامتیں موجود ہوں۔ جبکہ تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ علامت دار نہ ہوں اور اگر علامتوں سے حیض کا تعین نہ کر سکے تو پھر وہ صرف پہلے سات دن حیض قرار دے۔ اور باقی خون کو استحاضہ قرار دے۔

حیض کے مختلف مسائل

مسئلہ ۵۰۶ - مبتدیہ و مضطربہ و ناسیہ اور وہ عورت کہ جس کی عادت عدد ہو جب بھی انھیں خون آئے اور اس میں حیض کی علامتیں موجود ہوں یا انھیں یقین ہو کہ یہ خون تین دن تک چلا جائے گا، وہ فوراً عبادت کو چھوڑ دیں اور اگر بعد میں معلوم ہو جائے کہ وہ خون ان کا حیض نہیں تھا تو پھر دوبارہ وہ چھوڑی ہوئی عبادت کی قضا کریں۔ اور اگر ان کے خون میں حیض کی علامتیں موجود نہ ہوں اور انھیں تین دن تک چلے جانے کا بھی یقین نہ ہو تو ان پر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ تین دن تک استحاضہ والے کام

بھی کرتی رہیں اور وہ کام بھی نہ کریں کہ جو حائض پر حرام ہوتے ہیں۔ یہ خون تین دن تک چلا جائے تو پھر وہ حیض ہی ہوگا۔

مسئلہ ۵۰۷ – جس عورت کی کوئی عادت ہے خواہ صرف وقت کی یا صرف عدد یا دونوں عادتیں ہوں اگر اس کو دو مہینے متصل اس کے علاوہ اور دنوں اور وقتوں میں خون آنے لگے تو اس کی سابقہ عادت تبدیل ہو کر دوسری عادت بن جائے گی۔ مثلاً پہلے وہ خون پہلی سے ساتویں تک ہمیشہ دیکھتی تھی لیکن اب کے دو ماہ متصل دسویں سے سترھویں تک خون دیکھنے لگی ہے تو اب اس کی عادت دسویں سے سترھویں تک ہو جائیگی۔

مسئلہ ۵۰۸ – جہاں بھی ایک ماہ کہا جائے اس سے مراد اس کے خون کے دیکھنے سے لے کر تیس دن ہوتے ہیں نہ کہ چاند کی اوّل سے لے کر آخر تک مراد ہوتی ہے۔

مسئلہ ۵۰۹ – جو عورت سابق مہینے میں ایک دفعہ خون دیکھتی چلی آئے لیکن اب کی اسے مہینے میں دو دفعہ خون آجائے اور اس میں حیض کی علامتیں بھی موجود ہوں تو پھر یہ دونوں خون حیض قرار پائیں گے اگر ان دو خون کے درمیان دس دن پاک رہ چکی ہو۔

مسئلہ ۵۱۰ – اگر کوئی عورت تین دن خون دیکھے کہ جن میں حیض کی علامتیں موجود ہوں پھر اس کے بعد دس دن خون دیکھے کہ جس میں استحاضہ کی علامتیں ہوں، پھر اس کے بعد تین دن خون دیکھے کہ جس میں حیض کی علامتیں ہوں تو پہلا اور آخری خون حیض ہوگا۔ اور وسط والا خون استحاضہ ہوگا۔

مسئلہ ۵۱۱ – اگر کوئی عورت دس دن سے پہلے پاک ہو جائے اور اسے پتہ ہو کہ اب اس کے اندر خون باقی نہیں رہا تو وہ فوراً غسل کرے اور عبادتیں بجا لائے۔ اگر اسے گمان ہو کہ دس دن تمام ہونے سے پہلے خون آجائے گا تو پھر وہ غسل نہ کرے۔

مسئلہ ۵۱۲ – اگر کوئی عورت دس دن سے پہلے پاک ہو جائے لیکن ابھی وہ احتمال رکھتی ہے کہ فرج میں خون موجود ہے تو اسے چاہیئے کہ تھوڑی سی روئی اندر داخل کر کے تھوڑی دیر کے بعد نکالے۔ اگر خون نہ ہو اور معلوم ہو جائے کہ وہ پاک ہو چکی ہے تو غسل کرے۔ اور نمازیں پڑھنی شروع کر دے اور اگر معلوم ہو جائے کہ ابھی پاک نہیں ہوئی، اگرچہ معمولی زردی کا کپاس پر لگنے سے ہی کیوں نہ سمجھ لے، اگر تو اس کی کوئی عادت نہ ہو یا عادت ہو لیکن دس دن عادت ہو تو یہ عورت ٹھہری رہے۔ اگر تو دس دن سے پہلے پاک ہو جائے تو غسل کرے اور اگر دس دن پر جا کر پاک ہو یا خون دس دن سے آگے بھی چلا جائے تو پھر دس دن پر غسل کرے، اور

اعمال شروع کر دے۔ اور اگر ایسی عورت کی پہلے عادت دس دن سے کم ہو اور پھر اسے معلوم ہو جائے کہ اس دفعہ دس دن سے پہلے یا دسویں دن تک خون بند ہو جائے گا تو پھر بھی غسل نہ کرے۔ لیکن اگر احتمال دے کہ شاید اس دفعہ کا خون دس دن سے بھی آگے چلا جائے گا تو پھر اس قسم کی عورت کے لیے اس حالت میں احتیاط واجب اسی میں ہے کہ دو دن تک وہ عادت سابقہ کے بعد والے دنوں میں عبادت چھوڑے رکھے، پھر اس کے بعد کے دنوں میں دسویں تک جو چیزیں حائض پر حرام ہیں چھوڑتی رہے اور جو چیزیں مستحاضہ پر واجب ہیں بجا لاتی رہے۔ اگر تو یہ خون دس دن سے پہلے یا دس دن پر رک جائے تو یہ تمام دن عادت کے بعد والے بھی حیض ہوں گے اور اگر یہ خون دس دن سے بھی گزر جائے تو پھر اس صورت میں صرف اس کے سابقہ عادت کے دن حیض ہوں گے اور باقی استحاضہ ہوں گے۔ اور اسے وہ عبادتیں جو عادت کے دنوں کے بعد میں بجا نہیں لائی تھی قضا کرنی پڑیں گی۔

مسئلہ ۵۱۳۔ اگر کسی عورت نے چند ایام کو حیض قرار دینے کی وجہ سے عبادتیں چھوڑ دی تھیں، لیکن اسے بعد میں معلوم ہو گیا تھا کہ وہ دن حیض کے نہیں تھے تو اس پر واجب ہے کہ ان دنوں کی نمازیں اور روزے قضا کرے۔ اسی طرح وہ چند دن عبادتیں اس گمان میں بجا لاتی رہی کہ یہ خون ان دنوں میں حیض کا نہیں ہے لیکن بعد میں معلوم ہو گیا ہو کہ وہ خون حیض کا تھا تو اس پر بھی واجب ہے کہ وہ روزے جو ان دنوں میں رکھتی رہی انھیں دوبارہ بجا لائے۔

نفاس

مسئلہ ۵۱۴۔ جب بچہ کی پہلی کوئی جزو باہر آ جائے اور اس کے ساتھ جو خون عورت دیکھے، جو دس دن سے کم یا دس دن تک ہو، وہ خون نفاس کہلاتا ہے۔ اور عورت کو اس حالت میں نفسا کہتے ہیں۔

مسئلہ ۵۱۵۔ جو خون بچہ کی کوئی جزو باہر آنے سے پہلے آئے گا وہ نفاس نہیں ہے[1]۔ مسئلہ ۵۱۶۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ بچہ کی خلقت پوری ہو چکی ہو۔ بلکہ اگر خون کا لوتھڑا باہر آئے اور اس کے متعلق یا تو خود عورت جانتی ہو یا چار دایہ گواہی دے دیں کہ یہ اگر رحم میں رہ جاتا تو اس سے بچہ ہی بنتا اور پیدا ہوتا تو اس کے آ جانے کے بعد بھی جو خون عورت کو دس دن تک آتا رہے وہ بھی نفاس ہوگا۔

[1] م۔ محق

مسئلہ ۵۱۷ - خونِ نفاس کی کمی میں کوئی حد نہیں بلکہ ایک لحظہ بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن زیادہ سے زیادہ اس کی حد دس دن ہے۔ پاکستان میں جو عورتوں میں رسم ہے کہ وہ چالیس دن اپنے آپ کو نفاس میں سمجھتی ہیں اور نمازیں وغیرہ نہیں پڑھتیں یہ سب ناجائز ہے۔ بلکہ عورت کو خونِ نفاس رُکنے کے بعد نمازیں وغیرہ پڑھنا واجب ہے[۱]

مسئلہ ۵۱۸ - اگر شک ہو کہ اس سے کوئی چیز سقط ہوئی ہے یا نہ یا اگر چہ یقیناً سقط ہوئی اس کے متعلق شک ہو کہ اگر رہ جاتا تو اس سے بچہ پیدا ہوتا یا نہ تو اس صورت میں جستجو وغیرہ کرنا ضروری نہیں۔ اور جو خون اس حالت میں آجائے وہ نفاس بھی نہ ہو گا۔

مسئلہ ۵۱۹ - نفاس والی عورت کا حکم وہی ہے جو حیض والی عورت کا حکم ہے۔ جو چیزیں اس پر حرام ہیں نفاس والی پر بھی حرام ہیں اور جو چیزیں حیض والی عورت پر واجب و مستحب و مکروہ ہیں، نفاس والی پر بعینہٖ اسی طرح ہیں[۲]

مسئلہ ۵۲۰ - نفاس کی حالت میں عورت کو طلاق دینا اور اس سے مجامعت کرنی حرام ہے۔ لیکن اگر نعوذ باللہ اس کا شوہر اس سے مجامعت کرے تو احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ حیض والا کفارہ دے[۳]

مسئلہ ۵۲۱ - جب عورت نفاس کے خون سے پاک ہو جائے تو فوراً غسل کرے اور نمازیں وغیرہ بھی شروع کر دے اور اگر پھر دوبارہ خون آجائے تو پھر دیکھا جائے کہ پہلا خون اور وسط خالی دن اور یہ آخری دن جن میں خون دوبارہ آیا، سب دس دن یا دس دن سے کم ہوں تو پھر یہ سب دن نفاس کے ہوں گے اور ان خالی دنوں میں اگر روزہ وغیرہ رکھا ہو تو پھر دوبارہ اس کی قضا بجا لائے۔

مسئلہ ۵۲۲ - اگر نفاس کا خون رُک جائے لیکن عورت یہ احتمال دے کہ شائد اندر ابھی خون موجود ہے تو پھر وہ تھوڑی سی روئی لے کر اندر داخل کرکے ٹھہر جائے اور پھر نکالے اگر تو پاک ہو، تو پھر غسل کرے اور نمازیں شروع کر دے[۴]

مسئلہ ۵۲۳ - اگر کسی عورت کو نفاس کا خون دس دن سے زیادہ آجائے تو پھر یہ اُتنے دن نفاس کا خون قرار دے جو خونِ حیض میں اس کی عادت ہو اور باقی کو نفاس قرار دے اور اگر کسی عورت کی حیض

---

[۱] م۔ محسن [۲] م۔ محسن [۳] متفق ہے، بلکہ ظاہراً سید محسن کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ کفارہ بھی واجب ہونا چاہیئے۔ واللہ اعلم۔ محسن [۴] م۔ محسن

میں کوئی مدت خاص عادت نہ ہو تو پھر ایسی عورت نفاس دس دن تک قرار دے اور باقی دنوں میں استحاضہ سمجھے[1]

مسئلہ ۵۲۴ - جس عورت کی حیض میں عادت دس دن سے کم ہو، لیکن وہ نفاس میں اس عادت حیض والے دنوں سے زیادہ دن خون نفاس دیکھ لے تو اسے چاہیئے کہ وہ نفاس کا خون اتنے ہی دن بنائے جتنے دن اس کی حیض میں عادت تھی۔ لیکن پھر بھی اس کے لیے احتیاط واجب اس میں ہے کہ دو دن اس کے بعد تک عبادت چھوڑے رکھے اور ان دو دنوں کے بعد سے لے کر دسویں تک استحاضہ والی عورت پر جو چیزیں واجب ہیں وہ بجالاتی رہے۔ اور جو چیزیں حرام ہیں وہ چھوڑتی رہے۔ پھر اگر اس کا یہ خون دس دن سے آگے بھی چلا جائے تو اس کے لیے نفاس صرف حیض والے عادت کے دن ہوں گے اور اس کے بعد سب استحاضہ ہوگا۔ اور جو اعمال ان دنوں میں وہ چھوڑ چکی تھی ان کی دوبارہ قضا کرے۔ مثلاً کسی عورت کی عادت حیض میں چھ دن تھی، لیکن اسے نفاس کا خون چھ دن سے زیادہ آگیا ہے تو وہ نفاس کا خون تو چھٹے تک قرار دے گی لیکن احتیاط واجب اس کے لیے یہ ہے کہ ساتویں اور آٹھویں کو بھی عبادت بجا نہ لائے۔ اور نویں اور دسویں میں استحاضہ والے اعمال بجالائے اور وہ چیزیں نہ کرے جو نفاس والی عورت پر حرام ہیں۔ اور جب یہ خون دسویں سے آگے تک چلا جائے تو صرف پہلے چھ دن نفاس قرار دے اور باقی سب دنوں کو استحاضہ۔ اور جو عبادت چھٹے کے بعد چھوڑ چکی ہو ان کی قضا کرے۔

مسئلہ ۵۲۵ - جس عورت کی حیض میں ایک عادت ہو اگر اسے بچہ جننے کے بعد ایک ماہ تک یا اس سے زیادہ تک خون آتا رہا ہو تو وہ اپنی حیض کی عادت والے دن نفاس قرار دے۔ اور باقی سب دنوں میں صرف دس دن تک استحاضہ قرار دے۔ اگرچہ وہ دن اس کی سابقہ عادت کے دنوں میں کیوں نہ آپڑیں۔ مثلاً جس عورت کی حیض میں عادت ہو کہ وہ ہر مہینے کی بیسویں سے لے کر ستائیسویں تک خون حیض دیکھتی تھی لیکن اس نے دسویں کو بچہ جنا ہو اور اس کا خون اس کے بعد ایک مہینے یا زیادہ تک چلا گیا ہو تو وہ صرف سترھویں تک نفاس کا خون قرار دے گی اور سترھویں سے لے کر دس دن بعد تک استحاضہ، اگرچہ یہ دن جنہیں اس نے استحاضہ قرار دیا ہے اس کے حیض والے دن میں آرہے ہیں، اور جب

[1] م - محقق

دس دن استحاضہ کے قرار دے چکے تو پھر جو خون آ رہا ہے اگر وہ اس کی حیض کی عادت میں واقع ہو جائے تو وہ دن حیض کے قرار دینے پڑیں گے۔ اگرچہ ان میں حیض کی علامتیں نہ بھی ہوں اور اگر یہ دن حیض کی عادت میں نہ آ رہے ہوں، لیکن ان میں حیض کے خون کی علامتیں موجود ہوں تو بھی انھیں حیض کے دن بنانے ہوں گے۔ لیکن اگر اس خون میں نہ حیض کی علامتیں ہوں اور نہ یہ حیض کی عادت والے دنوں میں آ پڑا ہو تو پھر وہ استحاضہ قرار دینا پڑے گا۔ نہ حیض۔

مسئلہ ۵۲۶۔ جس عورت کے لیے حیض میں عادت نہ ہو اگر اسے بچہ جننے کے بعد ایک مہینہ یا اس سے زائد تک خون متصل آتا رہے تو اس کے لیے نفاس کا خون صرف پہلے دس دن ہوں گے اور اس کے بعد دس دن استحاضہ ہوں گے۔ اور اس کے بعد اگر اس میں حیض کی علامتیں موجود ہوئیں تو حیض ہوگا ورنہ وہ بھی استحاضہ ہوگا۔

غسل مس میت

مسئلہ ۵۲۷۔ اگر انسان کے بدن کا کوئی حصہ ایسے مرے ہوئے انسان کے بدن کے کسی حصہ سے چھو جائے کہ وہ مرنے کے بعد ٹھنڈا ہو چکا ہے اور ابھی اسے غسل بھی نہ دیا جا چکا ہو تو اس زندہ چھونے والے انسان پر غسل کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ خواہ اس کا اس کے بدن سے مس ہونا (چھونا) نیند میں یا جاگتے میں خواہ با اختیار ہو یا بے اختیار۔ حتیٰ کہ اگر زندہ کا ناخن اور ہڈی مردہ کے ناخن یا ہڈی سے چھو جائے تو بھی زندہ کو غسل کرنا چاہیئے۔ البتہ مردہ حیوان سے چھو جانے سے غسل کرنا واجب نہیں ہوتا۔[1]

مسئلہ ۵۲۸۔ ایسے مرے ہوئے انسان کے بدن سے مس کرنے سے کہ جو ابھی تمام کا تمام ٹھنڈا نہیں ہو چکا ہے غسل واجب نہیں ہوتا۔ اگرچہ وہ اس کا عضو ٹھنڈا ہی کیوں نہ ہو چکا ہو۔ کہ جسے اس زندہ نے مس کیا ہے۔

مسئلہ ۵۲۹۔ اگر زندہ کے بال مرے ہوئے انسان کے بدن سے لگ جائیں یا اس کا بدن مرے

[1] م۔ محق

ہوئے انسان کے بالوں سے لگ جائے یا اس کے بال مرے ہوئے انسان کے بالوں سے لگ جائیں تو ان تمام صورتوں میں احتیاط واجب اسی میں ہے کہ غسل کرے[۱]

مسئلہ ۵۳۰ - اگر بچہ مر جائے تو اس کے مس کرنے سے بھی غسل واجب ہو جاتا ہے۔ بلکہ اگر بچہ کا سقط ہو جائے تو بھی غسل واجب ہے جبکہ اس کے چار مہینے تمام ہو چکے ہوں۔ بلکہ احتیاط واجب تو اس میں ہے کہ اس سقط بچے کے مس کرنے سے کہ جسے چار مہینے بھی تمام نہیں ہوئے غسل کرنا چاہیئے۔ پس اگر کسی عورت کا چار ماہ کا بچہ مرا ہوا دنیا میں آئے تو اس کی ماں پر غسل مس میّت واجب ہے۔ بلکہ اگر چار ماہ سے کم کا بھی مرا ہوا آئے تو بھی اسے احتیاط واجب کے لحاظ سے غسل مس میّت کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۵۳۱ - جس بچہ کی ماں اسے جننے کے وقت مر جائے اور وہ بچہ اس کے مرنے کے بعد باہر آئے تو اس بچہ پر جبکہ بالغ ہوگا غسل مس میّت کرنا واجب ہوگا۔

مسئلہ ۵۳۲ - اگر کوئی شخص ایسی میّت کو مس کرے کہ جس کے تینوں غسل تمام ہو چکے ہیں تو پھر غسل واجب نہیں ہوتا۔ لیکن اگر تیسرے غسل کے تمام ہونے سے پہلے اسے مس کرے اگرچہ اس عضو کا غسل تیسرا ابھی تمام ہو گیا لیکن ابھی پورے بدن کا تیسرا غسل تمام نہ ہوا ہو تو پھر بھی مس کرنے والے پر غسل کرنا واجب ہوگا۔

مسئلہ ۵۳۳ - اگر کوئی بچہ یا دیوانہ شخص کسی مرے ہوئے انسان کو چھو لے تو پھر ان پر غسل تب واجب ہوگا جب بچہ بالغ ہو جائے اور دیوانہ عقلمند ہو جائے[۲]

مسئلہ ۵۳۴ - اگر کسی زندہ انسان سے کوئی عضو کاٹ لیا جائے یا ایسے مردہ انسان سے کوئی عضو کاٹا جائے کہ جسے ابھی تک غسل نہیں دیا جا چکا۔ اگر یہ عضو جسے ان دونوں سے کاٹا گیا ہے ہڈی وغیرہ رکھتا ہو یعنی ہڈی دار ہو تو پھر اس کے مس کرنے سے بھی غسل واجب ہو جاتا ہے۔ اور اگر بغیر ہڈی کے صرف گوشت ہی گوشت ہو تو پھر اس کے مس کرنے سے غسل واجب نہیں ہوتا[۳]

مسئلہ ۵۳۵ - ایسی ہڈی کے مس کرنے سے کہ جس کے ساتھ گوشت نہ ہو اور اسے غسل بھی نہ دیا جا چکا ہو خواہ وہ ہڈی کسی مرے ہوئے انسان سے جدا ہوئی ہو یا زندہ انسان سے تو اس کے مس کرنے میں بھی احتیاط واجب یہی ہے کہ غسل کرے اور یہی حکم اس دانت کو مس کرنے کا ہے کہ جو مردہ سے علیحدہ ہوا ہو اور اس مردہ کو غسل بھی نہ دیا جا چکا ہو۔ لیکن کسی زندہ انسان کے دانت

---

۱ م۔ محقق ۲ م۔ محقق ۳ م۔ محقق

کے مس کرنے سے کہ جسے اس سے جدا کیا گیا ہے۔ جبکہ اس کے ساتھ گوشت نہ ہو یا گوشت بہت ہی معمولی ساتھ ہو، غسل واجب نہیں ہوتا۔[1]

مسئلہ ۵۳۶۔ مس میت کے غسل کرنے کا طریقہ بعینہٖ جنابت کے غسل والا ہے۔ لیکن مس میت کے غسل کرنے کے بعد اگر نماز پڑھنا چاہے تو وضو کرنا بھی ضروری ہوگا۔[2]

مسئلہ ۵۳۷۔ اگر کوئی ایک مرے ہوئے انسانوں کو مس کرے یا ایک انسان کو کئی دفعہ مس کرے تو ان سب کے لیے ایک غسل کرنا کافی ہے۔

مسئلہ ۵۳۸۔ جس شخص پر مس میت کا غسل واجب ہوا اور وہ ابھی تک بجا نہ لایا ہو تو اس کے لیے مسجد میں ٹھہرنا اور مجامعت کرنی یا ان سورتوں کا پڑھنا کہ جن میں سجدہ واجب ہے حرام نہیں ہے لیکن نماز یا اس قسم کی عبادت کہ جس میں طہارت شرط ہے اسکے لیے اسے غسل اور وضو کرنا کرنا واجب ہے۔[3]

احکام محتضر

مسئلہ ۵۳۹۔ جس مسلمان پر حالتِ موت طاری ہو یعنی جان دینے کا وقت ہو، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بڑا ہو یا چھوٹا، اسے پیٹھ کے بل ایسا سلانا واجب ہے کہ اس کے پاؤں قبلہ کی طرف ایسے ہوں کہ اگر وہ اسی حالت میں اٹھ کر بیٹھے تو اس کا منہ قبلہ کی طرف ہو۔ اگر اسے اس طرح پوری طرح سلانا ممکن نہ ہو تو جتنا ممکن ہو اسے اس حالت میں سلایا جائے اور اگر یہ بھی اس کے لیے ممکن نہ ہو تو پھر قبلہ کی طرف منہ کرکے بٹھلایا جائے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر اسے بائیں پہلو یا دائیں پہلو قبلہ کی طرف منہ کرکے سلایا جائے۔[4]

مسئلہ ۵۴۰۔ احتیاط واجب اس میں ہے کہ جب تک میت کو غسل نہ دے دیا جائے اسے قبلہ کی طرف منہ کرکے سلائے رکھیں۔ لیکن جب اس کو غسل دے چکیں تو بہتر ہے کہ اسے اس حالت کی طرح سلائیں کہ جس حالت میں اس پر نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔

مسئلہ ۵۴۱۔ مسلمان کو قبلہ کی طرف سلانا ہر مسلمان پر واجب ہے اور میت کے ولی سے اجازت لینا بھی ضروری نہیں۔

مسئلہ ۵۴۲۔ جان کنی کے وقت مستحب ہے کہ اسے شہادتین اور بارہ اماموں کا اقرار اور دوسرے اسلامی

---

[1] م ۔ محن [2] احتیاط اسی میں ہے [3] م ۔ محن [4] ظاہر متفق ہے محسن

عقیدے اس طرح پڑھائے جائیں کہ وہ اسے سمجھے اور اس کا آخر وقت تک تکرار کیا جائے۔

مسئلہ ۵۴۳ ۔ اس دعا کا مرنے والے کو اس طرح پڑھنا مستحب ہے کہ وہ سمجھ رہا ہو۔ اللّٰھم اغفرلی الکثیر من معاصیك واقبل منی الیسیر من طاعتك یامن یقبل الیسیر و یعفوا عن الکثیر واقبل منی الیسیر واعف عنی الکثیر انك انت العفو الغفور اللّٰھم ارحمنی فانك رحیم

مسئلہ ۵۴۴ ۔ جس کی جان کنی سخت ہو رہی ہو مستحب ہے کہ اسے اس جگہ لٹا یا جائے کہ جہاں وہ گھر میں کسی خاص جگہ نماز پڑھنے کا عادی تھا۔

مسئلہ ۵۴۵ ۔ جان کنی کی آسانی کے لیے مرنے والے کے سرہانے سورۂ یٰسٓ، والصافات و احزاب و آیۃ الکرسی اور سورۂ اعراف کی پنجاہسویں آیت اور سورۂ بقرہ کی آخری تین آیتیں پڑھے بلکہ جتنا ممکن ہو سکے اس کے سرہانے قرآن پڑھا جائے۔

مسئلہ ۵۴۶ ۔ مرنے والے کو تنہا چھوڑ دینا اس کے پیٹ پر کوئی چیز رکھنا، شخص جنب و حیض کا اس کے نزدیک بیٹھنا، اس کے نزدیک زیادہ باتیں کرنا اور زیادہ رونا، عورتوں کو تنہا اس کے نزدیک رہنا، یہ سب مکروہ ہیں۔

مرنے کے بعد کے احکام

مسئلہ ۵۴۷ ۔ مستحب ہے کہ مرنے کے بعد اس کی آنکھیں اور ہونٹ اور داڑھیں بند کی جائیں اور اس کے ہاتھ اور پاؤں کو دراز کر کے کوئی کپڑا باندھا جائے۔ اور اگر کوئی رات کو مر جائے تو جہاں مرا ہے وہاں دیا جلائے رکھیں، جنازہ کی تشیع کے لیے مومنین کو خبر دی جائے۔ اور دفن کرنے میں جلدی کی جائے البتہ اگر اس کے مرنے کا یقین نہ ہوا ہو تو اتنا صبر کیا جائے کہ اس کے مرنے کا یقین ہو جائے اور اگر مرنے والی حاملہ عورت ہو کہ جس کے پیٹ میں ابھی بچہ زندہ ہو تو اتنی دیر تک دفن میں تاخیر کی جائے کہ اس کا پیٹ چاک کر کے بچہ کو نکال کر اس کا پہلو سیا جائے۔

غسل و کفن و نماز و دفن کے احکام

مسئلہ ۵۴۸ ۔ ہر مسلمان کو خواہ وہ شیعہ اثنا عشریہ بھی نہ ہو غسل دینا اور کفن و دفن کرنا ہر مسلمان مکلف پر

واجب کفائی ہے، یعنی کہ اگر بعض مسلمان اس کام کو انجام دے دیں تو باقی سے ساقط ہوجاتا ہے اور کوئی بھی انجام نہ دے تو سب مسلمان گنہگار ہوں گے[1]

مسئلہ ۵۴۹ ۔ جب کوئی مسلمان غسل و دفن وغیرہ دینے میں شروع ہو جائے تو پھر دوسروں پر واجب نہیں کہ وہ بھی اقدام کریں لیکن اگر وہ ادھورا کام کر کے چھوڑ جائے تو پھر دوسرے مسلمانوں پر اس کا تمام کرنا واجب ہے

مسئلہ ۵۵۰-اگر یقین ہو کہ فلاں میت کے غسل و کفن وغیرہ میں بعض مسلمان مشغول ہو چکے ہیں تو پھر دوسروں سے ساقط ہے لیکن اگر شک ہو یا گمان کہ کوئی اقدام کر رہا ہے یا نہ تو پھر دوسروں پر اقدام کرنا واجب ہے ۔

مسئلہ ۵۵۱ ۔ اگر کسی کو یقین ہو کہ غسل و کفن و نماز میت کو باطل طریقہ پر دی گئی ہے تو پھر دوبارہ صحیح طریقہ پر دینا واجب ہے اور اگر شک ہو کہ صحیح تھے یا نہ یا گمان ہو کہ باطل دیے گئے ہیں لیکن یقین نہ ہو تو پھر دوبارہ بجالانے کی ضرورت نہیں ۔

مسئلہ ۵۵۲ ۔ غسل و کفن و نماز کے لیے مرنے والے کے ولی و وارث سے اجازت لینی ضروری ہے عورت کا ولی اس کا شوہر ہوتا ہے اور شوہر کے بعد عورت کے ولی وہ مرد ہیں جو اس کا ارث پاتے ہیں اور [illegible] کی عورتوں سے مقدم ہیں ۔

مسئلہ ۵۵۳ ۔ کوئی شخص دعویٰ کرے کہ میں مرنے والے کا وصی ہوں یا ولی ہوں یا اس کے ولی نے مجھ ان کاموں کی اجازت دی ہے، اگر اس کے اس دعویٰ سے اس کا اطمینان ہو جائے اور کوئی دوسرا اس کے خلاف بھی ادعا نہ کرے تو پھر سب کام اس کے حوالے ہوں گے ۔ اور اگر اس کے متعلق اس دعویٰ کا اطمینان نہ ہو یا کوئی دوسرا اس کا معارض موجود ہو اگر اس صورت میں پہلے شخص کی دو عادل گواہی دیں تو پھر بھی سب کام اس کے حوالہ ہوں گے ۔

مسئلہ ۵۵۴ ۔ اگر مرنے والا اپنے شرعی ولی کے علاوہ کسی کو اپنے غسل و کفن و نماز کے لیے معین کر گیا ہو تو پھر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ان کاموں کے لیے اس معین آدمی اور اس کے شرعی ولی سے اجازہ لیا جائے جب کوئی کسی کو اپنے غسل و کفن و نماز کے لیے وصیت کر جائے تو اس پر اس وصیت کا قبول کرنا ضروری نہیں ۔ لیکن اگر قبول کر لے تو پھر اسے ان کاموں کو بجالانا واجب ہے[2]

---

[1] م ۔ محسن [2] م محسن

احکامِ غُسل

مسئلہ ۵۵۶ - میت کو تین غسل دینے واجب ہیں۔ پہلا غسل ایسے پانی سے کہ جس میں سدر ملی ہوئی ہو۔ دوسرا غسل ایسے پانی سے کہ جس میں کافور ملی ہوئی ہو۔ تیسرا غسل خالص پانی سے مسئلہ ۵۵۷ اور کافور اتنی زیادہ نہ ہو کہ پانی کو مضاف کر دیں اور اتنی کم بھی نہ ہوں کہ کہا جائے کہ اس پانی میں کچھ بھی نہیں مسئلہ ۵۵۸ اگر سدر اور کافور جتنی ضروری ہے نہ مل سکے تو پھر جتنی بھی مل سکے ڈالی جائے[1]

مسئلہ ۵۵۹ - جس شخص نے حج کا یا عمرہ کا احرام باندھا ہوا ہو اور پھر اسی حالت میں حج یا عمرہ کے تمام کرنے سے پہلے فوت ہو جائے تو اس کو غسل دینے کے وقت کافور کے پانی سے غسل نہ دیا جائے۔ بلکہ کافور والے غسل کے عوض بھی خالص پانی سے غسل دیا جائے[2]

مسئلہ ۵۶۰ - اگر کافور یا سدر بالکل نہ مل سکے یا موجود تو ہو لیکن اس کا استعمال شرعاً جائز نہ ہو جیسے وہ غصبی ہو تو پھر ان کے بدلے بھی ایک ایک خالص پانی سے میت کو غسل دیا جائے[3]

مسئلہ ۵۶۱ - جو شخص میت کو غسل دینا چاہے اس میں شرط ہے کہ وہ بارہ اماموں کے ماننے والا ہو، مسلمان بالغ، عاقل اور مسائل غسل سے واقف ہو مسئلہ ۵۶۲ جو میت کو غسل دے رہا ہے اسے چاہیئے کہ قصدِ قربت یعنی اللہ کے حکم بجا لانے کے قصد سے غسل دے اور ہر ہر غسل میں دوبارہ نیت کرے۔

مسئلہ ۵۶۳ - مسلمان کے بچہ کو غسل دینا اگرچہ وہ زنا کا بھی ہو واجب ہے۔ البتہ کافر اور اس کی اولاد کو غسل و کفن و دفن کرنا جائز نہیں۔ اور اگر کوئی بچگی سے دیوانہ ہو اور اسی حالت میں بالغ بھی ہو چکا ہو، اگر اس کے ماں باپ یا ایک ان میں سے مسلمان ہو تو اس کو غسل دینا بھی واجب ہے اور اگر ان میں سے کوئی بھی مسلمان نہ ہو تو اسے غسل دینا جائز نہیں۔

مسئلہ ۵۶۴ - سقط ہوا بچہ اگر چار ماہ یا اس سے زائد کا ہو تو اسے بھی غسل دیا جائے۔ اور اگر چار ماہ سے کم کا ہو تو پھر اسے کپڑے میں لپیٹ کر بغیر غسل کے دفن کر دیا جائے۔

مسئلہ ۵۶۵ - مرد کا عورت کو اور عورت کا مرد کو غسل دینا حرام ہے۔ صرف بیوی اپنے شوہر کو اور شوہر اپنی

---

[1] م۔ محقق [2] م۔ محقق [3] م۔ محقق

بیوی کو غسل دے سکتا ہے، لیکن پھر بھی ان کے لیے بہتر یہی ہے کہ ایک دوسرے کو غسل نہ دیں۔[1]

مسئلہ ۵۶۶ ۔ مرد ایسی بچی کو کہ جس کی عمر تین سال سے زیادہ نہیں اور عورت ایسے بچہ کو جس کی عمر تین سال سے زائد نہیں غسل دے سکتے ہیں۔[2]

مسئلہ ۵۶۷ ۔ اگر مرد کو غسل دینے کے لیے مرد ممکن نہ ہو تو پھر اسے ہر وہ عورت جو اس کی محرم ہے یعنی ماں، بہن، پھوپھی، خالہ یا رضاعی ہمشیرہ وغیرہ اسے کپڑے کے نیچے غسل دے سکتی ہیں۔ اسی طرح اگر عورت کو غسل دینے کے لیے عورت ممکن نہ ہو تو پھر اس کے محرم مرد خواہ وہ نسب کی وجہ سے ہوں یا دودھ پینے کی وجہ سے مثل بھائی، باپ، چچا، ماموں وغیرہ کپڑے کے نیچے غسل دے سکتے ہیں۔[3]

مسئلہ ۵۶۸ ۔ اگر مرد، مرد کو اور عورت، عورت کو غسل دے رہے ہوں تو سوائے آگے اور پیچھے کے باقی میت کے سب بدن کو برہنہ کر دیں۔

مسئلہ ۵۶۹ ۔ غسل دینے والے کا میت کے آگے اور پیچھے کے مقام کو دیکھنا حرام ہے۔ اور اگر دیکھ لے تو گنہگار ہو گا۔ لیکن پھر بھی غسل صحیح ہو گا۔

مسئلہ ۵۷۰ ۔ اگر میت کے بدن کی کوئی جگہ نجس ہو تو اسے اس جگہ کے غسل دینے سے پہلے پاک کر لینا چاہیئے لیکن سب سے بہتر یہ ہے کہ تمام میت کے بدن کو غسل دینے سے پہلے پاک کر لینا چاہیئے۔[4]

مسئلہ ۵۷۱ ۔ میت کو غسل دینے کا طریقہ ویسے ہی ہے کہ جیسے غسل جنابت کا بیان کیا گیا ہے لیکن احتیاط واجب اسی میں ہے کہ جب تک اسے غسل ترتیبی دینا ممکن ہو تو غسل ارتماسی نہ دیا جائے۔ اور غسل ترتیبی میں بھی پانی اس کے تین حصہ بدن یعنی سر، دائیں اور بائیں پر برتن سے ڈالا جائے۔ نہ یہ کہ ان تین حصوں کو علیحدہ علیحدہ پانی میں ڈبویا جائے۔

مسئلہ ۵۷۲ ۔ جو شخص حالت جنابت میں یا عورت حالتِ حیض میں مر جائے تو انہیں صرف غسل میت دینا کافی ہے۔ اور غسل جنابت اور حیض کا علیحدہ دینے کی ضرورت نہیں۔[5]

مسئلہ ۵۷۳ ۔ غسل دینے کی مزدوری اور اجرت لینا حرام ہے۔ اور اگر کوئی کسی مردہ کو اس نیت سے

---

[1] م ۔ محسن [2] م ۔ محسن [3] اگر مرد نہیں تو غسل ساقط ہے۔ لیکن احتیاط اس میں ہے کہ عورت کپڑے کے نیچے غسل اس طریقہ سے دے کہ ہاتھ بھی نہ لگے اور نظر بھی نہ پڑے۔ پھر غسل دینے کے بعد اس کا بدن کفن دینے سے پہلے صاف کیا جائے۔ محسن [4] م ۔ محسن [5] م ۔ محسن

غسل دے کہ اس کی اجرت لے گا تو وہ غسل باطل ہے۔ البتہ غسل کے مقدمات وغیرہ کی اجرت لی جاسکتی ہے۔[1]

مسئلہ ۵۷۴ اگر غسل کے لیے پانی موجود نہ ہو یا پانی میت پر ڈالنے سے کوئی مانع ہو تو پھر ہر غسل کے عوض اسے ایک تیمم دیا جائے اور احتیاط واجب اس میں ہے کہ تین تیمم کے علاوہ ایک چوتھا تیمم تین غسلوں کے عوض کی نیت سے بھی دے۔ ہاں اگر تیسرے تیمم دینے کے وقت یہ نیت کرے کہ یہ تیمم وہ ہے کہ جو موجودہ تکلیفِ شرعی کے لیے ضروری ہے یعنی مافی الذمہ کے قصد سے بجالائے تو پھر چوتھے تیمم کی ضرورت نہیں۔[2]

مسئلہ ۵۷۵۔ جو شخص میت کو تیمم دے رہا ہے اسے چاہیئے کہ وہ اپنے ہاتھ زمین پر مارے اور مردہ کے منہ اور اس کے دونوں ہاتھوں کے پشت پر مسح کرے، اور اگر ممکن ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ مردہ کے ہاتھ کو زمین پر مار کر اسے اپنے ہاتھوں سے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرایا جائے۔[3]

احکامِ کفنِ میّت

مسئلہ ۵۷۶۔ ہر مسلمان میت کو تین کپڑوں سے کفن دینا واجب ہے اور وہ لنگ، پیراہن سرتاسری ہے۔[4]

مسئلہ ۵۷۷۔ لنگ سے مراد وہ کپڑا ہے جو ناف سے لے کر زانو تک بدن کو ڈھانپ سکے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ سینہ سے لے کر پاؤں تک پہنچ سکے۔

پیراہن سے مراد وہ کپڑا ہے جو کہ کندھوں سے لے کر پنڈلیوں کے نصف تک پہنچ سکے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ وہ بھی پاؤں تک پہنچ سکے۔

سرتاسری سے مراد وہ کپڑا ہے کہ جو سر سے لے کر پاؤں تک لمبا ہو کہ دونوں طرف اسے گرہ لگانی ممکن ہو اور عرض میں اتنی ہو کہ ایک طرف پہلو سے دوسرے پہلو کی طرف اٹھایا جاسکے۔ **مسئلہ ۵۷۸** یہ مقدار کفن کی واجب ہے۔ جو ہر میت کے لیے ضروری ہے۔ البتہ کچھ اور کپڑے بھی مرد اور عورت کے لیے مستحب ہیں۔[5]

---

[1] متفق ہیں صرف غسل کا باطل ہونا مذکور نہیں محسن [2] تینوں غسلوں میں سے کسی ایک غسل میں غسل مافی الذمہ کا قصد کر لینا کافی ہے محسن
[3] متفق ہیں صرف عبارت مختلف ہے مضموناً اتفاق ہے محسن [4] م۔ محسن [5] م۔ محسن

مرد کے لیے کفن:- پیراہن ۲گز ۸گرہ ، لنگ ۱گز ۸گرہ ، سرتاسری ۳گز بارہ گرہ ، رآن پیچ ۱گز ۴گرہ عمامہ ۳گز ، سب سے اوپر کی چادر ۴گز - کُل ۱۸گز کفن مستحباب اور واجبات کے لیے کافی ہے
عورت کے لیے:- علاوہ پہلے تینوں کے مقنعہ ۱/۲ ۱گرہ ، اوڑھنی ۱گز ۸گرہ ، سینہ بند ۲گرہ - کُل ۱۸گز سبھی مستحباب اور واجبات کے لیے کافی ہے۔

مسئلہ ۵۷۹- اگر مرنے والے کے تمام وارث بالغ ہوں اور وہ اجازت دے دیویں کہ اس کا کفن مستحب بھی اسی کے چھوڑے ہوئے مال سے بنا لیا جائے تو پھر کوئی حرج نہیں۔ ورنہ صرف واجب مقدار کفن کی اس کے مال متروکہ سے لی جائے گی۔ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ جو اس کے وارث نابالغ ہوں ان کے حصہ سے مستحب کفن نہ لیا جائے [۱]

مسئلہ ۵۸۰- جس شخص نے وصیت کی ہو کہ اس کے لیے مستحب کفن اس کے تیسرے حصہ مال سے لیا جائے یا اس نے وصیت کی ہو کہ اس کے تیسرے حصہ مال کو ذرا اس پر خرچ کیا جائے لیکن وہ جگہ معین نہ کی ہو یا تیسرے حصہ میں سے کچھ مال خرچ کرنے کی جگہ معین کی ہو اور باقی کے لیے نہ کی ہو تو ان تمام صورتوں میں اس کے لیے مستحب کفن اس کے تیسرے حصہ مال سے لیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ ۵۸۱- اگر کسی نے اپنے واجب کفن کی وصیت ایسی نہ کی ہو کہ اس کے تیسرے حصہ مال متروکہ سے لیا جائے تو پھر یہ کفن اس کے اصل مال سے لیا جائے گا۔ لیکن بہت کم قیمت کا کفن لیا جائے گا۔ البتہ اگر اس کے بالغ وارث اجازت دے دیویں تو پھر اتنی مقدار کا کفن بہتر لیا جائے گا۔ کہ جو ان کی اجازت میں آجائے [۲]

مسئلہ ۵۸۲- عورت کا کفن اس کے شوہر پر واجب ہے اگرچہ اس عورت کا ذاتی مال بھی موجود ہو۔ اسی طرح جس عورت کو طلاق رجعی دی گئی ہو اور وہ اس کے عدت میں مر جائے تو بھی اس کا کفن اس کے شوہر پر ہوگا ، پس اگر کسی کا شوہر بالغ نہ ہو یا دیوانہ ہو تو انکا ولی اس شوہر کے مال سے کفن ادا کریگا [۳]

مسئلہ ۵۸۳- مرنے والے کا کفن ان کے رشتہ داروں پر واجب نہیں ، اگرچہ ان پر اس کے مصارف اس کی زندگی میں واجب بھی کیوں نہ ہوں [۴]

مسئلہ ۵۸۴- تین کپڑے کفن کے جو واجب ہیں اتنے نازک نہیں ہونے چاہئیں کہ جن سے میت کا بدن نیچے سے معلوم

[۱] م۔ محسن [۲] م۔ محسن [۳] م۔ محسن [۴] م۔ محسن

ہو رہا ہو۔

مسئلہ ۵۸۵۔ مردار حیوان کی کھال اور غصبی کپڑے میں کفن کرنا جائز نہیں اگرچہ اس کے علاوہ کوئی چیز نہ بھی مل سکے پس اگر کسی کو غصبی کفن پہنا دیا جائے اور اس کفن کا مالک راضی نہ ہو تو اس میت سے کفن اتار لینا چاہیئے اگرچہ وہ دفن بھی ہو چکا ہو۔

مسئلہ ۵۸۶۔ مردہ کو نجس یا ریشم خالص یا طلا بافت کپڑے میں کفن کرنا جائز نہیں ہے لیکن اگر مجبوری ہو تو پھر کوئی اشکال نہیں۔

مسئلہ ۵۸۷۔ اختیار کی حالت میں ایسا کفن کرنا جو حرام گوشت حیوان کے بالوں سے بنایا گیا ہو جائز نہیں ہے بلکہ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ حلال گوشت حیوان کہ جسے شرعاً ذبح کیا گیا ہے اس کی کھال کا کفن بھی نہ دیا جائے، البتہ اگر حلال گوشت حیوان کے بالوں سے کفن بنایا گیا ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔ لیکن پھر بھی احتیاط مستحب اس کے بھی ترک کرنے میں ہے۔

مسئلہ ۵۸۸۔ اگر کسی میت کا کفن اس کی اپنی نجاست سے یا خارجی نجاست سے نجس ہو گیا ہو۔ اگر وہ کفن پاک کرنے سے یا اتنی مقدار کاٹ دینے سے ضائع نہ ہو جاتا ہو تو پھر اتنی مقدار کو پاک کیا جائے یا کاٹ دیا جائے۔ اگرچہ قبر میں اسے رکھ بھی چکے ہوں۔ اور اگر دھونا یا کاٹنا ممکن نہ ہو تو پھر اگر تبدیل کرنا ممکن ہو تو وہ کفن تبدیل کر کے دوسرا پاک کفن دیا جائے۔

مسئلہ ۵۸۹۔ جو شخص حج یا عمرہ کے احرام کی حالت میں مر جائے اسے بھی دوسروں کی طرح کفن دیا جائے اور اس کے سر اور منہ کے ڈھانپ لینے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۹۰۔ ہر انسان کے لیے مستحب ہے کہ وہ اپنی زندگی ہی کفن، سدر، کافور اپنے لیے مہیا رکھے۔

احکام حنوط

مسئلہ ۵۹۱۔ میت کو غسل دینے کے بعد واجب ہے کہ اسے حنوط کریں۔ حنوط سے مراد یہ ہے کہ اس کی پیشانی

ہاتھ کی ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے، دونوں پاؤں کے انگوٹھے پر کافور ملا جائے۔ لیکن اس کے علاوہ اس کے سر اور ناک پر کافور ملنا مستحب ہے۔ کافور تازہ اور پسی ہوئی ہو اور اگر اتنی پرانی ہو چکی ہو کہ اس کی خوشبو اس سے چلی گئی ہو تو وہ کفایت نہیں کرتی۔

مسئلہ ۵۹۲ - احتیاط واجب اسی میں ہے کہ سب سے پہلے اس کی پیشانی پر کافور ملنی چاہیئے۔ لیکن اس کے بعد دوسری جگہوں میں کوئی خاص ترتیب ضروری نہیں۔

مسئلہ ۵۹۳ - بہتر یہی ہے کہ کافور کفن کرنے سے پہلے کیا جائے لیکن کفن کرنے کی حالت میں یا اسکے بعد بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۹۴ - جس شخص نے حج یا عمرہ کے لیے احرام باندھا ہوا ہو اور طواف کرنے سے پہلے مرجائے تو اسے حنوط کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۹۵ - جس عورت کا شوہر مرجائے اور وہ ابھی عدۂ وفات میں ہو اس پر اگرچہ خوشبو لگانا حرام ہے لیکن اگر وہ بھی اسی عدہ میں مرجائے تو پھر اس کو بھی حنوط لگانا واجب ہے۔

مسئلہ ۵۹۶ - احتیاط واجب اسی میں ہے کہ میّت کو دوسری خوشبوئیں مشک وعنبر وغیرہ کے نہ لگائی جائیں اور ان کو کافور کے ساتھ بھی نہ ملائیں۔

مسئلہ ۵۹۷ - مستحب ہے کہ کچھ خاک شفا کافور میں ملا دیں۔ لیکن ایسی کافور ایسی جگہ نہ لگائیں۔ جو بے احترامی میں آجائے۔ اور خاک شفا بہت زیادہ بھی نہ ہو کہ تمام کو کافور نہ کہا جاسکے۔

مسئلہ ۵۹۸ - اگر کافور نہ مل سکے یا اتنی ملے جو غسل کے لیے ضروری ہے تو پھر حنوط کرنا ضروری نہیں۔ لیکن اگر غسل سے کچھ زیادہ ہو جائے لیکن تمام سات اعضاء کے لیے کافی نہ ہو تو پھر پہلے پیشانی پر ملیں۔

مسئلہ ۵۹۹ - مستحب ہے کہ میّت کے ساتھ قبر میں دو تر و تازہ لکڑیاں رکھی جائیں

نماز میّت کے احکام

مسئلہ ۶۰۰ - ہر مسلمان پر نماز میّت پڑھنی واجب ہے۔ اگرچہ وہ بچہ ہی کیوں نہ ہو لیکن اس کے ماں باپ یا ان میں سے ایک مسلمان ہو۔ جب کہ اس پر چھ سال تمام ہو گئے ہوں۔

مسئلہ ۶۰۱ - چھ سال سے کم بچہ پر نماز میت مستحب ہے لیکن اس بچے پر نماز پڑھنی مستحب نہیں ہے جو مرا ہوا آئے۔

مسئلہ ۶۰۲ - نماز میت غسل اور حنوط اور کفن کرنے کے بعد پڑھنی چاہیئے۔ اگر ان سے پہلے یا ان کے درمیان میں پڑھی جائے اگرچہ بھول جانے کی وجہ سے بھی ہو تو وہ کافی نہیں، بلکہ دوبارہ پڑھی جائے

مسئلہ ۶۰۳ - نماز میت کے لیے وضو یا غسل یا تیمم کرنا واجب نہیں ہے، بلکہ لباس کا پاک ہونا بھی شرط نہیں، کیونکہ نماز میت حقیقت میں دعا ہے اور دعا ہر حالت میں مانگی جا سکتی ہے۔ اگرچہ احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ جو شرائط نماز واجب کے ہیں یہاں پر بھی ان کی رعایت کی جائے۔

مسئلہ ۶۰۴ - نماز پڑھنے والے کا منہ قبلہ کی طرف ہونا ضروری ہے اور واجب ہے کہ میت اس کے سامنے اس طرح ہو کہ میت کا سر نماز پڑھنے والے کے دائیں جانب اور اس کے پاؤں نماز پڑھنے والے کے بائیں جانب ہوں۔

مسئلہ ۶۰۵ - نماز میت جس جگہ پڑھی جا رہی ہے وہ غصبی نہ ہو۔ اور نماز پڑھنے والا بہت بلند جگہ پر نہ کھڑا ہو کہ میت اس کے بہت نیچے پڑی ہو لیکن معمولی تفاوت کا کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۶۰۶ - نماز پڑھنے والے کو میت کے مقابل کھڑا ہونا چاہیئے۔ لیکن اگر جماعت کے ساتھ پڑھی جا رہی ہو تو پھر صفوں میں کھڑے ہونے والے اگرچہ میت کے مقابلہ میں نہ ہوں، کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۶۰۷ - میت پر نماز پڑھنے والا میت سے بہت دور بھی کھڑا نہ ہو لیکن اگر نماز جماعت کے ساتھ ادا کی جا رہی ہو تو پھر دور کھڑا ہونا جبکہ صفیں ایک دوسرے سے متصل ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۶۰۸ - نماز پڑھنے والے اور میت کے درمیان پردہ وغیرہ بھی حائل نہ ہو، لیکن اگر میت تابوت وغیرہ میں رکھی ہو تو اس کا کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۶۰۹ - نماز پڑھنے کی حالت میں میت کا آگا پیچھا ڈھکا ہوا ہو پس اگر میت کے لیے کفن پیدا کرنا ممکن نہ ہو تو پھر نماز کی حالت میں لکڑی وغیرہ کی چیز سے اس کے آگے پیچھے کو ڈھانپا جائے۔

مسئلہ ۶۱۰ - نماز کھڑے ہو کر پڑھے اور نیت میں قصد قربت ہونا شرط ہے اور نیت میں میت کو معین بھی کیا جائے مثلاً نیت کرے کہ میں نماز پڑھتا ہوں اس میت پر قربۃً الی اللہ۔

مسئلہ ۶۱۱ ۔ اگر کوئی ایسا آدمی نہ ہو کہ جو نماز میت پر کھڑا ہو کر پڑھے تو پھر بیٹھ کر بھی نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

مسئلہ ۶۱۲ ۔ اگر کوئی شخص کسی خاص آدمی کیلئے وصیت کر گیا ہو کہ وہ مجھ پر نماز پڑھے تو پھر اسی کو نماز پڑھنی چاہیئے۔ تو پھر احتیاط واجب اسی پر ہے کہ وہ میت کے وارث سے اجازت لیکر نماز پڑھے اور وارث پر واجب ہے کہ اسے اجازت دیدے۔

مسئلہ ۶۱۳ ۔ ایک میت پر متعدد دفعہ نماز پڑھنی مکروہ ہے۔ لیکن اگر میت والا علم و تقویٰ والا ہو تو پھر مکروہ نہیں

مسئلہ ۶۱۴ ۔ اگر کسی میت کو جان بوجھ کر یا بھول کر کسی عذر کی وجہ سے بغیر نماز میت پڑھے دفن کر دیا جائے یا دفن کر چکنے کے بعد معلوم ہو کہ جو نماز اس پر پڑھی گئی ہے وہ باطل تھی تو ان صورتوں میں اسکی قبر پر جب تک اسکا بدن ایک دوسرے سے جدا نہ ہوا ہو نماز میت پڑھی جائے۔

نمازِ میت پڑھنے کا طریقہ۔

مسئلہ ۶۱۵ ۔ نماز میت میں پانچ تکبیریں ہوتی ہیں اور وہ پانچ تکبیریں اس طرح کہی جائیں تو کافی ہیں پہلے نیت کرکے تکبیر کہے یعنی اللہ اکبر کہے پھر دعا پڑھے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ۔ پھر دوسری تکبیر کہکر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَجَمِيْعِ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔ پھر تیسری تکبیر کہکے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ تَابِعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ پھر چوتھی تکبیر کے بعد اگر میت مرد ہے تو کہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا وَّاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَاغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِنْدَكَ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰى اَهْلِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَارْحَمْهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ پھر پانچویں تکبیر کہے۔ اور اگر میت زنانہ ہے تو تکبیر چہارم کے بعد کہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهٖ اَمَتُكَ وَابْنَةُ عَبْدِكَ وَابْنَةُ اَمَتِكَ نَزَلَتْ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا خَيْرًا وَّاَنْتَ اَعْلَمُ بِهَا مِنَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ مُحْسِنَةً فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهَا وَاِنْ كَانَتْ مُسِيْئَةً فَتَجَاوَزْ عَنْهَا وَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عِنْدَكَ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰى اَهْلِهَا فِي الْغَابِرِيْنَ وَارْحَمْهَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

مسئلہ ۶۱۶ ۔ تکبیروں کے بعد دعاؤں کو فوراً پڑھے اور ان میں اتنی دیر نہ کرنے پائے کہ کہا جائے کہ نماز نہیں پڑھ رہا۔

مسئلہ ۶۱۷ ۔ یہ دعائیں اور تکبیریں با جماعت کے ساتھ پڑھنے والے کو بھی پڑھنی چاہیئں۔

نمازِ میّت کے مستحبات

مسئلہ ۶۱۸ - یہ چیزیں نمازِ میّت میں مستحب ہیں۔

۱۔ نماز پڑھنے والے کو وضو یا غسل یا تیمم کر کے نماز پڑھنی چاہئے۔ اور تیمم اس وقت کرے جبکہ وضو یا غسل کرنا ممکن نہ ہو یا ڈر ہو کہ اگر وضو یا غسل کرے تو نماز پڑھی جا چکی ہوگی۔

۲۔ اگر میّت مرد ہو تو پیش امام یا جو شخص اکیلا نماز پڑھ رہا ہے میّت کے وسط کے مقابل کھڑا ہو اور اگر میّت عورت ہو تو پھر اس کے سینے کے مقابل کھڑا ہو۔

۳۔ جوتے اتار کر نماز پڑھے۔ ۴۔ ہر تکبیر پر ہاتھوں کو بلند کرے۔

۵۔ میّت اور نماز پڑھنے والے کے درمیان اتنا کم فاصلہ ہو کہ اگر ہوا چلے تو اس کے کپڑے میّت کے تابوت پر جا لگیں۔ ۶۔ نمازِ میّت جماعت کے ساتھ پڑھی جائے۔

۷۔ امام کو تکبیر اور دعائیں بلند آواز کے ساتھ پڑھنی چاہئیں اور جو پیچھے کھڑے ہیں وہ آہستہ آہستہ پڑھیں۔

۸۔ نماز جماعت میں ماموموں کو امام کے پیچھے کھڑا ہونا چاہئے اگرچہ ایک ہی ماموم کیوں نہ ہو۔

۹۔ امام کو میّت اور مومنین کے لئے بہت دعا کرنی چاہئے۔

۱۰۔ نماز شروع ہونے سے پہلے تین دفعہ الصَّلٰوۃ الصَّلٰوۃ پکارا جائے۔

۱۱۔ ایسی جگہ نمازِ میّت پڑھی جانی چاہئے کہ جہاں لوگ زیادہ جمع ہوتے ہوں۔

۱۲۔ اگر حائض عورت نمازِ میّت جماعت کے ساتھ پڑھنا چاہے تو اسے ایک علیحدہ صف میں کھڑا ہونا چاہئے۔

مسئلہ ۶۱۹ - نمازِ میّت مسجدوں میں پڑھنا مکروہ ہے صرف مسجد الحرام میں مکروہ نہیں۔

دفن کے احکام

مسئلہ ۶۲۰ - میّت کو اس طرح دفن کرنا واجب ہے کہ اس کی بدبو باہر نہ آسکے اور اس کے بدن کو درندے

نہ نکال سکیں۔ اور اگر درندوں کے باہر نکال لے جانے کا ڈر ہو تو پھر قبر کو اینٹوں وغیرہ کے ساتھ مضبوط بنایا جائے۔

مسئلہ ۶۲۱: اگر میّت کے لیئے زمین میں قبر بنا ناممکن نہ ہو تو پھر اس کے لیئے تابوت یا کمرہ بنا کر دفن کیا جائے۔

مسئلہ ۶۲۲: میّت کو دائیں (راست) پہلو اس طرح لٹایا جائے کہ اس کے بدن کا اگلا حصّہ قبلہ کی طرف ہو۔

مسئلہ ۶۲۳: اگر کوئی شخص کشتی میں مر جائے، اگر تو اس کا بدن خشکی تک پہنچنے تک خراب نہ ہو اور کشتی میں اسے رکھنے کا بھی کوئی مانع نہ ہو تو پھر صبر کیا جائے۔ اور خشکی پہ پہنچ کر اسے زمین میں دفن کیا جائے۔ وگرنہ اسی کشتی میں اسے غسل، حنوط و کفن کیا جائے۔ اور پھر نماز میّت پڑھ کر کوئی بھاری چیز اس کے پاؤں کے ساتھ باندھ کر دریا میں ڈال دیا جائے یا کسی بڑے مٹکے وغیرہ میں بند کر کے دریا میں ڈال دیا جائے۔ اور جہاں تک ممکن ہو۔ اسے ایسی جگہ نہ ڈالا جائے کہ فوراً اسے حیوانات اپنا لقمہ بنا لیں:

مسئلہ ۶۲۴:۔ اگر کسی میّت کے متعلق یہ معلوم ہو کہ اس کا دشمن اسے قبر سے نکال کر اس کے کان و ناک وغیرہ کاٹے گا۔ تو اسے بھی سابق طریق سے دریا میں ڈال دیا جائے۔ لیکن اگر اس کی قبر زمین میں ایسی جگہ بنائی جائے کہ دشمن کو اس کا پتہ ہی نہ چل سکے تو پھر زمین میں ہی دفن کیا جائے۔

مسئلہ ۶۲۵: دریا میں ڈالنے یا قبر کو مضبوط کرنے میں اگر کچھ مصارف ہوں تو وہ میّت کے اصل مال سے لیئے جائیں گے۔ جبکہ اس کا مضبوط کرنا یا دریا میں ڈالنا ضروری ہو۔

مسئلہ ۶۲۶:۔ اگر کوئی کافرہ عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں مردہ بچہ موجود ہو۔ یا ایسا بچہ جس کے بدن میں ابھی روح داخل نہ ہوئی ہو جب ان بچوں کا باپ مسلمان ہو تو ایسی عورت کو قبر میں بائیں پہلو پر قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے لٹایا جائے تاکہ بچے کا منہ قبلہ رخ ہو سکے۔

مسئلہ ۶۲۷: مسلمان کا کافروں کے قبرستان میں اور کافروں کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ ۶۲۸:۔ ایسی جگہ میّت کا دفن کرنا کہ جہاں اس کی ہتک ہو جائز نہیں۔ جیسے گندگی وغیرہ جہاں ڈالی جاتی ہے دفن کیا جائے۔

مسئلہ ۶۲۹:۔ غصبی جگہ یا ایسی جگہ پہ جو وقف ہے لیکن مردہ وغیرہ دفن کرنے کے لئے وقف نہیں جیسے مسجد وغیرہ میں میّت کا دفن کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ ۶۳۰: کسی میّت کو دوسری میّت کی قبر میں دفن کرنا بھی جائز نہیں مگر جبکہ پہلی قبر اتنی بوسیدہ ہو چکی ہو کہ اس کا مردہ بالکل ختم ہو چکا ہو۔

مسئلہ ۶۳۱: جو اجزاء میّت سے جدا ہیں۔ مثلاً ناخن، بال، دانت وغیرہ وغیرہ ان کو بھی دفن کرنا واجب ہے۔ لیکن جو دانت اور ناخن زندہ انسان سے علیحدہ ہوں۔ ان کا دفن کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۶۳۲ - اگر کوئی کنویں میں مرجائے اور اس کا باہر نکالنا ممکن نہ ہو تو پھر اسی کنویں کے سر کو بند کر دیا جائے اور اسی کنویں کو اس کی قبر بنا دیا جائے۔

مسئلہ ۶۳۳ - اگر کسی عورت کے پیٹ میں بچہ مرجائے اور اس بچہ کا وہاں رہنا ماں کے لیے موجب خطر ہو تو پھر اسے آسان طریقہ سے باہر نکالا جائے۔ اور اگر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے نکالنے پر مجبور ہوں تو اسے ایسا کرکے نکالا جائے۔ لیکن یہ کام اس کا شوہر انجام دے۔ اگر وہ اس فن کو جانتا ہو، یا ایسی عورت اسے ٹکڑے ٹکڑے کرکے باہر لائے جو اس فن کی ماہر ہو اور اگر یہ دونوں نہ ہوں تو پھر ایسا مرد یہ کام کرے جو اس عورت کا محرم ہو اور اگر محرم بھی اس فن کو نہ جانتا ہو تب غیر محرم مرد اس کو نکالے۔ اور اگر اہل فن بالکل نہ مل سکے تو پھر ہر شخص جو اہل فن سے بھی نہ ہو اسے نکال سکتا ہے

مسئلہ ۶۳۴ - جب ماں مرجائے اور اس کے پیٹ میں بچہ زندہ ہو تو اسے مندرجہ بالا اشخاص باہر نکالیں اگرچہ بچہ کے باہر آنے کے بعد اس کے زندہ رہنے کی بھی امید نہ ہو۔ لیکن اس کے بائیں پہلو کو چاک کرکے بچہ کو باہر نکال کر اس کے پیٹ کو سیا جائے۔

مستحبات دفن

مسئلہ ۶۳۵ - مستحب ہے کہ قبر کی گہرائی ایک متوسط انسان کے قد کے برابر ہو اور یہ بھی مستحب ہے کہ میت کو جو قبرستان نزدیک ہو دفن کیا جائے۔ مگر جب دور والے قبرستان میں کوئی خاص خصوصیت ہو جیسے کہ بہت نیک انسان وہاں دفن ہوں یا لوگ فاتحہ پڑھنے کے لیے وہاں زیادہ جاتے ہوں

مستحب ہے کہ قبر سے پہلے چند گز جنازہ کو رکھ دیا جائے اور پھر تین مرتبہ تھوڑا تھوڑا نزدیک کریں اور زمین پر رکھیں اور چوتھی مرتبہ قبر میں اتاریں۔ لیکن اگر وہ جنازہ مرد کا ہو تو پھر تیسری مرتبہ میں اسے قبر کی پائنتی کی جانب نزدیک رکھیں کہ اس کا سر قبر کی پائنتی کے نزدیک ہو اور اسے سر کی طرف سے چوتھی دفعہ میں وارد قبر کریں۔ اور اگر وہ عورت ہو تو پھر اسے تیسری مرتبہ میں اسے قبر میں قبلہ کی طرف رکھیں اور اسے چوتھی مرتبہ میں عرض میں وارد قبر کریں۔ اور اسی حالت میں قبر کے اوپر کسی کپڑے سے پردہ بنائیں۔ مستحب ہے کہ جنازہ کو بہت آرام سے تابوت سے نکالیں اور آرام سے وارد قبر کریں۔ اور وہ دعائیں جو دفن سے پہلے اور دفن کے وقت مستحب ہیں پڑھی جائیں۔ جب میت کو لحد میں رکھ چکیں تو اس کے کفن کی گرہیں کھول دی جائیں اور اس کے چہرے کو مٹی پر رکھا جائے اور مٹی جمع کرکے اس کے لیے تکیہ سر کے نیچے کے لیے بنا دیا جائے اور میت کی پیٹھ

کے پیچھے کچی اینٹیں یا ڈھیلے رکھ دیے جائیں تاکہ وہ پھر چت نہ ہو جائے سلہ
مستحب ہے کہ لحد کو بند کرنے سے پہلے اس پر تلقین پڑھی جائے اور اسکا طریقہ یوں ہے پڑھنے والا یا کوئی اور دائیں ہاتھ
سے مردہ کا دایاں کندھا اور بائیں ہاتھ سے مردہ کا بایاں کندھا پکڑ کر منہ کو اسکے کانوں کے نزدیک لے جائے اور اچھی طرح ہلانے کے بعد کہے
اِسْمَعْ اِفْهَمْ یا فلان بن فلان (اس میت کا نام اور اس کے باپ کا نام لے کر کہے) هَلْ اَنْتَ عَلَى الْعَهْدِ الَّذِي فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ
مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ وَسَيِّدُ النَّبِيِّينَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ وَاَنَّ عَلِيًّا اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَسَيِّدُ الْوَصِيِّينَ
وَاِمَامٌ افْتَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ عَلَى الْعَالَمِينَ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ
بْنَ عَلِيٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ وَعَلِيَّ بْنَ مُوسَى وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَعَلِيَّ بْنَ
مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَالْقَائِمَ الْحُجَّةَ الْمَهْدِيَّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِينَ
وَحُجَجُ اللهِ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِينَ وَاَئِمَّتُكَ اَئِمَّةُ هُدًى بِكَ اَبْرَارٌ یا فلان بن فلان (یہاں میت اور
اس کے باپ کا نام لے اور پھر کہے) اِذَا اَتَاكَ الْمَلَكَانِ الْمُقَرَّبَانِ رَسُولَيْنِ مِنْ عِنْدِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَ
سَاَلَاكَ عَنْ رَبِّكَ وَعَنْ نَبِيِّكَ وَعَنْ دِينِكَ وَعَنْ كِتَابِكَ وَعَنْ قِبْلَتِكَ وَعَنْ اَئِمَّتِكَ فَلَا
تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ وَقُلْ فِي جَوَابِهِمَا اللهُ رَبِّي وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ نَبِيِّي
وَالْاِسْلَامُ دِينِي وَالْقُرْآنُ كِتَابِي وَالْكَعْبَةُ قِبْلَتِي وَاَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ
اِمَامِي وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُجْتَبَى اِمَامِي وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّهِيدُ بِكَرْبَلَاءَ اِمَامِي
وَعَلِيٌّ زَيْنُ الْعَابِدِينَ اِمَامِي وَمُحَمَّدٌ الْبَاقِرُ اِمَامِي وَجَعْفَرٌ الصَّادِقُ اِمَامِي وَمُوسَى
الْكَاظِمُ اِمَامِي وَعَلِيٌّ الرِّضَا اِمَامِي وَمُحَمَّدٌ الْجَوَادُ اِمَامِي وَعَلِيٌّ الْهَادِي اِمَامِي
وَالْحَسَنُ الْعَسْكَرِيُّ اِمَامِي وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ اِمَامِي هٰؤُلَاءِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ
اَجْمَعِينَ اَئِمَّتِي وَسَادَتِي وَقَادَتِي وَشُفَعَائِي بِهِمْ اَتَوَلَّى وَمِنْ اَعْدَائِهِمْ اَتَبَرَّأُ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ اعْلَمْ یا فلان بن فلان (یہاں میت اور اس کے باپ کا نام لے اور پھر کہے) اِنَّ اللهَ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ نِعْمَ الرَّسُولُ وَاَنَّ
عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ وَاَوْلَادَهُ الْمَعْصُومِينَ الْاَئِمَّةَ الْاِثْنَيْ عَشَرَ نِعْمَ الْاَئِمَّةُ
وَاَنَّ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ حَقٌّ وَاَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَسُؤَالَ مُنْكَرٍ
وَنَكِيرٍ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَالنُّشُورَ حَقٌّ وَالصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْمِيزَانَ
حَقٌّ وَتَطَايُرَ الْكُتُبِ حَقٌّ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ
لَا رَيْبَ فِيهَا وَاَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ پھر کہے۔ اَفَهِمْتَ یا فلان۔ (میت کا
نام لے اور پھر کہے) ثَبَّتَكَ اللهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَهَدَاكَ اللهُ اِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
عَرَّفَ اللهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ اَوْلِيَائِكَ فِي مُسْتَقَرٍّ مِنْ رَحْمَتِهِ پھر کہے۔ اَللّٰهُمَّ
جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ وَاَصْعِدْ بِرُوحِهِ اِلَيْكَ وَلَقِّهِ مِنْكَ بُرْهَانًا اَللّٰهُمَّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ

مسئلہ ۶۳۶ - جو شخص میت کو قبر میں اتار رہا ہے اس کے لیے مستحب ہے کہ سر اور پاؤں سے ننگا ہو، باوضو ہو اور پاؤں کی جانب سے قبر سے باہر نکلے رشتہ داروں کے علاوہ جو لوگ وہاں موجود ہوں وہ ہتھیلیوں کی پشت سے خاک قبر پر ڈالیں اور اسی حالت میں پڑھیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور اگر میت عورت ہو تو اسے اس کے محرم قبر میں اتاریں اور اگر اس کا کوئی محرم نہ ہو تو پھر اس کے اور رشتہ دار اسے قبر میں اتاریں۔

مسئلہ ۶۳۷ - مستحب ہے کہ قبر کو مربع یا مربع مستطیل بنائیں اور چار انگلیوں کے برابر اسے زمین سے اونچا ظاہر کریں۔ اور کوئی علامت اس پر لگا دی جائے تاکہ کسی کو اشتباہ نہ ہو اور قبر پر پانی چھڑکیں اور جو لوگ حاضر ہوں پانی چھڑکنے کے بعد اپنی انگلیوں کو کھول کر اپنے ہاتھ قبر کی مٹی کے اندر تک لے جائیں اور سات دفعہ سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَا الخ پڑھیں۔ اور میت کے لیے دعائے مغفرت کریں۔ اور یہ دعا بھی پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْہِ وَاَصْعِدْ اِلَیْکَ رُوْحَہٗ وَلَقِّہٖ مِنْکَ رِضْوَانًا وَاَسْکِنْ قَبْرَہٗ مِنْ رَحْمَتِکَ مَا تُغْنِیْہِ بِہٖ عَنْ رَحْمَۃِ مَنْ سِوَاکَ

مسئلہ ۶۳۸ - تشییع جنازہ کے لیے لوگ آئے تھے جب وہ واپس چلے جائیں تو مستحب ہے کہ میت کا وارث یا وہ شخص جسے وہ اجازت دے ایک دفعہ تلقین پڑھے۔

مسئلہ ۶۳۹ جس کے گھر میت ہو گئی ہو انہیں پرسہ دیا جائے البتہ اگر بہت کافی مدت گزر گئی ہو کہ پرسا دینے سے اُن کی مصیبت تازہ ہو جائے گی تو پھر پرسا نہ دینا بہتر ہے۔ اور مستحب ہے کہ جن کے گھر میت ہوئی ہو اُن کے لیے تین دن تک کھانا بھیجا جائے اور ان کے ہاں سے کھانا کھانا مکروہ ہے۔ بلکہ ان کے گھر میں بھی کھانا کھانا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۶۴۰ - مستحب ہے کہ انسان اپنے رشتہ داروں کے مرنے پر خصوصاً بیٹے کی موت پر صبر کرے اور جب بھی میت کو یاد کرے تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھے اور میت کے لیے قرآن پڑھے اور ماں باپ کی قبر پر جا کر خداوند عالم سے حاجتیں طلب کرے۔ اور قبر کو بھی مضبوط بنائے۔ تاکہ جلدی خراب نہ ہو جائے۔

مسئلہ ۶۴۱ عام مرنے والے پر منہ اور بدن کو کریدنا یا طمانچے مارنا جائز نہیں (البتہ ائمہ معصومینؑ و انبیاء کرامؑ کے لیے اس حکم کو مستثنٰی کیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ ۶۴۲ باپ اور بھائی کی موت کے علاوہ کسی کی موت پر گریبان چاک کرنا بھی جائز نہیں۔ بلکہ احتیاط

واجب اسی میں ہے کہ باپ اور بھائی کی موت پر بھی گریبان چاک نہ کرے (یہ حکم عام انسانوں کے لیے ہے اور ہر حکم میں کچھ مستثنیات ہوتے ہیں۔ لہٰذا امام حسین علیہ السلام و دیگر ائمہ علیہم السلام کے مصائب ان سے مستثنیٰ کیے جا سکتے ہیں)

مسئلہ ۶۴۳ - اگر عام عورت کسی رشتہ دار کی موت میں منہ کھرچ دے یا بالوں کو نوچے تو وہ ایک بندہ آزاد کرے یا دس فقیروں کو کھانا کھلائے یا پوشاک پہنائے - یہی حکم مرد کے لیے بھی ہے جبکہ وہ اپنی بیوی کی موت یا بیٹے کی موت پر اپنا لباس چاک کرے۔

مسئلہ ۶۴۴ - احتیاط واجب اس میں ہے کہ میّت پر روتے وقت آواز بہت بلند نہیں کرنی چاہیے۔

نمازِ وحشت

مسئلہ ۶۴۵ - مستحب ہے کہ قبر میں جانے کی پہلی رات میں دو رکعت نماز میّت کے لیے پڑھی جائے اور اس نماز کو نمازِ وحشت کہتے ہیں۔ اس کا طریقہ یوں ہے کہ دو رکعت نمازِ وحشت کی نیت کرکے پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد دس دفعہ سورہ انا انزلنا پڑھے اور سلام کے بعد کہے - اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابْعَثْ ثَوَابَھَا اِلٰی قَبْرِ فلاں - اور فلاں کی جگہ اس مرنے والے کا نام لے۔

مسئلہ ۶۴۶ - نمازِ وحشت کو پہلی رات کے تمام حصوں میں پڑھا جا سکتا ہے - لیکن بہتر یہ ہے کہ نماز عشاء کے بعد پڑھی جائے۔

مسئلہ ۶۴۷ - اگر مرنے کے بعد میّت کو کہیں دور لے جائیں یا اس کے دفن میں کسی اور وجہ سے تاخیر ہو جائے تو پھر نمازِ وحشت اس کے دفن ہونے کے بعد جو پہلی رات ہو گی اس میں پڑھی جائے۔[۱]

نبش قبر

مسئلہ ۶۴۸ - کسی مسلمان کی قبر کو کھولنا اگرچہ وہ بچہ اور دیوانہ کی ہی کیوں نہ ہو حرام ہے - البتہ اگر اس کا بدن مٹی ہو چکا ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔[۲]

مسئلہ ۶۴۹ ۔ امام زادہ اور شہداء اور علماء کی قبروں کو اگرچہ ان پر کئی سال ہی گزر چکے ہوں کھودنا حرام ہے
مسئلہ ۶۵۰ ۔ قبر کا کھودنا ان جگہوں میں حرام نہیں ۔

۱۔ جب میت کسی غصبی زمین میں دفن کی جا چکی ہو اور زمین کا مالک اس کے دفن رہنے پر راضی نہ ہو۔

۲۔ کفن یا اور کوئی چیز جو میت کے ساتھ دفن ہو چکی ہے غصبی ہو اور اس کا مالک اس کے ساتھ رہنے میں راضی بھی نہ ہو۔ اسی طرح میت کا مال جو بعد میں وارثوں کو ملنے والا تھا اس کے ساتھ دفن ہو جائے اور وارث اس کے ساتھ رہنے میں راضی نہ ہو البتہ اگر خود میت نے وصیت کی ہو کہ قرآن یا دعا یا انگوٹھی اس کے ساتھ دفن ہو جائے تو ان کے نکالنے کے لیے اس صورت میں قبر کا کھودنا جائز نہیں ہے۔

۳۔ میت کو بغیر غسل یا بغیر کفن کے دفن کر دیا گیا ہو یا بعد میں معلوم ہو کہ اسے غسل یا کفن شرعی طور سے نہیں دیا گیا۔ یا قبر میں اس کو قبلہ کی طرف نہیں لٹایا گیا۔

۴۔ کسی حق کو ثابت کرنے کے لیے میت کا دیکھا جانا ضروری ہو۔

۵۔ میت کو ایسی جگہ دفن کیا گیا ہے جہاں اس کی بے احترامی ہو رہی ہے مثل کافروں کے قبرستان میں دفن ہو یا گندگی کے ڈالے جانے کی جگہ دفن ہو چکا ہو۔

۶۔ کسی ایسے شرعی مطلب کے لیے قبر کا کھودنا ضروری ہے کہ اس کی اہمیت اس سے زیادہ ہو مثلاً کسی زندہ بچہ کو حاملہ میت کے پیٹ سے باہر نکالنا ہو۔

۷۔ ایسی جگہ میت دفن کی جا چکی ہے کہ اسے درندوں کے نکال لے جانے کا خطرہ ہو یا سیلاب کے بہا لے جانے کا خطرہ ہو یا دشمن کے نکال لینے کا خطرہ ہو۔

۸۔ جب کچھ حصہ اسی میت کا جو اس وقت اس کے ساتھ دفن نہیں کیا جا سکا اب اسے اس کے ساتھ دفن کرنا چاہیں لیکن اس صورت میں احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس حصہ کو اس کی قبر میں اس طرح کھود کر رکھیں کہ باقی جسم میت اس وقت نہ دیکھا جا سکے۔

مستحب غسل

مسئلہ ۶۵۱ ۔ شریعت اسلام میں مستحب غسل بہت سے ہیں ان میں سے مندرجہ ذیل چند غسل ذکر کیے جاتے ہیں۔

۱۔ جمعہ کے دن کا غسل۔ اس کا وقت صبح کی اذان سے لے کر ظہر تک ہے لیکن ظہر کے نزدیک کرنا بہتر ہے اور اگر ظہر تک غسل نہ کر سکا ہو تو پھر بہتر ہے کہ اس کے بعد عصر جمعہ تک بغیر نیت ادا، اور قضا، کے بجا لائے اور اگر جمعہ کے دن بالکل غسل نہ کر سکا ہو تو پھر سنیچر کی صبح سے لے کر غروب تک نیت قضا کے ساتھ بجا لا سکتا ہے۔ اور اگر کسی کو خوف ہو کہ وہ جمعہ کے دن پانی کے نہ ملنے کی وجہ سے غسل نہیں کر سکیگا تو وہ پنجشنبہ (جمعرات) کو یا شب جمعہ مقدم بھی کر سکتا ہے۔

جمعہ کے غسل کرنے کے وقت مستحب ہے کہ یہ پڑھے۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ۔ اللھم صل علی محمد وآل محمد واجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین۔

۲۔ ماہ رمضان کی پہلی رات اور رمضان المبارک کی طاق راتوں میں مثلاً تیسری، پانچویں لیکن اکیسویں سے لے کر آخر ماہ مبارک تک ہر رات غسل کرنا مستحب ہے۔ لیکن بالخصوص پہلی، پندرھویں، اٹھارہویں، انیسویں اکیسویں، تیسویں، پچیسویں، ستائیسویں، انتیسویں کی بہت زیادہ سفارش کی گئی ہے۔ ماہ مبارک کے راتوں کے غسل کا وقت تمام رات ہے۔ لیکن غروب کے ساتھ متصل بجا لانا بہتر ہے۔ البتہ اکیسویں رات سے آخر مہینے تک مغرب اور عشاء کے درمیان غسل بجا لائے

۳۔ عید فطر اور عید قربانی کے دن غسل کرنا مستحب ہے۔ اس کا وقت اذان صبح سے لے کر غروب تک ہے لیکن بہتر ہے کہ عید کی نماز سے پہلے بجا لائے۔

۴۔ عید فطر کی رات بھی غسل کرنا مستحب ہے اور اس کا وقت مغرب سے لے کر صبح کی اذان تک ہے۔ لیکن پہلے حصہ رات میں بجا لانا بہتر ہے۔

۵۔ آٹھویں اور نانویں ذی الحجہ کے دن غسل کرنا مستحب ہے۔ لیکن نانویں کے دن بہتر یہ ہے کہ ظہر کے وقت غسل بجالائے

۶۔ رجب کی پہلی و پندرھویں، ستائیسویں اور آخری دنوں میں غسل مستحب ہے۔

۷۔ غدیر کے دن یعنی اٹھارہ ذی الحجہ کو غسل مستحب ہے اور بہتر ہے کہ ظہر سے پہلے بجالائے۔

۸۔ چوبیس ذی الحجہ یعنی عید مباہلہ کے دن۔

۹۔ عید نوروز کے دن۔ پندرھویں شعبان، ربیع الاول کی نانویں اور اٹھارہویں اور پچیسویں ذی القعدہ کے

دنوں میں غسل مستحب ہیں۔

۱۰۔ اس بچہ کو غسل دینا جو تازہ پیدا ہوا ہے مستحب ہے۔

۱۱۔ اس عورت کو جس نے خوشبو اپنے شوہر کے علاوہ کسی کے لیے استعمال کی ہو غسل کرنا مستحب ہے۔

۱۲۔ جو مست ہو کر سو گیا ہو وہ اٹھنے اور ہوش میں آجانے کے بعد غسل کرے۔

۱۳۔ جب کسی غسل دی ہوئی میت سے کسی کا بدن کا کوئی حصہ مس کرے تو پھر بھی اس مس کرنے والے پر غسل مستحب ہے۔

۱۴۔ جب سورج گرہن یا چاند گرہن ہو اور تمام چاند یا سورج گھر چکا ہو اور پھر کسی نے جان بوجھ کر نماز آیات ان کی نہ پڑھی ہو تو اسے غسل کرنا مستحب ہے۔

۱۵۔ جو شخص کسی سولی پر چڑھے ہوئے انسان کا تماشہ دیکھنے گیا ہو اور پھر اسے دیکھا بھی ہو وہ بھی غسل کرے، البتہ اگر اتفاقاً وہاں سے گزرا ہو یا مجبوری کی وجہ سے اسے دیکھنا پڑے، جیسے گواہی وغیرہ دینے کے لیے تو پھر ایسے انسان کے لیے اس کے دیکھنے سے غسل مستحب نہیں۔

مسئلہ ۶۵۲ حرم مکہ معظمہ، اور خود مکہ معظمہ، مسجد الحرام، خانہ کعبہ، حرم مدینہ منورہ، مدینہ کے شہر، مسجد پیغمبر، ائمہ علیہم السلام کے حرموں میں ان کے داخل ہونے سے پہلے انسان کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔ اگر ایک دن میں چند مرتبہ حرم میں داخل ہونا ہو تو پھر ایک غسل کافی ہے

جو شخص ایک ہی دن میں حرم مکہ، مسجد الحرام، خانہ کعبہ میں داخل ہونا چاہتا ہو اگر تو وہ غسل تمام کے داخل ہونے کی نیت کے لیے بجا لائے تو پھر ایک غسل کافی ہے۔ یہی حکم ہے، جب ایک دن میں حرم مدینہ منورہ شہر مدینہ، مسجد نبوی میں داخل ہونا چاہے۔

۱۷۔ پیغمبر اور ائمہ علیہم السلام کی زیارت کیلئے خواہ نزدیک سے پڑھے یا دور سے غسل کرنا مستحب ہے اللہ سے کوئی حاجت طلب کرنے کے لیے بھی غسل مستحب ہے۔ توبہ کے لیے، عبادت میں شگفتگی پیدا ہونے کے لیے، سفر کے لیے، خصوصاً امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے سفر کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔

جب ان چیزوں میں سے کسی کے لیے غسل مستحب بجا لایا ہو اور اس کے بعد ایسی چیز

سرزد ہوئی ہو کہ جس سے غسل باطل ہوجاتا ہے تو پھر یہ غسل بھی باطل ہوجائیں گے۔ لہٰذا اس کو ان امور کے لیے دوبارہ غسل کرنا ہوگا۔

مسئلہ ۶۵۳ ۔ غسل مستحب بجا لانے کے بعد وہ کام نہیں کرسکتا جن میں وضو کرنا یا غسل کرنا واجب ہے مثل نماز وغیرہ نہیں پڑھ سکتا۔

مسئلہ ۶۵۴ ۔ جب کسی پر کئی ایک غسل مستحب ہوں تو تمام کی نیت سے ایک غسل کرلینا کافی ہے۔

تیمّم

پہلے بیان کیا جاچکا ہے کہ طہارت یا پانی سے ہوگی یا مٹی سے۔ اب تک تمام مسائل اس طہارت کے متعلق بیان ہوئے جو پانی سے تعلق رکھتی تھی۔ اب جس طہارۃ کو بیان کیا جارہا ہے جو مٹی سے حاصل ہوتی ہے۔ اور جو طہارۃ مٹی سے حاصل ہوتی ہے اسے تیمّم کہتے ہیں اور تیمّم سات مقامات پر غسل اور وضو کے بدلے کیا جاتا ہے۔

۱۔ وضو اور غسل کے لیے جتنی مقدار پانی کی ضرورت ہے اتنا پانی موجود نہ ہو تو پھر تیمّم کرے۔

مسئلہ ۶۵۵ ۔ اگر کوئی انسان آبادی میں ہو تو پھر پانی کے پیدا کرنے کے لیے اتنی جستجو کرے کہ وہ پانی کے پیدا کرنے سے ناامید ہوجائے اور اگر وہ بیابان میں ہو تو پھر وہ زمین اگر نشیب و فراز والی ہو تو ہر طرف باندازہ ایک تیر کے پڑاؤ کے پانی کو ڈھونڈے جس کی حد مجلسی علیہ الرحمۃ نے دو سو گز معین کی ہے۔ اور اگر زمین صاف ہو تو پھر ہر ایک طرف دو تیر کے اندازہ تک پانی ڈھونڈے۔

مسئلہ ۶۵۶ ۔ اگر بعض طرف زمین کی نشیب و فراز والی ہو اور بعض طرف صاف ہو تو ہر ایک طرف وہی حکم ہوگا جیسی وہ زمین ہے۔

مسئلہ ۶۵۷ ۔ جس طرف یقین ہو کہ ادھر پانی بالکل نہیں ہے تو پھر اس طرف ڈھونڈنا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۶۵۸ ۔ جب نماز کا وقت تنگ نہ ہو اور پانی کے ڈھونڈنے کے لیے وقت ہو تو پھر وہ نماز

کو دیر کرکے اس جگہ تک پہنچ کر پڑھے کہ جہاں یقین ہے کہ پانی وہاں موجود ہے۔ اور اگر صرف گمان ہو کہ فلاں جگہ پہ پانی ہوگا تو پھر وہاں تک جانا ضروری نہیں۔ لیکن اگر گمان قوی ہو تو پھر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ پانی کے تلاش کرنے کے لیے وہاں جائے۔

مسئلہ ۶۵۹ - پانی کے ڈھونڈنے کے لیے خود انسان کا جانا ضروری نہیں بلکہ کسی ایسے دوسرے آدمی کو بھی بھیج سکتا ہے کہ جن کے کہنے پر اطمینان ہو، پس اگر ایک آدمی چند ایک آدمیوں کی طرف سے کہ جنہیں پانی ڈھونڈنا ہے چلا جائے تو بھی کافی ہے۔

مسئلہ ۶۶۱ - اگر نماز کے وقت سے پہلے پانی کو ڈھونڈ چکا ہے اور پانی نہ ملا ہو اور پھر نماز کا وقت آگیا ہو اور اسے احتمال ہو کہ اب شاید پانی مل جائے تو پھر دوبارہ پانی ڈھونڈنے میں احتیاط واجب ہے۔

مسئلہ ۶۶۰ - اگر احتمال ہو کہ سامان میں یا گھر میں یا قافلہ میں پانی موجود ہوگا تو پھر اتنا ڈھونڈے کہ اس کے نہ ہونے کا یقین ہو جائے یا اس کے ملنے سے ناامید ہو جائے۔

مسئلہ ۶۶۳ - اگر نماز کا وقت تنگ ہو یا چور اور درندے کا خوف ہو یا پانی کا ڈھونڈنا اتنا سخت ہو جو قابل برداشت نہ ہو تو پھر ان صورتوں میں پانی کا ڈھونڈنا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۶۶۴ - اگر پانی ڈھونڈنے نہ جائے یہاں تک کہ نماز کا وقت تنگ ہو جائے تو پھر تیمم کرکے نماز پڑھے، یہ نماز تو صحیح لیکن وہ شخص گناہگار ہے، توبہ کرے۔

مسئلہ ۶۶۵ - جسے یقین تھا کہ پانی پیدا نہ ہوگا لہٰذا وہ پانی ڈھونڈنے نہیں گیا اور تیمم کرکے نماز ادا کرلی ہے لیکن نماز کے بعد اسے معلوم ہوا کہ اگر وہ پانی ڈھونڈنے جاتا تو پانی مل جاتا تو اس صورت میں وہ نماز جو پڑھ چکا ہے باطل ہے۔

مسئلہ ۶۶۶ - اگر پانی ڈھونڈنے کے باوجود پانی نہیں ملا اور نماز تیمم کرکے پڑھ لی ہو لیکن نماز کے بعد معلوم ہوا ہو کہ اس جگہ پانی موجود تھا جہاں یہ ڈھونڈ رہا تو اس کی یہ نماز جو پڑھ چکا ہے صحیح ہے

مسئلہ ۶۶۷ - جسے یقین تھا کہ نماز کا وقت تنگ ہے اور بغیر پانی کے ڈھونڈنے کے تیمم کرکے نماز پڑھ لی ہو لیکن نماز کے بعد اسے معلوم ہو کہ اس کے پاس پانی ڈھونڈنے کا وقت موجود تھا تو اس صورت میں اس کے لیے

مسئلہ ۶۶۲ - نماز کے وقت داخل ہونے سے پہلے پانی ڈھونڈے۔ لیکن وہ اسے نہ پا سکے۔ اگر نماز کے وقت تک وہاں بیٹھا رہے۔ لیکن وہ احتمال دے کہ شاید پانی مل جائے گا۔ تو اس کے لئے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ پانی کو دوبارہ ڈھونڈے۔

احتیاط واجب اس میں ہے کہ وہ نماز جو پڑھ چکا ہے دوبارہ پڑھے اور اگر وقت نکل چکا ہے تو اس کی قضا کرے۔

مسئلہ ۶۶۸ - اگر کسی شخص کو نماز کے وقت داخل ہونے کے بعد تک وضو ہو اور اسے معلوم ہو کہ اگر اس نے اس وضو کو توڑ ڈالا تو اس کے لیے پانی کا پیدا کرنا ممکن نہ ہوگا یا کسی وجہ سے وضو نہیں کر سکے گا، اگر ایسا شخص وضو کو باقی رکھنے پر قادر ہو تو اسے وہ وضو توڑنا نہیں چاہیئے۔

مسئلہ ۶۶۹ - اگر کوئی شخص نماز کے وقت داخل ہونے سے پہلے وضو رکھتا ہو اور اسے معلوم ہو کہ اگر وہ اس وضو کو باطل کر دے تو اس کے لیے پھر پانی مہیا نہ ہو سکے گا تو پھر اگر اس وضو کو نماز کے وقت تک باقی رکھنے پر قادر ہو تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ وہ وضو باطل نہ کرے۔

مسئلہ ۶۷۰ - اگر کسی کے پاس وضو یا غسل کرنے کی مقدار پانی موجود ہو اور اسے علم ہو کہ اگر وہ اس کو گرا دے تو پھر دوبارہ پانی اسے نہیں مل سکے گا، اگر تو یہ نماز کے وقت داخل ہونے کے بعد ہو تو اس پانی کا ضائع کرنا اس کے لیے حرام ہے بلکہ احتیاط واجب اس میں ہے کہ نماز کے وقت داخل ہونے سے پہلے بھی ایسی صورت میں پانی ضائع نہ کرے۔

مسئلہ ۶۷۱ - جسے معلوم ہو کہ اسے پانی نہیں ملے گا اگر وہ نماز کے وقت داخل ہونے کے بعد اپنا وضو جو اسے تھا توڑ ڈالے یا جو پانی اس کے پاس سابق موجود تھا ضائع کر دے تو یہ شخص معصیت کار ہے۔ لیکن پھر بھی اس پر نماز کو تیمّم کے ساتھ پڑھنا واجب ہے۔ اور وہ نماز بھی صحیح ہے۔ اگرچہ اس کے حق میں احتیاط مستحب اس نماز کے دوبارہ قضا کرنے میں ہے۔

۲- دوسری جگہ کہ جہاں تیمّم، غسل اور وضو کے عوض کیا جاتا ہے:۔

مسئلہ ۶۷۲ - جو شخص بڑھاپے یا چور کے ڈر سے یا رسّی وغیرہ کے نہ ہونے کی وجہ سے پانی تک نہ پہنچ سکتا ہو تو اسے چاہیئے کہ تیمّم کرے۔ اسی طرح اگر پانی کے حاصل کرنے میں یا استعمال کرنے میں اتنی مشقت ہو کہ جو قابل برداشت نہ ہو تو پھر بھی تیمّم کرے۔

مسئلہ ۶۷۳ - اگر پانی کے حاصل کرنے کے لیے رسّی ڈول وغیرہ کی ضرورت ہو اور وہ کرایہ یا خریدنے کے بغیر حاصل نہ ہو سکتی ہو۔ تو واجب ہے کہ انھیں خریدے یا کرایہ پر لے۔ اگرچہ اس وقت انکی قیمت

کوئی ہزار روپے ہی کیوں نہ مانگی جائے۔ اسی طرح اگر پانی بغیر قیمت دیے نہ مل سکتا ہو تو پانی کو خریدے۔ اگر چہ اس کی قیمت زیادہ ہی کیوں نہ مانگی جا رہی ہو۔ البتہ ان تمام صورتوں میں پانی کے حاصل کرنے میں اگر اتنے روپیہ کی ضرورت ہو کہ وہ اسے اس کی حالت کے لحاظ سے کافی ضرر رساں ہو تو پھر اس پر پانی کی قیمت دے کر حاصل کرنا واجب نہیں

مسئلہ ۶۷۴ ۔ اگر پانی کے حاصل کرنے میں مجبور ہو کہ کسی سے روپیہ قرض لے تو پھر اس پر واجب ہے کہ روپیہ قرض لے اور پانی حاصل کرے۔ البتہ اگر اسے پتہ ہو کہ وہ قرض کو بعد میں ادا نہیں کر سکے گا تو پھر روپیہ قرض لے کر پانی حاصل کرنا واجب نہیں۔

مسئلہ ۶۷۵ ۔ اگر پانی کے حاصل کرنے میں منحصر کرے یا کنواں کھودنا پڑے تو پھر واجب ہے کہ کنواں کھودے

مسئلہ ۶۷۶ ۔ اگر کوئی شخص بغیر منت چڑھائے اسے کچھ مقدار پانی کی بخش دے تو پھر اس بخشش کو قبول کرنا واجب ہے۔

۳۔ تیسری جگہ جہاں تیمم کرنا ہوتا ہے

وہ تب ہے کہ جب انسان پانی کے استعمال سے اپنے لیے ڈر محسوس کرے یا خوف ہو کہ

مسئلہ ۶۷۷ ۔ پانی کے استعمال سے اس میں بیماری پیدا ہو جائے گی یا موجودہ مرض اس کے استعمال سے لمبی اور سخت ہو جائے گی تو اس صورت میں بھی وہ وضو یا غسل کے بجائے تیمم کرے

مسئلہ ۶۷۸ ۔ پانی کے استعمال سے ضرر کے ہو جانے کا یقین ضروری نہیں بلکہ ضرر کے آنے کا احتمال بھی ہو اور وہ احتمال لوگوں کے نگاہوں میں معقول ہو تو پھر بھی تیمم کرے۔

مسئلہ ۶۷۹۔ جس شخص کی آنکھ میں درد ہو اور پانی کا استعمال اس کے لیے مضر ہو تو وہ بھی تیمم کرے۔

مسئلہ ۶۸۰۔ اگر کسی شخص کو یقین یا خوف تھا کہ پانی کا استعمال اس کے لیے مضر ہے اس نے تیمم کر لیا لیکن نماز سے پہلے اسے معلوم ہو گیا ہے کہ پانی کا استعمال ضرر رساں نہیں تو پھر اس کا تیمم باطل ہے لیکن اگر نماز کے پڑھنے کے بعد معلوم ہو تو پھر احتیاط واجب اس میں ہے کہ نماز کو دوبارہ وضو یا غسل کرکے

پڑھے اور اگر وقت نکل چکا ہو تو اس کی قضا کرے۔

مسئلہ ۶۸۱ - جس شخص کو معلوم تھا کہ پانی اس کے لیے مضر نہیں لیکن وضو یا غسل کرنے کے بعد معلوم ہو جائے کہ پانی کا استعمال مضر تھا تو اس کا وضو اور غسل صحیح ہے۔

۴- چوتھا مقام تیمم

مسئلہ ۶۸۲ - جب کوئی یہ خوف رکھتا ہو کہ اگر اس نے پانی کو وضو یا غسل میں استعمال کر لیا تو یا خود یا اس کے بال بچے یا وہ لوگ جو اس سے واسطہ رکھتے ہیں مثل دوست، نوکر وغیرہ کے پیاس کی وجہ سے مر جائیں گے یا اتنے پیاسے ہوں گے کہ جو قابل برداشت نہ ہو گی تو اسے چاہیئے کہ وضو اور غسل کی بجائے تیمم کرے۔ بلکہ اگر پانی کے وضو اور غسل میں خرچ کر لینے سے کسی حیوان کا جو اس کا ملک ہے پیاس کی وجہ سے مر جانے کا خوف ہو یا ایسے آدمی کے مر جانے کا خوف ہو کہ جس کی جان کی حفاظت کرنی واجب ہے تو ان دونوں صورتوں میں پانی ان کو دے اور خود تیمم کرے۔

مسئلہ ۶۸۳ - اگر پاک پانی کے علاوہ اس کے پاس نجس پانی بھی موجود ہو تو اسے چاہیئے کہ پاک پانی اپنے اور متعلقین کے پینے کے لیے رکھ لے اور وضو یا غسل کے عوض تیمم کرے۔ لیکن اگر پیاس کا خوف حیوان پر ہو تو پھر وہ نجس پانی حیوان کو پلا دے اور پاک پانی سے وضو یا غسل کرے۔

۵- پانچواں مقام تیمم

مسئلہ ۶۸۴ - اگر پانی موجود ہو لیکن اس کا بدن یا لباس نجس ہو کہ اگر وہ اس پانی سے لباس یا بدن کو پاک کرے تو پھر غسل یا وضو کے لیے پانی نہیں بچے گا تو اس صورت میں وہ اس پانی سے بدن اور لباس کو پاک کرے اور وضو یا غسل کے بدلے تیمم کرے لیکن اگر اس کے پاس ایسی کوئی چیز نہ ہو کہ جس پر تیمم کیا جاتا ہے تو پھر اس صورت میں پانی سے وضو یا غسل کرے اور نجس لباس یا بدن کے ساتھ نماز پڑھے۔

۶- چھٹا مقام تیمم۔

مسئلہ ۶۸۵ - اگر پانی یا اس کا برتن ایسا ہو کہ جس کا استعمال کرنا شرعاً جائز نہیں، جیسے برتن غصبی ہو یا پانی غصبی

ہو اور دوسرا کوئی برتن یا پانی بھی موجود نہ ہو تو اس صورت میں غسل اور وضو کے عوض تیمم کرے۔

۷۔ ساتواں مقام تیمم

مسئلہ ۴۸۶ - اگر نماز کا وقت اتنا تنگ ہو جائے کہ اگر وہ وضو یا غسل کرے تو ساری نماز یا بعض نماز وقت کے بعد پڑھنی ہوگی تو اس صورت میں فوراً تیمم کرے اور نماز کو وقت میں ادا کرے۔

۸۔ آٹھواں مقام تیمم

مسئلہ ۴۸۷ - اگر کوئی شخص جان بوجھ کر نماز کو نہ پڑھے یہاں تک کہ اب وقت تنگ ہو جائے۔ اور وضو یا غسل کرنے سے نماز بعد از وقت واقع ہو جائے گی تو اس صورت میں اس شخص نے ایسا کرکے گناہ کیا ہے، لیکن اس کی شرعی تکلیف یہ ہے کہ فوراً تیمم کرکے نماز پڑھے اگرچہ اس کے لیے احتیاط مستحب اس میں ہے کہ اس نماز کی دوبارہ قضا بھی کرے۔

مسئلہ ۴۸۸ - اگر کسی کو شک ہو کہ اگر وضو یا غسل کرے تو پھر نماز کے لیے وقت ہوگا یا نہ تو اس صورت میں وضو یا غسل ہی کرے۔

مسئلہ ۴۸۹ - جس نے وقت کی تنگی کی وجہ سے تیمم کیا ہو اور وہ پانی جو اس کے پاس پہلے سے موجود تھا وہ اس سے نماز کے بعد ضائع ہو جائے تو پھر دوسرے کاموں کے لیے اگر تیمم کی ضرورت پڑے تو اسے دوبارہ تیمم کرنا ہوگا۔ اگرچہ پہلا تیمم اس کا ابھی نہ ٹوٹا ہو۔

مسئلہ ۴۹۰ - جس کے پاس پانی ہو لیکن تنگی وقت کی وجہ سے تیمم کرکے نماز میں مشغول ہوا ہو اور نماز کی حالت میں وہ پانی بھی ضائع ہو جائے تو اگر اسکا اسکے بعد بھی وظیفہ تیمم ہو تو پھر احتیاط واجب اس میں ہے کہ دوبارہ تیمم کرے۔

مسئلہ ۴۹۱ - اگر کسی شخص کے لیے نماز کے ارکان واجب بجا لانے کا وقت وضو یا غسل کرنے کے بعد تو ہوگا لیکن مستحب چیزیں نہیں بجا لا سکے گا تو اس پر واجب ہے کہ وضو یا غسل کرے اور صرف واجب چیزوں پر اکتفا کرے۔ اور مستحب چیزیں مثل اقامہ و اذان و دیگر مستحبات کو ترک کر دے بلکہ اگر وہ جانتا ہو کہ وقت نماز واجب کا اتنا ہوگا کہ اگر بغیر سورۃ کے نماز پڑھنا چاہے تو وضو یا غسل پڑھ سکے گا تو پھر بھی وضو یا غسل کرے اور نماز کو بغیر سورۃ کے پڑھے۔

جن چیزوں پر تیمم کرنا صحیح ہے :-

مسئلہ ۶۹۲ - مٹی، ریت، ڈھیلے، پتھر پر تیمم کیا جاسکے۔ لیکن احتیاط واجب اس میں ہے کہ جب تک مٹی ممکن ہو دوسری چیزوں پر تیمم نہ کیا جائے۔ اگر مٹی ممکن نہ ہو تو پھر ریت پر اور اس کے بعد ڈھیلے پر اور اس کے بعد پتھر پر اس ترتیب سے تیمم کیا جاسکے۔

مسئلہ ۶۹۳ - عراق و ایران میں جو گچ ہوتی ہے اس کے پتھر کو جب پکایا نہ گیا ہو تو تیمم کرنا صحیح ہے لیکن اگر پکایا جا چکا ہو تو اس پر اور معدنیات کے پتھر جیسے عقیق وغیرہ پر تیمم کرنا باطل ہے

مسئلہ ۶۹۴ اگر مٹی، ریت، ڈھیلے یا پتھر نہ مل سکیں تو پھر اس گرد و غبار پر جو فرش یا لباس وغیرہ پر ہوتا ہے تیمم کرے۔ اور اگر گرد و غبار بھی نہ مل سکے تو پھر کیچڑ پر تیمم کرے اور اگر یہ بھی نہ مل سکے تو پھر احتیاط مستحب اس میں ہے کہ نماز کو بغیر تیمم کے پڑھے اور بعد میں اس کی قضا بھی کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۶۹۵ اگر فرش اور لباس کو جھاڑ کر مٹی جمع کرنا ممکن ہو تو پھر خاک جمع کر کے تیمم کرے اور بغیر اکٹھے کے صرف گرد و غبار پر تیمم کرنا باطل ہے۔ اس طرح اگر کیچڑ کو خشک کرنا ممکن ہو تو پھر صرف گارے پر تیمم کرنا باطل ہے

مسئلہ ۶۹۶ اگر پانی موجود نہ ہو لیکن برف مصنوعی یا قدرتی موجود ہو تو پھر اگر اس برف کا پانی بنانا ممکن ہو تو پھر اسے پانی بنا کر وضو یا غسل کرے۔ اور اگر یہ ممکن نہ ہو اور ایسی چیز بھی موجود نہ ہو کہ جس پر تیمم کرنا صحیح ہوتا ہے تو پھر احتیاط واجب اس میں ہے کہ برف پر اعضاء وضو یا غسل کو تر کر کے غسل یا وضو کرے۔ اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر برف پر تیمم کر کے نماز پڑھے لیکن اس آخری صورت میں اس نماز کی دوبارہ قضا بھی کرنی چاہیے

مسئلہ ۶۹۷ اگر مٹی میں خس و خاشاک ملے ہوئے ہوں کہ جن پر تیمم باطل ہوتا ہے اگر مٹی زیادہ ہو اور وہ خس و خاشاک اس میں اتنے کم ہوں کہ اسے مٹی یا ریت کہا جا سکے تو پھر اس پر تیمم کرنا صحیح ہے۔

مسئلہ ۶۹۸ اگر مٹی وغیرہ موجود نہ ہو لیکن اس کا خریدنا ممکن ہو تو پھر اسے خرید کر تیمم کرے۔

مسئلہ ۶۹۹ دیوار پر جو مٹی تر ہوتی ہے اس پر تیمم کرنا بھی صحیح ہے لیکن احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ جب زمین یا مٹی خشک موجود ہو تو نمناک زمین یا نمناک مٹی پر تیمم نہ کرے۔

مسئلہ ۷۰۰ ۔ جن چیزوں پر تیمم کرنا ہوتا ہے انھیں پاک ہونا چاہیئے اور اگر پاک چیزیں جن پر تیمم کرنا ہوتا ہے موجود نہ ہوں تو پھر اس وقت اس پر نماز واجب نہیں لیکن اس نماز کی بعد میں قضا کرے۔

مسئلہ ۷۰۱ ۔ اگر وہ اس یقین کے ساتھ کہ جن پہ تیمم کر رہا ہے ان پہ تیمم کرنا صحیح ہے تیمم کرے لیکن بعد میں معلوم ہو کہ ان پہ تیمم کرنا باطل تھا تو اسے وہ نمازیں جو اس تیمم سے پڑھ چکا ہے دوبارہ قضا کرے۔

مسئلہ ۷۰۲ ۔ جن چیزوں پر تیمم کرنا صحیح ہوتا ہے ضروری ہے کہ جس مکان پر وہ چیزیں ہیں وہ غصبی نہ ہو، پس اگر غصبی مٹی پر تیمم کرے تو وہ باطل ہے۔ یا مٹی تو اپنی ہو لیکن اسے ایسی جگہ پہ رکھے کہ جس کے مالک سے اجازت نہ کی گئی ہو۔ تیمم کرے تو بھی باطل ہے۔

مسئلہ ۷۰۳ ۔ فضا اور خلاء غصبی میں تیمم کرنا باطل ہے پس اگر ہاتھ تو اپنے ملک والی زمین پہ مارے لیکن پیشانی پہ ہاتھوں کو پھیرنے کے وقت کسی دوسرے کے ملک میں بغیر اجازت کے داخل ہو کر پھیرے تو پھر تیمم باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ ۷۰۴ غصبی چیز یا فضا یا وہ چیز جو غیر کے ملک میں موجود ہے، تیمم تب باطل ہوگا جب اسے علم ہو کہ یہ غصبی ہے اور پھر جان بوجھ کر تیمم کرے۔ لیکن اگر اس کا غصبی ہونا اسے معلوم نہ ہو یا بھول چکا ہو اور پھر تیمم کرلے تو پھر یہ تیمم صحیح ہوگا۔ لیکن اگر کسی چیز کو خود اس نے غصب کیا ہو اور پھر اس کے غصب کرنے کو بھول جائے اور تیمم کرے یا اپنی مٹی وغیرہ کو اس زمین پہ رکھ کر تیمم کرے کہ جس زمین کو خود اس نے غصب کیا ہوا تھا اور اب بھول چکا ہے تو ان دونوں صورتوں میں تیمم باطل ہے۔

مسئلہ ۷۰۵ اگر کوئی شخص کسی غصبی جگہ پہ قید کر دیا گیا ہے اور وہاں کا پانی اور مٹی بھی غصبی ہو تو پھر یہ شخص تیمم کر کے نماز پڑھے۔

مسئلہ ۷۰۶ ۔ جس چیز پہ تیمم کر رہا ہے مستحب ہے کہ اس پہ اتنی مٹی ہو کہ جو اس کے ہاتھ پر بھی لگ سکے اور پھر اس کے لیے مستحب ہے کہ ہاتھوں کو جھاڑے کہ وہ مٹی ہاتھوں سے گر جائے۔

مسئلہ ۷۰۷ گڑھے کی زمین پہ اور سڑک کی مٹی پہ یا نمک دار زمین کی مٹی پہ کہ جس پہ نمک نہ جما ہوا سمجھا جائے تیمم کرنا مکروہ ہے اور اگر زمین کے اوپر نمک جما ہوا نظر آئے تو پھر تیمم کرنا باطل ہے۔

وضو کے عوض تیمم کرنے کا طریقہ

مسئلہ ۷۰۸ ۔ وضو کے بدلے تیمم کرنے میں چار چیزیں واجب ہیں:۔
۱۔ نیت کرنا کہ میں تیمم وضو کے عوض کر رہا ہوں، قربۃً الی اللہ۔
۲۔ دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھے اس پر مارنا کہ جس پر تیمم کرنا چاہئے۔
۳۔ دو ہتھیلیوں کو عرض میں اکٹھا کرکے پیشانی کے بال اگنے کی جگہ سے لے کر تمام پیشانی پر اس طرح کھینچے کہ ابرو بھی اس کے نیچے آجائیں، یہاں تک کھینچا جائے کہ ناک کے آخر تک پہنچ جائے۔
۴۔ بائیں ہتھیلی کو دائیں ہاتھ کی پشت پر کھینچے اور دائیں ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر کھینچے، لیکن یہ ہاتھ کے جوڑوں سے لے کر انگلیوں کے آخر سرے تک ہو۔

غسل کے بدلے تیمم کرنے کا طریقہ:۔

مسئلہ ۷۰۹ ۔ غسل کے عوض تیمم کرنے میں نیت کے بعد دونوں ہاتھوں کو ایک دفعہ زمین پر سابقہ طریقہ سے مار کر پیشانی کا مسح کرے۔ جیسے بتلایا گیا ہے۔ اور پھر دوبارہ ہاتھوں کو زمین پر مار کر ہاتھوں کا مسح کرے یعنی پیشانی کے لیے علیحدہ زمین پر ہاتھوں کو مارے اور ہاتھوں کے مسح کے لیے پھر دوبارہ علیحدہ مارے۔

تیمم کے احکام:۔

مسئلہ ۷۱۰ ۔ اگر پیشانی یا ہاتھوں کی پشت سے مختصر جگہ رہ جائے کہ جس پر مسح نہ کرے تو تیمم باطل ہے۔ خواہ یہ جان بوجھ کر ایسا کرے یا مسئلہ سے واقفیت نہ ہونے کی وجہ سے ایسا کرے یا بھول کر البتہ بہت سخت دقت کی بھی ضرورت نہیں۔ بس اتنا کافی ہے کہ کہا جائے کہ اس نے تمام پیشانی اور ہاتھوں کا مسح کر لیا ہے۔

مسئلہ ۷۱۱ ۔ ہاتھوں کے مسح کے وقت کچھ زیادہ مقدار کا جوڑوں سے اوپر کرے تاکہ یقین ہو جائے کہ جتنی مقدار کا مسح کرنا تھا وہ سب مقدار ہو گئی ہے۔ البتہ انگلیوں کے درمیان مسح کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۷۱۲ ۔ پیشانی کے مسح کے وقت اوپر سے نیچے کی طرف مسح کرے اور اسی طرح ہاتھوں کی پشت کا مسح بھی اوپر سے نیچے کی طرف کرے اور پھر پیشانی اور ہاتھوں کے مسح کرنے میں بہت زیادہ دیر بھی نہ لگے کہ اسے یہ کہا جا سکے کہ تیمم نہیں کر رہا ورنہ تیمم باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ ۷۱۳ نیت کے وقت یہ چیز بھی تعیین کرے کہ وضو کے بدلے تیمم کر رہا ہے یا غسل کے عوض۔ اور اگر غسل کے عوض تیمم کر رہا ہو تو پھر غسل کی قسم کو بھی معین کرے کہ غسل جنابت کے عوض ہے یا حیض یا استحاضہ وغیرہ کے عوض۔ پس اشتباہ میں اگر وضو کے بدلے تیمم کی نیت غسل کے بدلے کی نیت یا غسل جنابت کے بدلے تیمم کی نیت کو جائے غسل میت یا کوئی اور غسل کی نیت کرلے تو اس کا یہ تیمم باطل ہوگا۔

مسئلہ ۷۱۴ ۔ تیمم کرنے سے پہلے پیشانی اور ہاتھ کی ہتھیلیاں اور پشت پاک ہونی چاہیئے۔ پس اگر ہاتھ کی ہتھیلیاں نجس ہوں اور ان کو پاک کرنا بھی ممکن نہ ہو تو اس صورت میں احتیاط واجب اس میں ہے کہ دو تیمم کرے۔ ایک ہاتھ کی ہتھیلیوں کے ساتھ اور دوسرا ہاتھ کی پشت یعنی پیٹھ کے ساتھ تیمم کرے اور اسی ہاتھ کی پیٹھ کو زمین پر مار کر پیشانی اور ہاتھوں کا مسح کرے

مسئلہ ۷۱۵ ۔ تیمم کرنے کے وقت انگوٹھی وغیرہ کو اتار دے اور اسی طرح پیشانی پر یا ہاتھ کی پشت پر کوئی چیز مانع مثل پٹی وغیرہ کے ہو تو اسے بھی دور کر دے۔

مسئلہ ۷۱۶ ۔ اگر پیشانی یا ہاتھ کی پیٹھ پر کوئی زخم ہو اور اس پر کپڑا وغیرہ باندھا ہوا ہو اور اس کو دور کرنا بھی ممکن نہ ہو تو پھر مسح کے وقت ہاتھوں کو پیشانی وغیرہ کے کپڑے وغیرہ پر ہی مسح کرے۔ اسی طرح اگر ہاتھ کی ہتھیلیوں پر زخم ہو کہ جس پر کوئی چیز باندھی ہوئی ہو اور اس کا اتارنا ممکن نہ ہو تو پھر اس پٹی وغیرہ کے ساتھ دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارے اور اس پٹی وغیرہ کے ساتھ پیشانی اور ہاتھوں کا مسح کرے۔

مسئلہ ۷۱۷ پیشانی یا ہاتھ پر بال ہوں تو ان کا کوئی حرج نہیں۔ البتہ اگر سر کے بال پیشانی پر آ پڑے ہوں تو ان کو پہلے الٹا کر دور کر دے

مسئلہ ۷۱۸ - اگر کسی کو ایسا احتمال ہو جو لوگوں کی نظروں میں معتبر خیال کیا جائے کہ اس کی پیشانی یا ہاتھوں پر شاید کوئی مانع موجود ہے تو پھر وہ اتنی دیکھ بھال کرے کہ پھر اسے یقین یا گمان ہو جائے کہ وہاں کوئی مانع موجود نہیں۔

مسئلہ ۷۱۹ اگر کسی شخص کا شرعی وظیفہ تیمم کرنا ہو لیکن وہ تیمم کرنے پر قدرت نہ رکھتا ہو تو پھر اس پر لازم ہے کہ تیمم کرانے کے لیے کوئی نائب حاصل کرے لیکن وہ نائب اس شخص کے ہاتھوں سے اسے تیمم دے نہ اپنے ہاتھوں سے۔ البتہ اگر اسے اسی کے ہاتھوں سے تیمم دینا ممکن نہ ہو تو پھر نائب اپنے ہاتھوں کو زمین وغیرہ پر مار کر اس کے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرے۔

مسئلہ ۷۲۰ اگر تیمم کے درمیان شک کرے کہ کسی جزو کو چھوڑ گیا ہے یا نہ تو پھر واجب ہے کہ اس جزو کو کہ جس کے متعلق شک ہے اور اس کے بعد والی جزوں کو بجا لائے

مسئلہ ۷۲۱ - اگر دائیں ہاتھ کے مسح کرنے کے بعد اسے شک ہو کہ تیمم اس نے ٹھیک کیا ہے یا نہ تو پھر وہ اپنا تیمم صحیح سمجھے

مسئلہ ۷۲۲ جس شخص کا وظیفہ شرعی تیمم کرنا ہے وہ نماز کے لیے نماز کے وقت داخل ہونے سے پہلے تیمم نہیں کر سکتا۔ البتہ اگر کسی اور واجب یا مستحب کام کے لیے تیمم کر چکا ہو اور وہ تیمم نماز کے وقت داخل ہونے تک باقی ہو اور اس کا عذر بھی زائل نہ ہوا ہو تو پھر اسی سابقہ تیمم سے نماز پڑھ سکتا ہے۔ دوسرے علیحدہ تیمم کرنے کی ضرورت نہیں

مسئلہ ۷۲۳ - جس شخص کا وظیفہ شرعی تیمم کرنا ہو اور اسے معلوم ہو کہ جس عذر کی وجہ سے اسے تیمم کرنا پڑا ہے وہ آخر وقت تک باقی رہے گا تو وہ شخص نماز ہر وقت میں تیمم کے ساتھ پڑھ سکتا ہے۔ لیکن اگر اسے معلوم ہو یا امید ہو کہ آخر وقت میں اس کا عذر دور ہو جائے گا، تو پھر اسے صبر کرنا چاہیئے۔ اور آخر وقت میں نماز وضو یا غسل کے ساتھ پڑھنی چاہیئے۔ اور اگر اس وقت تک بھی عذر دور نہ ہو تو پھر تیمم کر کے نماز پڑھے۔

مسئلہ ۷۲۴ - جو شخص وضو یا غسل کسی عذر کی وجہ سے نہیں کر سکتا اگر وہ احتمال نہ دے کہ اس کا یہ عذر جلد دور ہو جائے گا تو پھر قضا نمازوں کو بھی تیمم کے ساتھ پڑھ سکتا ہے۔ لیکن اگر اس کا

خیال ہو کہ یہ عذر جلدی دور ہو جائے گا تو پھر اس کے لیے قضا نمازوں کے پڑھنے میں اشکال ہے

مسئلہ ۷۲۵: جو شخص وضو یا غسل نہیں کر سکتا وہ مستحبی نمازیں جیسے نوافلِ شب روزانہ بھی تیمم کے ساتھ پڑھ سکتا ہے لیکن اگر اس کا خیال ہو کہ یہ عذر آخرِ وقت تک دور ہو جائے گا تو وہ مستحبی نمازیں اول وقت میں بجا نہ لائے۔

مسئلہ ۷۲۶: جس شخص کے لیے احتیاطاً غسل جبیرہ اور تیمم دونوں لازم ہوں مثلاً جو شخص کہ جس کی پشت پر زخم وغیرہ ہو اگر وہ اس غسل اور تیمم کے بعد نماز پڑھ چکا ہو اور پھر نماز کے بعد اس سے حدث اصغر مثلاً پیشاب وغیرہ صادر ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ آئندہ نمازوں کے لیے احتیاطاً ایک تیمم بعوض غسل کے بھی کرے اور وضو بھی کرے

مسئلہ ۷۲۷: جب پانی نہ ہونے کی وجہ سے یا کسی اور عذر کی وجہ سے تیمم کرے۔ اور پھر وہ عذر دور ہو جائے تو تیمم باطل ہو جاتا

مسئلہ ۷۲۸: جو چیزیں وضو کو باطل کرتی ہیں وہی چیزیں اس تیمم کو جو وضو کے بدلے کیا جائے بھی باطل کرتی ہیں۔ اور جو چیزیں غسل کو باطل کرتی ہیں وہی چیزیں اس تیمم کو جو غسل کے عوض کیا جائے بھی باطل کر دیتی ہیں

مسئلہ ۷۲۹: جو شخص غسل نہیں کر سکتا جب اس پر چند غسل واجب ہو چکے ہوں تو اس کے لیے احتیاط واجب یہ ہے کہ ہر ایک غسل کے عوض ایک تیمم کرے۔

مسئلہ ۷۳۰: جو شخص غسل نہیں کر سکتا جب چاہے کہ ایسا کام بجا لائے جس میں غسل کرنا ضروری ہے۔ تو پھر ایک تیمم غسل کے عوض کر کے اس کام کو بجا لا سکتا ہے۔ اسی طرح جو شخص وضو نہیں کر سکتا۔ ایسا کام بجا لانا چاہے۔ کہ جس میں وضو کرنا ضروری ہے۔ تو اسے چاہیئے کہ ایک تیمم وضو کے عوض کر کے وہ کام انجام دے

مسئلہ ۷۳۱: جب غسل جنابت کے بدلے تیمم کرے تو پھر نماز کے لیے وضو کرنے کی ضرورت نہیں البتہ اگر اس کے علاوہ کسی غسل کے بدلے تیمم کرے تو پھر اسے نماز کے لیے وضو کرنا چاہیئے اور اگر وضو نہ کر سکتا ہو تو پھر وضو کے بدلے ایک تیمم کرے

مسئلہ ۷۳۲: اگر کوئی شخص غسل کے عوض تیمم کرے اور پھر ایسی چیزوں سے جو وضو کو باطل کر دیتی ہے۔ تو اسے چاہیئے کہ پھر دوسری نمازوں کے لیے جب تک غسل کرنا اس کے لیے ابھی تک ممکن نہیں ہوا وضو بھی کرے۔ اور احتیاط واجب اس میں ہے کہ پھر دوبارہ غسل کے عوض تیمم بھی کرے اور اگر یہی شخص وضو بھی نہ کر سکتا ہو تو پھر اسے چاہیئے کہ دو تیمم کرے۔ ایک غسل کے عوض اور دوسرا وضو کے عوض البتہ اگر وہ غسل جس کے عوض سے تیمم کرتا ہے غسل جنابت ہو تو پھر ایک تیمم اس نیت سے کہ جو اس کے ذمہ پر تکلیف شرعی ہے۔ اس کے لیے تیمم کر رہا ہے تو صرف ایک ہی ایسا تیمم کرنا کافی ہے۔

مسئلہ ۷۳۳ - اگر کوئی شخص کسی عمل خاص کے لئے وضو کے لئے ایک تیمم اور غسل کے عوض دوسرا تیمم کرے تو اس پر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ایک تیسرا تیمم اس نیت سے کہ وہ عمل خاص بجالاسکے بھی کرے مثلاً وہ نماز کے بجالانے کے لئے بالخصوص تیسرا تیمم کرے لیکن اگر وہ پہلے تیمم میں صرف وضو یا غسل کے عوض ہونے کی نیت کرے اور دوسرے تیمم میں یہ نیت کرے کہ جو اس پر شرعی تکلیف ہے اس کے لئے تیمم کر رہا ہے تو پھر صرف وہی تیمم کافی ہیں تیسرے تیمم کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ۷۳۴ - جس شخص کا وظیفہ شرعی تیمم کرنا ہے اگر اس کام کے لئے تیمم کر چکے تو اسی تیمم سے جب تک وہ عذر باقی رہے دوسرے ہر کام کو کہ جس میں غسل یا وضو شرط ہے بجالاسکتا ہے۔ لیکن اگر تنگی وقت کے لئے تیمم کیا تھا یا پانی کے ہوتے ہوئے صرف نماز میت کے لئے یا رات کو سونے کے لئے تیمم کیا تھا تو اس تیمم سے صرف وہی کام کرسکتا ہے کہ جس کے لئے تیمم کیا تھا۔ دوسرے کام کہ جس میں وضو یا غسل شرط ہے اس تیمم سے نہیں بجالاسکتا۔

مسئلہ ۷۳۵ - چند ایک مقام پر مستحب ہے کہ وہ نمازیں جو تیمم کے ساتھ پڑھ چکا ہے دوبارہ پڑھے۔

۱۔ وہ شخص کہ جس کے لئے پانی کا استعمال موجب خوف تھا۔ لیکن باوجود اس کے اس نے اپنے آپ کو جنب کر لیا ہو۔ اور پھر تیمم کے ساتھ نمازیں پڑھی ہوں۔

۲۔ جو جانتا ہو یا اسے گمان ہو کہ پانی نہیں ملے گا۔ اور پھر جان بوجھ کر اپنے آپ کو جنب کر چکا ہو۔ اور پھر تیمم کے ساتھ نمازیں پڑھی ہوں۔

۳۔ جس شخص نے آخر وقت تک پانی کی تلاش نہ کی ہو اور تیمم کر کے نماز پڑھ لے اور پھر اس کے بعد اسے معلوم ہو جائے کہ اگر پانی کی تلاش کرتا تو اسے پانی مل جاتا۔

۴۔ جان بوجھ کر نماز کو تاخیر میں ڈال دے اور آخر وقت میں اسے تیمم کے ساتھ نماز پڑھنی پڑے،

۵۔ جسے پتہ ہو کہ پانی اسے نہیں ملے گا۔ وہ اس پانی کو جو اس کے پاس موجود تھا انڈیل دے اور پھر اسے تیمم سے نماز پڑھنی پڑے،

۶۔ جو شخص اژدہام کی وجہ سے اور اس خوف سے کہ نماز جماعت کو اگر وضو کر کے پڑھنا چاہے تو نہیں پہنچ سکے گا جب ایسا شخص نماز جمعہ کو تیمم کے ساتھ پڑھے،

کتاب صلوٰۃ

دینی اعمال میں سے زیادہ اہمیت رکھنے والی عبادت نماز ہے کہ اگر وہ قبول ہو گئی تو دوسرے عمل بھی قبول ہوں گے اور اگر نماز رد کر دی گئی تو دوسرے عمل بھی قبول نہیں ہوں گے جس طرح انسان اگر ہر دن پانچ وقت نہاتا ہے تو اس کے بدن پر میل کچیل نہیں رہتی اسی طرح جو شخص ہر دن پانچ وقت کی نماز ادا کرتا ہے وہ اس سے گناہوں کی میل کو پاک کر دیتی ہے۔ انسان کے لیے زیادہ لائق یہ ہے کہ نماز کو اول وقت میں ادا کرے۔ جو شخص نماز کو معمولی سمجھے وہ اس شخص کی طرح ہے جو نماز نہیں پڑھتا۔ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ جو شخص نماز کو اہمیت نہ دے اور اسے معمولی سمجھے وہ قیامت کے دن عذاب آخرت کا مستحق ہے۔ ایک دن جناب رسول خدا مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے نماز شروع کی اور رکوع اور سجود کو کامل نہ بجا لایا۔ حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ شخص مر جائے اور اس کی نماز یوں ہی ہو تو وہ میرے دین پر نہیں مرے گا۔ پس انسان پر لازم ہے کہ وہ خیال کرے کہ نماز کو جلدی جلدی نہ پڑھے بلکہ نماز کو اطمینان سے پڑھے اور نماز کی حالت میں اللہ کی یاد اور خضوع و خشوع کے ساتھ رہے اور یہ سوچے کہ وہ کس ذات کے ساتھ باتیں کرتا ہے اور اپنے آپ کو خداوند عالم کی عظمت اور بزرگی کے مقابلہ میں کچھ بھی نہ سمجھے۔ پس اگر کوئی شخص نماز میں پوری طرح ان باتوں کی طرف متوجہ رہے تو وہ اپنے آپ سے غافل ہو جائے گا جیسا کہ امیر المومنین علیؑ ابن ابیطالبؑ کے پاؤں سے نماز کی حالت میں تیر نکال لیا جاتا تھا اور حضرت کو اس کی خبر تک نہ ہوتی تھی اور نماز پڑھنے والے کو چاہیے کہ وہ توبہ و استغفار کرے اور وہ گناہ جو نماز کے قبول ہونے سے مانع ہوتے ہیں مثل حسد، تکبر، غیبت، حرام مال کھانا، نشہ آور چیزیں پینا اور خمس و زکوٰۃ کا نہ دینا، کو ترک کر دے بلکہ ہر گناہ سے اپنے آپ کو بچائے۔ اور اسی طرح وہ چیزیں جو نماز کے ثواب کو کم کر دیتی ہیں بجا نہ لائے۔ مثل نیم نیند کی حالت میں یا پیشاب و پاخانہ کو روک کر نماز پڑھنا آسمان کی طرف اور ادھر ادھر نگاہ کرنا بلکہ وہ چیزیں بجا لائے جو نماز کے ثواب کو زیادہ کر دیتی ہیں۔ مثلاً عقیق کی انگوٹھی پہنے اور پاک و پاکیزہ لباس پہنے کنگھی اور مسواک کرے اور خوشبو لگا کر نماز پڑھے۔

واجب نمازیں:-

چھ نمازیں واجب ہیں:- (۱) پنجگانہ نمازیں۔ (۲) نماز آیات (۳) نماز میت (۴) خانہ کعبہ

کے واجب طواف کی نماز (۵) ماں اور باپ کی قضا نمازیں جو کہ ان کے بڑے لڑکے پر واجب ہیں (۶) اجارہ نذر قسم وعہد سے جو نمازیں واجب ہوتی ہیں۔

پنجگانہ نمازیں۔

دن رات میں پانچ نمازیں واجب ہیں۔ (۱) ظہر کی چار رکعت (۲) عصر کی چار رکعت (۳) مغرب کی تین رکعت (۴) عشاء کی چار رکعت (۵) صبح کی دو رکعت۔ ہر چار رکعت والی نماز سفر میں دو رکعت ہو جاتی ہے جیسا کہ تفصیل سے آگے آئے گا۔

ظہر و عصر کا وقت

مسئلہ ۷۳۷ ۔ جب لکڑی یا کوئی اور سیدھی چیز جیسے چھڑی زمین پر گاڑی جائے تو جب صبح سورج نکلتا ہے اس لکڑی کا سایہ مغرب کی طرف پڑے گا۔ جتنا سورج بلند ہوتا جائے گا اتنا اس چیز کا سایہ کم ہوتا جائے گا جب وہ سایہ کم ہوتے ہوتے آخر درجہ تک پہنچ جائے کہ پھر اس کے بعد کم نہ ہو تو پھر یہ سایہ مشرق کی طرف بڑھنے لگے گا جب یہ سایہ بڑھنا شروع ہو اس وقت سے نماز ظہر کا وقت شروع ہوجاتا ہے۔ البتہ بعض شہروں میں اس چیز کا سایہ ایک دفعہ بالکل معدوم ہو جائے گا۔ اور پھر دوبارہ شروع ہوگا جیسے کہ مکہ اور بعض شہروں میں کچھ سایہ باقی رہ جاتا ہے لیکن گھٹنا ختم ہوجاتا ہے۔ بہرحال ظہر کا وقت اس وقت ہوجاتا ہے جبکہ سایہ دوبارہ پیدا ہو یا بڑھنے لگے۔

مسئلہ ۷۳۸ ۔ وہ چیز جو زمین میں گاڑ کر ظہر معلوم کی جاتی ہے اسے عربی میں شاخص کہتے ہیں

مسئلہ ۷۳۹ نماز ظہر اور عصر کے لیے دو وقت ہیں۔ ایک ان کا وقت مخصوص اور دوسرا ان کے لیے وقت مشترک ہے۔ نماز ظہر کا مخصوص وقت اس سایہ کے بڑھنے سے لے کر چار رکعت نماز پڑھنے کی مقدار تک ہے۔ پس اگر کوئی بھول کر نماز عصر کو اس ظہر کے مخصوص وقت میں پڑھ لے تو اسکی نماز باطل ہے عصر کی نماز کا مخصوص وقت اتنی مقدار غروب سے پہلے ہے کہ جس میں چار رکعتہ عصر کی بجا لائی جا سکیں پس جو شخص نماز ظہر میں اس مقدار تک تاخیر کردے تو اس کی نماز ظہر قضا ہو جائے گی۔ اسے چاہیئے کہ وہ عصر کی نماز پڑھے اور ظہر کی قضا کرے

ظہر کے مخصوص وقت اور عصر کے مخصوص وقت کے درمیان جو وقت ہے وہ دونوں نمازوں کے لیے مشترک ہے

پس اگر کوئی اس وقت میں عصر کی نماز بھول کر پہلے پڑھ لے تو اس کی نماز صحیح ہو گی اور اسے ظہر کی نماز اس کے بعد پڑھ لینی کافی ہو گی

مسئلہ ۷۴۰ ۔ اگر کوئی شخص ظہر کی نماز پڑھنے سے پہلے عصر کی نماز پڑھنے میں مشغول ہو جائے اور نماز کے درمیان یاد آجائے کہ وہ اشتباہ کر رہا ہے اگر وہ عصر کی نماز ظہر کے وقت میں پڑھ رہا ہو تو ضروری ہے کہ نماز کی ظہر کی نیت کرے یعنی یوں نیت کرے کہ جتنی مقدار نماز کی پڑھ چکا ہے اور جو پڑھ رہا ہوں اور جو باقی ہے وہ سب ظہر کے لیے ہے پھر اس نماز کو تمام کرے اور پھر اس کے بعد عصر کی نماز پڑھے اور اگر وہ عصر کی نماز ظہر کے وقت مخصوص میں پڑھ رہا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس نماز کو ظہر کی طرف تبدیل کر کے تمام کرے اور پھر اس کے بعد دونوں نمازوں کو ترتیب کے ساتھ بجا لائے۔

مسئلہ ۷۴۱ ۔ امام علیہ السلام کے حضور کے زمانے میں جمعہ کے دن واجب ہے کہ نماز ظہر کی بجائے نماز جمعہ کو پڑھے لیکن موجودہ زمانے میں جبکہ امام علیہ السلام غائب ہیں اگر کوئی شخص نماز جمعہ پڑھنا چاہے تو پڑھ لے لیکن اس کے لیے احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز ظہر کو بھی بعد میں پڑھ لے۔

مسئلہ ۷۴۲ ۔ نماز جمعہ کا وقت ظہر کے اول وقت سے لے کر اتنی مقدار تک ہے جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کی اپنی مقدار تک ہو جائے۔

مغرب اور عشا کی نماز کا وقت

مسئلہ ۷۴۳ ۔ مشرق کی طرف کی سرخی سورج غروب کر جانے کے بعد پیدا ہوتی ہے جب وہ

مسئلہ ۷۴۴ مغرب کی نماز اور عشا کی نماز کے لیے بھی دو وقت ہیں ایک وقت مخصوص دوسرا مشترک وقت۔

۱۔ نماز مغرب کا مخصوص وقت ۔ مشرق کی سرخی زائل ہونے سے لے کر تین رکعت کے ادا کرنے کی مقدار تک مغرب کا خاص وقت ہے۔ پس اگر نماز عشا کو اسی وقت میں بھول کر پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے۔ جیسے کوئی مسافر ہو اور نماز عشا کو مغرب کے خاص وقت میں ادا کرے۔

نماز عشا کا مخصوص وقت ۔ جب آدھی رات سے صرف چار رکعت کے ادا کرنے کی مقدار باقی

رہ جائے تو وہ وقت نماز عشا کا مخصوص ہے۔ پس اگر کسی شخص نے نماز مغرب اس وقت تک نہ پڑھی ہو تو اس کی نماز مغرب قضا ہو گئی، پس اسے نماز مغرب چھوڑ کر نماز عشا پڑھنی چاہیئے۔ اور نماز مغرب کو بعد میں قضا کرے نماز عشا کے مخصوص وقت اور نماز مغرب کے مخصوص وقت کے درمیان جو وقت ہے وہ دونوں نمازوں کے لیے مشترک ہے پس اگر کوئی بھول کر اس مشترک وقت میں نماز عشا کو نماز مغرب سے پہلے پڑھ لے اور بعد میں اسے پتہ چلے تو اس کی نماز عشا صحیح ہے۔ صرف اسے ایک نماز مغرب بعد میں پڑھ لینی کافی ہے۔

مسئلہ ۷۴۵۔ مخصوص وقت اور مشترک وقت جو بیان کیا گیا ہے۔ یہ مختلف اشخاص کی نسبت مختلف ہوتا رہتا ہے۔ مسافر کے لیے مخصوص وقت صرف دو رکعت کے اندازے تک ہوگا۔ مقیم کے لیے چار رکعت یا تین رکعت کے اندازے تک۔ اسی طرح جلدی قرآت کو پڑھنے والے کے لیے اور آہستہ پڑھنے والے کے لیے فرق کر جائے گا۔

مسئلہ ۷۴۶ اگر نماز مغرب کے پڑھنے سے پہلے نماز عشا شروع کر دے اور نماز کی حالت میں اسے خیال آجائے کہ اس نے ابھی نماز مغرب ہی نہیں پڑھی پس اگر نماز عشا تمام یا بعض مشترک وقت میں شروع کر بیٹھا ہے تو فوراً عشا کی نیت تبدیل کر کے مغرب کی نیت کر کے نماز مغرب تمام کرے لیکن یہ جب ہوگا کہ وہ ابھی چوتھی رکعت کے رکوع میں نہ گیا ہو۔ اور اس کے بعد پھر نماز عشا پڑھے۔ اور اگر وہ چوتھی رکعت کے رکوع میں ہی ہو اور پھر یہ خیال آئے تو پھر اسے نماز عشا کو تمام کر لینا چاہیئے۔ اور اس کے بعد صرف نماز مغرب پڑھ لینی کافی ہے۔ اور اگر وہ نماز عشا جو شروع کر بیٹھا ہے نماز مغرب کے مخصوص وقت میں واقع ہو چکی ہو اور اسے چوتھی رکعت کے رکوع میں جانے سے پہلے اس اشتباہ کا علم ہوا ہو تو پھر اس صورت میں احتیاط واجب اس میں ہے کہ فوراً عشا کو مغرب کی نماز کی طرف تبدیل کر دے اور نماز تمام کرنے کے بعد پھر ایک نماز مغرب اور اس کے بعد پھر ایک نماز عشا دوبارہ بھی پڑھے۔

مسئلہ ۷۴۷۔ نماز عشا کا آخری وقت آدھی رات ہے اور آدھی رات کا حساب ابتداء غروب سے لے کر صبح کی اذان تک کے لحاظ سے کیا جانا چاہیئے نہ سورج نکلنے کے وقت تک۔

مسئلہ ۷۴۸۔ اگر کسی شخص نے جان بوجھ کر یا کسی عذر کی وجہ سے مغرب کی نماز کو آدھی رات تک نہ پڑھی ہو تو پھر اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اذان صبح سے پہلے تک نماز بغیر کسی نیت ادا

اور قضا کر کے پڑھے۔

صبح کی نماز کا وقت

مسئلہ ۷۴۹ - جو سفیدی مشرق کی طرف اذان کے قریب طول میں نمودار ہوتی ہے اسے صبح کاذب کہتے ہیں اور جب وہ سفیدی عرض افق میں پھیل جاتی ہے اسے صبح صادق کہتے ہیں اور وہی نماز صبح کا وقت سورج کے باہر نکلنے تک ہے اگرچہ معمولی تھوڑی سی کرن بھی نکلے تو نماز صبح قضا ہو جائے گی

احکام وقت نماز

مسئلہ ۷۵۰ - نماز اس وقت انسان شروع کر سکتا ہے جب اسے یقین ہو کہ وقت داخل ہو چکا ہے یا دو عادل گواہی دے دیں کہ وقت داخل ہو چکا ہے

مسئلہ ۷۵۱ - اگر بادل یا غبار یا نابینائی یا قید خانہ میں ہونے کی وجہ سے اول وقت کے متعلق علم حاصل نہ ہو سکے تو جب اسے گمان ہو کہ وقت داخل ہو چکا ہے تو پھر ان صورتوں میں نماز گمان کے لحاظ سے بھی پڑھی جا سکتی ہے لیکن احتیاط مستحب اس میں ہے کہ نماز کو اتنی دیر سے شروع کرے کہ اسے وقت کے داخل ہو جانے کا یقین ہو جائے

مسئلہ ۷۵۲ - اگر دو عادل خبر دیں یا خود انسان کو علم ہو جائے کہ نماز کا وقت ہو چکا ہے اور نماز شروع کر دے لیکن نماز کی حالت میں اسے معلوم ہو جائے کہ ابھی وقت داخل نہیں ہوا تو پھر اس کی یہ نماز باطل ہے۔ اسی طرح اگر اسے نماز تمام کرنے کے بعد معلوم ہو کہ تمام کی تمام نماز وقت کے داخل ہونے سے پہلے پڑھی گئی ہے البتہ اگر نماز کی حالت میں معلوم ہو جائے کہ وقت داخل ہو چکا ہے یا نماز کے بعد معلوم ہو جائے کہ وقت حالت نماز میں داخل ہو چکا تھا تو یہ نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۷۵۳ - اگر کسی کو یہ علم نہ ہو کہ نماز پڑھنے میں وقت کے داخل ہونے کا یقین ہو جانا چاہیئے اور وہ نماز شروع کر دے لیکن نماز کے بعد اسے معلوم ہو جائے کہ اس کی تمام نماز وقت میں ہی واقع ہوئی تھی تو پھر یہ نماز صحیح ہے اور اگر اسے معلوم ہو کہ پوری نماز وقت سے پہلے پڑھی گئی یا اسے نہ یہ علم ہو کہ وقت سے پہلے پڑھی گئی اور نہ یہ کہ وقت میں پڑھی گئی ہے تو پھر اس صورت میں وہ نماز باطل ہے۔ بلکہ اگر ایسے شخص کو نماز کے بعد معلوم ہو کہ نماز کی حالت میں وقت داخل ہو چکا تھا، تو پھر اس کے لیے احتیاط واجب یہی ہے کہ اس نماز کو دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۷۵۴ ۔ اگر کسی کو یقین ہو جائے کہ وقت داخل ہو چکا ہے پس وہ نماز میں مشغول ہو جائے لیکن نماز کی حالت میں اسے شک ہو جائے کہ وقت داخل ہوا ہے یا نہ تو اس کی یہ نماز باطل ہے۔ البتہ اگر اسے نماز کی حالت میں یقین ہو جائے کہ وقت تو داخل ہو چکا ہے لیکن اس سے قبل جو تھوڑی سی پڑھی جا چکی ہے وہ وقت میں تھی یا وقت سے پہلے تو پھر اس کی ایسی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۷۵۵ ۔ اگر وقت اس قدر تنگ ہو کہ نماز میں مستحبات بجا لانے سے (لائیں) تو کچھ حصہ نماز کا وقت کے بعد میں واقع ہو جائیگا تو اس صورت میں واجب ہے کہ مستحبات مثلاً قنوت وغیرہ کو چھوڑ دے اور صرف واجبات کو بجا لائے۔

مسئلہ ۷۵۶ ۔ اگر وقت میں سے صرف ایک رکعت کے ادا کرنے کا وقت باقی ہو تو پھر نماز جلدی شروع کرے اور ادا کی نیت بھی کرے۔ لیکن کوئی شخص جان بوجھ کر نماز میں اتنی تاخیر نہ کرے کہ نوبت اس مقام پر پہنچ سکے۔

مسئلہ ۷۵۷ ۔ جو شخص مسافر نہ ہو اور مغرب ہونے سے پہلے صرف پانچ رکعت کی مقدار وقت باقی ہو تو اسے چاہیئے کہ ظہر اور عصر دونوں نمازیں پڑھے اور اگر وقت اس سے کم باقی ہو تو پھر صرف عصر کی نماز پڑھے اور ظہر کی نماز کی قضا بجا لائے۔ یہی حکم ہے جبکہ آدھی رات کے ہونے سے صرف پانچ رکعت کا وقت باقی ہو۔

مسئلہ ۷۵۸ اگر کوئی مسافر ہو اور مغرب ہونے سے پہلے صرف تین رکعت کا وقت باقی ہو تو پھر ظہر اور عصر دونوں نمازوں کو پڑھے اور اگر اس سے کم مقدار ہو تو پھر صرف عصر کی نماز ادا پڑھے اور ظہر کی بعد میں قضا کرے۔ یہی حکم ہے جبکہ آدھی رات ہونے سے چار رکعت کے بجا لانے کا وقت باقی ہو۔
اگر کسی نے یہ سمجھ کر کہ نصف رات سے صرف تین رکعت کا وقت باقی ہے نماز عشا پڑھنی شروع کر دی ہو اور نماز تمام کرنے کے بعد معلوم ہو کہ ابھی ایک رکعت کا اور وقت باقی ہے تو فوراً وہ مغرب کی نماز کو بھی ادا کی نیت سے شروع کرے۔

مسئلہ ۷۵۹ مستحب ہے کہ ہر نماز کو اس کے اول وقت میں پڑھا جائے اور اس کے متعلق ائمہ علیہم السلام سے کافی سفارش کی گئی ہے اور جتنا اول وقت کے قریب ہو سکے اتنا بہتر ہے مگر جب دیر کرنے میں کوئی مصلحت ہو مثلاً جماعت کے انتظار کے لیے تاخیر کی جا رہی ہو تو پھر تاخیر کی جا سکتی ہے۔

مسئلہ نمبر ۷۶۰:۔ اگر کسی انسان کو کوئی ایسا عذر لاحق ہو کہ اگر وہ اول وقت میں نماز پڑھنا چاہے تو اسے تیمم سے یا نجس لباس میں نماز پڑھنی ہوگی۔ اگر ایسے شخص کو معلوم ہو کہ اس کا یہ عذر آخر وقت تک چلا جائیگا تو پھر وہ اول وقت میں نماز پڑھ سکتا ہے۔ اور اگر اس کا خیال ہو کہ شاید یہ عذر آخر وقت میں دور ہو جائیگا تو اس پر لازم ہے کہ اتنا صبر کرے کہ اس کیلئے صرف واجبات نماز کو بجا لاسکنے کا وقت باقی رہ جائے۔ بلکہ مستحبات مثل اذان و اقامہ و قنوت وغیرہ کا وقت باقی رہے اور عذر دور نہ ہوا ہو تو پھر تیمم کرے اور نماز ادا کرے۔

مسئلہ نمبر ۷۶۱:۔ جس شخص کو نماز کے مسائل مثل شکیات کا، سہویات وغیرہ کا حکم معلوم نہ ہو اور اسے احتمال ہو کہ یہ چیزیں اسے نماز میں عارض ہو جائیں گی تو وہ بھی نماز کو دیر آرزے۔ اور اول وقت میں ان کے مسائل کسی سے جا کر یاد کرے۔ اور اگر اسے پتہ ہو کہ وہ ان چیزوں سے نماز میں مبتلا نہ ہوگا تو پھر وہ اول وقت میں بھی نماز پڑھ سکتا ہے پس اگر ایسے شخص کو نماز کی حالت میں ایسی چیز پیش نہ آئے کہ جس کا حکم نہیں جانتا تھا تو اس کی نماز صحیح ہوگی۔ اور اگر کوئی ایسی چیز نماز میں پیش آجائے کہ جسکا حکم نہیں جانتا تھا۔ تو وہ ان دو احتمالوں میں سے کسی ایک پر عمل کرے جو اس کے نزدیک اس وقت اس چیز کے ہو سکتے ہیں۔ اور نماز کو تمام کرنے کے بعد جا کر مسئلہ پوچھے۔ اگر تو جیسے اس نے نماز پڑھی تھی وہ باطل نکلے تو دوبارہ جا کر نماز پڑھے۔ اور اگر وہ صحیح نکلے پھر بھی اس کے لئے احتیاط واجب اسی میں ہے۔ کہ اس نماز کو دوبارہ ادا کرے۔

ترتیبی نمازیں :۔

مسئلہ نمبر ۷۶۲:۔ اگر نماز کا وقت وسیع ہو۔ اور کوئی قرض خواہ قرض کا مطالبہ کرے اگر ممکن ہو تو پہلے اس کا قرض ادا کرے اور پھر نماز پڑھے اسی طرح ہر اس کام کے لئے بھی۔ کہ جس کا کرنا واجب فوری جیسے مسجد میں نجاست کو پڑا دیکھے تو سب سے پہلے مسجد کو پاک کرنا چاہیئے۔ اور پھر نماز پڑھے ایسی صورت میں اور اگر پہلے نماز پڑھے۔ تو صرف گناہگار ہوگا لیکن اسکی نماز صحیح ہوگی۔

مسئلہ نمبر ۷۶۳:۔ جن نمازوں میں ترتیب ضروری ہے وہ یہ ہے کہ عصر کی نماز کو ظہر کے بعد اور عشا کی نماز کو مغرب کے بعد پڑھی جائے پس اگر کوئی جان بوجھ کر عصر کو ظہر سے پہلے یا عشا کو مغرب سے پہلے پڑھ لے تو یہ نماز باطل ہوگی۔

مسئلہ نمبر ۷۶۴:۔ اگر کوئی ظہر کی نیت کر کے نماز شروع کر دے۔ اور نماز کی حالت میں اسے معلوم ہو کہ وہ ظہر تو پڑھ چکا ہے۔ تو وہ اسے عصر کی نماز میں تبدیل نہیں کر سکتا۔ بلکہ اسے وہ نماز چھوڑ دینی چاہیئے۔ اور پھر عصر کی نیت سے نماز عصر پڑھے یہی حکم بعینہ مغرب اور عشا کا بھی ہے۔ [1]

مسئلہ نمبر ۷۶۵:۔ اگر عصر کی نماز کی حالت میں اسے یقین ہو جائے کہ اس نے ابھی ظہر کی نماز نہیں پڑھی اور وہ اس کو ظہر کی نماز میں تبدیل کرے لیکن جب اسے ظہر کی نیت سے تبدیل کر چکے تو پھر اسے دوبارہ یقین ہو جائے۔ کہ

---

[1] م۔ محسن۔ [2] م۔ محسن

وہ توظہر کی نماز پڑھ چکا تھا تو اس شخص کے لئے احتیاط واجب اس میں ہے کہ اس نماز کو پھر عصر کی نیت میں تبدیل کر کے تمام کرے اور نماز تمام ہونے کے بعد عصر کی نماز دوبارہ بھی پڑھے۔

مسئلہ ۷۶۶ - اگر عصر کی نماز کی حالت میں شک ہوجائے کہ ظہر کی نماز پڑھی ہے یا نہ تو ضروری ہے کہ وہ اس نماز کو ظہر کی نماز کی طرف تبدیل کرے اور پھر ایک عصر اس کے بعد پڑھے البتہ اگر وقت اتنا تھوڑا رہ گیا ہوگا اگر وہ عصر کی نماز کو ظہر کی طرف تبدیل کرے گا۔ تو اس کے تمام ہونے کے بعد مغرب ہوجائے گی۔ تو پھر اس صورت میں اسی عصر کو تمام کرے اور اس کے بعد ظہر کی نماز کی قضا کرے۔

مسئلہ ۷۶۷ - اگر عشا کی نماز میں چوتھی رکعت سے پہلے شک کرے کہ اس نے مغرب کی نماز پڑھی ہے یا نہ، اگر وقت اتنا تھوڑا ہو کہ نماز تمام کرنے کے بعد آدھی رات ہوجائے گی۔ تو پھر اسی نمازِ عشا کو ہی تمام کرے اور اگر وقت کافی باقی ہو تو اس نماز کو فوراً مغرب کی نماز کی طرف لوٹا کر تین رکعت پڑھے اور پھر اس کے بعد نماز عشا کو پڑھے،

مسئلہ ۷۶۸ - عشا کی نماز میں جبکہ اس کی چوتھی رکعت کے رکوع پر پہنچ چکا ہو شک کرے کہ اس نے مغرب کی نماز پڑھی ہے یا نہ تو پھر اسی نماز عشا کو تمام کرے اور اس کے بعد نماز مغرب کو بجالائے۔

مسئلہ ۷۶۹ - جب کسی نماز کو پڑھ چکا ہو لیکن پھر دوبارہ اس کو احتیاطاً پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے اگر کسی شخص کو جبکہ نماز احتیاطاً دوبارہ پڑھ رہا ہو اس حالت میں یاد آجائے کہ اس نے اس سے پہلے والی نماز بالکل ہی نہیں پڑھی تو پھر وہ اس نماز کو اس کی طرف تبدیل نہیں کر سکتا۔ بلکہ اس نماز احتیاط والی کو تمام کرے اور اس کے بعد اس نماز کو جو یاد آئی کہ اس نے نہیں پڑھی، بجالائے،

مسئلہ ۷۷۰ - نماز قضا سے ادا کی طرف اور نماز مستحب سے نمازِ واجب کی طرف نیّت تبدیل نہیں کی جاسکتی۔

مسئلہ ۷۷۱ - جب کہ نماز کا وقت کافی وسیع موجود ہو اور نماز کو ادا کی نیت سے شروع کر چکا ہو تو اسے نماز قضا کی طرف بھی تبدیل کر سکتا ہے جبکہ اس کے تبدیل کرنے کا محل موجود ہو، مثلاً نماز ظہر شروع کر چکا ہے تیسری رکعت میں داخل ہونے سے پہلے اسے نماز صبح کی طرف جو قضا ہو چکی ہو بدل سکتا ہے۔

مستحب نمازیں۔

مسئلہ ۲۷۷ مستحب نمازیں بہت زیادہ ہیں اور ان کو نافلہ بھی کہتے ہیں مستحبی نمازوں میں سے سب سے زیادہ تاکید پنجگانہ نافلہ کی کی گئی ہے اور پنجگانہ نافلہ جمعہ کے علاوہ ظہر کے لیے آٹھ رکعت جو نماز ظہر سے پہلی پڑھی جانی چاہئیں۔ عصر کے لیے نماز عصر سے پہلے آٹھ رکعت، مغرب کی چار رکعت نماز مغرب کے بعد، عشاء کے لیے دو رکعت نماز عشا کے بعد۔ لیکن احتیاط واجب اس میں یہی ہے کہ بیٹھ کر پڑھے۔ اور دو رکعت ایک رکعت شمار کی جائے گیارہ رکعت تہجد کی نماز اور دو رکعت صبح کیلئے نماز صبح سے پہلے۔ جمعہ کے دن بیس رکعت نافلہ مستحب ہیں اور ظہر اور عصر کے نافلہ ساقط ہو جاتے ہیں۔ اور اس کی خاص ترتیب ہے جو وظائف کی کتابوں میں موجود ہے اور ہم بھی عنقریب توضیح الوظائف ترجمہ مفاتیح الجنان میں بیان کریں گے۔

مسئلہ ۳۷۷ ۔ تہجد کی نماز میں آٹھ رکعت میں تو تہجد کی نیت کرے اور دو رکعت میں شفع کی نیت کرے اور ایک رکعت میں وتر کی نیت کرے اور اس کی پوری تفصیل مفاتیح الجنان اردو میں ملاحظہ کریں۔

مسئلہ ۴۷۷ ۔ مستحب نمازوں کو بیٹھ کر پڑھنا بھی جائز ہے۔ لیکن بہتر ہے کہ دو رکعت کو ایک حساب کرے۔ پس جو شخص ظہر کی نافلہ بیٹھ کر پڑھنا چاہیے۔ اسے چاہیئے کہ سولہ رکعت پڑھے۔ جو وتر کی نماز کو بیٹھ کر پڑھنا چاہے اسے چاہیئے کہ دو نماز ایک ایک رکعتی پڑھے۔

مسئلہ ۵۷۷ ۔ ظہر اور عصر اور عشا کی نافلہ سفر کی حالت میں ساقط ہو جاتی ہیں

نافلہ کا وقت:۔

مسئلہ ۶۷۷ ۔ ظہر کی نافلہ کا وقت اول ظہر سے لے کر ۲/۷ حصہ سایہ ہر شئے تک رہتا ہے۔ یہ وہ سایہ ہے جو ظہر کے بعد ہر چیز میں ہوتا ہے۔ مثلاً اگر کسی شئے کو سات گز تصور کیا جائے تو نافلہ ظہر کا وقت جب کہ اس کا سایہ دو گز تک ہو جائے تک رہتا ہے۔ عصر کی نافلہ کا وقت ۴/۷ حصہ تک رہتا ہے۔ یعنی سات گز لمبی شئے کا سایہ جب چار گز تک پہنچ جائے۔ جب تک عصر کے نفل پڑھے جا سکتے ہیں

مسئلہ ۷۷۷ ۔ جو شخص ظہر کے نفل یا عصر کے نفل ان کے وقت کے بعد پڑھنا چاہے تو اس کے لیے احتیاط واجب اس میں ہے کہ ان میں ادا یا قضا کی نیت نہ کرے بلکہ قربت کی نیت سے پڑھے

مسئلہ ۷۷۸۔ مغرب کے نوافل کا وقت نماز مغرب کے تمام کرنے کے بعد سے لے کر جب تک مغرب کی سرخی زائل نہ ہو رہتا ہے جب مغرب کی سرخی دور ہو جائے مغرب کے نفل کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۷۷۹۔ عشا کی دو رکعت نفل کا وقت آدھی رات تک رہتا ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ نماز عشاء کے بعد فوراً پڑھی جائیں۔

مسئلہ ۷۸۰۔ صبح کی نفل کو صبح ہونے سے پہلے بھی پڑھا جا سکتا ہے لیکن انکا وقت صبح صادق سے لیکر مشرق کی طرف سے سرخی کے ظاہر ہونے تک رہتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ صبح کی مستحب نماز کو تہجد کی نماز کے بعد بھی پڑھ لے۔

مسئلہ ۷۸۱۔ تہجد کی نماز کا وقت آدھی رات سے لیکر صبح کی اذان تک ہے لیکن جتنا صبح کی اذان کے قریب پڑھی جائے بہتر ہے۔

مسئلہ ۷۸۲۔ مسافر یا وہ شخص جس کیلئے آدھی رات کے بعد تہجد کی نماز پڑھنا مشکل ہے وہ رات کے پہلے حصہ میں تہجد کی نماز بھی پڑھ سکتے ہیں۔

نماز غفیلہ

مسئلہ ۷۸۳۔ مستحب نمازوں میں سے ایک نماز غفیلہ ہے جو نماز مغرب اور عشاء کے درمیان پڑھی جانی چاہیے۔ لیکن احتیاط اس میں ہے کہ مغرب کی طرف سے سرخی زائل ہونے سے پہلے پڑھی جائے۔ یہ دو رکعت نماز ہے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد یہ آیتیں پڑھی جائیں:۔ وَذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ۔ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد یہ پڑھے وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ۔ اور قنوت میں یہ پڑھنا چاہیے:۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَفَاتِحِ الْغَيْبِ الَّتِي لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا۔ اس کذا کی جگہ اپنی حاجت کا ذکر کرے اور پھر یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ وَلِيُّ نِعْمَتِي وَالْقَادِرُ عَلَىٰ طَلِبَتِي تَعْلَمُ حَاجَتِي فَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَمَّا قَضَيْتَهَا لِي۔

قبلے کے احکام

مسئلہ ۷۸۴۔ خانہ کعبہ جو مکہ معظمہ میں ہے وہی قبلہ ہے۔ اور نماز اس کی طرف منہ کرکے پڑھنی چاہیئے۔ لیکن جو لوگ دور رہتے ہیں انھیں اس طرح نماز میں کھڑا ہونا چاہیئے کہ انھیں کہا جائے کہ وہ قبلہ کی طرف نماز پڑھ رہے ہیں۔ اسی طرح جہاں بھی قبلہ شرط ہے جیسے حیوان کے ذبح کرنے میں اس میں بھی دور والوں کے لیے یہی معیار ہے جو کہا گیا ہے

مسئلہ ۷۸۵۔ جو شخص واجب نماز کھڑے ہو کر پڑھ رہا ہے اس کا منہ، سینہ، پیٹ، پاؤں کا اگلا حصہ سب قبلہ کی طرف ہونے چاہئیں۔ بلکہ احتیاط مستحب تو اسی میں ہے کہ پاؤں کی انگلیاں بھی قبلہ کی طرف ہوں۔

مسئلہ ۷۸۶۔ جس شخص کو بیٹھ کر نماز پڑھنی ہے اگر وہ عام طور پر جو نماز میں بیٹھنا چاہیئے نہ بیٹھ سکے تو چاہیے اس وقت اس طرح کرنا چاہیئے کہ پاؤں کی ہتھیلیاں زمین پر ہوں لیکن نماز کی حالت میں منہ، سینہ، پیٹ اور پنڈلیاں قبلہ کی طرف ہوں۔

مسئلہ ۷۸۷۔ جو شخص بیٹھ کر بالکل نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو اسے چاہیئے کہ نماز کے لیے داہنی پہلو پر اس طرح لیٹے کہ اس کے بدن کا اگلا حصہ قبلہ کی طرف ہو اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر بائیں پہلو پر اسی طرح لیٹے۔ اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر چت ہو کر لیٹے۔ لیکن اس طرح کہ اس کے پاؤں کی ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور نماز پڑھے۔

مسئلہ ۷۸۸۔ نماز احتیاط، سجدہ اور تشہد بھولے ہوئے اور سجدۂ سہو کو بھی قبلہ کی طرف منہ کرکے بجا لائے۔

مسئلہ ۷۸۹۔ مستحب نمازیں چلتے اور سواری کی حالت میں بھی پڑھی جا سکتی ہیں، پس اگر کوئی شخص اس حالت میں مستحب نمازیں پڑھے تو قبلہ رخ ہونا شرط نہیں ہے بلکہ جس طرح بھی جا رہا ہو اسی طرف پڑھی جا سکتی ہیں۔ (جیسا کہ آج کل نجف اشرف میں زاہد معروف آغا شیخ محمد علی خراسانی مدظلہ العالی چلنے کی حالت میں نماز پڑھتے رہتے ہیں)

مسئلہ ۷۹۰۔ نماز پڑھنے والے کو قبلہ پیدا کرنے کے لیے کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ اسے یقین ہو سکے کہ قبلہ کس طرف ہے اور اگر قبلہ کا تعین کسی طرف ممکن نہ ہو تو پھر مسلمانوں کے مسجدوں کے محراب یا قبرستان وغیرہ کے طریقوں سے گمان پیدا کرکے عمل کرے۔ حتیٰ کہ اگر کسی فاسق یا کافر جو قواعد قبلہ کو جانتا ہے کے کہنے سے ظن ہو جائے تو پھر اس پر بھی عمل کیا جائے۔

مسئلہ ۷۹۱ ۔ جس شخص کو کسی طرف قبلہ کا گمان ہونے کے باوجود اس سے زیادہ قوی گمان کا پیدا ہونا ممکن ہو تو پھر ضعیف گمان پر عمل نہ کرے بلکہ قوی گمان کو پیدا کرے اور اس پر عمل کرے۔

مسئلہ ۷۹۲ ۔ اگر کوئی شخص کسی وسیلہ سے قبلہ معلوم نہ کر سکے اور اسے کسی طرف کا گمان بھی نہ ہو اور نماز کا وقت بھی وسیع ہو تو پھر اسے ایک نماز چار طرف پڑھنی چاہیئے۔ اور اگر چار طرف ایک نماز پڑھنے کا وقت نہ ہو تو پھر جتنی طرف کا وقت ہو اتنی طرف ایک نماز کو پڑھے، مثلاً ایک نماز تین طرف یا دو طرف پڑھ سکتا ہے تو اتنا ہی پڑھے لیکن اس طرح نمازیں پڑھے کہ اسے یقین ہو جائے کہ اسکی ایک نماز قبلہ کی طرف پڑھی گئی ہے یا قبلہ سے اتنی ٹیڑھی نہ ہو کہ دائیں اور بائیں جانب کی طرف واقع ہو جائے

مسئلہ ۷۹۳ ۔ اگر علم ہو یا گمان ہو کہ قبلہ ان دو طرفوں میں سے ایک طرف ہے تو پھر ایک نماز کو ان دونو طرفوں کے طرف پڑھے۔ لیکن احتیاط مستحب اس میں ہے کہ جب گمان ہو تو نماز چار طرف پڑھے۔

مسئلہ ۷۹۴ ۔ جب ایک نماز کو کئی ایک طرف پڑھنا چاہیئے جب اسے دو ایسی نمازیں پڑھنی پڑیں جن میں ترتیب ضروری ہے تو اس وقت احتیاط واجب اسی میں ہے کہ پہلے ایک نماز کو تمام طرفوں کی طرف ختم کرے۔ پھر دوسری نماز کو شروع کرے۔ مثل ظہر کو چار طرف پڑھ چکنے کے بعد عصر کی نماز کو شروع کرے اور اسے بھی چار طرف یا کم و زیادہ جیسے اس کی تکلیف شرعی ہے بجا لائے۔

مسئلہ ۷۹۵ ۔ جب کسی طرف قبلہ کا یقین نہ ہو اگر وہ ایسے کام کرنا چاہے کہ جس میں قبلہ شرط ہے جیسے کسی حیوان کو ذبح کرنا ہو تو پھر ایسے شخص کو جس طرف قبلہ کا گمان ہے اسی طرف حیوان کو ذبح کرے۔ اور اگر کسی طرف بھی قبلہ کا گمان نہ ہو تو پھر جس طرف بھی چاہے اس کام کو انجام دے دے۔

نماز میں بدن کی کیفیت

مسئلہ ۷۹۶ ۔ ہر مرد پر ہر نماز کی حالت میں اگرچہ اس کو دیکھنے والا بھی کوئی نہ ہو آگے پیچھے کا ڈھانپنا واجب ہے۔ بلکہ ناف سے لے کر گھٹنوں تک ڈھانپنا بہتر ہے۔

مسئلہ ۷۹۷ ۔ عورت پر نماز کی حالت میں تمام جسم کو یہاں تک کہ سر کے بال بھی ڈھانپنا واجب ہے بلکہ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ پاؤں کی تلوے بھی ڈھانپے۔ البتہ منہ کا اتنا حصہ جیسے وضو میں دھونا واجب ہے اور ہاتھ یعنی جوڑوں تک اور پاؤں کا ظاہری اوپر والا حصہ ٹخنوں تک ڈھانپنا واجب نہیں لیکن کچھ

مقدار ان میں سے بھی ڈھانپ لے تاکہ یقین حاصل ہو جائے کہ باقی ان کے ساتھ والا متصل جسم کا حصہ ڈھانپا جا چکا ہے۔

مسئلہ ۷۹۸ ۔ بھولے ہوئے سجدہ اور تشہد کی قضا کے وقت بلکہ بنابر احتیاط واجب سجدۂ سہو کے وقت بھی جسم کا اتنا ہی ڈھانپنا واجب ہے جو نماز کی حالت میں واجب ہے

مسئلہ ۷۹۹ ۔ کوئی شخص جان بوجھ کر یا مسئلہ نہ جاننے کے سبب اتنا حصہ جسم کا جو چھپانا واجب تھا نماز میں نہ ڈھانپے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۸۰۰ ۔ اگر نماز کی حالت میں علم ہو جائے کہ عورتین (آگا پیچھا) اور وہ مقدار جو ڈھانپنی واجب تھی ظاہر ہے تو فوراً ان کو ڈھانپ کر نماز تمام کرے اور احتیاط واجب اسی میں ہے کہ دوبارہ اس نماز کو پڑھے البتہ نماز تمام کر چکنے کے بعد اسے علم ہو کہ اس کی وہ مقدار جو ڈھانپنی واجب تھی نماز کی حالت میں کچھ ظاہر تھی تو پھر وہ نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۸۰۱ ۔ جب ایسا لباس ہو کہ اس کے بدن کو کہ جسے ڈھانپنا واجب ہے کھڑے ہونے کی حالت میں ڈھانپ لیتا ہے لیکن ممکن ہے دوسری حالت مثل رکوع وغیرہ کے نہ ڈھانپ سکے تو پھر ضروری ہے کہ دوسری حالت میں کسی نہ کسی طریقے سے بدن کو ڈھانپ لے تو پھر اس کی نماز صحیح ہے لیکن مستحب احتیاط اسی میں ہے کہ ایسے لباس میں نماز نہ پڑھے۔

مسئلہ ۸۰۲ ۔ اپنے بدن کے اتنے حصہ کو کہ جسے ڈھانپنا واجب ہے درخت کے پتوں یا گھاس وغیرہ سے بھی ڈھانپ سکتا ہے۔ لیکن احتیاطِ مستحب اس میں ہے کہ ان چیزوں سے تب ڈھانپے جب اس کے پاس ان کے سوا اور کوئی

مسئلہ ۸۰۳۔ اضطرار کے وقت انسان مٹی وغیرہ سے بھی آگے پیچھے کو ڈھانپ سکتا ہے۔

مسئلہ ۸۰۴۔ اگر کوئی ایسی چیز نہ ہو کہ جس سے جسم کو ڈھانپ کر نماز پڑھ سکے لیکن اسے احتمال ہو کہ شاید آخر وقت میں ایسی چیز مل جائیگی تو اسے نماز کو آخر وقت تک بنا بر احتیاط واجب تاخیر کر دینی چاہیئے۔ اور اس وقت جیسے اس کی حالت ہو اسی طرح نماز پڑھے۔

مسئلہ ۸۰۵ ۔ اگر کسی انسان کے پاس جسم کو ڈھانپنے کے لیے نہ کپڑا، نہ پتے نہ گھاس اور نہ مٹی اور نہ ایسی جگہ کہ جہاں نصف بدن کو گارے وغیرہ سے چھپا سکے اور نہ ہی یہ امید ہو کہ شاید آخر وقت میں کوئی چیز مل سکے گی

تو ایسا شخص جبکہ اسے احتمال ہو کہ کوئی نامحرم اسے دیکھ سکے گا، نماز ننگے بیٹھ کر پڑھے اور رکوع اور سجود کے لیے اتنا جھکے کہ اس کا آگا پیچھا ظاہر نہ ہو لیکن سجدہ کے لیے رکوع کی نسبت سے ذرا زیادہ جھکے اور سجدہ گاہ کو اٹھا کر پیشانی سے لگا کر سجدہ کرے۔ لیکن اگر کوئی نامحرم دیکھنے والا موجود نہ ہو تو پھر اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ پھر وہ دو نمازیں پڑھے۔ ایک نماز باقاعدہ رکوع اور سجود کر کے پڑھے، لیکن اپنے ہاتھوں سے آگے پیچھے کو ڈھانپے رکھے۔ ایک نماز اور پڑھے کہ جس میں رکوع و سجود نہ کرے بلکہ ان کے لیے فقط سر سے اشارہ کرے۔

نماز کا لباس

مسئلہ ۸۰۶ ۔ نماز کے لباس میں چھ شرطیں ہیں (۱) پاک ہو (۲) مباح ہو یعنی غصبی وغیرہ نہ ہو (۳) مردار کے اجزاء میں سے کوئی چیز نہ ہو (۴) حرام گوشت حیوان سے نہ بنا ہوا ہو (۵) مرد کے لیے ریشم و طلابافت بھی نہ ہو ان کی تفصیل مندرجہ ذیل مسائل میں بیان کی جا رہی ہے۔

شرط اوّل:۔

مسئلہ ۸۰۷ ۔ نمازی کے لباس کو پاک پاک ہونا چاہیئے اور اگر کوئی شخص جان بوجھ کر نجس جسم یا لباس کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۸۰۸ ۔ اگر اس مسئلہ کو جانتا ہو کہ نجس بدن اور لباس میں نماز پڑھنی باطل ہے اور پھر نجس جسم یا لباس کے ساتھ نماز پڑھے تو بھی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۸۰۹ ۔ اگر کسی چیز کے نجس ہونے کا پتہ بسبب مسئلہ کی عدم واقفیت کے نہ ہو، جیسے نہ جانتا ہو کہ جنب حرام کا پسینہ نجس ہے یا نہ اور پھر اس کے ساتھ نماز پڑھے تو بھی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۸۱۰ ۔ اگر کسی کو علم نہ ہو کہ اس کا جسم یا لباس نجس ہے اور نماز پڑھ لے اور پھر بعد میں اسے علم حاصل ہو کہ اس کا بدن یا لباس نجس تھا تو اس کی نماز صحیح ہے۔ لیکن اس کے لیے احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ اگر وقت ابھی باقی ہو تو دوبارہ بھی نماز پڑھ لے۔

مسئلہ ۸۱۱ ۔ اگر بدن یا لباس کا نجس ہونا بھول جائے اور پھر نماز کی حالت میں یا بعد میں اسے یاد آجائے تو پھر اسے نماز کو دوبارہ پڑھنا چاہیئے۔ اور اگر وقت ختم ہو چکا ہو تو اس نماز کی قضا کرے۔

مسئلہ ۸۱۲ ۔ جب کوئی وقت کے وسیع ہونے کے باوجود نماز میں مشغول ہوا اور نماز کی حالت میں اس کا لباس یا بدن نجس ہو جائے یا نجاست کو بدن و لباس میں اسی وقت دیکھے اور قبل اس کے کہ وہ کچھ نماز نجاست میں پڑھے وضعت ہو جائے کہ وہ نجس ہو گیا ہے یا اس کا بدن اور لباس نجس ہو گیا ہے اور اسے شک ہو کہ یہ نجاست پہلے سے تھی یا ابھی لگی ہے اگر لباس یا بدن کو اسی حالت میں اتار دینا یا پاک کرنا نماز کو

خراب نہ کرتا ہو تو وہ فوراً پاک کر دے یا عوض کرے اور باقی نماز کو پڑھے اور اگر یہ چیزیں نماز کو خراب کرنے کی موجب ہو جائیں تو اس وقت اس نماز کو توڑ دے اور پھر دوبارہ دوسرا کپڑا یا اس کو پاک کر کے نماز پڑھے۔

مسئلہ ۸۱۳ - اگر یہی سابقہ صورت اس وقت پیش آئے جبکہ وہ نماز ایسے وقت میں پڑھ رہا ہو کہ وقت بہت تنگ ہے اگر لباس اتار کر پاک کرنا ممکن ہو تو پھر کپڑا اتار دے اسے پاک کرے اور نماز پڑھے۔

مسئلہ ۸۱۴ - اگر اسی سابقہ صورت میں یہ چیزیں ممکن نہ ہوں یا چیزیں نماز کے خراب ہونے کے موجب ہوں تو پھر وہ فوراً کپڑا اتار کر نماز پڑھے۔ اور اگر اس کے لئے ننگا ہونا [illegible] یا وغیرہ کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو پھر اسی نجس لباس کے ساتھ نماز پڑھے اور یہ نماز صحیح بھی ہے۔

مسئلہ ۸۱۵ - جس شخص کو لباس یا بدن کے پاک ہونے میں شک ہو اور پھر اس حالت میں نماز پڑھے اور نماز پڑھنے کے بعد اسے یقین ہو جائے کہ بدن یا لباس نجس تھا تو اس کی سابقہ نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۸۱۶ - اگر کوئی شخص لباس کو پاک کر لے اور یقین کرے کہ وہ پاک ہو گیا ہے اور پھر اسی کے ساتھ نماز پڑھ لے اور نماز پڑھنے کے بعد اسے علم ہو جائے کہ وہ لباس یا بدن اس وقت پاک نہیں ہوا تھا تو پھر اس نماز کو دوبارہ پڑھے اور اگر وقت نکل چکا ہو تو اس نماز کی قضا کرے۔

مسئلہ ۸۱۷ - اگر کوئی شخص لباس یا بدن میں کوئی خون لگا ہوا دیکھے اور یقین کرے کہ یہ خون نجس خون سے نہیں ہے۔ مثلاً یہ سمجھے کہ جوں یا مچھر وغیرہ کا خون ہے۔ اور پھر اس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھ لے اور نماز پڑھنے کے بعد اسے علم ہو جائے کہ وہ خون نجس تھا تو اس کی سابقہ نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۸۱۸ - اگر کسی کے بدن میں یا لباس میں ایسا خون ہو جو نجس ہے لیکن اسے یقین ہو کہ یہ خون نماز میں معاف ہے جیسے پھوڑے یا زخم وغیرہ کا ہے اور پھر نماز پڑھے لیکن نماز کے بعد اسے علم ہو جائے کہ وہ خون ایسا تھا کہ جو نماز میں معاف نہیں بلکہ اس کے ساتھ نماز باطل ہو جاتی ہے تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ وہ نماز دوبارہ پڑھے اور اگر نماز کا وقت ختم ہو چکا ہو تو اس نماز کی قضا کرے۔

مسئلہ ۸۱۹ - اگر کسی نجس چیز کے نجس ہونے کو بھول جائے اور پھر وہی نجس چیز ہونے سے لباس یا بدن کے ساتھ لگ جائے اور اس کے ساتھ بھول جانے کی حالت میں نماز پڑھ لے اور پھر اس کو اس چیز کا نجس ہونا یاد آ جائے تو اس کی وہ نماز صحیح ہے۔ لیکن اگر بدن کا کوئی حصہ اس نجس چیز کے ساتھ کہ جس کا نجس ہونا بھول گیا ہے لگ جائے اور پھر اس بدن کے حصہ کو پہلے پاک کیے بغیر غسل کرے اور پھر نماز پڑھ لے تو اس کا غسل اور نماز دونوں باطل ہیں۔ اور اسی طرح اگر وہ نجس چیز وضو کے کسی عضو پر لگ چکی ہو اور وہ اس

عضو کو پاک کیے بغیر وضو کر کے نماز پڑھے تو پھر بھی وضو اور نماز دونوں باطل ہیں۔

مسئلہ ۸۲۰ ۔ اگر کسی کے پاس صرف ایک لباس ہو اور پھر بدن اور لباس دونوں نجس ہو جائیں اور پانی ایک کے پاک کرنے کے لیے کافی ہو تو ایسے شخص کے لیے اگر لباس اتار کر نماز پڑھنے میں کوئی ضرر سردی وغیرہ کی وجہ سے نہ ہو تو وہ اس پانی سے بدن پاک کرے اور نماز ننگے ہو کر پڑھے اور اگر لباس کا اتار دینا سردی یا کسی اور عذر کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو پھر بدن اور لباس میں سے جس کو چاہے پاک کرے اور پھر نماز پڑھے۔ اور اگر ایک میں نجاست ایسی ہو کہ جس کا دو دفعہ دھونا ضروری ہے جیسے پیشاب وغیرہ اور دوسرے میں نجاست ایسی ہو کہ اس کا ایک دفعہ دھونا کافی ہے جیسے خون وغیرہ تو پھر صرف پیشاب والے کو دھوئے اور نماز پڑھے۔

مسئلہ ۸۲۱ ۔ جس شخص کے پاس نجس لباس کے سوائے اور کوئی چیز نہ ہو تو اسے چاہیئے کہ لباس اتار دے اور ننگے ہو کر جیسا کہ اس کا طریقہ بتایا گیا ہے نماز پڑھے اور اگر لباس کا اتارنا سردی وغیرہ کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو پھر اس نجس لباس کے ساتھ نماز پڑھے اور اس کی یہ نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۸۲۲ ۔ اگر کسی کے پاس دو لباس ہوں اور اسے علم ہو کہ ان میں سے ایک نجس ہے لیکن وہ معلوم نہیں کہ کونسا ہے اگر وقت وسیع ہو تو ایک ہی نماز کو ہر ایک ان میں سے علیحدہ علیحدہ پڑھے۔ مثلاً ظہر کی دو نمازیں پڑھے اور اگر وقت تنگ ہو تو پھر ننگے ہو کر نماز پڑھے۔ لیکن اس کے لیے احتیاط مستحب اس میں ہے کہ بعد میں اس نماز کو پاک لباس کے ساتھ قضا بھی کرے۔

شرط دوم۔

مسئلہ ۸۲۳۔ نماز پڑھنے والے کا لباس مباح ہو۔ پس جو شخص جانتا ہے کہ غصبی لباس کا پہننا حرام ہے اور پھر جان بوجھ کر غصبی لباس یا غصبی دھاگے سے سیا ہوا لباس یا بٹن وغیرہ غصبی ہوں تو اس میں نماز باطل ہے

مسئلہ ۸۲۴ ۔ اگر صورت سابقہ میں اسے یہ علم نہ ہو کہ غصبی لباس میں نماز باطل ہوتی ہے اور پھر عمداً غصبی لباس میں نماز پڑھے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۸۲۵ ۔ اگر لباس کے غصبی ہونے کا علم نہ ہو یا اس کا غصبی ہونا بھول گیا ہو اور پھر اس میں نماز پڑھ لے تو یہ نماز صحیح ہے البتہ اگر خود اس نے غصب کیا ہو اور پھر اس کا غصب کرنا بھول چکا ہو اور اس لباس میں نماز پڑھ لے تو پھر نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۸۲۶ ۔ اگر لباس کا غصبی ہونا بھول چکا ہو لیکن نماز پڑھنے کی حالت میں اسے یاد آجائے پس اگر اس کے پاس اور کوئی لباس موجود ہو کہ اس کو اتار کر فوراً دوسرا مباح لباس پہن سکے اور نماز میں موالات یعنی پے درپے

ہونا بھی خراب نہ ہو سکے تو اسے چاہیئے کہ فوراً غصبی لباس کو اتار پھینکے اور دوسرا لباس مباح پہن کر باقیماندہ نماز کو پڑھے اور یہ نماز بھی صحیح ہو گی۔ لیکن اگر کوئی دوسرا لباس اس کے پاس موجود نہ ہو یا لباس کے بدلنے میں اتنی دیر ہو جائے گی کہ نماز کی موالات خراب ہو جاتی ہو تو پھر جب ایک رکعت کے اندازہ کے مطابق نماز کا وقت باقی ہو تو پھر یہ نماز توڑ دے اور پھر دوبارہ نماز پڑھے اور اگر ایک رکعت کا وقت بھی وقت میں سے باقی نہ ہو تو پھر غصبی لباس کو اتار کر ننگے نماز پڑھے۔

مسئلہ ۸۲۷ - اگر کوئی شخص اپنی جان کی حفاظت کے لیے غصبی لباس میں نماز پڑھے یا اسے خوف ہو کہ اگر اس نے غصبی لباس اتار دیا تو اسے کوئی چور لے جائے گا اور اس وجہ سے غصبی لباس میں نماز پڑھ لے تو پھر یہ نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۸۲۸ - اگر اس روپیہ وغیرہ سے لباس خرید کرے کہ جس کے عین میں خمس یا زکوٰۃ واجب ہے اور خمس و زکوٰۃ ادا نہ کی ہو تو ایسے لباس میں نماز پڑھنا باطل ہے۔

شرط سوم۔

مسئلہ ۸۲۹ - نماز پڑھنے والا کا لباس ایسے مردار حیوان کے اجزاء سے نہ بنا ہوا ہو کہ جس کا خون جہندہ ہو (یعنی ذبح کے وقت دھار مار کر نکلے) بلکہ احتیاط واجب اس میں ہے کہ اس مردار حیوان کے اجزا سے بنا ہوا لباس کہ جس کا خون جہندہ نہ ہو جیسے مچھلی وغیرہ میں بھی نماز نہ پڑھے۔

مسئلہ ۸۳۰ - مردار حیوان کے وہ اجزا کہ جن میں روح ہوتی ہے جیسے گوشت چمڑہ وغیرہ نماز پڑھنے والے کے ساتھ نماز کی حالت میں ہو۔ اگرچہ وہ لباس کی جزو بھی نہ ہو تو بھی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۸۳۱ - اگر حلال گوشت حیوان کے مردار ہو جانے کے بعد اس کے وہ اجزا کہ جن میں روح نہیں ہوتی جیسے بال، دانت وغیرہ نماز پڑھنے والے کے ہمراہ نماز میں ہوں اگرچہ وہ لباس کے جزو ہوں یا لباس کی جزو نہ ہوں تو پھر اس کی نماز صحیح ہے۔

شرط چہارم:-

مسئلہ ۸۳۲ - نماز پڑھنے والے کا لباس حرام گوشت حیوان سے نہ ہو بلکہ حرام گوشت حیوان کے بال وغیرہ بھی نماز کی حالت میں اس کے ہمراہ ہوں تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۸۳۳ - اگر حرام گوشت حیوان کے منہ یا ناک کا پانی رطوبت وغیرہ جیسے بلی وغیرہ کا نماز پڑھنے والے کے بدن یا لباس میں لگا ہوا ہو پس اگر وہ ابھی تر ہو تو اس میں نماز باطل ہے اور اگر وہ خشک ہو چکی ہو اور اس کا عین یعنی تو وہ شے دور کر دی گئی ہو تو پھر نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۸۳۴ - اگر کسی انسان کے منہ یا ناک یا پسینے کا پانی یا اس کے بال کسی دوسرے انسان نماز پڑھنے والے کے بدن یا لباس پر لگے ہوئے ہوں تو پھر نماز میں کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح اگر نماز پڑھنے والے کے ساتھ مروارید یا موم یا شہد ہو تو بھی کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۸۳۵ - اگر کسی لباس کے متعلق شک ہو کہ وہ حلال گوشت حیوان سے بنایا گیا ہے یا حرام گوشت حیوان خواہ دوسرے ممالک سے آتا ہو یا اسی ملک میں بنتا ہو تو پھر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس لباس میں نماز نہ پڑھنی چاہیئے۔

مسئلہ ۸۳۶ - سیپ جو ہوتی ہے تو وہ حرام گوشت حیوان شمار ہوتا ہے لہٰذا احتیاط واجب اس میں ہے کہ ان بٹنوں میں سیپ سے بنے ہوئے ہوتے ہیں نماز نہ پڑھے۔

مسئلہ ۸۳۷ - خز خالص ایک خاص حیوان کی کھال ہے، کا پہننا نماز کی حالت میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن احتیاط واجب اس میں ہے کہ سنجاب حیوان کی کھال نہ پہنے۔

مسئلہ ۸۳۸ - اگر جہالت کی وجہ سے بھول جانے کی وجہ سے ایسے لباس میں نماز پڑھ لے جو حرام گوشت سے تیار کیا ہوا ہو تو اس کے لئے احتیاط واجب اس میں ہے کہ اس نماز کو دوبارہ پڑھے اور اگر وقت ختم ہو چکا ہو تو اس کی بعد میں قضا کرے۔

شرط پنجم :-

مسئلہ ۸۳۹ - طلاباف لباس کا نماز کی حالت میں پہننا مرد کے لیے حرام ہے۔ اور اس میں نماز باطل ہے لیکن عورتوں کے لئے نماز کی حالت میں یا نماز کے علاوہ اس کا پہننا کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۸۴۰ - مرد کے لئے سونے کی زنجیر، تسبیح وغیرہ ہیں یا سونے کی انگوٹھی یا دستی گھڑی سونے کی ہاتھ پہ باندھنا حرام ہے اور نماز اس باطل ہے اسی لئے مرد کے لیے سونے کو زینت کے لیے استعمال کرنا بھی حرام ہے۔ بلکہ احتیاط واجب اس میں ہے کہ سونے کی عینک بھی استعمال نہ کرے۔ لیکن عورتوں کے

لیے سونے کو زینت وغیرہ کے لیے نماز وغیرہ میں استعمال کرنا جائز ہے۔

مسئلہ ۸۴۱ - اگر کسی انسان کو علم نہ ہو کہ یہ لباس یا انگوٹھی سونے کی ہے یا اسے اس کا شک ہو یا وہ بھول گیا ہو اور پھر اس سے نماز پڑھ لے تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس نماز کو دوبارہ پڑھے اور اگر وقت ختم ہو چکا ہو تو پھر اس کے بعد اس کی قضا کرے۔

شرط ششم:-

مسئلہ ۸۴۲ - مرد نماز پڑھنے والے کا لباس خالص ریشم کا نہ ہو یہاں تک کہ اس کی ٹوپی اور آزار بند بھی ریشم خالص کی نہ ہو۔ اسی طرح مرد کو ریشمی لباس نماز کے علاوہ بھی پہننا حرام ہے۔

مسئلہ ۸۴۳ - اگر کوٹ وغیرہ کا تمام آستر (اندرش) یا کچھ آستر ریشمی کپڑے کا ہو تو اس لباس کا پہننا بھی حرام ہے اور اس میں نماز پڑھنی بھی باطل ہے۔

مسئلہ ۸۴۴ - جس لباس کے متعلق یہ معلوم نہ ہو کہ وہ ریشم کا ہے یا کسی اور چیز کا تو اس کا نماز کی حالت کے علاوہ پہننے میں کوئی اشکال نہیں لیکن احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اسے نماز میں نہ پہنے۔

مسئلہ ۸۴۵ - ریشمی رومال وغیرہ اگر جیب میں ہو تو کوئی حرج نہیں اور اس سے نماز بھی باطل نہیں ہوتی

مسئلہ ۸۴۶ - عورت کے لیے خالص ریشمی لباس نماز کی حالت میں اور اس کے علاوہ پہننا جائز ہے

مسئلہ ۸۴۷ - غصبی یا ریشمی یا طلا باف یا مردار کا لباس اضطرار کی حالت میں جائز ہے۔ اور اگر کسی انسان کے پاس سوائے ان کے اور کوئی لباس نہ ہو اور اسے کسی وجہ سے لباس کا پہننا بھی ضروری ہو تو پھر ان میں اس حالت میں نماز بھی پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۸۴۸ - اگر کسی انسان کے پاس غصبی یا مردار سے بنے ہوئے لباس کے علاوہ اور کوئی لباس نہ ہو لیکن وہ لباس کو اتار سکتا ہو تو پھر نماز ننگے ہو کر پڑھے اور اس کو اتار دے۔

مسئلہ ۸۴۹ - اگر انسان کے پاس سوائے مردار کے بنے ہوئے لباس کے کوئی اور لباس نہ ہو لیکن وہ اس لباس کی طرف نماز کی حالت میں پہنے میں مجبور ہے تو وہ اسی لباس میں نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر وہ اس کی طرف مجبور نہ ہو تو پھر وہ اس لباس کو اتار کر ننگے نماز پڑھے۔ لیکن اس کے لیے احتیاط واجب یہ بھی ہے کہ ایک وہی نماز اس لباس میں بھی پڑھے۔

مسئلہ ۸۵۰ ۔ اگر مرد کے پاس سوائے ریشم خالص یا طلا بافت کے اور کوئی لباس نہ ہو لیکن وہ اسے اتار سکتا ہو تو پھر اسے اتار کر ننگے نماز پڑھے۔

مسئلہ ۸۵۱ ۔ اگر کسی کے پاس اتنا لباس جو نماز میں واجب ہے نہ ہو تو اس پر واجب ہے کہ وہ لباس کو کرایہ پر لے یا خرید کرے۔ لیکن اگر اس کا خریدنا یا کرایہ پر لینا کافی روپیہ چاہتا ہو کہ جو اس شخص کی حالت کے لحاظ سے بہت زیادہ ہو۔ یا وہ روپیہ کو لباس کے حاصل کرنے میں خرچ کر دینے کو اپنے لیے کسی دوسرے لحاظ سے مضر سمجھتا ہو مثلاً بھوکا مر جائے گا تو پھر وہ شخص اسی طرح ننگے نماز پڑھے اور روپیہ کو اپنی موجودہ حالت کے لیے محفوظ رکھے۔

مسئلہ ۸۵۲ ۔ جس کے پاس نماز کے لیے ضروری لباس نہ ہو لیکن کوئی دوسرا شخص اسے عاریۃً یا ہبہ کر رہا ہو تو وہ اس کا ہبہ وغیرہ قبول کرے۔ جبکہ اس کے لیے ایسے شخص کی یہ منت اٹھانی سخت نہ ہو بلکہ اگر کوئی ایسا شخص موجود ہو کہ جس کی منت اٹھانی چنداں دشوار نہ ہو تو پھر اسے اس سے پہل کر کے عاریۃً یا ہبہ مانگنا چاہیئے

مسئلہ ۸۵۳ ۔ ایسا لباس کا پہننا جو اس کی شرافت کے مناسب نہیں ہے حرام ہے۔ مثلاً اہل علم کا پولیس یا فوج کا لباس پہننا یا رنگ دار یا اس قسم کا سیا ہوا ہو کہ وہ اس کے منصب کے مطابق نہ ہو لیکن اگر وہی شخص ایسے لباس میں جو اس کے لیے پہننا اس کی مناسبت کی وجہ سے حرام تھا نماز پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں

مسئلہ ۸۵۴ ۔ احتیاط واجب اس میں ہے کہ مرد عورتوں کا لباس اور عورتیں مردوں کا لباس نہ پہنیں لیکن اگر وہ ایک دوسرے کے لباس میں نماز پڑھ لیں تو نماز میں کوئی اشکال نہ ہو گا۔

مسئلہ ۸۵۵ ۔ جس شخص کو نماز لیٹ کر پڑھنی ہو اور وہ ننگا ہو اور اس کی لحاف یا طولائی وغیرہ نجس ہو یا خالص ریشم کی یا مردار حیوان کے اجزا سے ہو تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ وہ اپنے آپ کو نماز کی حالت میں اس لحاف میں نہ ڈھانپے۔

وہ مقامات کہ جہاں لباس یا بدن کا پاک ہونا نماز میں ضروری نہیں :-

مسئلہ ۸۵۶ ۔ تین صورتوں میں اگر نماز پڑھنے والے کا بدن یا لباس نجس ہو تو بھی نماز صحیح ہے:-

(اوّل) زخم یا چیراد ینے کی وجہ سے یا پھوڑہ ہونے کی وجہ سے خون بدن یا لباس کو لگا ہوا ہو تو نماز صحیح ہے (دوم) بدن یا لباس پر خون ایک اشرفی کی مقدار جسے عربی میں درہم بغلی کی مقدار کہا جاتا ہے لگا ہوا ہو تو بھی اتنی مقدار خون میں صرف نماز پڑھنا صحیح ہے (سوم) نجس لباس یا بدن میں نماز پڑھنے پر کسی وجہ سے مجبور ہو کہ سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہ ہو۔ دو صورتوں میں صرف اگر لباس نجس ہو تو نماز صحیح ہے۔ (اوّل) بہت چھوٹی چیز نماز پڑھنے والے کے لباس میں سے کوئی نجس ہو جائے کہ جس میں تنہا نماز پڑھنا کافی نہ ہو جیسے جراب، ٹوپی چھوٹا رومال۔ (دوم) بچہ کو دودھ دینے والی عورت کہ جس کے پاس صرف ایک لباس ہو۔ اگر وہ نجس ہو جائے تو اس میں بھی نماز پڑھی جاسکتی ہے لیکن اس کی وضاحت بعد میں آئے گی۔

مسئلہ ۸۵۷ - جب کوئی زخم یا پھوڑا کا خون بدن پر ہو اور اس کا بدن اور پاک کرنا اکثر لوگوں کے لیے دشوار ہو تو اس صورت میں جب تک زخم یا پھوڑا اچھا نہ ہو جائے تو اس بدن یا لباس نجس میں نماز پڑھ سکتا ہے بلکہ اگر اس زخم پر جو دوائی ہے یا اس سے جو پیپ نکلتی ہے وہ بھی نجس ہو جائے تو اس کے ساتھ بھی نماز پڑھ سکتا ہے جبکہ وہ بدن یا لباس کو لگ جائے۔

مسئلہ ۸۵۸ - اگر ایسے زخم وغیرہ کا خون جو بہت جلدی اچھا ہو جانے والا ہو اور اس کا پاک کرنا بہت آسان ہو تو وہ جب بدن یا لباس پر ہوگا تو اس میں نماز پڑھنی باطل ہے۔

مسئلہ ۸۵۹ - بدن یا لباس ایسی جگہ سے زخم کی تری سے نجس ہو جائے کہ اس جگہ اور زخم کے مقام میں کافی فاصلہ ہے تو پھر ایسے لباس یا بدن میں بغیر پاک کیے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ البتہ عادتاً جہاں تک اس زخم کی رطوبت بدن یا لباس تک عموماً پہنچ جانی چاہیئے موجود ہو تو پھر نماز ایسی حالت میں پڑھی جاسکتی ہے۔

مسئلہ ۸۶۰ - اگر زخم ناک یا منہ وغیرہ کے اندر ہو اور ان کا خون بدن یا لباس پر لگا ہو تو پھر اس صورت میں احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس کے ساتھ نماز نہ پڑھی جائے۔ اسی طرح بواسیر کا خون جبکہ اس کا منہ باہر پیدا نہ ہو۔ البتہ جب بواسیر کے دانوں کا منہ باہر کی طرف ہو تو پھر اس خون سے اس مقام کے لباس یا بدن میں جب لگا ہوا ہو نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

مسئلہ ۸۶۱ - جس انسان کے بدن پر زخم ہو اور وہ لباس یا بدن پر کوئی خون دیکھے اور اسے

شک ہو کہ وہ زخم کا خون ہے یا کوئی اور خون کہیں سے لگ گیا ہے تو پھر احتیاط واجب اس میں ہے کہ ایسے خون کے ساتھ نماز نہ پڑھے۔

مسئلہ ۸۶۲ ۔ اگر کئی زخم بدن پر ہوں، اگر تو وہ ایک دوسرے کے اتنے قریب ہوں کہ سب کو ایک زخم کہا جاتا ہو تو پھر جب تک سب ٹھیک نہ ہو جائیں اس حالت میں نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ اور اگر ایک دوسرے سے اتنے فاصلے پر ہوں کہ ہر ایک علیحدہ زخم کہا جاتا ہو تو پھر جب بھی کوئی زخم ٹھیک ہو جائے پہلے اس کے خون کو جو اس کے اردگرد کپڑے یا بدن پر لگا ہوا ہے پاک کرے تب نماز پڑھ سکتا ہے ورنہ نماز نہیں پڑھ سکتا۔ اگرچہ ابھی اور زخم موجود ہوں۔

مسئلہ ۸۶۳۔ حیض یا نفاس یا استحاضہ یا کتے یا خنزیر یا مردار یا حرام گوشت حیوان کے خون کا معمولی سا قطرہ بھی بدن یا لباس پر لگا ہوا ہو تو اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ لیکن ان کے علاوہ دوسرے خون جیسے انسان یا حلال گوشت حیوان کا خون اگرچہ بدن یا لباس کے کئی حصوں پر لگا ہوا ہو جب تمام ملا کر درہم بغلی سے کم ہو (یعنی ایک اشرفی کے برابر ہو) تو پھر نماز اس میں پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۸۶۴۔ جب خون کپڑے پر گرے اور کپڑے کی دوسری طرف جا نکلے تو پھر اگر یہ دونوں طرف کو ایک خون شمار کیا جائے تو ایک حساب ہوگا اور اگر دوسری طرف علیحدہ علیحدہ خون سمجھا جائے تو پھر اسے علیحدہ خون سمجھ کر پہلی طرف کے خون سے ملا کر دیکھا جائے گا۔ اگر دونوں درہم بغلی سے کم ہوئے تو نماز صحیح ہوگی۔ اور اگر درہم بغلی سے دونوں ملا کر زیادہ ہوئے تو نماز اس میں باطل ہوگی۔

مسئلہ ۸۶۵۔ جب خون ایسے کپڑے پر لگے کہ جس میں اندرش بھی پڑا ہوا ہو جیسے کوٹ وغیرہ اور پھر خون اندرش تک پہنچ جائے یا اندرش پر پڑے اور باہر تک نکل آئے۔ تو یہ دونوں علیحدہ علیحدہ خون شمار کرنے چاہئیں۔ پس اگر اندرش اور اوپر کا دونوں ملا کر درہم بغلی سے کم ہو تو نماز صحیح ہوگی ورنہ باطل ہوگی۔

مسئلہ ۸۶۶۔ اگر بدن یا لباس پر لگا ہوا خون تو درہم بغلی سے کم ہو لیکن اس پر کچھ رطوبت مثل پسینہ وغیرہ کے لگ جانے سے دونوں ملا کر درہم بغلی سے زیادہ ہو جائیں اور رطوبت اطراف میں بھی پھیل جائے تو نماز باطل ہوگی بلکہ اگر دونوں ملا کر بھی درہم بغلی سے کم ہوں اور رطوبت اطراف میں بھی نہ پھیل چکی ہو تب

بھی اس میں نماز پڑھنے میں اشکال ہے۔

مسئلہ ۸۶۷ ۔ اگر بدن یا لباس پر خون تو نہ ہو لیکن وہ خون سے متصل ہونے کی وجہ سے نجس ہو جائے تو پھر اس میں نماز پڑھنا باطل ہے اگرچہ جس مقدار خون کی وجہ سے نجس ہوئے ہوں درہم سے کم بھی ہو۔

مسئلہ ۸۶۸ ۔ جو خون بدن یا لباس پر لگا ہوا ہو وہ تو درہم بغلی سے کم ہو لیکن اس پہ کوئی اور نجاست آ لگے تو پھر اس میں نماز پڑھنا باطل ہے۔ مثلاً جب کپڑے پر خون لگے جو درہم بغلی سے کم ہو اور پھر اس پر پیشاب کا قطرہ بھی جا پڑے تو پھر ایسے کپڑے یا بدن میں نماز پڑھنا باطل ہے۔

مسئلہ ۸۶۹ ۔ اگر ایسا چھوٹا کپڑا کہ جس میں تنہا نماز نہیں پڑھی جا سکتی نجس ہو جائے اور وہ مردار اور حرام گوشت حیوان سے بھی نہ بنا ہوا ہو۔ جیسے ٹوپی، جراب وغیرہ تو ان میں نماز پڑھنا صحیح ہے اسی طرح اگر انگوٹھی نجس ہو جائے تو اس میں بھی نماز پڑھنا کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۸۷۰ ۔ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ رومال، چابی، چاقو، وغیرہ جب نجس ہو جائیں تو ان کو نماز کی حالت میں اپنے ساتھ نہ رکھے۔ لیکن جس شخص کو اس مسئلہ کا پتہ نہ ہو اور ایک مدت تک ایسی چیزیں ساتھ رکھ کر نماز پڑھتا رہا ہو تو مسئلہ معلوم ہو جانے کے بعد ان نمازوں کی قضا کرنی واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۸۷۱ ۔ وہ عورت جو بچہ کی پرورش کر رہی ہو اور اس کے پاس سوائے ایک لباس کے اور کوئی لباس موجود نہ ہو، جب یہ عورت کوئی دوسرا لباس خریدنے یا کرایہ پر لینے یا کسی سے مانگنے پر بھی قدرت نہ رکھتی ہو تو یہ اپنے لباس کو دن اور رات میں ایک دفعہ پاک کر کے نماز پڑھ سکتی ہے۔ اگرچہ بعد میں نجس بھی ہوتا رہے۔ لیکن اس کے لیے احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ وہ اپنے لباس کو ہر روز عصر کے وقت پاک کر کے نماز ظہر اور عصر اکٹھے پڑھے اور اگر اس کے پاس کوئی دوسرا لباس بھی ہو لیکن وہ دونوں کو ایک دفعہ پہننے پر مجبور ہو تو بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۸۷۲ ۔ اگر بچہ پرورش کرنے والی عورت کسی لڑکی کی پرورش کر رہی ہو اور اس کا لباس لڑکی کے پیشاب سے نجس ہو جائے اور وہ دن میں ایک دفعہ پاک بھی کر چکی ہو، چنانچہ اگر پاک کر لینے کے بعد اسی دن میں پھر نجس ہو جائے تو احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس لباس میں نماز نہ پڑھے۔

جو چیزیں نماز کے لباس میں مستحب ہیں:۔

مسئلہ ۸۷۳ ۔ چند ایک چیزیں نمازی کے لباس میں مستحب ہیں:۔
(۱) عمامہ، تحت الحنک کے ساتھ (۲) عبا پہننا (۳) سفید لباس (۴) صاف وستھرا لباس، خوشبو کا استعمال، عقیق کی انگوٹھی۔

جو چیزیں نماز کے لباس میں مکروہ ہیں:۔

مسئلہ ۸۷۴ ۔ یہ چند ایک چیزیں نمازی کے لباس میں نماز پڑھنے کے وقت مکروہ ہیں:۔
(۱) سیاہ لباس کا پہن کر نماز پڑھنا (۲) میلا لباس (۳) تنگ لباس (۴) شراب خور انسان کا لباس پہن کر اس لباس میں نماز پڑھنا (۵) ایسے شخص سے لباس لے کر اس میں نماز پڑھنا جو نجاست وغیرہ سے پرہیز نہیں کرتا (۶) وہ لباس کہ جس میں کسی صورت کا نقش ہو (۷) بٹن کھلے رکھ کر نماز پڑھنا (۸) ایسی انگوٹھی پہن کر کہ جس پر کسی صورت کا نقش ہو۔

نماز کا مکان:۔

۔ جس جگہ پر ٹھہر کر نماز پڑھی جانی چاہیئے اس میں دس شرطیں ہیں:۔

شرط اوّل:۔ جگہ مباح ہو۔[۱]

مسئلہ ۸۷۵ ۔ جب کسی غصبی جگہ پر نماز پڑھی جائے خواہ وہ زمین ہو یا فرش یا تختہ وغیرہ تو وہ نماز باطل ہے۔ البتہ اگر چھت یا خیمہ غصبی ہو اور وہ جگہ غصبی نہ ہو تو اس میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔[۲]

مسئلہ ۸۷۶ ۔ ایسے گھر میں نماز پڑھنا کہ جس گھر کی منفعت کسی دوسرے کی ملک ہو تو مالک منفعت کی اجازت کے بغیر نماز باطل ہے۔ مثلاً جب مکان کوئی شخص کرایہ پر لے چکا ہو تو اس مکان کی منفعت اس کی ہو جاتی ہے جس نے کرایہ پر لیا ہے۔ لہذا مالک مکان یا کوئی دوسرا شخص بغیر کرایہ دار کی اجازت کے نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے۔ اسی طرح جب کسی ملکیت میں کسی دوسرے کا بھی حق ہو تو نماز نہیں پڑھی جا سکتی جیسے جب کوئی مرنے والا وصیت کر جائے کہ اس کے مال کا تہائی حصہ فلاں جگہ صرف

کیا جائے جب تک اس مال کا تہائی حصہ اسی جگہ کے لیے کہ جہاں وہ وصیت کر گیا ہے علیحدہ نہ کر لیا جائے اس میں نماز نہیں پڑھی جا سکتی۔

مسئلہ ۸۷۷۔ جو شخص مسجد میں بیٹھا ہے اگر کوئی دوسرا شخص اس کی جگہ کو غصب کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۸۷۸۔ جب ایسی جگہ نماز پڑھے کہ اس کا غصبی ہونے کا اسے علم نہ ہو یا وہ اس کا غصبی ہونا بھول گیا ہے اور نماز پڑھنے کے بعد اسے اس کے غصبی ہونے کا علم ہو جائے یا یاد آ جائے تو وہ سابقہ نماز صحیح ہے۔ البتہ اگر اس جگہ کو خود نماز پڑھنے والا غصب کر چکا ہو اور پھر اس اپنے غصب کو بھول جائے اور نماز پڑھ لے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۸۷۹۔ اگر کسی کو یہ خبر ہو کہ یہ جگہ غصبی ہے لیکن یہ مسئلہ نہ جانتا ہو کہ غصبی جگہ پہ نماز باطل ہوتی ہے اور پھر وہ وہاں نماز پڑھ لے تو اس کی یہ نماز باطل ہے۔[۳]

مسئلہ ۸۸۰۔ اگر کسی شخص کو مجبوری کی وجہ سے نماز سوار ہو کر پڑھنی ہو لیکن حیوان یا اس کی زین یا نعل غصبی ہو تو پھر وہ نماز ایسے حیوان یا اور کسی چیز پر جو غصبی ہو سوار ہو کر پڑھے گا تو باطل ہو گی۔ خواہ نماز مستحبی ہو یا واجب۔

مسئلہ ۸۸۱۔ اگر کوئی شخص کسی جگہ میں کسی دوسرے آدمی کے ساتھ شریک ہو اور اس کا حصہ علیحدہ نہ کیا جا چکا ہو تو پھر بغیر اپنے شریک کی اجازت کے اس میں نماز و دیگر تصرفات نہیں کر سکتا۔[۴]

مسئلہ ۸۸۲۔ اگر ایسے روپیہ یا مال سے کوئی زمین خریدے کہ اس میں خمس و زکوٰۃ واجب ہو اور ابھی اس کی زکوٰۃ و خمس ادا نہ کی ہو تو اس کا اس زمین وغیرہ میں تصرف کرنا حرام اور نماز پڑھنا بھی باطل ہے۔[۵]

مسئلہ ۸۸۳۔ اگر کسی جگہ کا مالک زبان سے تو نماز پڑھنے کی اجازت دے دے لیکن نماز پڑھنے والے کو علم ہو کہ وہ دل سے راضی نہیں تو پھر وہ اس جگہ نماز نہیں پڑھ سکتا۔ اور اگر پڑھے گا تو نماز باطل ہو گی۔ اسی طرح اگر کسی شخص نے نماز کی اجازت نہ دی ہو لیکن نماز پڑھنے والے کو علم ہو کہ وہ نماز پڑھنے میں دل سے راضی ہے تو اس کی نماز وہاں صحیح ہے۔[۶]

مسئلہ ۸۸۴ - ایسے مرنے والے شخص کے ملک میں تصرف کرنا حرام ہے کہ جس پر خمس یا زکوٰۃ واجب تھی لیکن اس نے یہ ادا نہ کیے ہوں اور اس کے ایسے مکان یا زمین پر نماز پڑھنا بھی باطل ہے۔ البتہ اگر اس کی طرف سے خمس و زکوٰۃ ادا کر دیا جائے یا کوئی اس کے ادا کر دینے کا ضامن ہو جائے تو پھر اس میں تصرف کرنا اور نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۸۸۵ - ایسے مرنے والے کے ملک میں تصرف کرنا بھی حرام ہے جو لوگوں کا مقروض تھا۔ اور قرض ادا نہ کیا ہو۔ اسی طرح ایسے شخص کے ملک میں نماز پڑھنی بھی باطل ہے۔ البتہ کوئی شخص قرض کی ادائیگی کا ضامن ہو جائے یا قرض خواہ اور میت کا وصی یا قرض خواہ اور حاکم شرع اجازت دے دیں تو اس کے ملک میں تصرف کرنا اور نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۸۸۶ - اگر مرنے والا مقروض تو نہ ہو لیکن اس کے بعض وارث نابالغ یا دیوانہ یا غائب ہوں تو اس کے مال میں بھی تصرف کرنا حرام اور نماز پڑھنا باطل ہے۔

مسئلہ ۸۸۷ - مسافر خانوں یا حمام یا اس قسم کی جگہیں جو مسافرین کے لیے مہیا کی جاتی ہیں میں نماز پڑھنے میں کوئی اشکال نہیں۔ لیکن اس کے علاوہ دوسری جگہوں میں مالک کی اجازت کے بغیر نماز نہیں پڑھی جا سکتی۔ البتہ اگر مالک اجازت دیدے یا اس قسم کی بات کرے کہ جس سے معلوم ہو کہ نماز کی بھی اجازت دے دی ہے جیسے کسی کو سونے کے لیے یا بیٹھنے کے لیے اجازت دے تو اس سے یہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ اس نے نماز کی اجازت بھی دی ہے۔ تو پھر نماز پڑھنا صحیح ہے۔

مسئلہ ۸۸۸ - اتنی دور دراز زمین کہ جس سے دوسری جگہ پر جانا بہت دشوار ہو اس قسم کی زمین میں اس کے مالک کی اجازت کے بغیر بھی نماز پڑھ سکتا ہے

شرط دوم - نماز کی جگہ ہلتی جلتی نہ ہو۔

مسئلہ ۸۸۹ - نماز پڑھنے والے کو ایسی جگہ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا چاہیئے کہ وہ جگہ حرکت نہ کر رہی ہو اس طرح کہ جس وہ ہلتا جلتا رہے، پس اگر وقت کی تنگی یا کسی دوسری مجبوری کی وجہ سے انسان مجبور ہو کر ایسی جگہ نماز پڑھنے لگے کہ وہ حرکت کر رہا ہو۔ جیسے گاڑی یا موٹر یا کشتی وغیرہ تو اسے چاہیئے کہ اگر ہو سکے تو حرکت کی حالت میں کوئی چیز قرأت وغیرہ نہ پڑھے اور اگر وہ گاڑی وغیرہ قبلہ سے پھر جائے

تو نمازی کو چاہیئے کہ وہ بھی قبلہ کی طرف پھر جائے۔ اور انسان کو کوشش کرنی چاہیئے کہ نماز اسٹیشن پر اتر کر آرام سے پڑھے اور تمام ارکان صحیح بجالائے۔ اور اگر اتفاق سے نماز گاڑی میں اس کے چلنے کی حالت میں پڑھنی پڑے۔ مثلاً وقت اتنا کم باقی رہ گیا ہو کہ اگر اسٹیشن تک پہنچنے کی انتظار کرے گا یا گاڑی میں اس کے کھڑے ہونے کی حالت میں یا اتر کر نماز پڑھے تو نماز قضا ہو جائے گی۔ تو اس وقت چلتی گاڑی میں نماز پڑھ لینی چاہیئے لیکن پھر بھی کھڑے ہو کر قبلہ کی طرف منہ کر کے پڑھنا ضروری ہے۔ اگر کھڑے ہونے کی جگہ بھی نہ ہو تو پھر بیٹھ کر رو بقبلہ ہو۔ پس اس طرح کہ جیسے ہمارے دوسرے مسلمان بھائی نماز گاڑی میں بغیر قیام ورو بقبلہ ہونے کے پڑھ لیتے ہیں وہ ہمارے نزدیک نماز باطل ہے۔ یہ نماز حالتِ اختیار میں صحیح نہیں ہو سکتی [1]

مسئلہ ۸۹۰ ۔ گاڑی میں نماز پڑھنا جب گاڑی اسٹیشن پر کھڑی ہو کوئی حرج نہیں لیکن قبلہ کی طرف منہ کرے اور کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔ یعنی نماز کے دوسرے ارکان صحیح بجالائے [2]

مسئلہ ۸۹۱ ۔ گندم کے ڈھیر وغیرہ پر نماز پڑھنا صحیح نہیں کیونکہ یہ نماز کی حالت میں نیچے اوپر ہوتی رہتی ہے۔ اور اس پر سکون و قرار نہیں رہتا [3]

مسئلہ ۸۹۲ ۔ **شرط سوم** ۔ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ نماز ایسی جگہ پر پڑھے کہ جس کو قرار و اطمینان ہو پس ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ جہاں احتمال ہو کہ اسے اطمینان حاصل نہ ہوگا۔ مثلاً وہاں ہوا یا بارش یا اژدہام وغیرہ ہو تو پھر احتیاط واجب اس میں ہے کہ وہاں نماز نہ پڑھے۔

شرط چہارم ۔ ایسی جگہ نماز نہ پڑھے کہ جہاں ٹھہرنا حرام ہو۔ جیسے ایسی چھت کے نیچے نماز پڑھے کہ وہ چھت خراب اور گرنے کے قریب ہو۔

شرط پنجم ۔ ایسے فرش اور جگہ پر نماز نہ پڑھے کہ جس پر ٹھہرنا اور کھڑے ہونا حرام ہے۔ جیسے فرش اور زمین کے اوپر اللہ کا نام لکھا ہوا ہو تو اس پر نماز نہ پڑھے۔

شرط ششم :۔

۔ ایسے چھت کے نیچے نماز نہ پڑھے کہ جس کی چھت اتنی نیچے ہو کہ انسان کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو۔ یا جگہ اتنی تنگ ہو کہ رکوع اور سجود کی جگہ اس میں نہ ہو۔ پس اگر کوئی شخص ایسی

جگہ پر نماز پڑھنے پر مجبور ہو جائے تو پھر جتنا ممکن ہے کھڑا ہو جائے۔ اگرچہ کچھ ٹیڑھا ہی کیوں نہ کھڑا ہونا پڑے۔ اسی طرح جتنا رکوع و سجود کرنا ممکن ہے ان کو صحیح بجا لائے۔

شرط ہفتم :۔

مسئلہ ۸۹۳ ۔ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ پیغمبر اور ائمہ علیہم السلام کی قبروں کے آگے ہو کر نماز بھی نہ پڑھے۔ اکثر زائر حضرات حرم میں نماز امام کی قبر سے آگے ہو کر پڑھتے ہیں۔ انھیں چاہیئے کہ پہلے دیکھ لیں کہ عام لوگ کہاں پر نماز پڑھ رہے ہیں۔ وہ بھی وہیں پر پڑھیں ان سے آگے نہ ہوں کیونکہ امام کی قبر سے آگے ہو جائیں گے۔

مسئلہ ۸۹۴ ۔ اگر نماز کی حالت میں قبر مبارک اور نمازی کی جگہ میں کوئی چیز حائل اور مانع دیوار وغیرہ کے ہو جائے یا کر دی جائے جبکہ اس مانع کو ہٹانے سے قبر مبارک کی ہتک بھی لازم نہ آئے تو پھر قبر مبارک سے آگے ہو کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن قبر مبارک کے صندوق یا خود ضریح یا وہ پردہ جو اوپر قبر کے ڈالا جاتا ہے وہ مانع بننے میں کافی نہیں۔

شرط ہشتم

اگر نماز پڑھنے کی جگہ نجس ہو جائے تو وہ نجاست ایسی نہ ہو کہ وہ لباس یا بدن تک سرایت کر کے پہنچ سکے یعنی تر نہ ہو۔ لیکن اس کے باوجود سجدہ کی جگہ ہر قسم کی نجاست خشک و تر سے پاک ہو۔ پس اگر پیشانی رکھنے کی جگہ نجس ہو تو پھر نماز باطل ہے۔ لیکن احتیاط مستحب اس میں ہے کہ نماز کی ساری جگہ پاک ہو۔ حتیٰ کہ خشک نجاست بھی اس پر نہ ہو۔

شرط نہم :۔

مسئلہ ۸۹۵ ۔ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ عورت جب نماز پڑھ رہی ہو تو وہ مرد نماز پڑھنے والے کے پیچھے اس طرح کھڑی ہو کہ اس عورت کے سجدہ کی جگہ مرد کے پاؤں رکھنے کی جگہ سے کچھ پیچھے ہے۔

مسئلہ ۸۹۶ ۔ اگر عورت مرد کے برابر یا آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو اگر دونوں نے ایک دفعہ نیت کی ہو تو پھر ان کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس نماز کو باطل سمجھ کر دوبارہ پڑھیں اور اگر ایک نے پہلے نیت کی ہو اور دوسرے نے اس کے بعد نیت کی ہو تو پھر جس نے پہلے نیت

کی ہے اس کی نماز صحیح ہے اور جس نے بعد میں نیت کی ہو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ وہ اس نماز کو دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۸۹۷ - اگر مرد اور عورت کے درمیان دیوار یا پردہ یا کوئی اور چیز درمیان میں ہو کہ جس کی وجہ سے ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں یا ان کے درمیان پانچ گز (ذرع) کا فاصلہ ہو تو ان صورتوں میں اگر عورت مرد کے آگے یا پہلو میں نماز پڑھ رہی ہو تو پھر دونوں کی نماز صحیح ہے۔[1]

شرط دہم - سجدہ کی جگہ پاؤں اور گھٹنے رکھنے کی جگہ سے چار انگلیوں سے (زیادہ) بلند نہ ہو اور اس کی تفصیل سجدہ کے مسائل میں آئے گی۔

مسئلہ ۸۹۸ - نامحرم عورت کا نامحرم مرد کے ساتھ کمرہ وغیرہ میں اکٹھے رہنا کہ جہاں کوئی دوسرا شخص موجود نہ ہو یا وہاں پر کوئی دوسرا شخص نہ آ سکتا ہو حرام ہے اور احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ایسی جگہ نماز بھی نہ پڑھیں لیکن اگر پہلے کوئی شخص ایسی جگہ نماز پڑھ رہا ہو اور پھر کوئی دوسرا نامحرم اچانک آ جائے تو پھر اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۸۹۹ - ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ جہاں تار و طنبور بجائے جاتے ہوں باطل ہے۔

مسئلہ ۹۰۰ - احتیاط واجب اسی میں ہے کہ خانہ کعبہ کے اندر یا اس کی چھت پر نمازیں نہ پڑھے لیکن مجبوری کی حالت میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۹۰۱ - مستحب نمازوں کا خانہ کعبہ کے اندر یا اس کی چھت پر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں - بلکہ مستحب ہے کہ خانہ کعبہ کے اندر ہر ایک رکن کے مقابل دو رکعت نماز پڑھے۔

وہ جگہ کہ جہاں نماز پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۹۰۲ - دین اسلام میں بہت سفارش کی گئی ہے کہ نماز کو مسجد میں پڑھا جائے۔ اور تمام مسجدوں سے بہتر مسجد الحرام ہے۔ اور اس کے بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد اور اس کے بعد مسجد کوفہ اور اس کے بعد مسجد بیت المقدس اور اس کے بعد ہر شہر کی مسجد جامع اور اس کے بعد محلہ کی مسجد اور اس کے بعد بازار کی مسجد ہے۔[2]

مسئلہ ۹۰۳ - عورت کے لیے گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے بلکہ گھر کے بھی اس کمرہ میں کہ جو وسط میں ہے بہتر ہے البتہ اگر وہ اپنے آپ کو نامحرم سے خوب چھپا سکے تو پھر مسجد میں اس کا نماز پڑھنا بہتر ہے۔

---

[1] فاصلہ دس گز ہونا چاہیئے۔ محسن [2] احتیاط یہی ہے محسن [3] م - محسن

مسئلہ ۹۰۴ - ائمہ علیہم السلام کے حرموں میں نماز پڑھنا مستحب ہے ، بلکہ مسجد سے بہتر ہے - امیرالمومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کے حرم میں ایک نماز دولا کھ نماز کے برابر ہے -

مسئلہ ۹۰۵ - مسجد میں زیادہ جانا مستحب ہے ، خصوصاً اس مسجد میں کہ جہاں نماز پڑھنے والا کوئی نہ ہو - مسجد کے ہمسایہ کے لیے جب اس کے لیے کوئی عذر نہ ہو اس مسجد کے علاوہ نماز پڑھنا مکروہ ہے [۱]

مسئلہ ۹۰۶ - جو شخص مسجد میں جا کر نماز پڑھنے کا عادی نہیں ہے اس کے ساتھ کھانا کھانا مکروہ ہے اور اس کے ساتھ کسی کام میں مشورہ نہ کرے اور اس کا ہمسایہ بھی نہ بنے اور اس سے رشتہ نہ لے اور نہ رشتہ دے -

وہ جگہ جہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے :-

مسئلہ ۹۰۷ - ان چند جگہوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے - حمام - نمک والی زمین - انسان کے مقابلہ - سڑک اور گلی میں جب کہ گزرنے والوں کے لیے باعث زحمت نہ ہو اور اگر ان کے لیے باعث زحمت ہو تو پھر نماز پڑھنا حرام ہے اور نماز بھی باطل ہے - آگ اور چراغ کے سامنے - باورچی خانہ میں ، وہاں کہ جہاں آگ کا کورہ ہو (یعنی اکثر وہاں آگ ہی جلائی جاتی ہو) کنویں یا ایسے گڑھے وغیرہ کے سامنے کہ جہاں اکثر پیشاب کیا جاتا ہو ایسے فوٹو یا مجسمہ جو روح دار چیز کا ہو کے سامنے ، اگر جب اس پر پردہ ڈال دیا جائے تو پھر کوئی حرج نہیں ایسے کمرہ میں کہ جہاں جنب آدمی موجود ہو - ایسی جگہ پر کہ جہاں فوٹو وغیرہ ہو - اگرچہ وہ فوٹو انسان کے سامنے بھی نہ ہو - قبر کے سامنے ، قبر کے اوپر ، دو قبروں کے درمیان ، قبرستان میں ،

مسئلہ ۹۰۸ - جب ایسی جگہ نماز پڑھے کہ جہاں اس کے سامنے کوئی گزرے گا یا کوئی اس کے سامنے بیٹھا ہوا ہو تو پھر وہ اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لے ، اگرچہ وہ لکڑی یا رسی وغیرہ ہی ہو -

مسجد کے احکام

مسئلہ ۹۰۹ - مسجد کی زمین ، اندر کی چھت ، باہر کی چھت ، اندر کی دیوار کو نجس کرنا حرام ہے - جس کو معلوم ہو جائے کہ مسجد کی کوئی جگہ ان میں سے نجس ہو گئی ہے تو اسے وہ جگہ فوراً پاک کرنی واجب ہے - احتیاط واجب اسی میں ہے کہ مسجد کی باہر کی دیوار کو بھی نجس نہ کیا جائے اور اگر وہ نجس ہو جائے تو اسے بھی فوراً پاک کیا جائے

---

[۱] م - محقق [۲] م - محقق [۳] م - محقق

مسئلہ ۹۱۰ ۔ اگر کوئی تنہا مسجد کو پاک نہ کرسکتا ہو یا اس کے پاک کرنے میں کسی کی مدد کی ضرورت ہو اور وہ ایسا آدمی پیدا نہ کرسکے تو پھر ایسے شخص پر مسجد کا پاک کرنا واجب نہیں ۔ لیکن اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ وہ ایسے شخص کو مسجد کے نجس ہونے کی اطلاع کردے جو اس کو پاک کرسکتا ہو ۔

مسئلہ ۹۱۱ ۔ اگر مسجد کی کوئی جگہ نجس ہو جائے اور اس کے پاک کرتے میں یا اسے خراب کرنا پڑے گا یا اسے وہاں سے اکھیڑنا پڑے گا تو واجب ہے کہ اسے خراب کرکے یا اکھیڑ کر پاک کیا جائے لیکن جس جگہ کو کھودا یا خراب کیا گیا ہے اسے پھر پُر کرنا اور بنانا واجب نہیں ہے ۔ لیکن اگر مسجد کی اینٹ نجس ہو جائے تو اسے پاک کرکے دوبارہ اسی جگہ رکھا جائے کہ جہاں سے پاک کرنے کے لیے اکھیڑا گیا تھا ۔

مسئلہ ۹۱۲ ۔ اگر کسی مسجد کو کسی نے غصب کرکے گھر بنا لیا ہو یا مسجد اس طرح سے خراب ہو چکی ہو کہ اس میں نماز پڑھنا ممکن نہ رہا ہو تو پھر ایسی مسجد کو بھی نجس کرنا حرام ہے ۔ اور اس کا پاک کرنا واجب ہے ۔

مسئلہ ۹۱۳ ۔ آئمہ علیہم السلام کے حرموں کو نجس کرنا بھی حرام ہے ۔ اور اگر کوئی حرم مبارک نجس ہو جائے اور نجاست کا اس میں رہنا حرم کی ہتک سمجھی جائے تو پھر اس کا پاک کرنا بھی واجب ہے ۔ بلکہ احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ حرم کو پاک کر دیا جائے اگرچہ اس میں نجاست کا ہونا حرم مبارک کی توہین بھی نہ سمجھی جائے ۔

مسئلہ ۹۱۴ ۔ اگر مسجد کی چٹائیاں وغیرہ نجس ہو جائیں تو ان کا پاک کرنا واجب ہے اور اگر وہ پانی سے پاک کرنے سے خراب ہو جائیں گی اور ان سے اس نجس حصّہ کا کاٹ لینا بہتر ہو تو پھر وہ حصّہ کاٹ لیا جائے ۔

مسئلہ ۹۱۵ ۔ کسی عین نجاست کا مسجد میں لے کر جانا تب حرام ہے جب اس کے وہاں لے جانے کو مسجد کی ہتک سمجھی جائے ۔ لیکن احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اگر ہتک نہ بھی سمجھی جائے تب بھی مسجد میں داخل نہ کرے ۔ لیکن نجس کپڑے وغیرہ کو مسجد میں لے جانے میں کوئی حرج نہیں ۔ البتہ اگر نجس چیز کے مسجد میں لے جانے سے مسجد کی ہتک شمار ہو تو پھر اس کا لے جانا بھی حرام ہے ۔

مسئلہ ۹۱۶ ۔ مسجد میں مجلس عزا کے لیے اس کی دیواروں پر سیاہ پردے لٹکائے جائیں یا اس میں فرش وغیرہ کیا جائے یا مسجد کے حصّہ میں چائے وغیرہ مومنین کے لیے بنائی جائے جیسے کہ ایران میں اس کا

رواج ہے، کیونکہ وہاں پر مجالس عزا محرم و غیر محرم میں اکثر مساجد میں ہوتی ہیں تو یہ سب چیزیں کرنی تب جائز ہیں کہ ان سے مسجد کو ضرر نہ پہنچے اور نماز پڑھنے سے بھی لوگوں کو مانع نہ ہوں۔

مسئلہ ۹۱۷ ۔ مسجد کی زینت سونے سے کرنی حرام ہے۔ اور احتیاط واجب اسی میں ہے کہ مسجد میں ایسی چیز کا نقش بھی نہ کیا جائے جو مثل انسان و حیوان روح دار کا ہو اور ان چیزوں کی نقاشی کرنی کہ جن کی روح نہیں جیسے پھول وغیرہ تو یہ مکروہ ہے۔

مسئلہ ۹۱۸ ۔ اگر مسجد خراب بھی ہو جائے تو اسے فروخت نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اسے کسی سڑک یا اور کسی ملک میں ملایا جا سکتا ہے۔

مسئلہ ۹۱۹ ۔ مسجد کے دروازے، پنجرے اور مسجد کی دوسری چیزیں بیچنا حرام ہے اور اگر مسجد خراب ہو جائے تو پھر ان چیزوں کو دوبارہ اسی مسجد میں استعمال کیا جائے۔ اور اگر وہ چیزیں پہلی مسجد کے کام کی نہ رہی ہوں تو پھر انہیں کسی دوسری مسجد میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر یہ چیزیں کسی مسجد کے کام بھی نہ آ سکتی ہوں تو پھر ان کو فروخت کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کے روپیہ کو اسی مسجد میں خرچ کیا جائے کہ جس کی یہ چیزیں ہیں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر کسی دوسری مسجد میں یہ روپیہ خرچ کیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ ۹۲۰ ۔ مسجد کا بنانا یا کسی مسجد کا تعمیر کرنا جو خراب ہونے کے قریب ہے مستحب ہے۔ اور اگر کوئی مسجد اس طرح سے خراب ہو گئی ہو کہ اس کی تعمیر کرنا ممکن نہ ہو تو پھر اسے خراب کر کے دوبارہ بنایا جا سکتا ہے۔ بلکہ اس مسجد کو جو خراب نہیں ہوئی لیکن لوگوں کی ضرورت کے لیے اسے خراب کر کے وسیع کرنا جائز ہے۔

مسئلہ ۹۲۱ ۔ مسجد کو صاف رکھنا، اس میں چراغ جلانا مستحب ہے۔ جو شخص مسجد میں داخل ہونا چاہے اس کے لیے خوشبو لگا کر جانا، پاکیزہ اور قیمتی لباس پہن کر جانا مستحب ہے۔ اسی طرح مستحب ہے کہ مسجد میں داخل ہونے سے پہلے اپنی جوتی کے تلوے کو دیکھ لے تا کہ جوتی کے تلوے پر نجاست نہ ہو۔ مسجد میں داخل ہونے کے وقت دائیں پاؤں کو اندر رکھے اور مسجد سے نکلنے کے وقت پہلے بائیں پاؤں کو باہر رکھے، مستحب ہے کہ مسجد میں سب سے پہلے آئے اور سب سے آخر میں جائے۔

مسئلہ ۹۲۲ ۔ جب انسان مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت نماز تحیۃ المسجد (یعنی احترام مسجد کے لیے) پڑھے اور اگر جاتے ہی کوئی واجب یا کوئی اور مستحب نماز شروع کر دے تو بھی کافی ہے۔

مسئلہ ۹۲۳ ۔ یہ چیزیں مسجد میں مکروہ ہیں:۔ مسجد میں سونا، اگر مجبور نہ ہو۔ مسجد میں دنیا دی باتیں کرنا

مسجد میں کوئی صنعت و حرفت کرنا، اشعار کا پڑھنا کہ جن میں نصیحت و موعظہ وغیرہ نہ ہو۔ تھوکنا یا ناک صاف کر کے مسجد میں ڈالنا، بلغم کا ڈالنا، گمشدہ چیز کی تلاش کا اعلان وغیرہ۔ مسجد میں آواز کا بلند کرنا سوائے اذان (اقامت) کے یہ سب چیزیں مکروہ ہیں۔

مسئلہ ۹۲۴ - بچوں اور دیوانوں کو مسجد میں آنے دینا مکروہ ہے۔ جس شخص نے پیاز یا لہسن وغیرہ کہ جس کی بُو سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہو کھائی ہوئی ہو، اسے بھی مسجد میں جانا مکروہ ہے۔

اذان اور اقامت

مسئلہ ۹۲۵ - ہر مرد اور عورت کے لیے مستحب ہے کہ اپنی پنجگانہ نمازوں کے لیے نماز سے پہلے اذان اور اقامت کہیں۔ لیکن پنجگانہ نمازوں کے علاوہ دوسری واجب نمازوں کے لیے صرف تین مرتبہ الصّلوٰۃ کہنا مستحب ہے (مثل نماز آیات وغیرہ کے لیے)

مسئلہ ۹۲۶ - مستحب ہے کہ جب بچہ پیدا ہو تو پہلے ہی دن یا ناف کے گرنے سے پہلے اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے۔

مسئلہ ۹۲۷ - اذان کے اٹھارہ جملے ہیں:-

اَللّٰہُ اَکْبَرُ - چار دفعہ کہے (یعنی خدا اس سے بلند و بالا ہے کہ اس کی وصف کی جا سکے)

اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ - دو مرتبہ کہے (یعنی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدائے یکتا کے کوئی اور خدا لائق عبادت و پرستش نہیں)

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ - دو مرتبہ کہے۔ (یعنی گواہی دیتا ہوں کہ جناب محمد ابن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر اور خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں)

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ - دو دفعہ کہے (یعنی نماز کی طرف جلدی آ)

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ - دو دفعہ کہے (یعنی فلاح و رستگاری کی طرف جلدی آ)

حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ - دو دفعہ کہے (یعنی سب سے بہتر کام کی طرف جو نماز ہے جلدی آ) اَللّٰہُ اَکْبَرُ - دو دفعہ کہے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ - دو دفعہ کہے (یعنی کوئی لائق پرستش و عبادت سوائے خدائے یکتا کے نہیں ہے)

۔ اقامۃ کے سترہ جملے ہیں۔ پہلے صرف دو مرتبہ اللہ اکبر اور آخر میں لا الہ الا اللہ صرف ایک دفعہ اور حیّ علیٰ خیر العمل کے بعد دو دفعہ قَدْ قَامَتِ الصَّلوٰۃ (یعنی نماز قائم ہو چکی) کو بڑھائے اور باقی اسی طرح کہے جو اذان میں گزرا ہے۔

مسئلہ ۹۲۸ ۔ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللهِ (یعنی حضرت علی علیہ السلام کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق وہ اللہ کی طرف سے تمام مخلوق پر ولی و حاکم ہیں) یہ اذان و اقامت کا جزو نہیں، لیکن بہتر ہے کہ قصد قربت کی نیت سے اشہد ان محمداً رسول اللہ کے بعد اسے کہا جائے۔

مسئلہ ۹۲۹ ۔ اذان اور اقامت کے جملوں کے درمیان بہت زیادہ دیر فاصلہ واقع نہ ہو اور اگر ایسا اتفاق ہو جائے تو پھر دوبارہ اذان و اقامت کو کہا جائے۔

مسئلہ ۹۳۰ ۔ اگر اذان اور اقامت ایسی آواز و طرز سے دی جائے کہ آواز اور طرز مجالس فسق والوں کے ساتھ خاص ہے کہ جس کو غنا کہا جاتا ہے تو حرام ہے اور اگر ایسی طرز نہ ہو لیکن پھر بھی کچھ گلے میں معمولی اتار چڑھاؤ ہو تو بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ ۹۳۱ ۔ پانچ نمازوں میں اذان ساقط ہے:۔
(۱) جمعہ کی نماز عصر میں (۲) عرفہ کے دن (یعنی ۹ ذی الحجہ) نماز عصر میں (۳) عید قربان کی رات نماز عشا میں اس شخص کے لیے جو مشعر الحرام میں ہو۔ (۴) مستحاضہ عورت کے لیے نماز عصر میں اور اسی طرح اس کے لیے نماز عشا میں کیونکہ اس نے ایک ہی غسل میں دونوں نمازوں کو جمع کر کے جلد پڑھنا ہوتا ہے۔ (۵) اس شخص کے لیے جو پیشاب و پاخانہ کے روکنے پر قادر نہ ہو تو وہ نماز عصر میں اور نماز عشا میں اذان نہ کہے کیونکہ ظہر و عصر مغرب و عشا کو جمع کر کے جلدی اسے پڑھنی ہے۔ ان تمام نمازوں میں اذان تب ساقط ہے جبکہ پہلی نماز کے ساتھ ملا کر پڑھے اور ان میں کافی فاصلہ نہ ہونے دے۔ لیکن نافلہ کا فاصلہ مضر نہیں۔

مسئلہ ۹۳۲ ۔ جب نماز جماعت کے لیے اذان اور اقامت کہی جا چکی ہو تو جو شخص اس جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتا ہے اس سے اپنی نماز کے لیے اذان و اقامت ساقط ہے۔

مسئلہ ۹۳۳ ۔ اگر کوئی شخص نماز جماعت پڑھنے کی غرض سے مسجد جائے لیکن وہاں پر پہنچنے کے بعد وہ نماز جماعت ختم ہو چکی ہو تو جب تک نماز جماعت کی صفیں باقی ہیں بایں معنی کہ نمازی ابھی تک

ہی بیٹھے ہوئے ہیں تو وہ بغیر اذان و اقامت کے نماز شروع کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۹۳۴ - جہاں پر کچھ لوگ نماز جماعت پڑھ رہے ہوں یا نماز جماعت تمام ہو چکی ہو لیکن ابھی نمازی متفرق نہ ہوئے ہوں، اگر کوئی انسان نماز علیحدہ یا دوسری جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتا ہو تو ان چھ شرطوں کے ہونے کے بعد اس سے اذان اور اقامت ساقط ہے۔

(۱) نماز جماعت مسجد میں ہو اور اگر مسجد میں نہ ہو تو پھر اذان اور اقامت کا ساقط ہونا مشکل ہے۔ (۲) اس نماز جماعت کے لیے اذان و اقامت کہی گئی ہو (۳) نماز جماعت باطل نہ ہو (۴) اس شخص کی نماز اور نماز جماعت ایک مکان میں ہو، پس اگر نماز جماعت مسجد کے اندر ہو رہی ہو اور وہ شخص نماز مسجد کے اوپر چھت پر پڑھنا چاہے تو پھر اس کے لیے مستحب ہے کہ اذان اور اقامت کہے۔ (۵) اس کی نماز اور جماعت والی نماز دونوں ادا ہوں قضا نہ ہوں۔ (۶) اس کی نماز اور جماعت کی نماز کا ایک وقت ہو۔ یعنی دونوں ظہر کی ہوں یا دونوں عصر کی۔ یا وہ نماز جو جماعت کے ساتھ ہو رہی ہے ظہر کی ہو اور اس شخص کی نماز عصر کی ہو یا اس کی نماز ظہر کی ہو اور جماعت کے ساتھ ہونے والی نماز عصر کی ہو۔

مسئلہ ۹۳۵ - اگر سابقہ مسئلہ کی تیسری شرط میں شک ہو کہ نماز جماعت صحیح ہے یا باطل تو پھر بھی اس سے اذان اور اقامت ساقط ہے۔ لیکن باقی پانچ شرطوں میں اگر شک ہو تو پھر اس کے لیے مستحب ہے کہ اپنی نماز کے لیے اذان اور اقامت کہے۔

مسئلہ ۹۳۶ - جو شخص اذان اور اقامت جو دوسرا آدمی کہہ رہا ہے سن رہا ہو تو مستحب ہے کہ اس کا خود بھی تکرار کرے یعنی وہ پیچھے خود بھی کہتا جائے۔

مسئلہ ۹۳۷ - جو شخص کسی دوسرے انسان کی اذان اور اقامت سن رہا ہے خواہ اس کے ساتھ خود بھی کہتا رہا ہو یا نہ، اگر اس اذان اور اقامت میں اور اپنی نماز میں جو پڑھنا چاہتا تھا زیادہ فاصلہ نہ ہوا ہو تو اس پہ اکتفا کر کے نماز شروع کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۹۳۸ - اگر کوئی مرد کسی عورت کی اذان کو لذت کے قصد سے سنتا رہا ہو تو پھر خود اس مرد سے اذان و اقامت ساقط نہ ہوگی۔ بلکہ اسے خود اذان و اقامت کہنی ہوگی۔ بلکہ

اگر بغیر قصد اذنت کے بھی سنتا رہا ہو تو پھر بھی اس مرد سے اذان واقامت کا ساقط ہونا مشکل ہے۔ بلکہ پھر خود اذان واقامت کہے اور نماز پڑھے۔

مسئلہ ۹۳۹ - نماز جماعت کے لیے اذان اور اقامت مرد کو کہنی چاہیئے البتہ اگر عورتوں کی جماعت علیحدہ کوئی عورت کرا رہی ہو تو پھر عورت کا اذان واقامت کہنا کافی ہے۔

مسئلہ ۹۴۰ - اقامت کو اذان کے بعد کہا جائے اور اگر پہلے کہی جائے گی تو صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ ۹۴۲ - اذان اور اقامت کے درمیان زیادہ فاصلہ نہ دیا جائے۔ پس اگر اذان کو کہے ہوئے اتنی دیر ہوگئی ہے کہ جو اقامت کہی جارہی ہے، اسے اس اذان کی اقامت نہ کہا جا سکے تو پھر دوبارہ اذان اور اقامت دینا مستحب ہے۔ اسی طرح اگر اذان اور اقامت اور وہ نماز جو اس اذان اور اقامت سے پڑھنا چاہتا ہے اتنا فاصلہ ہو جائے کہ یہ کہا جا سکے کہ اس نماز کے لیے اذان واقامت نہیں دی گئی تو پھر بھی مستحب ہے کہ دوبارہ اذان واقامت کہہ کر وہ نماز پڑھے۔

مسئلہ ۹۴۱ - اگر اذان اور اقامت کے کلمات کو اس ترتیب سے نہ کہا جائے جو بیان ہوئی ہے تو بھی ضروری ہے کہ وہاں سے دوبارہ کہے کہ جہاں سے ترتیب صحیح بن جاتی ہے۔ مثلاً حیّ علی الفلاح کو حیّ علی الصلوٰۃ سے پہلے کہہ دے تو پھر دوبارہ حیّ علی الصلوٰۃ سے شروع کرے اور حیّ علی الفلاح بھی کہے اور تمام کرے۔

مسئلہ ۹۴۳ اذان اور اقامت عربی میں کہی جانی چاہئیں اور صحیح لفظ کہے جائیں۔ پس اگر عربی میں نہ کہے یا ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف بنا دے یا ان کے ترجمے کو کہے تو یہ اذان واقامت صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ ۹۴۴ اذان اور اقامت نماز کے وقت داخل ہونے کے بعد کہی جائیں اگر جان بوجھ کر یا بھول کر وقت سے پہلے کہہ دے تو باطل ہیں۔

مسئلہ ۹۴۵ - اگر اقامت شروع کرنے سے پہلے شک ہو جائے کہ اذان کہی ہے یا نہ تو پھر اذان کہے اور اگر اقامت میں شروع ہو جانے کے بعد شک ہو کہ اذان کہی تھی یا نہ تو پھر دوبارہ اذان کہنا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۹۴۶ ۔ اگر اذان یا اقامت کے کسی جملہ میں شروع ہو جانے کے بعد شک کرے کہ اس سے پہلے جملہ کو کہا ہے یا نہ تو پھر اس مشکوک کو دوبارہ نہ کہے اور اگر اذان و اقامت میں کسی جملہ کے شروع ہونے سے پہلے شک کرے کہ اس سے پہلے جملہ کو کہا ہے یا نہ تو اس وقت اس مشکوک جملہ کو دوبارہ کہے۔

مسئلہ ۹۴۷ ۔ مستحب ہے کہ اذان کہتے کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرکے کہے۔ باوضو یا غسل ہو۔ ہاتھوں کو کانوں پر رکھے، آواز کو بلند کرکے خوب اوپر لے جائے اور جملوں میں تھوڑا فاصلہ کرے۔ اور وسط میں بات نہ کرے۔

مسئلہ ۹۴۸ ۔ اقامت کہنے کے وقت مستحب ہے کہ بدن آرام کے ساتھ ہو۔ اقامت کو اذان کی نسبت آہستہ کہے۔ اقامت کے جملوں کو ایک دوسرے کے بعد فوراً کہے اور ان کے درمیان اتنا فاصلہ نہ کرے، جو کہ اذان میں دیتا ہے۔

مسئلہ ۹۴۹ ۔ مستحب ہے کہ اذان کے بعد ایک قدم کھڑے ہونے کی جگہ سے آگے رکھے یا تھوڑی دیر بیٹھ جائے یا سجدہ کرے یا کوئی ذکر اللہ کا کرے یا دعا پڑھے یا تھوڑا سا ساکت ہو جائے یا کوئی بات کرے یا دو رکعت نماز پڑھ لے۔ لیکن اذان صبح کے بعد صرف کوئی بات کر لینا مستحب نہیں بلکہ اس کے علاوہ کوئی اور کرے اور نماز مغرب کی اذان کے بعد دو رکعت پڑھنا بھی مستحب نہیں۔

مسئلہ ۹۵۰ ۔ مستحب ہے کہ جسے اذان کہنے کے لیے معین کیا جائے وہ عادل، وقت کی پہچان رکھنے والا، بلند آواز ہو اور بلند جگہ پر اذان دے۔

واجبات نماز

۔ نماز کے واجبات گیارہ ہیں :۔

(۱) نیت (۲) قیام یعنی کھڑے ہو کر پڑھنا (۳) تکبیرۃ الاحرام یعنی پہلے اللہ اکبر کہنا (۴) رکوع (۵) سجود (۶) قرأت (۷) ذکر (۸) تشہد (۹) سلام (۱۰) ترتیب (۱۱) موالات یعنی نماز کے اجزا کو پے در پے بجا لانا۔

مسئلہ ۹۵۱ ۔ نماز کے ان واجبات میں سے بعض رکن ہیں اور رکن کے معنی یہ ہیں کہ اگر انسان ان کو بجا نہ لائے ۔ یا زیادہ بجا لائے خواہ یہ کام جان بوجھ کر کرے یا بھول کر کرے اس سے نماز باطل ہو جاتی

ہے۔ اوران میں سے بعض رکن نہیں ہیں۔ اور رکن نہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اگر جان بوجھ کر ان میں سے کسی کو چھوڑ دے یا زیادہ کردے تو نماز باطل ہو جاتی ہے۔ لیکن بھول کر یا اشتباہ میں زیادہ کرنے یا چھوڑ دینے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ رُکن پانچ ہیں :-

(۱) نیت (۲) تکبیرۃ الاحرام (۳) تکبیرۃ الاحرام کی حالت میں قیام اور رکوع سے پہلے قیام (۴) رکوع (۵) دو سجدے۔

نیّت

مسئلہ ۹۵۲ - نماز کو قربت کی نیت سے بجا لائیے۔ (یعنی یہ قصد ہو کہ میں نماز خداوند عالم کے فرمان کی اطاعت کے لیے بجا لاتا ہوں) نیّت میں یہ ضروری نہیں کہ الفاظ زبان پر لائے۔ کہ چار رکعت پڑھتا ہوں وغیرہ بلکہ نماز کا قصد کافی ہے۔

مسئلہ ۹۵۳ - ظہر اور عصر کی نمازیں اگر صرف چار رکعت بجا لانے کی نیت کرے اور معین نہ کرے کہ ظہر کی ہیں یا عصر کی تو اس کی نماز باطل ہے۔ بلکہ ضروری ہے کہ ظہر یا عصر کی نیت بھی ساتھ کرے۔ اسی طرح اگر ظہر کے وقت نماز قضا بھی ظہر کی پڑھنا چاہے تو ضروری ہے کہ ادا یا قضا جو بھی پڑھنا چاہتا ہے اس کی نیت کرے۔

مسئلہ ۹۵۴ - اول نماز سے لے کر آخر تک اسی نیت نماز پر باقی رہے۔ پس اگر نماز کے درمیان ایسا غافل ہو جائے کہ اگر اس سے پوچھا جائے کہ کیا کر رہا ہے تو اسے معلوم نہ ہو کہ کیا جواب دے تو پھر نماز باطل ہو جائے گی۔

مسئلہ ۹۵۵ - انسان کو چاہیئے کہ نماز صرف اللہ کے فرمان کی اطاعت کے لیے پڑھے۔ اور اگر ریا یعنی لوگوں کے دکھلاوے کے لیے نماز پڑھے تو باطل ہو گی۔ خواہ اس نماز سے صرف لوگوں کا دکھلاوا یا خدا اور لوگوں کا دکھلاوا دونوں ہی مقصود ہو۔

مسئلہ ۹۵۶ - اگر نماز کا کچھ حصہ بھی اللہ کے علاوہ کسی کے لیے بطور ریا ہو جائے تو نماز باطل ہے۔ خواہ وہ حصہ واجب ہو جیسے الحمد و سورہ وغیرہ ہو۔ یا وہ حصہ مستحب ہو جیسے قنوت وغیرہ۔ بلکہ اگر تمام نماز خدا کے لیے پڑھے لیکن اس کا ایک مخصوص جگہ میں پڑھنا مثلاً مسجد وغیرہ یا مخصوص وقت میں جیسے اول وقت یا مخصوص کیفیت سے جیسے جماعت کے ساتھ ریاء اور دکھلاوے کے لیے ہو تو بھی پوری نماز باطل ہے۔

تکبیرۃ الاحرام

مسئلہ ۹۵۷ - اَللّٰہُ اَکْبَرُ کا کہنا ابتدار نماز میں واجب اور رکن ہے۔ اللہ اکبر کے حروف اور ان دو کلموں کو ایک دوسرے کے پیچھے بجالائے اور ان دونوں کو صحیح عربی میں کہے پس اگر غلط عربی یا ان کا ترجمہ کہے تو نماز صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ ۹۵۸ - تکبیرۃ الاحرام کو ان چیزوں سے نہ ملائیے جو اس سے پہلے پڑھی جاتی ہیں۔ جیسے دعا، جو تکبیرۃ الاحرام سے پہلے پڑھنا مستحب ہے۔ یا اقامت جو اس سے پہلے کہی جاتی ہے۔

مسئلہ ۹۵۹ - اگر کوئی انسان اللہ اکبر کو ان کے ساتھ جو اس کے بعد پڑھی جاتی ہے جیسے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے متصل کرنا چاہے تو پھر اس پر ضروری ہے کہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کی را پر پیش پڑھے۔

مسئلہ ۹۶۰ - تکبیرۃ الاحرام کہنے کے وقت بدن کو مکمل آرام سے رکھنا چاہیئے پس اگر بدن کے حرکت کرنے کے وقت جان بوجھ کر تکبیرۃ الاحرام کہہ دے تو وہ باطل ہے۔

مسئلہ ۹۶۱ - تکبیرۃ الاحرام، حمد، سورہ، ذکر، دعا وغیرہ کو اس طرح پڑھے کہ خود انسان سن رہا ہو پس اگر ڈورے پن یا زیادہ شور وغل کی وجہ سے خود نہیں سن سکتا تو اسے ایسا پڑھنا چاہیئے کہ اگر یہ مانع موجود نہ ہوتا تو وہ سن سکتا۔

مسئلہ ۹۶۲ - جو شخص گونگا ہے یا اس کی زبان میں ایسی مرض ہے کہ اللہ اکبر کو ٹھیک نہیں کہہ سکتا تو پھر اس پر لازم ہے کہ جیسے کہہ سکتا ہے ویسے کہے اور اگر بالکل ہی نہ کہہ سکتا ہو تو پھر وہ اسے دل پر چلائے اور تکبیر کے لیے اشارہ کرے اور زبان کو بھی اگر کر سکتا ہے تو جنبش دے۔

مسئلہ ۹۶۳ - تکبیرۃ الاحرام کہنے کے بعد یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔ یَا مُحْسِنُ قَدْ اَتَاکَ الْمُسِیْئُ وَقَدْ اَمَرْتَ الْمُحْسِنَ اَنْ یَّتَجَاوَزَ عَنِ الْمُسِیْئِ اَنْتَ الْمُحْسِنُ وَاَنَا الْمُسِیْئُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّتَجَاوَزْ عَنْ قَبِیْحِ مَا تَعْلَمُ (ترجمہ) اے وہ ذات جو بندوں پر احسان کرتی ہے تیرا گناہگار

بندہ تیرے دروازہ پر آیا ہے اور تیری ذات نے نیکوکار لوگوں کو حکم دیا ہے کہ گناہ گاروں سے درگزر کریں، تو نیکوکار ہے اور میں گنہگار ہوں۔ محمدؐ و آل محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اپنی رحمت کو محمدؐ و آل محمدؐ پر نازل فرما اور میری برائیوں سے کہ جن کو تیری ذات جانتی ہے درگزر کردے۔ یعنی بخش دے اور معاف کر دے۔

مسئلہ ۹۶۴۔ مستحب ہے کہ نماز کی ابتدا میں تکبیر کہنے کے وقت اور دوسرے حالات میں تکبیر کہنے کے وقت اپنے ہاتھوں کو کانوں تک بلند کرے۔

مسئلہ ۹۶۵۔ اگر کسی کو شک ہو جائے کہ تکبیرۃ الاحرام کو کہا ہے یا نہ تو پھر دیکھے کہ اگر وہ بعد والی جزء میں مشغول ہے اور یہ شک ہوا ہے تو اس شک کی پرواہ نہ کرے اور اگر ابھی بعد والی جزء میں مشغول نہیں ہوا اور یہ شک ہو جائے تو پھر دوبارہ تکبیرۃ الاحرام کہے **مسئلہ ۹۶۶۔** اسی طرح اگر تکبیرۃ الاحرام کہہ چکنے کے بعد شک کرے کہ اس نے اسے صحیح کہا ہے یا نہ تو پھر اگر بعد والی جزء میں مشغول ہو چکا ہے تو پھر شک کی پرواہ نہ کرے اور اگر ابھی بعد والی جزء میں مشغول نہ ہوا ہو تو پھر دوبارہ تکبیرۃ الاحرام کہے۔ لیکن اس صورت میں احتیاط واجب اس میں ہے کہ پہلے کوئی کام کرے کہ جس سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ مثلاً اپنے منہ کو قبلہ سے پھیر لے اور اس کے بعد تکبیرۃ الاحرام کہے۔

قیام (یعنی کھڑا ہونا)

مسئلہ ۹۶۷۔ تکبیرۃ الاحرام کو قیام کی حالت میں بجا لانا اور اسی طرح رکوع کو بھی قیام سے بجا لانا جسے قیام متصل بہ رکوع کہتے ہیں، رکن ہے۔ لیکن الحمد اور سورہ کو قیام کی حالت میں پڑھنا اور اسی طرح رکوع کے بعد قیام کرنا اگرچہ واجبات میں سے ہے لیکن یہ دونوں قیام رکن نہیں ہیں۔ یعنی کسی سے اگر بھول کر چھوٹ گئے ہوں تو اس سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

مسئلہ ۹۶۸۔ واجب ہے کہ تکبیرۃ الاحرام کے کہنے سے پہلے اور بعد میں تھوڑا سا کھڑا رہے۔ تاکہ یقین ہو جائے کہ تکبیرہ کو کھڑے ہونے کی حالت میں بجا لایا ہے۔

مسئلہ ۹۶۹۔ اگر کوئی شخص رکوع کرنا بھول جائے اور الحمد و سورۃ پڑھنے کے بعد سجدہ کے لیے بیٹھ جائے اور اسی حالت میں اسے یاد آ جائے کہ اس نے رکوع نہیں کیا تو اس پر واجب ہے کہ سیدھا

کھڑا ہو جائے، اور پھر صحیح کھڑے ہونے کے بعد رکوع کو جائے اور پھر اسی طرح بقیہ نماز کو پڑھے اور اگر اسی بیٹھی ہوئی حالت میں کہ جہاں اسے یاد آیا کہ وہ رکوع بھول آیا ہے اتنا اوپر ہو کہ رکوع بن سکے لیکن سیدھا کھڑے ہونے کے بعد رکوع کو نہ آئے تو نماز باطل ہے۔ کیونکہ قیام متصل بر کوع اس وقت ثابت نہیں ہوا اور یہ رکن ہے جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے۔

مسئلہ ۹۷۰ ۔ جو قیام ضروری ہے اس میں چاہیئے کہ ٹھیک طرح کھڑا ہو، بدن کو نہ ہلائے کسی طرف ٹیڑھا نہ رہے، کسی چیز پہ سہارا نہ کرے۔ البتہ اگر یہ کسی مجبوری کے لیے ہو جائے تو پھر کوئی حرج نہیں اسی طرح حالت ضرورت میں اگر رکوع جانے کے لیے پاؤں کو حرکت دے دے تو بھی کوئی حرج نہیں

مسئلہ ۹۷۱ ۔ جہاں کھڑا ہونا ضروری ہو اگر کوئی شخص بھول کر بدن کو ہلا دے یا کسی طرف ٹیڑھا ہو جائے یا کسی چیز پہ سہارا کرے تو کوئی حرج نہیں لیکن اگر یہ چیزیں تکبیرۃ الاحرام کہتے کی حالت میں یا قیام متصل بر کوع میں بھول کر ہو جائیں تو اس میں احتیاط واجب یہی ہے کہ اس نماز کو تمام کرنے کے بعد دوبارہ بھی اسی نماز کو پڑھے۔

مسئلہ ۹۷۲ ۔ احتیاط واجب اس میں ہے کہ کھڑے ہونے کی حالت میں دونوں پاؤں زمین پر درست لگے رہیں لیکن یہ ضروری نہیں کہ بدن کا بوجھ بھی صحیح برابر دونوں پاؤں پہ ہو۔ بلکہ اگر ایک پاؤں پر بھی بدن کا بوجھ رکھے رہے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۹۷۳ ۔ جو شخص درست کھڑے رہ سکتا ہے اگر وہ اپنے پاؤں کو ایک دوسرے سے اتنا پھیلائے رکھے کہ جو عادتاً عادت میں نہیں ہوا کرتا تو اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۹۷۴ ۔ جب انسان نماز کی کوئی چیز پڑھنے میں مشغول ہو تو اسے چاہیئے کہ بدن کو آرام سے رکھے رہے۔ حتیٰ کہ مستحبی چیزیں پڑھنے میں بھی بدن آرام سے رہے۔ اور اگر وہ بدن کو ذرا آگے یا پیچھے کرنا چاہتا ہے یا دائیں بائیں ہلانا چاہتا ہے تو پہلے چپ ہو جائے اور کوئی چیز نہ پڑھے۔ پھر یہ کام کرے البتہ بِحَوْلَ اللّٰهِ وَقُوَّتِهٖ وَاَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کو اٹھنے کی حالت میں پڑھے۔

مسئلہ ۹۷۵ اگر کوئی شخص بدن کے حرکت کی حالت میں کوئی ذکر کہے، جیسے جب وہ رکوع یا سجدہ کی طرف جا رہا ہے اور اسی ٹیڑھے ہونے کی حالت میں اللہ اکبر کہہ دے تو پھر اگر وہ اس اللہ اکبر

کے کہنے میں یہ قصد رکھتا ہو کہ یہ وہی اللہ اکبر ہے جو رکوع جانے سے پہلے نماز میں کہنا پڑتا ہے تو اس شخص کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے اور اگر اس کے کہنے میں یہ قصد رکھتا ہو کہ یہ اللہ کے ذکروں سے ایک ذکر ہے اور وہ اس حالت میں بھی اللہ کا ذکر کرنا چاہئے تو پھر نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۹۷۶ - ہاتھ اور انگلیوں کو الحمد پڑھنے کی حالت میں ہلا دینے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن پھر بھی احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ ان کو نہ ہلائے۔

مسئلہ ۹۷۷ - اگر کسی شخص کے بدن کو الحمد اور سورہ پڑھتے کی حالت میں بے اختیار حرکت و اضطراب آجائے تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ وہ حصہ سورہ و الحمد کا جو اس اضطراب و حرکت کی حالت میں پڑھا گیا ہے جب بدن کو آرام مل جائے تو اسے دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۹۷۸ - اگر کسی شخص کو نماز کے درمیان کھڑے رہنے پر قدرت نہ رہے تو پھر اس پر ضروری ہے کہ وہ بیٹھ جائے اور اگر وہ بیٹھ بھی نہ سکتا ہو تو پھر وہ لیٹ جائے۔ لیکن اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ ان حالات کے بدلنے کے وقت نماز کی کوئی چیز نہ پڑھے بلکہ جس حالت میں گیا ہے جب اس وقت اس کا بدن آرام میں بغیر حرکت وغیرہ کے ہو جائے تو تب نماز کی رہی ہوئی چیزوں کو پڑھے۔

مسئلہ ۹۷۹ - جب کوئی شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے خواہ وہ کھڑے ہونے کی جو بھی قسم ہو تو اس پر واجب ہے کہ کھڑے ہو کر ہی نماز پڑھے۔ مثلاً کھڑے ہوئے بدن ہلتا رہے یا کسی پر سہارا لینا پڑے، یا کچھ ٹیڑھا ہونا پڑے یا پاؤں کو عام حالت سے زیادہ پھیلانا پڑے حتیٰ کہ رکوع کی حالت تک بھی کھڑے رہ سکتا ہے تو بھی ان قسموں میں سے کسی ایک ہی حالت میں نماز پڑھے اور بیٹھ کر نماز نہ پڑھے۔ لیکن اگر وہ کسی طرح بھی کھڑے نہ ہو سکتا ہو حتیٰ کہ رکوع والی حالت تک بھی کھڑے نہ رہ سکتا ہو تو تب نماز بیٹھ کر پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ ۹۸۰ - جب تک انسان بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے خواہ بیٹھنے کی کوئی بھی قسم ہو تو بیٹھ کر ہی نماز پڑھے لیٹے کر نماز نہیں پڑھ سکتا۔ اور اگر وہ کسی طرح بھی نہیں بیٹھ سکتا تو پھر دائیں پہلو لیٹ کر نماز پڑھے اور اگر اس طرف بھی نہیں لیٹ سکتا تو پھر بائیں پہلو لیٹ کر نماز پڑھے۔ اگر یہ بھی نہیں کر سکتا تو پھر پیٹھ کے

بل ہو کر اس طرح کہ اس کے پاؤں قبلہ کی طرف ہوں نماز پڑھے۔

مسئلہ ۹۸۱ ۔ جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو اگر وہ الحمد و سورہ کے پڑھ چکنے کے بعد رکوع کو کھڑے ہو کر بجا لا سکتا ہو تو اس پر واجب ہے کہ کھڑے ہو جائے۔ اور پھر رکوع کرے اور اگر وہ کھڑا نہ ہو سکے تو پھر رکوع کو بھی بیٹھے ہی بجا لائے۔

مسئلہ ۹۸۲ جو شخص لیٹ کر نماز پڑھ رہا ہے اگر وہ کچھ نماز بیٹھے پڑھ سکتا ہے تو اس پر واجب ہے کہ اتنا حصہ بیٹھ کر ہی پڑھے۔ اسی طرح جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہے اگر کچھ حصہ کھڑے ہو کر بجا لا سکتا ہے تو اتنا حصہ کھڑے ہو کر بجا لانا چاہیئے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ اس حالت کی طرف جانے کے وقت کوئی چیز نہ پڑھے۔ بلکہ جب ایک حالت سے دوسری حالت میں چلا جائے اور بدن کو آرام و سکون ہو جائے تب پڑھنا شروع کرے۔ **مسئلہ ۹۸۳** ۔ جس شخص نے بیٹھکر نماز پڑھی ہو اگر وسط میں کھڑے ہونے پر قادر ہو جائے تو اسے کھڑے ہو کر نماز پڑھنی چاہیئے لیکن جب تک درست کھڑا نہ ہو لے کوئی چیز نماز کی نہ پڑھے

مسئلہ ۹۸۴ ۔ جو شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے لیکن اسے خوف ہے کہ اگر اس نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو مریض ہو جائیگا یا کوئی اور ضرر اسے پہنچے گا تو پھر ایسا شخص بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے۔ اسی طرح اگر بیٹھ کر نماز پڑھنے میں یہی صورت ہو تو پھر لیٹ کر نماز پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۹۸۵ ۔ اگر کوئی شخص نماز کے اول وقت میں کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا ہے لیکن اسے احتمال ہے کہ شاید نماز کے آخر وقت تک کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکے گا۔ تو پھر اسے چاہیئے کہ وہ نماز کو دیر کرکے آخری وقت میں جیسی بھی حالت ہو ویسے پڑھے۔

مسئلہ ۹۸۶ ۔ قیام (یعنی نماز میں جو کھڑا ہونا پڑتا ہے) اس میں یہ چیزیں مستحب ہیں کہ بدن کو سیدھا رکھے کندھے نیچے کی طرف ڈھیلے کرکے کھڑے ہو۔ ہاتھوں کو رانوں پر رکھ کر انگلیوں کو ملا کر کھڑے ہو، سجدہ کی جگہ پر نگاہ رہے، بدن کا بوجھ دونوں پاؤں پر برابر رکھے خضوع و خشوع (یعنی عجز و انکساری) کے ساتھ کھڑا ہو، پاؤں آگے پیچھے بے ترتیب نہ ہوں، مرد کے دونوں پاؤں کے درمیان تین انگلیوں سے لے کر ایک بالشت تک کا فاصلہ ہو۔ عورت اپنے دونوں پاؤں کو ملا کر کھڑے ہو۔

قرأت

مسئلہ ۹۸۷ ۔ نماز پنجگانہ کی پہلی اور دوسری رکعت میں الحمد اور اس کے بعد ایک پوری سورہ کا پڑھنا

واجب ہے۔

مسئلہ ۹۸۸ ۔ اگر نماز کا وقت تنگ ہو یا کسی کو ڈر ہو کہ اس نے کوئی سورہ پڑھی تو چور کوئی چیزیں لے جائیں گے تو پھر ان دونوں صورتوں میں سورہ کو چھوڑ سکتا ہے۔

مسئلہ ۹۸۹ ۔ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر سورہ کو الحمد سے پہلے پڑھ لے تو اس کی نماز باطل ہے، اور اگر بھول کر پہلے پڑھنا شروع کر دے تو پھر جب بھی رکوع سے پہلے یاد آ جائے تو اس سورہ کو چھوڑ کر پھر سے الحمد پڑھے اور پھر الحمد پڑھنے کے بعد سورہ کو پڑھے۔

مسئلہ ۹۹۰ ۔ اگر الحمد یا سورہ کو بھول جائے اور رکوع میں پہنچنے کے بعد یاد آ جائے تو پھر نماز صحیح ہے

مسئلہ ۹۹۱ ۔ اگر کسی شخص کو رکوع کے لیے جھکنے سے پہلے یا رکوع کے لیے جتنا جھکنا چاہیئے اس حد تک پہنچنے سے پہلے یاد آ جائے کہ اس نے الحمد نہیں پڑھی یا سورہ نہیں پڑھی یا الحمد اور سورہ دونوں نہیں پڑھیں تو پھر سیدھا کھڑا ہو جائے اور پھر الحمد و سورہ پڑھے یا صرف سورہ پڑھے جبکہ صرف سورہ بھول چکا ہو۔

مسئلہ ۹۹۲ ۔ اگر نماز میں ان سورتوں میں سے کوئی ایک جان بوجھ کر پڑھ لے کہ جن میں سجدہ کرنا واجب ہے اور جو مسئلہ نمبر ۳۶۱ میں بیان ہوا ہے تو پھر نماز باطل ہو گی۔

مسئلہ ۹۹۳ ۔ اگر کوئی شخص بھول کر اس سورہ کو نماز میں شروع کر دے کہ جس میں سجدہ واجب ہے اگر اُسے آیتِ سجدہ کے پہنچنے سے پہلے یاد آ جائے تو اس سورہ کو چھوڑ دے اور ایک نئی سورہ شروع کرے۔ اور اگر آیتِ سجدہ پڑھ چکنے کے بعد اسے یاد آ جائے تو پھر نماز اسی سورۃ کے ساتھ تمام کر لے اور نماز کے بعد اس سورہ کے لیے سجدہ کرے۔

مسئلہ ۹۹۴ ۔ اگر کوئی شخص نماز کی حالت میں کسی دوسرے سے سجدہ والی آیت سن لے تو اس کی نماز صحیح ہے۔ لیکن نماز کے بعد اس کے لیے سجدہ کرے۔

مسئلہ ۹۹۵ ۔ مستحبی نماز میں سورہ پڑھنی واجب نہیں اگرچہ وہ مستحبی نماز کسی نذر کی وجہ سے واجب بھی کیوں نہ ہو چکی ہو۔ لیکن خاص نمازیں کہ جن کی خاص سورتیں معین کی گئی ہیں جب تک وہ سورتیں

نہیں پڑھی جائیں گی وہ خاص نماز ادا نہ سمجھی جائے گی۔ مثلاً کوئی نمازِ وحشت پڑھنا چاہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہی سورتیں اور کیفیت بجا لائے جو معین کی گئی ہے۔

مسئلہ ۹۹۶ - جمعہ کی نماز اور جمعہ کے دن ظہر کی نماز میں مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ جمعہ پڑھے اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ منافقین پڑھے اور احتیاط واجب اسی میں ہے کہ جب ان کو شروع کر چکے تو پھر ان کو چھوڑ کر کوئی دوسری سورۃ نہ پڑھے۔

مسئلہ ۹۹۷ - اگر کوئی شخص الحمد کے بعد سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یا سورۃ قُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ شروع کر دے تو پھر ان کو ادھورا چھوڑ کر کوئی دوسری سورۃ اس کی جگہ شروع نہیں کر سکتا۔ البتہ اگر نماز جمعہ میں یا جمعہ کے دن ظہر کی نماز میں بھول کر سورۃ جمعہ اور منافقین کی بجائے ان دو سورتوں میں سے جو ذکر ہوئیں ہیں کوئی ایک شروع کر دے جب تک آدھی سورۃ نہ پڑھ چکا ہو تو پھر اسے چھوڑ کر سورۃ جمعہ اور منافقین شروع کر سکتا ہے اور اگر نماز جمعہ یا ظہر جمعہ میں انہیں عمداً شروع کر دے تو احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اگر آدھی سورۃ تک پہنچ چکا ہو تو ان کو چھوڑ کر سورۃ جمعہ اور منافقین شروع نہ کرے۔ **مسئلہ ۹۹۸** - اگر جمعہ کی نماز میں یا جمعہ کے دن اسکے ظہر کی نماز میں عمداً سورۃ کافرون کو پڑھے تو بنا بر احتیاط واجب ہے اگر چہ آدھی تک بھی نہ پہنچا ہو نہیں چھوڑ سکتا بلکہ سورہ جمعہ یا منافقین پڑھے۔

مسئلہ ۹۹۹ - اگر نماز میں الحمد کے بعد قل ہو اللہ اور قل یا ایہا الکافرون کے علاوہ کوئی اور دوسری سورۃ شروع کر دے تو پھر اگر ابھی آدھی سورۃ تک نہ پہنچ چکا ہو تو پھر انہیں چھوڑ کر دوسری کوئی سورۃ شروع کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۰۰۰ - اگر کچھ حصہ سورۃ کا بھول جائے یا وقت کی تنگی کی وجہ سے سورۃ کو تمام نہ کر سکے تو پھر اسے چھوڑ کر کوئی دوسری سورۃ شروع کر سکتا ہے اگر چہ آدھی سے زیادہ بھی پڑھ چکا ہو۔ اگر چہ وہ جو شروع کی تھی سورۃ قل ہو اللہ و قل یا ایہا الکافرون ہی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ ۱۰۰۱ - ہر مرد پر واجب ہے کہ صبح و مغرب و عشا کی پہلی دو رکعت میں الحمد اور سورۃ کو با آواز بلند پڑھے لیکن ہر مرد اور عورت پر واجب ہے کہ ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعت میں الحمد اور سورۃ کو بغیر آواز کے پڑھیں۔

مسئلہ ۱۰۰۲ - جہاں پر الحمد اور سورۃ کو با آواز پڑھنا واجب ہے جیسے صبح و مغرب و عشا کی پہلی دو رکعت میں وہاں خیال رہے کہ اسکے سارے حرفوں کو با آواز پڑھے۔ یہاں تک کہ ہر کلمہ کے آخری حرف کو بھی با آواز پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۰۳ - عورت صبح اور مغرب اور عشا کی پہلی دو رکعت میں الحمد اور سورۃ کو آواز کے ساتھ بھی اور آہستہ بغیر آواز کے بھی پڑھ سکتی ہے۔ لیکن اگر وہاں کوئی نامحرم اس کی آواز سننے والا موجود ہو تو پھر اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ آہستہ بغیر آواز کے پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۰۴ - جن نمازوں میں الحمد اور سورۃ کو آواز کے ساتھ پڑھنا واجب ہے کوئی شخص جان بوجھ کر اُن کو آہستہ پڑھے یا جہاں آہستہ بغیر آواز کے پڑھنا واجب ہے وہاں جان بوجھ کر باآواز پڑھنا شروع کر دے تو اس کی نماز باطل ہے۔ البتہ اگر بھول کر آہستہ کی جگہ باآواز اور باآواز والی جگہ آہستہ پڑھنے لگ جائے یا اصلاً کسی کو اس مسئلہ کی بھی خبر نہ ہو کہ نماز میں کہیں باآواز پڑھنا واجب ہے اور کہیں بغیر آواز پڑھنا واجب، تو پھر ان کی نماز صحیح ہے بلکہ اگر الحمد یا سورۃ کے درمیان اسے اپنے اشتباہ کے متعلق خبر ہو جائے تو پھر بھی جو مقدار پڑھی جا چکی ہے اس کا دوبارہ بجا لانا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۰۰۵ - اگر کوئی شخص الحمد وسورۃ کو بہت زیادہ بلند آواز سے پڑھے کہ اسے کہا جائے کہ فریاد کر رہا ہے تو پھر نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۰۰۶ - ہر انسان کو چاہیئے کہ نماز اس طرح یاد کرے کہ اسے صحیح پڑھ سکے اور جو شخص کسی طریقہ سے بھی صحیح نماز یاد کرنے پر قادر نہ ہو تو اسے چاہیئے کہ جس طرح بھی پڑھ سکتا ہے اسے پڑھے لیکن احتیاط مستحب اس کے لیے یہ ہے کہ نماز کو جماعت کے ساتھ ادا کرے۔

مسئلہ ۱۰۰۷ - اگر کوئی شخص الحمد اور سورۃ اور نماز کے دوسرے واجبات کو اچھی طرح نہیں جانتا، لیکن یاد کرنے پر قادر ہو تو اسے چاہیئے کہ پہلے وہ ان چیزوں کو یاد کرے۔ جبکہ نماز کے لیے وقت وسیع ہو اور اگر نماز کا وقت تنگ ہو چکا ہو تو پھر اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھے اگر نماز جماعت اس کے لیے ممکن ہو۔

مسئلہ ۱۰۰۸ - نماز کے واجبات کی تعلیم دینے پر اجرت لینا حرام ہے۔ لیکن نماز کے مستحبات تعلیم دینے پر اجرت لے سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۰۰۹ - جو شخص الحمد یا سورۃ میں سے کسی کلمہ کو نہ جانتا ہو یا جان بوجھ کر کسی کلمہ کو چھوڑ دے یا ایک حرف کے ادا کرنے کی بجائے دوسرا حرف ادا کر دے جیسے (ض) کی جگہ (ظ) کہہ دے۔ یا جہاں

زیر یا زبر پڑھنی ہو وہاں اس کے خلاف پڑھ دے ۔ یا کسی جگہ شدّ موجود ہو اور اسے نہ کہے تو پھر نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۰۱۰ ۔ جو شخص کسی حرف کو صحیح جانتا ہو اور نماز میں بھی اسی طرح پڑھے کہ جس طرح جانتا تھا لیکن بعد میں معلوم ہو جائے کہ وہ غلط پڑھتا تھا تو پھر اس نماز کو دوبارہ پڑھے اور اگر اس کا وقت نکل چکا ہو تو پھر ان نمازوں کی قضا کرے کہ جن میں یہ کلمہ غلط پڑھتا رہا ہے۔

مسئلہ ۱۰۱۱ ۔ اگر کسی کلمہ یا حرف کی زیر و زبر نہ جانتا ہو یا یہ نہ جانتا ہو کہ وہ س سے ہے یا ص سے تو اس پر واجب ہے کہ جا کر یاد کرے اور اگر یاد نہ کرے لیکن اس حرف کو دونوں طرح سے پڑھے یعنی ایک دفعہ س کر کے اور دوسری دفعہ اس لفظ کی تکرار ص کر کے پڑھے تو پھر نماز باطل ہوگی جیسے اھدنا الصراط المستقیم کے المستقیم کو نہ جانتا ہو کہ س سے ہے یا ص سے اور اس لفظ کو ایک نماز میں دونوں طرح سے پڑھے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۰۱۲ ۔ اگر کسی حرف میں واو ہو اور اس واو سے پہلے پیش ہو اور اس واو کے بعد ہمزہ ہو جیسے لفظ سُوء ، تو پھر لازم ہے کہ اس واو کو مد پڑھے ۔ یعنی واو کو کھینچ کر پڑھے ۔ اسی طرح کسی حرف میں الف ہو اور اس الف سے پہلے زبر ہو اور اس الف کے بعد ہمزہ ہو جیسے جاء تو یہاں پر بھی اس الف کو کھینچ کر پڑھے ۔ اسی طرح اگر کہیں پر ی ہو اور اس سے پہلے زیر ہو اور اس کے بعد ہمزہ ہو جیسے جیئ تو پھر اس ی کو بھی کھینچے ۔ اور اگر تمام صورتوں میں واو کے بعد کوئی حرف ساکن ہو یا الف کے بعد حرف ساکن ہو یا ی کے بعد حرف ساکن ہو تو پھر بھی واو ، الف و ی کو مد یعنی کھینچ کر پڑھے ۔ جیسے ولا الضالین میں الف کے بعد لام ہے جو ساکن ہے یعنی نہ لام پر زبر نہ زیر نہ پیش ہے تو پھر یہاں الف کو کھینچ کر پڑھا جائے ۔ پس اگر کوئی شخص اس قاعدہ کی جو کہا گیا ہے رعایت و لحاظ نہ کرے تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس نماز کو تمام کر کے دوبارہ بھی نماز پڑھے ۔

مسئلہ ۱۰۱۳ ۔ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ نماز میں وقف بحرکت اور وصل بسکون نہ کرے ۔ وقف بحرکت سے مراد یہ ہے کہ حرف کے آخر کی زیر یا زبر یا پیش کو کہہ دے لیکن اس کے بعد والے حرف کو کافی دیر کے بعد کہنا شروع کرے ۔ مثلاً الرحمٰن الرحیم کے الرحیم کی میم پر زیر پڑھ دے پھر

کافی دیر کے بعد مالک یوم الدین پڑھے۔ وصل کبکون سے مراد یہ ہے کہ حرف کے آخر پیش یا زبر یا زیر نہ کہے اور اسی حرف کو بعد والے حرف سے اسی حالت میں ملا دے۔ مثلاً الرحیم کے میم پر زیر نہ دے اور فوراً بعد مالک یوم الدین کہہ دے۔

مسئلہ ۱۰۱۴ - تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف الحمد یا الحمد کی جگہ بنا بر احتیاط واجب تین دفعہ تسبیحات اربعہ یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَر پڑھے اور یہ بھی کرسکتا ہے کہ تیسری رکعت میں الحمد اور چوتھی میں تسبیحات اربعہ یا الٹا بھی کرسکتا ہے۔ لیکن پھر بھی بہتر ہے کہ دونوں میں تسبیحات اربعہ ہی پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۱۵ - جب وقت تنگ ہو تو پھر صرف ایک دفعہ تسبیحات اربعہ بھی پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۰۱۶ - مرد اور عورت پر واجب ہے کہ تیسری اور چوتھی رکعت میں جو بھی الحمد یا تسبیحات اربعہ پڑھے اسے آہستہ بغیر آواز کے پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۱۷ - اگر تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد پڑھے تو بھی احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس کی بسم اللہ کو بھی آہستہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۱۸ - جو شخص تسبیحات اربعہ یاد نہیں کرسکتا یا صحیح نہیں پڑھ سکتا تو اسے چاہیئے کہ وہ الحمد پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۱۹ - اگر کوئی شخص پہلی دو رکعت کو یہ خیال کرتے ہوئے کہ وہ آخری دو رکعت ہیں ان میں تسبیحات اربعہ پڑھ لے لیکن اسے رکوع سے پہلے یاد آ جائے کہ وہ تو پہلی دو رکعت تھیں تو پھر اسے چاہیئے کہ وہ پھر دوبارہ الحمد اور سورۃ کو پڑھے۔ لیکن اگر اسے رکوع کے بعد یاد آئے تو پھر وہ نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۰۲۰ - اگر آخری دو رکعت میں صرف الحمد اس خیال سے پڑھے کہ یہ پہلی دو رکعت ہیں یا پہلی دو رکعت میں الحمد اس خیال سے پڑھے کہ یہ آخری دو رکعت ہیں - تو اس کی نماز صحیح ہے۔ خواہ رکوع سے پہلے اسے معلوم ہو یا رکوع کے بعد۔

مسئلہ ۱۰۲۱ - اگر تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمد پڑھنا چاہے لیکن اس کی زبان پر تسبیحات اربعہ آجائیں یا تسبیحات اربعہ پڑھنا چاہے لیکن اس کی زبان پر الحمد للہ آجائے تو پھر اسے چاہیئے کہ اسے چھوڑ دے اور جس کو پڑھنا چاہتا تھا اسی کو پڑھے مگر جب کسی ایک کے پڑھنے کا عادی ہو اور وہی آجائے تو پھر اسی

کو تمام کرے تو نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۰۲۲۔ جس شخص کی عادت تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۃ الحمد پڑھنے کی ہو لیکن اس دفعہ بغیر قصد و ارادہ کے تسبیحات اربعہ شروع کر بیٹھے تو پھر اس پر ضروری ہے کہ تسبیحاتِ اربعہ کو چھوڑ کر دوبارہ سورہ الحمد کو پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۲۳۔ تیسری اور چوتھی رکعت میں تسبیحاتِ اربعہ کے بعد استغفار پڑھنا مستحب ہے مثلاً اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ یا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ۔ جو شخص استغفار کہنے میں مشغول ہو اور اسے شک ہو جائے کہ اس نے اس سے پہلے تسبیحاتِ اربعہ یا الحمد پڑھی ہے یا نہ اگر تو اس کی یہ عادت ہو چکی ہو کہ استغفار کو صرف تسبیحات ہی کے بعد پڑھتا ہو تو پھر وہ اپنے اس شک کی پرواہ نہ کرے۔ اور اگر وہ شخص نماز کے درمیان کئی ایک مقامات میں استغفار پڑھا کرتا ہو تو پھر اسے اس شک میں الحمد یا تسبیحات اربعہ کو دوبارہ پڑھنا ہوگا۔ اسی طرح کسی شخص نے رکوع کی طرف جھکنے سے پہلے اور ابھی استغفار پڑھنے کی حالت میں بھی نہ ہو شک کرے کہ اس نے سورہ الحمد یا تسبیحات اربعہ پڑھی ہیں یا نہ تو پھر اسے بھی دوبارہ ان میں سے کسی ایک کو بجا لانا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۰۲۴۔ اگر تیسری یا چوتھی رکعت کے رکوع کی حالت میں یا رکوع کی طرف جھک چکا ہو اور پھر شک کرے کہ الحمد یا تسبیحات اربعہ میں سے کسی ایک کو پڑھا ہے یا نہ تو پھر اس شک کی پرواہ نہ کرے اور نماز کو آگے شروع رکھے۔

مسئلہ ۱۰۲۵۔ اگر کسی آیت یا حرف میں شک کرے کہ اسے صحیح پڑھا ہے یا نہ، اگر تو وہ اس آیت کی بعد والی آیت میں یا حرف میں یا کسی اور چیز میں مشغول نہیں ہوا اور یہ شک ہو تو پھر تو دوبارہ اسی آیت یا کلمہ کو صحیح پڑھنا چاہیئے۔ اور اگر بعد والی آیت یا کلمہ یا کسی اور چیز میں مشغول ہو چکا ہو اور یہ شک کرے تو پھر جس میں مشغول ہے یا رکن ہوگا جیسے رکوع میں پہنچ کر شک کرے کہ سورۃ کی فلاں آیت یا کلمہ کو پڑھا تھا یا نہ تو پھر اس شک کی پرواہ نہ کرے اور اگر وہ رکن نہ ہو جیسے اللّٰہ الصمد کے پڑھنے کے وقت شک کرے کہ قل ہو اللّٰہ احد کو پہلے پڑھ چکا ہے یا نہ، پھر بھی اسے اس شک کی پرواہ نہ کرنی چاہیئے لیکن اگر اسی آیت یا کلمہ کو دوبارہ بطور احتیاط کے پڑھ دے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ بلکہ اگر کئی دفعہ یہی شک ہو تو پھر بھی اسی آیت کو چند دفعہ ہر ایک شک کے لیے پڑھ سکتا ہے۔ لیکن اگر یہ شک وسواس کی

حد تک پہنچ جائے اور وہ اس وسواس کی وجہ سے اس آیت کا تکرار کرتا رہا ہو تو احتیاط واجب اس صورت میں یہی ہے کہ اس نماز کو دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۲۶۔ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد شروع کرنے سے پہلے أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھنا مستحب ہے اور نماز ظہر اور عصر میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کو آواز کے ساتھ پڑھے اور الحمد اور جو سورۃ بھی پڑھے ان کی ہر آیت پر وقف کرے۔ اور الحمد اور سورۃ کے پڑھنے کی حالت میں ان کے ترجمہ پر توجہ کرے۔ اگر نماز جماعت کے ساتھ پڑھ رہا ہو تو امام کے الحمد کے تمام کرنے پر الحمد للّٰه رب العالمین پڑھے اور جب خود تنہا بھی الحمد کو ختم کر چکے تو بھی یہ کہنا مستحب ہے۔ سورۃ قل کے ختم کرنے کے بعد ایک دفعہ یا دو دفعہ یا تین مرتبہ كَذٰلِكَ اللّٰهُ رَبِّيْ یا كَذٰلِكَ اللّٰهُ رَبُّنَا کہے۔ سورۃ کے ختم کرنے کے بعد تھوڑا سا صبر کرے اور اس کے بعد رکوع کے پہلے یا قنوت کے پہلے تکبیر کہے۔

مسئلہ ۱۰۲۷۔ تمام نمازوں میں مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھے۔ لیکن ایک ہی سانس میں سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۰۲۸۔ ایک دن اور رات کی تمام نمازوں میں سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۰۲۹۔ ایک سانس میں سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۰۳۰۔ جس سورۃ کو الحمد کے بعد پہلی رکعت میں پڑھ چکا ہو پھر اسی کو دوسری رکعت میں پڑھنا مکروہ ہے۔ لیکن سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ کو دونوں رکعت میں پڑھنا مکروہ نہیں۔

رکوع

مسئلہ ۱۰۳۱۔ ہر رکعت میں قرأت تمام کرنے کے بعد اتنا جھکنا کہ دونوں ہاتھ گھٹنے تک رکھ سکے واجب ہے۔ اور اسی کام کو رکوع کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱۰۳۲۔ اگر رکوع کے اندازتک جھک جائے لیکن اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر نہ رکھے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۰۳۳۔ اگر رکوع کو عام عادت کی طرح بجا نہ لائے مثلاً دائیں پہلو پر یا بائیں پہلو پر اتنی مقدار میں جھکے تو کافی نہیں۔

مسئلہ ۱۰۳۴۔ اتنی مقدار جھکنا رکوع کے قصد سے ہو۔ پس اگر کوئی دوسرے کام کے لیے اتنی

مقدار جھکے، مثلاً کسی حیوان کو مارنے کے لیے اتنی مقدار جھکے تو پھر یہ جھکنا رکوع حساب نہ ہوگا بلکہ اسے دوبارہ سیدھا ہو کر پھر رکوع کے ارادے سے جھکنا چاہیئے۔ اور بغیر رکوع کے قصد جب اتنی مقدار جھکے اور پھر دوبارہ رکوع کے قصد سے جھکے تو پھر پہلے جھکنے کی وجہ سے رکن کی زیادتی بھی لازم نہیں آئے گی۔ یعنی نماز باطل نہ ہوگی بلکہ نماز صحیح ہوگی۔

مسئلہ ۱۰۳۵۔ جس شخص کے ہاتھ دوسروں کی نسبت بہت لمبے ہوں کہ معمولی جھکنے سے اس کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جاتے ہیں یا کسی کے گھٹنے اتنے نیچے ہوں کہ دوسروں کی نسبت اسے بہت زیادہ جھکنا پڑتا ہے تاکہ اس کے ہاتھ وہاں تک پہنچ سکیں تو اس کے لیے عام لوگوں کی طرف کہ جن کے ہاتھ اور گھٹنے متعارف ہیں رجوع کرکے اتنا ہی جھکنا چاہیئے جتنا وہ جھکتے ہیں۔

مسئلہ ۱۰۳۶۔ جس شخص کو بیٹھ کر نماز پڑھنی ہے اسے چاہیئے کہ رکوع کے لیے اتنا جھکا ہو کہ اس کا منہ گھٹنوں کے برابر تک پہنچ جائے۔ بلکہ اس سے بہتر یہ ہے کہ اتنا جھکے کہ اس کا منہ سجدہ کرنے کی جگہ کے برابر پہنچ جائے۔

مسئلہ ۱۰۳۷۔ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ رکوع میں تین دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہ یا ایک دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ کہے، لیکن جب وقت تنگ ہو یا کوئی اور مجبوری ہو تو پھر ایک دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہ کہنا بھی کافی ہے۔

مسئلہ ۱۰۳۸۔ رکوع کے ذکر کو متصل ایک دوسرے کے پیچھے اور عربی صحیح میں کہنا چاہیئے۔ لیکن مستحب ہے کہ تین یا پانچ یا سات مرتبہ بلکہ اس سے بھی زیادہ مرتبہ کہے۔

مسئلہ ۱۰۳۹۔ رکوع میں واجب ذکر کہنے کی مقدار تک بدن کو بالکل آرام رہے۔ بلکہ مستحب ذکر میں بھی جبکہ اسے اس نیت سے بجا لا رہا ہو کہ یہ مستحب ذکر رکوع کا ہے بھی بدن کو آرام بنا بر احتیاط واجب رہنا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۰۴۰۔ جب رکوع میں واجب ذکر کو کہہ رہا ہو کہ اچانک اس کا بدن بے اختیار حرکت میں آکر آرام میں رہنے سے خارج ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ جب بدن دوبارہ آرام میں ہو جائے تو اسی ذکر کو پھر سے پڑھے۔ ہاں اگر معمولی جنبش جسم کو ہوئی ہو کہ اسے آرام ہونے سے خارج نہ کر دیا ہو، یا انگلیوں کو معمولی حرکت آ گئی ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۰۴۱۔ اگر رکوع میں جانے کے بعد قبل اس کے کہ بدن آرام میں ہو جائے رکوع کا ذکر جان بوجھ کر اسی اضطرابی حالت میں شروع کر دے تو پھر نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۰۴۲۔ اگر رکوع میں اس کے ذکر ختم ہونے سے پہلے جان بوجھ کر سر اٹھائے تو نماز باطل ہے ہاں اگر بھول کر یہ ہو جائے تو پھر اگر رکوع کی حالت سے خارج ہونے سے پہلے اسے یاد آجائے کہ اس نے ابھی ذکر ختم نہیں کیا تھا تو اس پر ضروری ہے کہ بدن کو آرام دے کر پھر ذکر کو پڑھے اور تمام کرے۔ اور اگر یہ اسے تب یاد آئے کہ جب رکوع کی حالت سے خارج ہو چکا ہو تو پھر اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۰۴۳۔ اگر رکوع کے ذکر کی مقدار تک رکوع میں کوئی نہ ٹھہر سکتا ہو تو پھر اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ باقی ذکر کو رکوع سے اٹھتے وقت پڑھتا جائے۔

مسئلہ ۱۰۴۴۔ اگر مرض وغیرہ کی وجہ سے رکوع میں آرام سے نہ ٹھہر سکتا ہو تو اس کی نماز اس حالت میں بھی ٹھیک ہے۔ لیکن رکوع کی حالت سے خارج ہونے سے پہلے رکوع کے ذکر واجب کو اسے ختم کر لینا چاہیئے۔ اور وہ سبحان اللہ تین دفعہ یا ایک دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِہٖ کا ہے۔

مسئلہ ۱۰۴۵۔ اگر کوئی شخص رکوع کی مقدار تک نیڑھا نہ ہو سکتا ہو تو اسے چاہیئے کہ کسی چیز پر سہارا لے کر رکوع کرے اور اگر کسی چیز پر سہارا لے کر بھی اتنی مقدار نہ جھک سکتا ہو کہ جتنا رکوع میں جھکنا واجب ہے تو پھر جتنا جھک سکتا ہے اتنا جھکے اور اگر بالکل ہی نہ جھک سکتا ہو تو پھر اسے چاہیئے کہ جب رکوع کا وقت آئے تو اس وقت بیٹھ جائے۔ اور بیٹھ کر رکوع بجا لائے۔ لیکن پھر بھی احتیاط مستحب اس کے لیے اسی میں ہے کہ ایک اور نماز پڑھے اور اس میں رکوع کے لیے صرف سر سے اشارہ کرے۔

مسئلہ ۱۰۴۶۔ جو شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے لیکن کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر رکوع کو بالکل بجا نہیں لا سکتا تو پھر اسے چاہیئے کہ نماز کھڑے ہو کر پڑھے اور رکوع کے لیے سر سے اشارہ کرے۔ اور اگر وہ رکوع کے لیے اشارہ بھی نہ کر سکتا ہو تو پھر رکوع کی نیت سے آنکھوں کو بند کر کے رکوع کا ذکر پڑھے۔ اور رکوع سے اٹھنے کے لیے آنکھوں کو کھولے اور اگر کوئی اس سے بھی عاجز ہے تو پھر اسے دل میں رکوع کی نیت کر کے رکوع کا ذکر پڑھنا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۰۴۷۔ جو شخص کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر رکوع نہیں کر سکتا لیکن رکوع کے لیے صرف بیٹھ کر معمولی سا ٹیڑھا ہو سکتا ہے یا کھڑے ہو کر صرف سر سے اشارہ کر سکتا ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور رکوع کے لیے سر سے اشارہ کرے۔ لیکن اس کے لیے احتیاط مستحب اس میں ہے کہ ایک اور نماز پڑھے کہ جس میں رکوع کے وقت بیٹھ جائے اور بیٹھ کر وہ معمولی سا جھکنا جو اس کے لیے ممکن ہے بجا لائے اور نماز تمام کرے۔

مسئلہ ۱۰۴۸۔ اگر کوئی شخص رکوع کی حد تک پہنچ کر جب اس کا جسم آرام میں آ جائے دوبارہ کھڑا ہو جائے اور پھر دوبارہ رکوع کی حد تک چلا جائے یا رکوع کی حد تک پہنچنے کے بعد اس سے اور زیادہ ٹیڑھا ہو جائے اور پھر دوبارہ اسی رکوع کی حد تک لوٹ آئے۔ تو ان دونوں صورتوں میں چونکہ ایک رکوع زیادہ ہو گیا ہے نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۰۴۹۔ رکوع کے تمام ہو جانے کے بعد کھڑا ہو جانا چاہیے۔ اور جب جسم آرام میں آ جائے تو پھر سجدہ کے لیے جانا چاہیئے۔ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر سیدھے ہونے سے پہلے یا جسم کے آرام میں آ جانے سے پہلے سجدہ کو چلا جائے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۰۵۰۔ اگر کوئی شخص رکوع کرنا بھول گیا ہو اور سجدہ میں جانے سے پہلے اسے یاد آ جائے، تو اس پر واجب ہے کہ وہ سیدھا کھڑا ہو جائے۔ اور پھر رکوع کو بجا لائے اور اگر سیدھا کھڑا ہونے کی بجائے وہ وہیں سے اتنی مقدار اوپر اٹھے کہ رکوع کی حد تک پہنچ جائے اور رکوع کرے تو اسکی نماز باطل ہے

مسئلہ ۱۰۵۱۔ اگر سجدہ کے لیے پیشانی زمین پر رکھ دے اور اسے یاد آ جائے کہ اس نے رکوع نہیں کیا تو پھر نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۰۵۲۔ رکوع کے جانے سے پہلے جب کھڑا ہے تو اس کے لیے مستحب ہے کہ اللہ اکبر کہے اور پھر رکوع کو جائے اور مستحب ہے کہ رکوع میں گھٹنوں کو پیچھے کی طرف دبائے رکھے۔ اور پیٹھ کو سیدھا رکھے اور گردن کو آگے کھینچ کر پیٹھ کے برابر رکھے اور نگاہ کو دونوں قدموں کے درمیان رکھے۔ ذکر سے پہلے یا ذکر کے بعد صلوات پڑھے لیکن اسے رکوع کے ذکر ہونے کی حیثیت سے نہ پڑھے بلکہ مطلق ذکر کی حیثیت سے کہے اور جب رکوع سے سیدھا کھڑا ہو جائے تو اس وقت سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے جبکہ اس کا بدن آرام میں ہو۔

مسئلہ ۱۰۵۳- عورتوں کے لیے مستحب ہے کہ رکوع میں ہاتھوں کو زانو سے اوپر کی طرف رکھیں اور وہ گھٹنوں کو بھی پیچھے کی طرف دبائے نہ رکھیں۔

سجود

مسئلہ ۱۰۵۴- ہر نماز پڑھنے والے کو رکوع کے بعد ہر ایک رکعت میں دو سجدے کرنے چاہئیں خواہ نماز واجب ہو یا مستحب ۔ اور سجدہ پیشانی اور دو ہاتھ کی ہتھیلیوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کے انگوٹھوں کا زمین پر رکھنے کا نام ہے۔

مسئلہ ۱۰۵۵- رکعت کے دونوں سجدے ملا کر نماز کا رکن ہیں بایں معنی کہ جو شخص بھول کر کسی رکعت میں دونوں سجدے چھوڑ دے یا دو سجدے سے زیادہ کر دے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۰۵۶- اگر ایک سجدے کو جان بوجھ کر چھوڑ دے تو نماز باطل ہے۔ لیکن اگر ایک سجدہ بھول جانے کی وجہ سے چھوٹ جائے تو اس کا حکم بعد میں آئے گا۔

مسئلہ ۱۰۵۷- اگر تمام اعضاء کو زمین پر رکھے لیکن پیشانی کو زمین پر جان بوجھ کر یا بھول کر نہ رکھے تو اس نے سجدہ نہیں کیا البتہ اگر پیشانی کو زمین پر رکھے لیکن کسی دوسرے عضو کو ان سات اعضاء میں سے بھول جانے کی وجہ سے زمین پر نہ لگائے یا سجدہ کا ذکر بھول جائے تو پھر اس کا سجدہ صحیح ہے نماز باطل نہ ہوگی

مسئلہ ۱۰۵۸- احتیاط واجب اس میں ہے کہ سجدہ میں یا تین دفعہ سُبحانَ اللّٰہ یا ایک دفعہ سُبحانَ رَبّیَ الاَعلٰی وَبِحَمدِہٖ کہے اور اس کے حرفوں کو ایک دوسرے کے پیچھے متصل اور صحیح عربی میں کہے بلکہ آخری ذکر کو تین دفعہ یا پانچ دفعہ یا سات دفعہ کہنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۰۵۹- سجدہ میں جو ذکر واجب پڑھنے کی مقدار ہے اتنی دیر اس کا جسم آرام کے ساتھ رہے بلکہ مستحب ذکر کے کہنے کے وقت بھی جسم آرام کے ساتھ رہے اور اگر اس مستحب ذکر کو اس قصد سے بجالائے کہ یہ رکوع میں بتایا ہوا مستحب ذکر ہے تو پھر بدن کا آرام کے ساتھ رکھنا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۰۶۰- پیشانی کے زمین پر جانے اور جسم کو آرام میں ہو جانے سے پہلے اگر سجدے کا ذکر شروع کر دے یا سجدے کے ذکرِ واجب کے تمام ہونے سے پہلے سجدے سے جان بوجھ کر سر اٹھالے تو پھر نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۰۶۱ - اگر پیشانی کے زمین پر پہنچنے اور بدن کے آرام میں ہو جانے سے پہلے سجدے کا ذکر بھول کر شروع کر دے لیکن سجدے سے سر اٹھانے سے پہلے اسے یہ بات یاد آجائے تو اسے دوبارہ بدن کو آرام دینے کے بعد سجدے کا ذکر پڑھنا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۰۶۲ - اگر سجدے سے سر اٹھا چکنے کے بعد اسے معلوم ہو کہ اس نے سجدے کا ذکر بدن کے آرام میں ہو جانے سے پہلے کیا تھا یا سجدے کے ذکر تمام ہونے سے پہلے اس نے سر اٹھا لیا تھا تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۰۶۳ - جب سجدے کا ذکر پڑھنے میں مشغول ہو اور پھر جان بوجھ کر ان سات اعضا میں سے کسی ایک کو اسی حالت میں زمین سے اٹھا لے تو نماز باطل ہے۔ لیکن اگر ذکر کے پڑھنے میں مشغول نہ ہو اور پھر پیشانی کے علاوہ کسی ایک کو زمین سے اٹھا لے اور پھر دوبارہ زمین پر رکھ کر ذکر پڑھے تو پھر کوئی حرج نہیں

مسئلہ ۱۰۶۴ اگر سجدے کے ذکر تمام ہونے سے پہلے بھول کر پیشانی کو زمین سے اٹھا لے تو پھر دوبارہ پیشانی کو زمین پر نہیں رکھ سکتا۔ بلکہ اسی سابقہ کو ایک سجدہ شمار کرے۔ ہاں اگر پیشانی کے علاوہ کسی اور عضو کو زمین سے بھول کر اٹھا لے تو پھر اسے چاہیئے کہ اسے دوبارہ زمین پر رکھے اور سجدے کا ذکر تمام کرے۔

مسئلہ ۱۰۶۵ - پہلے سجدے کے ذکر تمام ہو جانے کے بعد چاہیئے کہ انسان ٹھیک اٹھ کر بیٹھے اور بدن کو خوب آرام آجائے تو پھر دوبارہ دوسرے سجدے کے لیے جائے۔

مسئلہ ۱۰۶۶ - زمین پر پیشانی رکھنے کی جگہ کو پاؤں کے رکھنے کی جگہ سے چار انگلی بند سے زیادہ بلند نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ پیشانی کی جگہ گھٹنوں اور پاؤں کے انگوٹھے کی رکھنے کی جگہ سے چار انگلیوں سے بھی کم تر ہو۔

مسئلہ ۱۰۶۷ - نشیب و فراز کی جگہ میں کہ جس کی نشیبی و فرازی کا صحیح اندازہ نہیں اگر پیشانی کی جگہ چار انگلیوں سے معمولی زیادہ ہو جائے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۰۶۸ - اگر کسی انسان نے پیشانی کو سجدے کی حالت میں ایسی جگہ پر رکھا ہے جو کہ پاؤں کے رکھنے کی جگہ سے چار انگلیوں سے زیادہ بلند ہے پس اگر اس کو اس حالت میں پیشانی رکھنے سے

کہا جاسکتا ہے کہ وہ ابھی سجدے میں نہیں گیا تو پھر اسے چاہیئے کہ اپنی پیشانی کو ایسی جگہ سے اٹھا کر اتنا نیچے لے جائے کہ اس کی بلندی چار انگلیوں سے زیادہ نہ ہو اور اگر اسے اس حالت میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ سجدے میں ہے تو پھر پیشانی کو اٹھا کر نیچے نہیں لے جاسکتا بلکہ وہ اپنے پیشانی کو گھسیٹ کر نیچے کی طرف وہاں تک لے جائے کہ جو چار انگلیوں سے زیادہ بلند نہ ہو اور اگر گھسیٹنا ممکن نہ ہو تو پھر اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس نماز کو تمام کر کے ایک اور نماز پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۶۹ - پیشانی اور جس چیز پر پیشانی سجدے کی حالت میں رکھی جاتی ہے کوئی اور چیز ان کے درمیان میں نہ ہو۔ پس اگر سجدہ گاہ پر میل کچیل اتنی زیادہ ہو کہ پیشانی خاکِ شفا پر رکھنا نہ کہا جاسکے بلکہ اس میل پر سجدہ کرنا کہا جائے تو پھر سجدہ باطل ہے۔ البتہ اگر سجدہ گاہ کا معمولی سا رنگ بدلا ہوا ہے تو پھر اس پر سجدے کرنے کا کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۰۷۰ - سجدے میں دونوں ہاتھ کی ہتھیلیوں کو زمین پر رکھنا چاہیئے۔ لیکن مجبوری کے وقت ہاتھ کی ہتھیلیوں کی پیٹھ بھی زمین پر رکھنا کافی ہے۔ اور اگر ہتھیلیوں کی پیٹھ بھی زمین پہ رکھنا ممکن نہ ہو تو پھر ہاتھ کی بیچ (یعنی جوڑوں) کو بھی زمین پر رکھ دینا کافی ہے۔ اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر کہنی تک جو حصہ بھی زمین پر رکھ سکتا ہے رکھے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر کہنی کے اوپر سے کسی جگہ کا رکھنا بھی کافی ہے۔

مسئلہ ۱۰۷۱ - سجدے میں پاؤں کے دونوں انگوٹھوں کے سرے زمین پر رکھے جائیں۔ پس اگر انکے بجائے کوئی اور پاؤں کی انگلی زمین پر رکھے یا انگوٹھوں کے ناخن اتنے لمبے ہوں کہ ان کی وجہ سے انگوٹھوں کے سرے زمین پر نہ لگ سکیں تو پھر نماز باطل ہے اور جو شخص مسئلہ کے نہ جاننے کی وجہ سے ایسی نمازیں پڑھتا رہا ہے کہ جن میں پاؤں کے انگوٹھوں کے سرے زمین پر نہیں لگاتا تھا، تو ان نمازوں کی دوبارہ قضا کرے۔

مسئلہ ۱۰۷۲ - جس شخص کے پاؤں کے انگوٹھوں کے سرسے کچھ مقدار کٹی ہوئی ہے تو پھر اسے چاہیئے کہ وہ مقدار جو ان کی باقی ہے اسی کو زمین پر رکھے۔ اگر ان سے کوئی چیز باقی نہ رہی ہو یا باقی ہو لیکن وہ بہت چھوٹے ہوں تو اس وقت باقی انگلیوں کے سرے کو زمین پر رکھے۔ اور اگر اس کے پاؤں کی کوئی انگلی باقی نہ ہو تو پھر پاؤں میں سے جتنی مقدار باقی ہے اسے زمین پر رکھے۔

مسئلہ ۱۰۷۳ - اگر کوئی شخص عام عادت کے ماتحت سجدہ نہ کرے مثلاً پیٹ اور سینے کو زمین پر لگائے یا پاؤں کو پیچھے کی طرف دراز کر دے تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ وہ دوبارہ نماز پڑھے اگرچہ اس کے ایسا کرتے وقت ساتوں سجدے والے عضو زمین پر بھی لگے ہوئے ہوں۔

مسئلہ ۱۰۷۴ - جس چیز پر سجدہ کیا جائے اسے پاک ہونا چاہیئے۔ مثلاً سجدہ گاہ پر اگر سجدہ کرنا چاہتا ہے تو اسے پاک ہونا چاہیئے۔ ہاں اگر پاک سجدہ گاہ کو نجس فرش پر رکھ دے یا ایک طرف سجدہ گاہ کا نجس ہو اور وہ پاک طرف پر سجدے کرے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۰۷۵ - اگر پیشانی پر کوئی پھوڑا وغیرہ ہو، اگر تو کوئی پیشانی کی سالم جگہ ہو کہ جس کو زمین پر رکھ سکتا ہو تو پھر سے اسی سالم جگہ پر سجدہ کرنا چاہیئے۔ اور اگر ایسی کوئی جگہ نہ ہو تو پھر چھوٹا سا گڑھا کھود کے وہ پھوڑے کی جگہ اس میں رکھے اور پیشانی کی اتنی سالم جگہ کہ جو سجدہ کے لیے ضروری ہے کو گڑھے سے اوپر زمین پر رکھ کر سجدہ کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۰۷۶ - اگر پھوڑے یا زخم نے تمام پیشانی کو گھیر رکھا ہو تو پھر پیشانی کے دونوں طرفوں میں سے کسی ایک طرف سے سجدہ کرے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر اگر منہ کے کسی حصہ سے سجدہ کرنا ممکن ہے تو پھر اسی حصہ سے سجدہ کرے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر سر کے اگلے حصہ سے سجدہ کرے۔

مسئلہ ۱۰۷۷ - جو شخص پیشانی کو زمین پر نہیں رکھ سکتا تو جتنا ٹیڑھا سجدہ کے لیے ہو سکتا ہے اتنا ٹیڑھا ہو اور سجدہ گاہ یا کوئی دوسری چیز کہ جس پر سجدہ صحیح ہوتا ہے کسی بلند جگہ پر رکھ کر اس پہ پیشانی سے سجدہ کرے اور جسے دیکھنے والے کہہ سکیں کہ وہ سجدہ کیے ہوئے ہے لیکن اس کے ہاتھ کی ہتھیلیاں اور گھٹنے اور پاؤں کے انگوٹھے تمام سجدہ کی طرح زمین پر رکھے رہیں۔

مسئلہ ۱۰۷۸ - اگر کوئی شخص بالکل ٹیڑھا نہیں ہو سکتا تو پھر اسے سجدہ کے لیے بیٹھا رہنا چاہیئے اور سجدے کے لیے سر سے اشارہ کرے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو پھر اسے سجدے کے لیے آنکھوں سے اشارہ کرنا چاہیئے۔ ان دونوں صورتوں میں احتیاط واجب اسی میں ہے کہ سجدہ گاہ کو اٹھا کر پیشانی پر رکھے اور اگر کوئی شخص سر اور آنکھوں سے بھی اشارہ نہیں کر سکتا تو پھر اسے دل میں سجدہ کی نیت کرنی چاہیئے اور اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ سجدے کے لیے ہاتھ وغیرہ سے اشارہ بھی کرے۔ (م ص)

مسئلہ ۱۰۷۹ - جو شخص بیٹھ نہیں سکتا تو اسے کھڑے ہو کر سجدے کی نیت کرنی چاہیئے اور اگر ہو سکے تو سر سے سجدہ کا اشارہ کرے وگرنہ آنکھوں سے وگرنہ دل میں سجدہ کی نیت کرے اور احتیاط واجب اس میں ہے کہ ہاتھ وغیرہ سے سجدہ کیلئے اشارہ بھی کرے۔

مسئلہ ۱۰۸۰ - اگر پیشانی بغیر اختیار کے سجدہ گاہ سے ایک دفعہ اٹھ جائے۔ تو اگر اس کے لیے ممکن ہو۔

کہ اسے دوبارہ سجدہ گاہ پر نہ آنے دے اور روکے رکھے تو پھر اسے ایسا کرنا چاہیئے اور اس سجدہ کو کہ جس میں ایک دفعہ پیشانی زمین پر لگ کر ایک دم وہاں سے بلند ہو گئی ہے ایک سجدہ شمار کرے خواہ سجدہ کا ذکر پڑھ سکا ہو یا نہ اور اگر سر کو روکے رکھنے پر قادر نہ ہو بلکہ اس کے اختیار کے بغیر دوبارہ پیشانی زمین پر جا لگے تو اب ان دونوں کو ایک سجدہ حساب کرے اور اگر پہلے سجدہ کا ذکر نہیں پڑھ سکا تھا تو اب اسے پڑھنا چاہیئے اور پھر اٹھ کر دوسرا سجدہ پھر بجا لائے۔

مسئلہ ۱۰۸۱ ۔ جہاں پر تقیہ کرنا ضروری ہو تو پھر اس حالت میں انسان فرش وغیرہ پر کہ جن پر مذہب شیعہ میں سجدہ صحیح نہیں ہے بھی سجدہ کر سکتا ہے۔ اور اس پر ضروری نہیں کہ کہیں دوسری جگہ جائے۔ لیکن اگر وہیں پر چٹائی (پھوڑی) پنکھے وغیرہ پر کہ جن پر سجدہ کرنا صحیح ہے سجدہ بغیر تکلیف و زحمت کے کر سکتا ہے تو پھر اس پر ضروری ہے کہ ان ہی چیزوں پر سجدہ کرے اور فرش، دری وغیرہ پر سجدہ نہ کرے

مسئلہ ۱۰۸۲ ۔ اگر طولائی لحاف وغیرہ کہ جس پہ جسم آرام نہیں ٹھہر سکتا سجدہ کرے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۰۸۳ ۔ جو شخص مجبور ہے کہ نماز کیچڑ میں ٹھہر کر پڑھے اگر تو اس کے لباس اور بدن کا گل آلودہ ہو جانا اس کے لیے باعث زحمت و مشقت نہ ہو تو پھر عام عادت کی طرح سجدہ اور تشہد بجا لائے اور اگر ان کا گل آلودہ ہونا اس کے لیے باعث مشقت ہو تو پھر وہ کھڑے ہو کر سجدہ کے لیے سر سے اشارہ کر سکتا ہے اور تشہد کو بھی کھڑے ہو کر پڑھ سکتا ہے اور اگر اسی صورت میں عام عادت کی طرح تشہد اور سجدہ بجا لائے تو بھی اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۰۸۴ ۔ پہلی اور تیسری رکعت کہ جن میں تشہد نہیں ہوتا جیسے ظہر اور عصر کی نماز کے تو ان میں آخری سجدہ کے بعد تھوڑی دیر آرام سے بیٹھ کر پھر رکعت کے لیے کھڑے ہونے میں احتیاط واجب ہے۔

جن چیزوں پر سجدہ کرنا صحیح ہے :۔

مسئلہ ۱۰۸۵ ۔ زمین یا وہ چیزیں جو انسان نہیں کھاتے اور زمین سے اُگتی ہیں جیسے لکڑی، درخت کے پتے وغیرہ پر سجدہ کرنا چاہیئے۔ اور ان چیزوں پر جو کھائی یا پہنی جاتی ہیں یا معدنی ہیں سجدہ کرنا صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۰۸۶ ۔ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ بالوں پر سجدہ نہ کیا جائے۔

مسئلہ ۱۰۸۷ - جو چیزیں زمین سے اگتی ہیں۔ اور کھائی نہیں جاتیں ان پر سجدہ کرنا صحیح ہے جیسے گھاس وغیرہ۔

مسئلہ ۱۰۸۸ - ان پھولوں پر سجدہ کرنا جو کھائے نہیں جاتے صحیح ہے۔ لیکن سجدہ کرنا ان دواؤں پہ جو کھائی جاتی ہیں اور زمین سے اگتی ہیں جیسے گل بنفشہ گل گاؤزبان وغیرہ صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۰۸۹ - ایسے گھاس پتے وغیرہ کہ جو بعض شہروں میں کھائے جاتے ہیں اور بعض شہروں میں نہیں کھائے جاتے یا وہ میوے جو ابھی کچے ہیں ان پر سجدہ کرنا صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۰۹۰ - آھک (یعنی چونا) کے پتھر اور گچ کے پتھر (جو عراق و ایران میں ہیں) پر سجدہ کرنا صحیح ہے لیکن احتیاط واجب اسی میں ہے کہ بحالت اختیاری ان کے جلے (یعنی آگ سے پکائے) ہوئے پتھر یا پختہ اینٹ یا ٹھیکری وغیرہ پر سجدہ نہ کرے۔

مسئلہ ۱۰۹۱ - اس کاغذ پر سجدہ کرنا صحیح ہے کہ جسے ان چیزوں سے بنایا جائے کہ جن پر سجدہ کرنا صحیح ہوتا ہے جیسے گھاس وغیرہ لیکن اس کاغذ پر سجدہ کرنے میں کہ جو کپاس وغیرہ سے بنایا جاتا ہے اشکال ہے۔

مسئلہ ۱۰۹۲ - سجدہ کے لیے سب سے بہتر خاک شفا ہے (یعنی کربلا معلی کی مٹی) اس کے بعد عام مٹی اور اس کے بعد پتھر اور پتھر کے بعد گھاس۔

مسئلہ ۱۰۹۳ - جن چیزوں پر سجدہ کرنا صحیح ہوتا ہے اگر پیدا نہ ہوں یا اگر موجود ہوں لیکن سخت سردی یا گرمی کی وجہ سے اس پر سجدہ نہ کیا جا سکتا ہو تو پھر ایسے لباس پر کہ جو کپاس یا السی سے بنایا گیا ہو سجدہ کرے اور اگر اس کا لباس ان کے علاوہ کسی چیز سے بنا ہوا ہو تو پھر ہاتھ کی پیٹھ پر یا معدنیات میں سے کسی پہ جیسے عقیق وغیرہ سجدہ کرے۔ لیکن احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ جب تک ہاتھ کی پیٹھ پر سجدہ کر سکتا ہے اسے چھوڑ کر کسی دوسری معدنی چیز پر سجدہ نہ کرے۔

مسئلہ ۱۰۹۴ - کیچڑ یا ایسی نرم مٹی پر کہ پیشانی جس پر آرام سے نہیں رہ سکتی سجدہ کرنا باطل ہے۔

مسئلہ ۱۰۹۵ - اگر پہلے سجدہ میں جا کر اٹھے لیکن سجدہ گاہ پیشانی کے ساتھ چپکی رہے اور پھر اسی حالت میں پیشانی سے سجدہ گاہ کو ہٹائے بغیر دوسرے سجدہ میں چلا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں اور اس طرح کے دو سجدے دو ہی سجدے حساب ہوں گے اور نماز بھی صحیح ہوگی۔

مسئلہ ۱۰۹۶ - اگر نماز کے دوران میں سجدہ گاہ گم ہو جائے اور کوئی ایسی چیز اس کے پاس نہ ہو کہ جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے اگر تو نماز کے لیے وقت ابھی وسیع ہو تو پھر اس نماز کو چھوڑ دے اور دوبارہ شروع کرے اور اگر نماز کا وقت تنگ ہو تو پھر ایسے لباس پر جو روئی یا السی وغیرہ سے بنا یا گیا ہو سجدہ کرے۔ اور اگر

لباس ان سے بنا ہوا نہیں ہے تو پھر ہتھیلی کی پیٹھ پر یا کسی معدنی چیز مثل عقیق وغیرہ کی انگوٹھی پر سجدہ کرے لیکن احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ جب تک ہتھیلی کی پیٹھ پر سجدہ کرنا ممکن ہے کسی معدنی چیز پر سجدہ نہ کرے۔

مسئلہ ۱۰۹۷ - اگر سجدہ کی حالت میں اسے معلوم ہو جائے کہ اس نے سجدہ ایسی چیز پر کر رکھا ہے کہ جس پر سجدہ کرنا صحیح نہیں ہے تو پھر وہ پیشانی کو ایسی چیز پر گھسیٹ لے جائے کہ جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے۔ اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر اس نماز کو چھوڑ دے جبکہ نماز کا وقت ابھی وسیع ہو اور اگر وقت تنگ ہو تو پھر اپنی پیشانی کو ایسے کپڑے پر گھسیٹ کرلے جائے جو روئی یا کتان (السی) سے بنا یا گیا ہو۔ اور اگر کپڑا وغیرہ ان سے نہ بنا یا گیا ہو تو پھر پیشانی کو ہاتھ یا کسی معدنی چیز پر گھسیٹ کرلے جائے اور نماز تمام کرے۔

مسئلہ ۱۰۹۸ - اگر سجدہ تمام کرنے کے بعد معلوم ہو جائے کہ اس نے سجدہ ایسی چیز پر کیا ہوا تھا کہ جس پر سجدہ کرنا صحیح نہ تھا تو پھر کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۰۹۹ - اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کے لیے سجدہ کرنا حرام ہے۔ بعض عوام جاہل جو ائمہ علیہم السلام کی قبر مبارک کے سامنے پیشانی زمین پر رکھتے ہیں اگر یہ خداوند عالم کے شکر کے لیے ہو تو کوئی حرج نہیں ورنہ حرام ہے۔

سجدے کے مستحبات و مکروہات :-

مسئلہ ۱۱۰۰ - سجدہ میں چند ایک چیزیں مستحب ہیں :-

۱ - رکوع سے بالکل کھڑے ہو جانے کے بعد یا رکوع سے خوب ٹھیک بیٹھ جانے کے بعد جب کہ نماز بیٹھ کر پڑھ رہا ہو سجدہ کے لیے تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا۔

۲ - جب مرد سجدہ کے لیے جا رہا ہو تو سب سے پہلے وہ اپنے ہاتھوں کو زمین پر رکھے اور عورت سب سے پہلے اپنے گھٹنوں کو زمین پر رکھے۔

۳ - ناک کو سجدہ گاہ پر یا ایسی چیز پر کہ جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے رکھے۔

۴ - سجدہ کی حالت میں ہاتھ کی انگلیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر کانوں کے مقابلے میں زمین پر اس طرح رکھے کہ انگلیوں کے سر بھی قبلہ کی طرف ہوں۔

۵۔ سجدہ میں دعا کرے اور خداوند عالم سے اپنی حاجت چاہے اور وہ اس طرح حاجت اور دعا پڑھے۔ یَا خَیْرَ الْمَسْئُوْلِیْنَ وَیَا خَیْرَ الْمُعْطِیْنَ اُرْزُقْنِیْ وَارْزُقْ عِیَالِیْ مِنْ فَضْلِكَ فَاِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ یعنی اے بہتر ذات ان میں سے کہ جن سے سوال کیا جاتا ہے اے بہتر ذات ان میں سے جو عطا کرتے ہیں مجھے اور میرے عیالات کو اپنے فضل سے روزی عنایت فرما۔ اس واسطے کہ تو ہی بہت بڑے فضل کا مالک ہے۔

۶۔ سجدے سے اٹھ کر بائیں ران پر بیٹھے اور دائیں پاؤں کی پیٹھ کو بائیں پاؤں کی ہتھیلی پر رکھے

۷۔ ہر سجدے سے اٹھنے کے بعد خوب آرام سے بیٹھ جانے کے بعد تکبیر یعنی اللہ اکبر کہے۔

۸۔ پہلے سجدے سے اٹھ کر آرام سے بیٹھنے کے بعد اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ کہے اور سجدے سے اٹھ کر بیٹھنے کے وقت اپنے ہاتھوں کو رانوں پر رکھے۔

۹۔ سجدے کو طول دے۔

۱۰۔ دوسرے سجدہ کے جانے کے لیے بیٹھی ہوئی حالت میں اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہے۔

۱۱۔ سجدہ میں صلوات پڑھے لیکن اسے اس قصد سے نہ پڑھے کہ یہ بھی سجدہ میں وارد ہوئی ہے۔

۱۲۔ سجدہ سے اٹھنے کے وقت پہلے گھٹنوں کو بلند کرے اور آخر میں ہاتھوں کو زمین سے اٹھائے۔

۱۳۔ مردوں کو سجدہ میں اپنے پیٹ اور اپنے ہاتھوں کو کہنی سے لے کر تمام کو زمین پر نہ چمٹانا چاہیئے اور اپنے ہاتھوں کو اپنے پہلو سے جدا رکھے لیکن عورتیں اپنے ہاتھوں کو کہنی سے لے کر تمام کو زمین پر چمٹا کر رکھیں اور اسی طرح اپنے پیٹ کو بھی، بلکہ دوسرے تمام اعضاء کو بھی ایک دوسرے کیساتھ ملا کر رکھیں۔

مسئلہ ۱۱۰۱ ۔ سجدہ میں قرآن پڑھنا مکروہ ہے۔ اسی طرح سجدہ کی جگہ پر پھونک مارنی جبکہ اس پر گرد و غبار ہو بھی مکروہ ہے بلکہ اگر پھونک مارنے سے منہ سے دو حرف بن جائیں تو پھر نماز بھی باطل ہو جاتی ہے۔

قرآن کے واجب سجدے :۔

مسئلہ ۱۱۰۲ ۔ قرآن کی ان چار سورتوں میں سجدہ کرنا واجب ہے :۔

(۱) والنجم (۲) اقراء (۳) الم تنزیل (۴) حم سجدہ

ان چار سورتوں میں ایک سجدہ والی آیت ہے کہ جب انسان اس کو پڑھے یا کسی سے سنے تو اس آیت کے تمام ہو جانے کے بعد فوراً سجدہ کرے اور اگر سجدہ کرنا بھول جائے تو جب بھی یاد آئے اسی وقت سجدہ کرے۔

مسئلہ ۱۱۰۳ - جب انسان خود اس آیت کو پڑھ رہا ہو اور اسی حالت میں کسی دوسرے سے بھی سن رہا ہو تو پھر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ دو سجدے کرے۔

مسئلہ ۱۱۰۴ - اگر نماز کے علاوہ کسی وجہ سے سجدہ کیا ہوا ہو اور اسی حالت میں سجدہ والی آیت کو پڑھے یا سنے تو پھر ایک دفعہ سر اٹھا کر پھر دوبارہ سجدے کرے۔

مسئلہ ۱۱۰۵ - اگر کوئی آدمی کسی غیر ممیز بچہ سے جو اچھائی اور برائی میں تمیز نہیں رکھتا سجدہ والی آیت سن لے یا اس شخص سے سجدہ والی آیت سن لے کہ جو قرآن کے قصد سے نہیں پڑھ رہا تو اس وقت احتیاط واجب اسی میں ہے کہ سجدہ کرے۔ اسی طرح جب گراموفون یا ریڈیو سے بھی سجدہ والی آیت سنے، تو بھی سجدہ کرے۔

مسئلہ ۱۱۰۶ - اس سجدہ میں ان سورتوں کے لیے واجب اور ضروری ہے کہ اس جگہ پر سجدہ کرے جو غصبی نہ ہو سجدہ کرنے کی جگہ پاؤں کے رکھنے کی جگہ سے چار ملی ہوئی انگلیوں کی مقدار سے زیادہ بلند بھی نہ ہو لیکن وضو یا غسل ضروری نہیں۔ اسی طرح قبلہ کی طرف منہ کرنا بھی ضروری نہیں لیکن آگا پیچھا ننگا نہ ہو۔ پیشانی رکھنے کی جگہ پاک ہو۔ اس کے لباس میں اس حالت میں وہ شرائط نہیں جو نمازی کے لباس میں ہیں ہاں اگر اس کا لباس غصبی ہو اور سجدہ کرنے سے اس لباس میں تصرف لازم آتا ہو تو پھر سجدہ اس میں کرنا باطل ہے۔

مسئلہ ۱۱۰۷ - احتیاط واجب اس میں ہے کہ قرآن کے واجب سجدہ کی حالت میں اس کی پیشانی سجدگاہ یا ایسی چیز پر ہو کہ جس پر نماز کا سجدہ صحیح ہوتا ہے۔ اور دوسرے بدن کو بھی اس طرح سے رکھے جیسا کہ نماز کے سجدہ میں رکھنا پڑتا ہے، جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے۔

مسئلہ ۱۱۰۸ - جب پیشانی کو قرآن کے سجدہ میں بجا لانے کی نیت سے زمین پر رکھ دے تو کافی ہے اگرچہ اس میں کوئی خاص ذکر بھی نہ پڑھے لیکن مستحب ہے کہ کوئی ذکر پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ یہ پڑھے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَقًّا حَقًّا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِیْمَانًا وَّ تَصْدِیْقًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عُبُوْدِیَّةً وَّ رِقًّا سَجَدْتُ لَكَ یَا رَبِّ تَعَبُّدًا وَّ رِقًّا لَا مُسْتَنْكِفًا وَّلَا مُسْتَكْبِرًا بَلْ اَنَا عَبْدٌ ذَلِیْلٌ ضَعِیْفٌ خَائِفٌ مُّسْتَجِیْرٌ

تشہد

مسئلہ ۱۱۰۹ - تمام نمازوں کی ہر دوسری رکعت میں اور مغرب کی تیسری رکعت میں بھی اور ظہر و عصر و عشاء کے چوتھی رکعت میں بھی دوسرے سجدہ کے بعد آرام و اطمینان سے بیٹھ کر تشہد پڑھنا واجب ہے۔ اور وہ یہ ہے:- اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس ترتیب کے علاوہ اور کسی طریقہ سے نہ پڑھے۔ (ترجمہ) میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدائے یکتا کے کوئی اور قابل عبادت نہیں اور اس ذات خدا کا کوئی اور شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں۔ خدایا رحمت نازل فرما محمدؐ اور آل محمدؐ پہ۔

مسئلہ ۱۱۱۰ - تشہد کے کلمات کو صحیح عربی اور ایک دوسرے کے بعد متصل کہنا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۱۱۱ - اگر کوئی شخص تشہد پڑھنا بھول جائے اور کھڑے ہو جانے کی حالت میں رکوع جانے سے پہلے اسے یاد آجائے تو وہ فوراً بیٹھ جائے اور تشہد کو پڑھے اور پھر اٹھ کر اس رکعت کو بجا لائے۔ اور جو کچھ اس رکعت کا پہلے پڑھ چکا ہے اسے بھی دوبارہ پڑھے اور نماز تمام کرنے کے بعد اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ بے محل کھڑے ہو جانے کے لیے دو سجدہ سہو بجا لائے اور اگر وہ اسے رکوع یا رکوع کر لینے کے بعد یاد آئے تو پھر وہ اس نماز کو اسی طرح شروع رکھتے ہوئے تمام کرے اور نماز کے سلام دینے کے بعد اس تشہد کی قضا بجا لائے اور تشہد کے بھول جانے کے لیے دو سجدے سہو کے بھی کرے۔

مسئلہ ۱۱۱۲ - تشہد کی حالت میں بائیں ران پر بیٹھنا مستحب ہے اور اپنے دائیں پاؤں کی پیٹھ کو بائیں پاؤں کی ہتھیلی پر رکھے رہے اور تشہد شروع کرنے سے پہلے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ یا بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَخَيْرُ الْاَسْمَاءِ لِلّٰهِ کہے اور ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں ملا کر دونوں رانوں پر تشہد کی حالت میں رکھے رہنا بھی مستحب ہے۔ تشہد کی حالت میں اپنے دامن میں نگاہ رکھے اور تشہد کے ختم ہو جانے کے بعد یہ پڑھنا مستحب ہے۔ وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهٗ

وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ۔ (م رحمن)

مسئلہ ۱۱۱۳ ۔ عورتوں کے لیے دونوں رانوں کو آپس میں چپٹا کر رکھنا مستحب ہے۔ (م رحمن)

سلام نماز :۔

مسئلہ ۱۱۱۴ ۔ آخری رکعت میں تشہد کے بعد جب کہ آرام و اطمینان سے بیٹھا ہو سلام کہنا چاہیئے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ کہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اور اس کے بعد یا یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ یا اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ لیکن احتیاط واجب یہ ہے اس میں ہے کہ اگر آخری سلام کو پہلے کہے تو پھر اس کے بعد دوسرا سلام بھی ضرور کہے۔

مسئلہ ۱۱۱۵ ۔ اگر نماز کا سلام بھول جائے اور اسے ابھی صورت نماز خراب ہونے سے پہلے اس حالت میں یاد آ جائے کہ ابھی کوئی ایسی چیز اس سے صادر نہیں ہوئی تھی کہ جس سے عمداً یا سہواً نماز باطل ہو جاتی ہو جیسے قبلہ سے منہ پھیر لینا تو پھر وہ فوراً اسی وقت سلام کہہ دے تو اس کی نماز صحیح ہے

مسئلہ ۱۱۱۶ ۔ یہی سابقہ صورت اس وقت ہو جبکہ نماز کی صورت خراب ہوگئی ہو اگر تو وہ نماز کی صورت کے خراب ہونے سے کام جو عمدی اور سہوی صورت میں نماز کو باطل کر دیتے ہیں جیسے قبلہ کی طرف پیٹھ کر لینا وغیرہ بجا نہ لا چکا ہو تو اسکی نماز صحیح ہے اور اگر نماز کی صورت خراب ہونے سے پہلے ایسے کام بجا لا چکا ہو تو پھر اسکی نماز باطل ہے۔

ترتیب :۔

مسئلہ ۱۱۱۷ ۔ اگر نماز کی ترتیب کو جان بوجھ کر چھوڑ دے مثلاً حمد سے پہلے سورۃ شروع کرے یا سجدے کو رکوع سے پہلے بجا لائے وغیرہ وغیرہ تو اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۱۱۱۸ ۔ اگر نماز کے رکن کو بھول کر چھوڑ دے اور اس کے بعد والے دوسرے رکن کو بجا لائے مثلاً رکوع بھول جائے اور پھر اس کے بعد دونوں سجدہ بجا لائے تو نماز باطل ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۱۱۱۹ ۔ اگر کسی رکن کو بھول جائے اور اس کے بعد ایسی چیز کو بجا لائے جو رکن نہیں، مثلاً دو سجدے کرنے بھول جائے اور اس کے بعد تشہد پڑھنا جو رکن نہیں ہے شروع کر دے تو پھر اسے چاہیئے کہ اس بھولے ہوئے رکن کو بجا لائے اور اس کے بعد دوسری چیزیں اسی ترتیب سے کرے اس مثال میں دوبارہ جا کر دو سجدے کرے اور اسکے بعد تشہد وغیرہ پڑھے اور نماز تمام کرے۔

مسئلہ ۱۱۲۰ - اگر نماز کی کوئی ایسی چیز چھوڑ جائے جو رکن نہیں اور پھر دوسرے رکن میں جو اس کے بعد ہے پہنچ جائے تو پھر اس کی نماز صحیح ہے جیسے سورۃ کو چھوڑ جائے اور رکوع میں پہنچ کر اسے یاد آئے۔

مسئلہ ۱۱۲۱ - اگر ایسی چیز بھول جائے کہ جو رکن نہیں لیکن اس کے بعد بھی کسی چیز میں مشغول ہو چکا ہے کہ وہ بھی رکن نہیں تو پھر اسے پہلے بھولی ہوئی چیز کو بجالا کر دوبارہ سب وہ چیزیں بھی بجالانی چاہئیں کہ جنہیں پہلے بھول جانے کی وجہ سے بجالا چکا ہے مثلاً سورۂ الحمد بھول گیا ہو اور پھر اسے سورۃ میں مشغول ہونے کی حالت میں یاد آئے تو اسے چاہیئے کہ پھر الحمد پڑھے اور اس کے بعد دوبارہ سورۃ پڑھے اور اس طرح نماز کو تمام کرے۔

مسئلہ ۱۱۲۲ - اگر انسان پہلے سجدے کو اس خیال سے کہ اس کا دوسرا سجدہ بجالائے یا دوسرے سجدہ کو انسان اس خیال سے کہ اس کا پہلا سجدہ ہے بجالائے تو اس کی نماز صحیح ہے اور پہلی صورت میں اس کا وہ سجدہ پہلا اور دوسری صورت میں اس کا دوسرا ہی سجدہ شمار ہوگا۔

موالات

مسئلہ ۱۱۲۳ - نماز کے افعال وغیرہ کو انسان ایک دوسرے کے پیچھے متصل بجالائے۔ اور ان میں آپس میں بہت زیادہ فاصلہ نہ ہونے پائے۔ کہ جس کی وجہ سے کہا جا سکے کہ وہ نماز نہیں پڑھ رہا۔ ورنہ نماز باطل ہو گی۔ مثلاً قرأت کے بعد رکوع اور رکوع کے بعد سجدے اور اسی طرح قیام وغیرہ پے در پے بجالائے۔

مسئلہ ۱۱۲۴ اگر نماز میں بھول کر حرفوں کے درمیان یا جملوں کے درمیان کافی فاصلہ کر چکا ہو لیکن پھر بھی اس نے نماز کی شکل وصورت سے خارج نہ کر دیا ہو، اگر اس کے بعد والے رکن میں داخل نہیں ہوا تو پھر دوبارہ ان حرفوں یا کلمات کو عام عادت کی طرح پے در پے بجالائے۔ اور اگر بعد والے رکن میں داخل ہو چکا ہو تو پھر اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۱۲۵ - رکوع یا سجودوں کا فی طول دے دینا یا بڑی بڑی سورتیں نماز میں پڑھ لینے سے موالات خراب نہیں ہوتی۔

قنوت:-

مسئلہ ۱۱۲۶ - ہر واجب اور مستحب نماز میں دوسری رکعت میں رکوع جانے سے پہلے قنوت پڑھنا مستحب ہے۔ نماز وتر میں بھی باوجودیکہ ایک رکعت ہے رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا مستحب ہے۔ نماز جمعہ میں ہر ایک رکعت میں قنوت ہے۔ نماز آیات میں پانچ قنوت ہیں، عید فطر اور قربان کی نماز میں پہلی رکعت میں پانچ قنوت اور دوسری رکعت میں چار قنوت ہیں۔

مسئلہ ۱۱۲۷ - قنوت میں مستحب ہے کہ دونوں ہاتھ کی ہتھیلیوں کو آپس میں ملا کر اور تمام انگلیوں کو بھی سوائے انگوٹھے کے آپس میں ملا کر دونوں ہاتھ کی ہتھیلیوں کو اپنے منہ کے سامنے آسمان کی طرف رکھے اور اس حالت میں ہتھیلیوں پر نگاہ رہے۔

مسئلہ ۱۱۲۸ - قنوت میں جو بھی ذکر کرے حتیٰ کہ صرف ایک دفعہ سُبْحَانَ اللہ کہے تو بھی کافی ہے لیکن بہتر یہ دعا پڑھنا ہے:- لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

مسئلہ ۱۱۲۹ - قنوت کو بلند آواز سے پڑھنا مستحب ہے۔ البتہ نماز جماعت میں اگر امام اس کی آواز سن رہا ہو تو پھر قنوت کو بلند پڑھنا مستحب نہیں۔ (م ح)

مسئلہ ۱۱۳۰ - اگر کوئی جان بوجھ کر بھی قنوت نہ پڑھے تو اس کی قضا کوئی نہیں ہے۔ اور اگر قنوت کو بھول جائے اور رکوع کی مقدار جھکنے سے پہلے یاد آ جائے تو مستحب ہے کہ سیدھا کھڑا ہو جائے اور قنوت پڑھے اور اگر رکوع میں پہنچ کر یاد آئے تو پھر مستحب ہے کہ رکوع کے بعد اس کی قضا کرے اور اگر سجدہ میں اسے یاد آئے تو پھر مستحب ہے کہ اُسے نماز کے سلام کے بعد قضا کرے۔

تعقیب نماز:-

مسئلہ ۱۱۳۱ - نماز کے بعد کچھ تعقیبات میں مشغول رہنا مستحب ہے۔ یعنی ذکر یا دعا یا قرآن پڑھنا

رہے لیکن بہتر یہ ہے کہ ابھی اپنی جگہ سے حرکت نہ کی ہو اور ابھی اس کا وضو وغیرہ باطل نہ ہوا ہو قبلہ کی طرف منہ کرکے تعقیبات میں مشغول رہے اور تعقیب کو عربی زبان میں پڑھنا ضروری نہیں۔ لیکن پھر بھی بہتر یہی ہے کہ ان تعقیبات کو بجا لائے جو دعاؤں کی کتابوں میں ذکر کی جاتی ہیں (اور جن کو ہم نے توضیح الوظائف میں جمع کیا ہے اور یہ کتاب انشاء اللہ عنقریب چھپ جائیگی۔ مؤلف) لیکن سب تعقیبات میں سے جس کی زیادہ سفارش کی گئی ہے وہ حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی تسبیح ہے۔ اور اس کی یہ ترتیب ہے کہ پہلے ۳۴ دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے اور پھر ۳۳ دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور پھر ۳۳ دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ پڑھے۔ لیکن سبحان اللہ کو الحمد للہ سے پہلے بھی پڑھ سکتا ہے۔ لیکن بہتر وہی ہے جس کو پہلے ذکر کیا گیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۳۲ ۔ نماز کے ختم کرنے کے بعد سجدۂ شکر بجا لانا مستحب ہے۔ اور اتنا ہی کافی ہے کہ پیشانی کو اس قصد سے زمین پر رکھ دے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ سو دفعہ یا تین دفعہ یا ایک دفعہ شُکْرًا لِلّٰہِ یا شُکْرًا یا عَفْوًا پڑھے۔ اسی طرح جب بھی انسان کو کوئی نعمت خداوندِ عالم کی طرف سے حاصل ہو یا کوئی مصیبت دور ہو تو اس کے لیے بھی سجدۂ شکر بجا لائے۔

پیغمبر پر صلوات

مسئلہ ۱۱۳۳ جب بھی انسان جناب ختمی مرتبتؐ کا اسم گرامی مثل محمدؐ و احمدؐ یا لقب مبارک جیسے مصطفٰیؐ یا کنیت جیسے ابوالقاسم خود کہے یا کسی سے سنے اگرچہ وہ نماز کی حالت میں بھی ہو تو مستحب ہے کہ حضورؐ پر صلوات بھیجے۔

مسئلہ ۱۱۳۴ ۔ جب جناب رسول خداؐ کا اسم گرامی کاغذ یا کتاب میں لکھے تو بھی مستحب ہے کہ اس کے بعد صلوات کو بھی لکھے بلکہ جب بھی انسان آنحضرتؐ کو یاد کرے مستحب ہے کہ آنحضورؐ پر درود بھیجے۔

نماز کو باطل کرنے والی چیزیں:۔

مسئلہ ۱۱۳۵ ۔ نماز کو بارہ چیزیں باطل کر دیتی ہیں۔ اس واسطے ان کو مبطلات کہتے ہیں:۔

اوّل ۔ نماز میں کوئی ایک شرط اس کے شرائط میں سے موجود نہ ہو، مثلاً نماز کی حالت میں اسے معلوم ہو

کہ نماز کا مکان غصبی ہے۔

دوم ۔ نماز کی حالت میں ان چیزوں میں سے کوئی ایک جو غسل یا وضو کو باطل کردیتی ہے ۔اس سے صادر ہوجائے خواہ وہ عمداً ہو یا سہواً یا بغیر اختیار کے کسی مجبوری کی وجہ سے جیسے اس کو نماز میں پیشاب کا قطرہ آجائے یا ہوا خارج ہوجائے البتہ جس شخص کو پیشاب یا ہوا آنے کی بیماری ہو اور وہ ان شرائط پر عمل کرے جو پہلے بیان کیے جاچکے ہیں تو پھر اس کی نماز باطل نہ ہوگی۔اس طرح اس عورت کی نماز بھی صحیح ہے کہ جسے نماز کی حالت میں استحاضہ کا خون آجائے جبکہ وہ استحاضہ کے ان شرائط پر عمل کر چکی ہو کہ جن کا بیان پہلے ہوچکا ہے۔

مسئلہ ۱۱۳۶ ۔ جس شخص کو بغیر اختیار کے نیند آجائے لیکن اسے یہ معلوم نہ ہو کہ اسے نیند نماز کی حالت میں آئی ہے یا نماز تمام ہونے کے بعد تو وہ بھی دوبارہ اس نماز کو پڑھے ۔

مسئلہ ۱۱۳۷ ۔ جو شخص اپنے اختیار سے سویا ہو لیکن اسے شک ہو کہ وہ نماز کے بعد سویا تھا یا نماز میں اس وجہ سے کہ اسے اپنا نماز میں مشغول ہونا یاد نہیں رہا تھا لہٰذا وہ جان بوجھ کر اپنے ارادے سے سو گیا تھا تو اس کی ایسی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۱۳۸۔ اگر سجدہ کی حالت میں سونے سے بیدار ہو لیکن شک کرے کہ یہ سجدہ اس کا شکر کا سجدہ تھا یا نماز کا آخری سجدہ تھا تو اسے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا چاہیئے ۔

سوم ۔ دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے پر رکھ کر نماز پڑھنا جیسے کہ عام سنی کرتے ہیں ۔

مسئلہ ۱۱۳۹ ۔ اگر کوئی شخص اپنے ہاتھوں کو ایک دوسرے پر ادب کے لیے رکھے اگرچہ اس کی کیفیت عام سنی جو نماز میں کرتے ہیں بھی نہ ہو تو اس کے لیے احتیاط واجب اس میں ہے کہ اس نماز کو دوبارہ پڑھے لیکن اگر بھول کر یا مجبوری کی وجہ سے یا کسی دوسری غرض کے لیے جیسے ہاتھ کو کھجلانے کے لیے ایک ہاتھ دوسرے پر آجائے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

چہارم ۔ سورۃ حمد کے ختم کرنے پر لفظ آمین کہنا ۔

اگر لفظ آمین بھول جانے کی وجہ سے یا تقیہ کی وجہ سے کہے تو پھر نماز باطل نہیں ہوتی

پنجم :۔ جان بوجھ کر یا بھول جانے کی وجہ سے قبلہ کی طرف پیٹھ کر لینا یا دائیں طرف یا بائیں طرف ہوجانا بلکہ اگر جان بوجھ کر تھوڑا سا قبلہ کی دائیں جانب یا بائیں جانب اس طرح ہوجائے کہ اسے کہا جا

رہا ہو کہ وہ قبلہ کی طرف نہیں ہے تو بھی نماز باطل ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۱۱۴۰ - اگر جان بوجھ کر نماز کی حالت میں صرف سر کو اتنا موڑے کہ پیچھے کی طرف دیکھ سکتا ہو تو پھر نماز باطل ہے۔ اور اگر یہ کام اس سے سہواً ہو گیا ہو تو پھر اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس نماز کو تمام کر کے دوبارہ وہی نماز پڑھے۔ لیکن اگر سر کو معمولی سا موڑے خواہ عمداً ہو یا سہواً، یا اشتباہاً تو پھر نماز باطل نہیں ہوتی۔

ششم - جان بوجھ کر ایک کلمہ کہنا کہ جس کے دو حرف یا زیادہ ہوں اگرچہ اس کلمہ کا کوئی معنی بھی نہ ہوتا ہو تو اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر سہواً کہہ دے تو پھر نماز باطل نہیں ہوتی۔

مسئلہ ۱۱۴۱ - جب کوئی ایسا کلمہ کہے کہ جس کا صرف ایک حرف ہو لیکن وہ معنی رکھتا ہو، جیسے عربی میں لفظ (ق) کے معنی اپنے آپ کو بچا ہے اگر تو وہ شخص ایسے کلمہ کے معنی کی طرف متوجہ ہو اور اس کا اس لفظ سے قصد بھی کرے تو پھر اس کی نماز باطل ہے۔ بلکہ اگر اس کے معنی کا قصد بھی نہ کرے لیکن اس طرف متوجہ ہو کہ اس کا کوئی معنی ہے تو پھر بھی احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس نماز کو دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۱۴۲ - نماز کی حالت میں کھانسنا یا ڈکار لینا یا آہ و نالہ کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر آخ یا اُخ یا آہ یا اس قسم کے الفاظ کہ جن کے دو حرف ہوتے ہیں جان بوجھ کر کہے تو پھر نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۱۴۳ - اگر کسی کلمہ کو ذکر کے قصد سے کہے، جیسے اللہ اکبر، لیکن اس کے کہنے کو بلند آواز سے ادا کرے اور اس میں اس کی غرض کسی کو کوئی چیز سمجھانا یا متوجہ کرنا ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر اس کلمہ کے کہنے کی سرے سے غرض ہی کسی دوسرے کو کوئی چیز سمجھانا اور ذکر کرنا دونوں ہوں تو پھر نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۱۴۴ سوائے چار سورتوں کے کہ جن میں سجدہ واجب ہوتا ہے کوئی دوسری سورۃ یا آیت نماز کی حالت میں پڑھنا اور دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن احتیاط واجب اسی میں ہے کہ دعا کو عربی کے بغیر نہ کرے۔

مسئلہ ۱۱۴۵ - اگر الحمد یا سورۃ یا کسی نماز کے ذکر میں سے کسی ذکر کو چند دفعہ بار بار کہے تو کوئی حرج نہیں لیکن اگر یہ وسواس کی وجہ سے ہو تو پھر نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۱۴۶ - نماز کی حالت میں کسی دوسرے پر سلام نہ کرے۔ اور اگر کوئی دوسرا شخص اس پر

سلام کرے تو پھر اس کا جواب اس طرح سے دیا جائے کہ جیسے اس نے سلام کہا ہے۔ مثلاً اگر اس نے سَلَامٌ عَلَیْکُمْ کہا ہے تو یہ بھی سَلَامٌ عَلَیْکُمْ ہی کہے لیکن اگر اس نے عَلَیْکُمُ السَّلَامُ کہا تو پھر اسے صرف اس کے جواب میں سَلَامٌ عَلَیْکُمْ ہی کہنا چاہیئے۔ عَلَیْکُمُ السَّلَامُ نہیں کہہ سکتا۔

مسئلہ ۱۱۴۷ ۔ ہر انسان کو سلام کا جواب خواہ نماز میں ہو یا غیر حالت نماز میں فوراً کہنا چاہیئے۔ البتہ اگر سلام کے جواب دینے میں اتنی دیر جان بوجھ کر یا بھول کر کر دی ہو کہ اگر اب جواب دینا چاہے تو اسے اس سابقہ سلام کا جواب نہیں کہا جا سکتا تو پھر اگر نماز میں ہو تو اس کے بعد اصلاً جواب نہ دے اور اگر غیر حالتِ نماز میں ہو تو پھر اس کا اس صورت میں جواب دینا واجب نہیں۔ (م۔محق)

مسئلہ ۱۱۴۸ ۔ سلام کا جواب اس طرح دینا چاہیئے کہ سلام کرنے والا اسے سُن سکے۔ لیکن اگر سلام کرنے والا بہرہ ہو تو پھر عادم عادت کے مطابق جواب دے دینا کافی ہے۔

مسئلہ ۱۱۴۹ ۔ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ نماز پڑھنے والا جب سلام کا جواب دے رہا ہو تو اس کا اس میں قصد دعا کا ہو یعنی خداوند عالم سے اس سلام کی عبارت میں یہ دعا کرے کہ خدایا جس نے مجھ پر سلامتی کہی ہے تو بھی اسے سلامت رکھ۔

مسئلہ ۱۱۵۰ ۔ اگر عورت یا نامحرم مرد یا وہ بچہ جو اچھائی برائی میں فرق جانتا ہے نماز کی حالت میں کسی پر سلام کرے تو پھر نماز پڑھنے والا ان کا جواب بھی دے سکتا ہے۔ لیکن عورت کے جواب سَلَامٌ عَلَیْکِ اس طرح کہے کہ کاف پر وقف کرے نہ اس کو پیش دے نہ زبر اور نہ زیر۔ (م۔محق)

مسئلہ ۱۱۵۱ ۔ اگر نماز پڑھنے والا کسی کے سلام کا جواب نہ دے تو وہ گناہگار ہو جاتا ہے لیکن اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۱۵۲ ۔ اگر کوئی شخص نماز پڑھنے والے پر غلط سلام کہے کہ اسے سلام شمار نہ کیا جاتا ہو تو اس کا جواب دینا واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۱۵۳ ۔ اس شخص کے سلام کا جواب دینا واجب نہیں جو سلام مزاح اور تمسخر سے کرتا ہے اسی طرح کافر مرد اور عورت کے سلام کا جواب دینا بھی واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۱۵۴ ۔ اگر کوئی شخص ایک گروہ اور جماعت پر سلام کرے تو اس کا جواب ان تمام پر

دینا واجب ہے لیکن اگر ان میں سے کوئی ایک جواب دے دے تو پھر وہی کافی ہے۔

مسئلہ ۱۱۵۵ - اگر کسی نے ایک گروہ پر سلام کیا ہے لیکن اس کا جواب اس شخص نے دیا ہے کہ جس پر سلام کرنے والے نے اس پر سلام کرنے کا قصد نہیں کیا تھا تو پھر وہ جواب کافی نہیں۔ بلکہ اسی گروہ پر کہ جس پر اس نے سلام کرنے کا قصد کیا تھا جواب دینا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۱۵۶ - اگر کسی نے ایک گروہ و جماعت پر سلام کیا ہو لیکن اس گروہ میں سے ایک شخص جو نماز میں مشغول تھا شک کرے کہ اس نے سلام کرنے میں میرا قصد بھی کیا ہے یا نہ تو پھر اسے جواب نہ دینا چاہیئے اسی طرح اگر اسے علم ہو کہ اس نے میرا قصد تو کیا ہے لیکن اس کا جواب کسی اور نے دے دیا ہے تو پھر بھی نمازی کو اس کا جواب نہ دینا چاہیئے۔ ہاں اگر اسے علم ہو کہ اس نے اس کا قصد کیا ہے اور کسی دوسرے نے بھی جواب نہیں دیا تو پھر اسے سلام کا جواب دینا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۱۵۷ - سلام کرنا مستحب ہے اور اس کی بہت کافی سفارش کی گئی ہے حتیٰ کہ وارد ہوا کہ سوار پیادہ پر، کھڑے ہونے والا بیٹھے ہوئے پر، چھوٹا بڑے پر سلام کرے۔

مسئلہ ۱۱۵۸ - اگر دو آدمی ایک دفعہ ایک دوسرے پر سلام کریں تو دونوں پر سلام کا جواب ایک دوسرے کو دینا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۱۵۹ - نماز کے علاوہ سلام کا جواب اس کے سلام سے بہتر دینا مستحب ہے۔ مثلاً کسی نے کہا سلامٌ علیکم تو اس کا جواب سلامٌ علیکم ورحمۃ اللہ کے ساتھ چند کلمہ بڑھا کر دے۔

ہفتم :- جان بوجھ کر آواز سے ہنسنا، بلکہ سہواً بھی ہنسنے سے نماز میں اشکال ہے۔ لیکن مسکرانے کا کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۱۶۰ - اگر ہنسی کو روکنے سے اس کی شکل متغیر ہو جائے مثلاً منہ سرخ ہو جائے تو پھر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس نماز کو دوبارہ بھی پڑھے۔

ہشتم :- دنیاوی کاموں کے لیے آواز سے رونا بلکہ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ دنیاوی کاموں کے لیے بغیر آواز کے بھی نماز کی حالت میں نہ روئے۔ ہاں اگر خدا کے خوف سے یا آخرت کے لیے روئے خواہ آواز سے ہو یا بغیر آواز کے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ بلکہ یہ سب عملوں سے بہتر عمل ہے۔

نہم :- ایسے کام نماز کی حالت میں کرنا جو نماز کی شکل وصورت کو ہی نہ رہنے دیں جیسے تالیاں بجانا یا ہوا میں کودنا اور اچھلنا وغیرہ خواہ یہ تھوڑا سا ہو یا زیادہ، خواہ عمداً ہو یا سہواً، البتہ وہ کام جو نماز کی صورت کو تبدیل نہ کر دے جیسے ہاتھ سے اشارہ کر دینا تو ان کا کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۱۶۱ ۔ اگر کوئی شخص نماز میں اتنا سکوت کرے کہ پھر نہ کہا جا سکے کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے، تو اس سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۱۱۶۲ ۔ اگر نماز کی حالت میں کوئی کام کرے یا ساکت ہو جائے اور پھر شک کرے کہ آیا اس کام یا ساکت ہونے سے نماز کی صورت ختم ہو جاتی ہے یا نہ تو پھر اس کی نماز صحیح ہے۔

دہم :- نماز کی حالت میں کھانا یا پینا۔

اگر نماز کی حالت میں ایسا کھائے یا پیئے کہ کہا جا سکے کہ وہ نماز نہیں پڑھ رہا، خواہ عمداً ہو یا سہواً تو اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ البتہ وہ شخص جو روزہ رکھنا چاہتا ہے اور وہ اذان سے پہلے مستحبی نماز میں مشغول ہو اور وہ پیاسا بھی ہو اور اسے خوف ہو کہ اگر اس نے یہ نماز تمام کر کے پانی پیا تو صبح صادق ہو جائے گی تو وہ شخص جبکہ پانی اس کے سامنے دو تین قدموں پر موجود ہو تو نماز کی حالت میں وہاں جا کر پی سکتا ہے لیکن وہ دوسرے کوئی ایسے کام نہ کرے کہ جس سے نماز باطل ہو جاتی ہے جیسے قبلہ کی طرف سے منہ پھیر لے وغیرہ وغیرہ۔

مسئلہ ۱۱۶۳ ۔ اگر عمداً کھانے یا پینے سے نماز کی موالات ختم ہو جائے یعنی پھر اسے نہ کہا جا سکے کہ وہ نماز کو پے در پے بجا لا رہا ہے تو پھر اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس نماز کو دوبارہ بجا لائے۔

مسئلہ ۱۱۶۴ ۔ اگر نماز کی حالت میں وہ غذا کے ٹکڑے جو دانتوں پر یا دانتوں میں موجود ہیں نگل لے تو اس سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ اسی طرح اگر کھانڈ یا مصری یا اس قسم کی کسی چیز کے ٹکڑے منہ میں باقی رہ گئے ہوں اور وہ نماز کی حالت میں پانی ہو کر اندر جاتے رہیں تو ان کا بھی کوئی حرج نہیں۔

یازدہم :- دو رکعتی اور تین رکعتی نماز میں شک کرنا یا پہلی دو رکعت میں چار رکعتی نماز کے شک کرنا بھی نماز کو باطل کر دیتا ہے۔

دوازدہم :- نماز کے کسی رکن کو عمداً یا سہواً کم یا زیادہ کرنا یا نماز کے کسی واجبات کو جان بوجھ کر

چھوڑ دینا یا زیادہ کر دینا بھی نماز کو باطل کر دیتا ہے۔

مسئلہ ۱۱۶۵ - اگر کوئی شخص نماز کے تمام کر لینے کے بعد شک کرے کہ اس سے نماز میں کوئی ایسا کام جو نماز کو باطل کر دیتا ہو صادر ہوا ہے یا نہ تو پھر اس کی نماز صحیح ہے۔

نماز میں جو چیزیں مکروہ ہیں :-

مسئلہ ۱۱۶۶ - منہ کو بہت تھوڑا دائیں یا بائیں طرف موڑنا، آنکھیں بند رکھنا، آنکھوں کو دائیں بائیں طرف پھیرنا۔ ڈاڑھی یا ہاتھ کو بار بار کپڑے سے یا حرکت دیتے رہنا، انگلیوں کو ایک دوسرے میں اندر کرتے رہنا، تھوکنا، قرآن کے خط یا کتاب یا انگوٹھی کے لکھے ہوئے حروف کو دیکھتے رہنا۔ الحمد یا سورۃ یا ذکر وغیرہ میں کسی کی بات سننے کے لیے ساکت ہو جانا، ہر وہ کام جو نماز سے خضوع اور خشوع کو ختم کر دے، یہ سب چیزیں نماز کی حالت میں مکروہ ہیں۔

مسئلہ ۱۱۶۷ - جب انسان کو نیند یا پیشاب اور پاخانہ آ رہا ہو انہیں روک کر نماز پڑھنا مکروہ ہے نماز میں ایسی تنگ جراب پہننی کہ جو پاؤں کو گھیرے ہوئے رکھے مکروہ ہے۔

وہ مقامات کہ جہاں واجب نماز چھوڑی جاتی ہے

مسئلہ ۱۱۶۸ - واجب نماز کو توڑنا حرام ہے لیکن مال یا جان کی حفاظت یا مال اور جان کے ضرر کو دفع کرنے کے لیے نماز کو توڑا جا سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۱۶۹ - اگر اپنی جان کی حفاظت یا کسی ایسے انسان کی جان کی حفاظت کہ جس کی حفاظت کرنی واجب ہوتی ہے یا ایسے مال کی حفاظت کے لیے کہ جس کی حفاظت کرنا واجب ہوتا ہے اگر ان چیزوں کی حفاظت نماز کے توڑ دینے پر موقوف ہو جائے تو پھر نماز کو توڑ دینا ضروری ہے البتہ معمولی مال کی حفاظت کے لیے نماز کا توڑ دینا صرف مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۱۷۰ - اگر نماز کا وقت وسیع ہوتے ہوئے کسی شخص نے نماز شروع کر دی ہو اور اس کے قرضخواہ نے اسی حالت میں اس سے اپنے روپیہ وغیرہ کا مطالبہ کیا ہو۔ اگر نماز پڑھنے کی حالت میں قرض کا ادا کرنا ممکن ہو تو پھر فوراً اسی حالت میں اس کا قرض ادا کرے اور اگر قرض کا ادا کرنا

نماز کے توڑ دینے پر موقوف ہو تو پھر نماز چھوڑ دے اور قرض خواہ کا قرض ادا کرے اور اس کے بعد پھر آ کر نماز پڑھے۔

مسئلہ ۱۱۷۱ ۔ اگر نماز کی حالت میں معلوم ہو جائے کہ مسجد نجس ہے، اگر نماز کا وقت تنگ ہو تو پھر نماز کو تمام کر لینے کے بعد مسجد کو پاک کرے اور اگر وقت نماز کا وسیع ہو لیکن مسجد کا پاک کرنا نماز کی حالت میں بھی ہو سکتا ہو تو پھر اس پر ضروری ہے کہ نماز کی حالت میں ہی مسجد کو پاک کرے اور باقی نماز کو پھر پڑھے اور اگر مسجد کا پاک کرنا نماز کو توڑ دے گا تو پھر اگر نماز کے بعد مسجد کا پاک کرنا ممکن ہو تو پھر نماز کو نہیں توڑ سکتا اور اگر نماز کے بعد مسجد کا پاک کرنا ممکن نہ ہو تو پھر ضروری ہے کہ نماز کو توڑ دے اور مسجد کو پاک کرے اور پھر اس کے بعد نماز پڑھے۔

مسئلہ ۱۱۷۲ ۔ جس مقام پر نماز کو توڑنا ضروری ہو اگر کوئی شخص نماز کو نہ توڑے اور اس میں مشغول رہے تو وہ گنا ہگار ہے لیکن نماز صحیح ہو گی۔ اگر چہ احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ اس نماز کو دوبارہ بجا لائے۔

مسئلہ ۱۱۷۳ ۔ رکوع کی مقدار تک پہنچنے سے پہلے کسی کو یاد آ جائے کہ وہ نماز کے لیے اذان یا اقامت کہنا بھول چکا ہے۔ اگر اس نماز کا وقت ابھی وسیع ہے تو پھر اذان یا اقامت کہنے کے لیے اسی نماز کو توڑ سکتا ہے۔

شکیات:۔

نماز میں شک کی تئیس ۲۳ قسمیں ہیں۔ آٹھ قسم شک کی ایسی ہیں کہ جن سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ چھ قسمیں ایسی ہیں کہ جن کی پرواہ نہیں کی جانی چاہیئے۔ نو قسم ایسی ہیں کہ جو صحیح اور جنکا شریعت میں علاج موجود ہے۔

شک جو باطل ہیں:۔

مسئلہ ۱۱۷۴ ۔ جو شک نماز کو باطل کرتے ہیں مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ دو رکعتی نماز میں شک جیسے صبح کی نماز یا مسافر کی نماز ظہر و عصر و عشا میں شک ہو جانا ان نمازوں کو باطل کر دیتا ہے۔ البتہ دو رکعت نماز مستحبی یا دو رکعت نماز احتیاط میں شک ہو جائے تو پھر اس شک ہو جانے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

۲۔ تین رکعتی نماز میں شک ۳۔ چار رکعتی نماز میں یوں شک ہو کہ ایک رکعت پڑھی یا زیادہ مثلاً ایک رکعت ہے یا تیسری؛ ایک رکعت ہے یا چوتھی، وغیرہ
۴۔ چار رکعتی نماز میں دوسرے سجدہ کے تمام ہونے سے پہلے شک کرے کہ دو رکعت پڑھی ہے یا زیادہ۔
۵۔ دو اور پانچ میں شک ہو یا دو اور پانچ سے زیادہ میں۔
۶۔ تین اور چھ میں شک ہو یا تین اور چھ سے زیادہ میں شک ہو۔
۷۔ نماز کی رکعات میں اس طرح شک ہو کہ اسے معلوم نہ ہو کہ کتنی رکعت پڑھی ہیں۔
۸۔ چار اور چھ میں شک ہو یا چار اور چھ سے زیادہ میں شک ہو۔ لیکن یہ شک دوسرے سجدہ کے تمام ہونے سے بعد چار اور چھ میں شک ہو، یا چار اور چھ سے زیادہ میں۔ تو اس صورت میں احتیاط واجب اسی میں ہے کہ چار رکعت پر بنا رکھ کر نماز کو تمام کرے اور اس کے بعد دو سجدہ سہو کے بجالائے اور پھر اسی نماز کو دوبارہ بھی پڑھے۔

مسئلہ ۱۱۷۵۔ اگر کسی انسان کو ان شکوک میں سے کوئی شک لاحق ہو جو نماز کو باطل کر دیتا ہے تو پھر بھی اسے فوراً نماز کو نہ توڑ دینا چاہیئے بلکہ تھوڑی دیر غور و فکر و تدبر کرے، یہاں تک کہ نماز کی صورت اس فکر وغیرہ سے ختم ہو جائے یا وہ یقین و گمان کے ایک طرف حاصل ہونے سے نا امید ہو جائے:

وہ شک کہ جن کی پرواہ نہیں کرنی ہوتی،

مسئلہ ۱۱۷۶۔ وہ شک کہ جب نماز کی حالت میں حاصل ہو جائیں ان کو شل اس کے فرض کیا جاتا ہے کہ گویا شک نہیں ہوا تھا
مندرجہ ذیل ہیں،

۱۔ ایسی چیز میں شک کرنا کہ جس کے بجالانے کا محل نکل گیا ہو۔ جیسے رکوع کی حالت میں شک کرے کہ سورۂ الحمد پڑھی تھی یا نہ (۲) نماز کے سلام دے چکنے کے بعد کسی چیز میں شک کرنا (۳) نماز کے وقت گزر جانے کے بعد کسی چیز میں شک کرنا (۴) کثیر الشک کا کسی چیز میں شک کرنا، یعنی ایسا آدمی کہ جو بابت وسواسی ہو کر زیادہ شک کرنے لگا ہو (۵) امام جماعت کا رکعات کے عدد میں شک کرنا جبکہ مقتدی رکعات کے شمارہ کے متعلق کسی عدد پر یقین رکھتے ہوں (۶) نماز مستحبی میں شک کرنا۔ ان قسموں کی وضاحت مندرجہ ذیل مسائل میں کی جا رہی ہے!

ایسی چیز میں شک کرنا جب کہ اس کا محل گزر چکا ہو۔

مسئلہ ۱۱۷۷ اگر نماز کی حالت میں شک کرے کہ ان کاموں میں سے جو نماز میں واجب ہوتے ہیں فلاں کو بجا لایا ہے یا نہ مثلاً شک کرے کہ اس نے سورہ الحمد پڑھی ہے یا نہ اگر یہ شک اس کو اس وقت ہو جب کہ وہ اس کام کے بعد والے کام میں مشغول ہو تو پھر اس شک کی پرواہ نہ کرے۔ اور نماز کو شروع رکھے۔ اور اگر یہ شک بعد والے کام میں شروع ہونے سے پہلے عارض ہو تو پھر اس کام کو کہ جس میں شک کیا ہے دوبارہ بجا لائے اور پھر اسی ترتیب سے شروع رکھتے ہوئے تمام کرے۔

مسئلہ ۱۱۷۸ اگر کسی آیت کے پڑھنے کی حالت میں شک کرے کہ اس سے پہلے والی آیت کو پڑھ چکا ہے یا نہ یا شک کرے کہ اسی آیت کا اول بھی پڑھا ہے یا نہ تو پھر اس شک کی پرواہ نہ کرے۔ اور بعد والے کام میں شروع ہوتا ہوا تمام کرے

مسئلہ ۱۱۷۹ اگر رکوع یا سجدہ کر چکنے کے بعد شک کرے کہ رکوع یا سجدہ کے واجبات مثل ذکر یا آرام سے رہنا وغیرہ بجا لایا تھا۔ یا نہ یا شک کرے کہ رکوع کے بعد جو کھڑا ہونا ضروری ہے وہ اسے بجا لایا ہے یا نہ تو پھر اس شک کی بھی پرواہ نہ کرے

مسئلہ ۱۱۸۰ جب سجدے کو جا رہا ہو شک کرے کہ اس نے رکوع کیا ہے یا نہ یا ایسے شک ہو کہ رکوع کے بعد اس نے قیام کیا تھا یا نہ تو اس شک کی پرواہ نہ کرے اور سجدے کو چلا جائے۔

مسئلہ ۱۱۸۱ اگر اٹھنے کی حالت میں شک کرے کہ اس نے تشہد پڑھا ہے یا نہ یا شک کرے کہ اس نے سجدہ کیا ہے یا نہ تو پھر فوراً واپس لوٹ کر سجدہ ادا کرے یا تشہد پڑھے۔ اور پھر اس کے بعد نماز کو تا آخر ختم کرے

مسئلہ ۱۱۸۲ جس شخص نے بیٹھ کر یا سو کر نماز پڑھنی ہو۔ اگر وہ الحمد یا تسبیحات کے پڑھنے کے وقت شک کرے کہ وہ سجدہ یا تشہد بجا لایا ہے۔ یا نہ تو وہ اس شک کی پرواہ نہ کرے۔ اور اگر الحمد اور تسبیحات میں مشغول ہونے سے پہلے ہی شک کرے تو پھر اس تشہد یا سجدہ کو بجا لائے

مسئلہ ۱۱۸۳ اگر کسی کو نماز کے کسی رکن میں شک ہو۔ اور ابھی اس کے بعد والے جزو میں شروع نہ ہوا ہو تو اسے چاہیے کہ اس رکن کو دوبارہ بجا لائے مثلاً ابھی تشہد میں شروع نہ ہوا ہو۔ اور دو سجدوں میں شک کرے تو ان دو سجدوں کو دوبارہ بجا لانا چاہیے۔ اور اگر دوبارہ بجا لانے کے بعد اسے یقین ہو جائے کہ وہ پہلے دو سجدے بجا لا چکا ہے تو پھر نماز باطل ہے کیونکہ رکن زیادہ ہو چکا ہے

مسئلہ ۱۱۸۴ اور اگر ایسے عمل میں شک کرے جو رکن نہیں۔ اور ابھی اس کے بعد والے جزو میں

مشغول نہ ہوا ہو تو پھر وہ عمل جس میں شک کیا ہے اسے دوبارہ بجا لائے۔ مثلاً اگر الحمد میں شک کرے، اور ابھی سورۃ میں مشغول نہ ہوا ہو تو پھر اسے الحمد کو دوبارہ بجا لانا چاہیئے اور اگر الحمد کے بجا لانے کے بعد اسے یقین ہو جائے کہ وہ پہلے اسے پڑھ چکا تھا اور اس کا شک بے فائدہ تھا تو پھر اس کی نماز باطل نہ ہو گی، چونکہ یہ زیادتی جو دوبارہ کی ہے وہ رکن نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۱۸۵ ۔ اگر کسی رکن میں شک کرے کہ اسے بجا لایا ہے یا نہ اور بعد والے تشہد میں مشغول ہو چکا ہو تو پھر اس شک کی پرواہ نہ کرے، مثلاً دو سجدوں میں شک کرے کہ بجا لایا ہے یا نہ اور یہ شک تب ہو جب کہ تشہد میں مشغول ہو تو پھر اس شک کی پرواہ نہ کرے اور اگر اس کے بعد اسے یاد آ جائے کہ اس نے وہ سجدے بجا نہیں لائے تھے تو پھر اگر اس کے بعد والے رکن سے پہلے یہ یاد آ جائے تو پھر واپس لوٹ کے اور دو سجدے بجا لائے اور پھر نماز تمام کرے اور اگر یہ اسے اس وقت یاد آئے جب کہ اس کے بعد والے رکن میں مشغول ہو جائے تو پھر یہ نماز باطل ہے کیونکہ رکن کو کم کر دیا ہے۔ مثلاً اگر رکوع سے پہلے یاد آ جائے تو پھر لوٹ آئے اور اگر رکوع کے بعد یاد آئے کہ دو سجدے چھوڑ آیا ہے تو پھر نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۱۸۶ ۔ اگر ایسے عمل میں شک کرے جو رکن نہیں لیکن یہ شک تب ہو جب کہ بعد والے جزو میں مشغول ہو چکا ہو تو پھر اس شک کی پرواہ نہ کرے۔ مثلاً الحمد میں شک کرے بعد اس کے کہ سورۃ میں مشغول ہو چکا ہو تو پھر اس شک کی پرواہ نہ کرے۔ اور اگر اسے بعد میں یاد آ جائے کہ اس نے واقعی الحمد نہیں پڑھی تھی تو پھر اگر یہ تب یاد آئے کہ رکن بعدی میں داخل ہو چکا ہو تو پھر واپس نہ لوٹے اور نماز صحیح ہے۔ اور اگر رکن کے داخل ہونے سے پہلے یاد آ جائے تو پھر لوٹ آئے اور اسے پڑھے، مثلاً اگر اسے قنوت میں یاد آ جائے کہ اس نے الحمد نہیں پڑھی تھی تو پھر دوبارہ الحمد پڑھے اور اگر رکوع میں یا رکوع کرنے کے بعد یاد آئے تو پھر نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۱۸۷ ۔ اگر شک کرے کہ اس نے نماز کا سلام ادا کیا ہے یا نہ یا سلام صحیح کیا تھا یا نہ تو پھر اگر یہ شک نماز کے بعد تعقیب میں مشغول ہونے کے وقت یا دوسری نماز شروع کرنے کے بعد، یا ایسے کام کرنے کے بعد جو نماز کو باطل کر دیتے ہیں جیسے قبلہ سے منہ پھیرنے کے بعد ہو تو پھر نماز صحیح ہے اور اس شک کی پرواہ نہ کرے اور اگر یہ شک ان میں سے کسی سے پہلے ہو تو پھر دوبارہ سلام بجا لائے۔

۲۔ بعد سلام کے شک:۔

مسئلہ ۱۱۸۸ ۔ اگر نماز کے سلام کہنے کے بعد شک کرے کہ اس کی نماز صحیح تھی یا نہ مثلاً شک کرے کہ وہ نماز میں رکوع بجالایا ہے یا نہ یا شک کرے کہ اس نے چار رکعتیں پڑھی ہیں یا پانچ رکعت تو پھر اس قسم کے شک کی پرواہ نہ کرے اور اپنی نماز صحیح سمجھے۔ ہاں اگر اس کے شک کی دونوں طرف باطل ہوں مثلاً چار رکعتی نماز میں شک کرے کہ اس نے تین رکعت نماز پڑھی یا پانچ رکعت تو پھر اس کی وہ نماز باطل ہو گی۔

۳۔ وقت کے بعد شک کرنا:۔

مسئلہ ۱۱۸۹ ۔ اگر وقت گزر جانے کے بعد شک کرے کہ اس نے نماز پڑھی ہے یا نہ یا اسے گمان ہو کہ اس نے نماز نہیں پڑھی تو پھر ان دونوں صورتوں میں اس نماز کا پڑھنا ضروری نہیں۔ البتہ اگر وقت گزرنے سے پہلے شک کرے یا گمان کرے کہ نماز نہیں پڑھی تو پھر اس نماز کا پڑھنا واجب ہے بلکہ اگر اس کو گمان ہو کہ اس نے نماز پڑھی ہے تو پھر بھی دوبارہ اس نماز کو پڑھے۔

مسئلہ ۱۱۹۰ ۔ اگر نماز کے وقت گزر جانے کے بعد شک کرے کہ اس نے وہ نماز جو اس وقت میں پڑھی تھی صحیح پڑھی تھی یا نہ تو پھر بھی اس شک کی پرواہ نہ کرے۔

مسئلہ ۱۱۹۱ ۔ اگر نماز ظہر و عصر کے وقت گزر جانے کے بعد شک کرے کہ اس نے ایک نماز تو پڑھی تھی لیکن ظہر کی نیت سے پڑھی یا عصر کی نیت سے تو پھر اس پر واجب ہے کہ ایک نماز وقت کے بعد اس نیت سے پڑھے کہ جو اس کی گردن پر ایک نماز واقع میں باقی ہے اسے بجالاتا ہوں قربۃً الی اللہ۔

مسئلہ ۱۱۹۲ ۔ اگر مغرب و عشا کے وقت گزر جانے کے بعد شک کرے کہ اس نے ایک نماز تو پڑھی تھی لیکن اسے معلوم نہ ہو کہ وہ مغرب کی تھی یا عشاء کی تو پھر اس پر واجب ہے کہ دونوں نمازوں کی قضا کرے یعنی مغرب بھی پڑھے اور عشاء بھی۔

۴۔ کثیر الشک یعنی وہ شخص جسے شک زیادہ ہوتا ہو:۔

مسئلہ ۱۱۹۳ ۔ اگر کوئی شخص ایک نماز میں تین دفعہ شک کرے یا تین نمازوں میں متصل اسے شک ہوتا رہے جیسے صبح، ظہر، عصر تو وہ شخص کثیر الشک ہے۔ اگر اس کے زیادہ شک کرنے کی وجہ غصہ یا خوف یا حواس کی پریشانی نہ ہو تو پھر ایسے شک کی پرواہ نہ کیا کرے۔

مسئلہ ۱۱۹۴۔ اگر کثیر الشک انسان کسی کام کے بجالانے میں شک کرے اگر تو اس چیز کا بجالانا نماز کو باطل نہ کرتا ہو تو پھر وہ یہ سمجھے کہ وہ اس چیز کو بجالایا ہے جیسے وہ شک کرے کہ اس نے رکوع کیا ہے یا نہ تو پھر وہ یہ سمجھے کہ وہ رکوع بجالا چکا ہے اور اگر اس چیز کا بجالانا نماز کو باطل کر دیتا ہو تو پھر وہ اس پر بنا رکھے کہ وہ اس چیز کو بجا نہیں لایا جیسے وہ شک کرے کہ اس نے ایک رکوع کیا ہے یا دو تو پھر اس بات پر بنا رکھے کہ اس نے دو رکوع نہیں کیے بلکہ ایک ہی رکوع کیا ہے۔ (م تحقیق)

مسئلہ ۱۱۹۵۔ اگر کوئی شخص ایک چیز میں تو زیادہ شک کرتا ہے لیکن دوسری چیزمیں کبھی شک ہوتا ہے تو پھر جب دوسری چیز میں شک کرے تو پھر اسے شک کے احکام پر عمل کرنا ہوگا۔ مثلاً جو شخص سجدہ میں زیادہ شک کرتا ہو اگر اسے اس دفعہ رکوع میں شک ہوا ہو تو پھر اس شک کے حکم پر عمل کرے یعنی اگر رکوع میں شک سجدہ جانے سے پہلے ہو تو رکوع کو بجالائے اور اگر سجدے کے بعد ہو، تو پھر اس شک کی پرواہ نہ کرے۔

مسئلہ ۱۱۹۶۔ جو شخص ایک نماز میں زیادہ شک کرتا ہو لیکن دوسری کسی نماز میں کسی وقت شک ہوتا ہو تو پھر وہ اس کے شک کے حکم پر عمل کرے۔ مثلاً جو ظہر میں زیادہ شک کرتا ہو اگر اسے عصر کی نماز میں شک ہو تو پھر وہ عصر میں شک کے جو حکم بیان ہوئے ہیں ان پر عمل کرے۔

مسئلہ ۱۱۹۷۔ جب کوئی شخص ایک خاص مکان میں نماز پڑھنے میں زیادہ شک کرتا ہو لیکن اس کو جب کسی دوسری جگہ نماز پڑھتے شک نہ ہوتا ہو تو پھر اس میں جب اس کو شک ہو تو وہ شک کے احکام پر عمل کرے۔

مسئلہ ۱۱۹۸۔ اگر کسی انسان کو اپنے کثیر الشک ہونے میں شک ہو کہ وہ کثیر الشک بنا ہے یا نہ تو پھر وہ اپنے آپ کو کثیر الشک نہ سمجھے اور شک پر اس کے احکام پر عمل کرے۔ اور جو شخص کثیر الشک ہو چکا ہو جب تک وہ اپنی اس مرض سے عام آدمیوں کی طرح نہ ہو جائے وہ اپنے شک کی پرواہ نہ کرے۔

مسئلہ ۱۱۹۹۔ جو شخص کثیر الشک ہو اگر شک کرے کہ اس نے فلاں رکن کو بجالایا ہے یا نہ تو وہ اس شک کی پرواہ نہ کرے، لیکن اگر اسے یاد آجائے کہ وہ واقعی اس رُکن کو بجا نہ لایا تھا تو پھر اگر وہ اس کے بعد والے رکن میں مشغول نہ ہوا ہو تو وہ اس رکن کو دوبارہ بجالائے اور اگر وہ بعد والے رُکن میں مشغول ہو چکا ہو تو پھر اس کی نماز باطل ہے۔ مثلاً شک کرے کہ رکوع بجالایا ہے یا نہ، وہ اس شک کی پرواہ نہ کرتے ہوئے نماز میں مشغول رہے۔ لیکن اسے پھر یاد آجائے کہ وہ واقعاً رکوع بجا نہیں لایا

تھا، اگر تو وہ سجدہ میں نہ گیا ہو اور یاد آجائے تو اسے رکوع دوبارہ بجا لانا چاہیئے۔ اور اگر سجدے میں مشغول ہو چکا ہے اور اسے یاد آیا ہے تو پھر اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۲۰۰۔ جو شخص کثیر الشک ہو اور پھر وہ ایسے عمل میں شک کرے جو نماز کا رکن نہیں ہے، تو پھر اس شک کی پرواہ نہ کرے لیکن پھر اسے یاد آجائے کہ وہ واقعاً اس عمل کو بجا نہ لاچکا تھا تو پھر اگر تو وہ اس کے بعد والے رکن میں مشغول ہو چکا ہے تو اس کی نماز صحیح ورنہ اسے چاہیئے کہ اس چیز کو پھر لوٹ کر بجا لائے۔ مثلاً الحمد میں شک کرے اور اس کی پرواہ نہ کرتے ہوئے نماز میں مشغول رہا ہو لیکن اسے پھر یاد آجائے کہ وہ الحمد بجا نہیں لاچکا، اگر تو وہ رکوع میں پہنچ چکا ہے تو پھر اس کی نماز صحیح ہے اور اگر رکوع میں نہیں پہنچا بلکہ ابھی قنوت پڑھ رہا ہے تو پھر اسے لوٹ کر الحمد پڑھنی چاہیئے۔ اور نماز کو آخر تک تمام کرے۔

۵۔ شک امام و ماموم :۔

مسئلہ ۱۲۰۱۔ اگر پیش نماز کو رکعات کے عدد میں شک ہو جیسے اسے شک ہو کہ تین رکعت ہے یا چار رکعت، پس اگر مقتدی کو یقین یا گمان ہو کہ چار رکعت پڑھی جا چکی ہے یا تین رکعت پڑھی جا چکی ہے تو پھر اس ماموم (مقتدی) کو امام کو اشارہ وغیرہ کے ساتھ سمجھانا چاہیئے اور امام کو اس کے قول پر عمل کر کے نماز تمام کرنی چاہیئے۔ اور اس وقت نماز احتیاط جو اس شک کے لیے مقرر کی گئی ہے اس کا پڑھنا بھی لازم نہیں۔ اسی طرح اگر امام کو کسی عدد کا یقین یا گمان ہو لیکن ماموم کو اس میں شک ہو تو پھر ماموم کو اپنے شک کی پرواہ نہ کرنی چاہیئے اور امام کے عدد پر بنا رکھ کر نماز اس کے ساتھ تمام کر دینی چاہیئے۔

مستحبی نماز میں شک :۔

مسئلہ ۱۲۰۲۔ اگر کسی مستحبی نماز میں شک کرے تو پھر اگر اس شک کی زیادہ طرف نماز کو باطل کرنے والی ہو تو اسے چاہیئے کہ اس کی کم طرف پر بنا رکھے۔ مثلاً صبح کی مستحب نماز میں شک ہو کہ اس نے دو رکعت پڑھی ہے یا تین رکعت تو وہ بنا رکھے کہ اس نے دو رکعت پڑھی ہے۔ کیونکہ تین رکعت پر بنا رکھنا نماز کو باطل کر دیتا ہے۔ اس واسطے کہ مستحب نماز دو رکعت سے زیادہ نہیں ہوتی اور اگر زیادتی پر بنا رکھنی نماز کو باطل نہ کرتی ہو جیسے اسے شک ہو کہ اس نے ایک رکعت پڑھی ہے یا

دو رکعت تو پھر اسے اختیار ہے کہ جس طرف پر بھی بنا رکھے تو نماز صحیح ہوگی۔ یعنی چاہے تو اسے ایک رکعت فرض کرے اور ایک رکعت اور بجا لائے اور چاہے تو دو رکعت فرض کرے اور نماز اسی پر تمام کر دے۔

مسئلہ ۱۲۰۳۔ مستحبی نمازوں میں کسی رکن کا کم کر دینا تو نماز کو باطل کر دیتا ہے لیکن کسی رکن کا زیادہ ہو جانا نماز کو باطل نہیں کرتا۔ پس اگر نافلہ میں کسی چیز کو بھول جائے اور اس وقت اسے یاد آ جائے جب کہ وہ بعد والے رکن میں مشغول ہو چکا ہو تو پھر اسے چاہیئے کہ لوٹ کر آئے اور اس کام کو بجا لائے مثلاً کوئی شخص الحمد پڑھنا بھول گیا ہو اور اس وقت یاد آئے جب کہ وہ رکوع میں پہنچ چکا ہو تو پھر اسے رکوع کو چھوڑ کر کھڑا ہو جانا چاہیئے۔ اور الحمد کو پڑھے اور پھر دوبارہ رکوع بجا لائے۔

مسئلہ ۱۲۰۴۔ جب مستحبی نماز میں کسی عمل میں شک کرے خواہ وہ رکن ہو یا نہ ہو جب تک اس کا محل باقی ہے اس عمل کو دوبارہ بجا لانا چاہیئے اور اگر اس کا محل گزر چکا ہو تو پھر اس شک کی پرواہ نہ کرے

مسئلہ ۱۲۰۵۔ دو رکعت مستحبی نماز میں جب اس کا گمان اس طرف جائے کہ تین رکعت ہے یا اس سے زیادہ تو پھر اس گمان کی پرواہ نہ کرے اور نماز کو صحیح سمجھے اور اگر اس کا گمان دو رکعت کا ہو یا اس سے کم تر کا تو پھر احتیاط اسی میں ہے کہ اسی گمان پر عمل کرے۔ مثلاً اگر اس کا گمان ہو کہ ایک رکعت پڑھی ہے تو اسے چاہیئے کہ ایک رکعت اور پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۰۶۔ اگر مستحبی نماز میں ایسا کام کرے کہ جس سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہو یا ایک سجدہ کو یا تشہد کو بھول جائے تو پھر نماز کے بعد نہ ہی سجدہ سہو کا کرنا ضروری ہے اور نہ ہی سجدہ کی اور تشہد کی قضا کرنی ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۲۰۷۔ اگر کسی مستحبی نماز میں شک کرے کہ اس کو پڑھ چکا ہے یا نہ، اگر تو اس مستحبی نماز کا وقت معین نہ ہو تو پھر اس پر بنا رکھے کہ اس نے وہ نماز نہیں پڑھی۔ اور اسی طرح اگر اس کا وقت معین ہو اور ابھی اس کا وقت بھی باقی ہو جیسے نافلہ ظہر وغیرہ کہ ابھی ان کا وقت باقی ہو تو پھر بھی اسی پر بنا رکھے کہ اس نے نہیں پڑھی۔ البتہ اگر ان کا وقت نکل چکا ہو تو پھر اس شک کی پرواہ نہ کرے اور یوں ہی سمجھے کہ وہ ان کو پڑھ چکا ہے۔

صحیح شک

مسئلہ ۱۲۰۸ ۔ نو صورتوں میں اگر چار رکعتی نماز کے عدد میں کوئی شک کرے تو اسے شک کے فوراً بعد فکر کرنا چاہیئے ۔ اگر تو اس کا یقین یا گمان کسی ایک طرف عدد میں ہو جائے تو اس گمان اور یقین پر عمل کر کے نماز ختم کرے اور اگر کسی طرف گمان و یقین نہ جائے بلکہ اسی طرح متردد اور شک باقی رہے تو پھر مندرجہ ذیل احکام پر عمل کرے ۔ وہ نو صورتیں یہ ہیں :-

اوّل ۔ دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد شک کرے کہ اس نے دو رکعت نماز پڑھی ہے یا تین رکعت تو اسے چاہیئے کہ بنا رکھے کہ اس نے تین رکعت پڑھی ہے ۔ لہذا اٹھ کر ایک رکعت اور پڑھے اور نماز کو تمام کر دے اور پھر ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت نماز احتیاط بیٹھ کر دے پڑھے جیسا کہ اس کا طریقہ بعد میں بیان کیا جائے گا ۔

دوم ۔ دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد شک کرے کہ اس نے تین رکعت نماز پڑھی ہے یا چار رکعت تو پھر وہ بنا رکھے کہ اس نے چار رکعت پڑھی ہے ۔ لہذا تشہد و سلام کہہ کر نماز ختم کر دے اور دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھے ۔

سوم ۔ دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد شک کرے کہ اس نے دو رکعت نماز پڑھی ہے یا تین رکعت یا چار رکعت پڑھی ہے تو وہ بنا رکھے کہ اس نے چار رکعت نماز پڑھی ہے ۔ لہذا ختم کرنے کے بعد دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر اور پھر دو رکعت نماز احتیاط بیٹھ کر پڑھے

چہارم ۔ دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد شک کرے کہ چار رکعت پڑھی ہے یا پانچ رکعت تو وہ بنا رکھے کہ اس نے چار رکعت نماز پڑھی ہے ۔ لہذا نماز ختم کر چکنے کے بعد دو سجدہ سہو بجالائے لیکن اگر یہی چاروں شک پہلے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد واقع ہوں یا یہی چاروں شک دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے سے پہلے واقع ہوں تو پھر اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ انہیں چاروں قسموں کے شک کے حکم پر بھی عمل کرے اور نماز کو دوبارہ بھی بجالائے ۔

پنجم ۔ اگر تین یا چار رکعت میں شک ہو اور یہ شک جب بھی ہو کھڑے ہونے کی حالت میں یا پہلے سجدہ سے سر اٹھانے سے پہلے یا بعد، یعنی جس حالت میں یہ شک واقع ہو تو بنا رکھے کہ اس کی یہ چوتھی رکعت نماز کی ہے ۔ لہذا نماز کو تمام کر چکنے کے بعد ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت

نمازِ احتیاط بیٹھ کر بجا لائے۔

ششم - اگر کھڑے ہونے کی حالت میں شک کرے کہ یہ چوتھی رکعت ہے یا پانچویں تو وہ فوراً بیٹھ جائے اور تشہد اور سلام پڑھے اور اس کے بعد کھڑے ہو کر ایک رکعت نماز احتیاط پڑھے۔ یا دو رکعت نماز احتیاط بیٹھ کر پڑھے۔

ہفتم - اگر کھڑے ہونے کی حالت میں شک کرے کہ یہ تیسری رکعت ہے یا پانچویں تو فوراً بیٹھ جائے اور تشہد سلام پڑھے اور پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز احتیاط پڑھے۔

ہشتم - اگر کھڑے ہونے کی حالت میں شک کرے کہ یہ تیسری رکعت ہے یا چوتھی رکعت یا پانچویں رکعت تو فوراً بیٹھ جائے اور تشہد اور سلام پڑھے اور اس کے بعد دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھے اور پھر دو رکعت نماز احتیاط بیٹھ کر بھی پڑھے۔

نہم - اگر کھڑے ہونے کی حالت میں شک کرے کہ یہ پانچویں رکعت ہے یا چھٹی تو بیٹھ جائے اور تشہد وسلام پڑھے اور اس کے بعد دو سجدے سہو کے بجا لائے اور احتیاط واجب اسی میں ہے کہ دو سجدے سہو کے اور بھی بے جا کھڑے ہونے کے لئے بجا لائے۔

مسئلہ ۱۲۰۹ - جب ان نو شکوں میں سے جو خاص حکم رکھتے ہیں کوئی شک کسی انسان کو لاحق ہو تو اسے نماز کو نہیں توڑنا چاہیئے بلکہ اس شک کے حکم پر عمل کرے اور اگر کوئی شخص نماز توڑ دے تو وہ گنہگار ہے۔ لہٰذا اسے پھر سے نماز شروع تب کرنی چاہیئے جب کہ اس کے بعد ایسا کام کرے جو نماز کو باطل کر دیتے ہیں جیسے قبلے کی طرف سے منہ پھیر لینا۔ اور اگر ایسے کام انجام دینے سے پہلے پھر سے وہی نماز شروع کر دے گا تو پھر دوسری نماز بھی باطل ہو جائے گی۔

مسئلہ ۱۲۱۰، ۱۲۱۱ - جب ان صحیح شکوں میں سے کوئی شک انسان کو لاحق ہو تو اسے فوراً کچھ فکر کرنا چاہیئے اور وہ چیزیں کہ جن کی وجہ سے اس کا فکر یقین یا گمان ایک طرف کا پیدا کر سکے تو پھر ان کا بھی کوئی حرج نہیں، جیسے اگر اس کو شک سجدہ میں ہو لیکن وہ سجدہ کے بعد تک بھی فکر کر سکتا ہے۔ کیونکہ اتنی دیر تک ممکن ہے وہ ایک طرف کا گمان کر سکے۔

مسئلہ ۱۲۱۲ - اگر کسی انسان کو پہلے ایک طرف کا گمان زیادہ ہو لیکن تھوڑی دیر بعد اس کی نگاہ میں دونوں طرف مساوی ہو جائیں تو پھر اسے شک والے حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔ اسی طرح اگر پہلے اس

کی نگاہ میں دونوں طرف مساوی ہوں اور جو شک کا حکم ہو اسی پر بنا رکھ کر نماز شروع کی ہوئی ہو لیکن تھوڑی دیر بعد اس کا گمان اس کے خلاف ہو جائے کہ جس پر اس نے بنا رکھی ہوتی ہے تو اسے چاہیئے کہ اپنے ظن وگمان کو لے اور اس کے مطابق عمل کرے۔

مسئلہ ۱۲۱۳۔ جس شخص کو اس کا پتہ بھی نہ ہو کہ اس کا گمان ایک طرف کو زیادہ ہے یا دونوں طرف اس کی نظر میں مساوی ہیں تو اسے اپنے آپ کو شاک (شک کرنے والا) سمجھنا چاہیئے۔ اور شک کے حکم پر عمل کرے۔

مسئلہ ۱۲۱۴۔ اگر کسی انسان کو نماز کے بعد معلوم ہو کہ وہ نماز کی حالت میں کچھ متردد تھا کہ مثلاً اس کی نماز دو رکعت ہے یا تین رکعت اور اس نے بنا تین پر رکھ کر نماز کو شروع کر رکھا تھا لیکن کیا اسے نماز میں گمان بھی تین رکعت کا تھا یا دونوں طرف اس کی نگاہ میں مساوی تھیں، تو ایسے شخص کو نماز ختم کرنے کے بعد نماز احتیاط جو شک کا حکم تھا باوجود اس تردد کے بھی بجالانی ہوگی۔ اور محض اس احتمال کی وجہ سے نماز احتیاط اس سے ساقط نہ ہوگی۔

مسئلہ ۱۲۱۵۔ جب انسان تشہد پڑھ رہا ہو یا کھڑے ہونے کی حالت میں اور اسے شک ہو کہ اس نے ایک سجدہ کیا ہے یا دو سجدہ اور اسی شک کے موجود ہوتے ہوئے اسے یہ شک لاحق ہو جائے کہ اس نے دو رکعت نماز پڑھی یا تین رکعت یا اس قسم کا وہ شک لاحق ہو کہ جس میں دوسرے سجدہ کا ختم کر چکنا شرط ہے تو پھر ایسے شخص کو بھی اس صورت میں شک صحیح سمجھ کر اس پر عمل کرنا چاہیئے اور اس کی ایسی نماز صحیح ہوگی۔

مسئلہ ۱۲۱۶۔ اگر کسی شخص کو تشہد میں شروع ہونے سے پہلے یا سیدھے کھڑے ہونے سے پہلے شک ہو کہ اس نے دو سجدے کیے ہیں یا ایک سجدہ اور اسی شک کے ہوتے ہوئے ایک اور ایسا شک لاحق ہو جاتے کہ جس کے صحیح ہونے میں دوسرے سجدہ سے سر اٹھا لینا ضروری ہوتا ہے، مثلاً شک کرے کہ اس کی یہ دوسری رکعت ہے یا تیسری تو اس حالت میں اس شک کا کوئی حکم نہیں بلکہ اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۲۱۷۔ جب کوئی انسان کھڑا ہو اور اسے شک ہو کہ تین رکعت پڑھی ہے یا چار رکعت یا تین یا دو یا چار اور پانچ کے درمیان شک ہو لیکن اسے اس حالت شک میں یہ یقین ہو جائے

کہ وہ اس سے پہلے رکعت کے دو سجدے بجا نہیں لا چکا ہو تو پھر اس کی یہ نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۲۱۸۔ اگر کسی انسان کو ایک شک جو ہوا تھا وہ ختم ہو جائے لیکن ایک دوسرا شک اسے لاحق ہو جائے تو پھر اسے دوسرے شک کے حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔ مثلاً پہلے شک ہو کہ یہ دوسری رکعت ہے یا تیسری لیکن یہ شک ختم ہو جائے اور پھر دوسرا شک یہ ہو جائے کہ یہ تیسری رکعت ہے یا چوتھی تو پھر اسے دوسرے شک کے حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۲۱۹۔ اگر کسی انسان کو نماز ختم کر چکنے کے بعد یہ شک ہو کہ اس کو نماز میں دو اور تین کا شک ہوا تھا یا تین اور چار کا شک ہوا تھا تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ دونوں شکوں کے حکم پر بھی عمل کرے اور اسی نماز کو دوبارہ بھی پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۲۰۔ اگر کسی انسان کو نماز ختم کر چکنے کے بعد یہ علم ہو جائے کہ اسے اس نماز میں کوئی شک ضرور ہوا تھا لیکن اسے یہ معلوم نہ ہو سکے کہ اس کا کوئی شک صحیح قسموں میں سے تھا یا باطل قسموں میں سے اور اگر صحیح قسموں میں سے تھا تو پھر کون سا تھا تا کہ اس کا حکم جو ہے اس پر عمل کرے تو ایسے شخص کو چاہیئے کہ دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر اور دو رکعت نماز احتیاط بیٹھ کر پڑھے اور دو سجدے سہو کے بجا لائے اور نماز کو دوبارہ بھی پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۲۱۔ جس شخص کو شرعاً بیٹھ کر نماز پڑھنی ہو اگر اسے ایسا شک لاحق ہو کہ جس کے لیے ایک رکعت کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر نماز پڑھنی ہوتی ہے تو اب یہ شخص صرف ایک رکعت بیٹھ کر نماز پڑھے گا اور اگر اس شخص کو ایسا شک لاحق ہو کہ جس کے لیے دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھنی پڑتی ہے تو اب وہ صرف دو رکعت بیٹھ کر ہی بجا لائے گا۔

مسئلہ ۱۲۲۲۔ جس شخص کو نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھنی ہو اور وہ مشغول ہو جائے اور پھر وہ اسی حالت میں کھڑے ہو جانے سے عاجز ہو جائے تو پھر اسے نماز احتیاط ان شخصوں کی طرح ادا کرنی ہو گی کہ جو کھڑے ہونے سے عاجز ہو جاتے ہیں اور ان کے احکام پہلے تفصیل سے گزر چکے ہیں۔

مسئلہ ۱۲۲۳۔ جس شخص کا نماز احتیاط کو بیٹھ کر پڑھنا وظیفۂ شرعی ہے اگر وہ اسی حالت میں کھڑے ہو جانے پر قادر ہو جائے تو اسے اس شخص کے حکم پر عمل کرنا چاہیئے جو کھڑے ہو جانے پر اصلی نماز میں قادر ہو جاتے ہیں۔

نماز احتیاط۔ اس سے مراد وہ نمازیں ہیں جو نو قسم شک صحیح کے لیے بیان کی گئی ہیں۔ اب اس نماز

احتیاط کے بجالانے کا طریقہ بتایا جارہا ہے۔

مسئلہ ۱۲۲۴۔ جس شخص پر نماز احتیاط بجالانی واجب ہے اسے چاہیئے کہ نماز کے سلام ختم کرنے کے بعد فوراً نماز احتیاط کی نیت کرکے تکبیر یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور اس کے بعد صرف سورۃ الحمد پڑھے اور بعد میں رکوع میں چلا جائے اور اس کے بعد دو سجدے کرے اگر تو نماز احتیاط ایک رکعت ہو تو دو سجدے بجالانے کے بعد تشہد پڑھ کر سلام بجالائے اور اگر نماز احتیاط دو رکعت ہو تو پھر دو سجدہ بجالانے کے بعد کھڑا ہو جائے اور ایک رکعت پہلی رکعت کی طرح بجالائے اور پھر تشہد کے بعد سلام کہہ کر نماز ختم کر دے۔

مسئلہ ۱۲۲۵۔ نماز احتیاط میں الحمد کے بعد کوئی اور سورۃ نہیں پڑھنی ہوتی اور اس میں دعا قنوت بھی نہیں ہے۔ نماز احتیاط کو آہستہ بغیر آواز کے بجالائے۔ نماز احتیاط کی نیت کو زبان پر نہ لائے اور احتیاط واجب اس میں ہے کہ بسم اللہ کو بھی آہستہ ہی پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۲۶۔ اگر نماز احتیاط کے شروع ہونے سے پہلے اسے معلوم ہو جائے کہ جس کے لیے نماز احتیاط پڑھی جا رہی تھی اس کے لیے نماز احتیاط کی ضرورت نہیں تھی یعنی اسے یقین ہو جائے کہ وہ شک غلط تھا کہ جس کے لیے نماز احتیاط بجالانی پڑتی تھی بلکہ اس کی سابقہ نماز ہی درست تھی، تو پھر اسے نماز احتیاط بجا نہیں لانی چاہیئے اور اگر اسے یہ نماز احتیاط کے بجالانے کی حالت میں معلوم ہو جائے تو پھر نماز احتیاط کو تمام کرنا بھی ضروری نہیں۔

مسئلہ ۱۲۲۷۔ اگر نماز احتیاط کے بجالانے سے پہلے اسے علم ہو جائے کہ اس کی سابقہ نماز کی کوئی رکعت واقعاً کم تھی تو پھر اگر وہ ابھی تک اس نماز کے بعد کوئی ایسا کام نہیں کر چکا کہ جس سے نماز باطل ہو جاتی ہے مثلاً قبلہ سے منہ نہیں پھیر چکا یا کوئی اور مبطل اس سے صادر نہیں ہوا تو وہ فوراً کھڑا ہو جائے اور اس ناقص رکعت کو بجالائے اور صرف دو سجدے سہو کے سلام بے محل کے لیے بجالانے واجب ہوں گے، اگر ایسا کرے تو اس کی نماز صحیح ہو جائے گی۔ اور اگر ایسا کام کر چکا ہے کہ جس سے نماز باطل ہو جاتی ہے مثلاً قبلہ سے مڑ چکا ہے تو اسے چاہیئے کہ اس نماز کو دوبارہ بجالائے۔

مسئلہ ۱۲۲۸۔ اگر نماز احتیاط کے بجالانے کے بعد اسے علم ہو جائے کہ اس کی نماز واقعاً اتنی ہی ناقص تھی جتنی نماز احتیاط پڑھ چکا ہے مثلاً تین اور چار کے شک میں جب ایک رکعت نماز احتیاط پڑھ چکے تو

اسے علم ہو جائے کہ اس کی نماز واقعاً تین ہی رکعت تھی اور اس کا شک غلط تھا تو اب اس کی نماز، نمازِ احتیاط بجالانے کی وجہ سے صحیح ہو جائے گی۔

مسئلہ ۱۲۲۹۔ اگر نمازِ احتیاط کے بجالانے کے بعد اسے علم ہو جائے کہ اس کی نماز میں کمی نمازِ احتیاط کی مقدار سے کم تھی مثلاً دو اور چار کے شک میں نمازِ احتیاط دو رکعت ہے اور اسے اس نمازِ احتیاط کے بجالانے کے بعد علم ہو جائے کہ اس کی سابقہ نماز تین رکعت تھی تو اس صورت میں پھر سے دوبارہ اس نماز کو پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۳۰۔ اگر نمازِ احتیاط کے بجالانے کے بعد اسے علم ہو جائے کہ اس کی نماز میں کمی نمازِ احتیاط کی مقدار سے زیادہ تھی مثلاً اسے تین اور چار میں شک تھا اس نے ایک رکعت نمازِ احتیاط پڑھی ہو لیکن اسے اس کے بعد معلوم ہو جائے کہ اس کی نماز صرف دو رکعت پڑھی جا چکی تھی اگر تو اس نے نمازِ احتیاط سے فارغ ہو جانے کے بعد کوئی ایسا کام کر لیا ہو کہ جس سے نماز باطل ہو جاتی ہے جیسے قبلہ سے منہ پھیر لینا تو اسے اصل نماز کو دوبارہ پڑھنا چاہیئے۔ اور اگر نمازِ احتیاط ختم کرنے کے بعد کوئی ایسا کام اس سے صادر نہ ہوا ہو تو پھر اسے اصلی نماز کی کمی کو بجالانا چاہیئے۔ یعنی اس مثال میں وہ باقی دو رکعت کمی کو فوراً اٹھ کر بجالائے اور اس کے ختم کرنے کے بعد پھر سے اصلی نماز کو دوبارہ بھی پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۳۱۔ اگر دو اور تین اور چار میں شک ہوا ہو اور اس نے دو رکعت نمازِ احتیاط کھڑے ہو کر پڑھنی شروع کی ہو اور پھر اسی حالت میں اسے یقین ہو جائے کہ اس کا شک بے خود تھا بلکہ اس کی نماز صرف دو رکعت ہی پڑھی جا چکی تھی تو پھر اسی دو رکعت نماز کو جو شروع کر رکھی ہے ختم کر لے اس کے بعد وہ دو رکعت نمازِ احتیاط بیٹھ کر نہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۳۲۔ اگر تین اور چار کے درمیان شک کرے اور جب ایک رکعت نمازِ احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت نمازِ احتیاط بیٹھ کر پڑھ رہا ہو اسے یاد آ جائے کہ اس کی نماز صرف تین رکعت تھی اس کا شک غلط تھا تو اس پر ضروری ہے کہ نمازِ احتیاط جو بھی شروع کر رکھی ہے اسے ختم کر لے اور پھر اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ دوبارہ اصل نماز کو بھی پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۳۳۔ اگر دو، تین چار کے درمیان شک ہو اور اس کی دو رکعت نمازِ احتیاط کھڑے ہو کر بجالانے کی حالت میں اسے یاد آ جائے کہ اس کی اصل نماز تین رکعت ہی پڑھی جا چکی تھی، اگر تو اسے

یہ بات نمازِ احتیاط کی دوسری رکعت کے رکوع سے پہلے یاد آجائے تو وہ فوراً بیٹھ جائے تشہد اور سلام پڑھ کر نماز ختم کر دے اور پھر اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اصل نماز کو بھی دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۳۴۔ اگر نمازِ احتیاط کے بجا لانے کی حالت میں اسے علم ہو جائے کہ اس کی سابقہ نماز میں کمی اس نمازِ احتیاط سے یا کم یا زیادہ ہے اگر تو وہ اسی نمازِ احتیاط کو اس اصل کمی کے مطابق نہ کر سکتا ہو تو پھر فوراً نمازِ احتیاط کو چھوڑ دے اور اسی اصل کمی کو اس حالت میں بجالائے اور پھر اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اصل نماز کو دوبارہ بھی پڑھے۔ مثلاً تین اور چار کے شک میں جب وہ دو رکعت نمازِ احتیاط بیٹھ کر پڑھ رہا ہو اسے یاد آجائے کہ اس کی اصل نماز دو رکعت تھی اسکا شک غلط تھا چونکہ دو رکعت بیٹھ کر پڑھنے کو دو رکعت کھڑے ہو کر پڑھنے کے برابر نہیں کہا جا سکتا تو اسے چاہیئے کہ ان دو رکعت بیٹھ کر پڑھنے کو چھوڑ دے اور فوراً اٹھ کر دو رکعت کمی کو بجا لائے اور اس کے ختم کرنے کے بعد پھر دوبارہ اصل نماز کو بھی پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۳۵۔ اگر کسی کو شک ہو کہ وہ نمازِ احتیاط جو اسے پڑھنی تھی اس نے وہ پڑھی ہے یا نہ، اگر تو نماز کا وقت نکل چکا ہو تو پھر اس شک کی پرواہ نہ کرے اور یوں ہی سمجھے کہ اس نے پڑھ لی ہو گی۔ اور اگر نماز کا وقت ابھی باقی ہو تو پھر ابھی تک کسی دوسرے کام میں مشغول بھی نہ ہوا ہو اور اپنی جگہ سے بھی نہ اٹھا ہو اور ایسا کام بھی نہ کیا ہو جو نماز کو باطل کر دیتا ہو جیسے قبلہ سے منہ پھیر لینا تو پھر اس پر لازم ہے کہ فوراً نمازِ احتیاط پڑھے اور اگر کسی کام میں مشغول ہو چکا ہو یا ایسا کام اس سے ہو چکا ہو جس سے نماز باطل ہو جاتی ہے یا اصل نماز اور اس شک کے پیدا ہونے کے درمیان کافی عرصہ ہو چکا ہو تو پھر اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس نمازِ احتیاط کو بھی بجا لائے اور اس کے بعد اصل نماز کو بھی دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۳۶۔ اگر نمازِ احتیاط کے پڑھتے وقت اس میں کسی رکن کو زیادہ کر دے یا ایک رکعت کی جگہ دو رکعت پڑھ لے تو پھر اس کی نمازِ احتیاط باطل ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اسے چاہیئے کہ نمازِ احتیاط کو دوبارہ پڑھے اور اصل نماز کو بھی دوبارہ اس کے بعد بجا لائے۔

مسئلہ ۱۲۳۷۔ جب نمازِ احتیاط پڑھ رہا ہو اور اس کے بعض کاموں میں اسے شک ہو جائے، اگر تو اس چیز کا کہ جس کے متعلق شک ہوا ہے محل گزر گیا ہو تو پھر اس شک کی پرواہ نہ کرے اور اگر اس کا محل ابھی

باقی ہو تو پھر اس چیز کو بجالائے۔ مثلاً اگر اسے شک ہو کہ الحمد پڑھی ہے یا نہ اور ابھی تک رکوع میں نہ گیا ہو تو پھر دوبارہ الحمد کو بجالائے اور اگر رکوع میں پہنچ چکا ہو اور یہ شک ہو تو پھر اس شک کی پرواہ نہ کرے۔

مسئلہ ۱۲۳۸۔ اگر کوئی نماز احتیاط کی رکعتوں میں شک کرے، اگر تو اس شک کی زیادہ طرف کو لینے سے نماز باطل ہوتی ہو تو اس وقت بنا اس کی دوسری طرف پر جو اس سے کم ہے رکھے اور اگر اس کی زیادہ طرف پہ بنا رکھنے سے نماز باطل نہیں ہوتی تو پھر اسی زیادہ طرف پہ بنا رکھے۔ مثلاً اگر دو رکعت نماز احتیاط پڑھنی ہو اور اس کے پڑھنے کی حالت میں شک ہو جائے کہ دو رکعت پڑھی ہے، یا تین رکعت تو پھر بنا رکھے کہ دو رکعت پڑھی ہے کیونکہ تین رکعت پر بنا رکھنے سے نماز باطل ہوتی ہے اور اگر اس میں اسے شک ہو کہ ایک رکعت ہے یا دو رکعت تو اس وقت بنا رکھے کہ وہ دو رکعت ہے۔ کیونکہ شک کی یہ طرف جو اس کی دوسری طرف سے زیادہ ہے نماز کو باطل نہیں کرتی۔

مسئلہ ۱۲۳۹۔ اگر نماز احتیاط میں ایسی چیز سہواً یا کم یا زیادہ ہو جائے جو رکن نہیں تو اس کے لیے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۱۲۴۰۔ اگر نماز احتیاط کے بجالا چکنے کے بعد شک کرے کہ اس نماز احتیاط کی فلاں جزو یا شرط کو بجالایا ہے یا نہ تو اس شک کی پرواہ نہ کرے۔

مسئلہ ۱۲۴۱۔ اگر نماز احتیاط کے تشہد یا ایک سجدہ کو بجالانا بھول جائے تو پھر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ نماز احتیاط کے سلام کے بعد اس کی قضا کرے۔

مسئلہ ۱۲۴۲۔ اگر کسی شخص پر نماز احتیاط بجالانی واجب ہو چکی ہو اور اس پہ ایک سجدہ کی قضا یا تشہد کی قضا یا دو سجدہ سہو بھی بجالانے واجب ہو چکے ہوں تو ان میں سے پہلے نماز احتیاط کو بجالائے اور پھر دوسری چیزوں کو بجالائے۔

مسئلہ ۱۲۴۳۔ نماز میں کسی چیز کا گمان ہو جانے کا حکم مثل اس کے ہے کہ اسے اس چیز کا یقین ہو لہذا اگر کسی کو گمان ہے کہ اس کی یہ چوتھی رکعت ہے تو پھر اس کے لیے نماز احتیاط نہیں ہے۔ اگر گمان کرے کہ رکوع کر چکا ہے تو پھر رکوع کو دوبارہ نہیں کرنا ہوگا اور اگر کسی کو گمان ہو کہ الحمد نہیں پڑھی تو اگر رکوع میں نہ پہنچ چکا ہو تو دوبارہ پڑھے اور اگر رکوع میں پہنچ چکا ہو تو اس کی نماز صحیح ہے۔ خلاصہ نماز میں گمان ظن

سا حکم یقین کے حکم والا ہے۔

مسئلہ ۱۲۴۴۔ شک اور سہو اور گمان کے جو احکام بیان ہوتے یہ پنجگانہ نماز کے ساتھ مختص نہیں۔ بلکہ یہ انکے سارے احکام دوسری واجب نمازوں میں بھی اسی طرح جاری ہونگے لہذا اگر نماز آیات میں شک کہ ایک رکعت پڑھی یا دو چونکہ دو رکعتی نماز میں شک ہے لہذا یہ نماز باطل ہوگی

سجدۂ سہو

مسئلہ ۱۲۴۵۔ نماز کے سلام دے چکنے کے بعد پانچ چیزوں کے لیے دو سجدے سہو کے بجالانے واجب ہوتے ہیں۔ سجدہ سہو کے ادا کرنے کی کیفیت بعد میں بیان ہوگی۔

اوّل۔ اگر نماز کی حالت میں سہواً کوئی بات کر دے۔

دوم۔ ایسی جگہ سہواً سلام کہہ دینا کہ وہاں سلام کہنے کا محل نہ ہو جیسے پہلی رکعت میں بھول کر سلام کہہ دے۔

سوم۔ اگر ایک سجدہ نماز کا بھول جائے۔

چہارم۔ اگر نماز کا تشہد پڑھنا بھول جائے۔

پنجم۔ چار رکعتی نماز میں دوسرے سجدے کے بعد شک ہو کہ چار رکعت پڑھ چکا ہے یا پانچ رکعت احتیاط واجب اسی میں ہے کہ دو سجدے سہو کے وہاں بھی بجا لائے جب کہ اس پر کھڑا ہونا واجب ہو اور وہ بھول کر بیٹھ جائے۔ مثلاً الحمد کو کھڑے ہو کر پڑھنا واجب ہے اور کوئی بھول کر بیٹھ کر پڑھ لے۔ اسی طرح جہاں بیٹھنا واجب ہو اور کوئی سہواً کھڑا ہو جائے مثلاً تشہد کو بیٹھ کر پڑھنا واجب ہے اگر کوئی بھول کر کھڑے ہو کر پڑھ لے بلکہ احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ ہر کمی اور زیادتی سہوی کے لیے دو سجدہ سہو بجالائے۔

مسئلہ ۱۲۴۶۔ اگر کوئی شخص اس خیال سے کہ وہ نماز ختم کر چکا ہے کوئی بات کر لے تو وہ دو سجدے سہو کے بجالائے۔

مسئلہ ۱۲۴۷۔ اگر کوئی حرف آہ کرنے سے یا کھانسنے سے بن جائے تو اس کے لیے سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی بھول کر آخ یا آہ کہہ دے تو پھر وہ سجدے سہو کے بجالائے۔

مسئلہ ۱۲۴۸۔ جب کسی چیز کو غلط پڑھ لے جب اس کو دوبارہ صحیح پڑھے گا تو پھر اس کے دوبارہ پڑھنے کے لیے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۱۲۴۹۔ اگر کوئی شخص نماز میں ایک کافی دیر بھول کر بات کرتے رہے اور اسے عام لوگ ایک مرتبہ بات کرنا کہتے ہوں تو اس کے لیے صرف دو سجدے سہو کے سلام کے بعد کرنے کافی ہیں

مسئلہ ۱۲۵۰۔ اگر کوئی شخص بھول کر تسبیحات اربعہ کو نہ پڑھے یا تین سے کم یا زیادہ پڑھ دے، تو پھر احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ اس کے لیے دو سجدے سہو کے بجا لائے۔

مسئلہ ۱۲۵۱۔ جب کہیں سلام کو نہیں پڑھنا چاہیئے اگر کوئی شخص بھول کر السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین یا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پڑھ دے تو اسے دو سجدے سہو کے بجا لانے چاہئیں۔ ہاں اگر اشتباہاً ان دو سلام میں سے کچھ تھوڑے حصہ کو کہہ دے یا السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ دے تو پھر اس کے لیے احتیاط مستحب ہے کہ دو سجدے سہو کے بجا لائے۔

مسئلہ ۱۲۵۲۔ جہاں سلام نہ کہنا چاہیئے تھا کوئی آدمی اشتباہ میں تینوں سلام پڑھے تو پھر ان تمام کے لیے صرف دو سجدے سہو کے بجا لانے کافی ہیں۔

مسئلہ ۱۲۵۳۔ جب کوئی شخص ایک سجدہ کرنا بھول جائے یا تشہد پڑھنا بھول جائے اور اسے رکوع کے جانے سے پہلے یاد آجائے تو اس پر ضروری ہے کہ واپس لوٹ کر سجدہ یا تشہد کو بجا لائے لیکن اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اپنے بے محل کھڑے ہونے کے لیے دو سجدے سہو کے بھی بجا لائے۔

مسئلہ ۱۲۵۴۔ اگر رکوع میں یا رکوع کے بعد اسے یاد آجائے کہ اس سے اس سے پہلے ایک سجدہ یا تشہد بھول کر چھوٹ گیا ہے تو اسے چاہیئے کہ نماز کے سلام دے چکنے کے بعد ان کی قضا کرے اور دو سجدے سہو کے بھی تشہد یا سجدہ کے قضا کے بعد بجا لائے۔

مسئلہ ۱۲۵۵۔ جس شخص پر سجدے سہو کے بجا لانے واجب ہوں اگر جان بوجھ کر اس کو بجا نہ لائے تو وہ گنہگار ہے لیکن جتنا جلدی ہو انہیں بجا لائے اور اگر بھول کر سجدہ سہو کو بجا نہ لایا ہو تو پھر جب بھی اسے یاد آئیں انھیں فوراً اسی وقت بجا لائے، لیکن اصل نماز کو دوبارہ بجا لانا لازم نہیں۔

مسئلہ ۱۲۵۶۔ اگر کسی کو شک ہو کہ اس پر سجدے سہو کے واجب ہوئے ہیں یا نہ تو وہ اس شک کی پرواہ نہ کرے اور سجدے بجا نہ لائے۔

مسئلہ ۱۲۵۷۔ جب کسی کو شک ہو کہ اس پہ دو سجدے سہو کے واجب ہو چکے ہیں یا چار سجدے تو وہ صرف دو سجدے بجا لائے تو وہی کافی ہیں۔

مسئلہ ۱۲۵۸۔ اگر کسی کو علم ہو کہ دو سجدۂ سہو میں سے کسی ایک کو وہ بجا نہیں لایا تو پھر اسے دو سجدے سہو کے بجا لانے ہوں گے اور اگر اسے علم ہو جائے کہ اس نے دو سجدے کی بجائے سہواً تین سجدے کر لیے ہیں تو پھر اسے دوبارہ دو سجدے سہو کے بجا لانے میں احتیاط واجب ہے۔

سجدۂ سہو کا طریقہ

مسئلہ ۱۲۵۹۔ سجدۂ سہو کے بجا لانے کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کے سلام دے چکنے کے بعد فوراً سجدۂ سہو کی نیت کرے اور پھر اپنی پیشانی کو ان چیزوں پر رکھے کہ جن پر سجدہ کرنا صحیح ہوتا ہے۔ اور یہ پڑھے:۔ بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ یا یہ پڑھے بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بلکن بہتر ہے کہ یہ پڑھے:۔ بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ اس کے بعد پھر اٹھ بیٹھے اور پھر دوبارہ سجدہ میں جائے اور ان میں سے کوئی ایک دعا پڑھے اور اس کے بعد پھر اٹھ کر بیٹھ جائے اور تشہد اور سلام کو بجا لائے۔

سجدہ اور تشہد بھولے ہوئے کی قضا

مسئلہ ۱۲۶۰۔ جو تشہد اور سجدہ کہ جسے انسان بھول جاتا ہے اس کی قضا کرنی ضروری ہے اور ان کے قضا کرنے میں سب شرائط جو نماز میں ہوتے ہیں موجود ہونے چاہئیں۔ مثلاً بدن ولباس پاک ہو، منہ قبلہ کی طرف ہو، باوضو ہو وغیرہ وغیرہ۔

مسئلہ ۱۲۶۱۔ اگر ایک نماز میں چند ایک سجدہ بھول جائے جیسے پہلی رکعت سے ایک سجدہ، دوسری رکعت سے بھی ایک سجدہ بھول جائے تو پھر اس پر ضروری ہے کہ نماز کے بعد ان دونوں کی قضا بجا لائے اور یہ کہنا ضروری نہیں کہ کس سجدہ کی قضا کر رہا ہے اور دو سجدے سہو کے بھی بجا لائے کہ جو اس پر اس صورت میں واجب ہوتے ہیں۔

مسئلہ ۱۲۶۲۔ اگر ایک سجدہ اور تشہد بھول جائے تو پھر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس کے قضا کرنے کے وقت بھی اسی ترتیب کا خیال کرے جیسے کہ بھولا ہوا ہے۔ یعنی اگر پہلے سجدہ کو

بھولا اور بعد میں تشہد کو تو پھر پہلے سجدہ کی قضا کرے اور بعد تشہد کی۔ اور اگر پہلے تشہد بھولا ہو اور پھر سجدہ کو تو پھر پہلے تشہد کی قضا بجا لائے اور پھر سجدہ کی۔ اور اگر کسی شخص کو ان میں ترتیب بھی یاد نہ رہے کہ کون پہلے چھوٹا ہے اور کون بعد میں تو پھر اس کو اس طرح قضا کرنی چاہیئے کہ ترتیب کے حاصل ہونے کا یقین ہو جائے۔ مثلاً پہلے سجدہ کو بجا لائے اور اس کے بعد تشہد کو اور پھر اس کے بعد ایک سجدہ کو بجا لائے یا پہلے تشہد کو بجا لائے اور بعد میں سجدہ کو اور پھر ایک تشہد کو بجا لائے تو اسے یقین ہو جائے گا۔ کہ جو بھی ترتیب چھوٹنے میں تھی وہ قضا کرنے کے وقت بھی ہو گئی ہے۔

مسئلہ ۱۲۶۴۔ اگر اصل نماز کے سلام دے چکنے کے بعد اور سجدہ اور تشہد کی قضا کو بجا لانے سے پہلے کوئی ایسا کام کرے کہ جن کی وجہ سے نماز باطل ہو جاتی ہے جیسے منہ قبلہ سے پھیرے تو پھر ایسے شخص کے لیے سجدہ اور تشہد کو قضا کرنے کے بعد احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اصل نماز کو بھی دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۶۳۔ اگر کوئی اس خیال سے کہ اس سے پہلے سجدہ چھوٹا تھا سجدہ کی قضا میں مشغول ہو جائے اور اس کے بعد تشہد کی قضا کر رہا ہو کہ اس کو یاد آ جائے کہ نہ پہلے اس سے تشہد چھوٹا تھا تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ پھر ایک سجدہ کی بھی قضا بجا لائے اسی طرح اگر کوئی اس خیال سے کہ پہلے اس سے تشہد چھوٹا تھا تشہد کی قضا میں مشغول ہو جائے اور اس کے بعد سجدہ کی قضا جب کر رہا ہو اسے یاد آ جائے کہ نہ پہلے اس سے سجدہ چھوٹا تھا تو اس کے لیے بھی احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ایک اور تشہد بھی قضا کی نیت سے بجا لائے۔

مسئلہ ۱۲۶۵۔ اگر نماز کے سلام دے چکنے کے بعد کسی کو یاد آ جائے کہ اس سے ایک سجدہ آخری رکعت کا رہ گیا ہے اور ابھی تک اس سے ایسا کوئی کام بھی نہ ہوا ہو کہ جس سے نماز باطل ہو جاتی ہے مثلاً ابھی تک قبلہ سے منہ نہ موڑا ہو تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اسی وقت اس نیت سے کہ وہ آخری رکعت کا سجدہ بجا لا رہا ہے فوراً سجدہ میں چلا جائے اور اس کے بعد پھر ایک تشہد اور سلام پڑھے اور اس کے بعد دو سجدے سہو کے بھی بجا لائے۔ اسی طرح اگر کسی کو یہ یاد آ جائے کہ اس سے آخری رکعت کا تشہد رہ گیا ہے تو وہ بھی احتیاطاً اس قصد سے کہ وہ وہی تشہد بجا لا رہا ہے جو آخری رکعت میں ہوتا ہے فوراً تشہد پڑھے اور سلام کہے اور اس کے بعد دو سجدے

سہو کے بھی بجا لائے۔

مسئلہ ۱۲۶۶۔ اگر نماز کے سلام کے بعد اور تشہد اور سجدے کی قضا کرنے سے پہلے ایسا کام کر بیٹھے کہ جس کے لیے اگر نماز میں ہو جائے سجدۂ سہو واجب ہو جاتا ہو مثلاً سہواً کوئی بات کر بیٹھے تو پھر وہ سجدہ و تشہد کی قضا کرنے کے بعد اس سجدۂ سہو کے علاوہ جو تشہد و سجدہ کی قضا کے لیے ہوتے ہیں دو سجدے سہو کے اور بھی بجا لائے۔

مسئلہ ۱۲۶۷۔ اگر کسی کو معلوم نہ ہو کہ اس سے سجدہ چھوٹا ہے یا تشہد تو اس پر واجب ہے کہ دونو کو بجا لائے اور جو بھی پہلے بجا لائے کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۲۶۸۔ اگر کسی کو شک ہو کہ سجدہ یا تشہد کو بھولا ہے یا نہ تو پھر انکی قضا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۲۶۹۔ اگر کسی کو معلوم ہو کہ سجدہ یا تشہد میں سے ایک بھول گیا ہے لیکن اسے شک ہو کہ بعد والے رکعت کے رکوع سے پہلے اس کی قضا بجا لایا ہے یا نہ تو پھر احتیاط واجب اس میں ہے کہ اس کی بعد میں قضا کرے۔

مسئلہ ۱۲۷۰۔ جس شخص کو سجدہ یا تشہد کی بھی قضا کرنی ہو اور کچھ سجدے سہو کے بھی بجا لانے ہوں تو اسے پہلے سجدہ یا تشہد کی قضا بجا لانی چاہیئے اور اس کے بعد سجدہ سہو کے جتنے اس پر واجب ہیں بجا لائے۔

مسئلہ ۱۲۷۱۔ اگر کسی کو شک ہو کہ نماز کے بعد سجدہ یا تشہد کی قضا جو اس نے کرنی تھی کی ہے یا نہ۔ اگر تو نماز کا وقت ابھی باقی ہے تو اسے ان کی قضا بجا لانی چاہیئے۔ اور اگر وقت نکل چکا ہو تو پھر ان کی قضا کرنی مستحب ہے۔

اجزا یا شرائط کے کم کرنے یا زیادہ کرنے کے حکم میں:

مسئلہ ۱۲۷۲۔ نماز کے واجبات میں سے کسی کو جان بوجھ کر کم یا زیادہ کرے اگرچہ وہ ایک حرف ہی ہو تو اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۱۲۷۳۔ اگر مسئلہ کے نہ جاننے کی وجہ سے واجبات میں سے کسی کو چھوڑ دے یا زیادہ کر دے تو نماز باطل ہے۔ البتہ اگر جہالت کی وجہ سے صبح یا مغرب یا عشاء کی نماز میں الحمد اور سورۃ کو

آہستہ پڑھتا رہے یا نماز ظہر یا عصر میں الحمد اور سورۃ کو بلند آواز کے ساتھ پڑھتا رہے یا مسافرت میں نماز پوری پڑھتا ہے تو پھر اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۲۷۴- اگر نماز کی حالت میں اسے معلوم ہو جائے کہ اس کا وضو یا غسل باطل تھا یا بغیر وضو یا غسل کے نماز پڑھنی شروع کر دی تھی تو اسے چاہیئے کہ نماز کو توڑ دے اور پھر دوبارہ وضو یا غسل کرکے نماز شروع کرے۔ اور اگر نماز کے بعد اسے معلوم ہو کہ بغیر وضو یا غسل یا وضو اور غسل باطل کے ساتھ نماز پڑھی ہے تو اس نماز کو دوبارہ پڑھے اور اگر وقت گزر گیا ہو تو پھر اس کی قضا کرے۔

مسئلہ ۱۲۷۵- اگر رکوع کے پہنچنے کے بعد کسی کو یاد آئے کہ وہ اس سے پہلی رکعت سے دو سجدہ بھول چکا ہے تو اس کی وہ نماز باطل ہے۔ اور اگر رکوع کے پہنچنے سے پہلے اس کو یہ یاد آجائے تو پھر واپس لوٹ آئے اور وہ سجدے بھولے ہوئے بجا لا کر پھر اٹھے اور باقی نماز کو تمام کرے اور نماز کے تمام کرنے کے بعد اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ دو سجدے سہو کے بے محل کھڑے ہونے کی وجہ سے بھی بجا لائے۔

مسئلہ ۱۲۷۶- اگر کسی کو السلام علینا یا السلام علیکم کہنے سے پہلے یاد آجائے کہ وہ اس آخری رکعت کے دو سجدے بجا نہیں لایا تو اسے چاہیئے کہ فوراً دو سجدے بجا لائے اور تشہد پڑھے اور سلام کہے۔

مسئلہ ۱۲۷۷- اگر نماز کے سلام کہنے سے پہلے کسی کو یاد آجائے کہ ایک رکعت آخری یا دو رکعت بجا لانی بھول گیا ہے تو اسے چاہیئے کہ فوراً اس بھولی ہوئی ایک رکعت یا زیادہ کو بجا لائے۔

مسئلہ ۱۲۷۸- اگر سلام دے چکنے کے بعد کسی کو یاد آجائے کہ ایک آخری رکعت یا زیادہ وہ بجا لانا بھول گیا ہے لیکن وہ یاد آنے سے پہلے اور سلام کے بعد ایسے کام کر چکا ہو کہ جن سے عمداً یا سہواً نماز باطل ہو جاتی ہے جیسے قبلہ سے منہ پھیر لے تو پھر اس کی وہ نماز باطل ہے اور اگر اس سے ایسا کام صادر نہ ہوا ہو تو اسے فوراً اٹھ کر جتنی کمی رہ گئی ہے بجا لانی چاہیئے۔

مسئلہ ۱۲۷۹- جب نماز کے سلام دے چکنے کے بعد اس سے ایسا کام ہو گیا ہو کہ جس سے نماز عمداً یا سہواً باطل ہو جاتی ہے اور پھر اس کو یاد آجائے کہ وہ آخری رکعت کے دو سجدے چھوڑ آیا ہے تو پھر اس کی نماز باطل ہے۔ اور اگر ایسے کام صادر ہونے سے پہلے اسے یاد آجائے تو فوراً دونوں بھولے ہوئے سجدے بجا لائے اور پھر دوبارہ تشہد اور سلام کو بجا لائے اور اس کے بعد دو سجدے سہو کے بھی بجا لائے۔

مسئلہ ۱۲۸۰- اگر کسی کو علم ہو جائے کہ اس نے نماز وقت سے پہلے پڑھ لی ہے یا قبلہ کی طرف پیٹھ کرکے

یا قبلہ سے دائیں طرف یا بائیں طرف منہ کرکے پڑھی ہے تو اس نماز کو دوبارہ بجالائے۔ اور اگر وقت نکل چکا ہو، تو اس نماز کی قضا کرے۔

نمازِ مسافر

ہر مسافر کو جب کہ اس کے سفر میں آٹھ شرطیں موجود ہوں نماز ظہر و عصر و عشا کو قصر یعنی آدھی پڑھنی چاہیئے (یعنی صرف دو رکعت نماز صبح کی طرح پڑھے گا) وہ آٹھ شرطیں یہ ہیں:۔

پہلی شرط۔ سفر آٹھ فرسخ شرعی سے کم نہ ہو ہر فرسخ شرعی ساڑھے پانچ کیلومیٹر کا ہوتا ہے تو کل آٹھ فرسخ کے چوالیس کیلومیٹر ہوں گے (جس کے میل اٹھائیس احتیاطاً بتلائے گئے ہیں)

مسئلہ ۱۲۸۱ ۔ جس شخص کے آنے اور جانے کے آٹھ فرسخ بنتے ہوں اگر وہ ایک ہی دن یا ایک رات میں واپس آجائے اور اس کے صرف جانے کی مسافت چار فرسخ سے بھی کم نہ ہو تو پھر وہ نماز قصر پڑھے گا مثلاً کوئی چار فرسخ (چودہ میل) صبح جائے، اگر اسی دن یا رات کو واپس آجائے تو جو نماز وہ راستہ میں پڑھے گا وہ قصر پڑھنی ہوگی۔ پس اگر کوئی شخص ایک جگہ جائے اور جانے کی مسافت تین فرسخ ہو، لیکن واپس آنے کی پانچ فرسخ ہو تو پھر وہ شخص نماز پوری پڑھے گا۔ کیونکہ اس کے جانے کی مقدار چار فرسخ (چودہ میل) سے کم ہے۔

مسئلہ ۱۲۸۲۔ اگر کوئی شخص ایسی جگہ جائے کہ اس کے آنے اور جانے کی مسافت تو آٹھ فرسخ ہو جاتی ہے لیکن وہ شخص اسی دن یا رات کو واپس نہ آئے بلکہ دوسرے دن واپس آئے تو اس پر لازم ہے کہ ایسے سفر میں احتیاط کرے، یعنی نماز راستہ میں پوری بھی پڑھے اور قصر بھی، اور اگر ماہ رمضان ہو تو ایسے سفر میں روزہ بھی رکھے اور پھر اس روزہ کی بعد میں قضا بھی بجا لائے۔

مسئلہ ۱۲۸۳۔ جب کسی کا سفر تھوڑا سا آٹھ فرسخ (اٹھائیس میل) سے کم ہو یا کسی انسان کو شک ہو کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ ہے یا نہ تو ایسے انسان کو دونوں صورتوں میں نماز پوری پڑھنی ہوگی۔ ہاں اگر اس بات کی تحقیق کرنے میں کوئی زحمت ہو کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ ہے یا نہ تو پھر نماز پوری پڑھے اور اگر ایسے معلومات کرنے میں کوئی خاص زحمت نہ ہو تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس بات کی تحقیق کرے۔ پس اگر دو عادل کہہ دیویں یا لوگوں میں مشہور ہو کہ یہ سفر آٹھ فرسخ (اٹھائیس میل) ہے تو پھر نماز کو قصر پڑھے

مسئلہ ۱۲۸۴ - اگر ایک عادل کہہ دے کہ یہ سفر آٹھ فرسخ ہے (اٹھائیس میل) تو پھر احتیاط واجب اس میں ہے

کہ راستے میں نماز کو پوری بھی پڑھے اور آدھی بھی اور روزہ بھی رکھے اور اس روزہ کی بعد میں قضا بھی کرے۔

مسئلہ ۱۲۸۵۔ جس شخص کو یقین ہو کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ (اٹھائیس میل) ہے اور وہ اس یقین کی بنا پر نماز قصر پڑھے لیکن بعد میں اس کو معلوم ہو جائے کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ (اٹھائیس میل) نہ تھا تو پھر اسے اس نماز کو دوبارہ پوری پڑھنا چاہیئے۔ اور اگر اس کا وقت گزر چکا ہو تو پھر اس کی قضا کرے۔

مسئلہ ۱۲۸۶۔ جس شخص کو یقین ہو کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ (اٹھائیس میل) نہیں ہے یا اسے شک تھا کہ آٹھ فرسخ ہے یا نہ اور اس نے نماز پوری پڑھ لی ہو اور پھر راستہ میں اسے علم ہو جائے کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ (اٹھائیس میل) ہے۔ تو اسے نماز قصر پڑھنی چاہیئے۔ اگرچہ وہ بہت راستہ طے کر چکا ہو اور تھوڑا سا راستہ باقی رہ گیا ہو۔ اور جو نمازیں اس نے پڑھی ہیں ان کی بعد میں قصر کے طور پر قضا بھی کرے۔

مسئلہ ۱۲۸۷۔ اگر دو جگہوں کے درمیان کہ جن کا آپس میں فاصلہ چار فرسخ (چودہ میل) سے کم ہے ایک دن میں کئی دفعہ آئے اور جائے اور یہ سب آنے جانے کے آٹھ فرسخ (اٹھائیس میل) بن جائیں تو پھر بھی نماز کو تمام پڑھے گا۔

مسئلہ ۱۲۸۸۔ اگر ایک جگہ تک جانے کے دو راستے ہوں ایک راستے سے آٹھ فرسخ ہو جاتے ہوں اور دوسرے راستے سے آٹھ فرسخ سے کم بنتے ہوں تو پھر انسان جس راستے سے جائے گا اس کا حکم علیحدہ ہوگا۔ یعنی اگر آٹھ فرسخ والا راستہ اختیار کرے گا تو نماز قصر پڑھے گا اور اگر وہ راستہ اختیار کرے جو آٹھ فرسخ سے کم ہے، تو پھر نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۸۹۔ اگر شہر کی دیوار موجود ہو تو پھر اس دیوار سے آٹھ فرسخ کی ابتدا شروع کرے اور اگر کسی شہر کی دیوار نہ ہو تو پھر اس شہر کے آخری گھروں سے ابتدا کر کے آٹھ فرسخ شمار کرے۔

دوسری شرط۔ یہ ہے کہ ابتدا سے اس کا قصد آٹھ فرسخ (اٹھائیس میل) تک جانے کا ہو۔ پس اگر پہلے ایسی جگہ تک جائے کہ جو آٹھ فرسخ سے کم ہو، وہاں پر پہنچنے کے بعد اس سے آگے جانے کا قصد ہو جائے کہ مجموع اوّل سے وہاں تک اب آٹھ فرسخ ہو جاتا ہو۔ چونکہ ابتدا سے اس کا قصد آٹھ فرسخ تک جانے کا نہیں تھا لہٰذا نماز پوری پڑھے گا۔ البتہ اگر وہاں سے آگے آٹھ فرسخ جانے کا قصد ہو جائے یا چار فرسخ جانے کا قصد ہو جائے لیکن اسی دن یا رات کو اپنے وطن واپس آ جائے یا ایسی جگہ واپس آ جائے کہ جہاں دس دن رہنے کا قصد رکھتا ہو تو پھر نماز قصر پڑھے گا

مسئلہ ۱۲۹۰۔ اگر کوئی شخص ایسے کام کے لیے سفر کر رہا ہو کہ اسے معلوم نہ ہو کہ اسے اس کام کے لیے کتنے فرسخ تک جانا ہوگا۔ مثلاً کوئی انسان کسی گم ہوئی چیز کے پیدا کرنے کے لیے جا رہا ہو اور اسے پتہ نہ ہو کہ کہاں تک وہ اسے ملے گی تو وہ اس سفر میں نماز پوری پڑھے گا۔ البتہ واپسی میں وطن کے لوٹنے تک یا ایسی جگہ کے لوٹنے تک کہ جہاں دس دن رہنے کا قصد رکھتا ہو آٹھ فرسخ (اٹھائیس میل) ہو جاتے ہوں تو پھر واپسی میں نماز قصر پڑھے گا۔ اسی طرح اگر پہلے ہی سے چلنے کے وقت میں اس کا قصد چار فرسخ ہو اور اسی دن یا رات کو واپس آجانا ہو تو پھر بھی نماز کو قصر پڑھے گا۔

مسئلہ ۱۲۹۱۔ مسافر کو تب نماز قصر پڑھنی پڑے گی جب کہ اس کا ارادہ مصمم طور پر آٹھ فرسخ جانے کا ابتدا ہی سے ہو۔ پس اگر کوئی شہر سے باہر اس ارادہ سے آئے کہ اگر اسے رفیق سفر مل گیا تو آٹھ فرسخ مسافرت کرے گا اور اگر نہ ملا تو پھر اتنی مسافرت نہیں کرے گا تو اس کے لیے اگر رفیق سفر کے مل جانے کا اطمینان ہو تو پھر نماز قصر پڑھے گا ورنہ نماز پوری ادا کرنی ہوگی۔

مسئلہ ۱۲۹۲۔ جس شخص کا ارادہ آٹھ فرسخ (اٹھائیس میل) تک جانے کا ہے وہ نماز قصر اس وقت شروع کرے گا جبکہ اپنے شہر کی دیواریں نہ دکھائی دیں اور شہر کی اذان سنائی نہ دے اگرچہ وہ ہر دن میں سفر بہت تھوڑا کرتا رہا ہو۔ ہاں اگر ہر دن اتنی کم مقدار مسافت طے کرے کہ اسے نہ کہا جائے کہ یہ مسافر ہے تو پھر وہ نماز پوری پڑھتا رہے گا۔ اور اس کے لیے احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ نماز قصر اور تمام دونوں پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۹۳۔ جو شخص کسی کے تابع ہے جیسے نوکر جو اپنے آقا کے تابع ہے یا بیوی کہ جو اپنے شوہر کے تابع ہے اگر اسے معلوم ہو کہ میرے آقا کا سفر آٹھ فرسخ (اٹھائیس میل) ہے تو وہ بھی نماز قصر پڑھے گا۔ اور اگر اسے معلوم نہ ہو کہ اس کے آقا و سردار کا سفر کتنا ہے تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس سے پوچھ لے جیسے وہ جواب دے اسی پر عمل کرے۔

مسئلہ ۱۲۹۴۔ جس شخص کا سفر کرنا کسی دوسرے کے اختیار میں ہو، جب اسے علم ہو یا گمان ہو کہ وہ چار فرسخ سے پہلے اس سے جدا ہو جائے گا تو پھر اسے نماز پوری پڑھنی چاہیئے۔

مسئلہ ۱۲۹۵۔ جس کسی شخص کا سفر کرنا کسی دوسرے کے اختیار میں ہو، جب اسے شک ہو کہ وہ اس سے چار فرسخ سے پہلے جدا ہو جائے گا یا نہ تو وہ بھی نماز پوری پڑھے۔ ہاں اگر اس کا یہ شک اس جہت سے ہو کہ وہ احتمال دیتا ہو کہ شاید اس کے سفر کرنے سے کوئی مانع ہو جائے۔ چنانچہ اگر اس کا یہ احتمال لوگوں کی نگاہوں

میں سے جا ہو تو پھر وہ نماز کو قصر پڑھے گا۔

تیسری شرط ۔ مسافر کو راستہ میں اپنے سفر کے قصد سے منحرف نہ ہونا چاہیئے پس اگر چار فرسخ کے پہنچنے سے پہلے اپنے سفر کرنے کے قصد سے پلٹ جائے ۔ یا اس کو سفر کرنے میں تردد ہو جائے تو پھر ایسا شخص نماز پوری پڑھے گا۔

مسئلہ ۱۲۹۶ ۔ اگر کوئی شخص چار فرسخ پر پہنچ کر اپنے سفر کرنے کے ارادہ سے منحرف ہو جائے اگر تو اس کا قصد یہ ہو کہ اسی جگہ پر رہ جائے یا دس دن رہنے کے بعد واپس پلٹ آئے یا وہاں رہنے اور واپس پلٹ آنے میں متردد ہو تو پھر وہ شخص ان صورتوں میں نماز پوری پڑھتا رہے گا۔

مسئلہ ۱۲۹۷ ۔ اگر کوئی شخص چار فرسخ (چودہ میل) پر پہنچ کر اپنے سفر کرنے کے ارادہ سے پلٹ جائے لیکن اس کا قصد یہ ہو کہ اسی دن یا رات کو واپس وطن کو لوٹ جائے گا تو پھر وہ شخص نماز کو قصر پڑھے اور اگر وہ اسی دن یا رات کو واپس نہ لوٹے لیکن اس کا ارادہ ہو کہ وہاں پر بھی دس دن سے کم رہ کر واپس چلا جائے تو اس شخص کے لیے جب تک ممکن ہو سکے احتیاط کی رعایت اس طرح کرے کہ وہ نماز پوری بھی اور قصر بھی دونوں پڑھتا رہے۔

مسئلہ ۱۲۹۸ ۔ اگر کوئی شخص کسی جگہ تک جانے کے ارادہ سے گھر سے چلا ہو لیکن تھوڑی دور جا کر اس کا ارادہ کسی دوسری جگہ جانے کا ہو جائے تو پھر وہ دیکھے گا کہ وہ جگہ اس کے محل سے کہ جہاں سے چلا ہے اگر آٹھ فرسخ (اٹھائیس میل) بنتی ہو تو پھر بھی وہ نماز کو قصر پڑھے گا۔

مسئلہ ۱۲۹۹ ۔ اگر کوئی شخص آٹھ فرسخ پہنچنے سے پہلے متردد ہو جائے کہ وہ آٹھ فرسخ تک جائے یا نہ جائے اور جب اس کو تردد عارض ہوا ہو وہ سفر بھی اس حالت میں کچھ نہ کر رہا ہو لیکن تھوڑی دیر بعد پھر اس کا ارادہ مصمم ہو جائے کہ اسے آٹھ فرسخ تک جانا چاہیئے تو پھر وہ شخص نماز کو اپنے آخری سفر تک قصر پڑھتا رہے۔

مسئلہ ۱۳۰۰ ۔ اگر کوئی شخص آٹھ فرسخ پہنچنے سے پہلے متردد ہو جائے کہ وہ باقی سفر کرے یا نہ لیکن وہ اسی تردد کی حالت میں بھی چلتا رہا ہو لیکن پھر اس کا ارادہ مصمم ہو جائے کہ اسے تردد والے مکان کے بعد سے اور آٹھ فرسخ جانا چاہیئے یا وہاں سے چار فرسخ تک جا کر اس دن یا رات کو واپس آ جانا چاہیئے تو پھر یہ شخص باقی اخیر سفر تک نماز کو قصر پڑھیگا

مسئلہ ۱۳۰۱ ۔ اگر کوئی شخص آٹھ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے متردد ہو جائے کہ اسے باقی سفر کرنا چاہیئے یا نہ اور اس تردد کی حالت میں کچھ راستہ بھی طے کرتا رہے، لیکن پھر اس کا ارادہ مصمم ہو جائے کہ اسے باقی سفر کرنا چاہیئے پس اگر باقی ماندہ سفر آٹھ فرسخ سے کم ہو اور وہ اس دن یا رات کو بھی واپس لوٹنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو اسے نماز پوری پڑھنی چاہیئے۔ ہاں اگر وہ راستہ جو تردد سے پہلے طے کر چکا ہے اور وہ باقی راستہ جو تردد کے بعد طے

کرتا ہے دونو آٹھ فرسخ ہو جاتے ہوں تو پھر اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ وہ دونوں نمازیں پڑھے یعنی قصر اور تمام دونوں کو پڑھتا رہے۔

چوتھی شرط۔ مسافر آٹھ فرسخ کے پہنچنے سے پہلے اپنے وطن سے نہ گزرے یا دس دن یا دس سے زیادہ آٹھ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے کہیں نہ ٹھہرے۔ پس اگر کسی مسافر کا گزر آٹھ فرسخ کے پہنچنے سے پہلے اپنے وطن سے ہو یا کہیں اس سے پہلے دس دن رہنے کا ارادہ ہو تو پھر ایسا مسافر نماز کو راستہ میں پوری پڑھے گا۔

مسئلہ ۱۳۰۲۔ جس شخص کو علم نہ ہو کہ اس کا گزر آٹھ فرسخ سے پہلے اپنے وطن سے ہو گا یا وہ کہیں اس سے پہلے دس دن رہے گا یا نہ تو ایسا شخص نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۰۳۔ جس شخص کا ارادہ ہو کہ آٹھ فرسخ کے پہنچنے سے پہلے اپنے وطن سے گزرے گا یا کہیں اس سے پہلے دس دن رہے گا یا وہ شخص جو ان دونوں باتوں کے متعلق علم نہ رکھتا ہو، یہ دونوں اگر راستہ میں اس ارادہ سے منحرف ہو جائیں یعنی اب ان کا ارادہ وطن سے گزرنے یا رہنے کا نہ ہو تو پھر وہ نماز کو پوری پڑھیں گے۔ ہاں جہاں سے ان کا یہ ارادہ ہوا ہے کہ وہ وطن سے نہ گزریں گے یا کہیں دس دن نہ رہیں گے وہاں سے اگلا سفر آٹھ فرسخ کا ہو یا چار فرسخ کا ہو اور وہ اسی دن یا رات کو واپس آنے کا ارادہ رکھتے ہوں تو پھر ان کو نماز قصر پڑھنی چاہیئے۔

پانچویں شرط۔ مسافر کا سفر کسی حرام کام کے لیے بھی نہ ہو۔ پس اگر کسی کا سفر حرام کام کے لیے جیسے چوری وغیرہ کے لیے ہو تو پھر وہ نماز پوری پڑھے۔ اسی طرح خود سفر فی ذاتہٖ حرام ہو جیسے کسی کے لیے سفر کرنا بسبب ضرر کے حرام ہو تو پھر وہ بھی نماز پوری پڑھے۔ اسی طرح اگر عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر یا لڑکا اپنے ماں باپ کے منع کرنے کے باوجود ایسا سفر کرے کہ جو اس لڑکے پر واجب نہ ہو تو اس کو بھی نماز پوری پڑھنی چاہیئے البتہ اگر وہ حج کے واجب سفر کو جائیں تو پھر نماز قصر پڑھیں گے اگرچہ ماں باپ یا شوہر منع بھی کر چکا ہو۔

مسئلہ ۱۳۰۴ ایسا سفر جو ماں باپ کے لیے موجب تکلیف ہو وہ حرام ہے اور اس میں نماز پوری پڑھنی ہو گی اور روزہ بھی رکھنا ہو گا۔

مسئلہ ۱۳۰۵۔ جس شخص کا سفر کسی حرام کام کے لیے بھی نہیں اور خود سفر بھی فی حد نفسہٖ حرام نہیں تو وہ نماز قصر پڑھے گا۔ اگرچہ اس سفر میں معصیت بجا لاتا جائے۔ جیسے کسی کی غیبت سفر میں کرتا جائے یا شراب پیتا جائے۔

مسئلہ ۱۳۰۶ - اگر کوئی شخص اس لیے سفر کرے کہ جس سے وہ ایک واجب کو چھوڑ سکے تو وہ نماز کو پوری پڑھے گا۔ مثلاً کوئی شخص مقروض اس لیے سفر اختیار کرتا ہے کہ اس سے قرضخواہ اپنے قرض کا مطالبہ کرتا ہے اور وہ اس کے ادا کرنے پر قدرت بھی رکھتا ہے اور وہ شخص سفر کی حالت میں قرض کو ادا نہ کر سکتا ہو بلکہ وہ اس لیے سفر کر رہا ہے تاکہ وہ قرض ادا نہ کرے تو ایسا شخص نماز پوری پڑھے گا۔ ہاں اگر کسی واجب کے چھوڑنے کی غرض سے سفر اختیار نہ کرے۔ اگرچہ واجب بھی اس سے اس حالت میں قہراً ترک ہو جائے گا تو اس شخص کے لیے احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ وہ نماز قصر اور تمام دونوں پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۰۷ - اگر کسی کا سفر تو حرام نہ ہو لیکن وہ سواری کہ جس پر سوار ہے غصبی ہو یا وہ زمین کہ جس پر چل رہا ہے غصبی ہو تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ دونوں نمازیں پڑھے یعنی قصر اور تمام دونوں پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۰۸ - جو شخص کسی ظالم کے ساتھ سفر کر رہا ہے اور وہ اس سفر کرنے میں ناچار و مجبور بھی نہ ہو اگر اس کا یہ سفر کرنا ظالم کے ظلم میں مدد دینے کے لیے ہو تو پھر وہ شخص نماز پوری پڑھے اور اگر وہ سفر کرنے پر مجبور کیا گیا ہو یا اس کے سفر کرنے کی غرض کسی مظلوم کو چھڑانا ہو تو پھر وہ نماز قصر پڑھے گا۔

مسئلہ ۱۳۰۹ - جو شخص سیر و سیاحت کے لیے سفر کرے وہ حرام نہیں ہے اور وہ نماز بھی اپنے سفر میں قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۱۰ - اگر لہو اور خوش طبعی کے لیے شکار کو جائے تو پھر نماز پوری پڑھے۔ اور اگر معاش کے حاصل کرنے کے لیے شکار کو جائے تو پھر نماز قصر پڑھے اور اگر مال یا کسب کو زیادہ کرنے کی غرض سے شکار کو جائے تو پھر اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ نماز قصر اور تمام دونوں پڑھے۔ لیکن روزہ نہ رکھے اگر یہ سفر ماہ مبارک میں واقع ہو۔

مسئلہ ۱۳۱۱ - جو شخص کسی حرام کے لیے سفر کر گیا تھا، جب اس سفر سے پلٹے اگر تو وہ اس حرام سے توبہ کرے تو پھر نماز قصر پڑھے اور اگر توبہ نہ کرے تو پھر نماز پوری پڑھے لیکن پھر بھی اس کے لیے احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ وہ دونوں نمازیں پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۱۲ - جس شخص کا سفر معصیت کا ہو اگر وہ راستہ میں اس گناہ کے قصد سے پلٹ جائے تو پھر باقی ماندہ سفر آٹھ فرسخ ہو یا چار فرسخ ہو اور وہ اسی دن یا رات کو واپس آنے کا ارادہ رکھتا ہو تو پھر وہ شخص نماز قصر پڑھے گا۔

مسئلہ ۱۳۱۳۔ جب کسی شخص نے معصیت کے ارادہ سے سفر نہ کیا ہو لیکن راستہ میں اس کا ارادہ معصیت کے لیے سفر کرنے کا ہو جائے تو پھر وہ اب سے نماز پوری پڑھے گا۔ لیکن وہ قصر نمازیں جو پڑھ چکا ہے وہ صحیح ہیں۔

چھٹی شرط۔ مسافر ان لوگوں میں سے نہ ہو کہ جو صحرانشین ہوتے ہیں اور ہمیشہ بیابانوں میں پھرتے رہتے ہیں، جہاں ان کو پانی و گھاس مل جائے ٹھہر جاتے ہیں اور پھر وہاں سے دوسری جگہ چلے جاتے ہیں کیونکہ ایسے لوگوں کو اپنے ان سفروں میں نماز پوری پڑھنی ہوگی۔

مسئلہ ۱۳۱۴۔ اگر کوئی بادیہ نشین اس غرض سے سفر کرے کہ وہ ایسی جگہ ڈھونڈے کہ جو حیوانات کے لیے چراگاہ وغیرہ ہو تو اگر اس کا یہ سفر آٹھ فرسخ ہو، تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ دونوں نمازیں پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۱۵۔ اگر صحرانشین زیارت یا حج یا تجارت کے لیے سفر کرے تو پھر وہ نماز قصر پڑھے گا۔

ساتویں شرط۔ کسی کا سفر کرنا شغل اور کاروبار نہ ہو۔ لہٰذا شتربان، ملاح، ڈرائیور وغیرہ جب دوسری دفعہ سفر کو جائیں گے تو وہ نماز پوری پڑھیں گے۔ اگرچہ وہ سفر اپنے گھر کے اسباب وغیرہ لے آنے کے لیے بھی کیوں نہ ہو کریں۔ لیکن پہلے سفر میں اگرچہ وہ کتنا ہی طولانی کیوں نہ ہو نماز قصر پڑھیں گے۔

مسئلہ ۱۳۱۶۔ جس شخص کا سفر کرنا کاروبار ہے اگر وہ کسی اور کام کے لیے سفر کرے مثلاً زیارت کو جائے یا حج وغیرہ کے لیے جائے تو پھر وہ ایسے سفر میں نماز قصر پڑھے گا۔ ہاں اگر کوئی ڈرائیور اپنی موٹر کو زیارت یا حج کے لیے کرایہ پر دے اور اس کے ضمن میں خود بھی حج یا زیارت کر لے گا تو وہ ایسے سفر میں بھی نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۱۷۔ وہ شخص جو حاجیوں کو لے کر حج کراتا ہے اگر تو یہ اس کا کاروبار شغل مسافرت ہو تو وہ ایسے سفر میں نماز پوری پڑھے گا اور اگر اس کا سفر کرنا شغل نہ ہو تو پھر وہ ایسے سفر میں نماز قصر پڑھے گا۔

مسئلہ ۱۳۱۸۔ جو شخص حاجیوں کو مکہ معظمہ دور دور سے لے جاتا ہے اگر وہ سارا سال یا اکثر حصہ سال کا راستہ میں رہتا ہے تو وہ بھی نماز پوری پڑھے گا۔

مسئلہ ۱۳۱۹۔ جس شخص کا سال کے کچھ حصہ میں کاروبار سفر کرنا ہو جیسے ڈرائیور جو سردیوں میں یا صرف گرمیوں میں اپنی موٹر وغیرہ کو کرایہ پر دیتا ہے۔ تو اسے بھی ایسے سفر میں نماز پوری پڑھنی چاہیئے۔ بلکہ اس کے لیے احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ وہ اس میں دونوں نمازیں پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۲۰۔ وہ ڈرائیور یا گرداور مثل ڈاکیہ وغیرہ کہ جو دو تین فرسخ تک آمد و رفت کرتا ہے اگر اسے کسی

وقت اتفاقاً آٹھ فرسخ تک سفر کرنا پڑے تو وہ نماز قصر پڑھے گا اور اگر ایسے شخص کو عام لوگ یہی کہیں کہ اس کا کام سفر ہے تو پھر ایسا شخص بھی جب آٹھ فرسخ تک جائے تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ دونوں نمازیں (قصر اور تمام) پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۲۱۔ جس شخص کا شغل اور کاروبار سفر ہے جب وہ دس دن اپنے وطن میں ٹھہر جائے خواہ پہلے سے ہی دس دن تک وطن میں رہنے کا قصد رکھتا ہو یا اس کا قصد نہ رکھتا ہو لیکن اتفاقاً اسے دس دن رہنا پڑ گیا ہو وہ اس دن کے بعد جو پہلا سفر کرے گا اس میں نماز قصر پڑھے گا۔ اور پھر دوسرے اور اس کے بعد والے سفر میں نماز تمام پڑھے گا۔

مسئلہ ۱۳۲۲۔ جس شخص کا شغل سفر ہو، جب وطن کے علاوہ کسی جگہ دس دن ٹھہر جائے۔ اور اس کا ابتداء ہی سے وہاں دس دن ٹھہرنے کا قصد ہو تو وہ اس کے بعد والے پہلے سفر میں نماز قصر پڑھے گا، اور اس کے بعد تمام پڑھنی شروع کرے گا۔ اور اگر اس کا پہلے سے وہاں دس دن رہنے کا قصد نہ ہو لیکن اتفاقاً اسے وہاں اتنی مدت ٹھہرنا ہو گیا ہو تو پھر اس کے بعد پہلے سفر میں بھی نماز پوری پڑھے گا۔ اگرچہ اس کے لیے اس صورت میں احتیاط مستحب دونوں نمازوں کے پڑھنے میں ہے

مسئلہ ۱۳۲۳۔ جس شخص کا شغل سفر ہو اگر اسے شک ہو کہ وہ وطن میں یا کسی دوسری جگہ دس دن ٹھہرا ہے یا نہ تو وہ نماز کو تمام پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۲۴۔ جو شخص ملکوں کی سیر و سیاحت کرتا رہتا ہے اور کسی جگہ کو اس نے اپنا وطن قرار نہیں دیا ہوا ہو وہ شخص ہمیشہ نماز پوری پڑھے گا۔

مسئلہ ۱۳۲۵۔ جس شخص کا شغل سفر نہیں ہے۔ لیکن وہ کسی شہر یا دیہات میں کوئی خاص جنس رکھتا ہے کہ جس کے لیے اسے چند سفر پے در پے کرنے پڑتے ہوں تو وہ شخص ایسے سفروں میں نماز قصر پڑھے گا۔ واللہ اعلم۔

مسئلہ ۱۳۲۵۔ جب کوئی شخص ایک وطن کی وطنیت کو چھوڑ کر ایسی جگہ جا رہا ہو کہ جس کو اب کے اپنے لیے وطن قرار دینا چاہتا ہو تو اسے اس سفر میں بھی نماز قصر پڑھنی چاہیئے جب کہ اس کا شغل سفر کرنا نہ ہو۔

آٹھویں شرط۔ مسافر نماز قصر تب پڑھنی شروع کرے گا جب وہ حد ترخص سے نکل جائے یعنی جب وطن سے یا اس جگہ سے کہ جہاں دس دن کے رہنے کا قصد کیا ہوا تھا سفر کر کے ایسی جگہ پہنچ جائے کہ اس وطن یا شہر کی اذان سنائی نہ دیتی ہو اور دیواریں دکھائی نہ دیتی ہوں اور اسی کو حد ترخص کہتے

ہیں۔ لیکن یہ تب ہو کہ جب ہوا میں گرد و غبار یا کوئی دوسری چیز جو آواز کے سننے یا دیواروں کے دیکھنے سے مانع ہوتی ہیں نہ ہو۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ اتنا دور نکل جائے کہ شہر کے منارے اور گنبدیں وغیرہ بھی دکھائی نہ دے رہی ہوں یا دیواریں بالکل ناپید ہوں بلکہ اتنا کافی ہے کہ دیواریں سالم اچھی طرح سے معلوم نہ ہو سکیں۔

مسئلہ ۱۳۲۷ ۔ جو شخص سفر کو جا رہا ہے اگر ایسی جگہ دور نکل جائے کہ دیواریں دکھائی نہ دے رہی ہوں۔ لیکن ابھی اذان کی آواز سنائی دی جا سکے یا اذان کی آواز تو وہاں سنائی نہ دے لیکن دیواریں دکھائی دے رہی ہوں تو اگر وہ اتنے فاصلہ پر نماز پڑھنا چاہے تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ وہاں دونوں نمازیں پڑھے (قصر اور تمام)

مسئلہ ۱۳۲۸ ۔ جب کوئی مسافر اپنے وطن کو واپس آ جائے جب ایسی جگہ پہنچ جائے کہ وہاں سے شہر کی دیواریں دکھائی دے رہی ہوں اور اذان کی آواز سنائی دے رہی ہو تو اسے وہاں پر اگر نماز ادا کرنا چاہے تو پوری پڑھنی ہوگی اسی طرح جب مسافر ایسے شہر کے قریب پہنچ جائے کہ جہاں پر دس دن کے رہنے کا قصد رکھتا ہو جب اتنا فاصلہ رہ گیا ہو کہ اس شہر کی دیواریں دکھائی جا سکیں، اور اذان سنائی دے سکے تو وہ اس جگہ پر اگر نماز پڑھنا چاہتا ہو تو نماز پوری پڑھے گا۔ اگرچہ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ نماز کو ذرا تاخیر کر دے تا کہ گھر اور محل اقامت میں پہنچ کر ادا کرے یا وہاں پر دونوں نمازوں کو جمع کرے۔

مسئلہ ۱۳۲۹ ۔ جب کوئی شخص ایسے شہر سے سفر کرے جو بہت بلند جگہ پر واقع ہو کہ اس کی دیواریں دور تک دکھائی دیتی رہتی ہوں یا شہر ایسا نیچے واقع ہو کہ تھوڑی دور جانے پر اس کی دیواریں گم ہو جاتی ہوں تو پھر ایسے شہر کو عام شہروں کی طرح ہموار سطح پر فرض کر کے اتنی دور جب پہنچ جائے کہ ہموار شہروں کی دیواریں دکھائی نہ دی جا سکتی ہوں تو وہاں نماز کو قصر پڑھ سکے گا۔

مسئلہ ۱۳۳۰ ۔ اگر ایسے شہر سے مسافرت کرے کہ جو دیواریں یا مکان نہ رکھتا ہو تو پھر جب اتنی دور پہنچ جائے کہ اگر اس محل پر مکان یا دیواریں ہوتیں تو دکھائی نہ دی جا سکتیں تو وہاں پر نماز قصر پڑھنا شروع کر دے۔ (م چنی)

مسئلہ ۱۳۳۱ ۔ اگر شہر سے اتنا دور نکل جائے کہ اسے شک ہو کہ جو آواز سنائی دے رہی ہے یہ اذان کی آواز ہے یا کسی دوسری چیز کی، تو وہاں پر نماز قصر پڑھ سکتا ہے۔ لیکن اگر اسے یہ تو معلوم ہو جائے کہ یہ آواز اذان کی ہے، اگرچہ اس کے کلمات وحروف میں تمیز نہ دے سکتا ہو تو پھر ایسی دوری پر نماز پوری پڑھے گا۔

مسئلہ ۱۳۳۲ ۔ اگر اتنی دور پہنچ جائے کہ جہاں پر گھروں میں دی ہوئی اذان تو سنائی نہ دے رہی ہو

لیکن شہر کی اذان جو عادتاً بلند جگہ پر دی جاتی ہے سنائی دے رہی ہو تو وہاں پر نماز قصر نہیں پڑھ سکتا

مسئلہ ۱۳۳۳۔ اگر ایسی جگہ پر پہنچ جائے کہ شہر کی عام اذان جو عام عادت کے لحاظ سے بلندی پر ہوتی ہے سنائی نہ دے رہی ہو لیکن ایک خاص اس شہر کی اذان سنائی دی جا رہی ہو کہ جو بالکل خلاف عادت بہت زیادہ بلند جگہ پر دی جاتی ہے تو پھر وہاں پر نماز قصر پڑھنی چاہیئے۔

مسئلہ ۱۳۳۴۔ اگر کسی کی بینائی یا قوتِ شنوائی یا کسی کی اذان کی آواز عام انسانوں سے علیحدہ زیادہ قوی واقع ہوئی ہو تو ایسی صورت میں ایسی جگہ پر پہنچ کر نماز قصر پڑھنی چاہیئے کہ جہاں عام عادت کے انسانوں کی بینائی شہر کی دیواریں نہ دیکھ سکتی ہوں اور متوسط کان وہاں پر شہر کی اذان نہ سن سکتے ہوں۔

مسئلہ ۱۳۳۵۔ جب کوئی شخص سفر کو نکلے اور ایسی جگہ پہنچ جائے کہ جس کے متعلق شک ہو کہ وہ حد ترخص سے نکل چکا ہے یا نہ، یعنی اب ایسی جگہ ہے کہ جہاں اذان کی آواز سنائی نہیں دیتی اور شہر کی دیواریں دکھائی نہیں دیتیں یا نہ تو اسے ایسی جگہ پر نماز پوری پڑھنی چاہیئے اور سفر سے لوٹنے کے وقت ایسی جگہ پہنچنے پر نماز کو قصر پڑھے گا۔

مسئلہ ۱۳۳۶۔ ایسا مسافر کہ جس کا گزر اپنے وطن سے ہوتا ہے جب وطن سے اتنا دور رہ جائے کہ اس کی اذان کی آواز سنائی دے رہی ہو اور دیواریں نظر آ رہی ہوں تو وہ وہاں پر نماز پوری پڑھے گا۔ **مسئلہ ۱۳۳۷۔** جب مسافرت کے دوران اپنے وطن پہنچ جائے تو جب تک وطن رہے نماز پوری پڑھیگا۔ اور اگر وہ ایسی جگہ سے آگے آٹھ فرسخ جانا چاہے یا چار فرسخ کا قصد ہو کر اسی دن یا رات وہیں پر واپس آجائے گا تو وہ اسی جگہ سے جب اتنی دور پہنچ جائے کہ وطن کی دیواریں نظر نہ آئیں اور وطن کی آواز سنائی نہ دے تو تب نماز قصر پڑھ سکے گا

مسئلہ ۱۳۳۸۔ جس جگہ کو انسان نے اپنی رہائش و زندگی و موت کے لیے اختیار کر لیا ہو وہی جگہ اس انسان کا وطن ہوتا ہے۔ خواہ وہاں پر پیدا ہوا ہو یا نہ، خواہ وہ جگہ ماں باپ کا وطن بھی ہو یا نہ فقط اس نے صرف اپنی زندگی و موت وغیرہ کے لیے جائے رہائش قرار دے رکھا ہے۔

مسئلہ ۱۳۳۹۔ اگر کسی شخص کا قصد ہو کہ فلاں جگہ ایک مدت رہے گا اور بعد میں کسی دوسری جگہ چلا جائے گا تو وہ جگہ اس کا وطن نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۳۴۰۔ جب کسی جگہ کو انسان نے اپنی زندگی کے لیے جائے رہائش ان لوگوں کی طرح قرار دے رکھا ہو کہ جن کا وہ جگہ وطن ہے کہ جب بھی وہ شخص اس جگہ سے مسافرت کرے گا تو واپس لوٹ کر وہیں

ہی آئے گا۔ اگرچہ اس کا یہ قصد بھی نہ ہو کہ وہ ہمیشہ وہیں رہے۔ تو ایسی جگہ بھی انسان کا وطن شمار ہونے لگے گا (یعنی وہ بھی اس کا وطن ہے)

مسئلہ ۱۳۴۱۔ جو شخص دو جگہوں پر زندگی بسر کرتا ہے مثلاً چھ ماہ گرمیوں کے ایک جگہ اور چھ ماہ سردیوں کے دوسری جگہ بود و باش رکھتا ہے تو دونوں اس کے وطن ہو جائیں گے۔ بلکہ اگر کسی نے دو سے زیادہ شہروں کو اپنا محلِ رہائش قرار دے رکھا ہو تو وہ سب اس کے وطن قرار پائیں گے۔ (م۔محق)

مسئلہ ۱۳۴۲۔ جب کسی انسان کی کسی جگہ پر کوئی ملک و جائداد ہو اور وہ چھ ماہ اس ملک و جائداد میں رہ بھی چکا ہو تو وہ جگہ اس کا وطن ہوگا۔ جب تک اس کی ملکیت وہاں پہ باقی رہے گی۔ پس جب بھی مسافرت کی حالت میں وہاں پہ پہنچ جائے تو اسے نماز پوری پڑھنی ہوگی۔

مسئلہ ۱۳۴۳۔ اگر کوئی انسان ایسی جگہ پہ پہنچ جائے کہ کسی وقت وہ جگہ اس کا وطن تھا لیکن اب وہ اس کی وطنیت کو چھوڑ چکا ہے تو وہاں پر اسے نماز پوری نہیں پڑھنی چاہیئے۔ اگرچہ اس شخص نے اپنے لیے کوئی دوسری جگہ ابھی تک وطن بھی قرار نہ دے رکھی ہو۔

مسئلہ ۱۳۴۴۔ جس مسافر کا کسی جگہ دس دن رہنے کا ارادہ ہو یا اسے معلوم ہو کہ اسے اس جگہ بغیر اس کے ارادے کے دس دن رہنا ہوگا تو اسے وہاں پر نماز پوری پڑھنی چاہیئے۔

مسئلہ ۱۳۴۵۔ جو شخص کسی جگہ دس دن رہنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اس کے لیے ضروری نہیں کہ پہلی رات اور گیارہویں رات کے رہنے کا بھی اس کا قصد ہو۔ پس جب اس کا ارادہ صبح سے لے کر دسویں دن کے غروب تک رہنے کا ارادہ ہو جائے تو اسے نماز وہاں پہ پوری پڑھنی ہوگی۔ ہاں اگر اس کا پہلے دن کے ظہر سے لے کر گیارہویں دن کی ظہر تک رہنے کا ارادہ ہو تو پھر اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ نماز قصر اور تمام دونوں کو وہاں پر پڑھتا رہے۔

مسئلہ ۱۳۴۶۔ جس مسافر کو دس دن ایک جگہ رہنے کی وجہ سے نماز پوری پڑھنے کا حکم ہے وہ وہ ہے کہ جو ایک ہی شہر میں دس دن رہنے کا قصد رکھتا ہو۔ پس اگر اس کا قصد دو یا تین جگہوں کو ملا کر دس دن رہنے کا ہو تو پھر اسے نمازِ قصر پڑھنی ہوگی۔ مثلاً جو نجفِ اشرف اور کوفہ کو ملا کر دس دن رہنے کا قصد رکھتا ہو یا لاہور اور علاقہ نواب صاحب کو ملا کر دس دن تک رہے گا تو پھر اسے ان جگہوں پر نمازِ قصر پڑھنی ہوگی۔

مسئلہ ۱۳۴۷۔ جو شخص کسی جگہ دس دن رہنے کا قصد رکھتا ہو لیکن پہلے ہی سے اس کا یہ قصد ہو کہ وہاں سے

اس شہر کے باہر اطراف میں بھی جائے گا، اگر وہ طرف اس شہر سے اتنی دور ہو کہ شہر کی اذان وہاں سنائی نہ دیتی ہو اور شہر کی دیواریں بھی وہاں سے دکھائی نہ دیتی ہوں، اگرچہ وہاں جا کر اسی دن میں واپس لوٹ آئے تو اسے اس صورت میں ان دس دنوں میں نماز قصر پڑھنی چاہیئے اور اگر وہ محل شہر سے اتنا دور نہ ہو تو پھر اسے نماز ان دس دنوں میں پوری پڑھنی چاہیئے۔

مسئلہ ۱۳۴۸۔ جس شخص کا ارادہ کسی جگہ دس دن کے رہنے کا مصمم نہ ہو بلکہ اس کا ارادہ یہ ہو کہ اگر رہنے کا مکان اچھا مل گیا یا اسے کوئی اچھا دوست مل گیا تو وہاں دس دن رہے گا ورنہ نہ، تو اسے اس تردد کے دوران نماز قصر پڑھنی چاہیئے۔

مسئلہ ۱۳۴۹۔ جو شخص کسی جگہ دس دن رہنے کا مصمم ارادہ رکھتا ہو اگرچہ وہ یہ احتمال بھی دیتا ہو کہ شاید اس کے رہنے سے کوئی مانع موجود ہو جائے تو پھر بھی اسے وہاں نماز پوری پڑھنی چاہیئے۔

مسئلہ ۱۳۵۰۔ جس شخص کو علم ہو کہ آخر مہینے سے دس دن یا زیادہ ابھی باقی ہیں اور وہ یہ قصد کر کے کسی جگہ رہ جائے کہ وہاں آخر مہینے تک رہے گا تو پھر اسے نماز پوری پڑھنی چاہیئے۔ اور اگر اسے آخر مہینے سے کتنے دن باقی ہیں کا علم نہ ہو اور پھر وہ اس قصد سے رہے کہ وہاں آخر مہینے تک رہے گا تو پھر اسے وہاں نماز قصر پڑھنی چاہیئے اگرچہ وہ جس دن سے یہ قصد کر کے رہنے لگا ہے اور آخر مہینے تک دس دن یا اس سے زیادہ بھی ہوں۔

مسئلہ ۱۳۵۱۔ اگر کوئی مسافر دس دن رہنے کا قصد کر کے کہیں ٹھہرے لیکن ایک چار رکعتی نماز پڑھ لینے سے پہلے وہ وہاں کے رہنے سے منحرف ہو جائے یا وہ وہاں رہنے اور نہ رہنے میں متردد ہو جائے تو پھر اسے وہاں نماز قصر پڑھنی چاہیئے۔ ہاں اگر ایک نماز چار رکعت والی وہاں پڑھ لے اور پھر یہ صورت پیش آئے تو وہ جب تک اس جگہ پر باقی ہے نماز پوری پڑھے گا۔

مسئلہ ۱۳۵۲۔ جو مسافر کسی جگہ دس دن کے ارادہ سے ٹھہرے اور وہ روزہ رکھ لے لیکن ظہر کے بعد وہاں رہنے سے منحرف ہو جائے، اگر تو وہ ایک نماز چار رکعتی وہاں پڑھ چکا ہے تو اس کا وہ روزہ صحیح ہو گا اور جب تک وہ وہاں رہے گا نماز کو بھی تمام پڑھے گا۔ اور اگر اس نے وہاں ایک چار رکعتی نماز نہ پڑھی ہو تو صرف اس کا وہ روزہ صحیح ہے، لیکن نماز کو وہ قصر پڑھے اور اس کے بعد روزہ بھی نہ رکھے۔ (م۔ع)

مسئلہ ۱۳۵۳۔ جو مسافر کسی جگہ دس دن کے ارادہ سے رہے اور پھر اس قصد سے منحرف ہو جائے لیکن اسے شک ہو کہ وہ اس قصد سے منحرف ہونے سے پہلے ایک نماز چار رکعتی پڑھ چکا ہے یا نہ

تو پھر اسے نماز قصر ہی پڑھتے رہنا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۳۵۴۔ اگر کوئی مسافر اس نیت سے کہ اس نے یہاں نہیں رہنا نماز قصر شروع کر دے لیکن نماز کی حالت میں اس کا وہاں دس دن رہنے کا ارادہ ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ اسی نماز کو چار رکعتی تمام کرے۔ (م محقق)

مسئلہ ۱۳۵۵۔ اگر کوئی مسافر اس نیت سے کہ اس نے وہاں دس دن رہنا ہے نماز شروع کر دے لیکن نماز کی حالت میں وہاں دس دن رہنے کا ارادہ نہ رہے اگر تو وہ ابھی تیسری رکعت میں شروع نہ ہوا ہو تو اسے چاہیئے کہ اسی نماز کو قصر کر دے اور پھر اس کے بعد والی نمازیں بھی قصر پڑھے اور اگر وہ تیسری رکعت میں شروع ہو چکا ہو لیکن ابھی اس کے رکوع تک نہ پہنچا ہو تو پھر اس کی یہ نماز باطل ہے اور پھر جب تک وہ اسی جگہ پر رہتا رہے نماز قصر پڑھے گا۔ اور اگر وہ تیسری رکعت کے رکوع تک پہنچ چکا ہو تو پھر اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس نماز کو چار رکعت تمام کرے اور پھر دوبارہ اسی نماز کو قصر بھی پڑھے اور جب تک وہاں موجود ہے نماز قصر اور تمام دونوں پڑھتا رہے۔

مسئلہ ۱۳۵۶۔ جس مسافر نے کسی جگہ دس دن رہنے کا قصد کیا ہو اگر وہ وہاں پر دس دن سے زیادہ رہ جائے تو پھر جب تک وہاں موجود ہے نماز کو تمام پڑھتا رہے اور اس پر دوسرے دس دن کے رہنے کا علیحدہ قصد کرنا ضروری نہیں۔ (م محقق)

مسئلہ ۱۳۵۷۔ جس مسافر نے کسی جگہ دس دن رہنے کا قصد کر لیا ہو تو پھر اس پر روزہ رکھنا بھی واجب ہے اگر وہ دن ماہ مبارک کے ہوں۔ اور وہ شخص وہاں پر اس حالت میں مستحب روزے بھی رکھ سکتا ہے اور نماز جمعہ اور ظہر و عصر کے نوافل بھی پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۳۵۸۔ جس مسافر نے کسی جگہ دس دن رہنے کا قصد کر لیا ہو اور ایک نماز چار رکعتی بھی پڑھ لی ہو پھر اس کا ارادہ ہو جائے کہ وہ وہاں سے اتنی دور کہیں جائے کہ جو چار فرسخ (چودہ میل) سے کم تر ہو اور پھر واپس آ کر پہلی جگہ پر دوبارہ دس دن تک رہنے تو وہ جب وہاں سے جائے اور واپس آئے نماز کو تمام پڑھے گا۔ اور واپس آ کر بھی نماز پوری پڑھتا رہے گا۔ ہاں اگر اس کا ارادہ واپسی پر دس دن رہنے کا نہ ہو تو پھر جب وہاں سے چلے اور جتنی مدت باہر رہے اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ وہ دونوں نمازیں (قصر اور تمام) پڑھتا رہے۔ ہاں واپس لوٹنے کے وقت اور پہلی جگہ پہنچ جانے کے بعد دونوں وقتوں میں نماز قصر پڑھے گا۔

مسئلہ ۱۳۵۹ ۔ جس مسافر نے کسی جگہ دس دن رہنے کا قصد کیا ہو اگر وہ ایک چار رکعتی نماز وہاں پڑھ چکنے کے بعد کسی دوسری جگہ جو آٹھ فرسخ سے کم ہے جانا چاہے اور پھر وہاں پر دس دن تک رہنا بھی چاہتا ہو تو اسے چاہیئے کہ جاتے اور اس دوسرے محل میں کہ جہاں دس دن رہنا چاہتا ہے نماز پوری پڑھے۔ ہاں اگر دوسری جگہ کہ جہاں جانا چاہتا ہے آٹھ فرسخ (اٹھائیس میل) یا اس سے زیادہ ہو لیکن وہ وہاں دس دن نہ رہنا چاہتا ہو تو اس وقت پہلی جگہ سے حرکت کرنے کے وقت اور دوسری جگہ کے رہنے کے دنوں میں نماز قصر پڑھے گا۔

مسئلہ ۱۳۶۰ ۔ جو مسافر کسی جگہ دس دن رہنے کا قصد کر چکا ہو اور ایک چار رکعتی نماز بھی وہاں پڑھ چکا ہو، پھر اس کا ارادہ ہو جائے کہ وہاں سے ایک دوسری جگہ جو چار فرسخ سے کم ہے جائے لیکن اسے اس میں تردّد ہو کہ پہلی جگہ واپس لوٹ آئے یا نہ یا وہ پہلی جگہ کی طرف واپس آنے سے بالکلیہ غافل ہو یا اس کا ارادہ ہو کہ وہ واپس پہلی جگہ آئے لیکن متردّد ہو کہ وہاں دس دن رہے یا نہ یا وہاں پر دس دن رہنے اور وہاں سے سفر کرنے سے بالکلیہ غافل ہو تو وہ ان تمام صورتوں میں پہلی جگہ سے چلنے کے وقت سے لے کر واپس لوٹنے کے وقت تک اور لوٹ آنے کے بعد اپنی نمازیں پوری پڑھتا رہے۔

مسئلہ ۱۳۶۱ ۔ اگر کسی نے اس خیال سے کہیں پر دس دن رہنے کا قصد کر لیا ہو کہ اس کے ساتھی بھی وہاں پر دس دن رہیں گے، جب وہ ایک نماز چار رکعتی پڑھ چکے تو اسے معلوم ہو کہ اس کے ساتھی یہاں پر دس دن نہیں رہیں گے اور وہ بھی وہاں پر دس دن رہنے کے قصد سے پلٹ جائے لیکن اسے چاہیئے کہ جب تک وہاں موجود ہے اپنی نمازیں پوری پڑھتا رہے۔

مسئلہ ۱۳۶۲ ۔ اگر کوئی مسافر شخص آٹھ فرسخ (اٹھائیس میل) سفر کر چکنے کے بعد کسی شہر میں تیس دن تک متردّد رہ جائے کہ آج جانا ہے یا کل تو وہ شخص جب تک تیس دن پورے نہیں ہوتے نماز قصر پڑھتا رہے لیکن جب ہی تیس دن پورے ہو جائیں تو اسے نماز پوری پڑھنی چاہیئے اگرچہ وہ تھوڑا ہی وقت بعد میں وہاں کیوں نہ رہے ہاں اگر اس نے آٹھ فرسخ کا سفر ابھی تمام نہ کیا ہو کہ وہ کہیں پر آگے جانے سے متردّد ہو جائے کہ وہاں سے آگے جائے یا نہ تو اسے جس وقت سے آگے جانے سے تردّد ہوا ہے نماز پوری پڑھنی شروع کر دینی چاہیئے۔

مسئلہ ۱۳۶۳ ۔ جس مسافر نے کسی جگہ نو دن یا اس سے کم رہنا ہو، اگر وہ وہاں نو دن یا کم رہ چکے، پھر اس کا ارادہ وہاں پہ نو دن یا کم تر رہنے کا ہو جائے اسی طرح سے جب تک تیس دن پورے نہیں ہوتے وہ نماز قصر پڑھتا رہے گا اور جب بھی اکتیسواں دن شروع ہوگا اسے نماز پوری پڑھنی ہوگی۔ اگرچہ وہ پھر تھوڑی

ہی مدت کیوں نہ رہے۔

مسئلہ ۱۳۶۴۔ جس مسافر کو کہا گیا ہے کہ تیس دن متردّد رہ چکنے کے بعد وہ پوری نماز پڑھنی شروع کر دے یہ تب ہے کہ جب ایک ہی جگہ تیس دن تک متردّد رہ جائے۔ اگر وہ متعدد جگہ پر متردّد رہ جائے کہ تمام جگہوں کے تردّد والے دن ملائے جائیں تو تیس دن بن جاتے ہوں تو پھر اسے پھر بھی تیس دن ایسے ختم ہونے کے بعد نماز قصر ہی پڑھنی ہو گی۔

مختلف مسائل

مسئلہ ۱۳۶۵۔ ہر مسافر ان چار جگہوں پہ نماز پوری بھی پڑھ سکتا ہے اور قصر بھی، جو چاہے اس کے اختیار میں ہے:۔

(۱) مسجد الحرام مکّہ معظمہ، (۲) مسجد نبوی مدینہ منوّرہ (۳) مسجد کوفہ۔ اگر ان کی ان جگہوں پر نماز پڑھنا چاہے کہ جو پہلے ان مساجد کی جزو نہیں تھی، بعد میں اسے ان مساجد میں ملا دیا گیا ہے تو پھر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس جگہ پہ نماز قصر پڑھے (۴) حائر سیّد الشہدا امام حسین علیہ السلام کربلائے معلّی۔ ہاں احتیاط واجب اسی میں ہے کہ آنحضرت کی ضریح مقدس سے ذرا زیادہ ہٹ کر نماز پڑھنا چاہیئے تو پھر قصر ہی پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۶۶۔ جو شخص مسافر ہو اور اسے یہ بھی علم ہو کہ مسافر کو نماز قصر پڑھنی ہوتی ہے، اگر ایسا شخص ان چار جگہوں کے علاوہ کہ جہاں انسان مخیّر ہوتا کہیں جان بوجھ کر نماز پوری پڑھ لے تو اس کی نماز باطل ہے اسی طرح اگر وہ اس چیز کو بھول جائے کہ مسافر کے لیے نماز کون سی ہوتی ہے قصر یا تمام اور پھر وہ نماز تمام پڑھ دے تو اس کی نماز بھی باطل ہے۔

مسئلہ ۱۳۶۷۔ جو شخص جانتا ہو کہ وہ مسافر ہے اور یہ بھی جانتا ہو کہ مسافر کو نماز قصر پڑھنی ہوتی ہے، لیکن اس کے باوجود وہ بھول جائے اور نماز پوری پڑھ بیٹھے تو اس کی نماز بھی باطل ہے۔

مسئلہ ۱۳۶۸۔ وہ مسافر کہ جس کو یہ علم نہ ہو کہ مسافر کو نماز قصر پڑھنی ہوتی ہے اگر نماز پوری پڑھ لے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۳۶۹۔ وہ مسافر کہ جسے علم ہو کہ مسافر کو نماز قصر پڑھنی ہوتی ہے لیکن وہ سفر کی بعض خصوصیات سے جاہل ہو مثلاً یہ نہ جانتا ہو کہ اس سفر کے لیے آٹھ فرسخ ہونا ضروری ہوتا ہے، اگر ایسا آدمی باوجود واقع

میں پورے سفر ہونے کے نماز پوری پڑھ سے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۳۷۰ ۔ جو مسافر جانتا ہو کہ مسافر کو نماز قصر پڑھنی ہوتی ہے۔ لیکن کسی نے یہ گمان کرکے کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ سے کم ہے اس نے نماز پوری پڑھ لی ہو جب اسے علم ہو جائے کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ ہے تو اسے چاہیئے کہ جو نماز پوری پڑھ چکا ہے دوبارہ ان کو قصر پڑھے اور اگر ان کا وقت گزر چکا ہو تو پھر انکی قضا کرے۔

مسئلہ ۱۳۷۱ ۔ جب کوئی شخص اپنے مسافر ہونے کو بھول جائے اور نماز پوری پڑھ لے تو اسے جب بھی یاد آئے اگر اسی نماز کا جو پڑھ چکا ہے ابھی وقت باقی ہے تو اسے چاہیئے کہ اسے دوبارہ قصر پڑھے اور اگر اس کا وقت نکل چکا ہے تو پھر اس کی قضا کرنی اس پر واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۳۷۲ ۔ جس شخص کو نماز پوری پڑھنی ہو، لیکن اس نے قصر پڑھ لی ہو تو اس کی جو بھی صورت ہو نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۳۷۳ ۔ جو شخص چار رکعتی نماز میں شروع ہو جائے اور اسے اس نماز کی حالت میں یاد آ جائے کہ اس نے تو نماز قصر پڑھنی تھی یا اسے اسی حالت میں پتہ چل جائے کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ بنتا ہے، تو پھر اگر وہ تیسری رکعت کے رکوع میں نہ پہنچا ہو تو اس نماز کو قصر تمام کرلے اور اگر تیسری رکعت کے رکوع میں پہنچ چکا ہو تو پھر اس کی یہ نماز باطل ہے اور اسے اس کے بعد اگر ایک رکعت کا بھی وقت باقی ہو، دوبارہ نماز قصر پڑھ لینی چاہیئے۔

مسئلہ ۱۳۷۴ ۔ اگر کسی مسافر کو نماز سفر کی خصوصیات معلوم نہ ہوں مثلاً وہ نہ جانتا ہو کہ اگر چار فرسخ تک جا کر اسی دن یا رات واپس آجانا ہو تو نماز قصر پڑھی جاتی ہے۔ اگر وہ نماز چار رکعت کی نیت سے شروع کرلے اور ابھی تیسری رکعت کے رکوع سے پہلے ہو کہ اسے مسئلہ معلوم ہو جائے کہ اس نے نماز قصر پڑھنی ہے تو پھر وہ اس نماز کو قصر کر دے اور بیٹھ کر تشہد وسلام کہہ دے اور اگر وہ تیسری رکعت کے رکوع میں پہنچ چکا ہو اور پھر مسئلہ کی خبر ہوئی ہو تو اس کی وہ نماز باطل ہے۔ اس کے بعد اگر ایک رکعت کا بھی وقت باقی ہو تو وہ دوبارہ نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۷۵ ۔ جس مسافر کو نماز چار رکعتی پڑھنا واجب ہو اور وہ اس مسئلہ کے معلوم نہ ہونے کی وجہ سے دو رکعت کی نیت سے نماز شروع کر دے اور پھر اسے نماز کی حالت میں مسئلہ کی خبر ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ اس نماز کو چار رکعت کرکے تمام کرے اور اس کے بعد احتیاط مستحب اسی

میں ہے کہ اس نماز کے بعد ایک نماز چار رکعتی اور بھی پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۷۶ - جس مسافر نے نماز نہ پڑھی ہو اور ابھی اسی نماز کا وقت باقی ہو کہ وہ اپنے وطن یا وہاں کہ جہاں دس دن رہنے کا قصد رکھتا ہے پہنچ جائے تو پھر اسے نماز پوری پڑھنی چاہیئے۔ اور جو شخص مسافر نہ ہو لیکن ابھی نماز نہ پڑھی اور اس کے بعد وہ سفر اختیار کرے تو اسی نماز کا اگر وقت باقی ہو تو پھر وہ اسکو قصر پڑھیگا۔

مسئلہ ۱۳۷۷ - جس مسافر کو نماز قصر پڑھنی ہو اور اس سے اس حالت میں ظہر یا عصر یا عشاء کی نماز قضا ہو جائے تو پھر اسے اس کی قضا بھی قصر پڑھنی ہو گی۔ اگرچہ وہ اس کی قضا کو سفر کی حالت میں بھی نہ بجا لائے اور جو شخص مسافر نہیں اور اس سے نماز قضا ہوئی ہے تو وہ اس نماز کو تمام پڑھے گا۔ اگرچہ وہ اس کو سفر کی حالت میں کیوں نہ ادا کرنا چاہے۔

مسئلہ ۱۳۷۸ - مسافر کے لیے مستحب ہے کہ وہ ہر نماز کے بعد تیس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھے اور نماز ظہر عصر عشاء کی تعقیبات میں اس کی زیادہ سفارش کی گئی ہے۔ بلکہ ان تین نمازوں کی تعقیب میں ساٹھ مرتبہ اس دعا کا پڑھنا بہتر ہے۔

قضا نمازیں:

مسئلہ ۱۳۷۹ - جس شخص نے واجب نماز کو اس کے وقت میں نہ پڑھا ہو اس کی قضا کرنی وقت کے بعد واجب ہے۔ اگرچہ اس سے وقت میں نماز بوجہ سارا وقت سوتے رہنے کے یا مست رہنے کے ہی فوت ہوئی ہو، ہاں وہ عورت جسے خون حیض یا نفاس آتا ہو اور اس نے جو نمازیں ان کی وجہ سے نہیں پڑھیں ان کی قضا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۳۸۰ - اگر نماز کے وقت گزر جانے کے بعد کسی کو معلوم ہو جائے کہ وہ نماز جو اس نے وقت میں پڑھی تھی وہ باطل تھی تو پھر اس کی بھی قضا کرے۔

مسئلہ ۱۳۸۱ - جس شخص پر قضا نمازیں ہیں، اسے چاہیئے کہ ان کے ادا کرنے میں کوتاہی اور سستی نہ برتے اگرچہ ان کی قضا کرنی واجب فوری نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۳۸۲ - جس شخص پر قضا نمازیں ہوں تو وہ مستحبی نمازیں بھی پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۳۸۳ - جس شخص کو احتمال ہو کہ اس کی فلاں نماز یا نمازیں قضا ہوئی ہیں یا احتمال دے کہ وہ نماز یا

نمازیں جو وقت میں پڑھ چکا ہے شاید صحیح نہ ہوں تو ان کی قضا کرنی بھی احتیاط مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۳۸۴ - پنجگانہ نمازیں جو قضا ہوئی ہیں ان کے ادا کرنے کے وقت ترتیب کا لحاظ رکھا جائے مثلاً جس سے ایک دن کی عصر فوت ہوئی ہو اور دوسرے دن کی ظہر، تو اسے قضا کرنے کے وقت پہلے نماز عصر کو بجالانا چاہیئے پھر نماز ظہر کو۔

مسئلہ ۱۳۸۵ - پنجگانہ نمازوں کے علاوہ اگر کسی نماز کی قضا کرنا چاہے تو پھر ان میں ترتیب ضروری نہیں مثلاً چند ایک نماز آیات اس کے ذمہ ہیں تو پھر ان کے ادا کرنے میں یہ ضروری نہیں کہ پہلے اس کو بجالائے جو پہلے واجب ہوئی تھی۔ اور پھر بعد والی کو، بلکہ جو بھی چاہے وہ بجا لاسکتا ہے۔ اسی طرح پنجگانہ اور غیر پنجگانہ میں بھی ترتیب ضروری نہیں۔ مثلاً ایک دن کی نمازیں بھی قضا ہو چکی ہیں اور پھر نماز آیات بھی اس سے فوت ہوئی ہے تو جسے بھی چاہے پہلے پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۳۸۶ اگر وہ نمازیں جو فوت ہوئی ہیں ان کی ترتیب کو کوئی شخص بھول گیا ہو تو پھر اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ان کی قضا اس طرح کرے کہ اسے یقین ہو جائے کہ ان کی قضا کرتے وقت ان کی ترتیب جو بھی تھی حاصل ہو گئی ہے۔ مثلاً اگر کسی سے ایک نماز ظہر اور ایک نماز مغرب قضا ہو گئی ہے لیکن اسے یہ یاد نہیں رہا کہ پہلے کون سی ان میں سے فوت ہوئی تھی تو وہ پہلے ایک ظہر اور بعد مغرب اور پھر ایک ظہر پڑھے یا پہلے مغرب اور بعد ظہر اور پھر ایک مغرب کی نماز پڑھے، تو اسے یقین ہو جائے گا کہ ان میں سے جو بھی اوّل فوت ہوئی تھی قضا میں بھی اسے اوّل ہی قضا کیا گیا ہے۔ ہاں اگر قضا نمازیں اتنی زیادہ ہوں، کہ ان میں ترتیب کے لیے یقین حاصل کرنا بہت تکلیف و مشقت کا باعث ہو تو پھر ان کی قضا کرنے میں ترتیب ضروری نہیں۔

مسئلہ ۱۳۸۷ - اگر کسی سے ایک ظہر کی نماز ایک دن کی اور ایک عصر کی نماز دوسرے دن کی قضا ہو جائے یا دو نماز ظہر یا دو نماز عصر اس سے فوت ہو گئی ہوں اور اسے ان کے فوت ہونے کی ترتیب معلوم نہ رہے کہ کون سی پہلے فوت ہوئی تھی اور کون سی بعد میں، تو اگر ایسا شخص دو عدد چار رکعتی نماز اس نیت سے پڑھے کہ میں پہلی نماز میں اس کی قضا کر رہا ہوں جو پہلے فوت ہوئی ہے اور دوسری نماز میں اس کی قضا کر رہا ہوں جو بعد میں فوت ہوئی تھی، تو پھر اس کے لیے ایسی نیت سے دو نمازیں پڑھ دینا کافی ہے۔

مسئلہ ۱۳۸۸ - اگر کسی نے ایک نماز ظہر اور ایک نماز عشا یا ایک نماز عصر اور ایک نماز عشا قضا کر دی ہو لیکن اسے علم نہ ہو کہ کون سی پہلے فوت ہوئی ہے اور کون سی بعد، تو اس کے لیے احتیاط واجب

اسی میں ہے کہ وہ ان کی قضا اس طرح کرے کہ ترتیب کے حاصل ہو جانے کا علم ہو جائے۔ مثلاً پہلے نماز ظہر اور اس کے بعد عشاء پڑھے اور پھر اس کے بعد نماز ظہر پڑھے یا پہلے نماز عشاء اور اس کے بعد نماز ظہر اور پھر اس کے بعد نماز عشاء پڑھے، تو پھر جو بھی ترتیب تھی وہ حاصل ہو جائے گی۔ اس طرح دوسری مثال میں بھی کرے۔

مسئلہ ۱۳۸۹ - جس شخص کو علم ہو کہ اس نے ایک چار رکعتی نماز قضا کی ہے لیکن اسے معلوم نہ ہو کہ وہ ظہر یا عصر یا عشاء میں سے کون ایک ہے، تو اگر وہ ایک نماز چار رکعتی اس نیت سے کہ جو بھی واقع میں اس سے فوت ہوئی ہے بجا لا رہا ہو پڑھ دے تو پھر یہی کافی ہے۔

مسئلہ ۱۳۹۰ - جس شخص سے پانچوں نمازیں ایک دوسرے کے بعد فوت ہوئی ہوں لیکن اسے علم نہ ہو کہ پہلے کونسی فوت ہوئی تھی تو اسے نو نمازیں پڑھنی چاہئیں تب ترتیب حاصل ہو جائے گی۔ مثلاً صبح کی نماز سے شروع کرکے ظہر و عصر و مغرب و عشاء بجا لائے۔ اور پھر اس کے بعد صبح، ظہر و عصر و مغرب بجا لائے، تو ترتیب حاصل ہو جائے گی۔ اور اگر کسی سے چھ نمازیں فوت ہوئی ہوں اور اسے یہ معلوم نہ ہو کہ پہلے کون سی فوت ہوئی ہے تو وہ دس نمازیں بجا لائے۔ اسی طرح ہر نماز کے لیے جب وہ قضا نمازوں میں بڑھتی جائے جب کہ وہ ایک دوسرے کے بعد پے در پے قضا ہوئی ہوں تو اس کے باترتیب قضا کرنے میں بھی ایک نماز کو بڑھا کر قضا کرے تو ترتیب حاصل ہو جائے گی۔ مثلاً پانچ نمازوں کے لیے نو تھی تو چھ کے لیے دس ہونگی اور سات کے لیے گیارہ اور آٹھ کے لیے بارہ، اسی طرح ہر ایک نماز کے لیے قضائیں بھی ایک عدد بڑھاتا جائے تو ترتیب حاصل ہو جائے گی۔

مسئلہ ۱۳۹۱ - جس شخص کو علم ہو کہ اس سے پانچوں نمازیں قضا ہوئی ہیں لیکن ایک نماز صرف ایک دن سے فوت ہوئی ہے، مثلاً صبح کی ایک دن فقط ظہر کی دوسرے دن عصر کی تیسرے دن مغرب کی چوتھے دن اور عشاء کی پانچویں دن۔ لیکن اسے یہ معلوم نہ ہو کہ پہلے دن کون سی فوت ہوئی تھی تو اسے ترتیب حاصل کرنے کے لیے پانچ دن کی پوری نمازیں قضا کرنی چاہئیں، تو پھر اسے علم ہو جائے گا کہ جو بھی ترتیب فوت ہونے میں تھی وہ قضا کرنے میں بھی حاصل ہو چکی ہے۔ اور اگر چھ نمازیں چھ دنوں میں فوت ہوئی ہوں تو اسے چھ دن کی نمازیں پڑھنی ہوں گی۔ اسی طرح ہر نماز جب قضا میں ہر ایک دن کے لیے بڑھتی جائے اس کے قضا کرنے میں پورے ایک دن کی نمازوں کو بڑھا کر قضا کرنا ہوگا۔ تاکہ ترتیب کے حاصل ہونے کا علم ہو جائے۔

مسئلہ ۱۳۹۲ - جس شخص سے ایک نماز کئی دفعہ فوت ہوئی ہو لیکن اس کے عدد کو نہ جانتا ہو، مثلاً صبح کی نماز کئی دفعہ فوت ہوئی ہو لیکن اسے علم نہ ہو کہ دو دفعہ ہے یا تین دفعہ یا چار دفعہ، اسی طرح اگر ظہر کی نماز کئی دفعہ فوت ہوئی ہے لیکن عدد نہ جانتا ہو کہ تین تھیں یا چار یا زیادہ تو اسے چاہیئے کہ سب سے کم تر عدد سے لے اور اتنی دفعہ ادا کر دے تو کافی ہے۔ مثلاً جب دو یا تین یا چار کے عدد کے درمیان شک ہو تو صرف دو دفعہ ادا کرے اور اسی طرح ہر کم عدد کو لے کر قضا کرے تو کافی ہے۔ لیکن اگر اسے پہلے فوت ہونے کے وقت عدد کا علم تھا پھر اس کے ذہن سے عدد اور گنتی نکل چکی ہو تو پھر ایسے شخص کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اتنی دفعہ اسی ایک نماز کو بار بار قضا کرے کہ اسے یقین ہو جائے کہ جو بھی واقع میں گنتی اور عدد تھا وہ یقیناً قضا کرنے میں حاصل کر چکا ہے۔ مثلاً جو شخص جانتا ہو کہ صبح کی نماز کئی دفعہ فوت ہوئی لیکن وہ دس دفعہ سے مسلماً زیادہ نہ تھی تو اسے چاہیئے کہ دس دفعہ صبح کی نماز قضا کرے یعنی اس صورت میں عدد کے کم تر کو نہیں لے گا بلکہ زیادہ والی طرف کو لے گا۔

مسئلہ ۱۳۹۳ - جس شخص پر ایک نماز قضا پہلے کسی دن کی ہو تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اگر اس کے لیے ممکن ہے تو پہلے اس قضا نماز کو پڑھے اور پھر اس دن کی ادا کو پڑھے۔ اسی طرح اگر کسی پر پہلے دنوں میں سے کوئی نماز نہ ہو بلکہ اسی دن کی کوئی ایک یا زیادہ نماز فوت ہو چکی ہو تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ جب تک ممکن ہے پہلے اسی دن کی قضا کو پہلے پڑھ لے، پھر اسی دن کی ادا میں مشغول ہو جائے مثلاً صبح کی نماز فوت ہوئی ہو تو اس دن کی نماز ظہر کی ادا کرنے سے پہلے صبح قضا پڑھ لے۔ اور پھر نماز ظہر ادائی میں مشغول ہو۔

مسئلہ ۱۳۹۴ - اگر کسی شخص کو ادائی نماز کی حالت میں یاد آجائے کہ اس کی گردن پہ آج کی نماز قضا باقی ہے یا آج سے کسی پہلے دن کی قضا باقی ہے، اگر اس ادائی نماز کا وقت وسیع ہو اور اس کے لیے ممکن بھی ہو کہ اس ادائی نماز کو قضا کی طرف پلٹ سکے تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ فوراً نیت کو قضائی نماز کی کرکے اس نماز کو قضا کی نیت سے پڑھے اور اس کے بعد پھر دوبارہ ادائی نماز کو شروع کرے۔ مثلاً جو شخص نماز ظہر اول وقت میں ادا کی نیت سے شروع کر چکا ہو اور دوسری رکعت کے تمام ہونے سے پہلے یاد آجائے کہ اس سے آج کی صبح کی نماز قضا کرنی باقی ہے تو وہ فوراً نیت قضا صبح کی کرکے دو رکعت پر سلام کہہ دے۔ اور پھر اس کے بعد دوبارہ نماز ظہر کو شروع کرے۔ ہاں اگر اس ادائی نماز کا وقت تنگ ہو یا اب

اس ادائی نماز کو قضا کی طرف پلٹانا ممکن نہ ہو جیسے اسے تیسری رکعت کے رکوع میں یاد آئے تو یہاں اس کو نماز صبح کی طرف پلٹانے سے رکوع کی جو رکن ہے زیادتی لازم آئے گی لہذا ان دو صورتوں میں وہ اس ادائی نماز میں قضا کی نیت نہ کرے بلکہ ادائی ہی کو تمام کرے۔

مسئلہ ۱۳۹۵ ۔ جس شخص پر آج کے دن سے پہلے کی بھی کچھ قضا نمازیں باقی ہوں اور ایک یا زیادہ اسی دن کی بھی قضا نماز اس پر موجود ہو اور تمام قضا نمازوں کے بجالانے کا وقت نہ ہو یا وہ خود سب قضاؤں کو نہ پڑھنا چاہتا ہو تو اس کے لیے مستحب یہی ہے کہ پہلے اسی دن کی ادائی نماز سے پہلے اسی دن کی قضا نماز پڑھ لے۔ اور پھر ادائی میں مشغول ہو۔ ہاں پھر جب اس دن سے پہلے کی قضاؤں کو ادا کرے تو اسے چاہیئے کہ ان کے بعد وہ نماز بھی دوبارہ قضا پڑھے جس کو ادائی نماز سے پہلے ایک دفعہ پڑھ چکا ہے۔

مسئلہ ۱۳۹۶ ۔ جب تک انسان زندہ ہے کوئی دوسرا انسان اس کی قضا نمازوں کو نہیں پڑھ سکتا۔ اگرچہ وہ انسان اپنی نمازوں کے قضا کرنے سے عاجز بھی کیوں نہ ہو چکا ہو۔

مسئلہ ۱۳۹۷ ۔ قضا نمازوں کو جماعت کے ساتھ بھی پڑھ سکتا ہے۔ خواہ امام کی نماز ادا ہو یا قضا اور یہ بھی ضروری نہیں کہ دونوں کی نماز ایک ہی ہو۔ مثلاً امام ظہر کی نماز پڑھ رہا ہے تو دوسرا انسان ان کے ساتھ صبح کی قضا نماز بھی ادا کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۳۹۸ ۔ اس ممیز بچہ کو نماز و دیگر عبادات کے بجالانے کی عادت ڈالنی چاہیئے جو کہ اچھائی اور برائی کو سمجھتا ہے۔ بلکہ مستحب ہے کہ اسے اس کی قضا نمازوں کے بجالانے پر بھی برانگیختہ کیا جائے۔

بڑے لڑکے پر والدین کی قضا نمازوں کا ادا کرنا:۔

مسئلہ ۱۳۹۹ ۔ ماں اور باپ کی وہ نمازیں اور روزے جو انہوں نے نافرمانی کے لحاظ سے ترک نہ کیے ہوں بلکہ کسی اور وجہ سے ان سے چھوٹے ہوں اور وہ ان کو اپنی زندگی میں بجا بھی لا سکتے ہوں لیکن ادا نہ کر گئے ہوں تو ان کی قضا کرنا بڑے لڑکے پر ان کے مرنے کے بعد واجب ہے۔ خواہ وہ خود ادا کرے یا کسی کو اجرت دے کر قضا کرلے۔ اسی طرح ان کے وہ روزے جو سفر کی حالت میں چھوٹے ہوں اور وہ ان کے ادا کرنے پر بھی قادر نہ ہوں تو بھی احتیاط واجب اسی میں ہے کہ وہ بھی ان کا بڑا لڑکا قضا کرے۔ خواہ خود رکھے یا کسی کو اجرت پر رکھوائے۔

مسئلہ ۱۴۰۰ - اگر بڑے لڑکے کو شک ہو کہ اس کے والدین پر کچھ نمازیں اور روزے قضا تھے یا نہ تو پھر اس پر کوئی چیز اُن کی بجا لانی واجب نہیں ہے

مسئلہ ۱۴۰۱ اگر بڑے لڑکے کو علم ہو کہ اس کے ماں باپ پر کچھ نمازیں اور روزے قضا تھے لیکن وہ شک کرے کہ وہ اپنی زندگی میں ان کو بجا لا چکے تھے یا نہ تو پھر اس کے لیے احتیاطاً واجب اسی میں ہے کہ وہ ان کو بجا لائے۔

مسئلہ ۱۴۰۲ - اگر یہ پتہ نہ چلے کہ بڑا لڑکا کون ہے تو پھر ماں اور باپ کی نمازیں اور روزے کسی لڑکے پر بھی واجب نہیں ہیں۔ البتہ ان کے لیے احتیاطاً مستحب یہی ہے کہ وہ ان نمازوں اور روزوں کو آپس میں تقسیم کر لیویں یا ان کے بجا لانے کے لیے آپس میں قرعہ اندازی کریں۔

مسئلہ ۱۴۰۳ - اگر مرنے والا وصیت کر جائے کہ اس کی نمازوں اور روزوں کی ادائیگی بذریعہ اجرت کرائی جائے جب کوئی اجیر (یعنی اجرت پر لینے والا) ان کو صحیح ادا کر چکے تو پھر کوئی چیز بڑے لڑکے پر واجب نہیں رہتی۔

مسئلہ ۱۴۰۴ - جب بڑا لڑکا خود والدین کی نمازیں ادا کرنا چاہے تو اسے ان کے ادا کرتے میں اپنی تکلیف پر عمل کرنا ہوگا، مثلاً اگر ماں کی طرف سے نماز قضا کر رہا ہو تو صبح، مغرب، عشاء کی نماز کو بلند آواز سے پڑھے گا اگرچہ یہ نمازیں خود ماں پر بلند آواز سے پڑھنی واجب نہیں تھیں۔

مسئلہ ۱۴۰۵ - جب بڑے لڑکے پر اپنی قضا نمازیں بھی ہوں اور والدین کی بھی قضا نمازیں اس کی گردن پر آ چکی ہوں تو پھر ان میں سے جن کو بھی پہلے ادا کرے صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۴۰۶ - اگر ماں یا باپ کے مرنے کے وقت ان کا بڑا لڑکا نابالغ ہو یا دیوانہ ہو تو پھر جب وہ بالغ ہوگا یا عاقل ہو جائے گا تو اس پر اس وقت ان کی قضا کو بجا لانا واجب ہوگا۔ اور اگر وہی لڑکا بالغ ہونے سے پہلے یا عاقل ہونے سے پہلے مر جائے تو پھر اس کے بعد دوسرے لڑکے پر والدین کی کوئی چیز واجب نہیں ہوگی

مسئلہ ۱۴۰۷ - جب بڑا لڑکا اپنے والدین کی نمازیں اور روزے کی قضا کرنے سے پہلے مر جائے تو اگر ماں باپ کے فوت ہونے سے لے کر اس لڑکے کے فوت ہونے تک اتنی مدت گزر چکی ہو کہ اگر وہ چاہتا تو والدین کی قضاؤں کو پڑھ سکتا تھا، تو پھر اس کے مرنے کے بعد اس کے دوسرے بھائی پر جو باقیوں سے بڑا ہے کوئی چیز والدین کی واجب نہیں، اور اگر اتنی مدت ان دونوں کے مرنے میں نہ گزری ہو تو

پھر ان والدین کی قضا ان کے اس لعد والے بڑے لڑکے پر واجب ہے۔

نمازِ جماعت

مسئلہ ۱۴۰۸ ۔ واجب نمازوں کو جماعت کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے خصوصاً پنجگانہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا صبح اور مغرب اور عشا کی نمازوں کو خصوصاً اس شخص کے لیے جو مسجد کا ہمسایہ ہے، خصوصاً اس کے لیے جو مسجد کی اذان کی آواز سنتا ہے، جماعت کے ساتھ ادا کرنے کی زیادہ سفارش کی گئی ہے۔

مسئلہ ۱۴۰۹ ۔ جب پیش نماز کے ساتھ ایک آدمی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے تو اس کی ہر ایک نماز کا ثواب ایک سو پچاس نمازوں کے برابر ہے۔ اور اگر دو آدمی ہوں تو پھر ہر ایک رکعت کا ثواب چھ سو نمازوں کے برابر ہے۔ اور جتنے زیادہ ہوتے جائیں ثواب میں بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب دس آدمی ہو جائیں اور جب دس آدمیوں سے بڑھ جائیں تو پھر ہر ایک رکعت کے ثواب کو اگر تمام آسمان کاغذ ہو جائیں اور تمام دریا سیاہی اور تمام درخت قلم بن جائیں اور تمام جن وانس اور ملائکہ لکھنے والے ہوں تو نہیں لکھ سکتے۔

مسئلہ ۱۴۱۰ ۔ نماز جماعت میں لاپرواہی کی وجہ سے حاضر نہ ہونا جائز نہیں ہے۔ اور جب تک کوئی عذر نہ ہو نماز جماعت کو ترک کرنا لائق ومزاوار نہیں۔

مسئلہ ۱۴۱۱ ۔ انسان کو نماز جماعت کے ادا کرنے کے لیے انتظار کرنی چاہیئے۔ کیونکہ نماز کو جماعت کے ساتھ ادا کرنے کا ثواب اس نماز کے ثواب سے زیادہ ہے جو اوّل وقت میں تنہا بغیر جماعت کے پڑھی جائے اس طرح نماز جماعت کے ساتھ مختصر نماز پڑھنی بہتر ہے۔ اس نماز سے جو تنہا طول وطوالت سے پڑھی جائے۔

مسئلہ ۱۴۱۲ ۔ جب نماز جماعت شروع ہو جائے تو اس شخص کے لیے جو تنہا نماز ادا کر چکا ہے، دوبارہ جماعت کیساتھ پڑھنا مستحب ہے۔ اور اگر بعد میں معلوم ہو جائے کہ پہلی نماز باطل تھی تو اس کیلیے دوسری نماز جماعت کے ساتھ والی کافی ہے۔

مسئلہ ۱۴۱۳ ۔ اگر امام یا ماموم جس نماز کو پڑھ چکے ہیں اگر دوبارہ جماعت کے ساتھ پڑھنا چاہیں تو اس میں اشکال ہے۔

مسئلہ ۱۴۱۴ ۔ جس شخص کو نماز میں وسواس ہوتا ہو اور صرف اس وقت اس کو وسواس نہ ہوتا ہو جب نماز کو جماعت کے ساتھ ادا کرے تو اسے چاہیئے کہ وہ نماز کو جماعت کے ساتھ ادا کرے۔

مسئلہ ۱۴۱۵ ۔ اگر ماں یا باپ کسی لڑکے کو امر کر دیں کہ وہ نماز کو جماعت کے ساتھ ادا کرے تو پھر اس پر نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۴۱۶ ۔ مستحبی نمازوں کو جماعت کے ساتھ نہیں پڑھا جاسکتا ۔ صرف نماز استسقاء کہ جو بارش کے طلب کرنے کے لیے پڑھی جاتی ہے وہ جماعت کے ساتھ ادا کی جاسکتی ہے ۔ اسی طرح وہ مستحبی نماز جو اصل میں واجب تھی، اب کسی وجہ سے مستحبی ہو چکی ہو وہ بھی جماعت کے ساتھ ادا کی جاسکتی ہے ۔ جیسے نماز عیدین کہ امام علیہ السلام کے حضور کے وقت واجب ہے اور امام علیہ السلام کے غائب ہونے کے زمانہ میں مستحب ہے

مسئلہ ۱۴۱۷ ۔ جب امام (یعنی پیش نماز) نماز پنجگانہ میں سے کسی نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھ رہا ہو تو اس کے ساتھ پنجگانہ میں کوئی بھی نماز پڑھی جاسکتی ہے ۔ مگر جب امام پنجگانہ میں سے کسی نماز کو احتیاط کی نیت سے دوبارہ پڑھ رہا ہو تو پھر اس وقت اس کی اقتداء کرنی مشکل ہے ۔

مسئلہ ۱۴۱۸ ۔ اگر امام اپنی قضا نماز پڑھ رہا ہو تو پھر اس کے ساتھ اقتداء کی جاسکتی ہے لیکن اگر نماز قضا بنیت احتیاط پڑھ رہا ہو یا کسی دوسرے انسان کی قضا نمازیں پڑھ رہا ہو، اگرچہ اس کا عوض بھی نہ لیا ہو تو پھر اس کے ساتھ اقتداء نہیں کی جاسکتی ۔

مسئلہ ۱۴۱۹ ۔ اگر کسی کو پتہ نہ ہو کہ امام جو نماز پڑھ رہا ہے وہ پنجگانہ میں سے کوئی واجب نماز ہے یا کوئی مستحبی نماز ۔ تو پھر اس وقت اس کے ساتھ اقتداء یعنی باجماعت نماز نہیں پڑھی جاسکتی ۔

مسئلہ ۱۴۲۰ ۔ اگر امام (پیش نماز) محراب میں ہو اور کوئی شخص اس کے پیچھے نماز نہ پڑھ رہا ہو، اگر کوئی شخص اس محراب کے دائیں یا بائیں آکر کھڑا ہو جائے اور ان کے درمیان محراب کی دیوار ہو کہ جس کی وجہ سے امام کو نہ دیکھ سکتے ہوں تو پھر وہ اس صورت میں نماز کو جماعت کے ساتھ ادا نہیں کر سکتے ۔ بلکہ اگر کوئی شخص امام کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز کو جماعت کے ساتھ بھی پڑھ رہا ہو، لیکن کوئی دوسرے آدمی محراب کے دائیں اور بائیں کھڑے ہو جائیں ۔ اور محراب کی دیوار ان کے درمیان حائل ہو کہ جس کی وجہ سے امام کو نہ دیکھ سکتے ہوں تو پھر ان آدمیوں کا جو دائیں اور بائیں کھڑے ہیں جماعت کے ساتھ نماز کو ادا کرنا مشکل ہے ۔

مسئلہ ۱۴۲۱ ۔ اگر نماز کی پہلی صف اتنی لمبی ہو کہ جو شخص صف کے ادھر اور اُدھر کھڑے ہیں اور وہ امام کو نہیں دیکھ سکتے تو وہ نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں، بلکہ دوسری یا تیسری یا کوئی اور صف بھی جب بہت لمبی ہو جائے کہ صف کے ادھر اور اُدھر والے انسان اپنی اگلی صف کو نہ دیکھ سکتے ہوں تو وہ بھی نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں ۔ یعنی ان کی بھی نماز جماعت کے ساتھ ہو جائے گی اور صحیح ہوگی ۔

مسئلہ ۱۴۲۲ ۔ اگر مسجد میں نماز جماعت کی صفیں مسجد کے دروازہ تک پہنچ جائیں جو شخص مسجد کے

دروازوں میں اپنی اگلی صف کے پیچھے کھڑا ہے اس کی نماز صحیح ہے۔ اور اسی طرح ان لوگوں کی نمازیں بھی صحیح ہیں جو اسی شخص کے پیچھے کھڑے ہو کر امام کے ساتھ اقتداء کر رہے ہیں۔ یعنی جو اس شخص کو دیکھ رہا ہے اور وہ شخص جو اس کے دیکھنے والے کو دیکھ رہا ہے۔ اسی طرح آخر تک ان کی نماز باجماعت صحیح ہے لیکن وہ شخص جو مسجد کے دروازہ کے ادھر اور اُدھر والے پہلو میں کھڑا ہے کہ دروازہ کی اگلی دیوار کی وجہ سے اپنی اگلی صف کو نہیں دیکھ رہا اور نہ ہی اس آدمی کی پچھلی صف میں ہے جو دروازہ میں کھڑا ہے تو پھر ایسے دروازہ کے ادھر اُدھر والے آدمیوں کی نماز جماعت کے ساتھ ہونا مشکل ہے۔ اس دیئے ہوئے نقشہ میں نمبر ۲ و ۳ کی نماز جماعت کے ساتھ نہ ہوسکیگی، باقی نمبر ۴ و ۵ وغیرہ کی نماز جماعت کے ساتھ ہوجائے گی جو پہلے آدمی کے واسطے سے امام سے متصل ہیں۔

آدمی ۳ | آدمی ۲ | آدمی (دروازہ) | ۷، ۶، ۵، ۴، ۸، ۹

مسئلہ ۱۴۲۳۔ جو شخص مسجد کے ستون کے پیچھے کھڑا ہے، اگر تو اس کے دائیں پہلو یا بائیں پہلو پر ایسا آدمی کھڑا ہے کہ جو امام تک بواسطہ مقتدیوں کے متصل ہو، تو پھر ایسے شخص کی بھی نماز جماعت صحیح ہے۔ اگر ایسے آدمی اس کے دائیں یا بائیں نہ ہوں تو پھر یہ شخص جو تنہا ستون کے پیچھے کھڑا ہے، نماز کو جماعت کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا۔ (م۔محسن)

مسئلہ ۱۴۲۴۔ امام جماعت کے ٹھہرنے کی جگہ ماموم کے ٹھہرنے کی جگہ سے بلند تر نہیں ہونی چاہیئے۔ ہاں اگر معمولی بلند ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح اگر زمین میں تھوڑا سا نشیب و فراز ہو اور امام بلندی کی طرف ہو لیکن بلندی بہت زیادہ نہ ہو بلکہ باوجود اس بلندی کے پھر بھی زمین کو مسطح یعنی سطح والی کہا جا رہا ہو تو بھی کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۴۲۵۔ اگر ماموم کے ٹھہرنے کی جگہ امام کے ٹھہرنے کی جگہ سے بلند ہو تو پھر کوئی حرج نہیں لیکن بلندی اتنی نہ ہو کہ کہا جا سکے کہ انہوں نے اجتماع کیا ہوا ہے۔ اور اگر بلندی بہت کافی زیادہ ہو جائے تو پھر جماعت صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ ۱۴۲۶۔ جب ایک صف میں ممیز لڑکا یعنی جو اچھائی اور برائی کو سمجھتا ہے مردوں کے درمیان کھڑا ہو جائے تو پھر جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ اس لڑکے کی نماز باطل ہے وہ مرد نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں۔ (م۔محسن)

مسئلہ ۱۴۲۷۔ امام جب نیت کے بعد تکبیر کہہ چکے اور پہلی صف والے انسان نیت کرنے کے لیے آمادہ ہو چکے ہوں تو پھر دوسری صف والے انسان ایسی حالت میں نیت کر سکتے ہیں۔ لیکن احتیاط

مستحب اسی میں ہے کہ دوسری صف والے صبر کریں۔ یہاں تک کہ پہلی صف والے نیت کر چکیں۔

مسئلہ ۱۴۲۸۔ اگر کسی کو علم ہو کہ اگلی صفوں میں سے کسی صف کی نماز باطل ہے تو پھر وہ پچھلی صفوں میں ٹھہر کر نماز جماعت کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا ہے۔ ہاں اگر اس کو علم نہ ہو کہ اگلی صفوں کی نماز صحیح ہے یا نہ تو پھر اقتدار کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۴۲۹۔ اگر کسی کو علم ہو کہ پیش نماز کی نماز باطل ہے تو وہ اس کی اقتدا نہیں کر سکتا۔ اگرچہ وہ پیش نماز خود اپنی نماز کے باطل ہونے کی طرف ملتفت بھی نہ ہو۔ جیسے کسی کو علم ہو کہ امام کو وضو نہیں ہے، اگرچہ وہ امام اس بات کی طرف ملتفت بھی نہیں۔

مسئلہ ۱۴۳۰۔ اگر ماموم کو نماز ختم کرنے کے بعد معلوم ہو کہ امام عادل نہ تھا، یا کافر تھا، یا اس کی نماز کسی وجہ سے باطل تھی مثلاً بے وضو تھا، تو اس کی وہ نماز جو پڑھی جا چکی ہے صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۴۳۱۔ اگر کسی شخص کو نماز کے وسط میں شک ہو کہ اس نے جماعت کی نیت کی تھی یا نہ، اگر تو وہ یہ شک ایسی حالت میں مشغول ہونے کے وقت کرے کہ جو کام ماموم کا ہوتا ہے۔ مثلاً الحمد و سورۃ کو سن رہا ہو تو پھر وہ اس نماز کو جماعت کے ساتھ تمام کرے اور اگر ایسی حالت میں مشغول ہونے کے وقت شک کرے کہ جو ماموم کو بھی کرنا ہوتا ہے اور امام کو بھی، جیسے رکوع وغیرہ میں، تو پھر اسے چاہیئے کہ نماز کو فرادی کی نیت سے تمام کرے۔

مسئلہ ۱۴۳۲۔ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ نماز جماعت پڑھتے ہوئے جب تک مجبور و ناچار نہ ہو جائے فرادی کی نیت نہ کرے۔ یعنی جماعت سے علیحدہ ہو کر نماز کو تمام نہ کرے۔

مسئلہ ۱۴۳۳۔ اگر ماموم کسی مجبوری کی وجہ سے امام کے الحمد اور سورۃ پڑھ چکنے کے بعد علیحدہ ہو جائے تو پھر اس پر دوبارہ الحمد اور سورۃ کو پڑھنا ضروری نہیں۔ ہاں اگر حمد اور سورۃ کے تمام ہونے سے پہلے علیحدہ ہو جائے تو پھر اسے وہ باقی مقدار پڑھنی ہو گی کہ جسے امام نے ابھی نہ پڑھا ہو۔

مسئلہ ۱۴۳۴۔ اگر کوئی شخص نماز جماعت کی حالت میں علیحدہ ہونے کی نیت کر لے تو پھر دوبارہ وہ جماعت کی نیت کر کے نہیں مل سکتا۔ البتہ اگر وسط میں متردد ہو جائے کہ نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھے یا نہ اور پھر اس کا ارادہ مصمم جماعت کے ساتھ پڑھنے کا ہو جائے تو پھر اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۴۳۵۔ اگر کوئی شک کرے کہ اس نے فرادی (علیحدگی) کی نیت کی ہے یا نہ تو پھر وہ اس بات پر بنا رکھے کہ اس نے علیحدگی کی نیت نہیں کی تھی۔

مسئلہ ۱۴۳۶۔ جب امام رکوع میں ہو اور کوئی شخص جماعت کی نیت کرکے امام کو رکوع میں جا ملے، اگرچہ امام رکوع کا ذکر تمام کر چکا ہو تو پھر اس کی نماز صحیح ہے اور وہ ایک رکعت بھی شمار ہو جائے گی۔ اور اگر وہ امام کو رکوع میں نہ پا سکے اگرچہ وہ کچھ مقدار جھک بھی چکا ہو تو پھر اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۴۳۷۔ جب امام رکوع میں ہو اور کوئی انسان نیت کرکے رکوع میں جائے لیکن اسے شک ہو کہ اس نے امام کو رکوع کی حالت میں پا لیا ہے یا نہ تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۴۳۸۔ جب امام رکوع کی حالت میں ہو اور کوئی شخص نیت کرکے رکوع کی طرف جھکے، ابھی وہ رکوع کی مقدار نہ جانے پائے کہ امام رکوع سے کھڑا ہو جائے تو ایسے شخص کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ وہ کھڑا رہے یہاں تک کہ امام دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو تو یہ اب اپنی پہلی رکعت اس کے ساتھ اس وقت شمار کرے۔ ہاں اگر امام کا دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہونے میں اتنا طول ہو جائے کہ اس انسان کو یہ نہ کہا جا سکے کہ وہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھ رہا ہے تو پھر اس وقت اسے چاہیئے کہ علیحدہ نماز شروع کر دے۔

مسئلہ ۱۴۳۹۔ جس شخص نے اول سے امام کے ساتھ نیت کی ہو یا الحمد اور سورۃ کے درمیان آکر شریک ہوا ہو اگر وہ رکوع تک ابھی نہ پہنچا ہو اور امام نے رکوع سے سر اٹھا لیا ہو تو پھر اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۴۴۰۔ جب کسی شخص کو علم ہو کہ پیشنماز نماز کا آخری تشہد پڑھنے میں مشغول ہے اور اس کا دل چاہتا ہو کہ جماعت کا ثواب اسے مل جائے تو یہ فوراً نیت کرکے تکبیرۃ الاحرام کہنے کے بعد بیٹھ جائے اور امام کے ساتھ تشہد بھی پڑھتا رہے لیکن سلام نہ کہے۔ جب امام سلام کہے یہ شخص اٹھ کھڑا ہو اور بغیر دوسری نیت اور تکبیر کہنے کے الحمد و سورۃ پڑھ کر پہلی رکعت بنائے اور نماز کو تمام کرے تو ایسے شخص کو جماعت کا ثواب مل جائے گا۔

مسئلہ ۱۴۴۱۔ ماموم کو امام سے آگے کھڑا نہ ہونا چاہیئے۔ اور اگر امام کے مساوی کھڑا ہو تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر اس کا قد امام سے لمبا ہو تو احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس طرح کھڑا ہو کہ رکوع اور سجود میں امام سے آگے نہ ہونے پائے۔

مسئلہ ۱۴۴۲ ۔ جماعت میں امام اور ماموم کے درمیان کوئی پردہ یا اس قسم کی کوئی اور چیز کہ جس سے امام کی پشت دکھائی نہ دیتی ہو نہ ہونی چاہیئے ۔ اسی طرح اس شخص کے درمیان کہ جو امام سے کسی دوسرے شخص کی وجہ سے متصل جا بنتا ہے بھی کوئی ایسی چیز نہ ہونی چاہیئے کہ وہ اس دوسرے شخص کو کہ جس کی وجہ سے امام سے متصل جا ہوتا ہے دیکھنے سے مانع ہو، ہاں اگر امام مرد ہو اور ماموم عورت ہو تو ان کے درمیان اگر پردہ ہو تو کوئی حرج نہیں ۔ یا اس عورت اور مرد کے درمیان کہ جو عورت اسی مرد کی وجہ سے امام سے جا کر صفوں کے لحاظ متصل ہوتی ہے ۔ کوئی چیز ایک دوسرے کے دیکھنے سے مانع ہو تو کوئی حرج نہیں ۔

مسئلہ ۱۴۴۳ ۔ اگر نماز جماعت شروع ہو جانے کے بعد کوئی چیز مثل پردہ وغیرہ کے امام اور ماموم کے درمیان آجائے کہ جس کی وجہ سے ماموم امام کی پیٹھ کو نہ دیکھ سکتا ہو تو اگر ماموم اسی وقت فوراً علیحدہ نماز پڑھنے کی نیت نہ کرے تو پھر اس کی نماز باطل ہو جائے گی ۔ بعینہٖ یہی حکم ہے جبکہ ایک ماموم اور دوسرے ماموم کے درمیان جب کوئی ایسی چیز آجائے اور وہ ماموم اسی دوسرے ماموم کی وجہ سے امام تک جا متصل ہوتا ہو ۔

مسئلہ ۱۴۴۴ ۔ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ امام کے کھڑے ہونے کی جگہ اور ماموم کی سجدہ کرنے کی جگہ کے درمیان ایک قدم سے زیادہ فاصلہ نہیں ہونا چاہیئے ۔ اسی طرح جب کوئی آدمی اگلے آدمی کی وجہ سے امام کے ساتھ جا متصل بنتا ہو ان کے درمیان بھی ایک قدم سے زیادہ فاصلہ نہیں ہونا چاہیئے ۔ اگرچہ یہاں پر احتیاط مستحب اسی میں ہے ۔ کہ اگلے ماموم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور پچھلے ماموم کے سجدہ کرنے کی جگہ کے درمیان کوئی بھی فاصلہ نہ ہو ۔

مسئلہ ۱۴۴۵ ۔ جب کوئی ماموم کسی دوسرے ماموم کے پہلو دائیں یا بائیں کی وجہ سے امام کے ساتھ متصل ہوتا ہو اور وہ خود بلا واسطہ کے امام کو نہ دیکھ رہا ہو تو پھر یہاں بھی احتیاط واجب اسی میں ہے کہ کسی کے دائیں یا بائیں جانب میں ٹھہرنے والے اور اس شخص کہ جس کے پہلو میں ادھر اُدھر کھڑا ہے ایک قدم سے زیادہ فاصلہ نہ ہو ۔

مسئلہ ۱۴۴۶ ۔ اگر نماز کے وسط میں امام اور ماموم کے درمیان ایک قدم کا فاصلہ ہو جائے یا ایک ماموم اور دوسرے ماموم کے درمیان ایک قدم کا فاصلہ ہو جائے ، اگر اس صورت میں اس کے بعد فوراً علیحدہ ہو جانے کی نیت نہ کر لی گئی ہو تو نماز باطل ہو جائے گی ۔

مسئلہ ۱۴۴۷ ۔ اگر پہلی صف والے سارے آدمی نماز کو ختم کر دیں ، یا سارے جماعت سے علیحدگی کی نیت کر لیویں ، اگر تو پہلی صف والے ایک نماز ختم کر کے فوراً دوسری نماز کی نیت کر لیویں ، یا ان کی

بعد کی صف میں کھڑے ہونے والے بھی پہلی صف والوں کی نماز ختم کر دینے پر فوراً علیحدگی کی نیت کر لیں تو ان دو صورتوں میں دوسری صف والوں کی نماز صحیح ہے۔ ورنہ اس کے علاوہ دوسری صف والوں کی نماز باطل ہو گی۔

مسئلہ ۱۴۴۸۔ اگر کوئی شخص دوسری رکعت میں جماعت کے ساتھ شامل ہو تو اس پر الحمد و سورۃ کا پڑھنا واجب نہیں۔ لیکن اسے قنوت اور تشہد امام کے ساتھ پڑھنے جانا چاہیئے۔ اور احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ وہ تشہد کے پڑھتے وقت اپنے ہاتھ زمین پر رکھے اور گھٹنوں کو بلند کر کے رکھے۔ یعنی پنڈلیوں کے ساتھ چمٹا کر نہ رکھے۔ گویا نیم بیٹھنا بیٹھے۔ لیکن اسے تشہد کے بعد امام کے ہی ساتھ اٹھنا چاہیئے۔ اور پھر اٹھ کر اسے حمد اور سورۃ علیحدہ پڑھنی چاہیئے۔ اور اگر سورۃ کا وقت نہ ہو تو صرف سورۃ الحمد پڑھ کر اپنے آپ کو رکوع میں یا سجود میں امام کے ساتھ پہنچا دینا چاہیئے۔ اور اگر سجدہ تک بھی امام کو نہیں مل سکا تو پھر اس کے لیے بہتر یہی ہے کہ احتیاطاً اس نماز کو دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۴۴۹۔ جو شخص امام کے ساتھ دوسری رکعت میں شریک ہوا ہو اسے اپنی دوسری رکعت میں دو سجدوں سے فارغ ہونے کے بعد اپنا تشہد بیٹھ کر پڑھنا چاہیئے۔ اور پھر فوراً اٹھ کر تسبیحات پڑھے۔ اور اگر تین دفعہ پڑھنے کا وقت نہ ہو تو ایک دفعہ پڑھ کر امام کو رکوع میں یا سجدہ میں مل جانا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۴۵۰۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ تیسری یا چوتھی رکعت میں شریک ہونا چاہتا ہو اور اسے علم ہو کہ وہ سورۃ الحمد و ایک سورۃ کو پڑھ کر امام کو رکوع میں نہیں پا سکے گا۔ تو پھر اس پر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ وہ صبر کرے کہ امام رکوع میں چلا جائے جب امام رکوع میں پہنچ جائے۔ اس وقت وہ نیت جماعت کی کر کے اس کے ساتھ جا شریک ہو۔

مسئلہ ۱۴۵۱۔ اگر کوئی شخص تیسری یا چوتھی رکعت میں امام کے ساتھ شریک ہو تو اسے الحمد اور سورۃ خود پڑھنی ہو گی اور اگر وقت صرف الحمد کے پڑھنے کا ہو تو اسے ہی پڑھ کر امام کو رکوع میں ملنا چاہیئے۔ اور اگر امام کو سجود میں جا ملے تو پھر نماز تمام کر لینے کے بعد بہتر یہی ہے کہ اس نماز کو دوبارہ بھی پڑھے۔

مسئلہ ۱۴۵۲۔ جس شخص کو علم ہو کہ اگر سورۃ یا قنوت کو تمام کرے تو وہ امام کو رکوع میں نہیں پہنچ سکے گا۔ اگر وہ شخص جان بوجھ کر اسی حالت میں سورۃ یا قنوت پڑھتا رہے اور امام کو رکوع میں مل سکے تو اس کی نماز میں اشکال ہے۔

مسئلہ ۱۴۵۳۔ جس شخص کو اطمینان ہو کہ اگر وہ سورۃ شروع کرے یا شروع کی ہوئی کو تمام کرلے تو وہ امام کو رکوع میں مل سکے گا تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اسے شروع کر دے یا تمام کرلے۔

مسئلہ ۱۴۵۴۔ جس شخص کو یقین تھا کہ اگر سورۃ کو شروع کر دے تو امام کو رکوع میں مل جائے گا، اگر اس نے سورۃ شروع کر دی اور امام کو رکوع میں نہ مل سکا ہو تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۴۵۵۔ جب امام کھڑا ہوا ہو اور ماموم کو پتہ نہ ہو کہ امام کون سی رکعت میں ہے تو وہ پھر بھی نماز جماعت کی نیت کر کے اس کے ساتھ شریک ہو سکتا ہے لیکن اسے چاہیئے کہ الحمد اور سورۃ کو قصد قربت کی نیت سے پڑھے، اگر بعد میں معلوم ہو جائے کہ امام پہلی یا دوسری رکعت میں تھا تو پھر بھی اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۴۵۶۔ اگر کسی کو یہ خیال ہو کہ امام پہلی یا دوسری رکعت میں ہے لہٰذا اس نے اس خیال کی بناء پر الحمد اور سورۃ کو نہ پڑھا ہو، لیکن اسے رکوع میں پہنچنے کے بعد معلوم ہو کہ امام کی تیسری یا چوتھی رکعت تھی تو اس کی یہ نماز صحیح ہے۔ ہاں اگر اُسے رکوع سے پہلے یہ معلوم ہو جائے تو اسے الحمد اور سورۃ جلدی پڑھنی چاہیئے۔ اور اگر دونوں کا وقت نہ ہو تو صرف الحمد پڑھ کر رکوع میں یا سجدے میں اپنے آپ کو امام کے ساتھ پہنچا دے۔

مسئلہ ۱۴۵۷۔ اگر کوئی شخص اس خیال سے کہ امام تیسری یا چوتھی رکعت میں ہے جب جاکر شریک ہوا اور الحمد اور سورۃ پڑھنی شروع کر دی ہو لیکن اسے رکوع میں جاکر معلوم ہو کہ امام ابھی تک پہلی رکعت میں یا دوسری میں ہے تو اس کی یہ نماز صحیح ہے۔ ہاں اگر الحمد اور سورۃ کے درمیان میں یہ معلوم ہو جائے تو پھر اس سورۃ یا الحمد کو پورا کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۱۴۵۸۔ جب کوئی شخص مستحبی نماز پڑھ رہا ہو اور ادھر نماز جماعت شروع ہو جائے اگر اسے یہ اطمینان نہ ہو کہ وہ نماز تمام کر کے جماعت کو مل جائے گا، تو اسے چاہیئے مستحبی نماز کو وہیں پر چھوڑ دے اور جماعت کے ساتھ شریک ہو جائے۔ بلکہ اسے یہ بھی اطمینان نہ ہو کہ وہ پہلی ہی رکعت میں جماعت کو پالے گا تو بھی نماز مستحبی کو چھوڑ[1] دینا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۴۵۹۔ جو شخص تین رکعتی یا چار رکعتی نماز شروع کر چکا ہو۔ اور ابھی اس کی تیسری رکعت یا چوتھی رکعت کے رکوع میں نہ گیا ہو کہ ادھر جماعت برپا ہو جائے اور اسے یہ اطمینان نہ ہو کہ میں

---

[1] بلکہ صرف قد قامت الصلوٰۃ پر بھی چھوڑ سکتا ہے۔ محشی

تیسری یا چوتھی رکعت تمام کرکے نماز جماعت کو مل سکوں گا تو اسے چاہیئے کہ اس نماز کو مستحبی نماز میں تبدیل کرکے بیٹھ جائے اور اسے دو رکعت تمام کرے اور خود فوراً جماعت کے ساتھ شریک ہو جائے۔

مسئلہ ۱۴۶۰۔ اگر امام کی نماز تمام ہو چکی ہو اور ابھی ماموم پہلے تشہد یا پہلے سلام میں مشغول ہو تو پھر اس ماموم پر ایسی حالت میں علیحدگی کی نیت کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۱۴۶۱۔ جو شخص امام سے ایک رکعت پیچھے ہے اسے جب امام آخری تشہد کے لیے بیٹھے نیم بیٹھنا بیٹھ کر اتنی دیر بنا بر احتیاط واجب ٹھہرے رہنا چاہیئے کہ جس کی کیفیت پہلے بتلائی جا چکی ہے۔ کہ امام اسلام کہنا شروع کرے تو پھر اس کے بعد ماموم کو اپنی باقی رکعت کو تمام کرنے کے لیے اُٹھ کر جانا چاہیئے۔

پیش نماز کے شرائط:۔

مسئلہ ۱۴۶۲۔ جماعت کے امام کو بالغ، عاقل، شیعہ اثنا عشری، عادل، حلال زادہ، مرد، اگر اس کے ماموم مرد ہوں، ہونا چاہیئے۔ اور اگر ماموم ممیز بچے ہوں تو صرف ان کا امام جماعت ممیز بچہ بھی ہو سکتا ہے۔ امام جماعت نماز کو صحیح پڑھتا ہو۔

مسئلہ ۱۴۶۳۔ جس شخص کو پہلے عادل جانتا تھا اور اب شک کرے کہ وہ اپنی عدالت پر باقی ہے یا نہ تو پھر اس کے ساتھ اس حالت میں بھی نماز پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۴۶۴۔ جس شخص کا وظیفہ شرعی کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ہے وہ اس شخص کو امام بنا کر نماز جماعت نہیں پڑھ سکتا کہ جس امام کا وظیفہ شرعی بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھنا ہو۔ اور جس شخص نے بیٹھ کر نماز پڑھنی ہو وہ اس امام کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا کہ جس نے لیٹ کر نماز پڑھنی ہو۔

مسئلہ ۱۴۶۵۔ جس شخص نے بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھنی ہو وہ اس شخص کے ساتھ امام بنا کر نماز جماعت ادا کر سکتا ہے کہ جس نے بیٹھ کر نماز پڑھنی ہو۔ اس طرح جس نے لیٹ کر نماز پڑھنی ہو وہ ایسے امام کے ساتھ نماز جماعت پڑھ سکتا ہے کہ جس امام نے بھی لیٹ کر نماز پڑھنی ہو۔

مسئلہ ۱۴۶۶۔ اگر امام نے کسی عذر کی وجہ سے نجس لباس میں یا تیمم کے ساتھ یا جبیرہ والے وضو کے ساتھ نماز پڑھنی ہو تو پھر اس کے ساتھ نماز جماعت ادا کی جا سکتی ہے۔

مسئلہ ۱۴۶۷۔ اگر امام میں ایسی مرض ہو کہ جس کی وجہ سے وہ پیشاب اور پاخانہ کو نہ روک سکتا ہو

تو اس کے ساتھ نماز جماعت کے ساتھ پڑھی جا سکتی ہے جب کہ وہ اس مرض کے احکام پر عمل کر رہا ہو، جیسے کہ پہلے گزر چکے ہیں۔ اسی طرح وہ عورت جو مستحاضہ نہیں وہ اس عورت کے پیچھے نماز پڑھ سکتی ہے کہ جس کو خون استحاضہ آ رہا ہو، جب کہ وہ بھی استحاضہ کے احکام پر عمل کر کے نماز پڑھ رہی ہو۔

مسئلہ ۱۴۶۸۔ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ایسے شخص کو کہ جس کو خورہ یا پیسی (جذام و برص) کی مرض ہو امام جماعت مقرر نہ کیا جائے۔

جماعت کے احکام

مسئلہ ۱۴۶۹۔ جب ماموم نیت کر رہا ہے تو اس کو نیت میں امام بھی معین کرنا چاہیئے کہ کس کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے۔ (لیکن اس کے نام کا بالخصوص جاننا ضروری نہیں) پس اگر کوئی شخص یوں نیت کرے کہ میں امام حاضر کے پیچھے فلاں نماز پڑھتا ہوں قربتہ الی اللہ، تو پھر اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۴۷۰۔ نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنے کا فائدہ علاوہ ثواب خاص کے یہ ہے کہ پہلی رکعت میں الحمد و سورۃ ماموم کو نہیں پڑھنی ہو گی۔ باقی تمام اذکار کو اسے خود بجا لانا ہو گا۔ ہاں اگر امام کی تیسری یا چوتھی رکعت ہو اور ماموم کی پہلی یا دوسری رکعت ہو تو پھر ماموم کو الحمد و سورۃ بھی پڑھنی ہو گی۔

مسئلہ ۱۴۷۱۔ اگر ماموم صبح اور مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعت کی قرأت کی آواز سن رہا ہو، اگرچہ وہ کلمات کو علیحدہ علیحدہ نہ سمجھ رہا ہو تو پھر اس ماموم کو چپ کر کے کھڑا رہنا چاہیئے۔ اور وہ خود کچھ نہ پڑھے۔ ہاں اگر امام کی قرأت یعنی الحمد و سورۃ کی آواز اس کے کانوں تک نہیں پہنچ رہی تو پھر ماموم کے لیے مستحب ہے کہ خود سورۃ الحمد و دوسری سورۃ آہستہ آہستہ پڑھتا رہے۔ ہاں اگر بھول کر بلند آواز سے پڑھ لے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۴۷۲۔ اگر ماموم امام کی قرأت میں صرف بعض حروف و کلمات کو سن سکے تو پھر بھی اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ چپ رہے اور الحمد و سورۃ نہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۴۷۳۔ اگر ماموم سہواً الحمد و سورۃ کو پڑھتا رہے یا وہ اس خیال سے کہ جو آواز آ رہی ہے وہ امام کی نہیں کسی دوسرے کی ہے، الحمد و سورۃ پڑھتا رہے اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ امام ہی کی آواز تھی تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۴۷۴۔ جب کسی کو شک ہو کہ امام کی آواز سنائی دی جا رہی ہے یا نہ، یا شک کرے کہ جو آواز سنائی دے رہی ہے امام کی ہے یا کسی دوسرے کی تو اس صورت میں وہ الحمد و سورۃ پڑھ سکتا ہے۔ (م محق)

مسئلہ ۱۴۷۵۔ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ماموم ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعت کے وقت حمد اور سورۃ کو نہ پڑھے اور اس کے لیے مستحب یہی ہے کہ ذکر خدا کرتا رہے۔

مسئلہ ۱۴۷۶۔ ماموم کو امام سے پہلے تکبیرۃ الاحرام (یعنی اللہ اکبر نیت کے بعد والی) نہیں کہنا چاہیئے بلکہ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ جب تک امام پوری تکبیر (اَللّٰہ اَکْبَر) تمام نہ کرے ماموم کو تکبیرۃ الاحرام شروع بھی نہ کرنی چاہیئے۔

مسئلہ ۱۴۷۷۔ جب ماموم امام کے سلام کہنے کو سن سکتا ہو یا جانتا ہو کہ کس وقت امام سلام کہے گا تو پھر اسے امام سے پہلے سلام نہ کہنا چاہیئے۔ پس اگر جان بوجھ کر اس صورت میں امام سے پہلے سلام کہہ دے تو اس کی نماز میں اشکال ہے۔ ہاں اگر سہواً امام سے پہلے سلام کہہ دے تو پھر اس کی نماز صحیح ہے۔ اور اسے دوبارہ امام کے ساتھ پھر سلام کہنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۴۷۸۔ اگر ماموم تکبیرۃ الاحرام اور سلام کے علاوہ کسی چیز کو امام سے پہلے کہہ دے تو پھر کوئی حرج نہیں لیکن اگر اس کی آواز سنائی دی جا رہی ہو یا اسے پتہ ہو کہ امام اس چیز کو کب بجا لائے گا تو پھر احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ اس چیز کو بھی امام سے پہلے نہ کہے۔

مسئلہ ۱۴۷۹۔ ماموم کو ان چیزوں کے علاوہ جو پڑھی جاتی ہیں مثل رکوع کرنا، ان کاموں کو بھی یا امام کے ساتھ یا تھوڑا سا بعد میں بجا لانا چاہیئے۔ اگر کوئی ان کاموں کو جان بوجھ کر امام سے پہلے یا بہت مدت اس کے بعد بجا لائے تو وہ گنہگار ہے اور احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس نماز کو تمام کرنے کے بعد دوبارہ اس نماز کو بھی پڑھے۔

مسئلہ ۱۴۸۰۔ اگر کوئی شخص رکوع سے سر امام سے پہلے بھول کر اٹھائے اور امام ابھی رکوع میں ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ پھر رکوع کی طرف لوٹ جائے اور امام کے ساتھ رکوع سے سر اٹھائے۔ اور اس صورت میں رکوع کا زیادہ ہو جانا اگرچہ وہ رکن ہے، نماز کو باطل نہیں کرتا، ہاں اگر وہ رکوع کی طرف لوٹے اور ابھی پورا رکوع میں نہ پہنچا ہو کہ امام نے رکوع سے سر اٹھا لیا ہو تو پھر اس کی نماز باطل ہے۔ (م محق)

مسئلہ ۱۴۸۱۔ اگر کوئی شخص اشتباہاً اپنا سر اٹھائے اور ابھی تک امام سجدہ میں ہو تو اسے بھی چاہیئے

کہ سجدہ کی طرف پھر لوٹ جائے۔ اگر ایسا اتفاق دونوں سجدوں میں ہو جائے۔ تو دو سجدے جو رکن ہیں۔ ان کی زیادتی کی وجہ سے یہاں پر نماز باطل نہ ہوگی۔

مسئلہ ۱۴۸۲۔ جس شخص نے اشتباہاً سجدہ سے سر اٹھا لیا تھا۔ اور پھر اتباع کے لیے دوبارہ سجدہ کو گیا ہو لیکن ابھی پورا سجدہ نہ کر سکا ہو۔ کہ امام نے سجدہ سے سر اٹھا لیا ہو۔ تو پھر اس کی نماز صحیح ہوگی۔ ہاں اگر ایسا اتفاق دونوں سجدوں میں ہو جائے۔ تو پھر اس کی نماز باطل ہوگی۔

مسئلہ ۱۴۸۳۔ جس شخص نے رکوع یا سجدہ سے اشتباہاً سر اٹھا لیا ہو۔ اور پھر اس خیال سے واپس نہ لوٹا ہو کہ وہ لوٹ کر امام کو رکوع یا سجدہ میں نہیں پا سکے گا۔ تو پھر اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۴۸۴۔ اگر کوئی آدمی سجدہ سے سر اٹھائے۔ اور دیکھے کہ ابھی امام سجدہ میں موجود ہے چنانچہ وہ یہ سمجھ کر کہ امام کا ابھی پہلا سجدہ ہے پھر سجدہ میں اس کی متابعت کی نیت سے چلا جائے اسے بعد میں معلوم ہو کہ امام کا تو دوسرا سجدہ تھا۔ تو اس صورت میں اس ماموم کا بھی دوسرا سجدہ شمار ہو جائے گا۔ اور اسی طرح اگر وہ ماموم یہ سمجھ کر دوبارہ سجدہ میں جائے۔ کہ امام کا دوسرا سجدہ ہے لیکن بعد میں اسے معلوم ہو کہ امام کا ابھی پہلا سجدہ ہے تو اسے چاہیئے کہ اس سجدہ کو اس نیت سے کہ وہ امام کے ساتھ متابعت کر رہا ہے تمام کرے اور پھر جب امام دوسرے سجدے میں جائے۔ یہ بھی اس کے ساتھ دوسرا سجدہ کرے لیکن پھر بھی ان دونوں صورتوں میں احتیاط واجب اسی میں ہے کہ نماز کو جماعت کے ساتھ تمام کرنے کے بعد دوبارہ اسی نماز کو پڑھے۔

مسئلہ ۱۴۸۵۔ اگر ماموم بھول کر رکوع میں امام سے پہلے چلا جائے اگر حالت یہ ہو کہ اگر وہ واپس لوٹے تو امام کی قرائت کو تھوڑا بہت پا لیگا۔ اگر وہ رکوع سے واپس لوٹ کر کھڑا ہو جائے اور پھر امام کھڑے تھے دوبارہ رکوع کو جائے۔ تو اس کی نماز صحیح ہوگی۔ اور اگر جان بوجھ کر اس صورت میں واپس نہ لوٹے تو اس کے لیے احتیاطاً واجب اس میں ہے کہ اس نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھ کر دوبارہ بھی اس نماز کو پڑھے

مسئلہ ۱۴۸۶۔ اگر ماموم بھول کر امام سے پہلے رکوع میں چلا جائے۔ اور اسے علم ہو کہ اگر واپس لوٹ آئے تو امام کی قرائت میں سے کچھ نہ پا سکے گا۔ تو اسے وہیں رکوع میں ٹھہرا رہنا چاہئے یہاں تک کہ امام اس کو آ کر ملے۔ تو پھر اس کی نماز صحیح ہے۔ اور اگر وہ اس قصد سے کہ پھر امام کے ساتھ مل کر رکوع کو آئے۔ اٹھ کھڑا ہو تو اس کے لیے اس وقت احتیاط واجب اسی میں ہے کہ نماز کو تمام کرنے کے بعد دوبارہ اسی نماز کو پڑھے۔

مسئلہ ۱۴۸۷۔ اگر کوئی آدمی بھولا سجدہ میں امام سے پہلے چلا جائے اگر وہ ٹھہرا رہے یہاں تک کہ امام بھی سجدہ میں آ پہنچے تو اس کی نماز صحیح ہے اور اگر اس قصد سے کہ امام کے شامل کر سجدہ کو آئے سجدہ سے سر اٹھائے تو پھر اس کیلئے احتیاط واجب اسی میں ہے۔ کہ نماز کو تمام کرنے

کے بعد دوبارہ بھی نماز پڑھے۔

مسئلہ ۱۴۸۸۔ اگر امام ایسی رکعت میں کہ جس میں قنوت نہیں ہوتا اشتباہاً قنوت پڑھنا شروع کر دے یا ایسی رکعت میں تشہد پڑھنا شروع کر دے کہ جس میں تشہد نہیں پڑھنا ہوتا تو ماموم کو امام کی متابعت میں قنوت اور تشہد نہیں پڑھنا چاہیئے۔ لیکن پھر بھی ماموم امام سے پہلے رکوع میں بھی نہیں جا سکتا۔ اسی طرح امام کے کھڑے ہونے سے پہلے کھڑا بھی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اسے صبر کرنا چاہیئے تاکہ امام اپنے اشتباہی قنوت یا تشہد کو تمام کرے تب یہ اس کے ساتھ باقی نماز کو ادا کرے۔

وہ چیزیں جو نماز جماعت میں مستحب ہیں:۔

مسئلہ ۱۴۸۹۔ اگر ماموم صرف ایک مرد ہو تو اسے امام کے دائیں جانب کھڑا ہونا مستحب ہے۔ اور اگر ایک عورت ہو تو پھر اسے امام کے دائیں جانب اس طرح ٹھہرنا چاہیئے کہ عورت کے سجدہ کی جگہ یا امام کے قدموں کے برابر یا گھٹنوں کی جگہ کے برابر ہے۔ اور اگر ایک مرد اور ایک عورت ہو، یا ایک مرد اور چند ایک عورتیں ہوں تو پھر اس مرد کو امام کے دائیں جانب ٹھہرنا چاہیئے۔ اور عورتوں کو امام کے بالکل پیچھے کھڑا ہونا چاہیئے۔ اور اگر کئی ایک مرد اور کئی ایک عورتیں ہوں تو پھر ان کو امام کے پیچھے کھڑا ہونا چاہیئے۔ لیکن اس طرح سے کہ پہلے صف مردوں کی ہو اور اس کے بعد عورتوں کی صف ہو۔ (م۔ح)

مسئلہ ۱۴۹۰۔ اگر امام بھی عورت اور اس کا مقتدی بھی عورت ہو تو پھر ان کو ایک دوسرے کے پہلو میں برابر کھڑا ہونا چاہیئے۔ اور امام کو ماموم سے آگے نہیں ہونا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۴۹۱۔ مستحب ہے کہ امام صف کے درمیان کے مقابل ہو۔ اور اہلِ علم و تقویٰ و پرہیزگار لوگ پہلی صف میں کھڑے ہوں۔

مسئلہ ۱۴۹۲۔ نماز جماعت کی صفوں کو سیدھا اور منظم کرنا مستحب ہے۔ اور مستحب ہے کہ ایک صف میں لوگوں کا آپس میں فاصلہ بھی نہ ہو۔ اور ہر ایک کے کندھے دوسرے کے کندھے کے برابر ہوں۔

مسئلہ ۱۴۹۳۔ مستحب ہے کہ جب قَدْ قَامَتِ الصَّلوٰۃ کہی جائے سب ماموین (یعنی نمازی جو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتے ہیں) سب کھڑے ہو جائیں۔

مسئلہ ۱۴۹۴۔ امام کے لیے مستحب ہے کہ نمازیوں میں سے سب سے ضعیف و کمزور کی حالت

کا لحاظ کرے اور رکوع اور سجود کو اتنا طول نہ دے مگر جب اسے علم ہو کہ سب نمازی سجدہ اور رکوع کے لمبے پڑھنے پر راضی ہیں تو پھر ان میں طول دے سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۴۹۵ - امام جماعت کو چاہیئے کہ وہ حیب الحمد و سورۃ کو آواز کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں ذرا زیادہ بلند پڑھے تاکہ دوسرے نمازی بھی سن سکیں اسی طرح رکوع و سجود وغیرہ کے ذکروں کو بھی ذرا بلند تر پڑھے لیکن پھر بھی عام عادت سے زیادہ آواز بلند نہ کرے۔

مسئلہ ۱۴۹۶ - اگر امام جماعت کو رکوع میں معلوم ہو جائے کہ کوئی آدمی نماز کے ساتھ ملنا چاہتا ہے تو اس کے لیے مستحب ہے کہ رکوع کو دو گنا کر دے۔ اور پھر کھڑا ہو جائے۔ اگرچہ اسے کوئی دوسرا آدمی شریک ہوتا ہوا معلوم بھی ہو رہا ہو۔

وہ چیزیں جو نماز جماعت میں مکروہ ہیں :-

مسئلہ ۱۴۹۷ - اگر صف میں جگہ ٹھہرنے کی موجود ہو تو پھر علیحدہ صف میں کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ (م محق)

مسئلہ ۱۴۹۸ - ماموم کو رکوع و سجود کے ذکروں کو ایسی آواز کے ساتھ پڑھنا مکروہ ہے کہ جس کو امام سُن رہا ہو۔

مسئلہ ۱۴۹۹ - مسافر کا مقیم کے ساتھ اقتداء کرنی مکروہ ہے۔ یعنی امام نے جب نماز پوری پڑھنی ہو تو اس کے پیچھے مسافر نماز نہ پڑھے اور نہ ہی پوری نماز پڑھنے والا مسافر کے پیچھے نماز پڑھے

نماز آیات

مسئلہ ۱۵۰۰ - چار چیزوں کی وجہ سے نماز آیات پڑھنی واجب ہوتی ہے۔ اور نماز آیات کی کیفیت بعد میں آجائے گی۔ (۱) سورج گرہن کے لیے (۲) چاند گرہن کے لیے اگرچہ ان دونوں کی تھوڑی مقدار پکڑی جائے کہ جس سے لوگوں کو خوف و ہراس نہ ہو سکے تب بھی نماز آیات واجب ہے۔ (۳) زلزلہ کے لیے اگرچہ اس سے خوف بھی نہ ہو (۴) بجلی کی کڑک و گرج اسرخ و سیاہ آندھی یا اس قسم کی مصیبت کہ جس سے عام لوگ خوف کھائیں۔

مسئلہ ۱۵۰۱ - ان چار چیزوں میں ہر ایک کے لیے نماز آیات واجب ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اگر

ایک ہی دن میں ان چاروں میں سے ایک سے زیادہ کوئی چیز واقع ہو جائے تو پھر اتنی ہی دفعہ نماز بھی پڑھنی واجب ہو گی۔ مثلاً سورج گرہن بھی ہو جائے اور زلزلہ بھی آجائے تو دو نمازیں واجب ہوں گی۔ (م ملحق)

مسئلہ ۱۵۰۲۔ جس شخص پر چند ایک نماز آیات واجب ہوں اگر سب وہ ایک چیز کی وجہ سے ہوں مثلاً تین نمازیں چاند گرہن کی واجب ہوتی ہوں اور اس نے انہیں نہ پڑھا ہو تو پھر ان کی قضا کرنے کے وقت یہ ضروری نہیں ہے کہ کہے کہ یہ اول چاند گرہن کے لیے اور دوسری دوسری کے لیے۔ مثلاً صرف تین نمازیں چاند گرہن پڑھ دینا کافی ہے۔ اسی طرح ہے کہ جب چند ایک نماز بجلی کی کڑک وغیرہ کے واجب ہوئی ہوں۔ ہاں اگر ایک سورج گرہن کی ہو اور ایک چاند گرہن کی اور ایک زلزلہ کے لیے واجب ہوئی ہو تو ان کے قضا کرنے کے وقت احتیاط واجب اسی میں ہے کہ معین کرے کہ یہ نماز کس کی پڑھ رہا ہے۔

مسئلہ ۱۵۰۳۔ جن چیزوں کے لیے نماز آیات واجب ہوتی ہے وہ جس جس شہر میں واقع ہوں گی صرف اسی شہر کے لوگوں پر نماز واجب ہو گی دوسرے شہر والوں پر نماز واجب نہ ہو گی۔ ہاں اگر کوئی جگہ جس شہر میں کہ زلزلہ یا برق و رعد ہوتی ہے اس کے ملحقات سے سمجھی جائے۔ تو پھر اس جگہ کے لوگوں پر بھی نماز واجب ہو گی۔ (م ملحق)

مسئلہ ۱۵۰۴۔ جب سورج گرہن یا چاند گرہن شروع ہو جاتے تو اسی وقت سے نماز کو ادا کیا جا سکتا ہے اور احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس وقت تک نماز کو دیر نہ کر دے۔ کہ جب سورج یا چاند چھوٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ (م ملحق)

مسئلہ ۱۵۰۵۔ اگر نماز کے شروع کرنے میں اتنی دیر کر دے کہ سورج یا چاند چھوٹنا شروع ہو جائے اور وہ اس وقت نماز شروع کر دے تو اسے چاہیئے کہ نہ ادا کی نیت کرے اور نہ قضا کی بلکہ قربتاً الی اللہ کی نیت سے پڑھے ہاں اگر سورج یا چاند سالم گرہن سے نکل چکا ہو تو پھر اگر نماز شروع کرنا چاہے تو اسے قضا کی نیت سے پڑھے۔

مسئلہ ۱۵۰۶۔ اگر تمام وقت کہ جو سورج یا چاند گرہن رہا ہو صرف ایک رکعت یا ایک رکعت سے بھی کچھ کم کے ادا کرنے کی مقدار تک ہو تو پھر اس کے لیے جو نماز پڑھی جائے گی وہ ادا ہو گی۔ اسی طرح جب سورج یا چاند کے گرہن میں رہنے کی مدت تو ایک رکعت سے زیادہ ہو لیکن کسی انسان نے اس وقت نماز پڑھنی شروع کی ہو کہ صرف ایک رکعت کی مقدار تک سورج یا چاند نے باقی گرہن میں رہنا ہو

تو پھر بھی نماز ادا ہوگی۔

مسئلہ ۱۵۰۷۔ جب زلزلہ یا کڑک بجلی وغیرہ کی واقع ہو تو اس کی نماز اسی وقت فوراً پڑھنی واجب ہے اور اگر کوئی شخص نہ پڑھے تو وہ گنہگار ہے۔ لیکن آخر عمر تک اس پر واجب ہے۔ اور جب بھی اسے پڑھنا چاہے وہ ادا ہوگی، قضا کی نیت اس میں نہیں کی جاسکتی۔

مسئلہ ۱۵۰۸۔ اگر سورج یا چاند گرہن کے واقع ہو جانے کے بعد معلوم ہو کہ وہ تھوڑی مقدار گھرے تھے تو ان کی قضا کرنی واجب نہیں اور اگر سارا سورج یا چاند گھر چکا تھا تو پھر ان کی قضا کرنی واجب ہے۔ (م مخ)

مسئلہ ۱۵۰۹۔ اگر ایک گروہ خبر دے کہ چاند یا سورج گرہن واقع ہو چکا ہے لیکن کسی شخص کو ان کے کہنے پر اعتبار نہ آئے اور وہ شخص نماز بھی نہ پڑھے لیکن بعد میں معلوم ہو جائے کہ واقعی سورج یا چاند گرہن واقع ہو چکا تھا تو پھر اس کی نماز قضا کرنی تب واجب ہوگی جب کہ پورا چاند یا سورج گرہن میں آچکا ہو۔ بلکہ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اگر تھوڑا سا گرہن بھی ان کو لگ چکا ہو تو پھر بھی نماز کی قضا کو بجا لائے، یہی حکم تب بھی ہوگا جب اسے دو آدمی خبر دیں کہ جن کا عادل ہونا اس وقت معلوم نہ ہو، لیکن بعد میں معلوم ہو جائے کہ وہ عادل تھے۔

مسئلہ ۱۵۱۰۔ اگر کوئی انسان ان لوگوں کے کہنے پر جو قواعد علمی سے چاند گرہن یا سورج گرہن معلوم کرتے ہیں اطمینان حاصل کرلے تو احتیاط واجب اس کے لیے اس میں ہے کہ نماز آیات بجا لائے۔ اسی طرح اگر وہ لوگ یہ کہیں کہ چاند یا سورج فلاں وقت گرہن میں شروع ہوگا اور فلاں وقت نکلنا شروع کریگا اور ان لوگوں کے کہنے پر کسی کو اطمینان ہو جائے تو پھر احتیاط اسی میں ہے کہ جو وقت انہوں نے چھوٹنے کا معین کیا ہے اس وقت تک نماز بجا لانے کو تاخیر نہ کرے۔

مسئلہ ۱۵۱۱۔ اگر کسی کو علم ہو جائے کہ جو نماز آیات وہ پڑھ چکا ہے وہ باطل تھی تو اسے پھر دوبارہ بجا لائے۔ اور اگر وقت گزر چکا ہو تو اس کی قضا کرے۔

مسئلہ ۱۵۱۲۔ اگر کسی پنجگانہ نماز کے وقت نماز آیات واجب ہو جائے، اگر تو دونوں کا وقت وسیع ہو تو پھر جو بھی اول چاہے بجا لاسکتا ہے۔ اور اگر ان میں سے کسی ایک کا وقت تنگ ہو چکا ہو تو پھر اسی کو بجا لائے جس کا وقت تنگ ہو گیا ہے اور اگر دونوں کا وقت تنگ ہو گیا ہو تو پھر پہلے نماز پنجگانہ میں سے جو بھی ہے اسی کو بجا لائے اور نماز آیات کو بعد میں بجا لائے۔

مسئلہ ۱۵۱۳۔ اگر پنجگانہ نماز میں سے کسی کو شروع کر چکا ہو اور اس کے پڑھنے کی حالت میں معلوم ہو جائے کہ نماز آیات کا وقت بھی تنگ ہو چکا ہے تو پھر اگر نماز یومیہ کا وقت بھی تنگ ہو تو اسی کو تمام کرلے اور اس کے بعد نماز آیات بجالائے۔ اور اگر اس کا وقت ابھی وسیع ہو تو پھر اس کو وہیں پر چھوڑ دے اور نماز آیات میں مشغول ہو جائے اور اس کے بعد پنجگانہ والی نماز کو بجالائے۔

مسئلہ ۱۵۱۴۔ اگر نماز آیات کے شروع کر چکنے کی حالت میں معلوم ہو جائے کہ نماز پنجگانہ میں سے کسی کا وقت تنگ ہو چکا ہے تو پھر نماز آیات کو وہیں چھوڑ دے اور نماز پنجگانہ میں مشغول ہو جائے اور اس کے سلام دے چکنے کے بعد قبل اس کے کہ وہ کوئی ایسا کام کرے جو نماز کو باطل کرتا ہے کھڑا ہو جائے اور باقی نماز آیات جو رہ گئی تھی اس کی تکمیل کرلے، نماز آیات کو از سر نو بجالانے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ وہیں سے آگے شروع کر دے کہ جہاں اسے چھوڑا تھا۔

مسئلہ ۱۵۱۵۔ جب عورت حیض یا نفاس کی حالت میں ہو اور چاند گرہن یا سورج گرہن ہو جائے تو اس کی نماز حیض اور نفاس والی عورت پر واجب نہیں۔ اور اس کی قضا کرنا بھی اس کے لیے واجب نہیں البتہ اگر زلزلہ یا بجلی یا بادل کی خوفناک گرج وغیرہ اسی حالت میں واقع ہو جائیں تو پھر اس عورت کے لیے احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ پاک ہونے کے بعد نماز آیات پڑھے۔

نماز آیات بجالانے کا طریقہ:-

مسئلہ ۱۵۱۶۔ نماز آیات دو رکعت ہوتی ہے۔ اور ہر ایک رکعت میں پانچ رکوع ہوتے ہیں اور اس کا طریقہ یوں ہے کہ انسان نیت کرلینے کے بعد تکبیر یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور الحمد اور ایک سورۃ تمام پڑھے اور اس کے بعد رکوع میں چلا جائے۔ رکوع کا ذکر پڑھ لینے کے بعد کھڑا ہو جائے اور دوبارہ ایک حمد اور ایک سورۃ پڑھے اور پھر رکوع میں چلا جائے اور اسی طرح پانچ دفعہ رکوع میں جائے۔ پانچویں دفعہ رکوع کرکے جب سر اٹھائے تو پھر سجدہ میں چلا جائے۔ اور دو سجدے بجا لانے کے بعد پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے اور دوسری رکعت کو پھر پہلی رکعت کی طرح ہی بجالائے۔ دوسری رکعت کے پانچویں رکوع سے اٹھنے کے بعد سجدہ میں چلا جائے اور دو سجدے بجالانے کے بعد تشہد اور سلام پڑھے۔

مسئلہ ۱۵۱۷ - نماز آیات کو ممکن ہے کہ یوں بھی بجا لایا جائے کہ نیت کر لینے کے بعد تکبیر کہے اور اس کے بعد ایک سورۃ کو پانچ حصوں میں تقسیم کر لینے کے بعد ایک حصہ پڑھ دے اور رکوع میں چلا جائے اور جب رکوع سے اٹھے تو الحمد نہ پڑھے بلکہ دوسرا پانچواں حصہ اسی سورۃ کا پڑھ کر پھر رکوع میں چلا جائے۔ اسی طرح ہر دفعہ رکوع سے اٹھنے کے بعد الحمد کے پڑھے بغیر صرف پانچواں حصہ یعنی ۱/۵ سورۃ کا پڑھے یہاں تک کہ پانچویں رکوع کے جانے کے وقت سورۃ تمام کرلے اور رکوع میں چلا جائے۔ پانچویں رکوع کے سر اٹھانے کے بعد دو سجدے کرکے پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے الحمد پڑھے اور پانچواں حصہ سورۃ کا پڑھے اور رکوع چلا جائے رکوع سے اٹھ کر پھر بغیر سورۃ الحمد پڑھے دوسرا پانچواں حصہ سورۃ کا پڑھے اور اسی طرح دوسری رکعت کے پانچویں رکوع سے پہلے سورۃ تمام کرلے اور رکوع میں جا کر کھڑا ہو کر سجدہ میں چلا جائے، دو سجدے بجا لانے کے بعد تشہد اور سلام کہہ دے۔ مثلاً نیت کر کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور الحمد پڑھے اور اس کے بعد صرف بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سورۃ قل کی جزو ہونے کی نیت سے پڑھے اور رکوع میں چلا جائے۔ اور پھر کھڑے ہو کر صرف قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کہے اور رکوع میں چلا جائے اور پھر کھڑے ہو کر صرف اَللّٰہُ الصَّمَدُ کہے اور رکوع جائے اور پھر کھڑے ہو کر صرف لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ کہے اور رکوع میں چلا جائے، پھر کھڑے ہو کر وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ کہے اور رکوع میں چلا جائے پھر رکوع سے کھڑے ہو کر سجدہ میں چلا جائے، دو سجدے بجا لانے کے بعد کھڑے ہو کر سورۃ الحمد پڑھنے کے بعد صرف بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سورۃ قل کی جزو ہونے کے قصد سے پڑھے اور پھر اسی پہلی رکعت کی طرح ہر ایک رکوع سے پہلے ایک آیت پڑھ کر پانچ رکوع کر لینے کے بعد سجدے کر کے تشہد پڑھے اور سلام پڑھے۔

مسئلہ ۱۵۱۸ - اگر کوئی شخص پہلی رکعت میں تو ہر الحمد کے بعد ایک کامل سورۃ پڑھتا ہے لیکن دوسری رکعت میں الحمد کے بعد ایک سورۃ کو پانچ حصوں پر تقسیم کر کے ایک ایک حصہ پڑھتا ہے، تو بھی کوئی حرج نہیں

مسئلہ ۱۵۱۹ - جو چیزیں واجب اور مستحب نمازوں میں مستحب ہیں وہی بعینہٖ نماز آیات میں بھی مستحب ہیں لیکن مستحب ہے کہ اذان اور اقامت کے بجائے صرف تین دفعہ "اَلصَّلٰوۃ" کہے۔

مسئلہ ۱۵۲۰ - پانچویں اور دسویں رکوع کے بعد سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا بھی مستحب ہے اسی طرح ہر رکوع کے جانے سے پہلے اور اٹھنے کے بعد تکبیر یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا بھی مستحب ہے

لیکن پانچویں اور دسویں رکوع کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا مستحب نہیں ہے۔ (م۔ح)

مسئلہ ۱۵۲۱ - مستحب ہے کہ دوسرے اور چوتھے اور چھٹے اور آٹھویں اور دسویں رکوع سے پہلے دعائے قنوت بھی پڑھے اور اگر ایک دعا قنوت دسویں رکوع سے پہلے پڑھ لے تو بھی کافی ہے۔ (م۔ح)

مسئلہ ۱۵۲۲ - اگر نمازِ آیات میں شک کرے کہ کتنی رکعت پڑھی ہے اور اس کا فکر کسی ایک طرف نہ ہو سکے تو پھر نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۵۲۳ - اگر شک کرے کہ پہلی رکعت کے آخری رکوع میں ہے یا دوسری رکعت کے پہلے رکوع میں، اور اس کا فکر کسی ایک طرف نہ ٹھہر سکے تو پھر بھی نماز باطل ہے۔ ہاں اگر شک کرے کہ چار رکوع کیے ہیں یا پانچ اور ابھی سجدے کی طرف جھکا بھی نہ ہو تو پھر جس رکوع کے متعلق شک ہے اسے دوبارہ بجا لائے اور اگر سجدہ جانے کے لیے ٹیڑھا ہو چکا ہو اور یہ شک ہوا ہو تو پھر اس شک کی پرواہ نہ کرے اور سجدہ میں چلا جائے۔

مسئلہ ۱۵۲۴ - نمازِ آیات میں ہر ایک رکوع اس کا رُکن ہے یعنی اگر عمداً یا اشتباہاً ایک رکوع کم کرے یا زیادہ تو نماز باطل ہو جاتی ہے۔

عیدِ قربان اور عیدِ فطرہ کی نماز

مسئلہ ۱۵۲۵ - عید فطر اور عید قربان کی نماز امام علیہ السلام کے زمانہ حضور میں با جماعت واجب ہے لیکن ہمارے زمانہ میں جبکہ امام علیہ السلام غائب ہیں نمازِ عید مستحب ہے اور اسے جماعت کے ساتھ اور تنہا پڑھا جا سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۵۲۶ - عید فطر اور قربان کی نماز کا وقت آفتاب نکلنے کے وقت سے ظہر (یعنی زوالِ شمس) تک ہے۔

مسئلہ ۱۵۲۷ - مستحب ہے کہ عید قربانی کی نماز ذرا سورج کافی بلند ہو جائے تو پڑھی جائے۔ لیکن عید فطر میں مستحب ہے کہ جب سورج کافی بلند ہو جائے پہلے افطار کرے اور زکوٰۃ فطرہ کو ادا کرے اور اس کے بعد عید کی نماز پڑھے۔

مسئلہ ۱۵۲۸ - عید فطر اور قربانی کی نماز دو رکعت ہے۔ پہلی رکعت میں الحمد اور سورۃ پڑھنے کے بعد پانچ دفعہ تکبیر کہے اور ہر ایک تکبیر کے بعد ایک قنوت پڑھے اور پانچویں قنوت پڑھنے کے بعد ایک اور تکبیر کہے اور رکوع میں چلا جائے اور اس کے بعد سجدے ادا کر لینے کے بعد کھڑا ہو جائے اور دوسری رکعت پڑھے لیکن دوسری رکعت میں چار تکبیریں کہے، اس میں بھی ہر ایک تکبیر کے بعد قنوت پڑھے اور پھر آخری قنوت کے بعد تکبیر کہے اور رکوع میں چلا جائے اور اس کے بعد اٹھ کر دو سجدے بجا لائے اور تشہد اور سلام پڑھے۔

مسئلہ ۱۵۲۹ - نماز عید کے ہر قنوت میں جو بھی دعا پڑھے کافی ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ یہ دعا پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ اَهْلَ الْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ وَ اَهْلَ الْجُوْدِ وَالْجَبَرُوْتِ وَ اَهْلَ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَةِ وَ اَهْلَ التَّقْوٰى وَالْمَغْفِرَةِ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذَا الْيَوْمِ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ لِلْمُسْلِمِيْنَ عِيْدًا وَلِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ذُخْرًا وَشَرَفًا وَكَرَامَةً وَمَزِيْدًا اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُدْخِلَنِيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ اَدْخَلْتَ فِيْهِ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُخْرِجَنِيْ مِنْ كُلِّ سُوْٓءٍ اَخْرَجْتَ مِنْهُ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا سَئَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الْمُخْلَصُوْنَ۔

مسئلہ ۱۵۳۰ - امام علیہ السلام کے غائب ہونے کے زمانہ میں نماز عید کے بعد دو خطبہ پڑھنا مستحب ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ عید فطر کی نماز کے بعد زکوٰۃ فطرہ کے احکام بتلائے جائیں اور عید قربان کی نماز کے بعد والے خطبہ میں قربانی کے احکام بتلائے جائیں۔

مسئلہ ۱۵۳۱ - عید کی نماز میں کوئی خاص سورۃ کو پڑھنا ضروری نہیں بلکہ جو بھی سورۃ پڑھ لی جائے کافی ہے۔ لیکن بہتر یوں ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ سَبِّحِ اسْمَ پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝ وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۝ وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ۝ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۝ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا

يَخْشٰى ۙ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۚ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۙ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۙ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۙ الَّذِىْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۚ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۙ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۙ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۙ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۖ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۙ اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۙ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۚ

اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورہ وَالشَّمْس پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۙ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۙ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ۙ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۙ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۙ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۙ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۙ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۙ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۙ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۙ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰهَا ۙ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰهَا ۙ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۙ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۙ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰهَا ۙ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۚ

مسئلہ ۱۵۳۲ ۔ عید کی نماز کو صحرا و بیابان میں پڑھنا مستحب ہے، لیکن مکہ معظمہ میں مسجد الحرام میں پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۵۳۳ ۔ عید کی نماز کے لیے پیدل ننگے پاؤں باوقار جانا مستحب ہے، نماز کے لیے جانے سے پہلے غسل کرے اور سفید عمامہ باندھ کر جائے۔

مسئلہ ۱۵۳۴ ۔ مستحب ہے کہ عید کی نماز میں زمین پر سجدہ کرے اور جب نماز میں تکبیر کہے تو ہاتھوں کو بلند کرے، عید کی نماز کو بلند آواز سے پڑھے خواہ وہ امام جماعت ہو یا تنہا نماز عید پڑھ رہا ہو۔

مسئلہ ۱۵۳۵ ۔ عید فطر کی رات مغرب اور عشا اور صبح کی نمازوں کے بعد اور اسی طرح عید کی نماز کے بعد یہ تکبیریں پڑھے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدَانَا

مسئلہ ۱۵۳۶ ۔ انہی تکبیروں کو جو پہلے مسئلہ میں ذکر ہوئی ہیں عید قربان کے بعد دس نمازوں تک پڑھنا مستحب ہے۔ پہلی نماز کہ جس میں ان تکبیروں کی ابتدا کرتی ہے عید کے دن نماز ظہر ہے اور آخر نماز

کہ جہاں ان تکبیروں کو ختم کرنا ہے بارھویں کی صبح کی نماز تک۔ لیکن ان تکبیروں کے ساتھ یہ چند جملے عید قربان میں زیادہ کیے جائیں۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا رَزَقَنَا مِنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَبْلَانَا۔ لیکن اگر کسی کو عید قربان منیٰ کے مقام پر نصیب ہو یعنی حاجیوں کے لیے تو ان کے لیے مستحب ہے کہ یہ تکبیریں پندرہ نمازوں تک پڑھتے رہیں، ابتداء عید کے دن ظہر سے لے کر تیرھویں ذی الحجہ کی صبح تک۔

مسئلہ ۱۵۳۷ - عورتوں کے لیے احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ وہ عید کی نماز کے لیے نہ جائیں، لیکن یہ احتیاط بوڑھی عورتوں کے حق میں نہیں ہے یعنی وہ نماز کے لیے جا سکتی ہیں۔

مسئلہ ۱۵۳۸ - جب کوئی عید کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ رہا ہو تو وہ دوسری نمازوں کی طرح صرف الحمد اور سورۃ نہ پڑھے لیکن باقی سب چیزوں کو اسے پڑھنا ہوتا ہے۔

مسئلہ ۱۵۳۹ - اگر کوئی شخص جماعت میں اس وقت جا کر شریک ہو جب کہ امام کچھ تکبیریں کہہ چکا ہو تو اسے چاہیئے کہ جب امام رکوع میں جائے باقی ماندہ تکبیریں کہے اور ہر ایک تکبیر میں اس وقت ایک دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ یا ایک دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بھی کہہ سکتا ہو تو کافی ہے۔

مسئلہ ۱۵۴۰ - اگر کوئی شخص اس وقت پہنچے جب امام رکوع میں جا چکا ہو تو وہ نیت کر کے نماز کی پہلی تکبیر کہہ کر اس کے ساتھ رکوع میں چلا جائے۔

مسئلہ ۱۵۴۱ - اگر عید کی نماز میں ایک سجدہ یا تشہد بھول جائے تو احتیاط اسی میں ہے کہ اسے نماز کے بعد بجا لائے۔ اور اگر کوئی ایسا کام اس سے نماز میں ہو جائے کہ جس کے لیے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے تو اس وقت بھی احتیاط اسی میں ہے کہ دو سجدے سہو نماز کے بعد بجا لائے۔

اُجرت پر نماز پڑھوانا

مسئلہ ۱۵۴۲ - ہر انسان کے مرنے کے بعد اس کی عبادات یعنی نماز، روزہ، حج، وغیرہ کو کہ جن کو وہ اپنی زندگی میں نہیں بجا لایا تھا کسی کو مزدوری دے کر پڑھوایا جا سکتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص کسی مرے ہوئے انسان کی عبادات کو بغیر مزدوری کے بجا لائے تو بھی صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۵۴۳۔ بعض مستحبی کام جیسے زیارت حضرت رسول صلعم یا دیگر ائمہ علیہم السلام کو زندہ انسان کی طرف سے بھی اجرت پر کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی انسان کسی مستحبی کام کو بجا لائے، جیسے زیارات قبور ائمہ معصومین علیہم السلام بجا لائے اور اس کے ثواب کو زندوں کے لیے یا مرے ہوئے انسانوں کے لیے ہدیہ کرے۔

مسئلہ ۱۵۴۴۔ جو شخص کسی کی نمازیں اجرت پر لے چکا ہے یا تو خود مجتہد ہو یا وہ صحیح تقلید سے نماز کے مسائل کو جانتا ہو۔

مسئلہ ۱۵۴۵۔ اجیر (یعنی مزدور) کو جب وہ کسی کی طرف سے نماز پڑھے تو اس مرنے والے کو بھی نیت کے وقت معین کرے، لیکن اس کا نام لینا بالخصوص یا جاننا ضروری نہیں بلکہ اتنا بھی نیت میں کافی ہے کہ کہے کہ میں نماز اس شخص کی طرف سے پڑھ رہا ہوں کہ جس کے لیے مجھے مزدوری پر لیا گیا ہے، تو بھی کافی ہے۔

مسئلہ ۱۵۴۶۔ نماز کے لیے اجیر یعنی مزدور کو اپنے آپ کو میت کی جگہ فرض کرنا چاہیئے۔ اور پھر اس کی عبادات کو نیابت میں اس کی جگہ کے لحاظ سے بجا لائے پس اگر کوئی شخص نمازیں پڑھتا ہے اور پھر ان کا ثواب مردہ انسان کے لیے ہدیہ کرے تو یہ کافی نہ ہوگا۔ بلکہ اسے نیابت فلاں کی نیت کر کے یہ لحاظ کر کے نمازیں پڑھنا چاہیئے کہ فلاں کی نمازیں پڑھ رہا ہوں۔

مسئلہ ۱۵۴۷۔ ایسے انسان کو نمازوں کے پڑھنے کے لیے اجرت پر لیا جائے کہ جس کے متعلق اطمینان ہو کہ وہ نماز صحیح پڑھتا ہے۔

مسئلہ ۱۵۴۸۔ جب کسی انسان کو نمازوں کے پڑھنے کے لیے اجرت پہ لیا جائے، اگر معلوم ہو جائے کہ اس نے نمازیں نہیں پڑھیں یا باطل پڑھی ہیں تو پھر ان نمازوں کو دوبارہ پڑھوایا جائے۔

مسئلہ ۱۵۴۹۔ اگر کسی اجیر یعنی مزدور کے متعلق شک ہو جائے کہ اس نے وہ نمازیں کہ جو اس کے ذمے لگائی گئی تھیں ادا کی ہیں یا نہ، اگرچہ وہ خود کہہ رہا ہو کہ میں نے ادا کر دی ہیں تو ایسی نمازوں کو دوبارہ پھر پڑھوایا جائے۔ ہاں اگر کسی کے متعلق یہ شک ہو کہ اس نے نمازیں صحیح پڑھی ہیں یا باطل تو اس صورت میں ان نمازوں کو نہیں پڑھوانا پڑتا۔

مسئلہ ۱۵۵۰۔ جس شخص کو کوئی ایسا عذر ہو کہ جس کی وجہ سے اس نے نماز تیمم کر کے یا بیٹھ کر نماز

پڑھنی ہو تو ایسے شخص کو اجرت پر نمازیں نہیں دی جا سکتیں، اگرچہ جس کی نمازیں دی جا رہی ہوں وہ بھی اگر خود پڑھتا تو تیمم یا بیٹھ کر ہی پڑھتا (یعنی اس کی نمازیں انہی دو حالتوں میں قضا ہوئی ہوں)

مسئلہ ۱۵۵۱ - عورتوں کی قضا نماز بجالانے کے لیے مرد کو اور مردوں کی قضا نمازیں بجالانے کے لیے عورتوں کو اجیر یعنی اجرت پر لیا جا سکتا ہے۔ اور ہر ایک بلند آواز سے پڑھنے یا نہ پڑھنے پر اپنی شرعی تکلیف پر عمل کرے گا۔ یعنی مرد صبح، مغرب و عشا کی پہلی دو رکعت نماز کو بلند آواز سے پڑھے - اگرچہ وہ عورت ہی کی نماز کیوں نہ ادا کر رہا ہو۔ اور عورت آہستہ اگرچہ وہ مرد کی نمازیں ہی کیوں نہ بجالا رہی ہو۔

مسئلہ ۱۵۵۲ میت کی نمازوں کو ترتیب کے ساتھ پڑھا جائے اور اگر اس کے قضا ہونے کی ترتیب معلوم نہ ہو تو پھر مزدور پر شرط لگائی جائے۔ کہ وہ اس طرح سے نمازیں پڑھے کہ جس سے اس کی ترتیب حاصل ہو جائے۔

مسئلہ ۱۵۵۳ - اگر کسی مزدور یعنی اجیر پر نمازوں کے ادا کرنے میں خاص کیفیت کے ساتھ پڑھنا شرط کر دیا جائے تو پھر اس مزدور کو چاہیئے کہ وہ اس خاص کیفیت سے ہی بجالائے۔ اور اگر کسی خاص کیفیت کی شرط اس پر نہ لگائی جائے تو پھر ان کے ادا کرنے میں اپنی شرعی تکلیف کا لحاظ رکھے گا۔ لیکن اس کے لیے احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ اپنے وظیفہ شرعی اور میت کے وظیفۂ شرعی میں سے جو بھی احتیاط کے زیادہ قریب ہو اسی کے ہی مطابق بجالائے۔ مثلاً میت کو اجتہاد یا کسی کی تقلید کی وجہ سے تین دفعہ تسبیحات اربعہ کو پڑھنا تھا اور خود مزدور کو اجتہاد یا کسی کی تقلید کی وجہ سے ایک دفعہ پڑھنا کافی ہے تو پھر مزدور کو چاہیئے کہ وہ تین ہی مرتبہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۵۵۴ - جب مزدور پر نمازیں مستحبات پڑھنے کی مقدار معین نہ کی جائے تو پھر اسے نماز کے ادا کرنے کے وقت وہ مستحبات بھی بجالانا چاہیئے کہ جو عام لوگ نمازوں میں بجالاتے ہیں۔

مسئلہ ۱۵۵۵ - جب ایک شخص مردہ کی نمازوں کے ادا کرنے کے لیے چند آدمی مزدور لیے جائیں، تو ضروری ہے کہ ہر ایک مزدور (اجیر) کے لیے نماز پڑھنے کا وقت معین کر دیا جائے۔ مثلاً اگر ایک کے ذمہ لگایا گیا ہے کہ وہ صبح سے ظہر تک نمازیں پڑھے تو دوسرے کے لیے ظہر سے لے کر رات تک کا وقت معین کیا جائے اور اسی طرح تیسرے، چوتھے کے لیے علیحدہ علیحدہ وقت معین کیا جائے۔ اسی طرح ہر ایک مزدور کے لیے جو نماز اس نے پہلی پڑھنی شروع کرنی ہو معین کی جائے۔ مثلاً ایک سے کہا جائے

کہ وہ صبح کی نماز سے ابتدا کرے اور دوسرے کے لیے ظہر سے یا جہاں سے بھی ہو معین کیا جائے۔ اسی طرح ہر مزدور سے کہا جائے کہ جب بھی وہ نماز پڑھے پوری ایک دن اور رات کی پڑھ کر چھوڑے اور اگر ایک دن کی پوری نماز نہ پڑھے بلکہ دو ایک نمازیں پڑھے تو انہیں وہ حساب نہ کرے اور جب وہ دوبارہ پڑھنا چاہیئے تو ان ناقص نمازوں کو بھی پڑھے۔

مسئلہ ۱۵۵۶ - جب کسی کو نمازوں کے پڑھنے کے لیے اجرت (مزدوری) پر لیا جائے اور وہ کہے کہ میں ان نمازوں کو ایک سال کی مدت میں ادا کروں گا، پھر وہ مزدور ایک سال ختم ہونے سے پہلے مر جائے تو احتیاط واجب اسی میں ہے کہ جتنی مقدار نمازوں کا احتمال ہو کہ اس نے نہیں پڑھی ہوں گی انہیں دوبارہ کسی دوسرے کو اجرت دے کر پڑھوایا جائے۔

مسئلہ ۱۵۵۷ - جب کسی شخص نے اجرت پر نمازیں کسی کی لی ہوں اور وہ نمازوں کے ختم کرنے سے پہلے مر جائے لیکن وہ تمام نمازوں کی اجرت پہلے لے چکا ہو پس اگر تو اس کے ساتھ یہ شرط کی گئی ہو کہ سب نمازوں کو خود ہی بجا لائے تو پھر اس نے جتنی نمازیں نہیں پڑھیں ان کی اجرت کو اس مرنے والے کے مال سے واپس لے کر اسے دی جائے کہ جس نے اس شخص کو اجرت پر لیا تھا۔ مثلاً اگر نصف نمازیں نہیں پڑھیں تو پھر آدھی اجرت واپس اس سے لے کر اس میت کے وارث کو دی جائے گی جو اپنے مرنے والے کی جانب سے نمازیں پڑھوا رہا تھا۔ اور اگر اس اجیر (اجرت پر نمازیں پڑھنے والے) سے یہ شرط نہ کی گئی ہو کہ وہ سب نمازیں خود ہی بجا لائے تو پھر اس اجیر کے وارث، دوسرا کوئی آدمی اجرت پر دے کر باقی نمازوں کو پڑھوائیں اور اگر اجیر یعنی اجرت پر لینے والے شخص کا کوئی مال نہ ہو تو پھر اس کے وارثوں پر بھی کوئی چیز واجب نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۱۵۵۸ - جب کوئی شخص کسی کی نمازیں اجرت پر پڑھ رہا ہو اور ان کے ختم کرنے سے پہلے مر جائے اور خود اس کی اپنی نمازیں بھی کچھ اس کی گردن پر باقی ہوں تو پہلے اس مرنے والے کے مال سے وہ نمازیں اجرت پر پڑھوائی جائیں گی۔ کہ جن کی یہ اجرت لے چکا تھا اور ابھی پوری ختم نہ کی تھیں اور اگر کچھ روپیہ ان کی اجرت دینے کے بعد زیادہ ہو جائے اور وہ وصیت کر گیا ہو کہ اس کی اپنی نمازیں بھی پڑھائی جائیں اور اس کی نمازوں کے پڑھانے کے لیے اس شخص کے وارث بھی اجازت دے دیں تو پھر اس کی اپنی وہ نمازیں جو وہ قضا کر چکا ہے ساری پڑھائی جائیں گی اور اگر وہ تو وصیت کر گیا ہو لیکن اس کے وارث اس کی

ساری نمازوں کے پڑھانے کی اجازت نہ دیں تو پھر اس کے بچے ہوئے مال کے صرف تیسرے حصے کو اس کی نمازوں کے پڑھانے پر خرچ کیا جائے گا۔

(کتاب صوم) یعنی روزہ کے احکام

روزہ اسے کہتے ہیں کہ کسی انسان کا اللہ کے فرمان کی بجا آوری کے لیے اذان صبح سے لے کر مغرب تک ان چیزوں سے پرہیز کرنا کہ جو روزہ کو توڑ دیتی ہیں اور جن کی تفصیل بعد میں آئے گی۔

نیّت

مسئلہ ۱۵۵۹۔ روزہ کی نیت کو دل سے گزارنا یا خاص نیت کے الفاظ مثلاً کہ کل روزہ رکھتا ہوں وغیرہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ اسی قدر کہ وہ اللہ کے امر کی فرمانبرداری کے لیے اذان صبح سے لے کر مغرب تک وہ کام نہ کرے کہ جو روزہ کو باطل کر دیتے ہیں کافی ہے۔ البتہ اس بات کے یقین پیدا کرنے کے لیے کہ وہ اذان صبح سے لے کر مغرب تک خاص چیزوں سے رکا رہا ہے کچھ مدت اذان سے پہلے اور کچھ دیر مغرب کے بعد تک وہ خاص چیزیں چھوڑ دے جو روزہ کو باطل کر دیتی ہیں۔

مسئلہ ۱۵۶۰۔ ہر روزہ کے لیے اس دن کی پہلی رات کو اس دن کے روزے کی نیت کر سکتا ہے۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ ماہ مبارک کی پہلی رات سارے ماہ مبارک کے روزوں کی نیت بھی کر لے۔

مسئلہ ۱۵۶۱۔ ماہ مبارک کے روزوں کی نیت کا وقت ابتدا رات سے لے کر صبح کی اذان تک ہے۔

مسئلہ ۱۵۶۲۔ مستحبی روزہ کی نیت کا وقت رات کے شروع ہونے سے لے کر دوسرے دن مغرب ہونے سے پہلے اتنی دیر تک کہ وہ نیت کر سکے ہے۔ یعنی اگر مغرب سے پہلے نیت کرنے کی مقدار تک کوئی ایسا کام نہ کیا ہو کہ جو روزہ کو باطل کرتا ہے اور وہ اسی وقت مستحبی روزہ کی نیت کر لے تو پھر مستحبی روزہ ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۵۶۳۔ جو شخص صبح کی اذان سے پہلے روزہ کی نیت کیے بغیر سو جائے اور وہ ظہر سے پہلے جاگے اور فوراً اسی وقت روزہ کی نیت کرے تو وہ روزہ صحیح ہے۔ خواہ وہ روزہ واجب ہو

یا مستحبی۔ ہاں اگر ظہر کے بعد جا بیدار ہو تو پھر واجبی روزہ کی نیت نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۱۵۶۴۔ اگر ماہ رمضان مبارک کے علاوہ کوئی واجب روزہ رکھتا ہو تو پھر اس کو معین بھی کرے مثلاً نیت کرے کہ قضا روزہ یا نذر کا روزہ رکھ رہا ہوں لیکن ماہ رمضان مبارک کے روزہ میں یہ ضروری نہیں کہ یہ کہے کہ میں ماہ رمضان کا روزہ رکھ رہا ہوں، بلکہ اگر کسی کو معلوم نہ ہو کہ ماہ رمضان ہے۔ یا بھول چکا ہو کہ ماہ رمضان ہے۔ اور اس دن کسی اور روزے کی نیت کرلے تو پھر بھی وہ ماہ مبارک کا روزہ شمار ہوگا

مسئلہ ۱۵۶۵۔ اگر کسی کو علم ہو کہ رمضان مبارک کا مہینہ ہے اور پھر وہ کسی اور روزے کی نیت کرلے، تو وہ روزہ نہ ماہ رمضان کا شمار ہوگا اور نہ ہی وہ روزہ کہ جس کا اس نے قصد کیا تھا۔

مسئلہ ۱۵۶۶۔ اگر کوئی شخص پہلی رمضان سمجھ کر روزہ رکھے لیکن اسے بعد میں معلوم ہو کہ دوسرا یا تیسرا روزہ ماہ مبارک کا تھا تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۵۶۷۔ اگر کوئی شخص صبح کی اذان سے پہلے روزہ کی نیت کرے اور بے ہوش ہو جائے اور پھر اسے دن میں جا کر کہیں ہوش آئے تو اس پر احتیاط واجب یوں ہی ہے کہ اس روزہ کو تمام کرے اور اگر اس نے اسے تمام نہ کیا تو پھر اس کو قضا بجا لانی ہوگی۔

مسئلہ ۱۵۶۸۔ اگر صبح کی اذان سے پہلے نیت کرلے اور پھر مست ہو جائے اور اسے دن میں کسی وقت ہوش آئے تو احتیاط واجب اس میں ہے کہ اس دن کے روزہ کو بھی تمام کرے اور اس کی قضا بھی بجا لائے۔

مسئلہ ۱۵۶۹۔ اگر کوئی شخص صبح کی اذان سے پہلے روزہ کی نیت کر کے سوئے اور مغرب کو جا کر بیدار ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۵۷۰۔ اگر کسی انسان کو علم نہ ہو یا بھول گیا ہو کہ ماہ رمضان مبارک ہے اور اسے ظہر سے پہلے خبر ہو جائے تو وہ اگر کوئی ایسا کام نہ کر چکا ہو جو روزہ کو باطل کرتا ہے تو وہ فوراً روزہ کی نیت کرلے تو اس کا وہ روزہ صحیح ہوگا۔ لیکن اگر کوئی کام ایسا کر چکا ہو جو روزہ کو باطل کر دیتا ہے تو اسے اس کی خبر ہی ظہر کے بعد جا کر ہو تو پھر اس کا وہ روزہ تو باطل ہے لیکن پھر بھی وہ مغرب تک ایسے کام نہ کرے جو روزہ کو باطل کرتے ہیں اور پھر ماہ رمضان مبارک کے ختم ہونے کے بعد اس روزہ کی قضا بھی کرے۔

مسئلہ ۱۵۷۱۔ اگر کوئی بچہ صبح کی اذان سے پہلے بالغ ہو جائے تو وہ اس دن کا روزہ رکھے اور اگر اذان کے بعد بالغ ہو تو پھر اس دن کا روزہ اس پر واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۵۷۲۔ اگر کوئی شخص کسی میت کے روزے رکھنے کا اجیر ہو (یعنی اجرت لے کر روزہ رکھنا منظور کیا ہو) اگر وہ مستحبی روزہ رکھنا چاہے تو وہ رکھ سکتا ہے۔ لیکن وہ شخص کی گردن پر قضا روزے

ہوں یا کوئی اور واجب روزہ ہو وہ شخص مستحبی روزہ نہیں رکھ سکتا۔ پس اگر بھول کر مستحبی روزہ رکھ لے۔ اگر اسے ظہر سے پہلے یاد آئے۔ تو اس کا مستحبی روزہ ختم ہو جائیگا اور وہ اس کو واجب کی نیت سے تمام کرے اور اگر ظہر کے بعد اسے خبر ہو تو اس کا مستحبی روزہ باطل ہے اور واجب کی طرف اسے نہیں پھیر سکتا۔ اور اگر اسے مغرب کے بعد خبر ہو تو پھر اس کا وہ مستحبی روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۵۷۳۔ اگر کسی انسان پر ماہ رمضان کے علاوہ کسی خاص دن کا روزہ واجب ہو مثلاً نذر کی ہو کہ فلاں دن روزہ رکھوں گا، اگر وہ اس دن اذانِ صبح تک اس روزہ کی نیت جان بوجھ کر نہ کرے تو اس کا وہ روزہ باطل ہو جائے گا اور اگر اسے پتہ نہ ہو کہ فلاں دن اس نے روزہ رکھنا ہے یا بھول چکا ہو اور پھر اسے ظہر سے پہلے یاد آ جائے، اگر تو وہ ظہر سے پہلے تک ایسے کام نہ کر چکا ہو جو روزے کو باطل کر دیتے ہیں تو وہ اسی وقت اس خاص روزے کی نیت کر لے تو وہ روزہ صحیح ہوگا۔ وگرنہ باطل ہوگا۔

مسئلہ ۱۵۷۴۔ اگر کسی واجب غیر معین روزہ مثل کفارہ وغیرہ کی نیت کو جان بوجھ کر ظہر کے وقت تک نہ کرے تو کوئی حرج نہیں بلکہ اگر اس کا ارادہ مصمم اس دن روزے کے نہ رکھنے کا ہو یا متردد ہو کہ وہ اس دن روزہ رکھے یا نہ اور وہ ایسے کام بھی نہ کر چکا ہو جو روزہ کو باطل کرتے ہیں تو بھی وہ ظہر کے پہلے اس روزہ کی نیت کر سکتا ہے۔ اور وہ روزہ صحیح بھی ہوگا۔

مسئلہ ۱۵۷۵۔ اگر کوئی ماہ مبارک میں ظہر سے پہلے مسلمان ہو جائے اور اس وقت تک ایسے کام بھی نہ کر چکا ہو جو روزہ کو باطل کر دیتے ہیں تو اس کے لیے احتیاط واجب اس میں ہے کہ اس دن کے روزہ کی نیت کر کے اس کو تمام کرے اور اگر وہ اس دن روزہ نہ رکھے تو اس روزہ کی ماہ مبارک کے بعد قضا کرے۔

مسئلہ ۱۵۷۶۔ اگر بیمار ماہ مبارک میں ظہر سے پہلے اچھا ہو جائے اور اس وقت تک کوئی ایسا کام بھی نہ کر چکا ہو جو روزے کو باطل کر دیتے ہیں تو اسے چاہیئے کہ وہ اسی وقت دن کے روزے کی نیت کر لے اور اس دن کا روزہ رکھے اور اگر وہ ظہر کے بعد اچھا ہو تو پھر اس دن کا روزہ اس پر واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۵۷۷۔ جس دن روزے میں کسی کو شک ہو کہ آخری دن شعبان کا ہے یا پہلی ماہ مبارک کا تو اس دن کا روزہ رکھنا واجب نہیں ہے۔ اور اگر کوئی چاہے کہ اس دن روزہ رکھے تو اس میں ماہ رمضان کی نیت نہیں کر سکتا ہے کہ وہ ماہ رمضان ہو تو اسکا روزہ ہو جائے اور اگر رمضان مبارک نہ ہوا تو پھر قضا کی نیت یا کسی دوسرے روزے کی نیت سے ہو جائے بلکہ اسے چاہیئے کہ یا صرف قضا کی نیت کرے یا کسی اور خاص روزے

کی چنانچہ اگر بعد میں معلوم ہو جائے کہ ماہ رمضان کی پہلی ہو چکی تھی تو وہ روزہ ماہ مبارک کا شمار ہو جائے گا۔ (۲) محقق،

مسئلہ ۱۵۷۸ - جس دن کے روزے کے متعلق شک تھا کہ آخری شعبان کا ہے یا پہلی ماہ مبارک کا، اگر کسی نے اس دن کی قضا کی نیت یا مستحبی روزہ کی نیت سے روزہ رکھ لیا ہو اور اسی دن معلوم ہو جائے کہ یہ رمضان المبارک کا روزہ ہے تو پھر اس نیت کو ماہِ مبارک کے روزے کی طرف پھیر دے۔

مسئلہ ۱۵۷۹ - اگر کسی خاص معین دن کے واجب روزہ میں جیسے ماہِ مبارک کے روزہ میں کوئی شخص متردد ہو جائے کہ وہ اس دن کے روزے کو باطل کر دے یا نہ یا قصد کر لے کہ وہ اس روزہ کو باطل کر دے تو پھر اس کا وہ روزہ باطل ہو جائے گا اگرچہ بعد میں اس قصد سے توبہ بھی کرے اور اگرچہ ایسے کام بھی نہ کیے ہوں، جو روزہ کو باطل کر دیتے ہیں۔ پھر بھی وہ روزہ باطل ہے

مسئلہ ۱۵۸۰ - مستحبی روزہ میں یا ایسے واجب روزہ میں جو کسی خاص دن معین نہیں ہے مثل کفارہ کے روزہ میں اگر کوئی قصد کرے کہ وہ اس کام کو بجا لائے جو روزہ کو باطل کر دیتا ہے یا متردد ہو جائے کہ وہ ایسا کام کرے یا نہ، پس اگر وہ اس کام کو بجا نہ لائے اور ظہر سے پہلے دوبارہ اسی دن کے روزہ رکھنے کی نیت کر لے تو اس کا وہ روزہ صحیح ہوگا۔

وہ چیزیں جو روزہ کو باطل کر دیتی ہیں:-

مسئلہ ۱۵۸۱ - یہ نو چیزیں روزہ کو باطل کر دیتی ہیں:-

(۱) کھانا اور پینا (۲) جماع کرنا (۳) استمناء، اور اس سے مراد یہ ہے کہ انسان کوئی ایسا کام کرے کہ جس کی وجہ سے اس کی منی نکل آئے۔ جیسے مشت زنی وغیرہ (۴) خدا اور پیغمبر اور ان کے حقیقی جانشینوں پر جھوٹ باندھنا (۵) غبارِ غلیظ کو حلق تک پہنچانا (۶) پورے سر کو پانی کے نیچے لے جانا (۷) جنابت یا حیض یا نفاس پر اذانِ صبح تک باقی رہنا (۸) کسی بہنے والی چیز سے حقنہ کرنا (۹) قے کرنا۔ ان تمام کے مفصل احکام مندرجہ ذیل مسائل میں بیان کیے جا رہے ہیں:-

۱- کھانا اور پینا:-

مسئلہ ۱۵۸۲ - اگر کوئی روزہ دار شخص جان بوجھ کر کوئی چیز کھائے یا پی لے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

خواہ وہ کھانے اور پینے کی چیز عام عادت کے ماتحت کھائی جاتی ہو جیسے روٹی، پانی وغیرہ۔ یا عام عادت کے تحت کھائی نہ جاتی ہو جیسے خاک، درخت کا پانی اس سے نچوڑا ہؤا خواہ زیادہ ہو یا کم، حتیٰ کہ اگر کوئی شخص مسواک کو منہ سے باہر نکال کر دوبارہ منہ میں لے جائے اور اس کی رطوبت اور تری کو نگل لے تو اس سے بھی روزہ باطل ہو جائیگا اگر جب مسواک کی تری منہ میں جاتے ہی اس طرح منہ میں گھل جائے کہ اس کو خارجی اور باہر کی تری نہ کہا جا سکے تو تب روزہ اس سے باطل نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۵۸۳ - جب کوئی کھانا کھا رہا ہو اور اسے معلوم ہو جائے کہ صبح ہو گئی تو اسے وہ لقمہ بھی جو منہ میں ڈالے ہوئے ہے باہر نکال دینا چاہیئے۔ پس اگر اس لقمہ کو جان بوجھ کر نگل لے تو اس کا روزہ باطل ہوگا۔ بلکہ اس پر کفارہ بھی دینا واجب ہوگا۔ جس کی تفصیل بعد میں آئے گی۔

مسئلہ ۱۵۸۴ - اگر کوئی روزہ والا انسان کوئی چیز بھول کر کھا پی لے تو اس سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۱۵۸۵ - احتیاط واجب اس میں ہے کہ روزے والے کو ایسے ٹیکوں کے لگانے سے پرہیز کرنی چاہیئے جو دوا اور غذا دونوں کے لیے لگائے جاتے ہیں۔ البتہ ایسے ٹیکے لگانے کا کوئی حرج نہیں۔ جو فقط عضو کو بے حس کر دیتے ہیں۔

مسئلہ ۱۵۸۶ - اگر دانتوں کے درمیان رہی ہوئی غذا کو کوئی روزے کی حالت میں جان بوجھ کر نگل جائے تو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۱۵۸۷ - جو شخص روزہ رکھنا چاہتا ہے اس پر صبح کی اذان سے پہلے دانتوں کے وسط کو صاف کرنا واجب نہیں ہے۔ ہاں اگر اسے معلوم ہو کہ دانتوں میں رہی ہوئی غذا روزہ کی حالت میں پیٹ کے اندر چلی جائے گی اور اس جاننے کے باوجود خلال یعنی دانتوں کے وسط کو صاف نہ کرے اور کچھ غذا اندر بھی چلی جائے تو پھر اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۵۸۸ - منہ کے اندر کا پانی اگرچہ وہ کسی کھٹاس یا مٹھاس کے تصور و خیال سے اکٹھا بھی ہو چکا ہو نگل لینا روزے کو باطل نہیں کرتا۔

مسئلہ ۱۵۸۹ - بلغم جو منہ کے اندر والی فضا یعنی خالی جگہ تک سینہ یا سر سے نکل کر نہ پہنچ چکا ہو اس کو اندر نگل لینے سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔ ہاں اگر بلغم، سینہ کا یا سر کا جب منہ کے اندر حلق سے اوپر والی خالی جگہ تک آجائے تو پھر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس کو اندر نہ نگلے۔

مسئلہ ۱۵۹۰ ۔ جب کسی روزے دار انسان کو اتنی پیاس لگے کہ اسے ڈر ہو کہ اگر اس نے پانی نہ پیا تو مر جائے گا تو وہ اتنا پانی اس حالت میں پی سکتا ہے جو اسے مرنے سے چھٹکارہ دے ۔ لیکن اس کا وہ روزہ باطل ہوگا ۔ لیکن ماہ رمضان کے روزوں میں جب ایسی حالت کے لیے پانی ضرورت کے ماتحت پی لے تو پھر اس کو باقی وقت جو روزہ سے رہ گیا ہے کچھ نہ کھانا اور نہ پینا چاہیئے ۔

مسئلہ ۱۵۹۱ ۔ غذا کا بچے یا پرندے کے لیے چبانا یا غذا کو چکھنا جو عام طور پر حلق سے نیچے نہیں جاتا روزہ میں کوئی حرج نہیں اور اگر اتفاقاً حلق سے نیچے وہ غذا چلی جائے کہ جسے چبایا چکھ رہا تھا ۔ تو اس سے روزہ باطل نہیں ہوتا ۔ ہاں اگر کسی انسان کو پہلے سے ہی خبر ہو کہ یہ غذا حلق میں چلی جائے گی ، اور پھر اسے چبائے یا چکھے اور غذا اندر چلی جائے تو اس سے روزہ باطل ہو جاتا ہے ۔ بلکہ اس پر کفارہ بھی واجب ہے اور قضا بھی ۔

مسئلہ ۱۵۹۲ ۔ انسان کو عام کمزوری ہو جانے کی وجہ سے روزہ کو نہیں چھوڑنا چاہیئے ۔ البتہ اگر کسی کو کمزوری اتنی زیادہ ہو جو قابل برداشت نہ ہو تو پھر اس کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ۔

۲ ۔ جماع

مسئلہ ۱۵۹۳ ۔ جماعت کرنا روزہ کو باطل کرتا ہے ۔ اگرچہ وہ صرف ختنہ والی جگہ تک کی مقدار کو اندر داخل کرے ۔ اور اگرچہ اس سے منی بھی خارج نہ ہو ۔

مسئلہ ۱۵۹۴ ۔ اگر ختنہ کی مقدار تک سے کم اندر داخل کرے اور پھر اسے منی بھی نہ آئے ۔ تو اس سے روزہ باطل نہ ہوگا ۔

مسئلہ ۱۵۹۵ ۔ اگر کسی کو شک ہو کہ ختنہ کی مقدار تک اندر داخل ہوا ہے یا نہ تو اس کا روزہ بھی باطل نہیں ہے ۔

مسئلہ ۱۵۹۶ ۔ اگر کوئی شخص روزہ کی حالت کو بھول جائے یا کسی کو جماعت کرنے پر جبر کیا گیا ہو تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوتا ۔ لیکن جب اسے یاد آ جائے یا حالت جماع میں اس سے جبر اٹھ جائے تو فوراً اپنے آپ کو جماع کی حالت سے خارج کر لے اور اگر باوجود اس کے خارج نہ کرے تو پھر اس کا روزہ باطل ہے ۔

۳- استمناء

مسئلہ ۱۵۹۷ ۔ اگر روزے والا انسان اپنے ساتھ ایسا کام کرے کہ جس کی وجہ سے اس کی منی باہر آجائے تو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۱۵۹۸ - اگر کسی انسان کی منی اس کے اختیار کے بغیر باہر نکل آئے تو اس کا روزہ باطل نہ ہوگا۔ ہاں اگر وہ کوئی ایسا کام کرے کہ جس کے بعد منی اس کے اختیار کے بغیر نکل آئے گی تو پھر اس کا روزہ باطل ہوگا

مسئلہ ۱۵۹۹ اگر کسی روزے والے انسان کو علم ہو کہ اگر وہ دن میں سو جائے تو اسے احتلام ہو جائے گا تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ دن کو نہ سوئے لیکن اگر دن میں نہ سونے سے اس کو کافی زحمت برداشت کرنی پڑے تو اس حالت میں دن کو سو جانے سے روزہ باطل نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۶۰۰ ۔ روزے والے آدمی کو جب منی اس سے نکل رہی ہو نیند سے جاگ جائے تو اسے جاگنے کے بعد منی کو روکنا واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۶۰۱ ۔ روزے والے آدمی کو جب احتلام ہو جائے تو وہ اس کے بعد پیشاب کر سکتا ہے۔ اور پیشاب کے بعد استبراء بھی جس کی کیفیت پہلے بیان ہو چکی ہے کر سکتا ہے۔ اگرچہ اسے علم ہو کہ پیشاب یا استبراء کرنے سے باقی رہی ہوئی منی باہر نکل آئے گی۔

مسئلہ ۱۶۰۲ ۔ جب روزے والے کو احتلام ہو گیا ہو۔ اور اسے علم ہو کہ اس کے غسل کرنے سے پہلے اگر اس نے پیشاب نہ کیا ہو تو وہ منی جو باقی رہ گئی ہے غسل کے بعد اس سے باہر نکل آئے گی تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ غسل سے پہلے پیشاب کر لے۔

مسئلہ ۱۶۰۳ ۔ جس شخص کو علم ہو کہ اگر منی جان بوجھ کر باہر نکالی جائے تو اس سے روزہ باطل ہو جاتا ہے اگر ایسا شخص کسی کے ساتھ شوخی و مزاح ہاتھ وغیرہ سے اس قصد سے کرے کہ تاکہ اس سے منی باہر آجائے تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس روزہ کو تمام کرکے اس کی قضا بجا لائے اگرچہ اس سے اس وقت منی باہر بھی نہ آئی ہو۔

مسئلہ ۱۶۰۴ ۔ کوئی روزے والا انسان منی کے باہر آنے کے قصد کے بغیر کسی سے ہنسی مزاح کرے اور اسے اپنے آپ پر ایسا اطمینان ہو کہ اس سے منی باہر نہیں آئے گی تو اس کا روزہ صحیح ہے۔ اگرچہ اتفاقاً

اس کی منی باہر بھی آجائے۔ اور اگر اسے اپنے آپ پر ایسا اطمینان نہ ہو تو پھر اگر مزاح وغیرہ سے اس کی منی نکل آئے تو اس کا روزہ باطل ہوگا۔

۴۔ خدا اور پیغمبرؐ پر جھوٹ باندھنا۔

مسئلہ ۱۶۰۵ ۔ اگر کوئی روزے والا انسان لکھنے یا اشارے یا کہنے سے خدا یا پیغمبرؐ کل یا ان کے حقیقی جانشینوں پر عمداً جھوٹ باندھے اگرچہ جھوٹ کی نسبت دینے کے بعد فوراً کہہ دے کہ میں نے یہ جھوٹ کی نسبت ان کی طرف دی ہے۔ یا اس جھوٹ سے توبہ کرلے تو بھی اس کا روزہ باطل ہوجائیگا بلکہ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کی طرف بھی جھوٹ کی نسبت روزہ کی حالت میں نہ دے۔ لہٰذا ذاکرین عظام و واعظین کرام کو جب وہ ماہِ مبارک میں مجالس پڑھیں روایات فضائل و مصائب میں بہت احتیاط کرنی چاہیئے۔ اور ایسے کلمات کی نسبت امامؑ یا نبیؐ یا خدا کی طرف نہ دیں جو کسی کتاب میں موجود نہ ہو۔ ورنہ روزہ باطل ہوجائے گا۔

مسئلہ ۱۶۰۶ ۔ اگر کوئی چاہے کہ کسی خبر یا روایت کو روزہ کی حالت میں بیان کرے۔ اور وہ اس خبر یا روایت کے صحیح یا غلط ہونے کو نہ جانتا ہو تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ وہ خبر جس شخص سے سنی یا جس کتاب میں دیکھی ہے اسی کی طرف نسبت دے۔ مثلاً کہے کہ فلاں کتاب میں یہ روایت یوں ہے یا میں نے فلاں شخص کو یوں بیان کرتے سنا ہے۔

مسئلہ ۱۶۰۷ ۔ جس چیز کے متعلق اگر کسی کا عقیدہ ہو کہ یونہی ہے اور اسے پیغمبرؐ یا خدا کی طرف نسبت دے لیکن اسے بعد میں علم ہو کہ وہ جھوٹ تھی تو پھر اس کا روزہ اس صورت میں باطل نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۶۰۸ ۔ اگر کسی کو علم ہو کہ خدا یا پیغمبرؐ یا امامؑ کی طرف جھوٹ کی نسبت دینا روزے کو باطل کر دیتا ہے اور پھر اس کو کسی چیز کے متعلق علم ہو کہ وہ جھوٹ ہے اور اسی جھوٹ کی کہ جس کو وہ جھوٹ جانتا ہے خدا یا پیغمبرؐ یا امامؑ کی طرف نسبت دے لیکن اس کے بعد اسے علم ہو جائے کہ وہ چیز سچ تھی تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس روزہ کو تمام کرے۔ اور اس روزہ کی بعد میں قضا بھی بجا لائے۔

مسئلہ ۱۶۰۹ ۔ جس جھوٹ کو کسی دوسرے شخص نے خدا یا پیغمبرؐ یا امامؑ کی طرف نسبت دے کر

بنایا ہو اور پھر جس نے اس کو نہیں بنایا۔ وہ خدا یا پیغمبرؐ یا امامؑ کی طرف نسبت دے تو اس کا روزہ بھی باطل ہو جائے گا۔ ہاں اگر اس کی طرف نسبت دے کر بیان کرے کہ جس نے اس جھوٹ کو بنایا ہے تو کوئی حرج نہیں۔ مثلاً کہے کہ فلاں شخص نے اس بات کو یوں کہا ہے۔

مسئلہ ۱۶۱۰ ۔ جب کسی شخص سے پوچھا جائے کہ فلاں مطلب کو پیغمبرؐ یا امامؑ نے یوں کہا ہے یا نہیں اور وہ جواب میں کہ جہاں ہاں کہنا ہو جان بوجھ کر نہیں کہے یا جہاں نہیں کہنا ہو وہاں جان بوجھ کر ہاں سے جواب دے دے تو ایسے جواب دینے والے کا روزہ باطل ہو جائے گا

مسئلہ ۱۶۱۱ ۔ اگر کسی نے خدا یا پیغمبرؐ سے کوئی مطلب صحیح نقل کیا ہو لیکن اس کے بعد کہہ دے کہ میں نے یہ جھوٹ کہا ہے یا کسی جھوٹے مطلب کو رات میں بیان کیا ہو۔ لیکن دن میں کہہ دے کہ جو مطلب میں نے بیان کیا تھا وہ درست تھا تو ان دونوں صورتوں میں اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

۵۔ گرد و غبار غلیظ کا حلق تک پہنچانا

مسئلہ ۱۶۱۲ ۔ غلیظ گرد و غبار کا حلق تک لے جانا روزے کو باطل کر دیتا ہے خواہ وہ غبار ایسی چیز کا ہو کہ جس کا کھانا حلال ہے جیسے آٹے یا گندم کا یا ایسی چیز کا ہو جس کا کھانا حرام ہے جیسے مٹی وغیرہ کا بلکہ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ایسے غبار کو جو غلیظ بھی نہ ہو اسے بھی حلق میں داخل نہ ہونے دے۔

مسئلہ ۱۶۱۳ ۔ اگر غبار غلیظ ہوا وغیرہ کی وجہ سے پیدا ہو اور کوئی انسان اس کے جاننے کے باوجود اس سے نہ بچے اور وہ حلق تک پہنچ جائے تو اسکا روزہ باطل ہو جائیگا۔

مسئلہ ۱۶۱۴ ۔ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ غلیظ غبار یا دھوئیں کو جیسے سگرٹ یا حقہ وغیرہ سے جو دھواں نکلتا ہے اسے بھی حلق تک میں داخل نہ ہونے دے۔

مسئلہ ۱۶۱۵ ۔ اگر کوئی شخص اپنی حفاظت نہ کرے اور غبار یا بخار یا دھوآں وغیرہ حلق تک پہنچ جائے لیکن اسے یقین تھا کہ وہ حلق تک نہ پہنچے گا تو اس کا روزہ صحیح ہے۔ اور اگر اسے گمان تھا کہ حلق تک نہ پہنچ سکے گا اور پھر پہنچ جائے تو پھر اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس روزہ کی قضا کرے۔

مسئلہ ۱۶۱۶ ۔ اگر کوئی شخص اپنے روزہ دار ہونے کو بھول جائے لہٰذا اس نے اپنی حفاظت

غبار وغیرہ سے بھی اسی بنا پر نہ کی ہو یا بغیر اختیار کے غبار یا دھواں وغیرہ اس کے حلق تک پہنچ جائے تو پھر روزہ باطل نہ ہوگا لیکن اگر اس کے لیے اس غبار کا باہر نکالنا ممکن ہے تو اسے فوراً باہر نکال دے۔

۶۔ سر کا پانی کے نیچے لے جانا:۔

مسئلہ ۱۶۱۷ ۔ اگر روزے والا انسان روزے کی حالت میں جان بوجھ کر اپنا تمام سر پانی میں ڈبو دے اگرچہ اس کا باقی بدن پانی سے باہر رہے تو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے۔ البتہ اگر سارا بدن پانی میں ہو لیکن سر کا کچھ حصہ پانی کے باہر ہو تو اس سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۱۶۱۸ ۔ اگر آدھا سر پانی میں ایک مرتبہ لے جائے اور دوسرا آدھا حصہ سر کا دوسری دفعہ پانی میں لے جائے تو اس سے بھی روزہ باطل نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۱۶۱۹ ۔ اگر کسی کو شک ہو کہ اس کا تمام سر پانی میں ڈوبا ہے یا نہ تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۶۲۰ ۔ اگر سر تو پانی میں ڈوب جائے لیکن سر کے بال کچھ اوپر رہ جائیں تو پھر روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۱۶۲۱ ۔ اگر تمام سر کو گلاب کے پانی میں ڈبو دے ... باطل ہو جاتا ہے۔ اور احتیاط واجب اسی میں ہے کہ روزے کسی مضاف پانی میں بھی سارا سر نہ ... ئے۔ لیکن دوسری چیزیں جو جاری ہونے والی ہوتی ہیں جیسے گھی وغیرہ، اس میں سارا سر ڈوب جائے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۶۲۲ ۔ اگر روزے والا انسان بغیر اختیار کے پانی میں گر جائے اور اس کا سر پانی میں ڈوب جائے یا وہ اپنے روزہ دار ہونے کو بھول جائے اور پھر پانی میں سر ڈبو بیٹھے تو اس سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۱۶۲۳ ۔ اگر کوئی اس خیال سے کہ پانی اس کے سر تک نہیں پہنچے گا اپنے آپ کو پانی میں ڈال دے اور پھر پانی اس کے تمام سر سے اوپر تک پہنچ جائے تو اس کے روزے میں اشکال ہے۔

مسئلہ ۱۶۲۴ ۔ جو شخص روزے کو بھول جائے اور اپنا تمام سر پانی کے نیچے لے جائے۔ یا کوئی شخص زبردستی کسی کے سر کو پانی کے نیچے ڈبو دے تو جب بھی پانی میں اسے یاد آ جائے یا وہ شخص اپنے ہاتھ اس کے سر سے اٹھا لے تو فوراً اسے اپنا سر پانی سے باہر نکال لینا چاہیئے۔ اگر فوراً باہر نہیں لائیگا

تو پھر اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۶۲۵ - اگر کوئی شخص روزہ کو بھول جائے اور پھر غسل کی نیت سے اپنے تمام سر کو پانی کے نیچے تک لے جائے تو اس کا غسل اور روزہ دونوں صحیح ہوں گے۔

مسئلہ ۱۶۲۶ - جس شخص کو یہ علم ہو کہ وہ روزے سے ہے اگر جان بوجھ کر غسل کی نیت سے اپنا سر کو پانی کے نیچے ڈبو دے اگر تو اس کا روزہ معین ہو جیسے ماہ رمضان المبارک وغیرہ کا روزہ تو اس کا غسل اور روزہ دونوں باطل ہوں گے اور اگر روزہ مستحبی ہو یا واجب غیر معین جیسے کفارہ وغیرہ کا روزہ تو اس کا غسل صحیح ہوگا۔ لیکن روزہ باطل ہوگا۔

مسئلہ ۱۶۲۷ - اگر کسی شخص کو ڈوبنے سے بچانے کے لیے روزے والا انسان اپنا تمام سر پانی کے اندر لے جائے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا اگرچہ اس کو غرق ہونے سے نجات دینا واجب ہی کیوں نہ ہو۔

۷۔ جنابت وحیض و نفاس پر صبح کی اذان تک باقی رہنا:۔

مسئلہ ۱۶۲۸ - اگر کوئی جنب والا انسان جان بوجھ کر صبح کی اذان تک غسل نہ کرے یا اس کا وظیفہ تیمم کرنا ہو اور وہ جان بوجھ کر صبح کی اذان تک تیمم بھی نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے۔

مسئلہ ۱۶۲۹ - اگر ایسے واجب روزے میں کہ جس کا وقت معین ہو جیسے رمضان المبارک وغیرہ کوئی شخص صبح کی اذان تک غسل یا تیمم نہ کرے لیکن عمداً نہ ہو بلکہ کوئی دوسرا آدمی اسے غسل یا تیمم نہ کرنے دے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۶۳۰ - جو شخص جنب ہو گیا ہو اور اس نے واجب روزہ کہ جس کا وقت معین ہے جیسے رمضان المبارک کا بھی رکھنا ہو لیکن جان بوجھ کر غسل کو تاخیر کر دے یہاں تک کہ اب غسل کرنے کا وقت تنگ ہو چکا ہو تو اس کے لیے احتیاط واجب اس میں ہے کہ تیمم کر کے روزہ رکھے لیکن ایسے روزہ کی بعد میں قضا بھی بجا لائے۔

مسئلہ ۱۶۳۱ - اگر کوئی شخص جنب ہوا ہو لیکن وہ اپنے جنب ہونے کو بھول گیا ہو اور پھر اسے ایک دن گزر جانے کے بعد یاد آئے تو اسے چاہیے کہ اس روزے کی قضا بجا لائے اور اگر چند دن کے

بعد یاد آئے تو اسے اتنے روزے قضا کرنے ہوں گے کہ جن کو وہ بغیر غسل کے رکھتا رہا ہے۔ اور اگر اسے دنوں کی تعداد میں شک ہو تو جتنے دن یقینی بغیر غسل کے روزے رکھے جا چکے ہوں صرف ان کی قضا بعد میں کرے مثلاً اسے شک ہو کہ تین دن بغیر غسل کے جنب کی حالت میں اس نے روزے رکھے یا چار دن تو پھر اسے صرف تین دن کے روزوں کی قضا کرنی چاہیئے۔

مسئلہ ۱۶۳۲۔ جس شخص کے پاس رمضان المبارک میں نہ غسل اور نہ ہی تیمم کرنے کا وقت ہو اور وہ پھر جان بوجھ کر اپنے آپ کو جنب کرے تو اس کا روزہ باطل ہے اور اس پر اس دن کے روزے کی قضا اور کفارہ بھی واجب ہے۔ اور اگر اس کے پاس صرف تیمم کرنے کا وقت ہو اور پھر وہ اپنے آپ کو جان بوجھ کر جنب کرے تو اس کے لیے احتیاط واجب اس میں ہے کہ وہ تیمم کر کے روزہ رکھے اور پھر اس روزے کی قضا بھی بعد میں بجا لائے۔

مسئلہ ۱۶۳۳۔ اگر کوئی شخص یہ معلوم کرنے کے لیے کہ وقت باقی ہے یا نہ تفحص و تفتیش کرے اور اسے گمان ہو جائے کہ غسل کرنے کے لیے وقت باقی ہے اور پھر وہ اپنے آپ کو جنب کر لے لیکن اسے بعد میں معلوم ہو جائے کہ وقت تنگ تھا تو اگر تیمم کرے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔ اور اگر اسے بغیر تلاش و تفتیش کے یہ گمان ہو جائے کہ وقت باقی ہے اور اپنے آپ کو جنب کر لے اور پھر اسے بعد میں معلوم ہو کہ وقت نہ تھا۔ تو وہ تیمم کر کے روزہ رکھ لے لیکن اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس روزہ کی دوبارہ قضا بھی بجا لائے۔

مسئلہ ۱۶۳۴۔ جو شخص ماہ مبارک کی رات کو جنب ہوا ہو اور اسے علم ہو کہ اگر وہ رات کو سو جائے تو صبح تک بیدار نہیں ہوگا۔ تو ایسے شخص کو چاہیئے کہ وہ رات کو نہ سوئے۔ اور اگر سو جائے اور صبح تک بیدار نہ ہو تو پھر اس کا روزہ باطل ہے اور اس پر اس کی قضا اور کفارہ بھی واجب ہے۔

مسئلہ ۱۶۳۵۔ جب کوئی شخص رمضان المبارک کی رات کو جنب ہو اور سو جائے اور پھر بیدار ہو تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ غسل کرنے کے بعد دوبارہ نہ سوئے۔ اگرچہ یہ احتمال بھی اس کے لیے موجود ہو کہ اگر دوبارہ سو جائے تو وہ صبح کی اذان سے پہلے بیدار ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۶۳۶۔ جو شخص رمضان المبارک کی رات کو جنب ہو لیکن اسے علم ہے یا احتمال ہے کہ اگر وہ اس حالت میں سو جائے تو وہ صبح کی اذان سے پہلے بیدار ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ اس ارادہ سے سو جائے

کہ وہ جب بیدار ہوگا غسل کرے گا۔ اگر اس مصمم ارادہ سے سو جائے اور صبح کی اذان تک بیدار نہ ہو سکے، تو اس کا وہ روزہ صحیح ہے۔ (م ۔ مجتہ)

مسئلہ ۱۶۳۷ - جب کوئی شخص ماہِ رمضان کی رات کو جنب ہوا ہو اور اسے علم ہو یا احتمال ہو کہ اگر وہ سو جائے تو صبح کی اذان سے پہلے اٹھ کھڑا ہوگا لیکن اس بات سے غافل ہو کر سوئے کہ وہ جب سو کر اٹھے گا تو ضرور غسل کرلے گا۔ اس غفلت کی حالت میں سو جائے اور صبح کی اذان تک بیدار نہ ہو تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ وہ قضا اور کفارہ دونوں بجا لائے۔

مسئلہ ۱۶۳۸ - جو شخص ماہ رمضان کی رات کو جنب ہوا ہو اور اسے علم یا احتمال ہو کہ اگر وہ رات کو سو گیا، تو صبح کی اذان سے پہلے بیدار ہو جائے گا لیکن سوتے وقت یہ ارادہ کر کے سوئے کہ جب بیدار ہوگا تو وہ اٹھ کر غسل نہیں کرے گا یا متردد ہو کہ وہ اٹھ کر غسل کرے یا نہ کرے چنانچہ ایسا شخص سو جائے اور پھر صبح کی اذان تک بیدار نہ ہو تو اس کا روزہ باطل ہے۔

مسئلہ ۱۶۳۹ - اگر کوئی شخص رمضان المبارک کی رات کو جنب ہو جائے اور پھر سو جائے لیکن اسے علم ہو یا احتمال ہو کہ اگر دوبارہ سو جائے تو اذان سے پہلے بیدار ہو جائے گا اور یہ بھی ارادہ رکھتا ہو کہ اٹھنے کے بعد غسل بھی بجا لائے گا چنانچہ اگر وہ دوبارہ سو جائے اور صبح کی اذان تک بیدار نہ ہو تو اسے اس روزے کی دوبارہ قضا کرنی ہوگی اور اگر دوسری دفعہ نیند سے بیدار ہو لیکن پھر تیسری دفعہ سو جائے اور پھر صبح کی اذان تک بیدار نہ ہو تو پھر اس پر اس روزہ کی قضا اور کفارہ بھی واجب ہوں گے۔

مسئلہ ۱۶۴۰ - احتیاط واجب اسی میں ہے کہ جس نیند میں اسے احتلام ہوا اسے پہلی نیند شمار کرے پس اگر اس سے بیدار ہونے کے بعد دوبارہ سو جائے اور اسے علم یا احتمال تھا کہ وہ اذانِ صبح سے پہلے بیدار ہو جائے گا اور یہ قصد کر کے بھی سویا ہو کہ جب اٹھے گا غسل بھی کرلے گا اور پھر وہ صبح کی اذان تک سوتا رہے تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس روزہ کی قضا بعد میں بجا لائے۔ اور اگر دوسری دفعہ بھی بیدار ہو اور اسے علم ہو یا احتمال ہو کہ اگر اب کے بھی سو گیا تو پھر بھی صبح کی اذان سے پہلے بیدار ہو جائے گا اور یہ بھی ارادہ رکھتا ہو کہ بیدار ہونے کے بعد غسل بھی کرلے گا۔ اگر ایسی حالت میں پھر بھی سو جائے اور صبح کی اذان تک بیدار نہ ہو سکے تو پھر بھی اس روزے کی قضا بعد میں بجا لائے بلکہ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس روزہ کا کفارہ بھی اس پر واجب ہے۔

مسئلہ ۱۶۴۱ - اگر کسی کو دن میں روزہ کی حالت میں احتلام ہو جائے تو اس پر فوراً غسل کرنا واجب نہیں ہے۔ (م۔ ح)

مسئلہ ۱۶۴۲ - اگر کوئی ماہ رمضان میں صبح کی اذان کے بعد بیدار ہو اور وہ اپنے آپ کو احتلام والا پائے اگرچہ اسے یہ بھی علم ہو کہ یہ احتلام اذان سے پہلے ہوا ہے۔ تب بھی اس کا وہ روزہ صحیح ہے

مسئلہ ۱۶۴۳ - جو شخص ماہ رمضان کی قضا روزہ رکھ رہا ہو اگر وہ صبح کی اذان تک جنب کی حالت پر باقی رہے اگرچہ وہ جان بوجھ کر بھی اذان تک باقی نہ رہا ہو تو بھی اس کا وہ روزہ باطل ہے

مسئلہ ۱۶۴۴ - جو شخص ماہ مبارک رمضان کے قضا روزے رکھنا چاہے اگر وہ صبح کی اذان کے بعد بیدار ہو اور اپنے آپ کو احتلام والا پائے اور یہ بھی اسے خبر ہو کہ یہ احتلام اسے صبح کی اذان سے پہلے ہوا ہے اگر تو ان قضا روزوں کا وقت تنگ ہو، مثلاً پانچ روزے اس نے قضا رکھنے ہوں اور ماہ رمضان کے چاند سے صرف پانچ ہی دن باقی ہیں تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس دن وہ روزہ رکھ لے، لیکن اس کے عوض ماہ رمضان کے بعد دوسرا روزہ بھی رکھے اور اگر ان روزوں کا وقت تنگ نہ ہو تو پھر وہ روزہ باطل ہے۔

مسئلہ ۱۶۴۵ - اگر کسی واجب روزہ میں جو رمضان المبارک ادا اور اسکی قضا کے علاوہ ہو، اذان صبح تک جنب پر باقی رہے لیکن یہ باقی رہنا اس کا عمداً نہ ہو پس اگر اس روزہ کا وقت معیّن ہے مثلاً اس نے نذر کی ہو کہ فلاں دن روزہ رکھوں گا اور پھر اسے یہ حالت پیش آجائے تو اس کا وہ روزہ صحیح ہے۔ اور اگر اس روزہ کا وقت معیّن نہ ہو مثلاً کفارہ کا روزہ ہو تو پھر اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس دن روزہ نہ رکھے بلکہ اس دن کے علاوہ کسی اور دن میں روزہ رکھے

مسئلہ ۱۶۴۶ - اگر کوئی عورت صبح کی اذان سے پہلے حیض یا نفاس کے خون سے پاک ہو جائے اور پھر جان بوجھ کر غسل یا اگر اس کا وظیفہ شرعی تیمم ہو، نہ کرے تو اس کا وہ روزہ باطل ہوگا۔

مسئلہ ۱۶۴۷ - اگر کوئی عورت حیض یا نفاس کے خون سے صبح کی اذان سے پہلے پاک ہو جائے لیکن اس کے لیے غسل کرنے کا وقت باقی نہ ہو پس اگر وہ روزہ رکھنا چاہتی ہو جیسے ماہ رمضان کا روزہ کہ جس کا وقت معیّن ہے تو اسے چاہیئے کہ تیمم کرے اور پھر اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ صبح کی اذان تک بیدار بھی رہے اور اگر وہ مستحبی روزہ یا ایسا واجبی روزہ رکھنا چاہتی ہو کہ جس کا وقت

معین نہ ہو تو پھر وہ تیمم کرکے روزہ نہیں رکھ سکتی۔

مسئلہ ۱۶۴۸۔ اگر کوئی عورت صبح کی اذان کے قریب حیض یا نفاس کے خون سے پاک ہو اور پھر غسل اور تیمم کے لیے بھی وقت باقی نہ ہو۔ یا کوئی عورت صبح کی اذان کے بعد خبردار ہو کہ وہ اذان سے پہلے پاک ہو چکی تھی۔ اگر تو اس پر روزہ رکھنا واجب معین ہو جیسے ماہ مبارک رمضان کا روزہ تو پھر ایسی حالت میں روزہ رکھے۔ اور وہ روزہ صحیح ہوگا۔ اور اگر مستحبی روزہ یا واجب غیر معین جیسے کفارہ وغیرہ کا روزہ ہو تو پھر ایسے روزہ کا ایسی حالت میں رکھے جانے کے بعد صحیح ہونا مشکل ہے۔

مسئلہ ۱۶۴۹ اگر کوئی عورت صبح کی اذان کے بعد حیض یا نفاس کے خون سے پاک ہو یا کسی عورت کو دن میں غروب سے پہلے کسی وقت حیض یا نفاس کا خون آجائے تو اس کا روزہ دونوں صورتوں میں باطل ہے۔

مسئلہ ۱۶۵۰۔ اگر کوئی عورت حیض یا نفاس کا غسل کرنا بھول جائے اور اسے ایک دن یا کئی دنوں کے بعد یاد آئے تو وہ روزے جو اسی حالت میں رکھ چکی ہے صحیح ہیں۔

مسئلہ ۱۶۵۱۔ اگر کوئی عورت صبح کی اذان سے پہلے حیض یا نفاس کے خون سے پاک ہو جائے لیکن ان کے غسل کرنے میں صبح کی اذان تک سستی برتے اور غسل نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے۔ لیکن اگر کوتاہی نہ کرے بلکہ منتظر ہو کہ عورتوں والے حمام کھل جائیں جبکہ عراق و ایران میں عورتوں کے لیے علیحدہ حمام ہوتے ہیں جو خاص وقت میں کھلتے ہیں اور ہمارے ملکوں میں اس کی مثال یوں بنائی جاسکتی ہے۔ کہ وہ پانی کو گرم کرنے کے لیے رکھ دے اور منتظر ہو کہ گرم ہو جائے اگرچہ وہ اس انتظار میں تین دفعہ سوئے اور جاگتی بھی رہے لیکن اس انتظار کی وجہ سے صبح تک غسل نہ کر سکے تو اس کا وہ روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۶۵۲۔ وہ عورت کہ جس کو استحاضہ کا خون آرہا ہو اگر استحاضہ کے احکام پر عمل کرتی رہی ہو یعنی جو غسل اس پر ہوتے ہیں وہ بجالاتی رہی ہو۔ اور ان احکام کی تفصیل پہلے بھی گزر چکی ہے تو پھر اس کے روزے صحیح ہوں گے۔

مسئلہ ۱۶۵۳۔ جس شخص نے کسی میت کو مس کیا ہو وہ بغیر غسل کیے بھی روزہ رکھ سکتا ہے۔ بلکہ اگر روزہ کی حالت میں بھی میت کو مس کرے تو اس کا روزہ باطل نہ ہوگا

۸۔ حقنہ کرنا۔

مسئلہ ۱۶۵۴۔ جاری چیز کے ساتھ کسی کا حقنہ کرلینا اگرچہ مجبوری کی وجہ سے بھی کیوں نہ ہو، جیسے

علاج وغیرہ کے لئے روزہ کو باطل کر دیتا ہے۔

۹۔ قے کرنا

مسئلہ ۱۶۵۵۔ اگر کوئی شخص روزہ کی حالت میں عمداً قے کرے اگرچہ مرض کی وجہ سے قے کرنے پر مجبور بھی ہو تو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے البتہ سہواً قے کرلے یا بغیر اختیار کے اسے قے آجائے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۶۵۶۔ اگر رات کو کوئی ایسی چیز کھائے کہ اسے علم ہو کہ اسکی وجہ سے دن کو بغیر اختیار کے اسے قے آجائے گی تو احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس روزے کی قضا بجالائے۔

مسئلہ ۱۶۵۷۔ جب کوئی شخص بغیر مشقت وضرر بدنی کے قئے کو روک سکتا ہو تو اسے قے کو روکنا چاہئے

مسئلہ ۱۶۵۸۔ اگر روزہ کی حالت میں مکھی حلق کے اندر چلی جائے اگر تو اس کا نکالنا ممکن ہو تو اسے باہر نکال دے اور اس سے اس کا روزہ بھی باطل نہیں ہوگا۔ ہاں اگر اسے علم ہو کہ مکھی کو باہر نکالنے سے اسے قے آجائے گی تو پھر اس کا روزہ بھی صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۶۵۹۔ اگر بھول کر کوئی چیز نگل جائے اور اس کے پیٹ میں پہنچنے سے پہلے اسے یاد آجائے کہ وہ روزہ سے ہے اگر اس کے لیے باہر نکالنا ممکن ہو تو اسے باہر نکال دے اور اس کا وہ روزہ بھی صحیح ہوگا۔

مسئلہ ۱۶۶۰۔ اگر کسی کو یقین ہو کہ ڈکار لینے سے کوئی چیز باہر آجائے گی تو اسے جان بوجھ کر ڈکار نہیں لینا چاہیئے۔ ہاں اگر اسے اس کا یقین نہ ہو تو پھر ڈکار لینے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۶۶۱۔ اگر کوئی شخص ڈکارے اور کوئی چیز گلو یا منہ تک باہر آجائے تو اسے چاہیئے کہ اس چیز کو باہر پھینک دے لیکن اگر وہ اس کے اختیار کے بغیر پھر اندر چلی جائے تو پھر اسکا روزہ صحیح ہے۔

ان چیزوں کے حکم جو روزے کو باطل کر دیتی ہیں:۔

مسئلہ ۱۶۶۲۔ اگر کوئی انسان جان بوجھ کر اپنے اختیار اور ارادے سے ایسا کام بجالائے جو روزہ کو باطل کر دیتا ہے تو اس سے اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔ ہاں اگر جان بوجھ کر اس سے وہ کام نہ ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر جنب والا اس تفصیل سے جو مسئلہ سابق میں گزر چکی ہے صبح کی اذان تک غسل نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۶۶۳۔ اگر کوئی شخص سہواً یعنی بھول کر ایسا کام کر بیٹھے جو روزہ کو باطل کر دیتا ہے۔ اور پھر

اس خیال سے کہ اس کا روزہ تو ایسی حالت میں باطل ہو چکا ہے کوئی دوسرا کام عمداً یعنی جان بوجھ کر کرے جو روزہ کو باطل کر دیتا ہے تو اب اس کا وہ روزہ باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۶۶۴ - اگر کوئی چیز روزے والے انسان کے حلق میں زبردستی ڈالی جائے یا اس کے سر کو پانی کے نیچے زبردستی ڈبو دیا جائے تو ان دونوں حالتوں میں اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔ لیکن اگر کوئی شخص کسی کو مجبور کرے کہ وہ خود اپنے روزے کو باطل کر دے۔ مثلاً اس سے کوئی کہے کہ اگر تم غذا نہ کھاؤ گے تو تمہاری جان یا مال پر کوئی ضرر وارد کیا جائے گا اور وہ شخص اپنی جان یا مال کی حفاظت کے لیے اپنے روزے کو باطل کر دے تو پھر اس کا وہ روزہ باطل ہوگا۔

مسئلہ ۱۶۶۵ - روزے والے انسان کو ایسی جگہ نہیں جانا چاہیے کہ جہاں جانا ہو کہ اگر وہ وہاں گیا تو اس کے منہ میں کوئی چیز زبردستی ڈالی جائے گی یا اسے مجبور کیا جائے گا کہ وہ اپنے روزے کو باطل کرے اور اگر کوئی شخص باوجود جاننے کے وہاں گیا اور اس کے منہ میں زبردستی کوئی چیز ڈالی گئی یا اسے مجبور کر دیا گیا ہو کہ وہ اپنے روزے کو باطل کر دے تو پھر اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔ بلکہ اگر صرف ایسی جگہ جانے کا ارادہ کرے اور ابھی تک ادھر نہ گیا ہو تو بھی اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

جو چیزیں روزہ والے انسان پر مکروہ ہیں:-

مسئلہ ۱۶۶۶ - مندرجہ ذیل چیزیں روزہ دار پر مکروہ ہیں:-

(۱) آنکھ میں دوا ڈالنا (۲) ایسا سرمہ لگانا کہ جس کا ذائقہ یا خوشبو حلق تک پہنچ سکتی ہو (۳) ایسے کام کرنے جو ضعف و کمزوری کا سبب ہوں، جیسے خون نکالنا اور حمام جانا (۴) ناک میں کوئی چیز ڈالنا جبکہ اسے علم ہو کہ حلق تک نہیں پہنچے گی، ورنہ جائز نہیں ہے (۵) ایسی گھاس کو سونگھنا کہ جس میں خوشبو ہو۔ (۶) عورت کا پانی میں بیٹھنا (۷) خشک چیز جیسے مصری وغیرہ سے حقنہ کرنا (۸) بدن والے لباس کو تر کر لینا (۹) دانت یا ہر وہ کام کرنا کہ جس کی وجہ سے منہ سے خون آ جائے۔ (۱۰) تر لکڑی سے مسواک کرنا (۱۱) پانی یا کوئی اور چیز بغیر وجہ کے منہ میں ڈالنا (۱۲) اپنی عورت کو بغیر منی کے باہر آ جانے کے قصد سے چومنا یا ایسا کام کرنا کہ جس کی وجہ سے اس کی شہوت حرکت میں آ جائے اور اگر منی کے باہر آنے کے قصد سے اپنی عورت کو چومے گا تو پھر اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

وہ مقام کہ جہاں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہو جاتے ہیں :-

مسئلہ ۱۶۶۷ - اگر کوئی ماہ رمضان کے روزوں میں جان بوجھ کرتے کرسے یا رات کو جنب پر صبح کی اذان تک ایک دفعہ بیدار ہو کر دوبارہ سو جانے کی وجہ سے باقی رہے، اس تفصیل کے ساتھ جو پہلے گزر چکی ہے تو ان دونوں صورتوں میں صرف اس روزہ کی قضا واجب ہو گی لیکن اگر ان کے علاوہ جو کام روزے کو باطل کرتے ہیں جان بوجھ کر بجالائے جبکہ اسے یہ بھی علم ہو کہ یہ کام روزہ کو باطل کر دیتے ہیں تو پھر اس پر اس روزہ کی قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوں گے۔

مسئلہ ۱۶۶۸ - اگر مسئلہ کے نہ جاننے کی وجہ سے کوئی کام کر بیٹھے جو روزہ کو باطل کر دیتا ہے۔ اگر وہ اس کو یاد بھی حاصل کر سکتا تھا اور جان کر نہیں پڑھا اور حاصل نہیں کیا تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس پر کفارہ بھی واجب ہے اور اگر کوئی شخص مسئلہ کو حاصل نہیں کر سکتا تھا تو پھر اس پر کفارہ واجب نہ ہوگا (لیکن آج کل زمانے میں بہت کم ایسے آدمی مل سکیں گے جو مسائل دینیہ کو حاصل نہ کر سکتے ہوں کیونکہ اسباب علم کے حاصل کرنے کے بہت زیادہ ہیں۔ لیکن عام لوگ دین کو معمولی سمجھ کر دنیا کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں نہ خود دین حاصل کرتے ہیں اور نہ ہی اپنی اولاد کو، تو ایسے لوگ جاہل مقصّر ہیں۔ ایسے لوگوں کا کسی مسئلہ کو نہ جاننا عذر نہیں ہے بلکہ ان پر وہی حکم ہے جو جان بوجھ کر حکم کو جانتے ہوئے نہیں بجالاتے، خداوند عالم ہم کو عقل و ہوش دے کہ ہم چند روزہ زندگی کے لیے اپنی تمام زندگی کہ جس کی کوئی انتہا نہیں خراب نہ کریں۔ بلکہ پہلے ہم لوگ تعلیم دین حاصل کریں اور پھر جو بھی دنیاوی علم صنعت و حرفت چاہیں حاصل کریں۔

روزہ کا کفارہ

مسئلہ ۱۶۶۹ - جس شخص پر ماہ رمضان کے روزے کا کفارہ واجب ہے تو اسے چاہیئے کہ یا ایک غلام آزاد کرے یا دو مہینے متصل جس کی تفصیل بعد میں بیان ہو گی، روزے رکھے یا ساٹھ فقیر و مسکین کو سیر ہو کر کھانا کھلائے یا ہر ایک مسکین کو ایک مد (تقریباً چودہ چھٹانک) گندم یا جو وغیرہ کھانے کی چیزیں دے دیوے۔ اور اگر کسی کے لیے ان تینوں میں سے کوئی بھی ممکن نہ ہو تو پھر اسے چاہیئے کہ اتنا صدقہ

متصل پے در پے روزے رکھے اور اگر کوئی یہ بھی نہ کر سکتا ہو تو پھر اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ جتنے مد طعام دے سکتا ہے وہی دیدے اور اگر روزہ اور طعام کوئی بھی نہ کر سکتا ہو تو پھر اسے استغفار یعنی توبہ کرنی چاہیئے۔ اگرچہ ایک ہی دفعہ کیوں نہ استغفار کرے یعنی "استغفر اللہ" اور احتیاط واجب اسی میں ہے کہ جب بھی کفارہ دینے پر قادر ہو اس وقت کفارہ بھی دے۔

مسئلہ ۱۶۷۰۔ جس شخص نے دو مہینے متصل پے در پے روزے کفارۂ رمضان کے لیے رکھنے ہوں تو اسے چاہیئے کہ اکتیس[۳۱] روزے تو بالکل ایک دوسرے کے بعد متصل رکھے اور اگر اس کے بعد باقی متصل پے در پے نہ رکھے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۶۷۱۔ جب کفارہ رمضان المبارک کے لیے اکتیس[۳۱] روزے رکھنے شروع کرے تو اسے خیال رکھنا چاہیئے کہ ان میں کوئی ایسا دن نہ آنے والا ہو کہ جس میں روزہ رکھنا حرام ہوتا ہے۔ جیسے عید فطر یا عید قربان۔

مسئلہ ۱۶۷۲۔ جب کوئی شخص پے در پے متصل اکتیس روزے رکھ رہا ہو اگر وہ بغیر کسی عذر کے ایک دن روزہ نہ رکھے یا جب شروع کر رہا تھا تو اسے پتہ تھا کہ ان دنوں میں ایک ایسا دن آنے والا ہے کہ جس کا روزہ رکھنا اس پر واجب معین ہو چکا ہے جیسے کسی دن کی نذر کر چکا ہو اور وہ دن ان اکتیس دنوں میں آنے والا ہو تو ایسے شخص کو پھر دوبارہ ابتداء سے روزے رکھنے شروع کرنے چاہئیں۔ جتنے روزے رکھ چکا ہے وہ بیکار و بے فائدہ ہیں۔

مسئلہ ۱۶۷۳۔ وہ اکتیس روزے جو پے در پے رکھنے ہوں اگر ان کو رکھتے ہوئے درمیان میں کوئی عذر پیش آجائے کہ جس کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے مثلاً حیض یا نفاس کا خون آجائے یا ایسا سفر کرنا پڑے کہ جس کے جانے پر مجبور ہو تو پھر جب عذر اس کا دور ہو جائے تو وہ باقی روزے فوراً رکھنے شروع کر دے۔ اور اس صورت میں اسے پھر سے ابتداء نہیں کرنی پڑے گی بلکہ جو رکھ چکا ہے وہ بھی شمار میں آجائیں گے۔

مسئلہ ۱۶۷۴۔ جب کوئی شخص روزے کو حرام چیز کے ساتھ توڑ دے خواہ اس چیز کی ذات ہی حرام ہو جیسے شراب یا زنا، یا کسی وجہ سے وہ چیز حرام ہو گئی ہو لیکن اس کی ذات حرام نہ ہو مثلاً ایسی غذا کھانا جو اس کے لیے ضرر دے، ہو کیونکہ ایسی چیز کا [illegible] ہوجاتا ہے اگرچہ وہ غذا اپنی ملک ہی کیوں نہ ہو یا اپنی بیوی کے ساتھ جماعت کرے تو ایسے روزے کو توڑنے والے انسان پر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ تینوں کفارے

ادا کرے۔ یعنی ایک غلام آزاد کرے اور دو مہینے روزے رکھے اور ساٹھ مسکین کو کھانا کھلائے۔ یا ہر ایک کو ایک مد طعام (گندم یا جو وغیرہ جو تقریباً چھ سو گرام ہوتا ہے) دے اور اگر ایسے انسان کے لیے تینوں کفارے دینے ممکن نہ ہوں تو پھر ان میں سے جتنے دے سکتا ہو اتنا ہی دے۔

مسئلہ ۱۶۷۵ - اگر کوئی شخص خدا یا رسولؐ یا امامؑ کی طرف کسی جھوٹ کی نسبت دے، اگرچہ یہ چیزیں حرام ہیں اور یہ بھی صادق آتا ہے کہ اس نے اپنے روزے کو حرام کے ساتھ توڑا ہے لیکن پھر بھی باوجود اس کے اس پر تینوں کفارے واجب نہیں ہوں گے بلکہ ان تینوں میں سے صرف ایک کفارہ واجب ہوگا۔

مسئلہ ۱۶۷۶ - اگر کوئی شخص ماہ مبارک میں کئی دفعہ جماع کرے تو اس پر ہر ایک کے لیے بنا بر احتیاط علیحدہ کفارہ واجب ہوگا، اور اگر نعوذ باللہ اس کا جماع حرام ہو یعنی زنا وغیرہ ہو تو پھر ہر دفعہ کے لیے تینوں کفارے واجب ہوں گے۔

مسئلہ ۱۶۷۷ - اگر روزے والا انسان ماہ مبارک میں جماع کے علاوہ کسی اور چیز کے ساتھ روزہ توڑے اور پھر اسی چیز کو کئی ایک دفعہ دن میں بجا لائے تو پھر ان تمام کے لیے ایک کفارہ کافی ہے۔

مسئلہ ۱۶۷۸ - اگر روزے کو جماع کے علاوہ کسی اور چیز کے ساتھ توڑ دے اور پھر اس کے بعد اپنی بیوی کے ساتھ مجامعت بھی کرے تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ہر ایک کے لیے ایک علیحدہ کفارہ دے۔

مسئلہ ۱۶۷۹ - اگر روزے والا انسان جماع کے علاوہ وہ کام جو حلال ہے لیکن روزہ کو باطل کر دیتا ہے انجام دے جیسے پانی پی لے اور اس کے بعد ایسا کام بھی کرے جو حرام ہے اور وہ مجامعت کے بھی علاوہ ہے جیسے حرام غذا کھائے تو پھر اس کے لیے ایک کفارہ کافی ہے۔

مسئلہ ۱۶۸۰ - اگر روزے کی حالت میں ڈکار لے اور کوئی چیز منہ تک آجائے اور پھر اسے عمداً نگل لے تو اس سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔ اس روزہ کی قضا بجا لائے اور اس پر کفارہ بھی واجب ہے۔ اور اگر وہ چیز جو منہ میں آجائے اس کا کھانا حرام ہو جیسے منہ تک ڈکار کے ساتھ خون آجائے یا ایسی چیز آئے کہ وہ غذا کی صورت و شکل سے خارج ہے اس کو جان بوجھ کر دوبارہ نگل لے تو پھر اسے اس روزہ کی قضا کرنی چاہیئے اور احتیاط اسی میں ہے کہ اس پر تینوں کفارے بھی واجب ہیں۔

مسئلہ ۱۶۸۱ - جس شخص نے کسی خاص دن کے روزے کی نذر کی ہوئی ہو اور پھر اس دن جان بوجھ کر روزہ باطل کر دے تو پھر اس پر بھی تین کفارہ میں سے ایک واجب ہے۔ یعنی یا ایک غلام آزاد کرے یا دو مہینے

روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو طعام کھلائے۔

مسئلہ ۱۶۸۲ ۔ جو شخص وقت کو معلوم کر سکتا ہو لیکن وہ کسی کے کہنے پر کہ مغرب ہو چکی ہے روزہ افطار کرے اور بعد میں معلوم ہوا ہو کہ ابھی مغرب نہیں ہوئی تھی تو اس پر اسکی قضا اور کفارہ واجب ہے۔

مسئلہ ۱۶۸۳ ۔ جس شخص نے عمداً روزہ باطل کر دیا ہو لیکن وہ ظہر کے بعد یا ظہر سے پہلے روزے سے فرار کی غرض سے سفر کرلے تو اس سے اس دن کے روزہ کا کفارہ ساقط نہیں ہوگا، بلکہ اگر اسے اتفاقاً ظہر سے پہلے مسافرت کرنی پڑ جائے تو بھی احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس پر کفارہ واجب ہے۔

مسئلہ ۱۶۸۴ ۔ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر روزہ باطل کر دے لیکن اس کے بعد میں کوئی عذر مثل حیض یا نفاس یا مرض وغیرہ پیش آجائے تو پھر اس شخص پر اس دن کا کفارہ واجب نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۶۸۵ ۔ اگر کسی شخص کو یقین ہو کہ ماہ رمضان کی پہلی ہے اور روزہ جان بوجھ کر اس دن روزہ باطل کر دے اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ اس دن پہلی رمضان المبارک کی نہ تھی بلکہ شعبان کی آخری تاریخ تھی تو پھر اس پر اس دن کا کفارہ واجب نہیں ہے

مسئلہ ۱۶۸۶ ۔ جب کسی انسان کو شک ہو کہ رمضان المبارک کا آخری دن ہے یا شوال کی پہلی ہے، اور پھر وہ جان بوجھ کر اس دن روزہ باطل کر دے اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ اس دن شوال کی پہلی تھی، تو پھر بھی اس پر اس دن کا کفارہ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۶۸۷ ۔ اگر کوئی روزہ دار شخص رمضان المبارک میں اپنی بیوی کو جو روزہ رکھے ہوئے ہے، جماع کرنے پر مجبور کرے تو اس پر اپنا کفارہ اور بیوی کا کفارہ بھی واجب ہے۔ اور اگر اس کی بیوی خود مجامعت پر راضی ہو تو پھر ہر ایک پر علیحدہ علیحدہ کفارہ واجب ہے۔

مسئلہ ۱۶۸۸ ۔ اگر کوئی عورت اپنے شوہر کو اس کے ساتھ مجامعت کرنے پر مجبور کرے یا اپنے شوہر کو کسی اور چیز کے ساتھ روزہ باطل کر دینے پر مجبور کر دے تو دونوں صورتوں میں عورت پر اپنے شوہر کا کفارہ واجب نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۱۶۸۹ ۔ اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو مجامعت کرنے پر مجبور کر دے لیکن اس کی بیوی حالت جماع میں مجامعت پر راضی ہو جائے تو پھر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ مرد دو کفارے دے اور عورت بھی ایک کفارہ علیحدہ دے۔

مسئلہ ۱۶۹۰ - اگر کوئی روزہ دار انسان ماہ مبارک میں اپنی بیوی کے ساتھ جو نیند میں ہے مجامعت کرے اور وہ نیند میں ہی رہے تو پھر مرد پر ایک کفارہ دینا واجب ہے۔ اور اس کی عورت کا روزہ بھی صحیح ہے اور اس پر کفارہ بھی واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۶۹۱ - اگر مرد اپنی بیوی کو مجبور کرے کہ وہ ایسی چیز کے ساتھ جو جماع کے علاوہ ہے اپنا روزہ باطل کر دے تو پھر مرد پر عورت کا کفارہ واجب نہیں، بلکہ خود عورت پر بھی کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۶۹۲ - جو شخص مسافرت یا مرض کی وجہ سے روزہ نہیں رکھتا جب اس کی بیوی روزہ دار ہو تو وہ اپنی بیوی کو مجامعت کرنے پر مجبور نہیں کر سکتا اور اگر وہ اپنی بیوی کو اس صورت میں مجامعت پر مجبور کرے تو پھر مرد پر عورت کا کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۶۹۳ - انسان کو کفارہ کے ادا کرنے میں کوتاہی اور سستی نہیں کرنی چاہیئے۔ لیکن کفارہ کا ادا کرنا واجب فوری نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۶۹۴ - اگر کوئی کفارہ انسان پر واجب ہو جائے اور وہ اسے کئی سالوں تک ادا نہ کرے تو پھر اس پر کوئی چیز زیادہ نہیں ہوتی بلکہ اتنا ہی رہتا ہے جتنا پہلے واجب ہوا تھا۔

مسئلہ ۱۶۹۵ - جس شخص نے کفارہ میں ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ اگر اس کو ساٹھ مسکین مل سکتے ہیں تو پھر ہر ایک فقیر کو ایک مد (تقریباً چودہ چھٹانک) سے زیادہ نہیں دے سکتا۔ یا ایک فقیر کو ایک دفعہ سے زیادہ کھانا نہیں کھلا سکتا۔ البتہ ہر ایک فقیر کے اہل و عیال کو اگرچہ بچے بھی کیوں نہ ہوں ایک ایک مد علیحدہ علیحدہ دے سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۶۹۶ - جو شخص ماہ رمضان کی قضا کا روزہ رکھے ہوئے ہے اگر وہ زوال کے بعد جان بوجھ کر کسی چیز سے روزہ باطل کر دے تو اسے اس روزہ کے باطل کرنے کا دس مسکینوں کو کھانا یا ایک مد (تقریباً چودہ چھٹانک) طعام دینا بطور کفارہ واجب ہے اور اگر یہ نہ کر سکتا ہو تو پھر اس کے عوض تین دن روزہ رکھے۔

وہ مقامات کہ جہاں صرف روزہ کی قضا کرنی واجب ہے :-

مسئلہ ۱۶۹۷ - دس مقام ہیں کہ جہاں صرف روزہ کی قضا کرنی واجب ہوتی ہے اور کفارہ واجب نہیں ہوتا

(پہلا مقام) جب روزے والا انسان ماہ رمضان میں جان بوجھ کر قے کرے (دوسرا مقام) جب جنب رمضان المبارک کی رات کو دوسری نیند سے صبح کی اذان تک بیدار نہ ہو کہ جس کی تفصیل مسئلہ نمبر ۱۶۳۹ پر گزر چکی ہے (تیسرا مقام) ایسا کام جو روزہ کو باطل کرتا ہے بجا نہ لایا ہو لیکن اس نے روزہ ہی کی نیت نہ کی ہو، یا نیت ریاء کی ہو (یعنی لوگوں کو دکھاوے کی غرض سے روزہ رکھا ہو خدا کے فرمان کی بجا آوری کی خالص غرض اس میں نہ ہو) یا فقط یہ قصد کرے کہ وہ کام کریگا کہ جو روزہ کو باطل کر دیتے ہیں (چوتھا مقام) ماہ رمضان میں جنابت کا غسل کرنا بھول جائے، ایک دن یا کئی روز بغیر غسل کے روزہ رکھے تو ان روزوں کی قضا فقط واجب ہے (پانچواں مقام) ماہ رمضان میں بغیر اس چیز کی تحقیق کئے کہ صبح ہو گئی ہے یا نہ کوئی کام کرتا رہے کہ جو روزہ کو باطل کر دیتے ہیں اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ اس وقت صبح ہو چکی تھی، بلکہ اگر تحقیق کے بعد اسے گمان ہو جائے کہ صبح ہو گئی ہے اور پھر کوئی ایسا کام بجا لاتا رہے کہ جو روزہ کو باطل کر دیتا ہے، اور پھر بعد میں معلوم ہو جائے کہ صبح بھی ہو چکی تھی تو اس دن کی بھی فقط قضا کرنی واجب ہے۔ بلکہ اگر تحقیق کے بعد اسے شک ہو جائے کہ صبح ہو چکی ہے یا نہ اور پھر اسی حالت میں کوئی کام جو روزہ کو باطل کر دیتا ہے بجا لاتا ہے اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ صبح ہو چکی تھی تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس دن کے روزے کی قضا بھی بجا لائے (چھٹا مقام) جب کوئی شخص کہہ دے کہ ابھی صبح نہیں ہوئی، اور کوئی شخص اسی کے کہنے پر ایسا کام بجا لاتا رہے کہ جو روزہ کو باطل کر دیتے ہیں اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ اس وقت صبح ہو چکی تھی تو اس کی قضا بھی واجب ہے (ساتواں مقام) جب کوئی شخص کہہ دے کہ صبح ہو گئی ہے لیکن کسی کو اس کے کہنے پر یقین نہ آئے یا وہ سمجھے کہ وہ مزاح کر رہا ہے اور وہ ایسا کام کرتا رہے جو کہ روزہ کو باطل کر دیتا ہے اور بعد میں معلوم ہو کہ اس وقت صبح ہو چکی تھی تو بھی اس کی فقط قضا کرنی واجب ہے (آٹھواں مقام) اندھا شخص یا اس قسم کا معذور شخص کسی کے کہنے پر افطار کرے اور بعد میں معلوم ہو کہ اس وقت مغرب نہیں ہوئی تھی تو پھر اس دن کے روزے کی فقط قضا کرے (نواں مقام) جب مطلع صاف ہو کوئی شخص اندھیرے وغیرہ کی وجہ سے یقین حاصل کرے کہ مغرب ہو چکی ہے اور وہ روزہ افطار کرے لیکن بعد میں اسے معلوم ہو کہ اس وقت مغرب نہیں ہوئی تھی تو پھر اس کی فقط قضا کرے لیکن اگر مطلع بادل وغیرہ کی وجہ سے صاف نہ ہو اور کسی کو گمان ہو جائے کہ مغرب ہو چکی ہے، اور وہ افطار کرے تو پھر اس پر اپنے روزہ کی قضا واجب نہیں (دسواں مقام) اگر ٹھنڈک وغیرہ کے لیے یا

بغیر کسی وجہ کے کلی کرے اور پانی اس کے اختیار کے بغیر اندر چلا جائے تو اس روزہ کی قضا واجب ہے ہاں اگر روزہ ہونے کو بھول جائے اور پانی پی لے یا وضو کے لیئے منہ میں پانی ڈال لے اور بغیر اختیار کے پانی اندر چلا جائے تو پھر اس پہ ایسی صورت میں روزہ کی قضا کرنی واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۶۹۸ - اگر پانی کے علاوہ کوئی چیز منہ میں رکھے اور وہ بغیر اختیار کے اندر چلی جائے یا پانی کو ناک میں ڈالے اور بغیر اختیار کے اندر چلا جائے تو پھر اس کی قضا واجب نہیں ہوتی۔

مسئلہ ۱۶۹۹ - روزہ دار انسان کے لیئے زیادہ کلی کرنا مکروہ ہے۔ اگر کلی ختم کرنے کے بعد منہ کے پانی کو نگلنا چاہے تو اس کے لیئے بہتر یہی ہے کہ پہلے تین دفعہ منہ کے پانی کو باہر تھوک دے۔

مسئلہ ۱۷۰۰ - اگر کسی انسان کو علم ہو کہ اس کے کلی کرنے کے وقت بغیر اختیار یا بھول جانے کی وجہ سے پانی اندر چلا جائے گا تو اسے کلی نہ کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۷۰۱ - اگر کوئی شخص رمضان المبارک میں تحقیق کرنے کے بعد یقین کرے کہ ابھی صبح نہیں ہوئی اور پھر وہ ایسا کام کرتا رہا ہو کہ جو روزہ کو باطل کر دیتا ہے اور بعد میں اسے علم ہو کہ اس وقت صبح ہو چکی تھی تو پھر ان کی قضا کرنی واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۷۰۲ - جب شک ہو کہ مغرب ہوئی ہے یا نہ تو اس وقت روزہ افطار نہیں کیا جا سکتا لیکن اگر شک ہو کہ صبح ہوئی ہے یا نہ تو اس وقت بغیر تحقیق کرنے کے بھی سحری وغیرہ یا دوسرے کام جو روزہ کو باطل کر دیتے ہیں انجام دے سکتا ہے۔

قضا روزے کے احکام

مسئلہ ۱۷۰۳ - جب کوئی دیوانہ آدمی عقلمند ہو جائے تو اس پہ ماہ رمضان کے ان دنوں کے روزے قضا کرنے واجب نہیں کہ جن میں وہ دیوانہ تھا۔

مسئلہ ۱۷۰۴ - اگر کوئی کافر مسلمان ہو جائے تو اس پہ ان دنوں کے روزوں کی قضا واجب نہیں کہ جن دنوں میں وہ کافر تھا۔ لیکن اگر کوئی مسلمان کافر ہو جائے اور پھر دوبارہ مسلمان ہو تو اس پہ ان دنوں کے روزوں کی قضا واجب ہے کہ جن میں کافر رہا ہے۔

مسئلہ ۱۷۰۵ - جن دنوں کے روزے کسی انسان سے مست اور نشہ کی حالت کی وجہ سے فوت ہوئے

ہیں ان کی قضا کرنی واجب ہے اگرچہ وہ چیز کہ جس کی وجہ سے انسان مست ہو گیا تھا علاج کے لیے ہی کیوں نہ استعمال کی ہو۔

مسئلہ ۱۷۰۶ - اگر کسی شخص نے کسی عذر کی وجہ سے کئی ایک دن روزہ نہ رکھا ہو اور بعد میں اسے شک ہوا ہو کہ اس کا عذر کتنے دن تک رہا تھا، تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ زیادہ مقدار کہ جس کا وہ احتمال دیتا ہے اتنے روزے قضا کرے۔ مثلاً کوئی شخص سفر کو گیا تھا لیکن اسے معلوم نہ رہے کہ پانچویں مبارک کو واپس آیا تھا یا چھٹی کو تو اسے چاہیئے کہ چھ دن کے روزے قضا کرے لیکن اگر کسی کو یہ علم نہ ہو کہ اس کے لیے عذر کس دن پیدا ہوا تھا تو وہ شخص صرف تھوڑی مقدار کہ جس میں عذر یقیناً تھا قضا کرے۔ مثلاً اگر کوئی شخص رمضان المبارک کی آخری تاریخوں میں سفر کرکے رمضان المبارک کے بعد لوٹے لیکن اسے یہ یاد نہ رہا ہو کہ اس نے پچیسویں رمضان کو سفر کیا تھا یا چھبیسویں کو تو وہ تھوڑی مقدار جو مثال میں پانچ دن بنتی ہے قضا کرے اگرچہ اس کے لیے بھی احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ زیادہ مقدار کہ جس کا احتمال موجود ہے قضا کرے کہ جو مثال مذکور میں چھ دن ہوتے ہیں۔

مسئلہ ۱۷۰۷ - جس کسی شخص پر کئی ایک ماہ رمضان کے روزوں کی قضا کرنی واجب ہے تو وہ جس ماہ رمضان کے روزوں کی قضا چاہے پہلے بجا لا سکتا ہے۔ لیکن اگر آنے والے ماہ رمضان تک اتنے دن باقی ہوں کہ اس سے پہلے گزرے ہوئے رمضان مبارک کی قضا جو اس کی گردن پر ہے ان کے مساوی ہو تو پھر صرف گزرے ہوئے رمضان المبارک کے روزوں کی قضا بجا لائے۔ مثلاً پانچ دن باقی ہیں کہ اور رمضان المبارک آ جائے گا اور اس سے پہلے رمضان المبارک کی قضا بھی اس کی گردن پر صرف پانچ دن ہے تو اس کے لیے احتیاط اسی میں ہے کہ اب صرف گزرے ہوئے رمضان کی قضا کو بجا لائے اور اس سے پہلے جتنے ماہ رمضان کے روزوں کی قضا اس کی گردن پر ہے انہیں چھوڑ دے ان کی قضا بعد میں بجا لاتا رہیگا۔

مسئلہ ۱۷۰۸ - جب کسی شخص پر کئی ایک رمضان کے روزے قضا ہوں اگر وہ روزہ رکھے اور نیت میں معین نہ کرے کہ کس رمضان کی قضا کر رہا ہے تو پھر وہ روزے پہلے رمضان المبارک کی قضا میں حساب ہونگے

مسئلہ ۱۷۰۹ - جب کسی نے قضا روزہ رکھا ہوا ہو اگر اس روزہ کی قضا کا وقت تنگ نہ ہو چکا ہو تو اس کو وہ ظہر سے پہلے باطل کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۷۱۰ - اگر کسی نے میت کی طرف سے روزہ رکھا ہوا ہو تو احتیاط واجب اسی میں ہے

کہ اسے ظہر کے بعد باطل نہ کرے۔

مسئلہ ۱۷۱۱ ۔ اگر کسی نے رمضان المبارک کا روزہ حیض یا نفاس یا مرض کی وجہ سے نہ رکھا ہو اور اس رمضان مبارک کے ختم ہونے سے پہلے وہ مر جائے تو اس کے ان روزوں کی قضا کرانی واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۷۱۲ ۔ اگر کسی نے ماہ رمضان کے روزے مرض کی وجہ سے نہ رکھے ہوں اور اس کی وہ مرض لگاتار اگلے رمضان مبارک تک چلی جائے تو اس پر ان روزوں کی قضا بجا لانی واجب نہیں لیکن اسے ہر روزہ کے عوض ایک مد طعام (تقریباً چودہ چھٹانک) گندم، جو وغیرہ فقیر کو دینا چاہئے لیکن اگر اس کے رمضان المبارک کے روزے کسی اور عذر کی وجہ فوت ہو گئے ہوں مثلاً مسافرت کی وجہ سے اور پھر اس کا ایسا عذر اگلے رمضان المبارک تک لگاتار چلا گیا ہو تو پھر اسے ان روزوں کی جو فوت ہو گئے ہیں قضا کرنی واجب ہے اور اس کے لیے احتیاط مستحب اس میں ہے کہ ہر روزہ کے عوض ایک مد طعام بھی فقیر کو دے۔

مسئلہ ۱۷۱۳ ۔ جب کسی سے رمضان المبارک کے روزے مرض کی وجہ سے چھوٹ گئے ہوں اور وہ شخص رمضان المبارک کے بعد اچھا ہو جائے لیکن اس کے بعد کوئی ایسا عذر پیش آ گیا ہو کہ جس کی وجہ سے اگلے رمضان مبارک تک روزے قضا نہ کر سکا ہو تو پھر اس پر ان روزوں کی قضا بجا لانی واجب ہے اسی طرح اگر رمضان مبارک میں مرض کے علاوہ کسی عذر کی وجہ سے روزے چھوٹ گئے ہوں لیکن ماہ رمضان کے بعد عذر ختم ہو گیا ہو اور پھر وہ مرض میں مبتلا ہو جانے کی وجہ سے اگلے رمضان المبارک تک لگاتار مریض رہا ہو تو اسے بھی جو پہلے رمضان المبارک میں روزے چھوٹے ہیں ان کی قضا کرنی واجب ہے۔

مسئلہ ۱۷۱۴ ۔ جب شخص سے ماہ رمضان کے روزے کسی عذر کی وجہ سے چھوٹ گئے ہوں اور پھر وہ عذر رمضان المبارک کے بعد ختم ہو چکا ہو لیکن اس نے ان روزوں کی قضا جان بوجھ کر اگلے رمضان مبارک تک نہ کی ہو تو اسے ہر روزہ کے عوض ایک مد طعام گندم یا جو وغیرہ فقیر کو دینا ہو گا۔

مسئلہ ۱۷۱۵ ۔ اگر کوئی شخص روزوں کی قضا رکھنے میں کوتاہی برتتے یہاں تک کہ ان کا وقت تنگ ہو گیا ہو اور اس تنگی وقت میں اسے کوئی عذر پیش آ گیا ہو تو اسے ان روزوں کی قضا بھی بعد میں بجا لانی چاہیئے۔ اور ہر ایک روزے کے عوض ایک مد طعام کسی فقیر کو دینا چاہیئے۔ البتہ جب کوئی شخص روزوں کی قضا کرنے میں کوئی عذر رکھتا ہو لیکن جب یہ عذر اس میں موجود ہو اسکا یہ ارادہ ہو کہ جب بھی عذر دور ہو گا، وہ ان کی قضا کو بجا لائے گا۔ لیکن قبل اس کے کہ عذر دور ہو وقت تنگ ہو چکا ہو اور اس تنگ وقت میں

کوئی عذر پیدا ہو چکا ہو تو پھر اس شخص پر صرف ان روزوں کی ہی قضا بجالانی کافی ہے۔

مسئلہ ۱۷۱۶ - جب کسی انسان کی مرض چند سال تک چلی جائے۔ اور وہ بعد میں اچھا ہو جائے تو اسے صرف آخری رمضان مبارک کی قضا کرنی واجب ہے لیکن پہلے سالوں کے ہر روزے کے لیے ایک مدّ طعام فقیر کو دے۔

مسئلہ ۱۷۱۷ - جس شخص نے روزوں کے لیے مدّ طعام فقیر کو دینا ہے وہ کئی دنوں کا کفارہ ایک فقیر کو دے سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۷۱۸ - اگر کوئی رمضان مبارک کی قضا کو کئی ایک سال تک بجا نہ لائے تو اسے ان روزوں کی قضا کے علاوہ ہر ایک روزہ کے لیے ایک مدّ طعام فقیر کو دینا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۷۱۹ - اگر کوئی شخص رمضان مبارک کے روزے جان بوجھ کر نہ رکھے تو وہ ان کی قضا کرنے کے علاوہ ہر ایک روزے کے عوض دو مہینے کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے، یا ایک غلام آزاد کرے پس اگر وہ ان کو اگلے رمضان مبارک تک قضا نہ کرے تو اسے علاوہ سابقہ چیزوں کے ہر ایک روزہ کے لیے ایک مدّ طعام دینا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۱۷۲۰ - اگر کوئی شخص رمضان مبارک کے روزے جان بوجھ کر نہ رکھے اور پھر وہ ان دنوں میں مجامعت بھی کرتا رہے تو احتیاط واجب اس میں ہے کہ ہر ایک مجامعت کے لیے علیحدہ علیحدہ کفارہ بھی ثابت ہوگا، لیکن اگر وہ ان روزوں میں مجامعت کے علاوہ کوئی کام باربار کرتا رہے جیسے چند دفعہ کھانا کھاتا رہے یا پانی پیتا رہے تو پھر ہر روزہ کے لیے ایک ہی کفارہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۷۲۱ - ماں باپ کے مرنے کے بعد ان کے روزوں کی قضا کہ جس کی تفصیل مسئلہ نمبر ۱۲۳۴ میں گزر چکی ہے بڑے لڑکے پر واجب ہے۔

مسئلہ ۱۷۲۲ - اگر ماں باپ پر رمضان مبارک کے علاوہ کوئی واجب روزہ ہو جیسے نذر وغیرہ، اور وہ اپنی زندگی میں نہ رکھ گئے ہوں تو احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ان کی قضا بھی ان کا بڑا لڑکا بجا لائے۔

مسافر کے روزوں کے احکام:-

مسئلہ ۱۷۲۳ - جس مسافر نے جہاں نماز کو قصر پڑھنی ہوتی ہے اسے ان دنوں روزہ نہیں رکھنا پڑتا۔ اور

ں مسافر پر نماز پوری واجب ہو (جیسے اس کا سفر معصیت کا ہو) تو اسے اس سفر میں روزہ بھی رکھنا ہوگا۔

مسئلہ ۱۷۲۴ ۔ ماہ رمضان مبارک میں سفر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ اگر سفر کی غرض روزوں سے بچنا ہو تو پھر سفر کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۷۲۵ ۔ اگر رمضان مبارک کے علاوہ کوئی معین روزہ کسی پر واجب ہو، مثلاً نذر کی ہوئی ہو کہ فلاں دن روزہ رکھوں گا تو جب تک وہ انسان مجبور نہ ہو تب تک اس معین دن میں سفر نہ کرے اور اگر اتفاق سے اسی دن پہلے سے ہی سفر میں ہو پس اگر اس کے لیے ممکن ہو تو وہ اس دن کسی جگہ دس دن رہنے کی نیت کر کے اس دن میں روزہ رکھے۔

مسئلہ ۱۷۲۶ ۔ اگر کسی انسان نے نذر کی ہو کہ وہ روزہ رکھے گا لیکن اس نے روزہ کے لیے کوئی خاص دن معین نہ کیا ہو تو پھر وہ ایسے روزوں کو سفر میں نہیں رکھ سکتا، لیکن اگر وہ نذر کرے کہ فلاں دن کے روزے کو سفر کی حالت میں بجا لائے گا تو پھر اسے چاہیئے کہ اس دن سفر میں روزہ رکھے یا کسی نے نذر کی ہو کہ فلاں دن روزہ رکھے گا خواہ سفر میں ہو یا غیر سفر میں تو اسے وہ روزہ بھی رکھنا ہوگا اگرچہ سفر میں بھی ہو۔

مسئلہ ۱۷۲۷ ۔ مسافر اپنی حاجات کے پورا ہونے کے لیے تین دن مدینہ منورہ میں مستحب روزہ رکھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۷۲۸ ۔ جب کسی شخص کو اس کا علم نہ ہو کہ مسافر کا سفر میں روزہ رکھنا باطل ہوتا ہے، اور وہ سفر میں روزہ رکھ لے لیکن روزہ کی حالت میں ہی اسے خبر ہو جائے کہ مسافر کا روزہ سفر میں رکھنا صحیح نہیں ہوتا تو اس کا وہ روزہ بھی باطل ہو جائے گا۔ لیکن اگر اسے اس مطلب کی خبر مغرب کے بعد ہو تو پھر اس دن کا روزہ جو لاعلمی میں رکھا جا چکا ہے صحیح ہے۔

مسئلہ ۷۲۹ ۔ اگر کوئی شخص اپنا مسافر ہونا بھول جائے یا یہ مطلب بھول جائے کہ مسافر کا روزہ باطل ہوتا ہے اور پھر سفر میں روزہ رکھ لے تو اس کا روزہ باطل ہوگا۔

مسئلہ ۱۷۳۰ ۔ اگر روزہ والا انسان ظہر کے بعد سفر اختیار کرے تو اسے اس دن کا روزہ تمام کرنا ہوگا، اور اگر کوئی ظہر سے پہلے سفر کرے تو وہ جب حدِ ترخص تک پہنچ جائے اسے اپنا روزہ ختم کر دینا چاہیئے۔ یعنی جب شہر کی دیواریں دکھائی نہ دیں یا اذان سنائی نہ دے تو اتنے فاصلے پہ پہنچنے کے

بعد سے روزہ چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور اگر کوئی شخص اس حد تک پہنچنے سے پہلے روزہ چھوڑ دے تو پھر اس پر اس دن کا کفارہ بھی واجب ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۷۳۱ ۔ اگر کوئی مسافر ظہر سے پہلے وطن یا ایسی جگہ پر پہنچ جائے کہ جہاں دس دن تک رہنے کا ارادہ رکھتا ہے اور اس نے اس وقت تک کوئی ایسا کام بھی نہ کیا ہو جو روزہ کو باطل کر دیتا ہے تو اسے اس دن کا روزہ رکھنا ہوگا اور اگر ایسا کام کر چکا ہے کہ جو روزہ کو باطل کر دیتا ہے، تو پھر اس پر اس دن کا روزہ رکھنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۷۳۲ ۔ اگر کوئی مسافر ظہر کے بعد وطن یا ایسی جگہ پہنچ جائے کہ جہاں دس دن رہنے کا ارادہ رکھتا ہے تو اسے اس دن کا روزہ نہیں رکھنا ہوگا۔

مسئلہ ۱۷۳۳ ۔ مسافر کو اور ہر اس انسان کو کہ جس نے روزہ کسی شرعی عذر کی وجہ سے نہ رکھا ہو، ماہ رمضان مبارک کے دن میں مجامعت یا مکمل سیر ہو کر کھانا مکروہ ہے۔

وہ اشخاص کہ جن پر روزہ واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۷۳۴ ۔ جو شخص زیادہ بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا اس پر روزہ واجب نہیں ہے اسی طرح وہ شخص کہ جس کے لیے روزہ رکھنا بہت زیادہ مشقت کا سبب ہے کہ جو قابلِ تحمل نہیں تو اس پر روزہ بھی واجب نہیں ہے لیکن اسے ہر روزے کے عوض ایک مدطعام فقیر کو دینا ہوگا۔

مسئلہ ۱۷۳۵ ۔ جس شخص نے زیادہ بڑھاپے کی وجہ سے روزے نہ رکھے ہوں لیکن وہی ماہ مبارک کے گزرنے کے بعد اس قابل ہو گیا ہو کہ وہ روزے رکھ سکے تو اس پر واجب ہے کہ ان روزوں کی قضا بجالائے جن کو وہ رمضان مبارک میں چھوڑ چکا ہے۔

مسئلہ ۱۷۳۶ ۔ اگر کسی انسان میں ایسی مرض ہو کہ اسے دن میں زیادہ پیاس لگتی ہو اور وہ پیاس کو برداشت نہ کر سکتا ہو یا اس کے لیے اس کا برداشت کرنا موجب مشقت ہو تو اس پر بھی روزہ واجب نہیں ہے لیکن جب پیاس کا برداشت کرنا سبب مشقت و زحمت ہو تو اسے ہر روزہ کے عوض میں ایک مدطعام فقیر

کو دینا ہوگا۔ اور اس کے لیے احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ اتنے تک پانی نہ پیئے جب تک پانی کے پینے کی طرف مجبور نہ ہو۔ اور اگر ایسا شخص بعد میں کسی وقت روزہ رکھنے پر قادر ہو جائے تو اسے ان روزوں کی قضا بھی رکھنی چاہیئے۔

مسئلہ ۱۷۳۷۔ وہ عورت کہ جس کے بچہ جننے کے دن قریب ہوں اور اس کا روزہ رکھنا پیٹ میں بچے کے لیے مضر ہو تو اس پر بھی روزہ رکھنا واجب نہیں لیکن اسے ہر روزہ کے عوض میں ایک مد طعام فقیر کو دینا چاہیئے۔ اور اگر روزہ رکھنا خود عورت کے لیے مضر ہو تو بھی اس پر روزہ رکھنا واجب نہیں اور اس صورت میں بھی احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ہر دن کے عوض ایک مد طعام فقیر کو دے۔ لیکن ان دونوں صورتوں میں جو بھی روزہ نہ رکھے گی ان کی اسے قضا بجا لانی بعد میں واجب ہے۔

مسئلہ ۱۷۳۸۔ جو عورت کسی بچہ کو دودھ پلاتی ہو خواہ وہ بچے کی ماں ہو یا دایہ ہو اور مفت میں دودھ پلاتی ہو جب اس کا دودھ کم ہو اور اس عورت کا روزہ رکھنا بچہ کے لیے مضر ہو تو ایسی عورت پر بھی روزہ رکھنا واجب نہیں اور اس کے لیے بھی احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ہر روزہ کے عوض ایک مد طعام فقیر کو دے۔ لیکن اسی عورت کو دونوں صورتوں میں ان روزوں کی قضا بعد میں بجا لانی ہو گی۔ البتہ اگر کوئی ایسی عورت مل سکتی ہو کہ وہ بچہ کو بغیر اجرت لیے دودھ پلاتی رہے یا اجرت پر دودھ دیتی ہو لیکن وہ اجرت ماں یا باپ یا کسی اجنبی شخص سے اسے مل جاتی ہو تو اس وقت اس بچہ کی ماں پر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ وہ اپنے بچہ کو ایسی دوسری عورت کو دے دے اور خود روزہ رکھے۔

پہلی کے چاند ثابت ہونے کے طریقے:۔

مسئلہ ۱۷۳۹۔ پہلی کا چاند پانچ طریقوں سے ثابت ہو سکتا ہے:۔

(۱) انسان خود چاند کو دیکھے (۲) ایسا لوگوں کا گروہ کہ جن کے کہنے سے انسان کو چاند ہو جانے کا یقین ہو جائے بلکہ ہر وہ چیز کہ جس کی وجہ سے انسان کو چاند ہو جانے کا یقین ہو جائے (۳) دو عادل کا کہنا کہ ہم نے آج رات چاند کو دیکھا ہے تو بھی اس اوّل ماہ ثابت ہو جائے گا۔ لیکن ان میں سے ہر ایک چاند کے اوصاف دوسرے کے خلاف بیان کرے تو پھر ایسی صورت میں ان کے کہنے سے پہلی کا چاند ثابت نہ ہو گا۔

(۴) جب شعبان کے پہلی سے تیس دن گزر جائیں تو رمضان مبارک کی پہلی ثابت ہو جائے گی اور اگر رمضان مبارک کی پہلی سے تیس دن گزر جائیں تو شوال کی پہلی ثابت ہو جائے گی۔ (۵) حاکم شرع یعنی مجتہد جامع الشرائط حکم دے دے کہ پہلی ہوگئی ہے تو پھر بھی اس کے حکم کے تحت پہلی سمجھی جائے گی۔ لہٰذا جو چاند کے حکم کرنے میں مجتہد نہیں ہوتے جیسے حکومتوں نے چاند کمیٹیاں بنا رکھی ہیں جن میں پہلے تو عدالت کے لحاظ سے چناؤ نہیں ہوتا یا وہ سرے سے مجتہد ہی نہیں ہوتے بلکہ معمولی عربی پڑھے لکھے ہوئے انسان ہوتے ہیں تو ان کے حکم کی اطاعت میں نہ روزہ رکھا جا سکتا ہے اور نہ ہی چھوڑا جا سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۷۴۰ - جب مجتہد (حاکم شرع) حکم کر دے کہ آج چاند کی پہلی ہے تو اس کے حکم کو انھیں بھی ماننا ہوگا جو ان کی تقلید بھی نہیں کرتے۔ البتہ جس شخص کو یقین ہو کہ حاکم شرع یعنی مجتہد نے اشتباہ کیا ہے تو اسے اس کے حکم پر عمل نہیں کرنا چاہیے۔

مسئلہ ۱۷۴۱ - علم نجوم کے ماہرین کی پیش گوئی سے چاند کی پہلی ثابت نہیں ہوگی لیکن اگر کسی انسان کو ان کے کہنے سے یقین ہو جائے تو اسے اس پر عمل کرنا چاہیے۔

مسئلہ ۱۷۴۲ - چاند کا افق اونچا ہونا یا چاند کا دیر میں جا ڈوبنا دلیل نہیں بنے گی۔ کہ اس سے سابقہ رات کو پہلی تھی۔

مسئلہ ۱۷۴۳ - جب کسی شخص کے لیے ماہ رمضان کی پہلی ثابت نہ ہو سکے اور اس نے اس دن روزہ بھی نہ رکھا ہو لیکن بعد میں دو عادل مرد کہہ دیں کہ رمضان المبارک کی پہلی ہو چکی تھی تو اسے چاہیے کہ پہلی کے روزے کی قضا بعد میں بجا لائے۔

مسئلہ ۱۷۴۴ - جب ایک شہر میں چاند کی پہلی ثابت ہو جائے تو دوسرے شہر والوں کے لیے اس کا کوئی فائدہ نہیں مگر جب وہ دونوں شہر ایک دوسرے کے بہت قریب ہوں یا ان دونوں کا افق ایک ہو۔

مسئلہ ۱۷۴۵ - ایک شہر سے تار دے دینے سے چاند کی پہلی ثابت نہ ہوگی مگر جب علم ہو کہ دونوں شہر ایک دوسرے کے قریب یا ایک افق پر ہیں اور تار کے متعلق بھی علم ہو کہ مجتہد کے حکم کی بنا پر دی گئی ہے یا دو عادلوں کی شہادت کے بعد تار دی گئی ہے۔ چونکہ ہمارے شہروں میں ان دونوں چیزوں کی رعایت نہیں کی جاتی بلکہ کوئی شخص کسی کو یا حکومت کے آدمی ایک جگہ سے دوسری جگہ تار دلوا دیتے ہیں اور ان میں وہ شرائط نہیں ہوتے کہ جو ان میں معتبر ہیں لہٰذا ایسی تاروں کا کوئی اعتبار نہیں۔

مسئلہ ۱۷۴۶۔ جب آخری دن میں کسی کو پتہ نہ ہو کہ آخری رمضان المبارک کا ہے یا پہلی شوال کا ہے تو اسے اس دن روزہ رکھنا چاہیئے۔ لیکن اگر اسے مغرب سے پہلے معلوم ہو جائے کہ اس دن پہلی شوال ہو گئی ہے تو پھر فوراً روزہ چھوڑ دے اور افطار کر دے۔

مسئلہ ۱۷۴۷۔ جب کسی قیدی کو رمضان المبارک کے ثابت ہونے کا یقین نہ ہو سکے تو اسے اپنے ظن و گمان پر عمل کرنا چاہیئے۔ اور اگر اسے کسی مہینے کے متعلق گمان بھی نہ ہو تو پھر سال میں جس مہینے میں چاہے روزہ رکھ لے۔ لیکن اس کے بعد جب بھی ایک ماہ روزہ رکھے گا وہ تب ہو جبکہ پہلے روزہ رکھے ہوئے مہینے سے گیارہ مہینے گزر چکے ہوں۔

حرام و مکروہ روزے:۔

مسئلہ ۱۷۴۸۔ عید فطر اور عید قربان میں روزہ رکھنا حرام ہے۔ اسی طرح اس دن میں کہ جس کے متعلق یہ معلوم نہ ہو کہ آخری شعبان ہے یا پہلی رمضان ہے، رمضان المبارک کی نیت سے روزہ رکھنا بھی حرام ہے۔

مسئلہ ۱۷۴۹۔ اگر کسی عورت کے مستحب روزہ رکھنے سے اس کے شوہر کے حق ضائع ہوتے ہوں تو اس کے لیے بھی روزہ رکھنا حرام ہے۔ بلکہ احتیاط واجب تو اسی میں ہے اگر اس کے روزہ رکھنے سے شوہر کے حقوق بھی ضائع نہ ہوتے ہوں۔ تو بھی عورت بغیر شوہر کی اجازت کے مستحبی روزہ نہ رکھے۔

مسئلہ ۱۷۵۰۔ اولاد کے مستحبی روزہ رکھنے سے اگر ماں یا باپ یا دادا کو اذیت ہوتی ہو تو ان پر بھی مستحبی روزہ رکھنا حرام ہے۔

مسئلہ ۱۷۵۱۔ اگر لڑکا باپ کی اجازت کے بغیر مستحبی روزہ رکھ لے اور اس کا باپ اس کو دن میں روزہ رکھنے سے روک دے، تو لڑکے کو دن ہی میں افطار کر دینا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۷۵۲۔ جب کسی کو علم ہو کہ روزہ رکھنا اس کے لیے کوئی مضر نہیں اگرچہ ڈاکٹر اس کو کہتا ہو کہ روزہ اس کے لیے مضر ہے تو پھر اسے روزہ رکھنا چاہیئے۔ اور اگر کسی کو یقین ہو یا گمان ہو کہ اس کے لیے روزہ رکھنا مضر ہے اگرچہ اسے ڈاکٹر کہہ دے کہ اسے روزہ مضر نہیں ہے تو اس صورت میں اسے روزہ

نہیں رکھنا چاہیئے اور اگر وہ روزہ رکھ لے تو اس کا ایسا روزہ صحیح نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۷۵۳ ۔ جب کسی شخص کو ایسا احتمال ہو کہ روزہ رکھنا اس کے لیے مضر ہے اور اسے اس احتمال سے ڈر پیدا ہو چکا ہو اگر تو اس کا احتمال عام لوگوں کی نگاہوں میں بامحل ہو تو پھر اسے روزہ نہیں رکھنا چاہیئے ۔ اور اگر باوجود اس کے روزہ رکھ لے تو اس کا ایسا روزہ صحیح نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۷۵۴ ۔ جب کسی کا یہ عقیدہ تھا کہ روزہ رکھنا اس کے لیے مضر نہیں اور اس نے روزہ رکھ لیا لیکن مغرب کے بعد اسے معلوم ہوگیا کہ اسے روزہ رکھنا مضر تھا اور اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس روزہ کی قضا بجا لائے۔

مسئلہ ۱۷۵۵ ۔ ان روزوں کے علاوہ بھی کچھ روزے حرام ہیں جن کا ذکر بڑی کتب میں موجود ہے۔

مسئلہ ۱۷۵۶ ۔ عاشورہ کے دن اور اس دن کو جس کے متعلق شک ہے کہ عرفہ کا دن ہے یا عید قربان کا بھی روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

مستحبی روزے

مسئلہ ۱۷۵۷ ۔ سال میں جن دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے یا مکروہ ہے ان کے علاوہ سارے دنوں میں روزہ رکھنا مستحب ہے۔ لیکن ان میں سے بعض دنوں کے متعلق خاص سفارش کی گئی ہے ۔ اور چند ایک درج ذیل ہیں :۔

(۱) ہر مہینے کے پہلے اور آخری جمعرات میں (۲) ہر مہینے کی بارھویں کے بعد والے بدھ میں، اگر کوئی ان کو نہ رکھے تو اسے اس کی قضا کرنی مستحب ہے ۔ اور اگر بالکل رکھ ہی نہ سکتا ہو تو ہر ایک کے عوض میں ایک مد طعام یا ۱۲ ۶/۱۰ نخود چاندی کسی فقیر کو دے ۔ (۳) ہر مہینے کی تیرھویں، چودھویں، پندرھویں میں (۴) رجب اور شعبان کے تمام مہینے اور ان دو مہینوں میں کچھ دن اگرچہ ایک ہی روز کیوں نہ ہو (۵) نو روز کے دن (۶) چوتھی سے نویں شوال تک (۷) پچیسویں وانتیسویں ذی القعدہ (۸) پہلی سے نویں ذی الحجہ تک (۹) عرفہ کے دن، لیکن اگر روزہ رکھنے کی وجہ سے اتنا ضعف کسی کو ہو جاتا ہو کہ عرفہ کی مخصوص دعاؤں کو نہ پڑھ سکے گا تو پھر اس کے لیے روزہ رکھنا مکروہ ہے (۱۰) عید غدیر کے دن یعنی ۱۸ ذی الحجہ کو

(۱۱) چوبیس ذی الحجہ کو جس دن عید مباہلہ ہے۔ (۱۲) پہلی، تیسری، ساتویں محرم کو (۱۳) جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ولادت کے دن جو ۱۷ ربیع الاوّل ہے (۱۴) پندرھویں جمادی الاولیٰ (۱۵) جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعث کے دن جو ستائیس رجب ہے۔

جب کوئی شخص مستحبی روزہ رکھ بیٹھے تو اسے آخر تک تمام کرنا اس پر واجب نہیں۔ بلکہ اگر کوئی مومن بھائی اسے کھانے کی دعوت دیتا ہے تو اس کے لیے اس مومن بھائی کی دعوت کو قبول کرنا مستحب ہے۔ لہٰذا دن کے وسط میں افطار کرلے۔

وہ مقام کہ جہاں ان کاموں سے جو روزہ کو باطل کرتے ہیں بچنا مستحب ہے:

مسئلہ ۱۶۵۸۔ چھ آدمیوں کو باوجود کہ وہ روزہ دار نہ ہوں ان کاموں سے بچیں جو روزہ کو باطل کردیتے ہیں

(۱) وہ مسافر کہ جس نے سفر کے دوران کچھ کھا پی لیا ہو لیکن وہ وطن میں یا جہاں دس دن رہنے کا ارادہ ہے زوال سے پہلے پہنچ جائے تو اس کے لیے مستحب ہے کہ باقی دن کچھ نہ کھائے پیئے

(۲) وہ مسافر کہ جو ظہر کے بعد اپنے وطن یا اس جگہ کہ جہاں دس دن رہنا چاہتا ہے پہنچ جائے تو اسے باقی دن میں مبطلات سے یعنی روزہ کو باطل کردینے والی چیزوں سے پرہیز کرنی مستحب ہے۔

(۳) وہ بیمار جو زوال سے پہلے ٹھیک ہو جائے لیکن وہ ٹھیک ہونے سے پہلے ایسا کام کرچکا ہو جو روزہ کو باطل کردیتا ہے۔ لیکن اسے ٹھیک ہونے کے بعد باقی دن کچھ نہیں کھانا چاہیئے۔

(۴) وہ مریض جو ظہر کے بعد اچھا ہو جاتا ہے۔

(۵) وہ عورت کہ جس کے حیض یا نفاس کا خون دن میں کسی وقت ختم ہو جاتا ہے تو اسے باقی دن مبطلات سے بچنا مستحب ہے۔

(۶) وہ کافر جو ظہر کے بعد مسلمان ہو جاتے۔

مسئلہ ۱۶۵۹۔ روزہ دار انسان کے لیے مستحب ہے کہ افطار کرنے سے پہلے مغرب اور عشا کی نماز پڑھ لے اور بعد میں روزہ افطار کرے۔ ہاں اگر کوئی شخص اس کا انتظار کر رہا ہو یا اسے بھوک اتنی شدید لگی ہو کہ وہ خاطر جمعی سے نماز ادا نہیں کرسکے گا تو اس کے لیے بہتر یہی ہے کہ پہلے

افطار کر لیوے اور پھر نماز پڑھے۔ لیکن اسے افطار کرنے میں اتنا وقت لگانا ہوگا کہ پھر بھی وہ نماز مغرب کو اس کے فضیلت کے وقت میں ادا کر سکے۔

ماہ رمضان کے باقی اعمال سحری و افطاری کے آداب دن اور رات کے دوسرے اعمال یہاں بیان نہیں ہو سکتے۔ وہ آپ کو ہماری کتاب "توضیح الوظائف" ترجمہ مفاتیح الجنان اردو میں جو چھپ چکی ہے۔ اور وہ سال بھر کے اعمال میں آج تک کی کتابوں میں سے زیادہ مفید ہوگی۔ دعا فرمائیں کہ خدا محمد و آل محمد کے صدقہ اس کتاب کو مقبول عام و خاص بنا کر اس حقیر کے نامہ اعمال میں اضافہ کا سبب بنائے۔ فطرہ کے احکام آپ کو کتاب زکوٰۃ میں ملاحظہ کرنے چاہئیں۔

کتاب خمس یعنی خمس کے احکام

خمس کی اہمیت ۔ خمس منجملہ ضروریات مذہب سے ہے کہ جس کا منکر کافر ہو جاتا ہے۔ منجملہ مظالم کے جو اہل بیت عظام پر وارد کیے گئے ایک یہ بھی ظلم کیا گیا کہ ان کے حق خاص کا انکار کر دیا گیا اور ان کے انکار کی کئی ایک وجوہات ہو سکتے ہیں جن میں سے اہم وجہ اہل بیتؑ کی اقتصادی حالت کو خراب کرنا مقصود تھا۔ تاکہ کسی وقت یہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر سلاطین کے وقار کو ختم نہ کر دیں۔ خیر ان لوگوں سے جن چیزوں کا انکار زیادہ مستبعد نہیں جنہوں نے اپنے جاہ و جلال دنیاوی کے لیے ان کے مناصب کا انکار کر دیا کہ جو خداوند عالم نے اپنے رسولؐ کی زبانی تمام امت تک پہنچائے تھے۔ لیکن تعجب تو اس گروہ سے ہے کہ جو ان کے اس مقام و شرف کے قائل ہیں جو خداوند عالم نے ان کے لیے قرار دیا تھا۔ لیکن باوجود اس کے طرح طرح کی تاویلیں کر کے ان کے حق خاص کا عملی طور پر انکار کر رہے ہیں۔ آپ اپنے تمام ملک کی شیعہ جماعت پر نظر دوڑائیں تو آپ کو ہزاروں میں سے ایک آدمی بمشکل نظر آئے گا جو اپنے ائمہ علیہم السلام کے حقوق کی ادائیگی کا پابند ہو۔ جہالت کا اتنا دور دورہ ہے کہ یہاں ہر آدمی فقیہ و مجتہد نظر آتا ہے اور وہ اپنی رائے سے اخذ احکام و تفسیر قرآن کرتا ہے۔ نہ کسی مرجع کا قائل نہ اہل بیتؑ کے کلام کو سمجھنے کے لیے کسی خاص قابلیت کی ضرورت سمجھتا ہے۔ حالانکہ دین اسلام میں ایک معمولی سا مسئلہ اپنی طرف سے داخل کرنا بدعت و حرام ہے جس کا نتیجہ جہنم ابدی ہے۔ کسی کو غلط مسئلہ بتلا دینے پر ہمارے علماء کہتے ہیں کہ اس پر واجب ہے کہ جس ذریعہ سے بھی ہو اسے صحیح مسئلہ کی اطلاع

دے اور یہ تمام کچھ یہاں پر اس وجہ سے ہو رہا ہے کہ جب ایک آدمی ایک فن کا ماہر ہو جاتا ہے ۔ تو وہ یہ سمجھ بیٹھتا ہے کہ اب میں تمام فنون کا ماہر و مجتہد ہو گیا ہوں لہٰذا مجھے یہ حق ہے کہ ہر علم میں رائے زنی کروں یہ بالکل غلط ہے احکام دین اور مسائل شرعیہ میں فتویٰ دینے کے لیے ایک خاص معیار ہے اور جب تک وہ معیار نہ ہو کسی کو حق حاصل نہیں کہ وہ اپنی رائے ظاہر کر سکے اور اگر کوئی دے تو اس کی رائے مذہب شیعہ جعفریہ میں قابل قبول نہیں سمجھی جائے گی ۔ میں نے اکثر دیکھا ہے کہ خمس کا یہاں پر یہ کہہ کر انکار کر دیا جاتا ہے کہ خمس صرف غنیمت پر واجب ہے ۔ یہ درست ہے کہ قرآن مجید میں خمس کے لیے لفظ غنیمت استعمال کیا گیا ہے لیکن اگر قرآن کو صرف کافی سمجھنے والے یہ کہہ رہے ہوں تو کسی حد تک قابل قبول ہو جاتا ہے لیکن یہاں تو اس فرقے کے بعض اشخاص پیش پیش ہیں کہ جن کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن کے ساتھ اہل بیتؑ کا ہونا ضروری ہے اور جب تک کہ اہل بیتؑ قرآن کے متشابہات اور دیگر مشکلات کو حل نہ کریں ۔ قرآن تنہا کافی نہیں ہو سکتا ۔ بالخصوص اس مقام پر اگر صرف قرآن ہی کو لیا جائے تو پھر بھی خمس کا انحصار غنیمت میں معلوم نہیں ہوتا ۔ جیسا کہ تفاسیر اہل بیتؑ سے مستفاد ہوتا ہے کہ غنیمت سے مراد صرف غنیمت جنگ نہیں بلکہ ہر وہ فائدہ جو انسان کو حاصل ہو وہ بھی اس لفظ غنیمت سے مراد ہے اگر کلام آئمہ طاہرینؑ کا بغور مطالعہ کیا جائے تو ہمیں نظر آئے گا کہ خمس کئی ایک چیزوں پر واجب ہے کہ جو معدنیات سے ہو یا سمندر سے نکالی جائے یا حلال مخلوط بالحرام ہو جس کی تائید امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے کلام سے ہوتی ہے کہ جب حضرت سے پوچھا گیا کہ کیا معادن سے سونا چاندی اور سمندر سے لؤلؤ مرجان وغیرہ پر زکوٰۃ واجب ہے تو آپ نے فرمایا بلکہ خمس واجب ہے ۔ جب کہ وہ نصاب خاص تک پہنچ جائے ۔ اسی طرح ہر وہ چیز جو سال کے مصارف اہل و عیال کرنے کے بعد بچ جائے اس پر بھی خمس واجب ہوتا ہے ۔ جیسا کہ امام ابوالحسن اور ابو جعفر ثانی نے فرمایا ہے کہ ہر وہ چیز کہ جس کو انسان حاصل کرے خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہو ۔ خواہ اسے صناعات کے ذریعہ حاصل کیا جائے یا دوسرے ذرائع سے ۔ اس پر مؤنتہ سال نکالنے کے بعد خمس واجب ہو جاتا ہے اس قسم کی احادیث اہل بیتؑ سے بے شمار ہیں کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ خمس جنگ کے مال پر ہی صرف واجب نہیں ہے بلکہ کچھ اور اشیاء بھی ہیں کہ جن پر خمس واجب ہے اہل بیتؑ کے ماننے والے یہ خوب ذہن نشین کر لو کہ جنہوں نے حق اہل بیتؑ غصب کیا ہے خواہ وہ فدک کی صورت میں ہو یا ولایت کی صورت میں ہو یا خمس سادات کی صورت میں ہو ان کا چھٹکارا بہت مشکل ہے ۔ اور ان کا انجام جہنم اور عذاب دائمی ہے ۔ معصومؑ کا فرمان ہے کہ جو شخص زبان سے تو ہمارے حق خمس کا اقرار کرتا ہے

لیکن نہیں نکالتا تو وہ مثل اس شخص کے ہے کہ جس نے زبان سے تو اسلام قبول کیا ہے مگر دل میں اس کا انکاری ہے
نیز ارشاد فرمایا کہ جس نے ہمارے مالِ خاص سے کچھ بھی ظلماً کھایا وہ گویا اپنے پیٹ میں آگ بھر رہا ہے
اور عنقریب جہنم کی آگ میں جلے گا کہیں ہمارے امام یہ فرماتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ جس نے ہمارا ایک درہم کھایا
اس پر اللہ اور اس کے رسولؐ اور ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی۔ اے اہل بیتؑ کے ماننے والو ذرا
سوچو اور سمجھو اور اپنے آپ کو غاصبینِ حقوقِ سادات نہ ہونے دو، ورنہ سمجھ لو آئمہ طاہرینؑ کو کسی فردِ بشر سے
دشمنی نہیں بلکہ انہیں تو لوگوں کے اعمال و افعال سے محبت و دشمنی ہوتی ہے جس کا عمل و فعل ائمہ طاہرینؑ
کے فرمان کے مطابق ہوگا۔ وہ آئمہ طاہرینؑ کا محب اور دوست ہے اور جس کا عمل اور فعل ان کے مخالف
ہوگا۔ وہی ان کا دشمن ہے خواہ زید ہو یا بکر۔ دعا ہے کہ خداوند عالم اس حقیر کو اور دیگر مومنین کرام کو ائمہ علیہم السلام
کے فرمائشات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

مسئلہ ۱۷۶۰ ۔ خمس سات چیزوں پر واجب ہوتا ہے۔ (۱) منفعت کسب و بچت سال (۲) معدن (۳) گنج (۴) حلال مخلوط بالحرام (۵) غوطہ لگانے سے جو جواہرات وغیرہ حاصل کیے جائیں (۶) غنیمت (۷) وہ زمین جسے کافر ذمی نے مسلمان سے خریدا ہو۔

منافع کسب

مسئلہ ۱۷۶۱ ۔ انسان جو کسب و تجارت یا صنعت یا وہ ذرائع کہ جس سے اپنے معاش تحصیل کرتا ہے مثلاً ملازمت یا نمازیں اجارہ پر پڑھ کر یا روزہ رکھ کر یا مجالس وغیرہ پڑھ کر تو اس پاس میں سے سال کے مصارف کرنے کے بعد جو چیز بھی بچ جاتی ہے خواہ دال ہو یا آٹا گھی ہو یا تیل کھانڈ ہو یا نمک اس پر خمس واجب ہے اگرچہ تجارت کے منافع پر اسی دن خمس واجب ہے کہ جس دن وہ منفعت حاصل ہوئی ہو۔ لیکن شریعت نے اسے سال تک کی اجازت دے رکھی ہے کہ وہ اپنے گھر کے شرعی مصارف مطابق اوسط درجہ نکال سکے۔ اسی وجہ سے ہمارے علماء کہتے ہیں کہ منافع سے سال کے مصارف نکال لینے کے بعد خمس واجب ہوتا ہے۔ مثلاً آج مجھے تجارت سے ایک ہزار روپیہ نفع ہوا تو حقیقت میں آج ہی خمس واجب ہو گیا ہے۔ لیکن مجھے اختیار حاصل ہے کہ میں اس کا خمس اپنے سال کے مصارف کے بعد دوں تو اسی واسطے میں اس روپیہ کو اپنے مصارف کرنے کے لیے سال تک روک سکتا ہوں۔ خلاصہ یہ کہ جو ذریعہ بھی معاش کے لیے اختیار کرے اور پھر اس شخص کو

اپنے سال کے مصارف نکال لینے کے بعد جو کچھ بھی بچ جائے۔ خواہ ایک پیسہ بھی کیوں نہ ہو تو اس پر خمس واجب ہوتا ہے۔ مرد پر بھی اور عورت پر بھی۔

مسئلہ ۱۷۶۲ ۔ اگر کسب کے علاوہ کوئی مال کسی کے ہاتھ آجائے جیسے اسے کوئی مال بخش دے تو ایسے مال پر خمس واجب نہیں اگرچہ احتیاط مستحب اس میں بھی یہی ہے کہ ایسے مال سے سال کا خرچ نکال کر اگر کوئی چیز بچ جائے تو اس کا بھی خمس ادا کرے۔

مسئلہ ۱۷۶۳ ۔ عورت کو جو مہر ملتا ہے اس پر خمس نہیں ہے۔ اسی طرح وہ ارث جو کسی کو پہنچتا ہے اس پر بھی خمس نہیں۔ البتہ اگر ایسے شخص کا ارث مل جائے کہ جس سے بہت دور کا رشتہ تھا اور اسے اس رشتہ کی خبر بھی نہ تھی جب اسے ارث کے مال سے سال کے اخراجات کر چکنے کے بعد کوئی چیز زیادہ ہو جائے تو اس سے خمس دینا احتیاط مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۷۶۴ ۔ جب کسی ایسے شخص سے مال اسے ارث میں پہنچے کہ جس کے متعلق جانتا ہو کہ اس مرنے والے نے اس مال کا خمس ادا نہیں کیا ہے تو پھر جسے یہ مال ارث میں ملا ہے خود وہی اس مال کا خمس دے اور اگر اس مخصوص مال میں جو کسی کو ارث میں ملا ہے خمس واجب نہ ہو لیکن ارث پانے والے کو علم ہو کہ جس شخص سے اسے ارث ملا ہے اس کی گردن پر کچھ خمس واجب الادا ہے تو اس ارث پانے والے کو اس کا خمس اس مال سے ادا کرنا چاہیئے جو اسے ارث میں ملا ہے۔

مسئلہ ۱۷۶۵ ۔ جب کسی شخص کو قناعت اور کفایت شعاری کی وجہ سے اپنے سال کے اخراجات نکالنے کے بعد بھی کچھ روپیہ بچ جائے تو اس روپیہ کا خمس بھی دینا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۷۶۶ ۔ جب کسی کے اخراجات دوسرا آدمی دیتا ہو تو اس پر اس کے ہر مال کا جو اسے ملتا ہے خمس دینا واجب ہوگا کیونکہ وہ مال اس کے اخراجات سے زاید ہے۔

مسئلہ ۱۷۶۷ ۔ جب کسی ملک کو خاص آدمیوں کے لیے وقف کیا ہو مثلاً اپنی اولاد کے لیے کوئی چیز وقف کی ہو اور وہ اولاد اس چیز میں زراعت یا درخت وغیرہ بوئیں اور اس سے کچھ انھیں حاصل ہو، جب کوئی چیز جو اس سے حاصل ہو ان کے سال کے مخارج سے زیادہ ہو جائے تو اس کا ان کو خمس دینا واجب

ہوگا۔ بلکہ اگر کسی دوسرے طریقہ سے بھی اس وقف سے منفعت حاصل کریں۔ جیسے اس کو کرایہ وغیرہ پر دے دیں تو پھر اس صورت میں بھی احتیاط واجب اسی میں ہے۔ کہ جب اس کی ایسی آمدنی ان کے سال کے مخارج سے زیادہ ہو جائے۔ تو وہ اس کا خمس ادا کریں۔

مسئلہ ۱۷۶۸ جب کسی فقیر کو خمس یا زکوٰۃ یا دوسرے صدقات وغیرہ دیئے جائیں اور ان میں سے کچھ اس کے سال کے مصارف سے بچ جائے تو اسے کا خمس دینا واجب نہیں۔ البتہ جو مال اسے خمس وغیرہ میں دیا گیا ہو۔ اور اسے اس مال سے کوئی منفعت حاصل ہوئی۔ اور پھر اس منفعت سے سال کے مخارج کرنے کے بعد کچھ بچ جائے تو اسے اس کا خمس ادا کرنا ہوگا۔ مثلاً کسی سید کو جب درخت خمس میں دیا جائے۔ اور اس درخت کا اسے میوہ حاصل ہو۔ اور اس میوہ سے سال کے مخارج نکالنے کے بعد کچھ بچ جائے تو اسے اسکا خمس دینا پڑے گا

مسئلہ ۱۷۶۹ اگر ایسے روپیہ سے کوئی چیز خرید کرے۔ کہ جس میں خمس واجب تھا۔ اور ادا نہیں کیا گیا۔ مثلاً کہے کہ ایک من اس سو روپیہ کے مقابلہ میں خریدتا ہوں۔ اور وہ سو روپیہ ایسا ہو کہ جس کے عین میں خمس واجب ہو چکا ہو اور ادا نہ کیا گیا ہو۔ تو پھر اگر تو اس خرید و فروخت کے ۱/۵ حصہ (پانچویں حصہ) کی حاکم شرع یعنی مجتہد اجازت دے دے۔ تو پھر یہ معاملہ صحیح ہوگا۔ اور اس شخص کو چاہیئے کہ گندم کہ جسے خرید لایا ہے۔ اس کا ۱/۵ حصہ مجتہد کو خمس کی بابت میں دے۔ اور اگر حاکم شرع اس خرید و فروخت کے ۱/۵ حصہ (یعنی پانچواں حصہ) میں اجازت نہ دے۔ تو پھر اس معاملہ کی پانچویں حصہ میں خرید و فروخت باطل ہوگی۔ لہذا اس سو روپیہ سے کہ جس گندم کا مالک لے گیا ہے۔ اگر باقی ہو پانچواں حصہ مجتہد اس سے لے سکتا ہے۔ اور اگر وہ سو روپیہ باقی نہ ہو تو پھر اس کا پانچواں حصہ بیچنے والے یا خریدنے والے جس سے چاہے مجتہد لے سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۷۷۰ اگر کوئی چیز خریدے اور معاملہ ختم ہو جانے کے بعد اس کی قیمت اپنے روپیہ سے کہ جس کا خمس اس نے ادا نہیں کیا ہے تو وہ معاملہ تو صحیح ہوگا چونکہ اسکی ادائیگی ایسی نقدی سے کی ہے کہ جس میں خمس واجب تھا لہذا یہ شخص اسکے ۱/۵ حصہ کا مقروض ہو جائیگا۔ اور اگر وہ نقدی جو اسے دی ہے اگر باقی ہو تو مجتہد اسکا ۱/۵ حصہ لے سکتا ہے اور اگر وہ تلف ہو چکی ہو تو مجتہد ۱/۵ حصہ کا بیچنے والے یا خریدنے والے جس سے چاہے مطالبہ کر سکتا ہے

مسئلہ ۱۷۷۱ اگر کوئی شخص ایسا مال خرید کرے کہ جس میں خمس واجب ہونے کے باوجود ادا نہ کیا گیا ہو۔ اگر تو مجتہد اس معاملہ کے پانچویں حصہ میں اجازت نہ دے تو اس معاملہ کے پانچویں حصہ میں سے بیع باطل ہوگی۔ اور حاکم شرع خود اسی مال سے پانچواں حصہ اس کے خریدنے والے سے لے سکتا ہے۔ اور اگر مجتہد اس معاملہ کی اجازت دے دے تو پھر خرید و فروخت صحیح ہوگی اور اس مال کے خریدار کو اس مال کے پانچویں حصہ کی قیمت مجتہد کو ادا کرنی ہوگی۔ اور اگر وہ روپیہ بیچنے والے کو دے چکا ہو۔ تو اس سے اتنی مقدار واپس لے لے۔

مسئلہ ۱۷۷۲ ۔ جب ایسا مال کسی کو بخشا جائے کہ جس پر خمس واجب ہے تو اس مال کا پانچواں حصہ اس شخص کا ملک ہی نہ ہوگا کہ جسے یہ مال بخشا گیا ہے وہ صرف چار حصوں کا مالک ہوگا۔ اور ایک حصہ سادات و مجتہد کا ہوگا۔

مسئلہ ۱۷۷۳ ۔ جب کافر یا ایسے انسان سے کوئی مال ملے کہ جو خمس دینے کا عقیدہ نہیں رکھتے ۔ جیسے اہل سنت والجماعت تو ایسے مال کا خمس دینا واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۷۷۴ ۔ تاجر اور کاسب اور صنعت گر وغیرہ جب کسب میں شروع ہوں، اس وقت سے جب ایک سال ہو جائے تو انھیں اپنے سال کے مخارج نکالنے کے بعد کوئی چیز زیادہ ہو تو اس کا خمس دینا واجب ہے۔ لیکن وہ شخص کہ جس کا کام کاسبی کرنا نہیں اگر اتفاق سے اسے کوئی فائدہ حاصل ہو تو اس دن سے کہ جس دن اسے کوئی فائدہ حاصل ہوا ہے جب ایک سال گزر جائے تو اس پر اس فائدہ اور منفعت کا خمس دینا ہوگا اگر سال کے مخارج سے کچھ زیادہ ہو جائے۔

مسئلہ ۱۷۷۵ ۔ جب بھی سال کے دوران کوئی منفعت حاصل ہو اسی وقت اس کا خمس دیا جا سکتا ہے اور اگر چاہے تو سال کے ختم ہونے تک اس کا خمس نہ دے ۔ تاکہ اس سے سال کے مخارج منہا کر سکے اگر کوئی شخص اپنے خمس دینے کے لیے شمسی سال معین کرنا چاہے تو بھی کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۷۷۶ ۔ جب کسی تاجر و کاسب کو سال کے اندر کوئی منفعت حاصل ہوئی ہو لیکن وہ سال کے تمام ہونے سے پہلے مر جائے تو پھر اس منفعت سے صرف اس کے مرنے کے وقت تک کے مصارف منہا کیے جائیں گے۔ اور باقیماندہ منفعت سے خمس دینا واجب ہوگا۔

مسئلہ ۱۷۷۷ ۔ جب کسی مال کو تجارت کی غرض سے خریدا ہو اور دوران سال میں اس جنس کی قیمت کا فی چڑھ جائے لیکن وہ اسے فروخت نہ کرے اور پھر سال کے تمام ہونے سے پہلے اس جنس کی قیمت پھر کم ہو جائے تو اس مقدار کا اس پر خمس واجب نہ ہوگا جو دوران سال میں چڑھ چکی تھی۔

مسئلہ ۱۷۷۸ ۔ جب کسی چیز کی قیمت کہ جسے تجارت کے لیے خریدا تھا چڑھ جائے لیکن وہ اسے اس امید سے فروخت نہ کرے کہ وہ اس سے اور زیادہ مہنگی ہو جائے گی اور یوں ہی سال کے ختم ہونے کے بعد تک بڑھتی رہے اور پھر اس کی قیمت گر کر کم ہو جائے ، اگر تو اس نے اس اس جنس کو اتنی ہی مقدار روک رکھا ہو۔ جو عام تاجر اس کے مہنگے ہونے کے لیے اتنی مدت مال کو روکے رکھتے ہیں تو پھر اس

زیادتی کا جو دوران سال میں اس چیز کی ہوگئی تھی خمس واجب نہ ہوگا۔

مسئلہ ١٧٧٩۔ اگر کسی کے پاس تجارت کے علاوہ کوئی مال ہو اور اس کا خمس بھی دیا ہوا ہو یا اس پر خمس واجب ہی نہ ہو جیسے کوئی مال اسے کسی نے بخش دیا ہو، اگر ایسے مال کی قیمت بڑھ جائے تو اس کے بیچ دینے کے بعد بھی اس مقدار پر خمس واجب نہیں ہوتا جو سال میں بڑھی ہے۔ ہاں اگر کوئی درخت وغیرہ خریدا ہو اور اس میں پھل آگیا ہو یا گوسفند خریدا اور وہ موٹا ہو جائے اور ان کے خریدنے سے اس کا مقصد فائدہ اٹھانا ہو تو اس زیادتی کا خمس دینا ہوگا۔ بلکہ اگر ان کے خریدنے سے اس کا مقصد کوئی فائدہ اٹھانا نہ ہو تب بھی بنابر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس کا خمس دے۔

مسئلہ ١٧٨٠۔ اگر کوئی اس قصد سے باغ لگائے کہ قیمت بڑھ جانے کے بعد اسے بیچ ڈالے گا تو پھر اسے اس باغ کے میوے اور درختوں کے پھلنے پھولنے اور باغ کی قیمت بڑھ جانے کا خمس دینا ہوگا۔ لیکن اگر اس باغ کے خریدنے کا قصد صرف اس کے میوے سے فائدہ حاصل کرنا ہو تو پھر اسے صرف اس کے میوے اور درختوں کا ہر سال میں بڑھ جانے کا خمس دینا ہوگا۔

مسئلہ ١٧٨١۔ اگر کوئی بید چنار وغیرہ کے درخت لگائے اور ہر سال جو ان کے فروخت کرنے کا وقت ہوتا ہے انہیں فروخت کرے تو بھی اس کا خمس دینا ہوگا۔ ہاں اگر ان درختوں کی ٹہنیوں سے جو ہر سال انہیں کاٹا جاتا ہے کوئی فائدہ حاصل ہو اور تنہا انہی کے فائدے یا اس کے اور دوسرے منافع کو ملا کر سال کے مصارف نکالنے کے بعد ان میں سے کچھ بچ جائے تو پھر اس کا خمس سال کے آخر میں دینا واجب ہے۔

مسئلہ ١٧٨٢۔ جب کسی شخص کے کئی ایک کسب و ذریعہ معاش ہوں جیسے وہ مکان وغیرہ کرایہ پر دیتا ہو اور خرید و فروخت بھی کرتا ہو اور زراعت بھی کرتا ہو تو اسے سال کے آخر میں ان تمام کسبوں میں سے سال بھر کے مصارف نکال کر جو بچتا ہے اس کا خمس دینا چاہیے اور اگر ایک سے فائدہ ہو تو اسے فائدہ حاصل ہو اور دوسرے ذریعہ کسب سے نقصان ہو تو بھی احتیاط مستحب یہی ہے کہ جس سے فائدہ اسے آیا ہے اس کا خمس ادا کرے۔

مسئلہ ١٧٨٣۔ وہ مخارج اور خرچ جو منفعت حاصل کرنے کے لیے کیے جاتے ہیں جیسے دلالی، ناپ تول والے یا حمال وغیرہ کو دینا یا مال اٹھانا تو یہ تمام سال کے مصارف سے شمار کیے جا سکتے ہیں۔

مسئلہ ١٧٨٤۔ جب کوئی شخص دوران سال میں تجارت کی منفعت سے خوراک، لباس، گھر کا سامان، رہنے کے لیے مکان، شادی، لڑکی کا جہیز، زیارت اور حج و دیگر اس قسم کی چیزوں کی خریداری کرتا ہو جبکہ یہ خرچ اس کی شان و عزت و حیثیت سے زیادہ نہ ہوں اور اس نے ان چیزوں کے خریدنے میں زیادہ بے جا حد سے تجاوز بھی نہ کیا ہو یعنی اسراف سے کام نہ لیا ہو تو پھر ان چیزوں پر خمس واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ١٧٨٥۔ وہ مال جو انسان نذر اور کفارہ پر خرچ کرتا ہے وہ بھی اس کے سالانہ مخارج سے شمار ہوگا اسی طرح وہ مال جو کسی کو تحفۃً دیتا ہے یا بخش دیتا ہے جبکہ وہ اس کی شان سے زیادہ نہ ہو وہ بھی اس کے

سال کے مصارف سے شمار ہوگا۔ (دم۔ محق)

مسئلہ ۱۷۸۶ جب کوئی شخص ایسے شہر میں کہ جہاں رسم ہو کہ ہر سال لڑکی کے لیے جہیز بناتے رہتے ہوں اور وہ بھی اپنی لڑکی کے لیے جہیز کے طور پر کچھ خریدتا رہا ہو تو جب یہ جہیز سال کی منفعت سے دوران سال میں خریدا جائے تو اس پر خمس واجب نہ ہوگا۔ لیکن اگر اس سال کے منافع سے آئندہ سال کا جہیز خریدے تو پھر اس جہیز کا خمس دینا واجب ہوگا۔

مسئلہ ۱۷۸۷۔ وہ روپیہ وغیرہ جو حج یا زیارت پر خرچ کیا جائے وہ اس سال کے مصارف سے شمار ہوگا کہ جس میں اس نے سفر کی ابتدا کی ہے۔ اگرچہ اس کا سفر ایک سال سے زیادہ تک طولانی بھی ہو جائے۔

مسئلہ ۱۷۸۸۔ جب کسی شخص کو تجارت وغیرہ سے منفعت حاصل ہوئی ہو اور اس کے پاس اس کے علاوہ بھی ایسا مال موجود ہو کہ جس پر خمس واجب نہیں ہے تو وہ اپنے سال کے مصارف اس منفعت سے بھی منہا کر سکتا ہے کہ جو تجارت سے حاصل ہوئی ہے۔

مسئلہ ۱۷۸۹۔ جب سال کے مصارف کے لیے اکٹھا مال خرید کر رکھا ہو اور سال ختم ہونے پر کچھ اس اسٹاک سے بچ جائے تو اسے اس زائد اسٹاک کا خمس دینا پڑے گا۔ لیکن اگر وہ اس اسٹاک کی قیمت کر کے خمس میں دینا چاہے تو اسے اس کی وہ قیمت دینی ہوگی جو اس کی آخر سال میں ہے۔ اگرچہ وہ اس کی خرید سے بڑھ بھی چکی ہو۔

مسئلہ ۱۷۹۰ اگر سال کی منفعت کے خمس دینے سے پہلے گھر کے لیے کچھ اسباب خریدے اور جب بھی اس اسباب کی طرف بالکل ضرورت نہ رہے تو احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس کا خمس دیا جائے اسی طرح جب گھر کے لیے زیور خریدے اور اس عورت کے زینت کرنے کا وقت گزر جائے تو احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس زیور کا بھی خمس دے۔

مسئلہ ۱۷۹۱۔ جب کسی کو کسی سال میں منفعت حاصل نہ ہوئی ہو تو اس سال کے اخراجات بعد والے سال سے نہیں نکال سکتا ہے۔ کہ جس میں منفعت حاصل ہوئی ہے۔

مسئلہ ۱۷۹۲۔ جب کسی کو سال کی ابتدا میں کوئی منفعت نہ ہوئی ہو اور اس نے اپنے مخارج کے لیے اصل سرمایہ سے لے کر کچھ خرچ کیا ہو اور ابھی سال ختم نہ ہوا ہو کہ اسے کچھ منفعت حاصل ہو گئی ہو، تو وہ اتنی مقدار روپیہ کی اس منفعت سے لے سکتا ہے کہ جو اصل سرمایہ سے نکالا تھا۔ پھر باقی جو بچے کا اس

کا خمس دینا ہوگا

مسئلہ ۱۷۹۳۔ اگر اصل سرمایہ سے کچھ مقدار ضائع ہو جائے یا نقصان وغیرہ میں ختم ہو جائے اور جو سرمایہ باقی ہے اس سے اسے اتنی منفعت حاصل ہوئی ہو کہ اس کے سال کے مصارف کرنے کے بعد بھی کچھ بچ گیا ہو تو وہ اس مقدار کا جبران اس منفعت سے نہیں کر سکتا جو اصل سرمایہ سے ضائع ہو گئی تھی بلکہ جو منفعت سے بچا ہے اس کا خمس دینا واجب ہوگا اور جو اصل سرمایہ سے ضائع ہو گیا تھا اسے پورا نہیں کیا جائے گا البتہ اگر وہ سرمایہ جو کچھ ضائع ہونے کے بعد باقی رہ گیا ہے اتنا کم ہو کہ وہ اپنی شان کے مطابق تجارت نہ کر سکتا ہو یا اس سرمایہ سے اتنی کم منفعت حاصل ہوتی ہو کہ اس کے سال کے مصارف نہ نکل سکتے ہوں تو پھر وہ اپنے سرمایہ کی کمی کو اس سال کی منفعت سے پورا کر سکتا ہے یعنی اتنی مقدار کا خمس نہ دے جو اصل سرمایہ کی کمی پورا کرنے میں لگا دیا گیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۹۴ اگر اصل سرمایہ کے علاوہ کوئی اور چیز اس کے مال سے ضائع ہو جائے تو پھر اس چیز کو اس سال کی منفعت سے جو اسے حاصل ہوتی ہے نہیں خرید کر سکتا۔ ہاں اگر اس چیز کی طرف اسی سال میں احتیاج ہو تو پھر اسے اس سال کی منفعت سے مہیا کیا جا سکتا ہے

مسئلہ ۱۷۹۵۔ اگر کوئی شخص سال کی ابتداء میں سال کے مصارف کے لیے قرض لے اور ابھی وہ سال ختم نہ ہوا کہ اسے کچھ منفعت تجارت سے حاصل ہو جائے تو وہ شخص اس قرض کو اس منفعت سے ادا کر سکتا ہے۔ اور پھر باقی دیکھے گا کہ کچھ زائد ہے تو خمس دے گا ورنہ نہ۔

مسئلہ ۱۷۹۶۔ جب پورا سال گھر کے مصارف کے لیے قرض لیتا رہے اور اسے اس سال میں کچھ بھی منفعت تجارت سے حاصل نہ ہوئی ہو تو پھر وہ اپنا سابقہ قرض اگلے سال کی منفعت سے ادا کر سکتا ہے

مسئلہ ۱۷۹۷۔ جب مال کو بڑھانے کی غرض سے کسی سے قرض لے یا ایسے ملک کو خریدنے کیلئے قرض لے کہ جس کی طرف اسے احتیاج نہ ہو تو پھر ایسے قرض کو سال کی منفعت سے منہا نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر وہ روپیہ وغیرہ جو مال بڑھانے کی غرض سے قرض لے آیا تھا گم ہو جائے یا کسی طرح سے ضائع ہو جائے یا وہ جائداد اور ملک جو اس قرض والے روپیہ سے خریدی تھی اور جس کی طرف اسے احتیاج نہ تھی ضائع برباد ہو جائے تو اس وقت اس روپیہ قرض کو سال کی منفعت سے منہا کر کے باقی کا خمس دے گا۔

مسئلہ ۱۷۹۸ - ہر چیز کا خمس اسی چیز سے دیا جا سکتا ہے یعنی گندم سے گندم اور آٹے سے آٹا لیکن اگر چاہے تو اس چیز کی قیمت روپیہ میں یا دوسری جنس میں بھی ادا کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۷۹۹ - جس شخص کا خمس دینے کا ارادہ ہو وہ اپنے مال میں تصرف کر سکتا ہے یعنی اپنے مال کو خرچ وغیرہ کر سکتا ہے جب تک خمس کی مقدار مال باقی رہے۔ اور جب مال خمس کی مقدار جتنا باقی رہ گیا ہو تو پھر وہ اپنے مال کو خرچ نہیں کر سکتا بلکہ وہ مال خمس میں دے دینا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۸۰۰ - جب کسی شخص نے خمس دینا ہو تو وہ اس خمس کو اپنے ذمہ پر لگا کر اپنے تمام مال میں تصرف نہیں کر سکتا۔ یعنی یوں قصد کرے کہ جن کا خمس دینا ہے میں ان کو دیتا رہوں گا یا ان کا اپنے آپ کو مقروض سمجھ لیتا ہوں اور تمام مال کو بیع و شراء و دیگر امور میں خرچ کرنا شروع کر دے تو جائز نہیں۔ بلکہ اگر ایسے خرچ کرے اور پھر مال تلف ہو جائے تو پھر بھی اس پر خمس کا دینا باقی ہے۔

مسئلہ ۱۸۰۱ - جس شخص کی گردن پر خمس واجب ہے وہ اگر مجتہد سے مصالحت کرے تو پھر وہ اپنے تمام مال میں کہ جس میں خمس واجب تھا تصرف کر سکتا ہے اور اسے جو منفعت اس مال سے ہوگی وہ بھی اس کی اپنی ہوگی

مسئلہ ۱۸۰۲ - جو شخص کسی کے ساتھ شریک ہو کر کاروبار کرتا ہے اور ان میں سے ایک حصہ دار اپنا خمس ادا کرتا ہے اور دوسرا خمس نہیں دیتا تو پہلے سال کے تمام ہونے کے بعد دوسرے سالوں میں اس مال سے کاروبار نہیں کیا جا سکتا ہے کہ جس کا خمس دینا دوسرے حصہ دار پر واجب تھا اور اس نے ادا نہیں کیا یعنی اس مال کو بھی اس کے ساتھ ملا کر دوسرے سال میں شرکت کے ساتھ تجارت نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ اس مال کو کہ جس کا خمس نہیں دیا گیا اس کا ۱/۵ حصہ یعنی پانچواں حصہ دوسرے حصہ دار کا ملک ہی نہیں ہے۔ بلکہ وہ تو مستحقین سادات اور مجتہد کا ملک ہے۔ اور ان کی اجازت کے بغیر ان کے مال کے ساتھ تجارت کرنی جائز نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۱۸۰۳ - اگر کسی نابالغ بچہ کا سرمایہ ہو اور اس کے لیے تجارت کی جا رہی ہو تو اس پر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ جب وہ بالغ ہو تو وہ اس تجارت کے منافع سے بھی خمس ادا کرے، جو اس کی نابالغی کی حالت میں ہوتے رہے ہیں۔

مسئلہ ۱۸۰۴ - جب کسی کے مال کے متعلق یقین ہو کہ اس پر خمس واجب تھا اور ادا نہیں کیا گیا ہے اس میں کوئی انسان تصرف نہیں کر سکتا، یعنی ایسے مال کو خرچ نہیں کر سکتا۔ خواہ وہ کھانے کی صورت میں

ہو یہ پہنچنے کی صورت میں، لیکن اگر کسی کے مال کے متعلق شک ہو کہ اس کا خمس دیا گیا ہے یا نہ تو پھر اس میں تصرف کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۸۰۵ ۔ جس شخص نے بلوغ سے لے کر ابھی تک خمس نہ دیا ہو اور اس نے اس دوران میں کوئی ایسی چیزیں بھی خریدی ہوں کہ جن کی قیمت اب زیادہ ہو چکی ہو، اگر تو اس نے یہ چیزیں اس غرض کے لیے خریدی نہ کی ہوں کہ جب ان کی قیمت زیادہ ہو جائے گی تو وہ ان کو بیچ ڈالے گا۔ مثلاً زمین کو زراعت کرنے کی غرض سے خریدا ہو نہ بعد میں فروخت کر ڈالنے کی نیت سے، تو اسے اب جبکہ خمس دینا چاہتا ہے صرف اسی قیمت کا پانچواں حصہ دینا ہوگا کہ جس قیمت سے اس نے ایسی چیز کو خریدا تھا۔ لیکن اگر اس نے اس چیز کے خریدنے کے وقت اس کی قیمت وہ چیز بالخصوص معین کی ہو کہ جس کا خمس دینا باقی تھا اور پھر اس معاملہ کے پانچویں حصہ میں مجتہد بھی اجازت دے دے تو پھر اب خمس اس خریدار کو اس ملک کی جو قیمت اب ہو چکی ہے دینا پڑے گا۔ یعنی اس خریدار کو اس ملک یا زمین کی موجودہ قیمت کا پانچواں حصہ دینا پڑے گا نہ اس روپیہ کا پانچواں حصہ کہ جس سے اس نے اس زمین یا ملک کو خریدا تھا۔

مسئلہ ۱۸۰۶ ۔ جس نے بالغ ہونے سے لے کر اب تک خمس نہ دیا ہو اگر وہ شخص سال کے منافع سے ایسی چیزیں دورانِ سال میں خریدتا رہا ہو کہ جن کی طرف اسے احتیاج و ضرورت نہ تھی اور ان چیزوں کے خریدنے کے وقت سے لے کر اب تک ایک سال بھی ان پر گزر چکا ہو تو پھر اسے ایسی چیزوں کا خمس بھی دینا ہوگا۔ اور اگر وہ سال کے منافع سے گھر کے لیے ایسی چیزیں خریدتا رہا ہو کہ جن کی طرف اسے اس سال میں اپنے شان و وقار کے مطابق احتیاج و ضرورت تھی پس اگر اس صورت میں اس کو علم ہو کہ اس نے وہ چیزیں کہ جن کی طرف اسے احتیاج تھی اس سال کے منافع سے اسی سال کے اندر خرید کی ہیں تو پھر اس پر ان چیزوں کا خمس دینا واجب نہیں۔ اور اگر اس کو اس کا علم نہ ہو کہ اس نے کس سال کی منفعت سے اسی سال کے اندر خریدی تھیں یا سال کے تمام ہو چکنے کے بعد سابقہ سال کی منفعت سے خریدی تھیں تو پھر ایسے شخص کے لیے احتیاط واجب اس میں ہے کہ وہ حاکم شرع یعنی مجتہد سے جا کر مصالحت کرے۔ اور اپنا خمس جو مصالحت میں طے پائے ادا کرے۔

۲۔ معدنیات

مسئلہ ۱۸۰۷ ۔ اگر کان سے سونا، چاندی، سلیسہ، مس، لوہا، تیل، پتھری، کوئلہ، فیروزہ، عقیق، زاج

نمک اور دوسری اس قسم کی چیزیں برآمد ہوں تو ان پر خمس واجب ہے۔ جب کہ نصاب خاص تک پہنچ جائیں

مسئلہ ۱۸۰۸۔ احتیاط اس میں ہے کہ معدنیات کا نصاب ایک سو پانچ مثقال معمولی چاندی یا پندرہ مثقال معمولی سونا ہے۔ یعنی جو چیز کسی کان سے نکلے اور اس کی قیمت نکالنے کے مخارج وضع کر لینے کے بعد ۱۰۵ مثقال چاندی یا ۱۵ مثقال سونا ہو جائے تو پھر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس کا خمس دیا جائے

مسئلہ ۱۸۰۹۔ وہ فوائد جو سال بھر میں کان سے نکلی ہوئی چیزوں کے لیے جاتے رہے ہوں، اگر ان فوائد کی قیمت ۱۰۵ مثقال چاندی یا ۱۵ مثقال سونے کے برابر نہ ہو تو پھر ان کا خمس تب واجب ہوگا کہ تنہا وہ فوائد یا دوسرے کسب کے منافع ان کے ساتھ ملا کر وہ سال کے مصارف سے زیادہ ہو جائیں۔

مسئلہ ۱۸۱۰۔ گچ جو ایک قسم کا چونا ہوتا ہے جو عراق و ایران میں ایک خاص مٹی سے بنایا جاتا ہے اور چونا، سر دھونے کی مٹی، سرخ مٹی ان کا شمار معدنیات سے نہیں ہوتا۔ لہٰذا ان پر تب خمس واجب ہوگا جبکہ یہ انسان کے گھر کے سال کے مصارف سے بچ جائیں۔

مسئلہ ۱۸۱۱۔ جب کوئی انسان کسی کان سے کوئی چیز برآمد کرے تو اس پر اس کا خمس دینا واجب ہے خواہ وہ کان زمین کے اوپر ہو یا زمین کے نیچے خواہ ایسی زمین میں ہو جو کسی کی ملک ہے۔ یا ایسی زمین میں کہ جس کا کوئی مالک نہیں ہے

مسئلہ ۱۸۱۲۔ جب کسی کو پتہ نہ چل سکے کہ جو چیز اس نے کان سے نکالی ہے اس کی قیمت ۱۰۵ مثقال چاندی یا ۱۵ مثقال سونے کے برابر ہے یا نہ تو اسے اس کی قیمت معلوم کرنے میں وزن یا کسی اور طریقہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ تا کہ اس کی قیمت صحیح معلوم ہو سکے

مسئلہ ۱۸۱۳۔ جب کئی آدمیوں نے مل کر کوئی چیز کان سے برآمد کی ہو جب اس سے اس کے نکالنے کے مخارج وضع کر لیے جائیں اور باقی ماندہ کی قیمت ۱۰۵ مثقال چاندی یا ۱۵ مثقال سونے کے برابر ہو جائے تو اس کا خمس دینا بنا بر احتیاط واجب ہے۔ اگرچہ ہر آدمی کے علیحدہ علیحدہ حصے کی قیمت ۱۰۵ مثقال چاندی یا ۱۵ مثقال سونے کے برابر نہ ہو

مسئلہ ۱۸۱۴۔ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کی ملکیت سے کوئی کان برآمد کرے تو اس کان کا مالک وہی ہوگا کہ جس کے ملک میں وہ نکلی ہے۔ اور چونکہ اسے اس کے نکالنے پر کوئی خرچ نہیں کرنا پڑا۔ لہٰذا اس پر جو بھی چیز نکلی ہے اس کا خمس دینا واجب ہے۔

۳۔ گنج یعنی خزانہ

مسئلہ ۱۸۱۵۔ خزینہ سے مراد وہ مال ہے کہ جو زمین یا درخت یا پہاڑ یا دیوار میں چھپا ہوا ہو اور کوئی شخص اسے پیدا کرے۔ اور ایسا ہو کہ اسے خزینہ اور گنج کہا جا سکے

مسئلہ ۱۸۱۶۔ جب کوئی شخص ایسی زمین میں جو کسی کی ملکیت نہ ہو گنج پیدا کرے تو وہ اس کا مالک ہوگا جس نے اسے پیدا کیا ہے۔ لیکن اسے اس کا خمس دینا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۸۱۷۔ گنج کا نصاب ۱۰۵ مثقال چاندی یا ۱۵ مثقال ہوتا ہے۔ یعنی جب کوئی خزینہ پیدا ہو۔ اور اس کی قیمت پیدا کرنے کے مخارج وضع کر لینے کے بعد اتنی مقدار ہو جائے جو بیان ہوئی ہے تو احتیاط واجب اسی میں ہے۔ کہ اس کا خمس دیا جائے۔

مسئلہ ۱۸۱۸۔ جب کوئی شخص ایسی زمین سے گنج پیدا کرے کہ جو کسی سے خریدی ہے۔ اور اسے علم ہو کہ یہ گنج اس کے مالکوں میں سے کسی کا نہیں ہے تو وہ گنج اسی پیدا کرنے والے کا ہو جائے گا۔ لیکن اسے اس کا خمس دینا ہوگا۔ اور اگر اسے یہ احتمال ہو کہ یہ خزینہ اس زمین کے سابقہ مالک کا ہوگا۔ تو اسے اس وقت اس کے سابقہ مالک کو اس کی اطلاع دینی چاہیئے۔ اور اگر معلوم ہو جائے۔ کہ اس کے سابقہ مالک کا نہیں تو اسے اس سے سابقہ مالکوں کو جو بھی اس کے مالک گزرے ہیں۔ تمام کو اطلاع دینی چاہیئے۔ جب معلوم ہو جائے۔ کہ سابقہ مالکوں میں سے کسی کا بھی یہ ملک نہیں ہے۔ تو اس وقت اسی پیدا کرنے والے کا ملک ہو جائے گا۔ لیکن اسے اس کا خمس دینا ہوگا۔

مسئلہ ۱۸۱۹۔ اگر متعدد برتنوں سے جو ایک جگہ دفن تھے۔ اتنا مال مل جائے۔ کہ تمام کو ملا کر ان کی قیمت ۱۰۵ مثقال چاندی یا ۱۵ مثقال سونے کے برابر ہو جائے تو اس وقت اس کیلئے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس کا خمس دے اس طرح جب چند جگہوں سے گنج پیدا کرے۔ اور ہر جگہ کے گنج کی علیحدہ علیحدہ قیمت ۱۰۵ مثقال چاندی یا ۱۵ مثقال سونے کے برابر ہو جائے تو اسکا خمس دینا بھی واجب ہے لیکن اگر گنج کی علیحدہ علیحدہ قیمت اتنی مقدار نہ ہو تو پھر اس کا خمس دینا واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۸۲۰۔ جب دو آدمی ملکر خزانہ پیدا کریں کہ جو ۱۰۵ مثقال چاندی یا ۱۵ مثقال سونے کے برابر ہو اگرچہ ہر ایک کا حصہ اتنی مقدار نہ ہو تب بھی احتیاط واجب اسی میں ہے۔

مسئلہ ۱۸۲۱۔ جب کوئی شخص کسی حیوان کے پیٹ سے خزینہ پیدا کرے۔ اگر وہ شخص احتمال دے کہ یہ مال اس حیوان کے سابقہ مالک کا ہوگا تو اسے چاہیئے کہ وہ اس کی اس کو اطلاع دے۔ اور اگر وہ کہہ دے

کہ میرا مال نہیں ہے تو پھر اس کے سب سابقہ مالکوں کو اسے اطلاع دینی چاہیئے۔ اور اگر معلوم ہو جائے کہ سابقہ مالکوں میں سے کسی کا بھی نہیں تو پھر اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس کا خمس دے اگرچہ اس مال کی قیمت ۱۰۵ مثقال چاندی یا ۱۵ مثقال سونے کے برابر بھی نہ ہو۔

۴۔ حلال مال جب حرام مال سے مل جائے :۔

مسئلہ ۱۸۲۲۔ جب کوئی حلال مال کسی حرام مال سے اس طرح مل جائے کہ انسان ان میں کسی قسم کی تمیز نہ دے سکے اور اس حرام مال کی مقدار اور اس کا مالک بھی معلوم نہ ہو۔ تو اس وقت انسان اپنے حلال مال کو تب تک خرچ نہیں کر سکتا۔ جب تک اس تمام مال کا خمس ادا نہ کرے۔ اور جب تمام مال کا خمس دے دیگا تو اس وقت باقی مال اس کے لیے حلال ہو جائے گا۔ اور اس میں تصرف کر سکے گا۔

مسئلہ ۱۸۲۳۔ جب حرام مال کسی حلال مال سے مل جائے اور اس کی مقدار بھی معلوم ہو لیکن اس کا مالک معلوم نہ ہو تو اس وقت اس حرام مال کی مقدار کے برابر اس کے مالک کی نیت سے کسی کو صدقہ دے دے لیکن احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس کی اجازت حاکم شریعت سے حاصل کر لے۔

مسئلہ ۱۸۲۴۔ جب کوئی حرام مال حلال مال سے مل جائے اور اس کی مقدار معلوم نہ ہو لیکن اس کا مالک معلوم ہو تو اس وقت اسے چاہیئے کہ اس کے مالک کو کسی مقدار پر راضی کر کے وہ مقدار اسے دے دے اور اگر اس کا مالک کسی طرح بھی راضی نہ ہو تو اگر اسے کسی خاص مقدار کا علم ہو کہ اس کی ہے اور اس مقدار سے زیادہ میں شک ہو کہ اس کی ہے یا نہ تو پھر اسے چاہیئے کہ اتنی مقدار کا جس کے متعلق اسے علم ہے کہ اس کی ہے اسے دے دے بلکہ احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ وہ جس مقدار کا اسے شک ہے وہی مقدار اس کے مالک کو دے دے۔

مسئلہ ۱۸۲۵۔ جب کوئی شخص حلال مال جو حرام سے مل گیا ہے اس کا خمس دے دے لیکن خمس دینے کے بعد اسے معلوم ہو کہ حرام کی مقدار اس خمس سے جو اس نے دیا ہے زیادہ تھی تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اتنی مقدار جو وہ خمس سے زیادہ جانتا ہے اس کے واقعی مالک کی طرف سے صدقہ دے۔

مسئلہ ۱۸۲۶۔ جب حرام مال جو حلال سے مل گیا تھا اس کا خمس ادا کر چکنے کے بعد یا وہ مال کہ جس کے مالک کا پتہ نہ تھا اس کی طرف سے صدقہ دے دینے کے بعد اس کا مالک معلوم ہو جائے تو پھر اس

صورت میں احتیاط واجب اسی میں ہے کہ وہ مقدار اس کے مالک کو بھی واپس کی جائے۔

مسئلہ ۱۸۲۷ - جب حلال مال حرام مال سے مل جائے۔ اور اس کی مقدار بھی معلوم ہو لیکن اس کے مالک کے متعلق صرف اتنا معلوم ہو کہ ان چند آدمیوں سے کوئی ایک ہے لیکن کون ہے یہ معلوم نہ ہو تو پھر اسے چاہیئے کہ اس مقدار کو انھیں چند آدمیوں میں مساوی تقسیم کر دے۔

۵۔ جو جواہرات سمندر سے نکالے جائیں:۔

مسئلہ ۱۸۲۸ - جب کوئی شخص سمندر یا دریا وغیرہ سے لؤلؤ، مرجان یا دوسرے کوئی جواہرات غوطہ زنی سے نکالے خواہ وہ معدنی ہوں یا نمو کرنے والے جب نکالنے کے مخارج وضع کر لینے کے بعد ان کی قیمت اٹھارہ نخود طلا کے برابر ہو جائے تو اس کا خمس دینا واجب ہے۔ خواہ ایک مرتبہ سمندر سے باہر نکالے یا چند مرتبہ خواہ وہ جو سمندر سے نکالا ہے ایک جنس سے ہو یا متعدد جنسوں سے نکالنے والا ایک آدمی ہو یا متعدد۔

مسئلہ ۱۸۲۹ - اگر غوطہ زنی کرنے کے بغیر کسی اور سبب و ذریعہ سے جواہرات نکالے جائیں اور ان کی قیمت نکالنے کے مصارف وضع کرنے کے بعد اٹھارہ نخود سونے کے برابر ہو جائے تو پھر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس کا خمس دیا جائے لیکن اگر جواہرات پانی کے سطح یا دریا کے کنارے سے لیں تو ان کا خمس تب واجب ہوگا جب کہ وہ سال کے مصارف شرعیہ سے زائد ہو جائیں۔

مسئلہ ۱۸۳۰ - ان مچھلیوں وغیرہ کا خمس جو دریا میں داخل ہوئے بغیر پکڑی جاتی ہیں، تب واجب ہوگا جبکہ وہ سال کے مخارج سے زائد نہیں۔

مسئلہ ۱۸۳۱ - جب کوئی انسان جواہرات کے لینے کے قصد سے دریا میں داخل نہ ہو لیکن اتفاقاً اسے دریا سے کوئی جواہرات میں سے ہاتھ لگ جائے تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس کا خمس بھی دے۔

مسئلہ ۱۸۳۲ - جب کوئی انسان سمندر میں غوطہ لگائے اور اس سے کوئی حیوان پکڑے کہ جس کے پیٹ سے کوئی موتی وغیرہ نکل آئے، اگر تو وہ حیوان صدف و سیپ وغیرہ کے اس قسم سے ہو کہ جس میں اکثر موتی ہوتے ہیں تو پھر اس پر خمس واجب ہے جب کہ اس کی مقدار اٹھارہ نخود سونے کے برابر ہو جائے

اور اگر وہ حیوان اس قسم کا ہو کہ جس نے اتفاقاً اس موتی کو نگلا ہوا ہے تو پھر اس پر خمس تب واجب ہوگا جبکہ وہ اس کے سال کے مصارف سے زیادہ ہو جائے۔

مسئلہ ۱۸۳۳ - جب اس قسم کے دریا میں غوطہ لگائے۔ کہ جس میں عموماً جواہر ہونے چاہئیں تو پھر ان کے نکالنے پر بھی خمس واجب ہوگا۔

مسئلہ ۱۸۳۴ - اگر سمندر وغیرہ میں غوطہ لگائے اور کچھ مقدار عنبر نکال لے آئے تب اس پر بھی جب اس کی قیمت اٹھارہ نخود سونے کے برابر ہو جائے خمس واجب ہے۔ اور اگر اسے پانی کی سطح یا سمندر کے کنارے سے پیدا کرے تو اس وقت احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس کا بھی خمس دے۔ اگرچہ اس کی قیمت اٹھارہ نخود سونے کے برابر بھی نہ ہو۔

مسئلہ ۱۸۳۵ - جس شخص کا شغل غوطہ زنی یا معدنیات کا نکالنا ہو اور وہ ان پر خمس دے چکا ہو اور پھر کوئی چیز ان میں سے اس کے سال کے مصارف سے زیادہ ہو جائے تو اس پر ان کا دوبارہ خمس دینا لازم نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۸۳۶ - اگر کوئی بچہ کسی معدنی چیز کو باہر نکالے یا اس کے پاس حلال مال جو حرام سے مل گیا ہے موجود ہو یا اس نے کوئی گنج پیدا کیا ہو یا اس نے دریا میں غوطہ لگانے سے کوئی جواہرات پیدا کیے ہوں تو ان چیزوں کا خمس اس کے ولی کو چاہیئے اس کے مال سے ادا کرے۔

۶ - غنیمت

مسئلہ ۱۸۳۷ - جو لڑائی امام علیہ السلام کے حکم سے کافروں سے لڑی جائے اور اس جنگ سے جو مال مسلمانوں کے ہاتھ لگے اسے غنیمت کہتے ہیں، اس مال غنیمت سے وہ مصارف جو اس کے حاصل کرنے کے لیے کیے گئے ہیں نکال لیے جائیں۔ مثل اس کی حفاظت یا اٹھانے لانے وغیرہ کے مصارف اسی طرح اس مال سے وہ مقدار کہ جس کو امام علیہ السلام کہیں خرچ کرنا مصلحت دیکھتے ہیں۔ اسی طرح اس سے وہ مال جو امام علیہ السلام کے لیے خاص ہے بہ سبب پہلے غنیمت سے نکال لے جائیں۔ اس کے بعد اس غنیمت کا خمس دیا جائے اور باقی کو جو اس کا شرعی حکم ہے اسی طرح تقسیم کیا جائے۔

۷۔ وہ زمین کہ جو کافر ذمیّ کسی مسلمان سے خریدے۔

مسئلہ ۱۸۳۸ ۔ اگر کوئی ذمیّ کافر کسی مسلمان سے زمین خرید کرے تو اس کافر پر واجب ہے کہ اس زمین کا خمس اسی زمین سے یا اپنے دوسرے مال سے ادا کرے۔ اسی طرح جب کافر کسی مسلمان سے دکان یا مکان یا اسی قسم کی کوئی چیز خرید کرے تو بھی اس کا خمس دیدے اور اس خمس کے دینے میں قصد قربت شرط نہیں بلکہ حاکم شرع جو اس کافر سے خمس وصول کرے گا اس کے لیے بھی یہ شرط نہیں کہ اس کے لیے قصد قربت کرے۔

مسئلہ ۱۸۳۹ ۔ اگر کافر ذمی جس نے کسی مسلمان سے زمین خرید کی ہے کسی دوسرے مسلمان کے پاس وہی زمین فروخت کر دے تو بھی اس پر اس زمین کا خمس دینا چاہیئے۔ اسی طرح اگر وہ کافر مر جائے اور اس کے وارث کو جو مسلمان ہے وہ زمین ارث میں ملے تو اس مسلمان وارث کو اس زمین کا خمس اسی زمین سے یا دوسرے مال سے دینا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۸۴۰ ۔ اگر کافر زمین کے خریدنے کے وقت شرط لگا دے کہ وہ اس زمین کا خمس نہیں دیگا یا اس کا خمس بیچنے والا ادا کرے تو اس کی یہ شرط صحیح نہیں ہے۔ بلکہ اسی کافر کو اس کا خمس دینا پڑیگا ہاں اگر یہ شرط لگا دے کہ خمس کی مقدار جو اس پر بنتی ہے بیچنے والا اس کی طرف سے خمس کے مالکوں کو دیدے تو پھر اس شرط کے لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۸۴۱ ۔ اگر کوئی مسلمان کسی کافر کو بیع و شراء کے علاوہ کسی طریقہ سے زمین کا مالک بنا دے جیسے اس کے ساتھ زمین دینے کا مصالحہ کرے تو بھی کافر ذمی کو خمس دینا چاہیئے

مسئلہ ۱۸۴۲ ۔ اگر کافر ذمّی بچہ ہو اور اس کا ولی اس کے لیے کسی مسلمان سے زمین خرید کرے تو بھی اس کے ولی کو اس کی طرف سے خمس دینا پڑے گا۔

خمس کہاں خرچ کیا جائے؟

مسئلہ ۱۸۴۳ ۔ خمس کو دو حصوں پر تقسیم کیا جائے۔ ایک حصہ سادات بنی ہاشم میں سے فقیر جس کے پاس سال کا خرچ نہ ہو یا سیّد یتیم یا اس سیّد کو جو سفر میں بے خرچ ہو چکا ہو اور وہ اپنا خرچ اپنے مال سے نہ منگوا سکتا ہو کو دیا جائے۔ خمس کا دوسرا حصہ امام وقت علیہ السلام کا ہے اور ان کا وہ حصہ موجودہ امام کی

غیبت کے زمانے میں ان کے نائب مجتہد جامع الشرائط کو دیا جائے۔ یا وہاں پر خرچ کیا جائے جہاں مجتہد جامع الشرائط نے اجازت دے دی ہو۔ اگر کوئی شخص امام علیہ السلام کا حصہ ایسے مجتہد کو دے کہ جس کی وہ تقلید نہیں کرتا ہے تو وہ اس صورت میں اسے دے سکتا ہے کہ جب اسے یہ خبر ہو کہ وہ مجتہد جسے سہم امام علیہ السلام دے رہا ہے ایسی جگہوں پر خرچ کرے گا جہاں وہ مجتہد کرتا ہے کہ جس کی وہ تقلید کرتا ہے۔

مسئلہ ۱۸۴۴۔ جس یتیم سید کو خمس دیا جائے وہ ایسا یتیم ہو کہ جس کے پاس سال کا خرچ نہ ہو، پس اگر یتیم سید کا اپنا مال اتنا ہو کہ اس کے سال کے مصارف اس سے پورے ہو سکتے ہوں تو اسے خمس نہیں دیا جا سکتا البتہ مسافر سید کو اگرچہ وہ اپنے وطن میں فقیر بھی نہ ہو سفر کی حالت میں جبکہ اس کا خرچ ختم ہو چکا ہو اور وہ اپنے مال کو بھی نہیں منگوا سکتا، خمس دیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۸۴۵۔ جب سید سفر کی حالت میں بے خرچ ہو جائے اگر اس کا سفر معصیت کے لیے ہو تو احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ایسے سید کو خمس نہ دیا جائے۔

مسئلہ ۱۸۴۶۔ وہ فقیر سید جو عادل نہ ہو اسے خمس دیا جا سکتا ہے لیکن اگر کوئی سید بارہ اماموں کا عقیدہ نہ رکھتا ہو جیسے کوئی سید شش امامی ہو یا وغیرہ یا سُنّی ہو تو اسے خمس نہیں دیا جا سکتا

مسئلہ ۱۸۴۷۔ جو سید گنہگار اور معصیت کار ہو اگر خمس کے دینے سے اسے گناہ کرنے میں مدد ملے گی تو اسے خمس نہیں دیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح وہ سید جو اعلانیہ گناہ و معصیت کرتا ہے تو احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ایسے سید کو بھی خمس نہ دیا جائے۔ اگرچہ خمس دینے سے اسے گناہ کرنے میں مدد بھی نہ ملے۔

مسئلہ ۱۸۴۸۔ جب کوئی شخص کہے کہ میں سید ہوں تو اسے اس کے کہنے پر خمس نہیں دیا جا سکتا۔ مگر جب دو عادل گواہ اس کے سید ہونے کی گواہی دے دیں یا وہ شخص عام لوگوں میں سید معروف ہو کہ جس کی وجہ سے اس کے سید ہونے کا یقین ہو جائے تو پھر خمس دیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۸۴۹۔ جب کوئی شخص اپنے شہر میں سید معروف ہو تو اسے خمس دیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ خمس دینے والے کو اس کے سید ہونے کا یقین بھی نہ ہو۔

مسئلہ ۱۸۵۰۔ جب کسی شخص کی عورت سیدہ ہو تو احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اسے اس کے ذاتی خرچ کے لیے خمس نہیں دیا جا سکتا۔ البتہ اگر اس عورت پر کوئی اور مخارج واجب ہوں اور وہ ان مخارج

کی استطاعت نہ رکھتی ہو تو میر انسان اس کو خمس دے سکتا ہے۔ تاکہ وہ اس قسم کے مصارف کو خمس سے پورا کر سکے۔

مسئلہ ۱۸۵۱ - جب ایسے سیّد کے مصارف کسی پر واجب ہوں کہ وہ سیّد اس کی بیوی نہ ہو تو پھر اس شخص کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ جس پر سیّد کے مصارف واجب ہیں وہ خمس سے اس سیّد کا لباس وخوراک وغیرہ خرچ نہ کرے بلکہ وہ ایسے مصارف اپنی جیب سے دے۔ ہاں اگر کچھ روپیہ خمس کا اس سید کو دے دیوے تاکہ وہ اسے اپنے مصارف پر خرچ کرے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۸۵۲ ایسا فقیر سیّد کہ جس کا خرچ کسی دوسرے انسان پر واجب ہو لیکن وہ انسان اس کے مخارج کو نہ دیتا ہو تو پھر اس سید کو خمس دیا جا سکتا ہے۔ تاکہ وہ اسے اپنے مصارف میں خرچ کرے۔

مسئلہ ۱۸۵۳ احتیاط واجب اس میں ہے کہ ایک فقیر سیّد کو ایک سال سے زیادہ کا خرچ خمس سے نہ دیا جائے۔

مسئلہ ۱۸۵۴۔ جب کسی شہر میں کوئی سیّد فقیر نہ ہو اور اسے یہ احتمال بھی نہ ہو کہ کوئی مستحق سیّد اس شہر میں مل سکے گا یا مستحق سیّد کے ملنے تک خمس کو محفوظ رکھنا ممکن نہ ہو تو پھر اس شہر سے دوسرے شہر کی طرف خمس کو لے جا سکتا ہے۔ تاکہ مستحقین تک پہنچ جائے۔ اور وہ شخص اس خمس کے لے جانے کے مخارج اس خمس سے بھی وضع کر سکتا ہے۔ اور اگر خمس کا مال اس صورت میں ضائع ہو جائے تو اسے دوبارہ اتنا خمس دینا ہوگا جو ضائع ہو گیا ہے۔ جب کہ اس کی حفاظت کرنے میں کوتاہی برتی ہو اور اگر اس نے اس کی حفاظت و نگاہ داری میں کوتاہی نہ برتی ہو تو پھر اسے دوبارہ خمس کا دینا واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۸۵۵۔ جب کسی شہر میں کوئی خمس کا مستحق موجود نہ ہو لیکن مستحق کے پیدا ہونے کا اس میں احتمال ہو تو بھی وہ اس خمس کو دوسرے شہر کی طرف لے جا سکتا ہے۔ اگرچہ مستحق کے پیدا ہونے تک کی نگاہ داری کرنی اسی پہلے شہر میں اس کے لیے ممکن بھی ہو۔ اگر وہ خمس کی حفاظت کرنے میں کوتاہی نہ برتے اور وہ راستے میں تلف ہو جائے تو پھر اس پہ اس کا عوض دینا بھی واجب نہیں۔ لیکن وہ اس شہر سے دوسرے شہر تک لے جانے کے مخارج خمس سے اس صورت میں وضع نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۱۸۵۶ - جب کسی شہر میں خمس کا مستحق موجود ہو تو بھی اس خمس کو دوسرے شہر میں مستحق

کو دینے کے لیے لے جاسکتا ہے لیکن اس صورت میں خمس کے دوسرے شہر میں لے جانے کے مصارف اپنی جیب سے دے گا۔ اور اگر خمس راستہ میں تلف ہو جائے تو اسے اس کا عوض بھی دینا ہوگا اگرچہ اس نے اسکی حفاظت و نگاہ داری میں کوتاہی بھی نہ کی ہو۔

مسئلہ ۱۸۵۷۔ اگر مجتہد کی اجازت سے خمس کو ایک شہر سے دوسرے شہر میں لے جائے اور وہ راستہ میں تلف ہو جائے تو پھر اس کا عوض دینا اس پر ضروری نہیں۔ اسی طرح جب خمس مجتہد کے ایسے وکیل کو دے کہ جو خمس کو لے کر دوسرے شہر کی طرف لے جانے میں وکیل ہو اور پھر خمس تلف ہو جائے تو پہلے شخص پر اس کی ضمانت نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۸۵۸۔ جس چیز پر خمس واجب ہے اگر اس کا پانچواں حصہ نہ دے بلکہ اس کی قیمت کے برابر کسی دوسرے مال سے ادا کرے تو پھر اسے چاہیئے کہ اس دوسرے مال کی واقعی قیمت کا لحاظ کرکے دے اگر اس نے اس چیز کی زیادہ قیمت لگا کر اس سے خمس دیا ہو تو پھر وہ مقدار جو زیادہ لگائی تھی اسے دوبارہ دینی ہوگی اگرچہ مستحق سیّد اس کی زیادہ قیمت لگانے پر راضی بھی ہو چکا ہو۔

مسئلہ ۱۸۵۹۔ جب کوئی سیّد کسی شخص کا مقروض ہو اور وہ شخص چاہتا ہو کہ اپنے خمس سے اس سیّد کا قرض ادا کر کے خود لے لیوے تو اس کے لیے احتیاط واجب اس میں ہے کہ پہلے اتنی مقدار خمس کی سیّد کے ہاتھ میں پکڑا دے اور پھر وہ سیّد دوبارہ اس کو اپنے قرض کی ادائیگی کی نیت سے واپس کرے۔

مسئلہ ۱۸۶۰۔ کوئی مستحق سیّد خمس لے کر پھر اس شخص کو بخش دے کہ جس نے خمس دیا تھا تو وہ یہ نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر کسی شخص پر بہت زیادہ خمس واجب ہو چکا تھا لیکن وہ شخص اب فقیر و بے چارہ ہو چکا ہے کہ وہ خمس ادا نہیں کر سکتا، لیکن وہ چاہتا ہے کہ سادات کا مقروض بھی نہ رہے، تو اس صورت میں اگر کوئی مستحق سید راضی ہو جائے کہ وہ اس سے مال لے کر دوبارہ اس کو بخش دے تو پھر کوئی حرج نہیں وہ بخش سکتا ہے۔

سہم امام علیہ السلام جو اس زمانہ میں مجتہد جامع الشرائط کو دینا ہے اس کا صحیح مصرف وہ ہوگا کہ جہاں مجتہد اجازت دے دے۔ خواہ وہ مجتہد سید ہو یا غیر سید۔ اور وہ جگہ کہ جہاں اس نے اجازت دی ہو وہ سادات پر خرچ کرنا ہو یا غیر سادات پر، اس میں کوئی فرق نہیں۔ عمدہ مجتہد سے

اجازت لینی ضروری ہے۔ اس زمانہ میں مجتہدین عظام امام علیہ السلام کے حصہ کو ترویج علوم دینیہ پر خود بھی خرچ کرتے ہیں اور اس کی اجازت بھی ایسے موارد کے لیے دے دیتے ہیں جیسا کہ ہمارے مدرسہ جامع المنتظر لاہور جو ایک خالص اعلیٰ دینی درسگاہ ہے اور جس میں خالص علوم آلِ محمدؐ کی فقیہہ نادار بچوں کو تعلیم دی جاتی ہے آقا سید حسینؒ بروجردی مرحوم نے اجازت دے رکھی تھی اور آجکل عراق کے اعلم وقت سید محسن الحکیم اور قم میں ایران کے اعلم دوران سید شہاب الدین نے بھی اس کیلئے اجازت دی ہوئی ہے۔ لہٰذا مومنین اپنا خمس یہاں بھیج سکتے ہیں لیکن اس میں تصریح کر دینی چاہیئے کہ یہ سہم سادات ہے یا سہم امام علیہ السلام۔ پاکستان کے تمام غیر مجتہدین کا اس میں کوئی فتوٰی ہمارے مذہب کے لحاظ سے کوئی شرعی حیثیت نہیں رکھتا۔

کتابِ زکوٰۃ یعنی زکوٰۃ کے احکام

دین کے اہم ارکان میں سے ایک زکوٰۃ ہے۔ اس کا واجب ہونا ضروریات دین اسلام سے ہے۔ اس کا منکر باوجود اس کے جاننے کے کافر بلکہ بعض روایات میں ہے کہ جو زکوٰۃ کو ادا نہ کرے وہ بھی کافر ہے۔

مسئلہ ۱۸۶۱ ۔ زکوٰۃ نو چیزوں پر واجب ہے۔ پہلی گندم، دوسری جو، تیسری خرما، چوتھی کشمش (انگور) پانچویں سونا، چھٹی چاندی، ساتویں گائے، آٹھویں اونٹ، نویں گوسفند۔ پس جب بھی کوئی شخص ان نو چیزوں میں سے کسی ایک کا مالک ہو تو اس پر ایک خاص حصہ جس کی تفصیل بعد میں آئے گی ان جگہوں پر خرچ کرنی چاہیئے کہ جو بعد میں بیان ہوں گی۔

مسئلہ ۱۸۶۲ ۔ سُلت جو نرم دانہ دار جس کی خاصیت جَو کی ہے اور عَلس جو گندم کی طرح اور صنعا کے رہنے والوں کی غذا ہے ان کی بھی زکواۃ دینے میں احتیاط واجب ہے۔

زکوٰۃ کے واجب ہونے کے شرائط:۔

مسئلہ ۱۸۶۳ ۔ زکوٰۃ تب واجب ہوتی ہے جب مال ایک خاص مقدار تک ہو جس کی تفصیل بعد میں

بیان ہوگی اور مال کا مالک بالغ، عاقل، آزاد ہو اور اس میں تصرف بھی کر سکتا ہو۔

مسئلہ ۱۸۶۴۔ جب کوئی انسان گیارہ مہینے گائے یا گوسفند یا اونٹ یا سونے چاندی کا مالک رہے تو اس پر بارھویں مہینے کی پہلی میں ان کی زکوٰۃ دینی چاہیئے۔ لیکن اس کے بعد والا سال بارہ مہینے تمام ہونے پر شمار کیا جائے گا۔

مسئلہ ۱۸۶۵۔ جب گائے، گوسفند، اونٹ، سونے چاندی کا مالک سال کے درمیان میں حد بلوغ کو پہنچ جائے تو اس پر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ان چیزوں کی زکوٰۃ ادا کرے۔ مثلاً اگر کوئی بچہ پہلی محرم کو چالیس بھیڑوں کا مالک بنے لیکن وہی بچہ اس کے دو ماہ گزرنے کے بعد بالغ ہو جائے تو جب محرم سے گیارہ مہینے گزر جائیں گے تو اس پر واجب ہوگا کہ ان بھیڑوں کی احتیاطاً زکوٰۃ دے جب کہ دوسری شرطیں زکوٰۃ کی بھی موجود ہوں۔

مسئلہ ۱۸۶۶۔ گندم اور جو کی زکوٰۃ اس وقت واجب ہوتی ہے جب کہ اس کو گندم اور جو کہا جا سکے۔ لیکن کشمش کی زکوٰۃ اس وقت واجب ہوتی ہے جبکہ انگوریں غورہ والی حالت ہو جائے۔ کھجوا بھی سبز نارس ہوتے ہیں۔ اور جب خرما کا رنگ زرد یا سرخ ہونے لگے تو ان کی زکوٰۃ احتیاطاً اسی وقت واجب ہوتی ہے۔ لیکن گندم اور جو میں زکوٰۃ کے ادا کرنے کا وقت تب ہے جب کہ نیشک ہو جائیں۔

مسئلہ ۱۸۶۷۔ جب گندم، جو، خرما کشمش پر زکوٰۃ کے واجب ہونے کا وقت آتا ہے۔ اگر اسی وقت اس کا مالک حد بلوغ کو پہنچ جائے تو اس پر ان چیزوں کی زکوٰۃ دینی ہوگی۔

مسئلہ ۱۸۶۸۔ اگر گائے، بھیڑ، سونے چاندی کا مالک سارا سال دیوانہ رہے تو اس پر ان چیزوں کی زکوٰۃ واجب نہیں البتہ اگر سال کے کچھ مہینے دیوانہ رہے لیکن سال کے آخری مہینے میں عقلمند ہو جائے تو اس کے لیے احتیاط اسی میں ہے کہ ان چیزوں پر ایسی صورت میں زکوٰۃ واجب ہے

مسئلہ ۱۸۶۹۔ اگر گائے، بھیڑ، اونٹ، سونے چاندی کا مالک سال کے بعض دنوں میں مست یا بے ہوش ہو جائے تو اس سے زکوٰۃ ان چیزوں کی ساقط نہ ہوگی۔ اسی طرح جب اس وقت میں بے ہوش یا مست

ہو جائے کہ جس میں ان کی زکوٰۃ کے واجب ہونے کا وقت ہوتا ہے تو بھی زکوٰۃ ساقط نہ ہوگی۔

مسئلہ ۱۸۷۰ ۔ جب کسی انسان کے مال کو کوئی غصب کر لے گیا ہو اور وہ شخص اپنے مال میں کسی طرح سے بھی تصرف نہ کر سکتا ہو تو پھر اس پر ایسے مال کی زکوٰۃ واجب نہیں ۔ البتہ اگر زراعت کو اس سے غصب کیا جائے اور اس زراعت پر جب زکوٰۃ کے واجب ہونے کا وقت آتا ہے اور وہ غصب کرنے والے کے ہاتھ میں ہو تو ایسی صورت میں احتیاط واجب اسی میں ہے کہ جب بھی وہ زراعت اس کے مالک کو واپس کر دی جائے اس کی زکوٰۃ کو ادا کرے ۔

مسئلہ ۱۸۷۱ ۔ جب کوئی شخص چاندی اور سونے کی اتنی مقدار کسی سے قرض لے کر آیا ہو کہ جس پہ زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور وہ مقدار اس کے پاس سال بھر پڑی رہے تو اس مقدار کی زکوٰۃ قرض لینے والے پر واجب ہے ، قرض دینے والے پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی ۔

گندم ، جو ، خرما ، کشمش کی زکوٰۃ

مسئلہ ۱۸۷۲ ۔ گندم ، جو ، خرما ، کشمش پہ زکوٰۃ تب واجب ہوتی ہے جب کہ مقدار نصاب خاص تک پہنچ جائے ۔ اور وہ نصاب من کے حساب سے بیس من ستائیس سیر چھ تولہ بتایا گیا ہے ۔

مسئلہ ۱۸۷۳ ۔ جب ان چیزوں پر زکوٰۃ واجب ہو چکی ہو اگر ان کی زکوٰۃ دینے سے پہلے کسی نے ان میں سے کچھ اپنے اور عیال پر خرچ کر دیا ہو یا کسی فقیر وغیرہ کو دے دیا ہو تو بھی اسے ساری مقدار کی زکوٰۃ دینی ہوگی ، حتیٰ کہ اس مقدار کی بھی جو اپنے یا فقیر وغیرہ پہ خرچ کر دی ہے ۔

مسئلہ ۱۸۷۴ ۔ جب ان چیزوں کی زکوٰۃ کے واجب ہونے کا وقت آ چکا ہو اور اس کے بعد ان کا مالک مر جائے تو پہلے اس کے اس مال سے زکوٰۃ دی جائے اور پھر باقی مال جو بچا ہے ورثا کو دیا جائے گا البتہ اگر ان چیزوں پر زکوٰۃ کے واجب ہونے سے پہلے وہ مر جائے تو پھر ہر وارث کو جو یہ مال ملے گا اگر وہ نصاب کی مقدار ہو گا تو ان وارثوں پر اپنے اپنے حصہ کی زکوٰۃ واجب ہوگی ۔ اور جس کا حصہ نصاب کے اندازہ تک نہیں پہنچے گا اس پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی ۔

مسئلہ ۱۸۷۵ ۔ جب کوئی شخص کسی حاکم شرع کی طرف سے زکوٰۃ کے مال جمع کرنے کا وکیل ہو تو

جب گندم اور جو کے خرمن لگ چکے ہوں اور مالک ڈھیریوں سے دانے علیحدہ کر چکے ہوں تو پھر وہ وکیل انکے مالکوں سے زکوٰۃ طلب کر سکتا ہے۔ اگر اس کے مالک ان کی زکوٰۃ نہ دیں اور پھر وہ چیز کہ جس پر زکوٰۃ واجب ہو چکی تھی ضائع ہو جائے تو پھر اس کے مالک پر واجب ہے کہ زکوٰۃ کی مقدار کا معاوضہ ادا کرے۔ بعینہٖ یہی حکم خرما اور کشمش کا ہے جبکہ وہ خشک کی جا چکی ہوں۔

مسئلہ ۱۸۷۶ ۔ جب گندم یا خرما یا انگور کا کوئی مالک ہو جائے اور اس کے مالک ہونے کے بعد ان پر زکوٰۃ کے واجب ہونے کا وقت آئے تو پھر ان چیزوں کی زکوٰۃ دینی اس تازہ مالک پر واجب ہے مثلاً کسی نے زراعت یا خرما اور انگور کا باغ خریدا ہو اور اس کے خریدنے کے بعد گندم میں دانے لگے ہوں اور خرما زرد یا سرخ بعد میں ہوئی ہو تو ان کی زکوٰۃ اس پر واجب ہے کہ جس نے ان کو خریدا ہے۔

مسئلہ ۱۸۷۷ ۔ جب کوئی شخص گندم جو انگور خرما کو ان کے زکوٰۃ واجب ہو جانے کے بعد فروخت کر دے تو ان کی زکوٰۃ فروخت کرنے والے پر ہوگی اور خریدنے والے پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

مسئلہ ۱۸۷۸ ۔ جب کوئی شخص گندم یا جو یا کھجور یا انگور خریدے اور اسے علم ہو کہ اس کے بیچنے والے نے ان کی زکوٰۃ ادا کر دی ہے یا اسے شک ہو کہ بیچنے والے نے ان کی زکوٰۃ دی ہے یا نہ تو پھر خریدار پر ان دو صورتوں میں ان کی زکوٰۃ دینی واجب نہیں۔ لیکن اگر اسے علم ہو کہ اس نے ان کی زکوٰۃ نہیں دی تو پھر جب تک حاکم شرع اتنی مقدار میں اجازت نہ دے کہ جو زکوٰۃ کی بنتی ہے تو وہ معاملہ اتنی مقدار میں باطل ہوگا اور حاکم شریعت کو اختیار ہے کہ وہ زکوٰۃ کی مقدار اسی خریدار سے لے لیوے اور اگر حاکم شرع زکوٰۃ کی مقدار میں اس معاملہ کی اجازت دے دے تو وہ سارا معاملہ صحیح ہوگا لیکن خریدار کو چاہیئے کہ وہ زکوٰۃ کی مقدار کی قیمت حاکم شرع کو ادا کر دے اور اگر خریدار اس مقدار کی قیمت بیچنے والے کو دے چکا ہو تو وہ اس سے واپس لے سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۸۷۹ ۔ اگر گندم یا جو یا کھجور یا انگور کا وزن جب کہ وہ تر ہوں تو بمقدار نصاب پہنچ جاتا ہو لیکن خشک ہونے کے بعد اگر ان کا وزن نصاب معین سے کم ہو جائے تو پھر ان پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۸۸۰ ۔ جب گندم یا جو یا کھجور یا انگور کو ان کے تر ہونے کی حالت میں خرچ کر دیا ہو تو پھر ان کی زکوٰۃ جب کہ اسے علم ہو کہ وہ خشک ہونے کے بعد نصاب کی مقدار تک ہو جائیں گی دینا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۸۸۱ - جب کوئی کھجور تازہ کھائی جاتی ہو اور اگر اسے رکھ دیا جائے تو وہ بہت کم ہو جاتی ہو، یا اسے خشک ہو جانے کے بعد کھجور ہی نہ کہا جا سکتا ہو تو اس کی زکوٰۃ دینی تب واجب ہو گی کہ اگر وہ خشک کی جاتی تو نصابِ زکوٰۃ تک پہنچ جائے گی۔

مسئلہ ۱۸۸۲ - جب کسی گندم یا جو یا کھجور یا کشمش کی زکوٰۃ دے چکے تو اس پر دوبارہ زکوٰۃ واجب نہیں اگرچہ وہ چند سال تک بھی اس کے پاس پڑی رہیں۔

مسئلہ ۱۸۸۳ - اگر گندم، جو، کھجور، انگور، نہر یا بارش کے پانی سے سیراب کیے جائیں یا صرف زمین کی ہی رطوبت سے بہرہ مند ہوں، جیسا کہ مصر وغیرہ میں اکثر زراعت یوں ہی فائدہ مند ہوتی ہیں تو پھر ان کی زکوٰۃ دسواں حصہ ہو گی۔ اور اگر ان کو ڈول یا کنویں وغیرہ سے سیراب کیا جائے تو پھر ان کی زکوٰۃ بیسواں حصہ ہو گی اور اگر ان میں کچھ تو بارش وغیرہ سے اور اتنی ہی مقدار کنویں وغیرہ سے سیراب کی جائے تو پھر آدھی کی زکوٰۃ دسواں حصہ اور آدھی کی زکوٰۃ بیسواں حصہ دینا ہو گی۔ یعنی چالیسویں حصہ سے صرف تین حصے اس صورت میں دینے ہوں گے۔

مسئلہ ۱۸۸۴ - اگر یہ چیزیں دونوں سے سیراب کی جائیں لیکن ایک سے سیراب کرنا زیادہ غالب ہو مثلاً کنویں سے سیراب کرنا بہت زیادہ واقع ہوا ہو تو پھر اس کی زکوٰۃ بیسواں حصہ دینی ہو گی اور اگر وہ بارش وغیرہ سے زیادہ سیراب کی گئی ہوں تو پھر ان کی زکوٰۃ دسواں حصہ دینی ہو گی۔ بلکہ اگر یہ نہ کہا جا سکے کہ بارش اور نہر کے پانی سے غالب زیادہ سیراب ہوتی ہے لیکن بارش اور نہر کا پانی بہ نسبت کنویں وغیرہ سے زیادہ دیا گیا ہو تب بھی بنا بر احتیاط واجب اس کی زکوٰۃ دسواں حصہ دے۔

مسئلہ ۱۸۸۵ - اگر کسی کو شک ہو کہ ان چیزوں کے سیراب کرنے میں بارش اور کنویں کا پانی برابر تھے یا بارش کا پانی ان کے سیراب کرنے میں غالب تھا۔ تو اس وقت وہ شخص آدھے میں دسواں حصہ اور آدھے میں بیسواں حصہ زکوٰۃ دے سکتا ہے۔ اسی طرح اگر شک کرے کہ دونوں سیراب کرنے میں مساوی تھے یا کنویں وغیرہ سیراب کرنے میں غالب تھا تو وہ بیسواں حصہ ان کی زکوٰۃ دے سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۸۸۶ - اگر کہیں گندم، جو، کھجور، انگور، بارش کے پانی سے سیراب کیے جائیں اور وہ کنویں وغیرہ کے پانی کی طرف وہاں محتاج نہ ہوں لیکن اس کے باوجود بھی کنویں وغیرہ سے انہیں سیراب کیا جائے اور کنویں کا پانی ان چیزوں کے زیادہ ہونے میں کوئی مدد بھی نہ پہنچائے تو پھر اس صورت میں ان کی زکوٰۃ دسواں حصہ دینی ہو گی اور اگر یہ چیزیں کنویں وغیرہ کے پانی سے سیراب کی جائیں اور وہ بارش وغیرہ کے پانی

کی طرف محتاج نہ ہو لیکن اس کے باوجود انھیں بارش وغیرہ کے پانی سے سیراب کیا جائے اور بارش کے پانی نے ان کے محصول کے زیادہ ہونے میں کوئی خاص مدد بھی نہ دی ہو تو پھر ان کی زکوٰۃ بیسواں حصہ دینی ہوگی۔

مسئلہ ۱۸۸۷ جب کسی زراعت کو کنویں وغیرہ سے سیراب کیا جائے۔ لیکن اس کے پہلو میں کوئی زراعت ہو جو پہلی زراعت کی رطوبت سے فائدہ مند ہو کہ اسے کسی دوسرے پانی کی ضرورت نہ رہی ہو تو پھر اس زراعت کی زکوٰۃ جو کنویں سے سیراب ہوئی ہے بیسواں حصہ ہوگی۔ لیکن اس کے پہلو والی زراعت کی زکوٰۃ جو پہلی زراعت کی رطوبت سے تیار ہوتی ہے دسواں حصہ ہوگی۔

مسئلہ ۱۸۸۸۔ وہ مصارف جو گندم، جو، کھجور، انگور کے حاصل کرنے کے لیے کیے ہیں۔ حتیٰ کہ اتنی مقدار لباس و پوشاک کی قیمت بھی جو ان کی وجہ سے پرانے ہوئے ہیں ان کے حاصل سے کم کر سکتا ہے اور ان مصارف کے کم کرنے کے بعد اگر کل گندم نصاب معین سے کم ہو جائے تو بھی اس کی زکوٰۃ دینی واجب ہوگی۔

مسئلہ ۱۸۸۹۔ بیج جو زراعت کرنے کے لیے زمین میں ڈالا ہے اگر اس کا اپنا ہو تو اس کی مقدار کو اور اگر خریدا ہو تو اس کی قیمت کو بھی حاصل سے کم کر سکتا ہے

مسئلہ ۱۸۹۰۔ اگر زمین یا آلات کاشت کرنے کے اس کے اپنے ہوں تو پھر ان کے کرایہ کو مصارف میں شمار نہیں کر سکتا۔ اسی طرح وہ کام جو اس نے خود انجام دیے ہیں یا کسی نے بغیر اجرت کے کیے ہیں ان کی قیمت بھی مصارف سے شمار کر کے حاصل گندم سے کم نہیں کر سکتا

مسئلہ ۱۸۹۱۔ اگر کھجور یا انگور کے درخت کو خریدے تو ان کی قیمت مصارف میں شمار نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر ان کو ان کے چننے کے وقت سے پہلے خریدے

مصارف میں شمار کر سکتا ہے

مسئلہ ۱۸۹۲۔ اگر زمین خرید کر کے اس میں گندم، جو وغیرہ کاشت کرے تو اس زمین کی قیمت مصارف سے شمار نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر کھڑی ہو زراعت کو خرید کرے تو وہ روپیہ جو زراعت کے خریدنے کیلئے دیا ہے اسے مصارف سے شمار کر سکتا ہے۔ لیکن جو بھوسہ اس زراعت سے نکلتا ہے اس کی قیمت زمین کی اصل قیمت سے وضع کرکے جو باقی بچے اسے مصارف سے شمار کر کے گندم کے حاصل سے کم کرکے

باقی کی زکوٰۃ ادا کرے مثلاً زراعت کو پانچ سو روپیہ میں خریدے۔ لیکن اس سے بھوسہ جو حاصل ہوا اس کی قیمت سو روپیہ بنتی ہو تو پھر صرف چار سو روپیہ مصارف کے بنیں گے۔ انھیں زراعت کی گندم سے جو حاصل ہوا منہا کر کے باقی گندم کی زکوٰۃ دینی ہو گی۔

مسئلہ ۱۸۹۳ - جب زراعت بغیر بیل وغیرہ کے ہو سکتی ہو اگر کوئی شخص اس کے باوجود بیل وغیرہ خرید کرلے تو پھر ان بیلوں کی قیمت مصارف سے شمار نہیں کرنی چاہیئے۔

مسئلہ ۱۸۹۴ - جب زراعت کرنی بغیر بیلوں یا کسی دوسری خاص چیزوں کے ممکن نہ ہو اور پھر ان کو اس کے لیے خرید کر لیا ہو اور پھر وہ زراعت کرنے کی وجہ سے بالکل ختم ہو جائیں تو ان کی پوری قیمت کو مصارف میں سے شمار کر سکتا ہے اور اگر ان کی کچھ قیمت کم ہو جائے تو پھر اتنی ہی مقدار کو مصارف سے شمار کرے گا۔ اور کچھ بھی قیمت کم نہ ہوئی ہو تو پھر کچھ بھی ان کی قیمت مصارف سے شمار نہیں کر سکے گا۔

مسئلہ ۱۸۹۵ - جب کسی زمین میں گندم اور جو کاشت کرے اور اسی میں ایسی چیز بھی کاشت کرے کہ جن پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی جیسے نخود وغیرہ اگر تو اس کا مقصود اس چیز کی کاشت کرنی ہو کہ جس پر زکوٰۃ واجب نہیں اور اس کے کاشت کرنے کے بعد اس چیز کو بھی کاشت کر دیا ہو کہ جس میں زکوٰۃ واجب ہے تو پھر ان کے مصرف میں سے کسی کو اس سے منہا نہیں کر سکتا اور اگر اس کا مقصود وہ چیز کاشت کرنی ہو کہ جس پر زکوٰۃ واجب ہے اس کے کاشت کرنے کے بعد اس میں ایسی چیز بھی کاشت کر دے کہ جس میں زکوٰۃ واجب نہیں تو پھر سارے کاشت کے مصارف حاصل سے کم کر سکتا ہے۔ اور اگر دونوں کی کاشت کرنی مقصود ہو تو پھر مصارف کو دونوں پر ان کے لحاظ سے تقسیم کرے اگر دونوں کے مصرف برابر ہوں تو پھر آدھے مصارف کو اس چیز کے حاصل سے کم کر سکے گا کہ جس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اگر اس کے علاوہ کوئی نسبت ہو تو اسی نسبت سے کم کر سکے گا۔

مسئلہ ۱۸۹۶ - اگر زمین میں ایسے کام کیے جائیں کہ جو زراعت کے لیے کئی سالوں تک فائدہ دیتے رہتے ہوں تو ان کے مخارج کو پہلے سال کے مصارف سے شمار کیا جائے گا۔

مسئلہ ۱۸۹۷ - اگر کسی انسان کی زراعت چند ایسے جگہوں میں ہو کہ ان کے فصل دینے کا وقت مختلف

ہو کر ایک وقت میں ساری جگہوں میں گندم یا جَو تیار نہ ہو جاتے ہوں لیکن اس کے باوجود ساری پیداوار انہیں ایک سال کا محصول شمار ہوتی ہوں تو پھر جب بھی کسی جگہ کا محصول آ جائے اگر تنہا وہ زکواۃ کے نصاب کے برابر ہو جائے تو اس کی زکواۃ اسی وقت دے دینی چاہیئے۔ اس کے بعد جس جس جگہ کی گندم جو، کھجور انگور وغیرہ آتے جائیں ان کی زکواۃ دیتا جائے گا۔ اور اگر پہلے جس جگہ کی گندم وغیرہ حاصل ہوئی ہے تنہا زکواۃ کے نصاب کے برابر نہ ہو لیکن اسے یقین ہو کہ جو باقی جگہوں کی گندم وغیرہ آنے والی ہے وہ اس سے مل کر نصاب معین تک ہو گی تب بھی پہلی جگہ کی گندم سے اسی وقت زکواۃ دے سکتا ہے۔ اس کے بعد باقی جگہوں سے جیسے جیسے آتی جائے گی زکواۃ دیتا جائے گا۔ اور اگر کسی کو پہلی جگہ کی گندم وغیرہ کٹنے کے وقت یہ یقین نہ ہو کہ باقی جگہوں کی گندم وغیرہ اس سے مل کر نصاب تک ہو جائیں گی یا نہ تو اس وقت اسے صبر کرنا چاہیئے۔ یہاں تک کہ باقی جگہوں کی گندم بھی پہنچ جائے اگر تو تمام ملا کر نصاب کی مقدار تک پہنچ جائیں تو زکواۃ دینی واجب ہے ورنہ ان پر نہ زکواۃ واجب نہ ہو گی۔

مسئلہ ۱۸۹۸ ۔ اگر کسی کھجور یا انگور کا درخت سال میں دو دفعہ میوہ دے دے تو پھر دونوں کو ملا کر جب نصاب کی حد تک پہنچ جائے تو اس سے زکواۃ دے دینے میں احتیاط واجب ہے

مسئلہ ۱۸۹۹ ۔ جب انگور اور کھجور تازہ اس کے پاس موجود ہوں، اگر وہ خشک کی جائیں تو نصاب کی مقدار تک پہنچ جائیں گی تو ان کی زکواۃ تازہ سے بھی اتنی مقدار دینے میں کوئی حرج کہ جب ان کو خشک کیا جائے اتنی مقدار بن جائے کہ جتنی خشک کرنے کے بعد ان کی زکواۃ بنتی ہو۔

مسئلہ ۱۹۰۰ ۔ اگر کسی پر خشک کھجور کی زکواۃ واجب ہو چکی ہو تو وہ اس کی جگہ تازہ خرما نہیں دے سکتا اور اگر خشک انگور یعنی کشمش پر زکواۃ واجب ہو چکی ہو تو اس کی جگہ تازہ انگور نہیں دے سکتا۔ اسی طرح اگر زکواۃ تازہ کھجور یا انگور پر واجب ہو چکی ہو تو اس کی جگہ خشک کھجور یا کشمش نہیں دے سکتا البتہ اگر اس خشک کی تازہ کھجور یا کشمش کو قیمت کے قصد سے اس کی جگہ دے دیوے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۹۰۱ ۔ جب کوئی شخص مقروض ہو اور اس کے پاس ایسا مال موجود ہو کہ جس پر زکواۃ واجب ہو چکی ہے اگر وہ شخص زکواۃ ادا کرنے سے پہلے مر جائے تو سب سے پہلے اس کے مال سے اس کی زکواۃ ادا کی جائیگی اور پھر اس کے بعد قرضخواہوں کو اس کا قرض اس کے مال سے ادا کیا جائے گا

مسئلہ ۱۹۰۲ - جب کوئی شخص مقروض ہو اور اس کے پاس گندم، جو، انگور، کھجور، وغیرہ بھی موجود ہوں اور وہ مر جائے۔ اگر وارث ان چیزوں پر زکواۃ کے واجب ہونے کے وقت سے پہلے اس کا قرض کسی دوسرے مال سے ادا کر دیویں تو پھر ہر وارث کے حصہ میں جو گندم اور جو، انگور کھجور آئے۔ اگر ان کا حصہ زکواۃ کے نصاب تک ہو جائے تو ہر ایک پر ان کی زکواۃ واجب ہو گی۔ اور اگر ان چیزوں پر زکواۃ کے واجب ہونے سے پہلے اس کا قرض ادا نہ کیا جائے اور اس پر قرض اتنا ہو کہ وہ ان چیزوں کی سب ماحصل کو گھیرے گا۔ تو پھر ان چیزوں پر زکواۃ واجب نہیں جو بھی حاصل ہو سب اس کے قرضخواہ کو دے دیا جائے اور اگر ان سے جو حاصل ہو وہ قرض کی مقدار سے زیادہ ہو تو سب سے پہلے قرضخواہ کو اس کا پورا قرض دے دیا جائے۔ اور اس پر زکواۃ دینی واجب نہیں۔ اور جو باقی بچ جائے وہ اس کے وارثوں کا مال ہو گا۔ ہر ایک کے وارث کے حصہ میں جو ان میں سے مال آئے گا اگر ہر ایک کا حصہ نصاب زکواۃ تک پہنچ جائے تو ہر ایک پر اس کی زکواۃ ادا کرنی واجب ہو گی۔

مسئلہ ۱۹۰۳ - جب گندم، جو، انگور، کھجور اچھی بھی ہوں اور خراب بھی، تو احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ہر ایک کی زکواۃ خود اسی قسم سے ادا کرے۔ یعنی اچھی کی اچھی اور خراب کی خراب سے۔

سونے کی زکواۃ کا نصاب

مسئلہ ۱۹۰۴ - سونے کے دو نصاب ہیں۔ پہلا نصاب بیس مثقال شرعی ہے۔ ایک مثقال اٹھارہ نخود کا ہوتا ہے۔ پس جب کسی کے پاس سونا بیس مثقال شرعی جو پندرہ مثقال عام مروج بنتا ہے اور دوسرے شرائط بھی موجود ہوں جو کہ ذکر ہوں گے تو اسے اس کی زکواۃ چالیسواں حصہ دینی ہو گی۔ جو کہ نو نخود بنتی ہے اور اگر کسی کے پاس سونا بیس مثقال سے کم ہو تو پھر اس پر زکواۃ واجب نہیں۔

دوسرا نصاب۔ چار مثقال شرعی جو تین مثقال عام مروج کے برابر ہوتے ہیں یعنی جب پندرہ مثقال عام مروج پر تین مثقال اور زیادہ ہو جائیں تو پھر مجموعہ اٹھارہ مثقال کی زکواۃ چالیسواں حصہ دینی ہو گی۔ اور اگر تین مثقال سے کم پندرہ مثقال عام مروج سونے پر کچھ زیادہ ہو جائے تو پھر اسے صرف پندرہ

مثقال کی ہی زکواۃ چالیسواں حصہ دینی ہوگی۔ اور جو تین مثقال سے کم اور سونا اس کے پاس ہو گیا ہے اس پر کوئی زکواۃ واجب نہ ہوگی اسی طرح ہر تین مثقال عام مروج کے اضافہ پر زکواۃ واجب ہوتی جائے گی اور اس سے کم اضافہ پر زکواۃ واجب نہ ہوگی۔ یعنی اگر کسی انسان کے پاس پندرہ مثقال عام مروج سونا ہو جائے اور اس کے پاس ہر سال میں تین مثقال زیادہ ہو جائیں تو پھر سارے مجموعہ کی زکواۃ دینی ہوگی اور اگر تین مثقال سے کم ہو تو پھر صرف پندرہ مثقال پر زکواۃ دینی ہوگی اور اس زیادتی پر زکواۃ نہیں ہوگی۔ اسی طرح ہر تین مثقال کی زیادتی ہونے سے مجموعہ پر زکواۃ ہوتی جائے گی۔ جتنی ہی مقدار کیوں نہ اضافہ ہوتی جائے۔

چاندی کی زکواۃ کا نصاب

مسئلہ ۱۹۰۵ ۔ چاندی کے دو نصاب ہیں ۔ پہلا نصاب ۔ ایک سو پانچ مثقال ہے یعنی اگر کسی شخص کے پاس ۱۰۵ مثقال چاندی ہو اور دوسرے شرائط بھی اس میں موجود ہوں جو بعد میں بیان ہوں گے۔ تو اسے اس کا چالیسواں حصہ زکواۃ دینی ہوگی۔ یعنی ۲ مثقال اور ۵ نخود اسے زکواۃ دینی ہوگی۔ اور اگر کسی کے پاس اتنی مقدار چاندی نہ ہو تو پھر اس کو زکواۃ دینی واجب نہیں ہے۔

دوسرا نصاب ۔ اکیس مثقال ہے ۔ یعنی جب ایک سو پانچ مثقال پر اکیس مثقال اور زیادہ ہو جائے تو پھر تمام ۱۲۶ مثقال چاندی کی چالیسواں حصہ زکواۃ دینی ہوگی اور اگر ایک سو پانچ مثقال پر اکیس مثقال سے کم زیادہ ہو تو پھر صرف ایک سو پانچ مثقال کی زکواۃ دینی واجب ہوگی اور اس زیادتی پر زکواۃ واجب نہ ہوگی۔ اسی طرح ہر اکیس مثقال کے زیادہ ہونے پر زکواۃ واجب ہوتی جائے گی۔ اور اس سے کم پر صرف اس کے پچھلے درجہ پر ہی زکواۃ واجب ہوگی۔ کہ جس پر اکیس مثقال زیادہ ہو گئے تھے۔ پس اگر کوئی شخص تمام چاندی یا سونا جو اس کے پاس موجود ہے اس کا چالیسواں حصہ دے دے تو وہ جو بھی زکواۃ اس پر واجب ہے ادا کر چکے گا۔ بلکہ بعض صورتوں میں تو واجب زکواۃ سے کچھ زیادہ بھی دیا جا چکے گا۔ مثلاً جب اس کے پاس ۱۱۰ مثقال چاندی ہو اور وہ سب کا چالیسواں حصہ زکواۃ میں دے دے تو پھر وہ اس صورت میں ۵ مثقال چاندی کی زکواۃ جو اس پر واجب نہ تھی وہ بھی دے دی ہے۔

مسئلہ ۱۹۰۶ ۔ جب کسی کے پاس سونا یا چاندی نصاب کی مقدار موجود ہو اور وہ اس کی زکوٰۃ بھی دے چکے تو پھر بھی جب تک وہی نصاب موجود رہے گا ہر سال اسے ان کی زکوٰۃ دینی پڑے گی۔

مسئلہ ۱۹۰۷ سونے اور چاندی پر تب زکوٰۃ واجب ہوتی ہے جبکہ وہ سکہ دار ہوں کہ جن سے معاملہ کرنا عام رواج ہو لہٰذا جب سکہ والے ہوں تو ان کی زکوٰۃ واجب ہوگی اگرچہ ان کا سکہ مٹ بھی چکا ہو لہٰذا نوٹوں پر زکوٰۃ واجب نہیں کیونکہ وہ نہ سونا ہے اور نہ چاندی۔ بلکہ وہ ایک کاغذ ہے اور کاغذ کو سونا اور چاندی نہیں کہا جاتا)

مسئلہ ۱۹۰۸۔ وہ سونا اور چاندی جو سکہ دار ہیں اگر عورتیں انھیں زینت کے لیے پہنتی ہوں تو جب تک ان کے ساتھ معاملہ رواج رکھتا ہو تو اس کی زکوٰۃ واجب ہے۔ بلکہ اگر ان کے ساتھ معاملہ عام رواج نہ رکھتا ہو لیکن اس کو چاندی اور سونے کی نقدی کہا جاسکے تو پھر بھی احتیاط اسی میں ہے کہ ان کی زکوٰۃ واجب ہے۔

مسئلہ ۱۹۰۹ جس شخص کے پاس چاندی اور سونا ہو لیکن ان میں سے کوئی بھی پہلے نصاب تک نہ ہو یعنی چاندی ۱۰۵ مثقال اور سونا ۱۵ مثقال ہو تو پھر ان کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۹۱۰۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ سونے اور چاندی پر جب وہ نصاب کی مقدار ہوں تب زکوٰۃ واجب ہوتی ہے جب کہ وہ مقدار اس کے پاس گیارہ مہینے تک رہ جائے پس اگر گیارہ مہینے ختم ہونے سے پہلے وہ نصاب سے گھٹ جائیں تو پھر ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۱۹۱۱ اگر گیارہ مہینے ختم ہونے سے پہلے سونے اور چاندی کو کسی دوسری چیز سے یا کسی دوسرے سونے اور چاندی سے بدل لے یا ان کو پگھلا دے تو پھر ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ لیکن اگر کوئی شخص زکوٰۃ ادا کرنے کے فرار کی نیت سے یہ کام کرے تو پھر اس کے لیے احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ ان کی زکوٰۃ ادا کرے۔

مسئلہ ۱۹۱۲۔ اگر کوئی شخص بارھویں مہینے میں سونے یا چاندی کو پگھلا دے تو پھر اسے ان کی زکوٰۃ دینی ہوگی اور اگر پگھلانے کی وجہ سے ان کا وزن گھٹ جائے تو پھر اسے اسی وزن کی زکوٰۃ دینی ہوگی جو پگھلانے سے پہلے تھا۔

مسئلہ ۱۹۱۳ ۔ جب اس کے پاس سونا اور چاندی اچھے اور خراب دونوں ہوں تو وہ ہر ایک کی زکواۃ اس سے دے سکتا ہے ۔ لیکن اس کے لیے بہتر یہی ہے کہ سب زکواۃ کو اچھے سونے اور چاندی سے ادا کرے ۔

مسئلہ ۱۹۱۴ جب سونے اور چاندی میں کوئی اور چیز مثل پیتل وغیرہ کے ملی ہوئی ہو تو پھر اگر خالص سونا اور چاندی نصاب کی مقدار تک ہوجائیں تو اس کی زکواۃ واجب ہے اور اگر اسے شک ہو کہ خالص سونا یا چاندی نصاب کی مقدار ان میں موجود ہیں یا نہ تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ وہ ان کو پگھلا کر یا کسی دوسرے ذریعہ سے اس کی خالص مقدار کو معلوم کرے اور پھر اس کے مطابق جو حکم ہو اس پر عمل کرے ۔

مسئلہ ۱۹۱۵ ۔ جب کسی سونے یا چاندی میں کچھ مقدار دوئی اور دھات موجود ہو تو وہ اس کی زکواۃ ایسے سونے اور چاندی سے نہیں دے سکتا کہ جس میں اس سے زیادہ دھات ملی ہوئی ہو البتہ اگر اسے معلوم ہو کہ جتنی مقدار وہ ملا ہوا سونا یا چاندی دے رہا ہے اس میں جو خالص سونا یا چاندی موجود ہے وہ اتنی مقدار ہے کہ جو اسے زکواۃ میں دینی ہے تو پھر ان کے دینے میں کوئی حرج نہیں ۔

اونٹ، گائے، گوسفند کی زکواۃ

مسئلہ ۱۹۱۶ ۔ بھیڑ بکری اور اونٹ اور گائے کی زکواۃ میں علاوہ ان شرطوں کے جو دوسری چیزوں کی زکواۃ میں ضروری ہیں ان میں دو اور شرطیں بھی ہیں ۔ اول یہ شرط ہے کہ یہ حیوان پورا سال بے کار کھڑے رہیں اور اگر ہر سال میں ایک دو دن ان سے کوئی کام لیا جائے تو پھر بھی احتیاط اسی میں ہے کہ ان کی زکواۃ واجب ہے ۔ دوسری شرط یہ ہے کہ پورا سال یہ بیابان کا گھاس چرتے رہے ۔ پس اگر پورا سال یا سال کا کچھ حصہ ایسا گھاس چریں جو کسی کا ملک ہو یا اس کا اپنا ملک ہو یا کٹا ہوا گھاس انھیں دیا جائے، تو پھر ان کی زکواۃ واجب نہیں ، لیکن اگر سال میں ایک دن یا دو دن مالک کا گھاس کھالیں تو پھر اس وقت احتیاط اسی میں ہے کہ ان کی زکواۃ واجب ہے

مسئلہ ۱۹۱۷ ۔ اگر کوئی شخص اونٹ ، گائے ، گوسفند کے لیے کوئی چراگاہ خرید کرے یا ان کے لیے کرایہ

پرے یا اس کے لیے کوئی حصہ سال میں دے تو پھر ان کی اس صورت میں زکواۃ واجب ہے۔

اونٹ کا نصاب

مسئلہ ۱۹۱۸ ۔ اونٹوں کے لیے بارہ نصاب ہیں۔ پہلا نصاب پانچ اونٹ ہے ان کی زکواۃ ایک گوسفند ہے اگر کسی کے پاس پانچ اونٹ نہ ہوں تو اس پر زکواۃ واجب نہیں۔ دوسرا نصاب دس اونٹ ہیں۔ ان کی زکواۃ دو گوسفند ہیں۔ تیسرا نصاب پندرہ اونٹ ہیں اور ان کی زکواۃ تین گوسفند ہیں چوتھا نصاب بیس اونٹ ہیں اور ان کی زکواۃ چار گوسفند ہیں۔ پانچواں نصاب پچیس اونٹ ہیں، اور ان کی زکواۃ پانچ گوسفند ہیں۔ چھٹا نصاب چھبیس اونٹ ہیں اور ان کی زکواۃ ایک اونٹ جو دوسرے سال میں داخل ہو چکا ہو۔ ساتواں نصاب چھتیس اونٹ اور ان کی زکواۃ ایک اونٹ جو تیسرے سال میں داخل ہو چکا ہو۔ آٹھواں نصاب چھیالیس اونٹ اور ان کی زکواۃ ایک اونٹ جو چوتھے سال میں داخل ہو چکا ہو۔ نواں نصاب اکسٹھ اونٹ اور ان کی زکواۃ ایک اونٹ جو پانچویں سال میں داخل ہو چکا ہو۔ دسواں نصاب چھہتر اونٹ اور ان کی زکواۃ دو اونٹ جو تیسرے سال میں داخل ہو چکے ہوں۔ گیارھواں نصاب اکانوے اونٹ اور ان کی زکواۃ دو اونٹ جو چوتھے سال میں داخل ہو چکے ہوں۔ بارھواں نصاب ایک سو اکیس اونٹ، اور اس کے اوپر جتنے ہوتے جائیں تو ان کی زکواۃ ہر چالیس اونٹوں کے پیچھے ایک اونٹ جو تیسرے سال میں داخل ہو چکا ہو۔ یا ہر پچاس اونٹوں کے پیچھے ایک اونٹ جو چوتھے سال میں داخل ہو چکا ہو یعنی ایک سو اکیس اور اس سے اوپر جتنے اونٹ ہوں انھیں چالیس چالیس پر تقسیم کرے یا دونوں میں سے جس سے چاہے تقسیم کرے۔ جب عدد دونوں کے ساتھ تقسیم ہو سکتا ہو لیکن اسے چاہیئے کہ ایسے عدد سے تقسیم کرے کہ تقسیم کرنے کے بعد کوئی اونٹ باقی نہ رہ جائے اور اگر کچھ باقی رہ جائے تو وہ نو اور دس سے زیادہ نہ ہو۔ مثلاً اگر کسی کے پاس ۱۴۰ اونٹ ہوں تو اسے ایک سو اونٹوں کے لیے دو اونٹ جو چوتھے سال میں داخل ہو چکے ہوں دینا چاہیئے۔ اور چالیس اونٹوں کے لیے ایک اونٹ جو تیسرے سال میں داخل ہو چکا ہو دینا چاہیئے۔

ضروری ہدایت:۔ جو اونٹ زکواۃ میں دینے ہوتے ہیں وہ مادہ ہوں نر نہ ہوں۔ یعنی اونٹنی دے اونٹ نہ دے۔

مسئلہ ۱۹۱۹ ۔ دو نصابوں کے درمیان کے اونٹوں پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی یعنی پہلے نصاب جو پانچ اونٹ ہے اگر کسی کے پاس چھ یا اس سے زیادہ اونٹ ہوں لیکن دوسرے نصاب تک نہ پہنچے ہوں تو اسے صرف پہلے پانچ اونٹوں کی زکوٰۃ دینی ہوگی اور اس سے زیادہ پر جو ابھی دس تک نہیں پہنچے ان کی زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ اسی طرح تیسرے اور چوتھے نصاب کے درمیان والے اونٹوں پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ یہی حکم تمام نصابوں کے درمیانی اونٹوں کا ہے۔

گائے کا نصاب

مسئلہ ۱۹۲۰ ۔ گائے کے دو نصاب ہیں۔ پہلا نصاب تیس ہے۔ پس جب کسی کے پاس تیس گائے ہوں اور دیگر شرائط بھی موجود ہوں تو اس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے اور تیس کی زکوٰۃ ایک بچھڑا ہے جو دوسرے سال میں داخل ہو چکا ہو۔ دوسرا نصاب چالیس ہے۔ اور ان کی زکوٰۃ ایک بچھڑی ہے جو تیسرے سال میں داخل ہو چکی ہو۔ تیس اور چالیس کے درمیان جو گائے ہوں ان کی زکوٰۃ واجب نہیں۔ صرف تیس کی زکوٰۃ دینی ہوگی اسی طرح اگر چالیس سے گائے زیادہ ہو جائے تو جب تک ساٹھ گائے نہیں ہو جائیں گی تب تک صرف چالیس کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اس کے اوپر والے عدد کی زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ اور جب کسی کے پاس ساٹھ گائے ہو جائیں تو چونکہ وہ تیس کا دوگنا ہیں جو پہلا نصاب ہے لہٰذا اسے دو بچھڑے جو دوسرے سال میں داخل ہو چکے ہیں دینے ہوں گے۔ اس طرح جب گائے زیادہ ہوتی جائیں یا تو انھیں تیس تیس سے تقسیم کر کے ہر تیس کے پیچھے زکوٰۃ دی جائے یا اسے چالیس چالیس پر تقسیم کر کے ہر چالیس کے پیچھے زکوٰۃ جیسا کہ ذکر ہوئی ہے دی جائے۔ لیکن یہ خیال رہے کہ ان دو عددوں میں سے اس سے تقسیم کیا جائے کہ کوئی عدد باقی نہ رہے یا رہے تو نو سے زیادہ نہ ہو۔ پس جب کسی کے پاس ستر گائے ہوں تو اسے چاہیئے کہ تیس اور چالیس دونوں سے حساب کرے اور تیس کے لیے ایک بچھڑا دے جو دوسرے سال میں داخل ہو چکا ہو اور چالیس کے لیے ایک بچھڑی دے جو تیسرے سال میں داخل ہو چکی ہو اور اگر اس عدد کو جب صرف تیس سے تقسیم کیا جائے تو پھر دو تیس نکلیں گے اور دس گائے زیادہ رہ جائیں گی جو درست نہیں ہے۔ لہٰذا اس عدد کو دونوں سے تقسیم کیا جائے۔

گوسفند کا نصاب

مسئلہ ۱۹۲۱ - گوسفند (بھیڑیں) کے لیے پانچ نصاب ہیں۔ پہلا نصاب چالیس ہے۔ اور اس کی زکات ایک گوسفند اور جب تک کسی کے پاس چالیس گوسفند (بھیڑیں) نہ ہوں گی تب تک اس پر زکواۃ واجب نہیں ہوگی۔ دوسرا نصاب ایک سو اکیس اور اس کی زکواۃ دو گوسفند۔ تیسرا نصاب دو سو ایک اور اس کی زکواۃ تین بھیڑیں ہے۔ چوتھا نصاب، تین سو ایک اور اس کی زکواۃ چار گوسفند ہے۔ پانچواں نصاب، چار سو یا اس سے زیادہ جتنا عدد ہو۔ اسے سو پر تقسیم کرکے ہر سو کے پیچھے ایک گوسفند دیا ہوگا گوسفند کی زکواۃ انہیں گوسفندوں سے دینی ضروری نہیں ہوتی۔ بلکہ کسی دوسرے گوسفند (بھیڑ) وغیرہ کو بھی ان کی جگہ دے سکتا ہے بلکہ ان کی قیمت کے مطابق جو جنس یا نقدی چاہے بھی دے سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۹۲۲ - دو نصابوں کے درمیان والے عدد پر زکواۃ واجب نہیں ہوتی۔ پس جب کسی کے پاس پہلے نصاب سے گوسفند زیادہ ہو جائیں اور ابھی دوسرے نصاب تک نہ پہنچی ہوں تو اس پر صرف پہلے نصاب کی زکواۃ واجب ہوگی۔ اور وہ گوسفند جو چالیس سے زیادہ ہیں اور دوسرے نصاب سے کم ہیں ان پر زکواۃ واجب نہیں ہوگی۔ اسی طرح ہر نصاب کے درمیان والے عدد پر زکواۃ واجب نہیں

مسئلہ ۱۹۲۳ - جب گائے یا گوسفند یا اونٹ نصاب تک پہنچ جائیں تو ان کی زکواۃ واجب ہے خواہ سب نر ہوں یا مادہ یا بعض نر ہوں اور بعض مادہ۔

مسئلہ ۱۹۲۴ - زکواۃ میں گائے اور بھینس ایک چیز ہیں۔ یعنی بھینسوں اور گائے کو ملا کر زکواۃ کے واجب ہونے میں لحاظ کیا جانا چاہیئے۔ اور ان کا نصاب وغیرہ اور زکوات ایک جیسا ہے۔ اور اونٹ کی سب قسمیں عربی، غیر عربی بھی برابر ہیں۔ گوسفند میں بھیڑ بکری اور جو ان کی قسمیں ہوتی ہیں سب برابر ہیں۔ اور ان کا وہی گوسفند والی زکواۃ و نصاب ہے۔

مسئلہ ۱۹۲۵ - اگر زکواۃ میں بھیڑ دے تو احتیاط واجب اس میں ہے کہ وہ کم از کم دوسرے سال میں داخل ہو چکی ہو۔ اور اگر بکری زکواۃ میں دے تو اس میں احتیاط یہ ہے کہ وہ تیسرے سال میں داخل ہو چکی ہو۔

مسئلہ ۱۹۲۶ - جب ایسی بھیڑ بکری زکواۃ میں دینا چاہے کہ جس کی قیمت اس کی دوسری بھیڑ و بکریوں سے کچھ کم ہو تو کوئی حرج نہیں لیکن اس کے لیے بہتر یہی ہے کہ ایسی بھیڑ بکری زکواۃ میں دے کہ جس کی قیمت اس کی باقی ساری بھیڑ بکریوں سے زیادہ ہو۔ یہی حکم گائے، بھینس، اونٹوں میں بھی ہے۔

مسئلہ ۱۹۲۷ - جب کئی ایک آدمی گوسفندوں میں شریک ہوں تو جس کا حصہ کسی نصاب تک ہو اس پر زکواۃ واجب ہے اور جس کا حصہ نصاب تک نہ پہنچے اس پر زکواۃ واجب نہ ہوگی۔

مسئلہ ۱۹۲۸ - جب کسی آدمی کے پاس چند جگہوں پر گائے یا اونٹ یا گوسفند ہوں تو اگر ساری جگہوں کی گائیں یا اونٹ یا بھیڑیں نصاب تک ہو جائیں تو پھر اس پر ان کی زکواۃ دینی واجب ہوگی۔

مسئلہ ۱۹۲۹ - اگر گائے بھیڑ، اونٹ بیمار یا عیب والے ہوں تو بھی ان کی زکواۃ واجب ہے۔

مسئلہ ۱۹۳۰ - اگر کسی کے پاس سب اونٹ یا گائے یا بھیڑیں عیب والی یا بیمار یا بوڑھی ہوں تو وہ ان کی زکواۃ انھیں سے دے سکتا ہے۔ لیکن اگر کسی کے پاس اکثر اونٹ یا گائے یا بھیڑیں تو ٹھیک ہوں، لیکن ایک دو بیمار یا عیب دار یا بوڑھی ہوں تو پھر ان کی زکواۃ میں بوڑھے اور عیب والے اور بیمار نہیں دے سکتا بلکہ اگر کافی سارے صحیح اور کافی سارے بیمار یا عیب دار یا بوڑھے ہوں تو بھی احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ان کی زکواۃ میں صحیح سالم جوان دے۔

مسئلہ ۱۹۳۱ - اگر کسی نے گیارہ مہینے تمام ہونے سے پہلے اونٹ یا گائے یا بھیڑوں کو کسی دوسری چیزوں کے ساتھ عوض کر لیا ہو۔ یا جو نصاب اس کے پاس ہے اتنی مقدار دوسرے اونٹ یا گائے یا بھیڑیں اس نصاب کے عوض خرید کرے مثلاً چالیس موجودہ بھیڑیں دے کر دوسری کوئی چالیس بھیڑیں کسی سے عوض کر لے تو پھر اس پر اس صورت میں زکواۃ واجب نہ ہوگی۔ کیونکہ ایک نصاب اس کے پاس پورا سال نہیں رہا۔

مسئلہ ۱۹۳۲ - جس شخص کو گائے یا گوسفند یا اونٹ کی زکواۃ دینی ہو اور اس نے ان کی زکواۃ کسی اور چیز سے اس کی قیمت کے برابر دے دی ہو اور وہ نصاب اس کے پاس ویسے کا ویسا باقی رہا ہو، تو جب تک وہی نصاب اس کے پاس رہے گا اس پر ہر سال اسے زکواۃ دینی ہوگی۔ مثلاً جس کے پاس چالیس بھیڑیں ہوں اور اس نے ان کی زکواۃ ان میں سے کوئی بھیڑ نہ دی ہو بلکہ اس کی قیمت کے برابر کوئی مال زکواۃ میں دے دیا ہو تو پھر جب تک یہ چالیس بھیڑیں اسی طرح اس کے پاس باقی رہیں گی اسے ان پر ہر سال

زکواۃ دینی پڑے گی۔ البتہ اگر خود انہیں بھیڑوں میں سے کوئی بھیڑ زکواۃ میں دے دی ہو اور اس کی وجہ سے کل بھیڑیں چالیس سے کم رہ گئی ہوں تو پھر اس پر ان کی زکواۃ جب تک چالیس بھیڑیں نہ ہوں گی اگلے سالوں میں زکواۃ واجب نہ ہو گی۔

زکواۃ کہاں خرچ کی جائے؟

مسئلہ ۱۹۳۳۔ زکواۃ کے مال کو آٹھ جگہوں پر خرچ کیا جاسکتا ہے۔ اوّل۔ فقیر پر۔ اور فقیر سے مراد ہر وہ شخص ہے کہ جس کے پاس اپنے اور اپنے اہل وعیال کے سال کے اخراجات نہ ہوں پس جس شخص کے پاس کوئی ہنر یا سرمایہ یا جائداد ایسی موجود ہو کہ جس سے وہ اپنے سال کے اخراجات پورے کر سکتا ہے تو وہ شخص فقیر نہیں اسے زکواۃ نہیں دی جاسکتی۔

دوئم۔ مسکین پر۔ اور مسکین وہ شخص ہے کہ جو فقیر سے زندگی سخت تر گزار رہا ہو۔

سوئم۔ وہ شخص جو امام علیہم السلام یا نائب امام کی طرف سے مامور ہو کہ وہ زکواۃ کو اکٹھا کر کے امام یا نائب امام تک پہنچائے یا فقراء پر خرچ کرے تو اسے زکواۃ کا مال دیا جاسکتا ہے۔

چہارم۔ ان کافروں کو دی جاسکتی ہے۔ کہ اگر انھیں زکوات ملے تو وہ اسلام کی طرف میلان پیدا کریں گے یا مسلمانوں کو جنگ کی حالت میں مدد دیں گے۔

پنجم۔ غلاموں کو زکوات سے خرید کر کے آزاد کر دینا۔

ششم۔ اس مقروض کو زکوات دی جاسکتی ہے کہ جو اپنے قرض کے ادا کرنے پر قدرت نہ رکھتا ہو۔

ہفتم۔ اللہ کے راستے میں زکوات خرچ کی جاسکتی ہے۔ اللہ کے راستے سے مراد ہر وہ کام ہے کہ جس کا دینی فائدہ عام لوگوں کو پہنچے۔ مثل مسجد بنانا، دینی مدرسہ جاری کرنا کہ جس میں علوم دینی پڑھائے جاتے ہوں، وغیرہ وغیرہ۔

ہشتم۔ ابن السبیل پر زکوات خرچ ہو سکتی ہے۔ اور اس سے مراد ہر وہ مسافر ہے کہ جو سفر میں بے خرچ ہو چکا ہو۔ جس کی تفصیل آگے بیان ہو گی۔

مسئلہ ۱۹۳۴۔ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ فقیر اور مسکین کو اس کے اور اس کے بال بچوں کے

اخراجات ایک سال سے زیادہ کے نہ دیئے جائیں۔ اور اگر ان کے پاس کچھ ماہ کے اخراجات پہلے موجود ہوں تو پھر ان کو صرف بقایا مہینوں کے جو سال سے باقی رہیں گے اخراجات دیئے جائیں۔

مسئلہ ۱۹۳۵ - جس شخص کے پاس سال کے اخراجات موجود تھے لیکن اس نے ان سے کچھ روپیہ خرچ کر لیا ہے اور اب اسے شک ہے کہ جو روپیہ اس کے پاس موجود ہے وہ سال کے اخراجات کے لیے کافی ہوگا یا نہ تو ایسا شخص زکواۃ نہیں لے سکتا۔

مسئلہ ۱۹۳۶ وہ ہنر یا جائداد یا تجارت رکھنے والا انسان کہ جس کے اخراجات ان کاموں سے پورے نہ ہوتے ہوں تو وہ اپنے بقایا اخراجات کے لیے جو ان سے پورے نہیں ہوتے زکوات سے لے سکتا ہے۔ اور اس پر یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ اپنے سال کے اخراجات کے لیے اصل سرمایہ جو راس المال ہے سے خرچ کرے۔ بلکہ سال کی کمی کو زکوات سے لے اور اصل سرمایہ محفوظ رکھتے ہوئے اپنے کام کو باقی رکھے۔

مسئلہ ۱۹۳۷ وہ فقیر کہ جس کے پاس اپنے سال کے اخراجات موجود نہ ہوں اگر اس کا اپنا مکان یا کوئی سواری کے لیے چیز مثل گھوڑے، موٹر کار وغیرہ اس کے پاس موجود ہو تو پھر بھی وہ زکواۃ لے سکتا ہے۔ جب کہ وہ رہائش کے لیے یا سوار ہونے کے لیے ان چیزوں کی طرف محتاج ہو۔ یا اس کی عزت و شان ان چیزوں کے رکھنے کی محتاج ہو۔ اسی طرح اگر اس کے پاس گھر میں برتن، فرش، گرمی و سردی کا لباس و دیگر گھر کا سامان موجود ہو۔ اور وہ شخص اپنی عزت و شان کے لحاظ سے ان کا محتاج ہو تو بھی وہ زکوات لے سکتا ہے۔ بلکہ اگر کسی فقیر کے پاس ایسی ضروری چیزیں موجود نہ ہوں تو وہ زکواۃ کے مال سے ان کو خرید بھی سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۹۳۸ - جس فقیر کے لیے کسی ہنر کا یاد کرنا مشکل نہ ہو تو اسے بنا بر احتیاط واجب چاہیئے کہ وہ جا کر کسی ہنر کو یاد کرے اور زکواۃ سے اخراجات نہ لے۔ البتہ وہ ہنر کے سیکھنے کے زمانہ میں اپنے اخراجات زکواۃ سے لے سکتا ہے جب کہ اس کے پاس اتنے زمانے کے اخراجات موجود نہ ہوں۔

مسئلہ ۱۹۳۹ - جو شخص کسی زمانہ میں فقیر تھا اور اب وہ اپنے آپ کو فقیر کہتا ہے تو اسے زکواۃ دی جا سکتی ہے۔ اگرچہ اس کے اب کے کہنے سے کسی کو اس کے فقیر ہونے کا اطمینان بھی نہ ہو رہا ہو۔

مسئلہ ۱۹۴۰ ۔ جو شخص کسی زمانہ میں فقیر نہ تھا، لیکن اب وہ اپنے آپ کو فقیر کہتا ہے یا جس کے متعلق معلوم نہ ہو کہ یہ فقیر تھا یا نہ اور اب فقیر ہے یا نہ اگر کسی شخص کو اس کے کہنے سے اطمینان پیدا نہ ہو سکے تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اسے اس حالت میں زکواۃ نہ دے۔

مسئلہ ۱۹۴۱ ۔ جب کسی شخص نے کسی فقیر کو قرض دیا ہو تو وہ اس کے قرض کو اپنی زکواۃ سے جو اس پر دینی واجب ہے وضع (یعنی منہا) کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۹۴۲ ۔ جب کوئی فقیر مر جائے اور وہ اتنا مال چھوڑ جائے کہ جس سے اس کا قرض ادا کیا جا سکے تو قرضخواہ اپنے ایسے قرض کو زکواۃ سے وضع (منہا) کر سکتا ہے۔ لیکن اگر اس نے اتنا مال چھوڑا ہو کہ جس سے اس کا قرض ادا کیا جا سکتا ہے لیکن اس کے وارث اس کے قرض کو اس کے مال سے ادا نہیں کرتے یا کسی وجہ سے وہ شخص اپنے قرض کو ان سے نہیں لے سکتا تو پھر اس صورت میں احتیاط واجب اسی میں ہے کہ وہ اپنا قرض زکواۃ سے وضع (منہا) نہ کرے۔

مسئلہ ۱۹۴۳ ۔ جب انسان کسی فقیر کو زکواۃ دے رہا ہے تو اسے یہ کہنا ضروری نہیں کہ یہ مال زکواۃ کا ہے۔ بلکہ اگر کوئی مستحق ایسا شریف النفس انسان ہو کہ زکواۃ لینے سے حیا کھاتا ہو تو زکواۃ دینے والے کے لیے مستحب ہے کہ وہ یہ ظاہر کرے کہ اسے ہدیہ وغیرہ دیا جا رہا ہے، لیکن وہ اپنے دل میں نیت زکواۃ کی کرے۔

مسئلہ ۱۹۴۴ ۔ جب کسی نے کسی شخص کو فقیر سمجھتے ہوئے زکواۃ دے دی ہو لیکن اسے بعد میں معلوم ہو کہ وہ فقیر نہ تھا یا مسئلہ کی جہالت اور نہ جاننے کی وجہ سے کہ زکواۃ محتاج کو دی جانی چاہیئے کسی غیر محتاج کو زکواۃ دے دے اور اسے بعد میں مسئلہ معلوم ہو کہ ایسے شخص کو تو زکواۃ نہیں دی جا سکتی تو ان دونوں صورتوں میں اگر زکواۃ کا مال بعینہٖ اس شخص کے پاس موجود ہو تو وہ مال اس شخص سے واپس لے کر کسی مستحق کو دے دینا چاہیئے۔ اور اگر اس کے پاس وہ مال بعینہٖ موجود نہ ہو لیکن اسے اس مال کے لینے کے وقت یہ خبر تھی کہ اسے یہ مال زکواۃ سے دیا جا رہا ہے تب بھی اس سے اس کا عوض لے کر کسی فقیر کو دے دیا جائے اور اگر اسے یہ خبر نہ تھی کہ یہ مال زکواۃ سے دیا جا رہا ہے اور وہ مال کو خرچ کر چکا ہو تو پھر دوبارہ وہ شخص کہ جس پر زکواۃ واجب تھی اتنا مال پھر کسی مستحق کو دے اور جسے اشتباہ میں زکواۃ دے چکا ہے اس سے کسی چیز

کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔

مسئلہ ۱۹۴۵ ۔ جو شخص کسی کا مقروض ہو اور وہ اپنے قرض کو ادا نہ کرسکتا ہو اگرچہ اس کے پاس اپنے سال کے اخراجات موجود ہوں تو بھی وہ زکواۃ سے کر اپنا قرض ادا کرسکتا ہے۔ لیکن یہ تب جائز ہے جب کہ اس نے جو قرض لیا تھا اسے معصیت میں خرچ نہ کیا ہو یا اگر معصیت میں خرچ کیا ہو تو پھر اس معصیت سے توبہ کرچکا ہو۔

مسئلہ ۱۹۴۶ ۔ جب کسی نے زکواۃ ایسے شخص کو دے دی ہو جو مقروض تھا اور قرض کے ادا کرنے پر قدرت نہیں رکھتا تھا لیکن اسے زکواۃ دے چکنے کے بعد علم ہو جائے کہ اس نے قرض کو لے کر معصیت میں خرچ کیا تھا اگر تو وہ شخص فقیر ہو تو پھر اسے جو زکواۃ دی ہے اسے اپنے قرض میں وضع کرسکتا ہے لیکن احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اگر اس نے اس گناہ سے کہ جس میں قرض لے کر خرچ کیا تھا ابھی تک توبہ نہ کی ہو تو ایسے قرض کو زکواۃ سے وضع نہ کرے۔

مسئلہ ۱۹۴۷ ۔ جب کسی نے ایسے شخص کو قرض دیا ہو کہ جو اپنے قرض کو ادا نہیں کرسکتا تو وہ اپنے قرض کو اپنی زکواۃ سے وضع (منہا) کرسکتا ہے اگرچہ وہ فقیر بھی نہ ہو۔

مسئلہ ۱۹۴۸ ۔ جس مسافر کا خرچ ختم ہو چکا ہو یا اس کی سواری چلنے سے رہ گئی ہو اور وہ اپنے آپ کو کسی سے قرض لے کر یا کوئی چیز فروخت کرکے وطن تک نہ پہنچا سکتا ہو تو وہ زکواۃ لے سکتا ہے اگرچہ اپنے وطن میں وہ فقیر نہ ہو ہاں اگر وہ وطن سے پہلے کسی جگہ پر قرض لے کر یا کوئی چیز بیچ کر اپنے آپ کو وطن تک پہنچا سکتا ہے تو پھر وہ اتنی مقدار زکواۃ سے لے کہ جو اسے ایسی جگہ جو وطن سے پہلے ہے پہنچا سکے اور اس سے زیادہ زکواۃ سے لینا اس کے لیے جائز نہیں۔

مسئلہ ۱۹۴۹ ۔ جب کسی مسافر نے خرچ ختم ہونے کی وجہ سے زکواۃ سے کچھ روپیہ وغیرہ لیا ہو اور وہ جب وطن میں پہنچے تو اس کے پاس زکواۃ سے کچھ مقدار مال زیادہ بچ جائے تو اسے چاہیئے کہ وہ باقی ماندہ مال حاکم شریعت کو جا کر دے اور اسے کہہ دے کہ یہ زکواۃ کا مال ہے۔

ان لوگوں کے شرائط جو زکواۃ کے مستحق ہیں:۔

مسئلہ ۱۹۵۰ ۔ جسے زکواۃ دی جائے وہ شیعہ اثنا عشری ہو۔ پس اگر کسی شخص کو شیعہ اثنا عشری سمجھ

کر زکواۃ دے دی جائے اور بعد میں معلوم ہو جائے، کہ وہ شیعہ نہ تھا تو پھر دوبارہ زکواۃ کسی شیعہ اثنا عشری کو دینی چاہیئے۔

مسئلہ ۱۹۵۱ ۔ جب کوئی بچہ یا دیوانہ شیعہ فقیر ہو تو اس کے ولی کو اس کے خرچ کے لیے زکواۃ دی جا سکتی ہے۔ اور اس میں نیت یہ کرے کہ یہ مال اس بچہ یا دیوانہ کا ملک قرار دے رہا ہے۔

مسئلہ ۱۹۵۲۔ جب کسی بچے یا دیوانہ کا کوئی شرعی ولی موجود نہ ہو تو پھر خود شخص یا کسی دوسرے امین شخص کے واسطے سے اس کے اخراجات کو زکواۃ سے خرچ کرتا رہے لیکن جب زکواۃ اس کے کسی خرچ پر دے رہا ہے اس وقت زکواۃ کی نیت کرے۔

مسئلہ ۱۹۵۳ ۔ جو فقیر گدائی کرتے پھرتے ہوں ان کو بھی زکواۃ دی جا سکتی ہے۔ لیکن اس شخص کو زکواۃ نہ دی جائے جو اسے معصیت میں خرچ کرے گا۔

مسئلہ ۱۹۵۴۔ جو شخص کھلم کھلا گناہ کبیرہ کو بجا لاتا ہو، احتیاط واجب اس میں ہے کہ اسے زکواۃ نہ دی جائے

مسئلہ ۱۹۵۵ ۔ جو شخص مقروض ہو اور وہ اپنا قرض ادا نہ کر سکتا ہو تو اسے زکواۃ دی جا سکتی ہے اگرچہ اس کے اخراجات زکواۃ دینے والے پر ہی واجب کیوں نہ ہوں۔

مسئلہ ۱۹۵۶۔ ایسے اشخاص کے اخراجات کے لیے جو اولاد وغیرہ کی طرح ہوں زکواۃ نہیں دی جا سکتی کہ جن کے اخراجات خود انسان پر واجب ہیں۔ ہاں اگر وہ ان کے اخراجات دینے بند کر دے تو دوسرے لوگ انھیں زکواۃ دے سکتے ہیں۔

مسئلہ ۱۹۵۷۔ اگر انسان اپنے لڑکے کو زکواۃ دے تاکہ وہ اس زکواۃ کو اپنی بیوی یا نوکر پر خرچ کرے تو پھر دے سکتا ہے۔ اور اس میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۹۵۸۔ اگر کسی کے لڑکے کو دینی کتابوں کی ضرورت ہو تو پھر باپ اسے کتابوں کے خریدنے کے لیے زکواۃ دے سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۹۵۹۔ باپ اپنے لڑکے کو بیوی کرنے کے لیے زکواۃ دے سکتا ہے۔ اسی طرح لڑکا بھی باپ

کو دوسری عورت کرنے کے لیے اپنی زکواۃ دے سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۹۶۰۔ ایسی عورت کو کہ جس کا شوہر اس کے اخراجات دیتا ہے یا شوہر اخراجات تو نہیں دیتا لیکن اسے اخراجات دینے پر مجبور کیا جا سکتا ہے زکواۃ نہیں دی جا سکتی۔

مسئلہ ۱۹۶۱۔ اس عورت کو کہ جس سے کسی نے نکاح متعہ کیا ہوا ہے جب کہ وہ فقیر اور محتاج ہو تو متعہ کرنے والا اور دوسرے انسان اس کو زکواۃ دے سکتے ہیں۔ لیکن اگر اس عورت نے نکاح متعہ میں یہ شرط کر دی ہو کہ وہ اس کے اخراجات بھی دے یا اس عورت کے اخراجات کسی دوسرے سبب سے اس پر واجب ہوں تو جب تک اس کے اخراجات دینے پر وہ قدرت رکھتا ہے اسے زکواۃ نہیں دے سکتا۔

مسئلہ ۱۹۶۲۔ بیوی اپنی زکواۃ اپنے شوہر کو جب کہ وہ فقیر ہو دے سکتی ہے۔ اگرچہ اس کا شوہر اسی زکواۃ کو لینے کے بعد خود اسی عورت کے اخراجات پر بھی خرچ کرے۔

مسئلہ ۱۹۶۳۔ سید کو غیر سید کی زکوات نہیں دی جا سکتی۔ البتہ اگر خمس سے جو اُن کا حق ہے یا کسی دوسرے ذریعہ سے اس کے اخراجات پورے نہ ہوتے ہوں اور وہ زکواۃ لینے پر بھی مجبور ہو تو پھر وہ غیر سید کی زکواۃ لے سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۹۶۴۔ جس شخص کے متعلق معلوم نہ ہو کہ وہ سید ہے یا غیر سید تو اسے زکواۃ دی جا سکتی ہے۔

زکواۃ کی نیّت

مسئلہ ۱۹۶۵۔ زکواۃ کو دینے میں انسان کی نیت یہ ہو کہ میں اللہ کے فرمان کی بجاآوری کے لیے زکواۃ دے رہا ہوں۔ اور اسی چیز کو قصدِ قربت کہتے ہیں۔ اور زکواۃ دینے میں معین کرے کہ یہ مال کی زکواۃ ہے یا فطرہ کی۔ لیکن اگر گندم اور جَو کی زکواۃ واجب ہو تو اس کے ادا کرنے کے وقت یہ معین کرنا ضروری نہیں کہ یہ گندم کی زکواۃ ہے یا جَو کی۔

مسئلہ ۱۹۶۶۔ جب انسان پر کئی ایک مال کی زکواۃ واجب ہو اور وہ کچھ مال زکواۃ میں دے دے لیکن ان میں کسی خاص مال کے زکواۃ کی نیت نہ کرے تو پھر جو مال دیا ہے اگر تو وہ ان کی کسی جنس میں سے

ہو کہ جس پر زکواۃ واجب تھی تو وہ اسی مال کی زکواۃ شمار ہو جائے گی۔ اور اگر وہ مال کسی ایک کی جنس میں سے نہ ہو تو پھر اس مال کی مقدار سب مال کی زکواۃ پر تقسیم کی جائے گی۔ مثلاً جب کسی پر چالیس گوسفند کی زکواۃ واجب ہو۔ اور پندرہ مثقال سونے کی بھی زکواۃ دینی ہو۔ اگر وہ ایک گوسفند زکواۃ میں بغیر ان دو مالوں کی نیت کے دے دے تو وہ ان چالیس گوسفند کی ہی زکواۃ شمار ہو گی۔ اور اگر وہ کچھ مقدار چاندی کی زکواۃ میں بغیر کسی کی نیت کے دے تو پھر وہ مقدار چالیس گوسفند اور پندرہ مثقال سونے دونوں کی زکواۃ شمار ہو گی۔

مسئلہ ۱۹۶۷ - جب کوئی شخص وکیل کرے کہ وہ اس کی زکواۃ جا کر مستحقین وغیرہ کو دے تو اسے جب وہ وکیل کو زکواۃ کا مال دے رہا ہے بنا بر احتیاط واجب ہے کہ یہ نیت کرے کہ یہ مال زکواۃ کا ہے جو وکیل بعد میں فقیر وغیرہ کو دے گا۔ اور وکیل کو بھی جب وہ فقیر کو زکواۃ دینے لگے مالک کی طرف سے زکواۃ کی نیت کرنی چاہیئے۔

مسئلہ ۱۹۶۸ - اگر مالک یا اس کا وکیل قصد قربت کے بغیر فقیر کو زکواۃ دے دیں اور ابھی وہ مال فقیر کے پاس باقی موجود ہو کہ مالک اس میں زکواۃ کی نیت کرے تو پھر وہ زکواۃ میں حساب ہو جائے گا۔

زکواۃ کے متفرّق مسائل

مسئلہ ۱۹۶۹ - جب گندم اور جو کے دانوں کو علیحدہ کر دیا جاتا ہے اسی وقت اس کی زکواۃ فقیر کو دے دینی چاہیئے۔ یا علیحدہ کر دینی چاہیئے۔ اسی طرح جب کھجور اور انگور کے خشک ہو جانے کا وقت آجائے تو اس کی زکواۃ بھی اسی وقت فقیر کو دے دینی چاہیئے یا زکواۃ کی مقدار کو اس سے علیحدہ کر لینا چاہیئے۔ اسی طرح سونے چاندی، گائے، گوسفند، اونٹ پر جب گیارہ مہینے پورے ہو جائیں تو اس کی زکواۃ اسی وقت یا فقیر کو دے دے یا علیحدہ کر لے۔ البتہ کسی خاص فقیر کے آنے کا منتظر ہو یا وہ ایسے فقیر کو زکواۃ دینا چاہتا ہو کہ جو دوسروں پر خاص برتری و فوقیت رکھتا ہے تو پھر اس کے لیے جائز ہے کہ وہ زکواۃ کے مال کو اس کے آنے تک علیحدہ نہ کرے۔

مسئلہ ۱۹۷۰ - جب زکواۃ کا مال علیحدہ کر لے تو اس پر واجب نہیں کہ وہ اسے فوراً مستحقین تک پہنچائے البتہ اگر کسی کو زکواۃ آسانی سے پہنچا سکتا ہے تو پھر اس کے لیے احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ ایسے شخص

کو زکواۃ دینے میں دیر نہ کرے۔

مسئلہ ۱۹۷۱ ۔ جب کوئی شخص مستحق کو زکواۃ پہنچا سکتا تھا لیکن اس کی کوتاہی کی وجہ سے زکواۃ کا مال تلف ہو جائے تو اسے دوبارہ اتنی مقدار زکواۃ دینی چاہیئے۔

مسئلہ ۱۹۷۲ ۔ جب کوئی شخص زکواۃ مستحق کو دے سکتا تھا لیکن اس نے اسے نہ دی ہو اور پھر بغیر اس کی کوتاہی کی وجہ سے وہ زکواۃ تلف ہو جائے، اگر تو زکواۃ دینے میں اتنی تاخیر کی گئی ہو کہ نہ کہا جا سکے کہ اس نے زکواۃ فوراً ادا کی ہے تو پھر اسے اس زکواۃ کا عوض دوبارہ دینا پڑے گا۔ اور اگر اتنی تاخیر واقع نہ ہوئی ہو مثلاً دو تین گھنٹے دیر کی ہو اور وہ انہیں گھنٹوں میں تلف ہو جائے، اگر تو مستحق اسی وقت حاضر تھا اور اس نے اسے باوجود موجود ہونے کے زکواۃ نہ دی ہو تو بھی پھر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس کا عوض دوبارہ دے۔ اور اگر کوئی مستحق اس وقت موجود نہ تھا تو پھر اس پر اس تلف ہوئی زکواۃ کا کوئی عوض دینا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۹۷۳ ۔ جب مال کی زکواۃ خود اسی سے علیحدہ کر دی گئی ہو تو پھر وہ اپنے باقی مال میں تصرف کر سکتا ہے۔ اور اگر خاص مال کی زکواۃ کسی دوسرے مال سے علیحدہ کر دی ہو تو پھر وہ اس تمام مال میں کہ جس پر زکواۃ واجب تھی تصرف کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۹۷۴ ۔ جب کسی مال کی زکواۃ علیحدہ کر کے رکھ دی گئی ہو تو پھر وہ اسے اٹھا کر اس کی جگہ کوئی دوسرا مال رکھ کر اپنے مصارف میں نہیں لا سکتا۔

مسئلہ ۱۹۷۵ ۔ جب زکواۃ کے مال سے کچھ منفعت حاصل ہوئی ہو تو وہ نفع بھی فقراء کا مال ہوگا مثلاً زکواۃ کی گوسفند سے بچہ پیدا ہوا ہو تو وہ بچہ بھی فقیروں کا ہوگا۔

مسئلہ ۱۹۷۶ ۔ جب زکواۃ کا مال علیحدہ کر رہا ہو، اسی وقت کوئی مستحق موجود ہو تو بہتر یہی ہے کہ وہ مال اس مستحق کو دے دیا جائے۔ مگر جب اس کی نگاہ ایسے آدمی پر ہو کہ اسے زکواۃ دینا کسی وجہ سے زیادہ بہتر ہو تو پھر وہ مستحق موجود کو نہ دے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۹۷۷ ۔ اگر حاکم شرعیت کی اجازت کے بغیر زکواۃ کے مال سے تجارت کر لے۔ اگر تو اس تجارت میں نقصان ہو جائے تو اس نقصان کو زکواۃ کے مال سے کم نہیں کیا جا سکتا۔ اور اگر

اسے تجارت میں منفعت ہو تو پھر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ وہ منفعت بھی زکواۃ کے مستحق کو دے دے۔

مسئلہ ۱۹۷۸ ۔ زکواۃ کے واجب ہونے سے پہلے اگر کوئی مال زکواۃ کی نیت سے کسی کو دے دے تو وہ زکواۃ سے شمار نہ ہوگا۔ البتہ اگر زکواۃ کے واجب ہو چکنے کے بعد وہ اس چیز کو جو فقط زکواۃ کی نیت سے فقیر کو دے چکا تھا اور وہ چیز ابھی تک باقی ہو اور وہ شخص بھی ابھی تک فقیر ہو تو اسے زکواۃ کی نیت کرکے زکواۃ سے شمار کر سکتا ہے

مسئلہ ۱۹۷۹ جب کسی فقیر کو معلوم ہو کہ فلاں انسان پر زکواۃ واجب نہیں لیکن وہ اس سے کچھ مال زکواۃ کی بابت لے لے اور وہ مال اس کے پاس سے تلف ہو جائے، پس جب کبھی اس انسان پر زکواۃ واجب ہو جائے اگر وہی فقیر اس وقت تک بھی فقیر ہی باقی ہو تو وہ اس چیز کے عوض کہ جس کو فقیر تلف کر چکا ہے زکواۃ سے حساب کر سکتا ہے

مسئلہ ۱۹۸۰ ۔ جب کسی فقیر کو یہ علم نہ ہو کہ فلاں پر زکواۃ واجب نہیں ہوتی، اگر وہ کوئی چیز اس سے زکواۃ کی بابت سے لے اور وہ اس کے نزدیک تلف ہو جائے تو پھر وہ فقیر اس چیز کا ضامن نہ ہوگا اور اس کا مالک اس کو زکواۃ سے بھی حساب نہیں کر سکے گا۔

مسئلہ ۱۹۸۱ ۔ مستحب ہے کہ گائے، گوسفند اور اونٹوں کی زکواۃ آبرو مند محتاج انسان کو دی جائے زکواۃ دینے میں اپنے رشتہ دار محتاجوں کو اور صاحب علم و کمال کو جاہلوں پر اور ان لوگوں کو جو کسی سے نہیں مانگتے، مانگنے والوں پر ترجیح دے۔ لیکن اگر کسی فقیر کو کسی دوسری وجہ سے زکواۃ دینا بہتر ہو تو پھر مستحب یہی ہے کہ ایسے فقیر کو زکواۃ دی جائے۔

مسئلہ ۱۹۸۲ ۔ واجب زکواۃ کو عام لوگوں کے سامنے کھلم کھلا دینا مستحب ہے۔ البتہ صدقہ کو چھپا کر دینا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۹۸۳ ۔ جب کسی شہر میں زکواۃ کا کوئی مستحق موجود نہ ہو اور دوسری جگہیں کہ جہاں زکواۃ خرچ کی جا سکتی ہے بھی موجود نہ ہوں اور اسے یہ امید بھی نہ ہو کہ اس شہر میں کوئی مستحق مل سکے گا تو اس وقت وہ زکواۃ کو اس شہر سے دوسرے شہر کی طرف لے جا سکتا ہے تاکہ اسے مستحق یا دوسری

کسی جگہ پر خرچ کر سکے بلکہ لے جانے کے مخارج بھی زکواۃ سے وضع (منہا) کر سکتا ہے۔ اور اگر زکواۃ اس سے لے جانے کی حالت میں تلف ہو جائے تو اس کا وہ ضامن بھی نہ ہوگا۔ یعنی اسے دوبارہ اتنی مقدار زکواۃ میں دینی واجب نہ ہوگی۔

مسئلہ ۱۹۸۴ ۔ جب کسی شہر میں مستحق موجود ہو تو بھی اس شہر کی زکواۃ دوسرے شہر کی طرف لے جا سکتے ہیں۔ لیکن لے جانے کے مصارف زکواۃ سے وضع (منہا) نہیں کیے جائیں گے۔ اور اگر راستہ میں تلف ہو جائے تو اس کا ضامن بھی ہوگا۔ مگر جب کسی حاکم شرعیت کی اجازت سے دوسرے شہر لے گیا ہو اور تلف ہو جائے تو پھر اس کا ضامن نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۹۸۵ ۔ زکواۃ کے لیے گندم، جو، کشمش، کھجور کے وزن وغیرہ کرنے کی اجرت خود زکواۃ دینے والے پر ہے۔ زکواۃ سے کم نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۱۹۸۶ ۔ جس شخص پر دو مثقال ۱۵ نخود چاندی یا اس سے زیادہ زکواۃ میں دینی ہو تو اس کے لیے احتیاط واجب اس میں ہے کہ ایک فقیر کو دو مثقال پندرہ نخود سے کم نہ دے۔ اور اگر چاندی کے علاوہ کسی چیز کی زکواۃ دینی ہو اور وہ مقدار جو زکواۃ میں دینی ہے اس کی قیمت دو مثقال پندرہ نخود چاندی کے برابر ہو تو پھر بھی احتیاط واجب یہی ہے کہ اس سے کم ایک فقیر کو نہ دے۔

مسئلہ ۱۹۸۷ ۔ مکروہ ہے کہ انسان جس فقیر کو زکواۃ میں جب کوئی چیز دے دے اس سے دوبارہ وہی چیز فروخت کرنے کی اپنے پاس خواہش کرے۔ ہاں اگر خود مستحق اس چیز کو فروخت کرنا چاہے اور اس چیز کی جو قیمت ہے اتنی قیمت کوئی دے رہا ہو تو اس وقت زکواۃ دینے والے کو دوسروں پر ترجیح دے سکے۔

مسئلہ ۱۹۸۸ ۔ جب کوئی شخص شک کرے کہ وہ زکواۃ جو اس پر واجب ہو چکی تھی اس نے اسے ادا کیا ہے یا نہ تو اس پر واجب ہے کہ وہ اسے دوبارہ ادا کرے۔ اگرچہ وہ کئی سال پہلے کی زکواۃ کے متعلق ہی کیوں نہ شک کر رہا ہو۔

مسئلہ ۱۹۸۹ ۔ فقیر زکواۃ کی مقدار سے کم پر مصالحت نہیں کر سکتا۔ اسی طرح وہ کسی چیز کو اس کی قیمت سے زیادہ گراں بھی زکواۃ میں لینے کے وقت قبول نہیں کر سکتا۔ اور زکواۃ مالک سے لے کر اسے دوبارہ بھی نہیں بخش سکتا۔ البتہ جس شخص پر بہت زیادہ مقدار زکواۃ واجب ہو چکی ہو اور اب وہ فقیر و نادار ہو چکا ہو

کہ جس کی وجہ سے وہ اپنی سابقہ زکواۃ ادا نہ کر سکتا ہو۔ اگر وہ اس سے توبہ کرے تو پھر کوئی فقیر اس سے زکواۃ لے کر اسے بخش سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۹۹۰ - زکواۃ سے کوئی شخص قرآن یا مذہبی کتابیں یا دعائی کتابیں خرید کر کے وقف کر سکتا ہے۔ بلکہ اگر وہ کتابیں اپنی اولاد پر کہ جن کے اخراجات خود اس پر واجب ہیں زکواۃ سے خرید کر کے وقف کرے تو بھی کر سکتا ہے بلکہ ان کا متولی خود یا اپنی اولاد میں سے ایک کو بھی قرار دے سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۹۹۱ - کوئی انسان زکواۃ سے زمین یا جائداد خرید کر کے اپنی اولاد کو کہ جن کے اخراجات اس پر واجب ہیں وقف نہیں کر سکتا، کہ وہ بھی اس وقف کی آمدنی کو اپنے اخراجات میں کام لائیں۔

مسئلہ ۱۹۹۲ - کوئی شخص حج یا زیارات وغیرہ کے جانے کے لیے زکواۃ لے سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ پہلے اپنے سال کے اخراجات کے لیے زکواۃ لے چکا ہو تو پھر وہ دوبارہ حج یا زیارات کے لیے زکواۃ نہیں لے سکتا۔

مسئلہ ۱۹۹۳ - جب کوئی شخص کسی فقیر آدمی کو اپنی زکواۃ کے مستحقین کو دینے میں وکیل قرار دے تو وہ فقیر اگر جانتا ہو کہ وکیل کرنے والے نے اس کو علاوہ دوسرے فقراء کے دینے کے لیے اسے وکیل قرار دیا ہے۔ تو پھر وہ اپنے لیے اس زکواۃ سے کچھ نہیں لے سکتا اور اگر اسے یقین ہو کہ وکیل کرنے والے کا یہ قصد نہ تھا تو پھر وہ اپنے لیے بھی اس زکواۃ سے لے سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۹۹۴ - جب کسی فقیر کو گائے یا گوسفند یا اونٹ یا سونا چاندی زکواۃ میں دیے جائیں اور وہ اس کے پاس سال تک بقدر نصاب رہ جائیں اور دوسرے شرائط بھی موجود ہوں تو پھر اس فقیر کو بھی ایسے مال کی زکواۃ دینی واجب ہوگی۔

مسئلہ ۱۹۹۵ - جب دو آدمی مال میں شریک ہوں اور اس مال پر زکواۃ واجب ہو چکی ہو لیکن ان میں سے ایک آدمی نے اپنے حصّے کی زکواۃ ادا کر دی ہو اور اس کے بعد وہ مال آپس میں تقسیم کر لیں، جو شخص اپنے حصہ کی زکواۃ ادا کر چکا ہے اگر اسے علم ہو کہ اس کے دوسرے ساتھی نے اپنے حصّہ کی زکواۃ ادا نہیں کی تو وہ شخص اپنے حصہ کے مال میں جو اسے ملا ہے اور جس کی وہ زکواۃ بھی ادا کر چکا ہے تصرف کرنے میں اشکال ہے

مسئلہ ۱۹۹۶ - جس شخص نے خمس یا زکواۃ دینی ہو اور اس کو کچھ مال نذر اور کفارہ میں بھی دینا واجب ہو اور وہ کچھ مقروض بھی ہو۔ اگر وہ تمام کو ادا کرنے پر قدرت نہ رکھتا ہو تو پھر اگر وہ مال کہ جس پر خمس یا زکواۃ

واجب تھا بعینہٖ اس کے پاس موجود ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ خمس یا زکوٰۃ پہلے ادا کرے اور اگر وہ مال کہ جس پر خمس یا زکوٰۃ واجب تھا تلف ہو چکا ہو تو پھر وہ چاہے تو پہلے خمس یا زکوٰۃ ادا کرے یا کفارہ اور نذر اور قرض وغیرہ کو ادا کرے۔

مسئلہ ۱۹۹۷ ۔ جس شخص پر خمس یا زکوٰۃ واجب ہو اور اس پر کفارہ نذر وغیرہ بھی ہو اور وہ مقروض بھی ہو اگر ایسا شخص مر جائے اور اتنا مال نہ چھوڑ جائے کہ جس سے تمام کو ادا کیا جا سکے پس اگر وہ مال کہ جس پر خمس یا زکوٰۃ واجب تھا بعینہٖ چھوڑ کر مر جائے تو پہلے اس کا خمس یا زکوٰۃ ادا کرنا چاہیئے۔ اور باقی مال کہ اگر کچھ موجود ہو تو سب چیزوں پر جو اس پر واجب تھیں تقسیم کر کے جتنا ہو سکے ادا کیا جائے اور اگر وہ ایسا مال کہ جس پر خمس یا زکوٰۃ واجب تھی بعینہٖ نہ چھوڑ جائے تو پھر جو مال بھی وہ چھوڑ گیا ہے سب کو خمس، زکوٰۃ، قرض، نذر کفارہ وغیرہ پر تقسیم کر کے جتنا ہو سکتا ہے انہیں ادا کیا جائے۔ مثلاً اس نے چالیس روپیہ خمس دینا ہو اور بیس روپے کا مقروض تھا لیکن مرنے کے بعد اس کا سارا مال صرف تیس روپیہ بنتا ہو تو اس وقت اس سے بیس روپیہ خمس میں اور دس روپیہ اس کے قرض خواہ کو دیئے جائیں گے۔

مسئلہ ۱۹۹۸ ۔ جو شخص علم دین حاصل کر رہا ہو اگر وہ تحصیل علم کو چھوڑ کر اپنے معاش کے لیے کوئی کسب وغیرہ کر سکتا ہو تو اگر وہ علم جو وہ حاصل کر رہا ہے واجب یا مستحب ہو تو اسے اس کے باوجود بھی زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔ اور اگر اس علم کا حاصل کرنا نہ واجب ہو اور نہ ہی مستحب تو پھر ایسے شخص کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔

زکوٰۃ فطرہ

مسئلہ ۱۹۹۹ ۔ جب عید کی رات غروب کے وقت کوئی شخص بالغ، عاقل، ہوشیار، آزاد اور اپنے سال کے اخراجات رکھنے والا ہو تو اس پر واجب ہے کہ وہ اپنا اور ان لوگوں کا جو اس کے عیالات میں داخل ہیں اور اسی کے پاس خوراک کھاتے ہیں ہر ایک آدمی کے لیے ایک صاع جو تقریباً ساڑھے تین سیر بنتا ہے گندم یا جو یا کھجور یا کشمش یا چاول وغیرہ فطرہ میں کسی مستحق کو دے اور اگر ان کی قیمت بھی دینا چاہے تو وہ دے سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۰۰۰ - جس شخص کے پاس اپنے اور اپنے عیالات کے سال کے اخراجات موجود نہ ہوں اور اس کے پاس کوئی ایسا ذریعۂ تجارت و ہنر وغیرہ بھی نہ ہو کہ جس کی وجہ سے اس کے سال کے اخراجات نکل سکتے ہوں تو وہ شخص فقیر ہے اس پر فطرہ دینا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۰۰۱ - جب کوئی انسان غروب کے وقت عید کی رات کسی شخص کے [illegible] مہمان کوئی ہو جائے تو اسے ان آدمیوں کا کہ جنھوں نے عید کی رات کا کھانا اس کے [illegible] فطرہ دینا ہوگا۔ خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا، کافر ہو یا مسلمان [illegible] شہر سے آیا ہو یا اسی شہر کے رہنے والا ہو۔

مسئلہ ۲۰۰۲ - جب کوئی شخص کسی کے [illegible] اس شخص کو جو اس کے عیال سے [illegible] اطمینان ہو کہ اس نے اپنا فطرہ ادا کر دیا ہوگا تو پھر اس شخص پر [illegible]

مسئلہ ۲۰۰۳ - جو شخص غروب سے پہلے صاحب خانہ کی رضامندیت سے مہمان بنا ہو وہ اس کے ہاں کا کھانا کھانے والوں سے ہو گیا ہو تو پھر صاحب خانہ پر اس کا فطرہ دینا بھی واجب ہے۔

مسئلہ ۲۰۰۴ - غروب سے پہلے عید کی رات جو شخص صاحب خانہ کی رضامندیت کے بغیر مہمان بنا ہو لیکن وہ اس کے پاس کچھ مدت تک رہا ہو تو احتیاط واجب اس میں ہے کہ ایسے مہمان کا فطرہ بھی میزبان ادا کرے۔ اسی طرح جب کسی کو مجبور کیا گیا ہو کہ فلاں شخص کے اخراجات دے تو اس پر بھی اس شخص کا فطرہ دینا واجب ہے۔ بنا بر احتیاط واجب۔

مسئلہ ۲۰۰۵ - جو شخص غروب ہو جانے کے بعد عید کی رات کسی کا مہمان ہوا ہو تو اس کا فطرہ میزبان پر واجب نہیں۔ اگرچہ اس نے اس مہمان کو اپنے پاس آنے کی دعوت غروب سے پہلے کی دی ہوئی ہو۔ اور اس نے اسی کے گھر جا کر افطار بھی کیا ہو۔

مسئلہ ۲۰۰۶ - جب کوئی شخص غروب کے وقت عید کی رات دیوانہ یا بے ہوش ہو تو اس پر زکوٰۃ فطرہ واجب نہیں ہوتی۔

مسئلہ ۲۰۰۷ - اگر غروب سے پہلے غروب کے وقت کوئی بچہ بالغ ہو جائے یا دیوانہ عقلمند ہو

جائے یا فقیر غنی ہو جائے، اگر اس میں زکوٰۃ فطرہ کے دوسرے شرائط موجود ہوں تو پھر اس پر بھی فطرہ واجب ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۲۰۰۸ جس شخص پر غروب کے وقت عید کی رات فطرہ واجب نہ ہو لیکن اس پر عید کے دن ظہر سے پہلے فطرہ واجب ہو جانے کے شرائط موجود ہو چکے ہوں تو اس کے لیے مستحب ہے کہ اپنا فطرہ ادا کرے۔

مسئلہ ۲۰۰۹ جو کافر غروب کے بعد عید کی رات مسلمان ہو جائے تو اس پر فطرہ واجب نہیں ہے لیکن اگر کوئی مسلمان جو شیعہ نہ تھا عید کے چاند کے بعد شیعہ ہو جائے تو پھر اس پر فطرہ واجب ہے۔

مسئلہ ۲۰۱۰ - جس شخص کے پاس صرف ایک صاع یعنی سوا تین سیر گندم وغیرہ موجود ہو تو اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ فطرہ دے۔ پس اگر اس کے اہل وعیال بھی ہوں اور وہ چاہے کہ ان کا فطرہ بھی ادا کردے تو وہ اسی ایک صاع گندم کو فطرہ کے قصد سے اپنے عیال میں سے کسی ایک کو دے دے پھر وہ شخص فطرہ کے قصد سے دوسرے کو دے دے، اسی طرح ہر ایک دوسرے کو دیتا جائے یہاں تک کہ آخری آدمی تک یہ پہنچ جائے اور آخری کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ اس کو ایسے شخص کو دے دے جو ان میں سے نہ ہو اور اگر ان میں سے کوئی بچہ موجود ہو تو اس کا ولی اس کی طرف سے لے لیکن اس وقت احتیاط اسی میں ہے کہ بچہ والا مال کسی دوسرے آدمی کو نہ دیا جائے۔

مسئلہ ۲۰۱۱ - جب غروب ہونے کے بعد عید کی رات کوئی بچہ پیدا ہوا ہو یا اس کا کھانا کھانے والا کوئی اور ہو جائے تو پھر ان کا فطرہ دینا واجب نہیں۔ اگرچہ مستحب ہے کہ غروب کے بعد سے ظہر سے پہلے تک جو بھی اس کے نان خور (یعنی کھانا کھانے والے) سمجھے جائیں ان کا فطرہ ادا کرے۔

مسئلہ ۲۰۱۲ - جب کوئی شخص کسی کے پاس کا کھانا کھانے والا سمجھا جاتا تھا لیکن وہ غروب سے پہلے یا غروب کے وقت کسی دوسرے کا کھانا کھانے والا سمجھا جائے تو اس کا فطرہ دوسرے آدمی پر واجب ہوگا۔ مثلاً جب لڑکی اپنے باپ کے گھر سے غروب سے پہلے یا غروب کے وقت اپنے شوہر کے گھر چلی جائے تو اس کا فطرہ اس کے شوہر کو دینا ہوگا۔

مسئلہ ۲۰۱۳ جب کسی دوسرے انسان پر کسی کا فطرہ دینا واجب ہو۔ تو پھر خود اسے اپنا فطرہ دینا واجب نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۲۰۱۴ جب کسی انسان کا فطرہ دوسرے پر واجب ہو اور وہ اس کا فطرہ ادا نہ کرے تب بھی خود انسان پر فطرہ واجب نہیں ہوتا۔۔۔
مسئلہ ۲۰۱۵ جب کسی شخص کا فطرہ کسی دوسرے پر واجب ہو اگر وہ خود اپنا فطرہ دے دے۔ تو اس شخص سے کہ جس پر اس کا فطرہ واجب تھا ساقط نہیں ہوگا اور اگر وہ شخص کہ جس پہ کسی دوسرے انسان کا فطرہ واجب تھا اسکا فطرہ ادا نہ کرے تو پھر انسان پر فطرہ واجب نہ ہوگا
مسئلہ ۲۰۱۶ جب کسی عورت کے اخراجات اس کا شوہر نہ دیتا ہو اگر تو وہ عورت کسی دوسرے انسان کی نان خور (کھانا کھانے والی) شمار ہو تو اس کا فطرہ اس شخص پر واجب ہوگا۔ اور اگر اس عورت کا خرچ کوئی دوسرا بھی نہ دیتا اور خود بھی فقیر نہ ہو تو پھر اسے اپنا فطرہ خود دینا ہوگا۔
مسئلہ ۲۰۱۷ جو شخص سید نہ ہو۔ وہ اپنا فطرہ سید کو نہیں دے سکتا حتیٰ کہ اس سید کی طرف سے فطرہ جو اس کے پاس کھانا کھاتا ہے۔ بھی کسی سید کو نہیں دے سکتا۔
مسئلہ ۲۰۱۸ اس بچہ کا فطرہ جو کسی دایہ یا اپنی ماں سے دودھ پیتا ہے اس شخص پر واجب ہوتا ہوگا جو اس کی ماں یا دایہ کا خرچ دیتا ہے ہاں اگر بچہ کی ماں یا دایہ اپنے اخراجات خود اسی بچہ کے مال سے کھا رہی ہوں تو پھر اس بچہ کا فطرہ کسی پر واجب نہیں۔
مسئلہ ۲۰۱۹ جب کوئی شخص اپنے عیالات کے اخراجات حرام مال سے دیتا ہے۔ تو اسے چاہیئے کہ ان کا فطرہ صرف حلال مال ہی سے دے۔
مسئلہ ۲۰۲۰ جب کسی شخص کو مزدوری پر کسی کام کے لیے لے آیا ہو۔ اور اس کے ساتھ شرط کی ہو کہ اس کے اخراجات بھی دے گا۔ تو پھر اس پہ اس کا فطرہ دینا بھی واجب ہے لیکن اگر اس کے ساتھ یہ شرط کی ہو کہ اسے اخراجات کے لیے وہ نقدی دیتا جائے گا۔ اور خود گھر میں کھانا نہیں کھلائے گا۔ تو پھر اس پہ اس مزدور کا فطرہ دینا واجب نہیں۔
مسئلہ ۲۰۲۱۔ جب کوئی شخص مغرب کے بعد عید فطر کی رات کو مر جائے۔ تو اس کا اور اس کے اہل وعیال کا فطرہ اس کے مال سے دینا چاہیئے۔ ہاں اگر وہ غروب سے پہلے مر جائے۔ تو پھر اس کے مال سے اس کا اور اس کے اہل وعیال کا فطرہ دینا واجب نہیں۔

فطرہ کے خرچ کرنے کی جگہ :-

مسئلہ ۲۰۲۲ فطرہ کو ان آٹھ مقامات پر کہ جو زکوٰۃ میں بیان ہوئے ہیں خرچ کر دیا جائے۔ تو بھی

صحیح ہے۔ لیکن احتیاط مستحب اس میں ہے کہ فطرہ صرف شیعہ فقراء پر تقسیم کیا جائے

مسئلہ ۲۰۲۳ اگر کوئی شیعہ بچہ فقیر ہو تو اس پر فطرہ کو خرچ کیا جا سکتا ہے خواہ اس کے لیے چیزیں خرید کر کے دی جائیں یا رو پیہ اس کے ولی کو دے کر اس بچہ کا مالک کر دیا جائے

مسئلہ ۲۰۲۴ جس فقیر کو فطرہ دیا جاتا ہے اس کیلئے ضروری نہیں کہ وہ عادل ہو لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ شرابی اور اس شخص کو جو کھلم کھلا گناہ کرتا ہو اسے فطرہ نہ دیا جائے

مسئلہ ۲۰۲۵ جو شخص فطرہ کو گناہ میں خرچ کرتا ہے۔ اسے فطرہ نہ دیا جائے

مسئلہ ۲۰۲۶ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ایک فقیر کو ایک صاع یعنی سو تین سیر سے کم فطرہ نہ دیا جائے۔ اگر اس سے زیادہ دیا جائے تو پھر کوئی حرج نہیں

مسئلہ ۲۰۲۷ جب کسی جنس میں سے کسی قسم کی قیمت اس کی بعض دوسری قسم سے دوگنی ہو مثلاً گندم اعلیٰ قیمت بعض دوسری گندم کی قیمت سے دوگنی ہو تو پھر اعلیٰ سے آدھا فطرہ کی مقدار دے دینا کافی نہیں ہوگا بلکہ اعلیٰ گندم کو جتنی قیمت جو دوسری گندم کی قسم کے سوا تین سیر کی قیمت کے برابر ہو جاتی ہے بھی فطرہ میں نہیں دے سکتا۔

مسئلہ ۲۰۲۸ آدھا فطرہ ایک جنس سے اور دوسرا آدھا دوسری جنس سے بھی نہیں دے سکتا مثلاً آدھا گندم اور آدھا جو سے دینا چاہے۔ تو نہیں دے سکتا بلکہ ان دو جنسوں کو فطرہ کی قیمت کی نیت سے بھی دینا مشکل ہے۔

مسئلہ ۲۰۲۹ مستحب ہے کہ فطرہ میں اپنے رشتہ داروں کو دوسروں پر مقدم کرے۔ اور اس کے بعد ہمسایوں کو اور اس کے بعد اہل علم و فضل کو لیکن اگر کسی فقیر میں کسی وجہ سے کوئی خاص فوقیت موجود ہو تو پھر مستحب ہے کہ اسے سب پر مقدم کرے۔

مسئلہ ۲۰۳۰ جب کسی کو فقیر جانتے ہوئے فطرہ دے دے لیکن بعد میں معلوم ہو جائے کہ وہ فقیر نہ تھا اگر تو وہ مال جو فطرہ میں دیا ہے اس کے پاس باقی موجود ہو تو اس سے لے کر کسی دوسرے مستحق کو دے۔ اور اگر وہ مال اس سے نہ لے سکے۔ تو پھر اپنی طرف سے دوبارہ فطرہ کسی مستحق کو دے۔ اور اگر وہ مال اس کے پاس تلف ہو چکا ہو۔ لیکن وہ لینے کے وقت جانتا تھا کہ اسے فطرہ دیا جا رہا ہے تو پھر اس شخص مال کا عوض لے کر کسی دوسرے مستحق کو دیا جائے۔ اور اگر اسے لینے کے وقت اس کا علم نہ تھا۔ تو پھر اس پر اس کا عوض دینا واجب نہیں ہے۔ بلکہ اس دینے والے کو دوبارہ احتمالاً فطرہ کسی دوسرے مستحق کو دینا ہوگا

مسئلہ ۲۰۳۱ ۔ جب کوئی شخص آ کر کہے کہ میں فقیر ہوں تو اسے اس کے کہنے پر فطرہ نہیں دیا جا سکتا مگر جب اس کے کہنے سے انسان کو اس کے فقیر ہونے کا اطمینان ہو جائے یا خود انسان کو علم ہو کہ وہ اس سے پہلے فقیر تھا۔

فطرہ کے مختلف مسائل

مسئلہ ۲۰۳۲ ۔ فطرہ کے دینے کے وقت قصد قربت ہونا ضروری ہے۔ یعنی یہ نیت کرے کہ میں فطرہ اللہ کے حکم کی فرماں برداری کے لیے دے رہا ہوں اور دینے کے وقت یہ بھی نیت کرے کہ فطرہ دے رہا ہوں۔

مسئلہ ۲۰۳۳ ۔ ماہ رمضان مبارک سے پہلے فطرہ دینا صحیح نہیں۔ بلکہ احتیاط واجب اس میں ہے کہ ماہ رمضان المبارک میں بھی فطرہ نہ دے البتہ اگر ماہ رمضان سے پہلے یا ماہ رمضان میں فقیر کو قرض دے چکے اور جب اس پر فطرہ واجب ہو جائے تو اس قرض دیئے ہوئے کو فطرہ میں حساب کر لے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۰۳۴ ۔ گندم یا دوسری جو جنس فطرہ میں دینا چاہتا ہے اسے خالص ہونا چاہیئے۔ یعنی کسی دوسری جنس یا خاک وغیرہ سے ملی ہوئی نہ ہو۔ پس اگر وہ چیز خالص فطرہ کی مقدار ہو یا اس میں خاک وغیرہ اتنی کم ملی ہوئی ہو کہ جو قابل اعتنا نہ ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۰۳۵ ۔ کسی عیب دار چیز سے فطرہ دینا کافی نہیں۔

مسئلہ ۲۰۳۶ ۔ جس شخص کو کئی ایک آدمیوں کا فطرہ دینا ہو تو پھر ضروری نہیں کہ سب کا فطرہ ایک جنس سے دے بلکہ بعض کا فطرہ گندم اور بعض کا جو وغیرہ سے دے دے تو بھی کافی ہے۔

مسئلہ ۲۰۳۷ ۔ جو شخص عید کی نماز پڑھنا چاہتا ہے تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ وہ فطرہ کو عید سے پہلے ادا کرے لیکن جو شخص عید کی نماز نہیں پڑھنا چاہتا وہ فطرہ کو ظہر تک بھی تاخیر کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۰۳۸ ۔ جب کسی مال کو فطرہ کی نیت سے علیحدہ کرکے رکھ دے لیکن عید کے دن ظہر تک وہ کسی مستحق کو نہ دے تو پھر اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ جب بھی وہ کسی مستحق کو دے تو فطرہ کی نیت کرکے دے۔

مسئلہ ۲۰۳۹ ۔ جب فطرہ کے دینے کے وقت فطرہ نہ دے اور اسے علیحدہ بھی کرکے نہ رکھے تو اس کے لیے احتیاط واجب اس میں ہے کہ جب وہ بعد میں فطرہ کسی مستحق کو دے تو ادا اور قضا کی نیت نہ کرے بلکہ مطلق قربت کی نیت سے دے۔

مسئلہ ۲۰۴۰ ۔ جب کوئی مال فطرہ کی نیت سے علیحدہ کرکے رکھ دے تو پھر وہ اس مال کو اٹھا کر کوئی دوسرا مال اس کی جگہ رکھ کر اسے اپنے مصارف میں نہیں لا سکتا۔

مسئلہ ۲۰۴۱ ۔ جب کسی انسان کے پاس ایسا مال ہو کہ جس کی قیمت فطرہ سے زیادہ ہو اگر وہ فطرہ نہ دے اور نیت کرے کہ اس مال سے فطرہ میں دے دے گا تو بھی کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۰۴۲ ۔ جب کسی مال کو فطرہ کی نیت سے علیحدہ کرکے رکھ دے لیکن وہ مال تلف ہو جائے، اگر تو وہ مستحق کو دے سکتا تھا اور پھر اس کے دینے میں تاخیر کی ہے تو اسے اس کا عوض فطرہ میں دوبارہ دینا ہوگا۔ اور اگر وہ کسی مستحق تک رسائی نہیں رکھتا تھا تاکہ وہ اس کو دے دیتا تو پھر اس کا ضامن نہیں ہے یعنی اس کا عوض دینا اس پر ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۰۴۳ ۔ جب کسی جگہ مستحق موجود ہو تو پھر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس جگہ کا فطرہ دوسری جگہ نہ لے جائے اور اگر اس کے باوجود دوسری جگہ فطرہ لے جائے اور وہ تلف ہو جائے تو اسے اس کا عوض دوبارہ دینا ہوگا۔

حج کے احکام

حج کن لوگوں پر واجب ہے؟

جس شخص پر حج واجب ہو اور وہ اسے نہ بجا لائے تو اس پر قیامت میں سخت عذاب ہوگا امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص مستطیع ہو اور حج بجا نہ لائے تو وہ قیامت کے دن اندھا اور یہود اور نصاریٰ کے دین پر اس کا حشر ہوگا۔

مسئلہ ۲۰۴۴ - خانہ کعبہ کی زیارت اور وہاں پر چند اعمال جو شریعت میں معین ہیں کے بجا لانے کا نام حج ہے اور اس کو حجۃ الاسلام بھی کہا جاتا ہے۔ تمام عمر میں ایک دفعہ حج ہر اس شخص پر واجب ہے کہ جس میں مندرجہ ذیل شرائط پائے جائیں:۔ اول:۔ بالغ ہو۔ دوم:۔ عاقل حر ہو۔ سوم:۔ حج پر جانے کے لیے کسی حرام کام کے بجا لانے پر مجبور نہ ہو۔ یا حج کے لیے جانا کسی واجب کام جو حج سے زیادہ اہم ہو کے چھوڑنے پر مجبور ہو پس اگر کوئی مجبور ہو کہ حج کو کسی غصبی راستے کو طے کر کے جائے اور دوسرا راستہ کوئی بھی موجود نہ ہو تو اسے حج کو نہیں جانا چاہیئے۔ چہارم:۔ مستطیع ہو اور مستطیع (یعنی حسب طاقت) ہونا ان چیزوں پر موقوف ہے:۔ (اول) راستہ کا خرچ اور سواری یا اتنا روپیہ جو ان کے لیے ضروری ہوتا ہے اس کے پاس موجود ہو (دوم) صحت اور مزاج کا صحیح و سالم اور طاقتور ہونا کہ مکہ معظمہ جا کر اعمال کو بجا لا سکتا ہو۔ (سوم) راستہ کھلا ہوا ہو اور اس کے جانے سے کوئی مانع موجود نہ ہو۔ پس اگر راستہ بند ہو یا اس کی جان یا عزت یا مال کے چلے جانے کا خطرہ ہو تو اس پر حج واجب نہیں۔ البتہ اگر کسی دوسرے راستہ سے جا سکتا ہو، اگرچہ وہ راستہ دور بھی ہو تو پھر اسے اس راستہ سے جانا چاہیئے۔ (چہارم) حج کے اعمال کے بجا لانے کا وقت بھی موجود ہو (پنجم) ان اشخاص کے مصارف کہ جن کے اخراجات اس پر واجب ہیں اس کے پاس موجود ہوں مثل بیوی اولاد یا وہ لوگ کہ جن کے مصارف اس کو دینے عام لوگ ضروری سمجھتے ہوں۔ (ششم) حج سے لوٹنے کے بعد تجارت یا زراعت یا کسی

یا معاش کے دوسرے ذرائع اس کے پاس باقی رہ سکیں کہ وہ واپس آکر اپنی زندگی گزار سکے۔ اور زحمت و مشقت کی زندگی بسر کرنے پر مجبور نہ ہو جائے

مسئلہ ۲۰۴۵ جس شخص کی زندگی اپنے ذاتی ملکیت کے گھر کے بغیر پوری نہ ہو سکتی ہو تو اس شخص پر اس وقت حج واجب ہوگا جب کہ اس کے پاس گھر خریدنے کا روپیہ بھی موجود ہو۔

مسئلہ ۲۰۴۶ جو عورت مکہ جا سکتی ہو۔ اگر لوٹنے کے بعد اس کے پاس اتنا مال باقی نہ رہے۔ اور اس کا شوہر فقیر ہو کہ جو اس کے اخراجات نہ دے سکے اور۔ اسے واپس آنے کے بعد تنگی کی زندگی بسر کرنی پڑے گی تو ایسی عورت پہ حج واجب نہیں ہے

مسئلہ ۲۰۴۷ جب کسی شخص کے پاس حج بجا لانے کا خرچ نہ ہو لیکن اسے کوئی دوسرا آدمی کہے۔ کہ تو حج کو چلا جا کہیں تیرے حج پر جانے آنے کے اور تیرے اہل و عیال کے جب تک تو سفرِ حج پر ہیں رہے گا۔ اخراجات دے دیتا ہوں تو اس شخص پر حج واجب ہو جاتا ہے۔ اگر اسے اس کے کہنے پر اطمینان ہو جائے۔ کہ وہ سب اخراجات دے دے گا

مسئلہ ۲۰۴۸:۔ جب آنے جانے اور اس کے عیالات کا خرچ کوئی بخش دے اور کہے کہ حج کو بجا لا اور وہ قبول کرے تو پھر اس پر حج واجب ہو جاتا ہے۔ اگرچہ وہ مقروض بھی ہو اور جب واپس آئے تو اس کے پاس اتنا مال بھی نہ ہو جس سے اپنی زندگی بسر کر سکے۔

مسئلہ ۲۰۴۹ جب کسی شخص کو کوئی دوسرا آدمی مکہ معظمہ آنے جانے کا اور اس کے اہل عیال کے اخراجات دے دے۔ ان سفر سے واپس آنے تک دے دے۔ اور کہے کہ تو حج کو چلا جا۔ لیکن وہ مال جو اسے دیا ہے۔ اس کا مالک قرار نہ دے جب اس شخص کو اس پر اطمینان ہو جائے۔ کہ وہ دیا ہوا مال واپس نہیں لے گا۔ تو حج اس پر اس صورت میں واجب ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۲۰۵۰ جب کوئی شخص کسی دوسرے کو حج کے تمام اخراجات دے دے۔ لیکن اس کے ساتھ مشروط کرے کہ وہ اس کی راستے میں خدمت بھی کرتا جائے۔ تو پھر اس پر حج واجب نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۲۰۵۱ جب کسی پر کسی دوسرے شخص کے مال دے دینے سے حج واجب ہو چکا ہو۔ اور وہ حج بھی کر آیا ہو تو پھر اس پر دوبارہ حج کرنا واجب نہیں ہوگا۔ اگرچہ وہ اس کے بعد خود کتنا ہی مالدار کیوں نہ ہو جائے

مسئلہ ۲۰۵۲ جب کوئی شخص تجارت کرتا ہوا جدہ تک پہنچ جائے۔ اور اسے تجارت سے اتنا مال مل جائے کہ اگر جدہ سے وہ حج کرنا چاہے۔ تو مستطیع ہو چکا ہو۔ تو اگر وہ حج کو چلا جائے اور حج کر کے

واپس آجائے تو پھر اس پر دوبارہ حج واجب نہیں ہے۔ اگرچہ اب اتنا مالدار ہوچکا ہو کہ وہ وطن سے حج کو جا سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۰۵۳ - جب کسی انسان نے دوسرے کا حج بجا لانے کے لیے اپنے آپ کو کرایہ پر دے دیا ہو اور اب وہ خود حج کو نبھانا چاہے بلکہ کسی دوسرے آدمی کو حج پر بھیجنا چاہے تو اس پر ضروری ہے کہ جس نے اسے کرایہ پر لیا تھا اس سے دوبارہ دوسرے انسان کے لیے اجازت حاصل کرے۔

مسئلہ ۲۰۵۴ - جب کوئی شخص مستطیع ہوچکا ہو لیکن وہ حج کرنے نہ گیا ہو اور پھر وہ فقیر ہوجائے تو اس پر حج کا بجالانا واجب ہے۔ اگرچہ اسے زحمت اٹھا کر بھی بجالانا پڑے۔ اور اگر وہ کسی ذریعہ سے بھی حج کو نہ جا سکتا ہو لیکن اسے کسی آدمی نے کرایہ پر لے کر کسی کا حج بجا لانے کے لیے نائب بنایا ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ پہلے جس کی طرف سے نائب ہوا ہے حج ادا کرے۔ لیکن وہ وہیں پر پورا سال رہ جائے اور دوسرے سال اپنی طرف سے حج کرے۔ ہاں جس شخص نے اسے نائب بنایا ہو اور اس نے اسے نقد روپیہ دے دیا ہو اور وہ اس بات پر بھی راضی ہو کہ پہلے وہ اپنا حج بجالائے اور دوسرے سال اس کا حج بجالائے کہ جس کا اسے نائب لیا گیا ہے تو پھر اس صورت میں اس شخص کو چاہیئے کہ پہلے سال اپنا حج بجالائے اور پورا سال وہیں پر رہ کر دوسرے سال اس کا حج بجالائے کہ جس کا اسے نائب بنایا گیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۵۵ - جو شخص اسی سال حج کو چلا جائے کہ جس سال وہ صاحب استطاعت ہوا ہے لیکن وہ عرفات اور مشعر الحرام میں ان کے معین وقت میں نہ پہنچ سکے تو پھر ایسے شخص پر جب تک دوسرے سالوں میں صاحب استطاعت نہ بنے حج بجالانا واجب نہیں ہے۔ البتہ اگر اس پر حج پہلے کئی سالوں سے واجب ہوچکا تھا اور وہ نہیں گیا تھا اور پھر اسے یہ صورت پیش آجائے تو اس پر بعد میں حج بجالانا واجب ہے اگرچہ کتنی ہی تکالیف سے اسے حج کو جانا پڑے۔

مسئلہ ۲۰۵۶ - جب کوئی شخص پہلے سال میں صاحب استطاعت ہوچکا ہو لیکن وہ حج کرنے کو نہ گیا ہو اب دوسرے سال میں وہ بڑھاپے یا مرض یا ناتوانی کی وجہ سے حج کو نہ جا سکتا ہو اور اسے اپنے اچھے ہونے کی بھی امید نہ رہی ہو تا کہ وہ خود جا کر حج بجالائے گا تو ایسے شخص کو اپنی زندگی میں کسی دوسرے آدمی کو اپنی طرف سے حج کرنے کے لیے بھیجنا چاہیئے۔ بلکہ اگر کوئی شخص پہلے سال میں مال تو اتنا رکھتا ہو کہ حج کو جا سکے لیکن مرض یا بڑھاپے اور ناتوانی کی وجہ سے وہ حج نہ کر سکتا ہو تو اس کے لیے احتیاط

مستحب اسی میں ہے کہ وہ بھی اپنی زندگی میں کسی کو اپنی طرف سے حج بجا لانے کے لیے بھیجے۔

مسئلہ ۲۰۵۷ ۔ جب کوئی شخص کسی کے حج بجا لانے کے لیے نائب بنا ہو تو اس پر واجب ہے کہ طواف نساء کو اس شخص کی طرف سے بجالائے کہ جس کا نائب بنا ہے اور اگر وہ طواف نساء کو بجا نہ لائیگا تو خود اس پر اپنی عورت حرام ہو جائے گی۔

مسئلہ ۲۰۵۸ ۔ جب کوئی شخص طواف نساء کو ٹھیک بجا نہ لایا ہو یا بجالانا بھول گیا ہو اور اسے راستے میں یاد آجائے تو وہ پھر دوبارہ لوٹ کر طواف نساء بجالائے تو یہی صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۰۵۹ ۔ حج میں شروع ہونے سے پہلے انسان کو حج کے اجمالی طور پر اعمال معلوم ہونے چاہئیں اور اگر کسی کو اعمال معلوم نہ ہوں اور وہ احرام کے باندھنے کے وقت یہ نیت کرلے کہ میں حج کو اللہ کی فرماں برداری کے لیے بجالا رہا ہوں اور جو اعمال ضروری ہوں گے انھیں بعد میں انجام دیتا رہوں گا یا یوں قصد کرے کہ جو اعمال اس کتاب میں جو میرے پاس اپنے مجتہد کے فتاویٰ کے مطابق موجود ہے اس کے مطابق ہر جگہ جو عمل ضروری ہوں گے بجالاتا رہوں گا تو یہی کافی ہے۔

حج کی قسمیں

مسئلہ ۱ ۔ حج تین قسموں پر ہوتا ہے۔ (۱) حج تمتع (۲) حج قران (حج افراد)

حج تمتع اس شخص پر واجب ہوتا ہے کہ جس کا گھر مکہ معظمہ سے سولہ فرسخ پر ہو یا اس سے دور ہو۔ ہر فرسخ ساڑھے پانچ کیلومیٹر کا ہوتا ہے (تو اس بناء پر سارے پاکستانی یا ہندوستانی شیعہ بھائیوں پر صرف حج تمتع ہی واجب ہے اور ہم بھی زیادہ اسی کے مسائل اور طریقہ کو بیان کریں گے۔ مولف)

حج قران اور افراد اس شخص پر واجب ہوتا ہے کہ جس کا گھر مکہ معظمہ میں ہو یا اس سے سولہ فرسخ سے کم پر ہو۔

حج تمتع کا بیان

مسئلہ ۲ ۔ جس کو حج تمتع کرنا ہو تو اسے حج کے اعمال بجالانے سے پہلے عمرہ تمتع کرنا ضروری ہوتا ہے۔

عمرہ تمتع کا بیان

مسئلہ ۳ ۔ عمرہ تمتُّع کے پانچ اعمال ہوتے ہیں۔ یعنی ان پانچ اعمال کا نام عربی میں فقہا کے نزدیک عمرہ تمتُّع ہے:۔

(۱) احرام باندھنا (۲) خانہ کعبہ کا طواف کرنا (۳) طواف کے لیے دو رکعت نماز (۴) صفا اور مروہ جو کہ معظمہ میں دو مقام ہیں ان کے درمیان سعی کرنا (۵) تقصیر کرنا۔ ان کے مفصل احکام ملاحظہ فرمایئے۔

۱۔ احرام باندھنے کے احکام:۔

مسئلہ ۴ ۔ جو شخص اپنے گھر سے حج کے لیے چلے ہیں جب وہ لوگ میقات پر پہنچ جائیں تو انہیں احرام باندھنا ضروری ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ بعد میں بیان ہوگا۔

میقات کون سے ہیں؟

مسئلہ ۵ ۔ میقات پانچ ہیں یعنی مکہ معظمہ پہنچنے سے پہلے اس کے چاروں طرف کافی دور پانچ جگہیں ہیں کہ جن کو عربی میں فقہا، میقات کہتے ہیں۔ اور ہر ایک میقات کا علیحدہ نام ہے۔ پہلا میقات جحفہ ہے۔ اور یہ ان لوگوں کے لیے احرام باندھنے کی جگہ ہے جو شام کے راستے سے مکہ معظمہ جاتے ہیں۔ دوسرا میقات مسجد شجرۃ ہے اور یہ ان لوگوں کے لیے احرام باندھنے کی جگہ ہے کہ جو مدینہ منورہ کے راستے سے مکہ معظمہ جاتے ہیں۔ اگر مدینہ منورہ کے راستے سے جانے والوں کو یہاں سے احرام باندھنا ممکن نہ ہو سکے تو پھر وہ لوگ جحفہ میں جا کر بھی احرام باندھ سکتے ہیں۔ تیسرا میقات وادی عقیق ہے اور یہ ان لوگوں کے لیے ہے جو نجد سے یا عراق سے مکہ معظمہ کو جاتے ہیں اور اسی وادی کے ابتدائی حصہ کو مسلخ اور اس کے دوسرے حصہ کو غمرہ اور تیسرے حصہ کو ذات عرق بھی کہا جاتا ہے۔ جب کسی انسان کو یقین ہو جائے کہ وہ وادئ عقیق میں پہنچ چکا ہے تو اس کے لیے بہتر یہی ہے کہ اس وادی کے پہلے حصہ میں کہ جسے مسلخ کہا جاتا ہے پہنچنے کے وقت احرام باندھے اور اگر اسے وادی عقیق

میں پہنچنے کا یقین نہ ہو سکے تو پھر اس کے لیے احتیاط واجب اس میں ہے کہ وہ احرام باندھنے میں اتنی تاخیر کردے کہ جب اسے وادیٔ عقیق میں پہنچنے کا یقین حاصل ہو جائے اور جب اسے یقین ہو جائے کہ وہ وادیٔ عقیق میں پہنچ چکا ہے تو اسے وادی کے تیسرے حصہ میں پہنچنے سے پہلے احرام باندھ لینا چاہیئے چوتھا میقات قَرنُ المَنازِل ہے۔ اور یہ ان لوگوں کے احرام باندھنے کی جگہ ہے جو طائف سے آتے ہیں۔ پانچواں میقات یَلَمْلَم ہے۔ اور یہ ان لوگوں کے احرام باندھنے کی جگہ ہے جو یمن سے مکہ معظمہ کو جاتے ہیں۔

میقات کے احکام

مسئلہ ۶ ۔ اگر کسی شخص کا گھر ان میقاتوں سے مکہ معظمہ کے زیادہ نزدیک ہو تو پھر اس کے لیے میقات اس کا گھر ہو گا یعنی وہ اپنے گھر سے احرام باندھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۷ ۔ جب کوئی شخص ایسے راستے سے جائے جو ان پانچ میقات سے نہ گزرتا ہو تو پھر ایسے شخص کو چاہیئے کہ جب وہ ان پانچ میقاتوں میں سے کسی ایک کے محاذی اور مقابل پہنچ جائے تو اسے وہاں پر احرام باندھ لینا چاہیئے۔ وہ لوگ جو مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ جاتے ہوئے مسجد شجرہ سے نہ گزریں تو انھیں بھی جب ممکن ہو تو مسجد شجرہ کے مقابل و محاذی پہنچ کر احرام باندھ لیں اور اگر یہ ان کے لیے ممکن نہ ہو تو انھیں جحفہ کے مقابل و محاذی پہنچنے پر ضرور احرام باندھ لینا ہو گا۔

مسئلہ ۸ ۔ جب کسی کو میقات کے محاذی ہونے کا یقین نہ ہو سکے لیکن اسے ان لوگوں کے کہنے جو مطلع ہیں اگر محاذات کا گمان ہو جائے تو پھر وہ بھی وہیں سے احرام باندھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۹ ۔ اگر میقات سے پہلے کسی خاص جگہ پر پہنچنے کے وقت کی نذر کر لی ہو کہ وہاں سے احرام باندھے گا تو نذر پر عمل کر کے اسے وہیں سے احرام باندھ لینا کافی ہے۔

مسئلہ ۱۰ ۔ جو لوگ ہوائی جہاز سے مکہ معظمہ جاتے ہیں جب وہ لوگ جدہ میں اتریں تو ان کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اگر ان کے لیے ممکن ہو تو پہلے مدینہ منورہ جائیں اور پھر وہاں مکہ کو جاتے ہوئے مسجد شجرہ

سے یا جحفہ کے مقام سے احرام باندھیں اور اگر ان کے لیے مدینہ منورہ جانا ممکن نہ ہو تو پھر انھیں جدہ سے احرام باندھ لینا چاہیئے۔ اور وہ راستے میں اس نیت سے نہ پھریں۔ اور لبّیک کہنے میں مشغول رہیں۔ یہاں تک کہ حرم کے علَم نظر آجائیں۔ لیکن ان کے لیے احتیاط واجب اس میں ہے کہ ایسی جگہ پر پہنچنے کے بعد دوبارہ احرام باندھیں۔

مسئلہ ۱۱ ۔ جو شخص جنب ہو یا عورت کو حیض و نفاس کی حالت طاری ہو تو وہ بھی اس حالت میں احرام باندھ سکتے ہیں۔

مسئلہ ۱۲ ۔ اگر کوئی شخص کسی میقات پر احرام بھول جانے کی وجہ سے یا کسی دوسرے عذر کی وجہ سے نہ باندھا ہو تو اسے جب یاد آئے یا عذر دور ہو جائے تو پھر دوبارہ میقات پر لوٹ کر احرام باندھ کر آنا چاہیئے۔ اور اگر وہ واپس نہ لوٹ سکتا ہو تو پھر اسے وہیں سے کہ جہاں اسے یاد آیا ہے یا عذر دور ہوا ہے احرام باندھنا چاہیئے۔ لیکن اس کے لیے پھر بھی احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ جتنا وہ واپس لوٹ سکتا ہو اتنا واپس لوٹ کر آئے اور وہیں سے احرام باندھے، خواہ وہ حرم میں داخل ہو چکا ہو یا نہ۔ بعینہٖ یہی حکم اس عورت کے لیے بھی ہے جو حیض کی حالت میں مسئلہ کی عدم واقفیت کی وجہ سے میقات سے احرام باندھ کر نہ آئی ہو۔

مسئلہ ۱۳ ۔ جب کسی شخص نے بھول جانے کی وجہ سے احرام نہ باندھا ہو یا اسے اس مسئلہ کا علم نہ ہو کہ احرام بھی باندھنا پڑتا ہے اور اسے تب یاد آئے یا مسئلہ معلوم ہو جب کہ وہ عمرہ کے اعمال ختم کر چکا ہو تو اس کا عمرہ صحیح ہے۔

احرام کے واجبات

مسئلہ ۱۴ ۔ احرام میں تین چیزیں واجب ہیں:۔
(۱) احرام کے لباس کا پہننا (۲) نیت (۳) لبّیک کہنا۔

۱۔ احرام کے لباس کا پہننا۔

مسئلہ ۱۵ ۔ احرام کی نیت کرنے سے پہلے انسان کو احرام کے کپڑے پہننا چاہیئے۔ احرام کے دو

کپڑے ہوتے ہیں ایک کپڑا ناف سے لے کر زانو تک کو ڈھانپ لینے والا ہو۔ اور دوسرا کپڑا کندھے کو ڈھانپنے والا ہو۔ جو کندھے پر ڈال لے۔

مسئلہ ۱۶ ۔ جو کپڑا ناف سے لے کر زانو تک ڈھانپے اسے اتنا باریک نہ ہونا چاہیئے کہ جس سے بدن کی کھال نظر آئے۔ بلکہ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ وہ کپڑا بھی اتنا باریک نہ ہو کہ جو کندھے پر ڈالا جاتا ہے۔

مسئلہ ۱۷ ۔ احرام کے کپڑے ایسے ہونے چاہئیں کہ جن میں نماز پڑھنا صحیح ہو پس ایسے کپڑے میں احرام باندھنا جو نجس ہو یا خالص ریشم کا ہو یا ایسے حیوان کے اجزا سے ہو کہ جو حرام گوشت ہے، صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۸ ۔ اگر ایسی نجاست جو زخم یا جراحت یا پھوڑے کے خون کی ہو کہ جس میں نماز پڑھی جا سکتی ہو، اگر ایسی نجاست احرام کے لباس میں موجود ہو تو پھر اس میں احرام باندھنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۹ ۔ جب کوئی شخص احرام باندھ چکے اور اس کے بعد اس کا لباس نجس ہو جائے، تو پھر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اسے جلدی پاک کرلے یا کوئی دوسرا پاک کپڑا پہن لے۔ بلکہ اگر اس کا بدن بھی نجس ہو جائے تو احتیاط واجب اسی میں ہے کہ بدن کو فوراً پاک کرے۔

مسئلہ ۲۰ ۔ عورت کے احرام کا لباس بھی ریشم خالص کا نہ ہونا چاہیئے بلکہ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس کا دوسرا لباس بھی احرام کی حالت میں خالص ریشم کا نہ ہو۔

مسئلہ ۲۱ ۔ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ احرام کا لباس بنا ہوا ہو اور چمڑے اور نمدہ وغیرہ کا نہ ہو۔

۲۔ نیّت

مسئلہ ۲۲ ۔ جب انسان احرام کا لباس پہن چکے تو اس کے بعد اُسے یہ نیّت کرنی چاہیئے کہ میں اللہ کی فرمان بجا آوری کے لیے مکہ معظمہ جانے اور عمرہ اور حج کے اعمال کے بجا لانے کے لیے ہر وہ چیز چھوڑ دوں گا جو عمرہ تمتع کی وجہ سے اس پر حرام ہیں اور جن کی تفصیل بعد میں بیان ہوگی۔

۳۔ لبیک کہنا

مسئلہ ۲۳ ۔ احرام کے لباس پہننے کے بعد نیت عمرہ تمتع کے بجالانے کی کرچکے تو اسے نیت کے بعد یہ کہنا چاہیئے :۔ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اور احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس سے آگے پھر ایک دفعہ لَبَّيْكَ کہے۔

مسئلہ ۲۴ ۔ جس شخص کو یہ دعا لَبَّيْكَ والی نہ آتی ہو تو اسے اس کو یاد کرنا چاہیئے ۔ یا کسی دوسرے کے پیچھے پڑھا جائے ۔ اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر جیسے بھی اس کے لیے ممکن ہو اسے ویسا پڑھے اور اس کے ترجمہ کو بھی فارسی یا جو اس کی زبان ہے میں کہے ۔ اور پھر کسی شخص کو اپنی طرف سے اس دعا کے پڑھنے کے لیے نائب بھی بنائے۔

احرام کی حالت میں جو چیزیں حرام ہیں :۔

مسئلہ ۲۵ ۔ چوبیس چیزیں احرام باندھنے والے آدمی پر حرام ہوتی ہیں (یعنی ان چوبیس چیزوں کو احرام کی حالت میں نہیں کرنا چاہیئے)

پہلی ۔ احرام کی حالت میں جنگلی وحشی حیوان کا شکار کرنا یا شکاری کی مدد کرنا یا شکار بتلانا اگرچہ اشارے وغیرہ مثلاً آنکھ کے اشارے یا ہاتھ سے بھی کیوں نہ ہو حرام ہے ۔ اور شکار کا گوشت کھانا اگرچہ جو شکار کر لایا ہو وہ احرام کی حالت میں بھی نہ ہو' ایسے حیوان کو ذبح کرنا جو شکار کر لایا ہو بھی احرام باندھے ہوئے انسان پر حرام ہے ۔ البتہ موذی (تکلیف دینے والا) حیوان کو جب اس سے انسان کو خطرہ ہو احرام کی حالت میں مار دینے کا کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۶ ۔ دریائی حیوانات کا شکار کرنا اور کھانا احرام باندھے ہوئے انسان کے لیے جائز ہے ۔ اسی طرح گھریلو حیوانات مثل گائے' بھینس' بکری کا احرام باندھے ہوئے کے لیے ذبح کرنا اور کھانا بھی جائز ہے ۔

مسئلہ ۲۷ ۔ احرام باندھے ہوئے انسان کے لیے وہ شکار جو وحشی حیوان کا کیا ہے اس کا ملک نہ ہوگا۔ اور اگر دوسرا انسان اس کو وحشی حیوان بخش دے یا فروخت کر دے تو بھی وہ ان کا مالک نہ ہوگا بلکہ اگر وہ احرام باندھنے سے پہلے کسی حیوان وحشی کا شکار کر چکا ہو اور وہ حیوان اس کے ساتھ موجود ہو تو جب بھی وہ شخص احرام باندھے گا وہ حیوان اس کی ملکیت سے خارج ہو جائے گا۔ اور اس شخص پر ضروری ہے کہ وہ اس حیوان کو چھوڑ دے۔

مسئلہ ۲۸ ۔ صحرائی وحشی حیوانات کے چوزے یا انڈے احرام باندھے ہوئے انسان پر کھانے اور اٹھانے حرام ہیں خواہ وہ حرم میں داخل ہو چکا ہو یا نہ۔ اسی طرح اس انسان پر جس نے احرام نہیں باندھا حرم کے اندر والے وحشی حیوانات کے چوزے اور انڈے اٹھانا اور کھانا بھی حرام ہے۔

مسئلہ ۲۹ ۔ جو کوئی احرام باندھے ہوا انسان کوئی شکار مار ڈالے تو اس پر اس کا کفارہ دینا واجب ہے۔ جو مفصل کتابوں میں ذکر ہوئے ہیں۔

دوسری وہ چیز جو احرام باندھے ہوئے انسان پر حرام ہے وہ اپنی بیوی سے مجامعت کرنا یا اسے بوسہ دینا یا اس کے ساتھ ہنسی وکھیل کرنا بلکہ اپنی بیوی کو شہوت کی وجہ سے دیکھنا یا کوئی لذت اس سے حاصل کرنا حرام ہے۔ اسی طرح کسی مرد سے لذت حاصل کرنا اگرچہ وہ احرام باندھنے سے پہلے بھی مرد پر حرام تھا لیکن احرام باندھنے کے بعد بھی حرام ہے۔

مسئلہ ۳۰ ۔ اگر کوئی شخص عمرہ تمتع میں سعی کے تمام کرنے کے بعد عمداً مجامعت کرے خواہ اپنی بیوی سے ہو یا نعوذ باللہ کسی مرد سے ہو۔ فرج میں ہو یا دبر میں تو اس شخص پر ایک اونٹ کفارہ دینا واجب ہو جاتا ہے۔ اور اگر سعی سے پہلے مجامعت کرے تو پھر بھی اس پر ایک اونٹ کفارہ دینا واجب ہے اور اسے اس سال حج تمام کر لینے کے بعد واجب و لازم ہے کہ پھر دوسرے سال اس حج کی قضا بجالائے اور اس کے لیے احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ اگر اس سال ابھی دوسرا عمرہ بجالانے کا وقت موجود ہو تو پھر ایک عمرہ بجالائے اور بعد حج تمام کرنے کے دوسرے سال بھی اس حج کی قضا کرے۔

مسئلہ ۳۱ ۔ اگر کوئی شخص حج تمتع یا قران یا افراد کے احرام کی حالت میں مشعر الحرام کے وقوف کرنے

سے پہلے عمداً مجامعت کرلے خواہ عورت کے ساتھ ہو یا مرد کے ساتھ فرج میں ہو یا دُبر میں تو اس پر ایک اونٹ کفارہ کا دینا واجب ہوجاتا ہے اور اس کا یہ حج بھی فاسد و باطل ہے۔ لیکن باوجود فاسد ہونے کے بھی اسے پھر بھی حج کو تمام کرنا پڑے گا اور پھر دوسرے سال حج کی قضا بجالانی ہوگی اور اگر مشعر الحرام کے ٹھہر چکنے کے بعد مجامعت کرے گا تو اس پر فقط ایک اونٹ کفارہ میں دینا واجب ہے۔

مسئلہ ۳۲ ۔ اگر کوئی شخص احرام باندھے ہوئی حالت میں جان بوجھ کر اپنی بیوی کی طرف شہوت کے لحاظ سے دیکھے اور اس کی منی باہر آجائے یا اپنی بیوی کا بوسہ لے تو پھر اس پر ایک اونٹ کفارہ دینا واجب ہے۔

مسئلہ ۳۳ ۔ اگر احرام باندھے ہوا شخص کسی عورت کی طرف جو اس کی بیوی نہ ہو شہوت کے لحاظ سے نگاہ کرے اور اس کی منی باہر آجائے تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ایک اونٹ کفارہ میں دے اور اگر اونٹ نہ دے سکے تو پھر ایک گائے دے اور اگر یہ بھی نہ دے تو پھر ایک گوسفند دینا اس پر لازم ہے۔

تیسری چیز جو احرام باندھے ہوئے انسان پر حرام ہے وہ کسی عورت کے ساتھ نکاح کرنا یا کسی کا نکاح پڑھنا اگرچہ جس کا نکاح پڑھ رہا ہے وہ احرام بھی باندھے ہوئے نہ ہو۔ بلکہ احتیاط واجب اس میں ہے کہ اس حالت میں کسی عورت کی خواستگاری یعنی منگنی بھی نہ کرے اور کسی عقد کا گواہ بھی نہ بنے۔ بلکہ اگر احرام باندھنے سے پہلے کسی عقد کا گواہ بنا تھا تو پھر احرام کی حالت میں اس کی گواہی نہ دے البتہ اگر اس نے اپنی بیوی کو طلاقِ رجعی دے دی تھی تو وہ احرام کی حالت میں اس کی طرف رجوع کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۳۴ جب کوئی شخص ایسے انسان کا عقد پڑھے جو احرام باندھے ہوئے ہے اور وہ احرام والا انسان اپنی بیوی کے ساتھ عقد ہوجانے کے بعد مجامعت بھی کرلے تو پھر مجامعت کرنے والے پر اور اس شخص پر جس نے اس کا عقد پڑھا تھا اگرچہ وہ احرام بھی نہ باندھے ہوا تھا تو دونوں پر ایک ایک اونٹ کفارہ میں دینا واجب ہوجائے گا۔

چوتھی چیز جو احرام باندھے ہوئے انسان پر حرام ہے۔ وہ استمنا کرنا ہے یعنی اپنے ہاتھ سے ایسا کام کرے کہ جس کی وجہ سے اس کی منی باہر آجائے۔ مثلاً مشت زنی کرنا وغیرہ۔

پانچویں چیز جو محرم پر حرام ہے وہ مشک اور زعفران، کافور، اگربتی، عنبر وغیرہ کو سونگھنا، اسی طرح ان کا کھانا یا بدن پر ملنا یا ایسا لباس پہننا کہ جس میں خوشبو لگی ہوئی ہو اور ایسے پھلوں کا استعمال بھی کہ جن میں خوشبو ہوتی ہے احرام باندھے ہوئے انسان پر حرام ہے۔

مسئلہ ۳۵ - جب کسی احرام باندھے ہوئے انسان کو ایسی خوراک کھانے یا ایسا لباس پہننے کی طرف احتیاج ہو جائے کہ جس میں خوشبو ہو تو اسے چاہیئے کہ اپنی ناک کو حتی المقدور بند کرکے رکھے۔ بلکہ احتیاط واجب اس میں ہے کہ جو کعبہ میں ایک بوٹی خوشبودار ہوتی ہے کہ جس سے خانہ کعبہ کو معطر کرتے ہیں اور جسے عربی میں خلوق کہتے اس کے سونگھنے سے بھی اپنے آپ کو بچائے رکھے۔

مسئلہ ۳۶ - جو شخص کوئی خوشبو سونگھ لے تو اس کا کفارہ ایک گوسفند اسے دینا ہوگا۔

مسئلہ ۳۷ - احتیاط واجب اسی میں ہے کہ محرم کو عطر کے اس بازار سے گزرنے کے وقت کہ جہاں عطر بیچا جاتا ہے اور جو صفا اور مروہ کے درمیان ہے اپنی ناک میں کوئی ایسی چیز رکھے کہ جس میں وہاں کی خوشبو نہ جانے پائے۔ بلکہ احتیاط مستحب تو اس میں ہے کہ ایسا میوہ جو خوشبودار ہو جیسے سیب وغیرہ تو اسے بھی نہ سونگھے لیکن ان کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۳۸ - بدبو سے بچانے کیلئے اپنی ناک کو بند کرنا احرام باندھے ہوئے انسان کے لیے حرام ہے لیکن اگر وہاں تیز چلنے لگ جائے تاکہ وہ بدبو اس کی ناک تک نہ پہنچنے پائے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

چھٹی چیز جو احرام والے انسان پر حرام ہے، سیا ہوا کپڑا یا جو مثل سیے ہوئے کپڑے کے ہو پہننا حرام ہے مثل بندی، ٹوپی اور اگر کوئی انسان سیے ہوئے کپڑے کے پہننے پر مجبور ہو تو پھر اسے اس کا ایک گوسفند کفارہ دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۳۹ - احتیاط واجب اسی میں ہے کہ کوئی چھوٹی سی سلی ہوئی چیز بھی نہ پہنے، لیکن روپے والی ہمیانی کمر میں باندھنے یا مجبوری کی وجہ سے فتق کے لیے کوئی فتق کو روکنے والی چیز باندھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن فتق بند کے باندھنے میں احتیاط اسی میں ہے کہ ایک گوسفند کفارہ کا دینا اس پر واجب ہے۔

مسئلہ ۴۰ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ احرام کے لباس کو جو پہن رکھا ہے اسے بھی گرہ نہ لگائے اور اسی لباس کو لکڑی یا پن یا سوئی وغیرہ سے بھی نہ باندھے۔

مسئلہ ۴۱ ۔ عورتیں سیا ہوا لباس احرام کی حالت میں پہن سکتی ہیں لیکن انھیں قفازین کے پہننے سے بچنا چاہیئے۔ قفازین ایک ایسا دستانہ ہے جو عرب عورتیں ہاتھوں کو سردی سے بچانے کے لیے پہنا کرتی تھیں۔

ساتویں چیز جو احرام والے پر حرام ہے وہ ان کا سیاہ سرمہ وغیرہ آنکھوں میں زیب و زینت کے قصد سے لگانا ہے۔ بلکہ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ وہ چیز جو سیاہ نہیں ہے اس کو بھی زینت کے قصد سے بطور سرمہ نہ لگایا جائے۔ بلکہ وہ سیاہ چیز جو زینت میں شمار ہوتی ہے اسے زینت کے قصد کے بغیر بھی نہ لگایا جائے۔

آٹھویں چیز جو محرم پر حرام ہے وہ آئینہ کا دیکھنا ہے۔ لیکن عینک کا لگانا جب کہ اس کا شمار زیب و زینت میں نہ ہو اور صاف پانی میں نگاہ کرنا حرام نہیں ہے۔

نانویں جراب یا موزہ یا جوتی یا اس قسم کی ہر وہ چیز جو پاؤں کے اوپر کے تمام حصّہ کو ڈھانپ لیتی ہو، احرام باندھے ہوئے انسان پر پہننا حرام ہے۔ بلکہ احتیاط واجب اس میں ہے کہ اس چیز کو بھی نہ پہنے جو پاؤں کے اوپر والے کچھ حصّہ کو ڈھانپ لیتی ہے۔ لیکن ایسی چپلی وغیرہ کے تسمین جو پاؤں کے بہت معمولی حصّہ کو گھیر لیتے ہیں ان کے پہننے میں کوئی حرج نہیں اور جسے عربی میں نعلین کہتے ہیں اور ان کے اوپر معمولی چمڑے کی پٹی کا تسمہ ہوتا ہے۔

دسویں ۔ جھوٹ بولنا، گالیاں دینا اور اپنے سے عیوب کو دور کر کے دوسرے کے لیے ثابت کرنا یا اچھے صفات کو اپنے لیے ثابت کر کے دوسرے سے ان کی نفی کرنا یہ سب احرام باندھے ہوئے انسان پر حرام ہیں۔

گیارھویں لَا وَاللہ یا بَلٰی وَاللہ کے لفظوں کے ساتھ قسم کھانا بھی احرام باندھے ہوئے انسان پر حرام ہے۔ بلکہ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ان دو لفظوں کے علاوہ بھی کسی لفظ کے ساتھ قسم نہ کھائے۔ البتہ اگر مجبوری ہو کہ اگر قسم نہ کھائے گا تو حق ثابت نہیں ہوگا یا باطل (جھوٹ) اس سے دور نہ ہوگا تو پھر کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۴۲ ۔ جھوٹی قسم کھانے کے لیے پہلی مرتبہ ایک گوسفند کفارہ اور دوسری مرتبہ کے لیے ایک گائے اور تیسری دفعہ کے لیے ایک اونٹ کفارہ واجب ہوجاتا ہے۔ لیکن سچی قسم کھانے کے لیے پہلی اور دوسری مرتبہ میں صرف استغفار کرے اور تیسری مرتبہ کے لیے ایک گوسفند دینا اسے واجب ہوجائے گا۔

بارھویں جوں یا کھٹمل یا پسّو یا اس قسم کی چیزوں کو مارنا خواہ اس کے جسم پر ہوں یا لباس پر احرام باندھے ہوئے انسان پر حرام ہے۔ بلکہ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ان کو جسم کے ایک حصّے سے کہ جہاں وہ گرنے سے محفوظ رہیں جسم کے دوسرے حصہ پر بھی اٹھا کر نہ رکھے البتہ اگر وہ جسم کے حصہ میں گر جانے سے محفوظ نہ ہوں تو پھر انھیں وہاں سے اٹھا کر دوسرے جسم کے حصہ میں رکھنے کا کوئی حرج نہیں۔

تیرھویں انگوٹھی زیب وزینت کے لیے پہننا حرام اور مہندی زینت کے لیے احرام کی حالت میں یا احرام سے پہلے کہ جس کا اثر احرام باندھنے کے وقت تک رہے گا لگانا بھی حرام ہے بلکہ احتیاط تو اسی میں ہے کہ مہندی کے لگانے میں زیب وزینت بھی مقصود نہ ہو تو بھی اسے احرام کی حالت میں نہ لگائے۔

چودھویں عورت کا اپنے زیورات سے احرام باندھے ہوئے زینت کرنا حرام ہے لیکن وہ چیزیں کہ جسے احرام سے پہلے وہ زینت کیے ہوئے تھی اگر اس کے ساتھ ہوں اور وہ ان کو احرام باندھنے کے وقت نہ اتارے تو کوئی حرج نہیں لیکن اپنے شوہر اور دوسرے مردوں کے سامنے ان کو نمایاں اور ظاہر نہ کیے رہے۔

پندرھویں تیل گھی وغیرہ روغنیات کو بدن پر ملنا اگرچہ ان میں خوشبو بھی نہ ہو احرام باندھے ہوئے انسان پر حرام ہے۔ بلکہ وہ روغنی چیز کہ جس میں خوشبو ہے اور اسے وہ احرام سے پہلے بدن پر ملے کہ جس کا اثر احرام کے وقت تک باقی رہتا ہو بھی حرام ہے۔ ہاں اگر بدن پر کسی روغنی چیز کے ملنے پر مجبور ہو تو پھر وہ اسے احرام کی حالت میں بھی مل سکتا ہے۔

سولھویں اپنے بدن کے بالوں یا کسی دوسرے انسان کے بدن سے بالوں کو دور کرنا احرام باندھے ہوئے

انسان پر حرام ہے اگرچہ جس کے بدن سے بال دور کر رہا ہے وہ احرام بھی نہ باندھے ہوئے ہو بلکہ اگر ایک بال کو بھی اپنے بدن سے ہٹائے گا تو بھی حرام ہے۔

مسئلہ ۴۳ ۔ اگر سر میں درد ہونے کی وجہ سے یا آنکھوں میں بال جو تکلیف دے رہا ہو پیدا ہونے کی وجہ سے مجبور ہو کہ سر یا آنکھ کے بالوں کو دور کر دے تو پھر کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح اگر وضو یا غسل کے وقت بغیر اکھاڑنے کے بال گر پڑیں تو بھی کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۴۴ ۔ جب کوئی شخص احرام کی حالت میں اپنے سر کو مونڈے یا بغل یا کسی دوسری جگہ کے بال مونڈھ دے تو اس پر ایک گوسفند کفارہ دینا واجب ہوگا۔ لیکن اگر یہ مجبوری کی وجہ سے کیا ہو تو پھر وہ ایک گوسفند کے عوض تین دن روزہ رکھے یا دس مُد (جو تقریباً نو سیر یا چھٹانک بنتا ہے) گندم یا جو وغیرہ دے سکتا ہے۔

مسئلہ ۴۵ ۔ جب سر پہ یا داڑھی پہ ہاتھ پھیرے اور اس سے کوئی بال گر پڑے تو احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ایک مٹھی بھر گندم یا جو وغیرہ کسی فقیر کو صدقہ دے۔

اٹھارھویں مرد کا سر کو ڈھانپنا احرام کی حالت میں حرام ہے۔ بلکہ احتیاط واجب تو اس میں ہے کہ مٹی، مہندی وغیرہ بھی سر پر نہ لگائے اور کوئی چیز بھی سر پہ نہ رکھے۔ بلکہ احتیاط مستحب تو اسی میں ہے کہ ہاتھ وغیرہ سے بھی سر کو نہ چھپائے۔

مسئلہ ۴۶ ۔ جب کوئی مرد سر کو ڈھانپ لے تو اس کا ایک گوسفند کفارہ واجب ہو جائے گا اور اگر کئی مرتبہ سر کو ڈھانپے تو احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ہر مرتبہ کے لیے ایک گوسفند کفارہ ادا کرے۔

مسئلہ ۴۷ ۔ مرد پر سر کا کچھ حصہ ڈھانپنا بھی حرام ہے۔ البتہ اس رومال کا کچھ حصہ جو سر کے درد کے لیے سر پہ باندھ رکھا ہو یا مشکیزہ کا تسمہ اور ڈوری جو عام طور پہ پانی بھر کر لانے کے وقت سر پہ کچھ رکھی جاتی ہے تو ان میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۴۸ ۔ مرد پہ اپنے کانوں کو ڈھانپنا بھی حرام ہے۔ لیکن منہ کا ڈھانپنا اس پہ حرام نہیں۔

مسئلہ ۴۹ ۔ کوئی انسان احرام کی حالت میں سر کو پانی یا کسی جاری چیز میں نہیں ڈبو سکتا۔ لہٰذا وہ

اگر غسل کو ارتماسی بجا لانا چاہے تو احرام کی حالت میں ایسا غسل نہیں کر سکتا۔ بلکہ اسے ہمیشہ غسل ترتیبی ہی اس حالت میں کرنا چاہیئے۔

اٹھارھویں عورت کا احرام کی حالت میں اپنے سارے منہ یا کچھ منہ کے حصے کو ڈھانپنا اور چھپانا حرام ہے۔

مسئلہ ۵۰ ۔ اگر عورت یہ یقین پیدا کرنے کے لیے کہ نماز میں اس کا تمام سر چھپا ہوا ہے کچھ منہ کی مقدار کو ڈھانپ لے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن اسے نماز کے بعد فوراً منہ کے اس حصہ سے کپڑا اٹھا لینا چاہیئے۔

مسئلہ ۵۱ ۔ عورت اپنے منہ کو نامحرم کے دیکھنے سے بچانے کے لیے سر کی چادر یا دوپٹہ کو اگلی طرف کندھے کے برابر تک منہ کے سامنے ڈال سکتی ہے۔ لیکن اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس وقت اس چادر کو ہاتھ یا لکڑی وغیرہ سے اپنے منہ سے دور رکھے رہے کہ وہ اس کی نقاب و روپوش نہ بن جائے۔ اور اگر وہ اپنے منہ سے اسے دور نہ رکھے رہے گی تو اس پر احتیاطاً ایک گوسفند کفارہ میں دینا واجب ہو جائے گا۔

انیسویں۔ احرام باندھے ہوئے مرد پر سواری کی حالت میں جب کہ راہ چل رہا ہو اپنے سر کے اوپر سایہ کرنا مثلاً چھت والی موٹر میں بیٹھنا یا چھتری اوپر لگائے رہنا حرام ہے۔ لیکن عورت اور بچہ پر یہ حرام نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۲ ۔ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ جب احرام باندھے ہوئے ہو اور پیادہ چل رہا ہو تو اس وقت بھی وہ اپنے سر کے اوپر کوئی سایہ نہ آنے دے۔ مثلاً اگر چھتری وغیرہ خود تو اس نے اپنے سر کے اوپر نہ اٹھا رکھی ہو لیکن کسی دوسرے نے اٹھا رکھی ہو تو پھر وہ ایسا چلے کہ اس کا سایہ اس کے سر کے اوپر نہ آنے پائے بلکہ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ رات کو یا ابر آلود دن میں بھی کسی سایہ دار خیمہ وغیرہ کے نیچے نہ جائے۔

مسئلہ ۵۳ ۔ جب احرام والا مرد کسی جگہ اتر کر منزل کرنا چاہتا ہو تو پھر وہ کمرہ وغیرہ میں جا سکتا ہے۔ اگرچہ اسے اپنے کاموں کے لیے اس وقت باہر بھی آنا جانا پڑے۔ لیکن احتیاط مستحب اسی میں ہے

کہ جب کہیں منزل کیے ہوئے ہو تو اسے جب وہاں پر اپنے کاموں کے لیے آنا جانا پڑے تو اس حالت میں بھی اپنے اوپر چھتری وغیرہ نہ لگائے۔

مسئلہ ۵۴ - جب کوئی احرام والے مرد کو مرض یا سخت گرمی یا سخت سردی یا بارش کی وجہ سے مجبور ہونا پڑے کہ وہ سفر طے کرنے کی حالت میں سایہ کے نیچے رہے تو پھر وہ شخص اس حالت کے اختیار کرنے میں گنہگار نہ ہوگا لیکن پھر بھی اس پہ ایک گوسفند کفارہ کا واجب ہوگا۔ اگر کوئی شخص چند دفعہ عمرہ کے احرام کی حالت میں سایہ کے نیچے جائے تو ایک گوسفند دے دینا کافی ہے۔ اور اگر حج کے احرام میں بھی ایک دفعہ یا کئی دفعہ سایہ کے نیچے چلا جائے تو بھی اس کے لیے علیحدہ ایک گوسفند واجب ہوگا۔

بیسویں - بدن سے خون نکالنا یا بدن کو کھر یدنا یا مسواک کرنا جبکہ اسے علم ہو کہ ان چیزوں کی وجہ سے جسم سے خون نکل آئے گا تو یہ بھی احرام کی حالت میں حرام ہے۔ اور احتیاطاً اس کا کفارہ ایک گوسفند بھی دے۔

مسئلہ ۵۵ جب کوئی دوسرا انسان کسی کے جسم سے خون باہر لائے مثلاً اس کی فصد کرے یا کسی مجبوری کی وجہ سے کوئی اپنے جسم سے خون باہر نکالے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

اکیسویں - ناخن اتارنا اگرچہ تھوڑی سی مقدار ہی کیوں نہ احرام والے انسان پر حرام ہے۔ البتہ اگر کچھ حصہ ناخن کا گر چکا ہو۔ اور باقی ماندہ تکلیف واذیت دے رہا ہو تو پھر اس کے اتار دینے میں کوئی حرج نہیں لیکن پھر بھی احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس کے لیے ایک مدّ طعام کسی فقیر کو دے۔

مسئلہ ۵۶ - اگر کوئی احرام کی حالت میں صرف ایک پورے ناخن کو اتار دے تو اسے اس کے ایک مدّ طعام کفارہ دینا چاہیئے اور اگر تمام ہاتھ اور پاؤں کے ناخنوں کو ایک وقت میں ایک ہی جگہ اتار ڈالے تو اسے اس کے لیے ایک گوسفند کفارہ دینا ہوگا اور اگر ایک جگہ ہاتھوں کے ناخن اتار ڈالے اور کسی دوسری جگہ پاؤں کے ناخن اتارے تو پھر اسے دو گوسفند کفارہ دینا پڑے گا۔

بائیسویں - دانتوں کا نکالنا احرام والے انسان پر حرام ہے اگرچہ اس کے نکالنے سے خون بھی نہ نکلے اور اس کا کفارہ ایک گوسفند ہے۔

تیئیسویں - درخت یا گھاس جو حرم میں اگے ہوئے ہوں ان کا اکھیڑنا احرام والے انسان پر حرام ہے۔ ہاں اس

درخت یا گھاس کا کاٹنا کہ جسے خود احرام والے انسان نے کاشت کیا ہو یا اس کے ملکیت میں اُگ چکے ہوں تو ان کا کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح ان کا اکھیڑنا جو اس کے گھر میں اُگے ہوئے ہوں جبکہ وہ اس کے اس گھر میں ٹھہرنے کے بعد اُگے ہوں تو کوئی حرج نہیں لیکن اذخر کو جو ایک وہاں پر معروف بوٹی ہے یا میوہ دار درخت کو یا کھجور کے درخت کو اکھیڑنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۵۷ ۔ اگر احرام کی حالت میں کسی گھاس کو کاٹ دے یا اکھیڑ دے تو اسے استغفار کرنا چاہیئے۔ لیکن اگر کسی درخت کو کاٹ دے تو چھوٹے درخت کے لیے ایک گوسفند اور بڑے درخت کے لیے ایک گائے اسے کفارہ دینا ہوگا۔ اور اگر درخت کا کچھ حصہ کاٹے تو اس کی قیمت کا اندازہ فقیر کو دینا ہوگا۔

مسئلہ ۵۸ ۔ جو شخص احرام باندھے ہوئے ہو وہ اپنے اونٹ کے لیے گھاس نہیں کاٹ سکتا لیکن اگر اونٹ کو چھوڑ دے کہ وہ خود گھاس چرتا رہے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۵۹ ۔ حرم کے گھاس یا درختوں کو ان لوگوں کے لیے بھی کاٹنا حرام ہے جو احرام کی حالت میں بھی نہیں ہیں۔

مسئلہ ۶۰ ۔ جب انسان عام عادت کے ماتحت راستہ چل رہا ہو لیکن اس کے چلنے سے گھاس کٹتا جا رہا ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔

چوبیسویں۔ جنگ کے آلات میں سے کسی کو احرام والے آدمی پر باندھے رکھنا حرام ہے مثل تلوار وغیرہ کے لیکن اگر وہ مجبور ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۶۱ ۔ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ جنگ کے آلات میں سے جبکہ وہ ظاہر و نمایاں ہو تو اسے بھی اپنے ساتھ نہ رکھے اگرچہ اس نے اس کو باندھ بھی نہ رکھا ہو۔

احرام کی کیفیت اور دعائیں:۔

احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا مستحب ہے اور غسل کے وقت یہ دعا پڑھے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِیْ نُوْرًا وَحِرْزًا وَاَمْنًا مِنْ كُلِّ خَوْفٍ وَشِفَآءً مِنْ كُلِّ دَآءٍ وَسُقْمٍ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ وَطَهِّرْ قَلْبِیْ وَاشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَاَجْرِ

عَلٰى لِسَانِ مُحْبَتِكَ وَمِنْ حَتَاجٍ وَالثَّنَاءُ عَلَيْكَ فَاِنَّهٗ لَا قُوَّةَ لِيْ اِلَّا بِكَ وَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ قِوَامَ دِيْنِيَ التَّسْلِيْمُ لَكَ وَالْاِتِّبَاعُ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ۔

جب غسل کر چکے تو مستحب ہے کہ نماز کے بعد احرام باندھے اور افضل ظہر کے بعد ہے۔ اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر کسی فرض نماز کے بعد اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو قضا نماز کے بعد اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر چھ رکعت نماز دو دو کر کے پڑھے اور اس کے بعد احرام باندھے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو صرف دو رکعت نماز پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورہ قُلْ یَا اَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھ کر احرام باندھے اور یہ دعا پڑھے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَزَقَنِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاُؤَدِّيْ بِهٖ فَرْضِيْ وَاَعْبُدُ فِيْهِ رَبِّيْ وَاَنْتَهِيْ فِيْهِ اِلٰى مَا اَمَرَنِيْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ قَصَدْتُهٗ فَبَلَّغَنِيْ وَاَرَدْتُهٗ فَاَعَانَنِيْ وَقَبِلَنِيْ وَلَمْ يَقْطَعْ بِيْ وَوَجْهَهٗ اَرَدْتُ فَسَلَّمَنِيْ فَهُوَ حِصْنِيْ وَكَهْفِيْ وَحِرْزِيْ وَظَهْرِيْ وَمَلَاذِيْ وَرَجَائِيْ وَمَنْجَايَ وَذُخْرِيْ وَعُدَّتِيْ فِيْ شِدَّتِيْ وَرَخَائِيْ۔

احرام باندھنے کے وقت دعا اور اللہ کی ثنا اور محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر درود بھیجتا رہے اور یہ دعا بھی پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَنِيْ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لَكَ وَاٰمَنَ بِوَعْدِكَ وَاتَّبَعَ اَمْرَكَ فَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَفِيْ قَبْضَتِكَ لَا اُوْقٰى اِلَّا مَا وَقَيْتَ وَلَا اٰخُذُ اِلَّا مَا اَعْطَيْتَ وَقَدْ ذَكَرْتَ الْحَجَّ فَاَسْئَلُكَ اَنْ تَعْزِمَ لِيْ عَلَيْهِ وَعَلٰى كِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَتُقَوِّيَنِيْ عَلٰى مَا ضَعُفْتُ عَنْهُ وَتُسَلِّمَ لِيْ مَنَاسِكِيْ فِيْ يُسْرٍ مِنْكَ وَعَافِيَةٍ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَفْدِكَ الَّذِيْ رَضِيْتَ وَسَمَّيْتَ وَكَتَبْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ خَرَجْتُ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ وَفَجٍّ عَمِيْقٍ وَاَنْفَقْتُ مَالِيْ اِبْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ اَللّٰهُمَّ فَتَمِّمْ لِيْ حَجَّتِيْ وَعُمْرَتِيْ۔

۲۔طواف

عمرہ تمتع کے کاموں میں سے دوسرا کام احرام باندھنے کے بعد خانہ کعبہ کا طواف کرنا ہے۔

خانہ کعبہ اور حرم خانہ کعبہ کے اندر داخل ہونے کے آداب اور اعمال:۔

مسئلہ ۶۲ ۔ خانہ کعبہ مکہ معظمہ شہر میں ہے اور مکہ معظمہ کے داخل ہونے کے لیے کچھ آداب ہیں۔ مکہ معظمہ کے چار طرف کو حرم کہتے ہیں اور جب انسان حرم میں داخل ہو تو سواری سے اتر پڑے اور حرم میں داخل ہونے کی نیت سے غسل کرے۔ جوتا ہاتھ میں لے ننگے پاؤں داخل ہو اور جو کوئی یہ دعا اللہ کے لیے عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے کرے گا خداوند عالم اس کے ایک لاکھ گناہ مٹا دے گا اور اس کے نامۂ اعمال میں ایک لاکھ نیکی لکھ دے گا۔ اور اس کی لاکھ حاجت پوری کرے گا۔ حرم میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِیْ كِتَابِكَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَعَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ يَاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ مِمَّنْ اَجَابَ دَعْوَتَكَ قَدْ جِئْتُ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ وَفَجٍّ عَمِيْقٍ سَامِعًا لِنِدَائِكَ مُسْتَجِيْبًا لَكَ مُطِيْعًا لِاَمْرِكَ وَكُلُّ ذٰلِكَ بِفَضْلِكَ عَلَیَّ وَاِحْسَانِكَ اِلَیَّ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰی مَا وَفَّقْتَنِیْ لَهٗ اَبْتَغِیْ بِذٰلِكَ الزُّلْفَةَ عِنْدَكَ وَالْقُرْبَةَ اِلَيْكَ وَالْمَنْزِلَةَ لَدَيْكَ وَالْمَغْفِرَةَ لِذُنُوْبِیْ وَالتَّوْبَةَ عَلَیَّ مِنْهَا بِمَنِّكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَحَرِّمْ بَدَنِیْ عَلَی النَّارِ وَاٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِكَ وَعِقَابِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔

مکہ معظمہ میں داخل ہونے کے لیے ایک اور غسل کرنا مستحب ہے۔ غسل کرنے کے بعد بہت آرام و وقار سے مکہ معظمہ میں داخل ہو اور جب مسجد حرام میں داخل ہو تو بعض نے اس کے لیے بھی ایک غسل کرنا لکھا ہے۔ لہٰذا اگر غسل کر سکے تو اس کے بعد مسجد کے دروازہ پر کھڑا ہو کر یہ دعا پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمَا شَآءَ اللّٰهُ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَنْبِيَآءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

اور اگر یہ دعا بھی پڑھے تو روایت میں موجود ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَاِلَى اللّٰهِ وَمَا شَآءَ اللّٰهُ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَخَيْرُ الْاَسْمَاءِ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَنْبِيَآءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ الرَّحْمٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّآلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاسْتَعْمِلْنِيْ فِيْ طَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ وَاحْفَظْنِيْ بِحِفْظِ الْاِيْمَانِ اَبَدًا مَّا اَبْقَيْتَنِيْ جَلَّ ثَنَآءُ وَجْهِكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَنِيْ مِمَّنْ يُّنَاجِيْهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَزَآئِرُكَ فِيْ بَيْتِكَ وَعَلٰى كُلِّ مَاْتِيٍّ حَقٌّ لِّمَنْ اَتَاهُ وَزَارَهٗ وَاَنْتَ خَيْرُ مَاْتِيٍّ وَّاَكْرَمُ مَزُوْرٍ فَاَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَبِاَنَّكَ وَاحِدٌ اَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ تَلِدْ وَلَمْ تُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّكَ كُفُوًا اَحَدٌ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ يَا جَوَادُ يَا كَرِيْمُ يَا مَاجِدُ يَا جَبَّارُ يَا كَرِيْمُ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ تُحْفَتَكَ اِيَّايَ بِزِيَارَتِيْ اِيَّاكَ اَوَّلَ شَيْءٍ تُعْطِيْنِيْ فَكَاكَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ۔

اس کے بعد تین دفعہ یہ کہے اَللّٰهُمَّ فُكَّ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ اس کے بعد تین دفعہ کہے وَاَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِّزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ وَادْرَأْ عَنِّيْ شَرَّ شَيَاطِيْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَشَرَّ

فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ۔ پھر اس کے بعد مسجد میں داخل ہو جائے اور پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَ
عَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ ۔ پھر ہاتھوں کو اٹھا کر کعبہ کی طرف منہ کر کے

یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا فِیْ اَوَّلِ مَنَاسِكِیْ اَنْ تَقْبَلَ تَوْبَتِیْ وَاَنْ تَتَجَاوَزَ عَنْ خَطِیْئَتِیْ وَاَنْ تَضَعَ عَنِّیْ وِزْرِیْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بَلَّغَنِیْ بَیْتَهُ الْحَرَامَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّ هٰذَا بَیْتُكَ الْحَرَامُ الَّذِیْ جَعَلْتَهُ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَاَمْنًا مُبَارَكًا وَهُدًی لِلْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْعَبْدَ عَبْدُكَ وَالْبَلَدَ بَلَدُكَ وَالْبَیْتَ بَیْتُكَ جِئْتُ اَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَاَؤُمُّ طَاعَتَكَ مُطِیْعًا لِاَمْرِكَ رَاضِیًا بِقَدَرِكَ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْفَقِیْرِ اِلَیْكَ الْخَائِفِ لِعُقُوْبَتِكَ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاسْتَعْمِلْنِیْ بِطَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ۔

پھر کعبہ کو مخاطب کر کے کہے:۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَظَّمَكِ وَشَرَّفَكِ وَكَرَّمَكِ وَ جَعَلَكِ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَاَمْنًا مُبَارَكًا وَهُدًی لِلْعَالَمِیْنَ۔

اور جب حجر اسود کی طرف نظر پڑے تو اس کی طرف دیکھ کر یہ پڑھے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِهٖ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِمَّا اَخْشٰی وَاَحْذَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَیُمِیْتُ وَیُحْیِیْ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ كَاَفْضَلِ مَا صَلَّیْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ وَسَلَامٌ عَلٰی جَمِیْعِ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُؤْمِنُ بِوَعْدِكَ وَاُصَدِّقُ رُسُلَكَ وَاَتَّبِعُ كِتَابَكَ۔

پھر آہستہ آہستہ اللہ کے خوف کے ساتھ حجر اسود کی طرف چلے اور جب اس کے نزدیک پہنچے تو

اللہ کی حمد و ثنا اور محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجے اور کہے - اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ - یعنی اس کے بعد بدن، ہاتھ، منہ کو حجر اسود سے ملے اور بوسہ دے اور اگر بوسہ نہ دے سکے تو صرف ہاتھ اسے لگائے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو اس کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے یہ پڑھے:-

اَللّٰھُمَّ اَمَانَتِیْ اَدَّیْتُھَا وَمِیْثَاقِیْ تَعَاھَدْتُہٗ لِتَشْھَدَ لِیْ بِالْمُوَافَاتِ اَللّٰھُمَّ تَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَعَلٰی سُنَّۃِ نَبِیِّکَ صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَکَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰی وَعِبَادَۃِ الشَّیْطَانِ وَعِبَادَۃِ کُلِّ نِدٍّ یُدْعٰی مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ

اس کے بعد یہ کہے:- اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ بَسَطْتُ یَدِیْ وَفِیْمَا عِنْدَکَ عَظُمَتْ رَغْبَتِیْ فَاقْبَلْ سُبْحَتِیْ وَاغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ - اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمَوَاقِفِ الْخِزْیِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔

طواف کے احکام اور اس کا طریقہ:-

مسئلہ ۶۲۳ — جب انسان عمرہ تمتع کا احرام باندھ کر مکہ معظمہ پہنچ جائے تو اسے خانہ کعبہ کا طواف کرنا چاہیے اور طواف عربی میں پھرنے کو کہتے ہیں۔ چونکہ خانہ کعبہ کے اردگرد ایک خاص طریقہ سے پھرنا پڑتا ہے اسی لیے اس کو طواف کہتے ہیں۔

طواف کا طریقہ

مسئلہ ۶۲۴ - طواف میں پانچ شرطیں ہیں:-

اوّل۔ نیت کرے کہ سات چکر اور دور خانہ کعبہ کے اردگرد عمرۂ تمتع حجۃ الاسلام کے اللہ کی فرماں برداری اور حکم کی اطاعت کے لیے بجا لاتا ہوں۔

دوم۔ باطہارت ہو۔ لہٰذا جو شخص طواف کرنا چاہتا ہے اور مجنب ہے تو اسے غسل کرنا واجب ہے۔ اور اگر

بغیر وضو کے ہو تو اسے وضو کرنا ضروری ہے۔ اور اگر طواف کو بغیر طہارت کے بجا لا چکے اگر بھول جانے کی وجہ سے بھی ہؤا ہو تو اس کا طواف باطل ہے، دوبارہ بجا لانا چاہیئے۔

سوم۔ بدن اور لباس طواف کرنے والے کا پاک ہو بلکہ وہ خون جو زخم یا دُنبل کا کہ جس میں نماز پڑھی جا سکتی ہے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ طواف میں وہ بھی بدن اور لباس پر نہ ہو۔

چہارم۔ طواف کرنے والے کا ختنہ ہؤا ہو۔ پس وہ بچہ کہ جس کا ختنہ نہیں ہؤا وہ خود طواف نسا کرے یا کوئی اسے طواف دلائے تو اس کا طواف باطل ہے۔ لہذا اس پر اس کے بالغ ہونے کے بعد عورت کرنی حرام ہے۔ مگر جب دوسری دفعہ مکہ معظمہ جائے اور طواف نسا بجا لائے یا کوئی اپنی طرف سے نائب لے کہ جو اس کی طرف سے طواف نسا بجا لائے۔

پنجم۔ آگا پیچھا ڈھانپے ہوئے ہو اور وہ چیز کہ جس سے عورتین (آگا پیچھا) کو ڈھانپے وہ مباح ہو۔ بلکہ احتیاط واجب اس میں ہے کہ جو نماز کے لباس میں شرائط ہیں وہ سب اس میں موجود ہونے چاہئیں

ان شرطوں کے احکام

مسئلہ ۶۵ ۔ طواف عمرہ تمتع کا رکن ہے۔ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اسے چھوڑ دے یا اتنی دیر اس کے بجا لانے میں کر دے کہ نہم ذی الحجہ کو عرفات کے مقام پر نہ پہنچ سکے تو پھر عمرہ باطل ہے۔ خواہ اس مسئلہ سے واقف ہو یا نہ۔ پس اگر وہ شخص اپنے آپ کو احرام سے نکالنا چاہے تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ وہ اسے عمرہ مفردہ میں بدل دے یا حج افراد بجا لائے۔

مسئلہ ۶۶ ۔ اگر کوئی شخص طواف کرنا بھول جائے تو اسے چاہیئے کہ وہ طواف کو دوبارہ پھر بجا لائے اور اگر وہ اپنے وطن پہنچ چکا ہو کہ اس کے لیے واپس لوٹنا مشکل ہو تو پھر اسے طواف کسی نائب سے کرانا چاہیئے۔

مسئلہ ۶۷ ۔ جس شخص کو طواف کرنا بھول گیا ہو اور وہ سعی کو بجا لا چکا ہو تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ جب بھولے ہوئے طواف کو خود بجا لائے یا کسی دوسرے سے طواف نیابت کرائے تو سعی کو بھی دوبارہ انجام دے۔

مسئلہ ۶۸ ۔ اگر کوئی مریض خود طواف نہ کر سکتا ہو تو اسے اس طرح طواف دلایا جائے کہ اس کے پاؤں زمین پر لگتے رہیں۔ اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر اسے کندھے پر اٹھا کر طواف دلائیں اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر کسی شخص کو اس کی طرف سے نائب لیں جو اس کی طرف سے طواف بجا لائے۔

مسئلہ ۶۹ ۔ جب کوئی شخص واجب طواف بجا لا رہا ہو جب چار چکر لگا چکے اور اس کا وضو اور غسل بغیر اختیار کے باطل ہو جائے یا کوئی دوسرا عذر ایسا پیش آئے کہ وہ طواف کو پورا نہ کر سکے تو وہ وضو یا غسل کرنے کے بعد یا اس عذر کے دور ہونے کے بعد وہیں سے باقی ماندہ طواف شروع کر سکتا ہے کہ جہاں پر چھوڑ دیا تھا۔ اور اگر چار چکر ختم کرنے سے پہلے وضو یا غسل یا کوئی دوسرا عذر درپیش آ جائے تو پھر اگر ساڑھے تین چکر لگانے سے پہلے یہ واقعہ ہو جائے تو اس کا طواف باطل ہو جائے گا۔ اور اگر ساڑھے تین چکر لگا چکا ہو تو پھر اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ وضو یا غسل یا عذر دور ہونے کے بعد وہ وہیں سے باقی ماندہ طواف کو شروع کر کے ختم کرے۔ اور دو رکعت نماز طواف کی بھی بجا لائے اور پھر ایک اور سالم طواف کرے اور اس کی دو رکعت نماز بھی بعد میں پڑھے۔

مسئلہ ۷۰ ۔ جو شخص طواف بجا لانا چاہتا ہے اگر شک کرے کہ اس کا وضو باطل ہو چکا ہے یا نہ تو اسے دوبارہ وضو کرنا ضروری نہیں ہے۔ اور اگر پہلے اسے وضو نہ ہو لیکن بعد میں شک کرے کہ اس نے وضو کیا ہے یا نہ یا اسے علم ہو کہ ایک وضو کے توڑنے والی چیز اس سے صادر ہو چکی ہے اور وہ ایک وضو بھی کر چکا ہے لیکن ان میں سے پہلے کون واقع ہوا ہے اس کا اسے علم نہ ہو تو پھر اسے ان دونوں صورتوں میں دوبارہ وضو کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۷۱ اگر طواف ختم کر چکنے کے بعد اسے شک ہو کہ وہ طواف شروع کرنے سے پہلے با وضو تھا یا نہ یا اسے علم ہو کہ طواف شروع کرنے سے پہلے اس سے وضو توڑنے والی کوئی چیز صادر ہو چکی تھی اور وہ ایک وضو بھی پہلے کر چکا تھا لیکن ان میں سے کون پہلے ہوا اور کون بعد میں ہوا اس کا اسے علم نہ رہا ہو تو پھر ایسے شخص کا یہ طواف صحیح ہے لیکن اسے دوسرے اعمال بجا لانے کے لیے وضو کرنا ہوگا۔

مسئلہ ۷۲ ۔ جو شخص وضو یا غسل نہیں کر سکتا تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ٹھہر جائے یہاں تک کہ طواف کرنے کا وقت بہت تھوڑا رہ جائے تو اس وقت تیمم کر کے طواف بجا لائے۔

مسئلہ ۷۴۳ اگر کسی کو طواف کر چکنے کے بعد پتہ چلے کہ اس کا بدن یا لباس طواف کی حالت میں نجس تھا تو اس کا وہ طواف صحیح ہے اور اگر وہ بدن یا لباس کی نجاست کو بھول چکا ہو اور اسے طواف کرنے کے بعد وہ یاد آجائے تو پھر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ دوبارہ طواف بجا لائے۔

مسئلہ ۷۴۴ ۔ جس شخص کو طواف کی حالت میں پتہ چل جائے کہ اس کا بدن یا لباس پہلے سے نجس تھا یا اس کا بدن یا لباس طواف کی حالت میں ہی نجس ہوا ہے اگر تو اس کے لیے طواف کو چھوڑے بغیر ان کا پاک کرنا ممکن ہو تو اسے چاہیئے کہ انھیں اسی حالت میں پاک کرے اور اگر طواف کی حالت میں پاک کرنا اس کے لیے ممکن نہ ہو تو اسے طواف چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور لباس یا بدن کو پاک کر کے دوبارہ اسی طواف کو پورا کرے اگر وہ چار چکر لگا کر چھوڑ گیا تھا (لہٰذا اسے واپس آکر صرف باقی تین چکر لگانے چاہئیں) اور اگر وہ ساڑھے تین چکر پورے کرنے سے پہلے چھوڑ کر گیا ہو تو اس کا وہ طواف باطل ہو چکا ہے اسے بدن یا لباس پاک کرنے کے بعد از سر نو طواف شروع کرنا چاہیئے ۔اور اگر وہ ساڑھے تین چکر لگا چکا ہو تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ لباس اور بدن کو پاک کرنے کے بعد باقی ماندہ پہلے طواف کے چکر کو پورا کر کے طواف کی نماز پڑھے اور پھر دوبارہ ایک سالم طواف بجا لائے۔ اور پھر اس کی دو رکعت نماز بھی پڑھے۔

طواف کے واجبات

مسئلہ ۷۴۵ ۔ جو کام طواف میں واجب ہیں وہ سات ہیں :-

پہلے ۔ طواف کو حجرِ اسود سے شروع کرے اور تھوڑا سا حجرِ اسود سے پہلے ہٹ کر طواف کی نیت کرے تاکہ یقین ہو جائے کہ جب حجرِ اسود کے مقابل پہنچا تھا تو وہ طواف کی نیت یقیناً کر چکا تھا۔

دوسرے ۔ ہر چکر کو حجرِ اسود پر آکر تمام کرے اور آخری ساتویں چکر کو تھوڑا سا حجرِ اسود کے آگے تک بجا لائے تاکہ اسے یقین ہو جائے کہ وہ سات چکر بالکل ٹھیک پورے کر چکا ہے۔

تیسرے ۔ اس طرح چکر لگاتا رہے کہ چکر لگانے کی حالت میں خانہ کعبہ اس کے بائیں کندھے کے مقابل اول سے لے کر آخر تک رہے ۔ اگر کوئی شخص چکر لگانے کی حالت میں خانہ کعبہ کے رکنوں کو بوسہ دینے کی وجہ سے یا لوگوں کے اژدحام اور بھیڑ کی وجہ سے اس کا منہ خانہ کعبہ کی طرف ہو جائے یا اس کی پیٹھ خانہ کعبہ کو ہو جائے

تو اسے اتنا حصہ جو ایسے چلنے میں آ گیا ہے چکر میں حساب نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ اس حصہ کو پھر دوبارہ صحیح طریقہ سے بجا لائے۔

مسئلہ ۷۶۷ ۔ اگر کوئی چاہے کہ تمام طواف میں اس کا بایاں کندھا اوّل سے لے کر آخر تک بالکل خانہ کعبہ کی طرف رہے تو اس کے لیے بہتر یہ ہے کہ جب وہ حجرِ اسود سے آگے نکلے اور ابھی حجرِ اسماعیل کے دروازہ تک نہ پہنچا ہو تو وہ اپنے بدن کو تھوڑا سا بائیں جانب ٹیڑھا کرنا شروع کر دے۔ اور اسی طرح بہتر یہ ہے کہ حجرِ اسماعیل کے دوسرے دروازہ تک پہنچنے سے پہلے اپنے بدن کو معمولی سا دائیں جانب ٹیڑھا کرنا شروع کر دے۔ یہی کام جب بھی کسی رکن کے مقابل پہنچے شروع کر دے تو وہ بالکل ٹھیک طواف انجام دے پائے گا۔

چوتھے ۔ جب خانہ کعبہ کا چکر لگا رہا ہو تو اسے چاہیئے کہ حجرِ اسماعیلؑ کو بھی اپنے چکر کے اندر رکھے لیکن اس کے اندر نہ جائے لیکن اگر اس کے اندر چلا جائے تو اس کا وہ چکر باطل ہے۔ پس اسے حساب نہ کرے اور احتیاط واجب اس وقت یہ ہے کہ باقی ماندہ چکر کو پورا کر کے پھر ایک سالم طواف سات چکر والا دوبارہ بجا لائے۔

پانچویں ۔ طواف اور چکر لگانے کی حالت میں چھبیس ذرع سے زیادہ خانہ کعبہ سے دور نہ چلا جائے اور اگر کسی چکر میں اس مقدار سے زیادہ خانہ کعبہ سے دور ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ اس چکر کو اس جگہ سے کہ جہاں اتنی مقدار دور ہو گیا تھا آگے شمار نہ کرے بلکہ پھر وہیں سے دوبارہ اس مسافت کے اندر رہ کر اس چکر کو شروع کرے لیکن جب حجرِ اسماعیلؑ کے مقابل پہنچ جائے تو پھر اسے خیال رکھنا چاہیئے کہ چھ ذرع وہاں سے دور نہ ہونے پائے اور اگر کوئی شخص حجرِ اسماعیلؑ سے چھ ذرع دور ہو جائے تو وہ اتنی مقدار کو اس چکر میں حساب نہ کرے بلکہ اسے پھر سے اس چکر کو چھ ذرع کے فاصلہ کے اندر رہ کر بجا لانا چاہیئے۔

چھٹے ۔ خانہ کعبہ کے ارد گرد چکر لگائے۔ پس اگر چکر لگانے کی حالت میں صفہ کے اوپر کہ جسے شاذروان کہتے ہیں چلنا شروع کر دے تو اسے وہ مقدار جو اس کے اوپر چلتا رہا ہے اس چکر میں شمار نہ کرے۔ بلکہ پھر وہیں سے دوبارہ صحیح طریقہ پر اس چکر کو شروع کرے کہ جہاں سے صفہ کے اوپر چلنے لگ گیا تھا۔ پس یہی حکم اس کے لیے بھی ہے جو چکر لگانے کی حالت میں حجرِ اسماعیلؑ کے اوپر چلنے لگ گیا ہو۔ بلکہ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ چکر لگانے کی حالت میں جب اپنا ہاتھ رکن وغیرہ کو ملنا چاہیئے تو بھی اپنے ہاتھ کو شاذروان کے اوپر سے خانہ کعبہ کی دیوار تک نہ لے جائے بلکہ اپنے ہاتھ کو حجرِ اسود کے دیوار کے اوپر بھی نہ رکھے۔

ساتویں۔ سات چکر پورے کرے اور ان کو کم یا زیادہ نہ کرے اور اگر جان بوجھ کر سات چکروں سے زیادہ بجا لائے گا تو اس کا طواف باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ ۷۷۔ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر ایک چکر یا اس سے زیادہ سات چکروں سے کم کردے۔ اگر تو اس سے ایسا کام صادر نہیں ہوا کہ جو چکروں کو پے در پے آنے سے منع کرچکا ہو تو اسے چاہیئے پھر اس کمی کو فوراً پورا کرے اور اگر اس سے ایسا کام ہو گیا ہے جو چکروں میں موالات (یعنی ایک دوسرے کے پیچھے واقع ہونے کو ختم کردیتا ہے) تو اس کا طواف باطل ہے، اسے چاہیئے کہ پھر ابتدا سے دوبارہ طواف شروع کرے۔

مسئلہ ۷۸۔ جب کوئی شخص بھول کر سات چکروں سے کچھ زیادہ کردے اگر تو اسے آٹھواں چکر پورا کرنے سے پہلے یاد آجائے تو اسے چاہیئے کہ وہ چکر وہیں پر چھوڑ دے اور اس کا طواف سابقہ صحیح ہو جائے گا اور اگر آٹھ چکر پورے کرچکنے کے بعد اسے یاد آجائے تو اس کے اختیار میں ہے کہ اس زیادتی کو شمار نہ کرے اور چھوڑ کر چلا جائے تو بھی طواف صحیح ہو جائے گا۔ اور اگر چاہے تو ایک اور طواف مستحب کی نیت سے تمام کرے تو پھر پہلے سات چکر واجب طواف کے ہو جائیں گے اور دوسرے سات چکر مستحب کے لہٰذا اسے طواف کی نماز دو دفعہ پڑھنی ہوگی۔ دو رکعت واجب کے لیے اور پھر ایک دو رکعت مستحب طواف کے لیئے۔

مسئلہ ۷۹۔ اگر کوئی شخص بھول کر سات چکر نہ لگائے اگر تو وہ ساڑھے تین چکر لگا چکنے کے بعد بھول کر چھوڑ گیا تھا تو اسے دوبارہ آکر باقی ماندہ چکر پورے کرلینے کافی ہیں۔ اور اگر ساڑھے تین چکر نہ لگا چکا تھا اور بھول کر چھوڑ گیا تھا تو اسے دوبارہ شروع سے طواف شروع کرنا چاہیئے۔ اور اگر کسی کو یہ یاد نہ آئے مگر جب اپنے وطن پہنچ جائے تو اسے چاہیئے کہ وہ اپنی طرف سے کسی کو نائب بنائے جو وہاں پر اس کی طرف سے طواف بجا لائے۔

مسئلہ ۸۰۔ اگر کوئی شخص واجب طواف کو بغیر کسی عذر کے چھوڑ دے اگر تو اس کے بعد اتنا فاصلہ ہو چکا ہو کہ پھر جب باقی ماندہ کو بجا لانا چاہے تو نہ کہا جا سکے کہ وہ پہلا طواف کر رہا ہے تو اسے چاہیئے کہ ایک طواف دوبارہ ابتدا سے شروع کرے۔

مسئلہ ۸۱ ۔ اگر طواف ختم کرنے کے بعد اس کے دور و چکر میں شک کرے تو اسے اس شک کی پرواہ نہ کرنی چاہیئے اور اس کا وہی طواف صحیح ہے۔ اسی طرح اگر چکر کے اخیر میں شک کرے کہ یہ ساتواں چکر ہے یا آٹھواں تو بھی اس شک کی پرواہ نہ کرے۔

مسئلہ ۸۲ اگر کوئی شخص چکر لگانے کے اخیر میں شک کرے کہ یہ چھٹا ہے یا ساتواں یا شک کرے کہ چھٹا ہے یا آٹھواں یا شک کرے کہ چھٹا ہے یا ساتواں یا آٹھواں تو ان صورتوں میں اس کا طواف باطل ہے اسے دوبارہ طواف ابتدا سے شروع کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۸۳ ۔ اگر کوئی شخص چکر کے درمیان میں شک کرے کہ یہ ساتواں ہے یا آٹھواں تو بھی اس کا طواف باطل ہے۔

طواف کے مستحبات و دعائیں:۔

مسئلہ ۸۴ ۔ طواف کی حالت میں اللہ کے ذکر میں مشغول رہے افضول و بیہودہ باتیں نہ کرے۔ قدم آہستہ آہستہ رکھے۔ سر و پا برہنہ ہو۔ چکر لگانے کی حالت میں کسی کو اذیت و تکلیف نہ دے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ یُمْشٰی بِہٖ عَلٰی طُلَلِ الْمَآءِ کَمَا یُمْشٰی بِہٖ عَلٰی جُدَدِ الْاَرْضِ وَ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ دَعَاکَ بِہٖ مُوْسٰی مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ فَاسْتَجَبْتَ لَہٗ وَ اَلْقَیْتَ عَلَیْہِ مَحَبَّۃً مِنْکَ وَ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ غَفَرْتَ بِہٖ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ اَتْمَمْتَ عَلَیْہِ نِعْمَتَکَ اَنْ تَفْعَلَ بِیْ کَذَا وَ کَذَا۔ اور کذا کذا کی جگہ اپنے حاجات کا ذکر کرے اور پھر یہ پڑھے:۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اِلَیْکَ فَقِیْرٌ وَ اِنِّیْ خَائِفٌ مُسْتَجِیْرٌ فَلَا تُغَیِّرْ جِسْمِیْ وَ لَا تُبَدِّلْ اِسْمِیْ۔ اور جب ہر چکر لگا کر خانہ کعبہ کے دروازہ پر پہنچے تو درود پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھے:۔

سَآئِلُکَ فَقِیْرُکَ مِسْکِیْنُکَ بِبَابِکَ فَتَصَدَّقْ عَلَیْہِ بِالْجَنَّۃِ اَللّٰھُمَّ الْبَیْتُ

بَیْتُكَ وَالْحَرَامُ حَرَمُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ الْمُسْتَجِيرِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَاَعْتِقْنِي وَوَالِدَيَّ وَاَهْلِيْ وَوُلْدِيْ وَاِخْوَانِي الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ النَّارِ يَا جَوَادُ يَا كَرِيْمُ۔

اور جب حجرِ اسماعیل تک پہنچے اور اس کی نگاہ سنہری پرنالہ پر پڑے تو یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ وَاَجِرْنِي مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ وَعَافِنِي مِنَ السُّقْمِ وَاَوْسِعْ عَلَيَّ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ وَادْرَأْ عَنِّي شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَشَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ۔

اور جب حجرِ اسماعیلؑ سے گزر جائے اور خانہ کعبہ کی پشت پر پہنچے تو یہ پڑھے:۔

يَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ اِنَّ عَمَلِيْ ضَعِيْفٌ فَضَاعِفْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

اور جب رکنِ یمانی تک پہنچے تو ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے:۔

يَا اَللّٰهُ يَا وَلِيَّ الْعَافِيَةِ وَرَازِقَ الْعَافِيَةِ وَخَالِقَ الْعَافِيَةِ وَالْمُنْعِمَ بِالْعَافِيَةِ وَالْمُتَفَضِّلَ بِالْعَافِيَةِ عَلَيَّ وَعَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِكَ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَارْزُقْنَا الْعَافِيَةَ وَتَمَامَ الْعَافِيَةِ وَشُكْرَ الْعَافِيَةِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

اس کے بعد اپنے سر کو کعبہ کی طرف اونچا کر کے یہ پڑھے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ شَرَّفَكِ وَعَظَّمَكِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بَعَثَ مُحَمَّدًا نَبِيًّا وَجَعَلَ عَلِيًّا اِمَامًا اَللّٰهُمَّ اهْدِ لَهٗ خِيَارَ خَلْقِكَ وَجَنِّبْهُ شِرَارَ خَلْقِكَ۔

اور جب رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان پہنچے تو یہ پڑھے:۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

جب ساتویں چکر میں مستجار پر پہنچے تو کھڑا ہو جائے اور اپنے ہاتھوں کو خانہ کعبہ کی طرف پھیلائے اور

اپنے پیٹ اور چہرے کو خانہ کعبہ تک پہنچائے اور یہ دعا پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ اَلْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ مِنْ قِبَلِكَ الرَّوْحُ وَالْفَرَجُ وَالْعَافِيَةُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَمَلِيْ ضَعِيْفٌ فَضَاعِفْهُ وَاغْفِرْ لِيْ مَا اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنِّيْ وَخَفِيَ عَلٰى خَلْقِكَ اَسْتَجِيْرُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ۔ اور اس کے بعد یہ پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ عِنْدِيْ اَفْوَاجًا مِنْ ذُنُوْبٍ وَاَفْوَاجًا مِنْ خَطَايَا وَعِنْدَكَ اَفْوَاجٌ مِنْ رَحْمَةٍ وَاَفْوَاجٌ مِنْ مَغْفِرَةٍ يَا مَنِ اسْتَجَابَ لِاَبْغَضِ خَلْقِهِ اِذْ قَالَ اَنْظِرْنِيْ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ اِسْتَجِبْ لِيْ

اس کے بعد اپنے خدا سے اپنی حاجات کو مانگنا چاہیئے۔ اور اپنے گناہوں کو جو یاد ہوں ہر ایک کا ذکر کرکے اور جو یاد نہ ہوں ان کا اجمالی طور پر ذکر کرکے ان سے توبہ کرے اور خدا سے عفو کی طلب کرے اور دعا کرتا رہے۔

پھر جب حجر اسود تک پہنچے تو یہ پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اٰتَيْتَنِيْ۔

ضروری ہدایت۔ کہ جب بھی انسان حجر اسود یا کسی رکن یا مستجار کو بوسہ دینے یا ہاتھ اور پیٹ ملنے کے لیے اپنے رخ کو پھیرے تو اسے وہ جگہ کوئی نشان لگا کر یاد کرلینی چاہیئے۔ اور جب اس سے فارغ ہوجائے تو پھر اس جگہ سے اپنے چکر کو شروع کرے تاکہ طواف میں کمی یا زیادتی نہ ہوجائے۔

۳۔ طواف کے لیے نماز

جب انسان عمرہ تمتع کے طواف سے یا کسی مستحب اور واجب طواف سے فارغ ہوجائے تو اسے اس کے بعد دو رکعت نماز طواف کے لیے صبح کی نماز کے طریقہ کی طرح مقام حضرت ابراہیم علیہم السلام پر جا کر ادا کرنی چاہیئے اور احتیاط واجب اسی میں ہے کہ فوراً طواف کے بعد اس نماز کو ادا کرے اور نماز میں مقام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پشت میں کھڑا ہو یا ایسی جگہ کھڑا ہو کہ وہ پتھر کہ جس پر حضرت

ابراہیم علیہ السلام کے پاؤں کا نشان موجود ہے اس کے سامنے ہو اور اگر ازدحام اور بھیڑ کی وجہ سے پشت مقام ابراہیم علیہ السلام پر کھڑا نہ ہو سکے۔ تو پھر اس مقام کے دونوں طرف کسی جگہ ٹھہر کر پڑھے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر جتنا ہو سکے مقام ابراہیم علیہ السلام کی پشت یا اس کے دونوں طرف کے قریب تے کھڑا ہو بلکہ بہتر یہ ہے کہ جب بھی ہو سکے دوبارہ نماز مقام ابراہیم علیہ السلام کی پشت (یعنی پچھلی طرف) پر بھی پڑھے۔

مسئلہ ۸۵ ۔ مستحب طواف کے لیے دو رکعت نماز مقام ابراہیم علیہ السلام کی پشت پر پڑھنے پر قادر ہونے کے باوجود بھی مسجد حرام کے دوسری کسی جگہ میں بجا لانی جائز ہے۔

مسئلہ ۸۶ ۔ جب طواف کے لیے دو رکعت نماز پڑھنا بھول جائے تو جب بھی یاد آجائے اسے مقام ابراہیمؑ کی پشت پر جاکر ادا کرے اور اگر ممکن نہ ہو تو پھر مسجد الحرام میں کسی جگہ ادا کرے لیکن جتنے مقام ابراہیم علیہ السلام کے زیادہ قریب ہو سکے وہیں پر بجا لائے لیکن بھولی ہوئی نماز کو دوبارہ بجا لانے کے بعد سعی اور جو اس کے بعد کام کر چکا ہے۔ ان کا اعادہ کرنا ضروری نہیں ہے اگرچہ احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ نماز کے بعد والے کاموں کو بھی دوبارہ بجا لائے۔

مسئلہ ۸۷ ۔ جب طواف کی دو رکعت نماز پڑھنی بھول جائے اور اس کے لیے مسجد الحرام کی طرف لوٹ جانا بھی دشوار ہو تو اسے چاہیئے کہ جہاں بھی اسے یاد آئے وہیں پر دو رکعت نماز طواف بجا لائے۔ بلکہ احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ اگر اس کے لیے صرف حرم تک آنا مشکل نہ ہو تو وہاں لوٹ آئے۔ اور نماز بجا لائے۔

مسئلہ ۸۸ ۔ جو شخص طواف کی نماز کو بھول گیا ہو اور اس کے لیے مسجد الحرام واپس آنا ممکن نہ ہو تو وہ جہاں پر ہے وہیں نماز کو ادا کرے اور احتیاط اسی میں ہے کہ ایک نائب بھی لے جو ان کی طرف دو رکعت نماز مقام ابراہیم علیہ السلام میں بجا لائے۔

مسئلہ ۸۹ ۔ جب کسی کو طواف کی نماز پڑھنی بھول گئی ہو اور وہ ابھی اس کو ادا نہ کر پایا ہو کہ وہ مر جائے تو پھر اس کے بڑے لڑکے کو اس کی نماز کی قضا بجا لانی چاہیئے۔

نمازِ طواف کے مستحبات

طواف کی نماز میں مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ قل ھو اللہ اور دوسری رکعت میں

الحمد کے بعد سورۂ قل یا ایّھا الکافرون پڑھے۔ نماز ختم کرنے کے بعد اللہ کی حمد و ثنا کرے اور محمد و آل محمد پر درود بھیجے۔ توبہ و استغفار کرے۔ اللہ سے قبولیت کی دعا کرے اور یہ دعا بھی پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ وَلَا تَجْعَلْہُ اٰخِرَ الْعَھْدِ مِنِّیْ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بِمَحَامِدِہٖ کُلِّھَا عَلٰی نِعَمِہٖ کُلِّھَا حَتّٰی یَنْتَھِیَ الْحَمْدُ اِلٰی مَا یُحِبُّ وَ یَرْضٰی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ مِنِّیْ وَطَھِّرْ قَلْبِیْ وَزَکِّ عَمَلِیْ

اور یہ دعا بھی وارد ہوئی ہے:۔

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِطَاعَتِیْ اِیَّاکَ وَبِطَاعَتِیْ رَسُوْلَکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنِیْ اَنْ اَتَعَدّٰی حُدُوْدَکَ وَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یُّحِبُّکَ وَ یُحِبُّ رَسُوْلَکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَمَلَآئِکَتَکَ وَعِبَادَکَ الصّٰلِحِیْنَ۔

پھر سجدہ میں جائے اور یہ پڑھے:۔

سَجَدَ لَکَ وَجْھِیْ تَعَبُّدًا وَّرِقًّا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ حَقًّا حَقًّا اَلْاَوَّلُ قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ وَّالْاٰخِرُ بَعْدَ کُلِّ شَیْءٍ وَّھَا اَنَا ذَا بَیْنَ یَدَیْکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ غَیْرُکَ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنِّیْ مُقِرٌّ بِذُنُوْبِیْ عَلٰی نَفْسِیْ وَلَا یَدْفَعُ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ غَیْرُکَ۔

۴۔ سعی کے احکام

جب انسان عمرہ تمتّع کا طواف کر چکے اور اس کی دو رکعت نماز بھی پڑھ چکے تو اسے اس کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنی ہوگی۔ اور سعی نام ان دو مقاموں کے درمیان سات دفعہ آنے جانے کا ہے لیکن شروع صفا سے کرے۔ یعنی صفا کے مقام سے پیادہ یا سوار یا کسی کے کندھے پر سے مروہ کی طرف جائے تو یہ ایک مرتبہ ہو جائے گا۔ اور پھر وہاں سے صفا کی طرف آئے تو یہ دوسری دفعہ ہو جائے گی۔ پھر صفا سے مروہ کی طرف۔ اس طرح جب سات دفعہ ہو جائیں تو اس کا نام عربی فقہا کے نزدیک سعی ہے۔ تو اس لحاظ سے ساتویں مرتبہ مروہ پر جا کر تمام ہوگا۔ احتیاط مستحب اس میں ہے کہ صفا سے چلنے

کے وقت چار زینہ اوپر چڑھ کر وہاں سے ابتدا شروع کرے اور اسی طرح مروہ پر پہنچنے کے وقت چار زینے مروہ کے اوپر تک جائے۔

نیت

مسئلہ ۹۰ ۔ صفا سے چلنے کے وقت انسان نیت کرے کہ میں سعی کرتا ہوں عمرہ تمتع کے لیے اللہ کے فرمان کی بجاآوری کے لیے سات دفعہ صفا اور مروہ کے درمیان اور اگر کوئی شخص اس کے زینہ کے اوپر جائے تو اسے وہاں سے نیت کر لینی چاہیئے اور نیچے آنے کے وقت تک وہ اس نیت کو باقی رکھے۔

مسئلہ ۹۱ صفا اور مروہ کے درمیان اسی راستہ سے آئے اور جائے کہ جہاں سے عام آتے جاتے ہیں اور اگر مسجد الحرام کے درمیان سے یا سوق اللیل کی طرف سے آئے گا اور جائے گا تو سعی باطل ہو جائیگی۔

مسئلہ ۹۲ ۔ صفا سے چلنے کے وقت اس کا منہ مروہ کی طرف ہو اور وہاں سے واپس آنے کے وقت اس کا منہ صفا کی طرف ہو۔ پس اگر اس طرح سے جائے کہ جانے کے وقت اس کا منہ صفا کی طرف اور واپس آنے کے وقت اس کا منہ مروہ کی طرف ہو تو اس کی سعی باطل ہے۔ ہاں اگر کبھی کبھار دائیں یا بائیں یا پیٹھ کیطرف دیکھ لے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۹۳ ۔ سعی بھی طواف کی طرح رکن ہے پس جو شخص جان بوجھ کر یا بھول کر اسے بجا نہ لائے تو اس کا حکم وہی طواف والا ہے جو گزر چکا ہے۔

مسئلہ ۹۴ ۔ سعی کرنے کے وقت انسان کے بدن یا لباس کا پاک ہونا یا عورتین کا چھپا ہوا ہونا ضروری نہیں ہے۔ وضو اور غسل کے بغیر بھی سعی صحیح ہے۔ اگرچہ احتیاط مستحب اس میں ہے کہ باوضو اور غسل ہو۔

مسئلہ ۹۵ ۔ اگر بھول کر یا مسئلہ کی جہالت کی وجہ سے سعی کو طواف سے پہلے کرے تو پھر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ طواف کرنے کے بعد دوبارہ سعی کو بھی بجا لائے۔

مسئلہ ۹۶ ۔ جو شخص سعی کر رہا ہے وہ آرام کرنے کے لیے صفا یا مروہ پر بیٹھ سکتا ہے لیکن زیادہ دیر نہ بیٹھے کہ جس کی وجہ سے یہ کہا جائے کہ وہ سعی پے در پے بجا نہیں لا رہا۔ بلکہ احتیاط واجب اسی میں ہے

کہ کسی عذر کے بغیر صفا اور مروہ کے درمیان کہیں نہ بیٹھے۔

مسئلہ ۹۷ ۔ گرمی یا آرام کرنے یا کسی دوسرے عذر کی وجہ سے سعی کو رات تک بھی دیر کی جاسکتی ہے۔ لیکن جس دن طواف کیا ہے اس کے دوسرے دن تک سعی میں تاخیر نہیں کی جاسکتی۔ بلکہ احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو سعی کرنے کو رات تک بھی تاخیر نہ کرے۔

مسئلہ ۹۸ ۔ اگر مسئلہ کی جہالت کی وجہ سے سات دفعہ سے زیادہ سعی کرلے تو اس کی سعی صحیح ہے اور اگر جان بوجھ کر ایسا کرے تو پھر وہ باطل ہے۔

مسئلہ ۹۹ ۔ اگر بھول کر سعی کو سات دفعہ سے کم بجالائے تو پھر جب بھی اسے یاد آئے باقی ماندہ سعی کو بجالائے لیکن احتیاطاً مستحب اسی میں ہے کہ اگر چار دفعہ پورا کرنے سے پہلے چھوڑ گیا ہو تو پھر دوبارہ ابتدا سے سعی کو شروع کرے۔

مسئلہ ۱۰۰ ۔ اگر کوئی شخص سہواً سعی کو سات دفعہ بجا نہ لایا ہو اور اسے پورا بھی نہ کرے تو اس پر وہ چیزیں جو احرام کے باندھنے کی وجہ سے حرام ہو چکی تھیں وہ حلال نہ ہوں گی۔ پس اگر وہ مکہ معظمہ سے باہر چلا گیا اور وہ اپنے وطن بھی پہنچ چکا ہو تو اسے دوبارہ آنا چاہیئے اور اس سعی کو پورا کرے اور اگر اس کا لوٹنا ممکن نہ ہو تو پھر اپنی طرف سے کسی کو نائب کرے جو اس کی طرف سے سعی کرے۔

مسئلہ ۱۰۱ ۔ جب سعی ختم کرکے آگیا ہو اور اسے شک ہو کہ کتنی دفعہ آیا اور گیا تھا تو پھر اس شک کی پرواہ نہ کرے اور اگر مروہ پر پہنچ کر شک کرے کہ سات دفعہ پورے ہو چکے ہیں یا اس سے زیادہ ہو گئے ہیں تو بھی شک کی پرواہ نہ کرے۔

مسئلہ ۱۰۲ ۔ اگر سعی کے وسط میں شک کرے کہ ساتواں دور ہے یا کم یا اس سے زیادہ تو پھر اس کی سعی باطل ہے اور دوبارہ سعی کو شروع کرے۔

صفا پر جانے کے اعمال

مسئلہ ۱۰۳ ۔ سعی کے ارادہ کے بعد حجرِ اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دے۔ ہاتھ یا بدن کو اس سے ملے یا اشارہ کرے اور پھر زمزم کے کنویں پر جا کر اس کا پانی لے کر سر اور پیٹھ اور پیٹ پر ڈال لے

اور یہ دعا پڑھے:۔
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ وَّسُقْمٍ
جب صفا پر جائے تو سات دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ سات دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سات دفعہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور تین دفعہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَیُمِیْتُ وَیُحْیِیْ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کہے۔ پھر محمد و آل محمد پر درود بھیجے اور کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا ھَدَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَوْلَانَا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْحَیِّ الدَّآئِمِ۔ پھر تین دفعہ کہے۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ۔ اور تین دفعہ یہ کہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْیَقِیْنَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔ پھر تین دفعہ کہے۔ اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ پھر سو دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ سو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سو دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور سو دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اس کے بعد یہ پڑھے۔
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ فَلَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَحْدَہٗ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِی الْمَوْتِ وَفِیْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ظُلْمَۃِ الْقَبْرِ وَوَحْشَتِہٖ اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ فِیْ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّکَ۔ پھر یہ کہے:۔
اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ الرَّحْمٰنَ الرَّحِیْمَ الَّذِیْ لَا تَضِیْعُ وَدَآئِعُہٗ دِیْنِیْ وَنَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ وَوُلْدِیْ اَللّٰھُمَّ اسْتَعْمِلْنِیْ عَلٰی کِتَابِکَ وَسُنَّۃِ نَبِیِّکَ وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِہٖ وَاَعِذْنِیْ مِنَ الْفِتْنَۃِ۔ پھر تین دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور دو دفعہ پہلی دعا پڑھے اور پھر ایک دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور پہلی دعا پڑھے اور اگر یہ سب دعائیں نہ پڑھ سکے تو جتنا ہو سکتا ہے کرے اور یہ دعا پڑھنا بھی وارد ہوا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ کُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ قَطُّ فَاِنْ عُدْتُ فَعُدْ عَلَیَّ بِالْمَغْفِرَۃِ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ

الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ اَنْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ فَاِنَّکَ اِنْ تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ تَرْحَمْنِیْ وَاِنْ تُعَذِّبْنِیْ فَاَنْتَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِیْ وَاَنَا مُحْتَاجٌ اِلٰی رَحْمَتِکَ فَیَامَنْ اَنَا مُحْتَاجٌ اِلٰی رَحْمَتِہٖ اِرْحَمْنِیْ اَللّٰھُمَّ لَا تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَھْلُہٗ فَاِنَّکَ اِنْ تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَھْلُہٗ تُعَذِّبْنِیْ وَلَمْ تَظْلِمْنِیْ اَصْبَحْتُ اَتَّقِیْ عَدْلَکَ وَلَا اَخَافُ جَوْرَکَ فَیَامَنْ ھُوَ عَدْلٌ لَا یَجُوْرُ اِرْحَمْنِیْ ۔ اور پھر کہے :- یَامَنْ لَا یُخَیِّبُ سَآئِلَہٗ وَلَا یُنْفِدُ نَآئِلَہٗ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَعِذْنِیْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ۔

حدیث میں ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے مال میں زیادتی ہو تو وہ صفا پر زیادہ ٹھہرے اور اس کے چوتھے زینہ پر جا کر کعبہ کی طرف منہ کر کے یہ دعا پڑھے :- اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَتِہٖ وَغُرْبَتِہٖ وَوَحْشَتِہٖ وَظُلْمَتِہٖ وَضِیْقِہٖ وَضَنْکِہٖ اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ فِیْ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّکَ ۔ اس کے بعد نیچے زینہ پر آ کر اپنی پیٹھ کو برہنہ کر کے یہ پڑھے :-

یَا رَبَّ الْعَفْوِ یَا مَنْ اَمَرَ بِالْعَفْوِ یَا مَنْ ھُوَ اَوْلٰی بِالْعَفْوِ یَا مَنْ یُثِیْبُ عَلَی الْعَفْوِ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ یَا جَوَادُ یَا کَرِیْمُ یَا قَرِیْبُ یَا بَعِیْدُ اُرْدُدْ عَلَیَّ نِعْمَتَکَ وَاسْتَعْمِلْنِیْ بِطَاعَتِکَ وَمَرْضَاتِکَ۔

سعی کے مستحبات

مستحب ہے کہ سعی کو پیادہ بجالائے۔ منارہ تک تو میانہ روی سے چلے لیکن وہاں سے عطاروں کے بازار تک شتری چال کی طرح تیز چلے کہ جسے عربی میں ہرولہ کہتے ہیں اور پھر وہاں سے مروہ تک آہستہ چلے عورتوں کے لیے ہرولہ نہیں ہے۔ جب منارہ تک پہنچے تو یہ پڑھے :-

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَھْلِ بَیْتِہٖ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَجَلُّ الْاَکْرَمُ وَاھْدِنِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ اَللّٰھُمَّ اِنَّ عَمَلِیْ ضَعِیْفٌ فَضَاعِفْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْ مِنِّیْ

اَللّٰهُمَّ لَكَ سَعْيِيْ وَبِكَ حَوْلِيْ وَقُوَّتِيْ تَقَبَّلْ مِنِّيْ عَمَلِيْ يَا مَنْ يَقْبَلُ عَمَلَ الْمُتَّقِيْنَ ۔ پھر دوسرے منارہ تک تیز چلے۔ اور جب وہاں سے گزرے تو یہ پڑھے :۔

يَا ذَا الْمَنِّ وَالْفَضْلِ وَالْكَرَمِ وَالنَّعْمَاۗءِ وَالْجُوْدِ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۔ اس کے بعد یہ پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ اَمَرَ بِالْعَفْوِ يَا مَنْ يُحِبُّ الْعَفْوَ يَا مَنْ يُعْطِيْ عَلَى الْعَفْوِ يَا مَنْ يَعْفُوْ عَلَى الْعَفْوِ يَا رَبَّ الْعَفْوِ الْعَفْوَ الْعَفْوَ الْعَفْوَ ۔ سعی کی حالت میں یہ دعا پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ حُسْنَ الظَّنِّ بِكَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَصِدْقَ النِّيَّةِ فِي التَّوَكُّلِ عَلَيْكَ ۔

۵۔ تقصیر

سعی تمام کر چکنے کے بعد تقصیر کرے۔ یعنی ان چیزوں سے حلال ہو جانے کی نیت کرے جو احرام باندھنے کی وجہ سے اس پر حرام ہو چکی تھیں اور اس کا اس میں قصد اللہ کی فرمان بجاآوری ہو اور پھر اس نیت کے بعد تھوڑا سا ناخن یا تھوڑے سے سر کے بال کاٹے لیکن سر کا منڈوادینا کافی نہیں بلکہ حرام ہے۔ اس سب عمل کو بانیت جب کرے تو اسے تقصیر کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱۰۴ ۔ اگر حج کے احرام باندھنے کے بعد اسے یاد آجائے کہ وہ عمرہ تمتع کے لیے جو عمل تقصیر بجالانا تھا وہ بجا نہیں لایا تو اس کا سابقہ عمرہ صحیح ہوگا۔ لیکن اس پر ایک گوسفند کفارہ کا واجب ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۱۰۵ ۔ تمام وہ کام جو احرام باندھنے کی وجہ سے حرام تھے جب انسان سعی کو بجالا چکے تو سب حلال ہو جاتے ہیں ۔ سوائے سر کو منڈوانے کے ۔ کیونکہ وہ پھر بھی حرام رہتا ہے۔ اور اگر کوئی انسان چاہے کہ بالکل کامل احتیاط ہو جائے تو اسے تقصیر کے بعد احتمال کی نیت سے طوافِ نسا بھی بجالانا چاہیئے اور اس کی دو رکعت نماز بھی پڑھ لینی چاہیئے۔

مسئلہ ۱۰۶ ۔ جب وقت اتنا کم باقی رہ جائے کہ اگر کوئی شخص مکہ میں وارد ہو کر عمرہ تمتع کے اعمال

بجالائے تو وہ عرفات اور مشعر میں ان کے وقت میں نہیں پہنچ سکے گا۔ یا عورت کو حیض آجائے کہ وہ حیض سے پاک ہونے تک ٹھہر کر پھر طواف بجالانا چاہے تو وہ عرفات اور مشعرالحرام میں ان کے وقت میں نہیں پہنچ سکے گی تو ان دونوں قسم کے آدمیوں کو ایسی صورت میں حجّ تمتع کرنا چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور انہیں حج کی دوسری قسم حج افراد شروع کرنا چاہیئے۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ جو شخص کسی عذر کی وجہ سے میقات سے احرام باندھ کر نہ آیا ہو تو اسے حج افراد کی نیت سے مکہ معظمہ سے احرام باندھ لینا چاہیئے۔ اور اگر وہ عمرہ تمتع کے لیے احرام باندھ چکا تھا اور پھر یہ صورت درپیش آجائے تو وہ عمرۂ تمتع کی نیت سے حج افراد کی نیت کرلے اور وہ عرفات چلا جائے۔ اور پھر نہم ذی الحجہ کے دن ظہر کے بعد وہیں رہے جیسکہ اعمال حجّ میں اس کا بیان مکمل آئے گا۔ اور پھر مغرب کے بعد مشعرالحرام چلا جائے اور رات وہیں رہ کر سورج نکلنے سے پہلے منیٰ چلا جائے اور عید کے دن جمرۂ عقبہ کو پتھر مار کر اپنا سر منڈوالے۔ لیکن اس پر قربانی دینی واجب نہیں سر منڈوانے کے بعد اسی دن یا دوسرے دن مکہ معظمہ واپس آکر طواف حج بجالائے اور دو رکعت نماز پڑھے اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی اور سعی کے بعد طواف نساء بجالائے اور دو رکعت نماز پڑھ لے۔ اور پھر منیٰ کی طرف لوٹ آئے۔ اور گیارھویں اور بارھویں کی رات کو وہیں رہے۔ اور گیارھویں اور بارھویں کے دن میں تین جمروں کو پتھر مارے اور بعض حاجیوں کو تیرھویں کی رات بھی وہیں رہنا ہوگا تو انہیں تیرھویں کے دن بھی تینوں جمروں کو پتھر مارنا ہوگا۔ جب یہ سب اعمال وہ کر چکے تو وہ اس حج کے احرام سے حلال ہوجائے گا۔ پھر وہ حرم مکہ سے باہر نکل جا کر عمرہ مفردہ کی نیت سے احرام باندھ کر مکہ میں واپس آکر طواف۔ سعی۔ طواف نساء و تقصیر کو بجالائے تو ایسے شخص کا حج صحیح ہوجائے گا۔

مسئلہ ۱۰۷ — جب کوئی شخص جان بوجھ کر عمرہ تمتع کو باطل کردے لیکن دوبارہ عمرہ تمتع بجالانے کے لیے اس کے پاس وقت باقی نہ رہا ہو تو اسے بھی چاہیئے کہ وہ بھی حج افراد شروع کردے اور اس کے تمام کرنے کے بعد عمرۂ مفردہ بجالائے۔ لیکن ایسے شخص کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ پھر دوسرے سال ایک درست حج تمتع بھی بجالائے۔

عمرہ تمتع کے سب ضروری کاموں کی فہرست

دور والے انسانوں کے لیے حج تمتع بجالانا پڑتا ہے۔ حج تمتع میں دو چیزیں ہوتی ہیں۔ پہلے عمرۂ تمتع

اور دوسرے حج تمتع - اب تک عمرۂ تمتع کے احکام وکیفیت بیان ہوکر ختم ہوئی ہے اور اس کے بعد حج تمتع کے احکام وکیفیت کو بیان کیا جائے گا۔ اب عمرۂ تمتع کی فہرست ملاحظہ کیجیے:۔

۱۔ میقات سے یا میقات کے محاذی ومقابل میں عمرۂ تمتع کی نیت سے احرام باندھنا۔ اس کے احکام مفصل ملاحظہ فرمائیے۔

۲۔ مکہ معظمہ میں پہنچ کر عمرہ تمتع کی نیت سے طواف کرنا۔ اس کے احکام ملاحظہ کر لیجئے۔

۳۔ دو رکعت طواف کی نماز۔

۴۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔ اس کے احکام بھی گزر چکے ہیں۔

۵۔ تقصیر کرنا۔ اس کی کیفیت بھی گزر چکی ہے۔

جب یہ پانچ کام کر چکے تو اس کا عمرہ تمتع ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد اسے صرف حج تمتع کرنا باقی ہوگا۔ اور اس کے احکام ملاحظہ کیجیے:۔

حج تمتع

مسئلہ ۱۰۸ - حج تمتع کے اعمال تیرہ[۱۳] ہیں۔ یعنی ان تیرہ[۱۳] کاموں کے کرنے کا نام حج تمتع ہے:۔

(۱) حج تمتع کے لیے احرام باندھنا۔ (۲) عرفات میں جاکر رہنا۔ عرفات مکہ معظمہ سے چار فرسخ کے فاصلہ پر ایک جگہ ہے کہ جس کا نام عرفات ہے (۳) مشعر الحرام میں جاکر رہنا، مشعر الحرام مکہ معظمہ سے دو فرسخ کے فاصلہ پر ایک جگہ ہے (۴) منیٰ کو جانا، اور وہاں پہ عقبہ پر پتھر مارنا منیٰ مکہ معظمہ کے نزدیک ایک جگہ کا نام ہے (۵) منیٰ میں قربانی دینا (۶) سر کا منڈوانا یا تھوڑے ناخن یا سر کے بال لینا (۷) طوافِ زیارت (۸) دو رکعت نماز طواف کے لیے (۹) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا (۱۰) طوافِ نساء کرنا (۱۱) طوافِ نساء کے لیے دو رکعت نماز پڑھنا (۱۲) گیارھویں اور بارھویں کی رات منیٰ میں رہنا (۱۳) منیٰ میں تین جمرہ پر گیارھویں، بارھویں کے دن پتھر وسنگریزے سے مارنا اور بعض آدمیوں کو تیرھویں ذی الحجہ میں بھی پتھر مارنے ہوں گے یہ ہیں وہ اعمال جو حج تمتع میں ضروری ہوتے ہیں اور انہیں کے بجالانے کا نام حج تمتع ہے۔ اب ہر ایک کے مفصل احکام ملاحظہ کیجیے۔

۱۔ احرام

مسئلہ ۱۰۹ ۔ احرام باندھنے کی کیفیت اور اس کے کپڑے کی شرائط وہی ہیں جو عمرۂ تمتع کے بیان میں گزر چکے ہیں ۔ حج کے لیے احرام باندھنا آٹھویں ذی الحجہ کو مستحب ہے۔ لیکن پھر بھی اتنے وقت تک احرام باندھ سکتا ہے کہ جس کے بعد وہ نہم ذی الحجہ کو عرفات کے مقام پر پہنچ سکے ۔ اور جب وقت اتنا باقی رہ جائے کہ اگر اس وقت احرام نہ باندھا تو وہ نہم ذی الحجہ کو عرفات نہیں پہنچ سکے گا ۔ تو پھر اس وقت احرام باندھنا ضروری ہو جاتا ہے ۔

مسئلہ ۱۱۰ ۔ مکہ معظمہ کی جس جگہ سے چاہے حج کے لیے احرام باندھ سکتا ہے لیکن مسجد الحرام میں مقام ابراہیم علیہ السلام یا حجر اسماعیلؑ سے احرام باندھنا مستحب ہے ۔

مسئلہ ۱۱۱ ۔ جب کوئی شخص جان بوجھ کر حج کے لیے احرام اتنے تک نہ باندھے کہ عرفات اور مشعر الحرام کے ٹھہرنے کا وقت نکل جائے تو پھر اس کا حج باطل ہے ۔

مسئلہ ۱۱۲ ۔ جب کوئی شخص بھول کر یا مسئلہ کی جہالت کی وجہ سے کہ معظمہ سے احرام حج کے لیے نہ باندھے اور اسے منیٰ یا عرفات میں جا کر اس کا پتہ چلے تو اسے چاہیئے کہ وہ واپس لوٹ آئے اور مکہ سے احرام باندھے اور اگر وقت بہت تنگ ہو چکا ہو یا کوئی اور عذر ہو کہ جس سے وہ مکہ معظمہ واپس نہ لوٹ سکے تو پھر وہ جہاں پر ہے وہیں سے احرام باندھ لے ۔

مسئلہ ۱۱۳ ۔ اگر عرفات کے ٹھہرنے کے وقت گزر جانے کے بعد یا مشعر الحرام کے ٹھہرنے کے وقت گزر جانے کے بعد یا حج کے اعمال ختم کر چکنے سے پہلے کسی کو پتہ چلے کہ اس نے حج کا احرام نہیں باندھا تھا تو اس کے لیے احتیاط اس میں ہے کہ اس حج کو تمام کرے اور دوبارہ دوسرے سال آ کر حج بھی بجا لائے ۔ ہاں اگر حج کے اعمال ختم کر چکنے کے بعد اسے یاد آئے تو پھر اس کا وہ حج صحیح ہے ۔

منیٰ کی روانگی اور عرفات کے اعمال مستحبہ

عرفات کو جاتے وقت تلبیہ پڑھتا جائے اور جب زمین ابطح پر پہنچے تو تلبیہ کی آواز کو بلند کر دے

اور جب منیٰ کی طرف روانہ ہو تو یہ کہے:۔

اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ اَرْجُوْا وَاِیَّاکَ اَدْعُوْا فَبَلِّغْنِیْ اَمَلِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ عَمَلِیْ۔

اور جب منیٰ میں پہنچے تو یہ کہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَقْدَمَنِیْھَا صَالِحًا فِیْ عَافِیَۃٍ وَبَلَّغَنِیْ ھٰذَا الْمَکَانَ۔ اور اس کے بعد یہ کہے:۔ اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ مِنیٰ وَھِیَ مِمَّا مَنَنْتَ بِہٖ عَلَیْنَا مِنَ الْمَنَاسِکِ اَنْ تَمُنَّ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ عَلیٰ اَنْبِیَآئِکَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُکَ وَفِیْ قَبْضَتِکَ۔

عرفات کی دُعا

جب عرفات کی طرف متوجہ ہو تو یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ صَمَدْتُ وَاِیَّاکَ اعْتَمَدْتُ وَوَجْھَکَ اَرَدْتُ اَسْئَلُکَ اَنْ تُبَارِکَ لِیْ فِیْ رِحْلَتِیْ وَاَنْ تَقْضِیَ لِیْ حَاجَتِیْ وَاَنْ تَجْعَلَنِیْ مِمَّنْ تُبَاھِیْ بِہِ الْیَوْمَ مَنْ ھُوَ اَفْضَلُ مِنِّیْ۔

۲۔ عرفات میں رہنا اور اس کے احکام

عرفات میں نانویں ذی الحجہ کو ظہر سے لے کر غروب آفتاب تک رہنا رکن ہے اور اسی کو عرفہ کا اختیاری وقوف (یعنی ٹھہرنا) بھی کہا جاتا ہے۔ یعنی اگر کسی شخص نے اتنا وقت عرفات میں جان بوجھ کر ٹھہرنا چھوڑ دیا ہو اگرچہ وہ عرفہ کے وقوف اضطراری یعنی دسویں کی رات کو بھی وہاں رہ آیا ہو تو بھی اس کا حج باطل ہے اور اگر عرفہ میں اتنا وقت سہواً نہ ٹھہرا ہو اور وہ مشعر الحرام میں بھی سہواً نہ ٹھہرا ہو تو بھی اس کا حج باطل ہے ورنہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۱۴۱ ۔ جو شخص حج بجا لا رہا ہے اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ظہر سے مغرب تک نانویں ذی الحجہ کو عرفات میں رہے خواہ وہاں پر پیادہ رہے یا سوار ہو کر یا چلتا رہے یا بیٹھا رہے۔ البتہ اگر تمام وقت سوا رہے یا بے ہوش ہو جائے تو پھر اس کا وقوف باطل ہوگا۔

مسئلہ ۱۱۵ - نانویں میں عرفہ کے ٹھہرنے کی نیت کرنی چاہیئے۔ اور یوں نیت کرے کہ آج ظہر سے لے کر مغرب تک حج تمتع کے لیے یہاں پر (یعنی عرفہ میں) اللہ کے حکم کی بجاآوری اور اطاعت کے لیے ٹھہر رہا ہوں۔

مسئلہ ۱۱۶ - اگر کوئی شخص عرفہ کے مقام سے نانویں کے غروب سے پہلے وہاں سے چلا جائے اور واپس نہ آئے تو اسے عید کے دن ایک اونٹ قربانی کرنی پڑے گی۔ اور اگر یہ اس کے لیے ممکن نہ ہو تو پھر اٹھارہ روزے پے در پے رکھے۔ بلکہ اگر عرفہ سے نکل چکنے کے بعد پشیمان ہو جائے اور پھر واپس آکر مغرب تک وہاں رہ جائے تو بھی احتیاطاً واجب اسی میں ہے کہ اس پر یہ کفارہ واجب ہے۔

مسئلہ ۱۱۷ - جب کوئی شخص سہواً یا مسئلہ کے نہ جاننے کی وجہ سے عرفات سے چلا جائے اور اس کا پتہ مغرب ہونے سے پہلے لگ جائے تو اسے چاہیئے کہ واپس لوٹ آئے اور اگر واپس نہیں لوٹے گا تو گنہگار ہوگا۔ اور بنا بر احتیاط اس پر کفارہ بھی واجب ہے۔ ہاں اگر اسے غروب تک پتہ نہ چل سکے تو پھر کسی پر کوئی چیز واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۱۸ - جب کوئی شخص وقت کی کمی کی وجہ سے یا کسی عذر کی وجہ سے ظہر سے لے کر مغرب تک نانویں کو عرفہ میں نہ جا سکے لیکن عید کی رات کچھ حصہ رات کا وہاں پر جا کر رہ آئے تو اس شخص کا حج صحیح ہے اور اگر عید کی رات میں بھی کچھ حصہ جان بوجھ کر عرفات میں نہ جا رہے اگرچہ وہ مشعر الحرام میں آکر ٹھہر چکا ہو تو اس کا حج باطل ہے۔

مسئلہ ۱۱۹ - جب سُنّیوں کے قاضی کے نزدیک ذی الحجہ کی پہلی کا چاند ثابت ہو جائے اور وہ پہلی ہونے کا حکم بھی کر دے لیکن شیعوں کے لیے چاند کی پہلی شرعاً ثابت نہ ہو سکی ہو تو پھر شیعہ اس کے حکم پر تب عمل کر سکتے ہیں جبکہ ان کو یہ علم نہ ہو کہ اس قاضی کا حکم واقع کے خلاف ہے۔

عرفات کے مستحبات

مکہ سے آنے والے انسان کو عرفات میں پہاڑ کے بائیں جانب ہموار زمین پر خیمہ لگانا چاہیئے۔ پہاڑ کے اوپر جانا مکروہ ہے۔ غسل کرنا اور باطہارت رہنا اور ان چیزوں کو دور کرے جو انسان کے حواس کو پریشان کر دیتی ہیں۔ نماز ظہر و عصر کو ایک اذان اور دو اقامت سے اول وقت بجا لائے۔ نماز کے بعد کھڑے ہو کر دعا میں مشغول ہو جائے اور جب کھڑا نہ رہ سکے تو رو بقبلہ بیٹھ کر خدا کی طرف متوجہ ہو کر اس کی حمد و ثنا تہلیل و تمجید میں مشغول رہے اور سو دفعہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور سو دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سو دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ سو دفعہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ آیۃ الکرسی سو دفعہ، درود سو دفعہ، سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ سو دفعہ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ سو دفعہ، سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ سو دفعہ اور جو چاہے دعا کرے یہ دن دعا کرنے کے لیے مخصوص ہے۔ شیطان کے شر سے خداوند عالم سے پناہ مانگے کیونکہ شیطان کی کوشش ایسی میں ہے کہ خدا کا بندہ اپنے خدا سے غافل رہے۔

ادھر اُدھر لوگوں کے دیکھنے میں مشغول نہ رہے بلکہ اپنی طرف متوجہ رہے۔ اپنے گناہوں کو شمار کرے اور گریہ کرے اور اپنے والدین رشتہ دار اور مومنین کے لیے نام لے لے کر دعا کرے اور کم از کم چالیس مومن کے لیے دعا کرنے والوں کے لیے جو دوسروں کے لیے دعا کر رہے ہوں تاکہ لاکھ لاکھ گنا ان کے لیے دعا مانگتے ہیں۔ صحیفۂ کاملہ کی دعائیں، خصوصاً امام حسین علیہ السلام کی دعا جو آنحضرت نے عرفہ کے دن پڑھی ہے وہ پڑھے اور مستحب ہے کہ یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ فَلَا تَجْعَلْنِيْ مِنْ اَخْيَبِ وَفْدِكَ وَارْحَمْ مَسِيْرِيْ اِلَيْكَ مِنَ الْفَجِّ الْعَمِيْقِ اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْمَشَاعِرِ كُلِّهَا فُكَّ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَاَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ وَادْرَأْ عَنِّيْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ لَا تَمْكُرْ بِيْ وَلَا تَخْدَعْنِيْ وَلَا تَسْتَدْرِجْنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِحَوْلِكَ وَجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ وَمَنِّكَ وَفَضْلِكَ يَا اَسْمَعَ السَّامِعِيْنَ يَا اَبْصَرَ النَّاظِرِيْنَ وَيَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَفْعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا۔

کذا کذا کہنے کے بعد ہاتھوں آسمان کی طرف اٹھا کر یہ پڑھے:۔

اللهم حاجتي اليك التي ان اعطيتنيها لم يضرني ما منعت وان
منعتنيها لم ينفعني ما اعطيت اسئلك خلاص رقبتي من النار
اللهم اني عبدك وملك يدك ناصيتي بيدك واجلي بعلمك
اسئلك ان توفقني لما يرضيك عني وان تسلم مني مناسكي
التي اريتها خليلك ابراهيم صلوات الله عليه ودللت عليها
نبيك محمدا صلى الله عليه واله اللهم اجعلني ممن رضيت
عمله واطلت عمره واحييته بعد الموت حيوة طيبة۔ اور اس
کے بعد یہ کہے:۔

لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي
ويميت وهو حي لا يموت بيده الخير وهو على كل شيء قدير
اللهم لك الحمد كالذي تقول وخيرا مما نقول وفوق ما يقول
القائلون اللهم لك صلوتي ونسكي ومحياي ومماتي ولك تراثي
وبك حولي ومنك قوتي اللهم اني اعوذبك من الفقر ومن وساوس
الصدر ومن شتات الامر ومن عذاب القبر اللهم اني اسئلك خير
الرياح واعوذبك من شر ما تجيء به الرياح واسئلك خير الليل
وخير النهار اللهم اجعل في قلبي نورا وفي سمعي نورا وفي بصري
نورا وفي لحمي ودمي وعظامي وعروقي ومقعدي ومقامي ومدخلي
ومخرجي نورا واعظم لي نورا يا رب يوم القاك انك على كل
شيء قدير۔ اس دن تصدق خیرات وغیرہ دے اور رو بقبلہ ہو کر سو دفعہ سبحان الله کہے
اور سو دفعہ یہ پڑھے:۔

والله اكبر وما شاء الله لا قوة الا بالله اشهد ان لا اله الا الله
وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو

حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

پھر سورۂ بقرہ کی پہلی دو آیتیں پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ پھر سورۂ قل ھو اللہ تین دفعہ اور پھر آیۃ الکرسی اور سورۂ اعراف کی یہ آیتیں پڑھے۔

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ۔ پھر سورۂ قل اعوذ برب الفلق وسورۂ قل اعوذ برب الناس پڑھے۔ اس کے بعد اللہ کی دی ہوئی ایک ایک نعمت کو جو اس پر یا اس کے اہل و عیال، مال و عزت، دفع مصائب وغیرہ میں شمار کرے۔ اور کہے:۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى نَعْمَائِكَ الَّتِیْ لَا تُحْصٰى بِعَدَدٍ وَلَا تُكَافَأُ بِعَمَلٍ۔ بہت درود بھیجے اور دعا کرے اور اس کے بعد یہ کہے:۔

اَسْئَلُكَ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ وَاَسْئَلُكَ بِقُوَّتِكَ وَقُدْرَتِكَ وَعِزَّتِكَ وَجَمِیْعِ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ وَبِاَرْكَانِكَ كُلِّهَا وَبِحَقِّ رَسُوْلِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَبِاسْمِكَ الْاَكْبَرِ وَبِاسْمِكَ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ مَنْ دَعَاكَ بِهٖ كَانَ حَقًّا عَلَیْكَ اَنْ لَا تَرُدَّهٗ وَاَنْ تُعْطِیَهٗ مَا سَئَلَكَ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ جَمِیْعَ ذُنُوْبِیْ فِیْ جَمِیْعِ عِلْمِكَ فِیَّ۔ جو حاجت ہو اللہ سے مانگے اور خدا سے عرض کرے کہ آئندہ سال بھی حج کی توفیق دے۔ پھر سات دفعہ کہے۔ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ پھر سات دفعہ کہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ۔ پھر یہ دعا پڑھے جو حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت جبرئیل امین کے بتانے پر پڑھی تھی:۔

سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْءً وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔ جب سورج غروب کرے تو یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ تَشَتُّتِ الْاَمْرِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَمْسٰى ظُلْمِي مُسْتَجِيراً بِعَفْوِكَ وَاَمْسٰى خَوْفِي مُسْتَجِيراً بِاَمَانِكَ وَاَمْسٰى ذُلِّي مُسْتَجِيراً بِعِزِّكَ وَاَمْسٰى وَجْهِيَ الْفَانِي مُسْتَجِيراً بِوَجْهِكَ الْبَاقِي يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا اَجْوَدَ مَنْ اَعْطٰى وَيَا اَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ جَلِّلْنِي بِرَحْمَتِكَ وَاَلْبِسْنِي عَافِيَتَكَ وَاصْرِفْ عَنِّي شَرَّ جَمِيعِ خَلْقِكَ۔

دعا امام حسینؑ کا عرفہ کے دن پڑھنا بہت ثواب ہے۔ جسے ہم انشاء اللہ کتاب "توضیح الوظائف" میں بیان کریں گے۔

۳۔ مشعر الحرام میں وقوف

جب مشعر الحرام کی طرف روانہ ہو تو یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ هٰذَا الْمَوْقِفِ وَارْزُقْنِيهِ الْعَوْدَ اَبَداً مَا اَبْقَيْتَنِي وَاَقْلِبْنِيَ الْيَوْمَ مُفْلِحاً مُنْجِحاً مُسْتَجَاباً لِي مَرْحُوماً مَغْفُوراً لِي بِاَفْضَلِ مَا يَنْقَلِبُ بِهِ الْيَوْمَ اَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ وَحُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَاجْعَلْنِي الْيَوْمَ مِنْ اَكْرَمِ وَفْدِكَ عَلَيْكَ وَاَعْطِنِي اَفْضَلَ مَا اَعْطَيْتَ اَحَداً مِنْهُمْ مِنَ الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ وَالْمَغْفِرَةِ وَبَارِكْ لِي فِيمَا اَرْجِعُ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلٍ اَوْ مَالٍ اَوْ قَلِيلٍ اَوْ كَثِيرٍ وَبَارِكْ لَهُمْ فِيَّ۔

اور بہت زیادہ کہے۔ اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْنِي مِنَ النَّارِ۔

مشعر الحرام کے احکام

مسئلہ۔ ۱۲ ۔ جو شخص حج کر رہا ہے اسے عید کی رات عرفہ کے مقام سے مشعر الحرام آنا چاہیئے۔ اور احتیاط واجب اسی میں ہے کہ صبح تک مشعر الحرام رہے اور نیت کرے کہ میں اللہ کے حکم کی فرماں برداری کے لیے آج رات صبح تک مشعر الحرام میں حج تمتع کے لیے رہتا ہوں۔ اور جب صبح کی اذان ہو تو پھر دوبارہ نیت

کرے کہ میں سورج نکلنے تک مشعر الحرام میں حج تمتع کے لیے رہتا ہوں۔ قربۃً الی اللہ۔ یعنی اللہ کے حکم کی اطاعت و فرماں برداری کے لیے اور احتیاط واجب اسی میں ہے کہ سورج نکلنے سے پہلے مشعر الحرام سے نہ چلا جائے۔ یا اگر سورج نکلنے سے پہلے وہاں سے چل پڑا ہو تو پھر وادئ محسّر جو ایک جگہ کا نام ہے اس سے سورج نکلنے سے پہلے نہ نکل جائے۔

مسئلہ ۱۲۱ - عید کے دن اذان صبح سے لے کر طلوع آفتاب تک مشعر الحرام میں اتنی مقدار میں رہنا کہ کہا جاسکے کہ وہاں ٹھہرا ہے رکن ہے پس اگر کوئی اس کو جان بوجھ کر چھوڑ دے تو اس کا حج باطل ہے البتہ وہ شخص جسے کوئی ضروری کام ہو یا وہ عورت اور مرد بیمار، بوڑھے وغیرہ کہ جو صبح تک مشعر الحرام میں لوگوں کے ازدحام کی وجہ سے تکلیف میں مبتلا ہو جائیں گے جب وہ رات کو مشعر الحرام میں وقوف کی نیت سے رہ چکے ہوں تو وہ صبح کی اذان سے پہلے مشعر الحرام سے منیٰ کو جاسکتے ہیں۔

مسئلہ ۱۲۲ - جب کوئی شخص اذان صبح سے لے کر طلوع آفتاب تک کسی وقت میں مشعر الحرام نہ پہنچ سکے لیکن عید کے دن طلوع آفتاب سے لے کر ظہر تک کسی وقت میں وہاں رہ سکا ہو تو پھر اس کا حج صحیح ہے۔

نوٹ:- عرفات کے دو وقوف ہیں۔ ایک اختیاری جو نویں ذی الحجہ کی ظہر سے لے کر غروب آفتاب تک ہے۔ دوسرا اضطراری۔ اور وہ عید کی رات کے کچھ حصہ میں رہ آنا۔ لیکن مشعر الحرام کے تین وقوف ہیں (۱) عید کی رات کی ابتدا سے صبح کی اذان تک اور یہ مشعر الحرام کا وقوف اضطراری ہے۔ (۲) صبح کی اذان سے لے کر طلوع آفتاب تک اور یہ مشعر الحرام کا اختیاری وقوف ہے۔ (۳) طلوع آفتاب سے لے کر ظہر تک کہ یہ بھی مشعر الحرام کا اضطراری وقوف ہے: ان سب کے احکام ان چند شقوں میں بیان کیے جاتے ہیں:- پہلے عرفات اور مشعر الحرام دونوں کے اختیاری وقوف کو پا لیا ہو تو اس کا حج صحیح ہے۔ دوسرے عرفات اور مشعر الحرام کہ نہ اختیاری اور نہ ہی اضطراری وقوف کو پایا ہو تو اس کا حج باطل ہے۔ تو اسے چاہیئے کہ وہ احرام جو حج کے لیے باندھا تھا اسے عمرۂ مفردہ میں بدل دے اور عمرہ مفردہ ان اعمال کے بجالانے کا نام ہے کہ زیارت کا طواف اور اس کی نماز اور اس کے بعد سعی اور اس کے بعد تقصیر اور اس کے بعد طواف نساء اور اس کی نماز۔ جب یہ کام کرلے گا تو وہ اس احرام سے نکل جائے گا اور اگر اس کے ساتھ

گوسفند ہو تو اس کی قربانی بھی کر دے اور مستحب ہے کہ وہ حاجیوں کے ساتھ منیٰ میں ہی ٹھہرا رہے۔ اور مکہ میں بھی عمرہ کے اعمال بجا لائے۔ تو پھر اس پر جو چیزیں احرام باندھنے کی وجہ سے حرام ہو چکی تھیں وہ حلال ہو جائیں گی۔ چوتھے صرف عرفات کی اضطراری وقوف پالی ہو تو پھر بھی اس کا حج باطل ہے۔ پانچویں عرفات اور مشعر الحرام دونوں کی صرف اضطراری وقوف کو پالیا ہو تو پھر اس شخص کے حج میں اشکال ہے۔ چھٹے۔ عرفات کی اختیاری وقوف اور مشعر الحرام کا اضطراری وقوف پالیا ہو تو پھر اس کا حج صحیح ہے۔ ساتویں۔ عرفات کا وقوف اضطراری اور مشعر الحرام کے وقوف اختیاری کو پالیا ہو تو پھر بھی اس کا حج صحیح ہے۔ آٹھویں۔ صرف عرفات کا وقوف اختیاری پالیا ہو تو بھی حج صحیح ہے۔ نانویں۔ صرف مشعر الحرام کی اختیاری وقوف پالی ہو تو بھی اس کا حج صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۲۳ جب وقت اتنا تنگ ہو چکا ہو کہ کوئی شخص عرفات اور مشعر الحرام کے وقوف کو نہ پا سکتا ہو تو پھر اس نے اگر خود کوتاہی سے کام نہیں لیا بلکہ ایسا اتفاقاً ہو گیا ہے تو اسے دوبارہ دوسرے سال حج کو جانا چاہیئے۔ جبکہ دوسرے سال حج واجب ہونے کے شرائط اس میں موجود ہوں اور اگر اس نے خود کوتاہی برتی ہے تو پھر اس پر دوسرے سال حج واجب ہے اگرچہ اس میں حج واجب ہونے کے شرائط بھی دوسرے سال نہ پائے جاتے ہوں۔

مشعر الحرام کے مستحبات

مستحب ہے کہ مشعر الحرام کو جاتے وقت اطمینان و آرام اور استغفار کرتا ہوا جائے۔ جب سرخ ٹیلے پر پہنچے تو دائیں جانب یہ پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ مَوْقِفِيْ وَزِدْنِيْ عَمَلِيْ وَسَلِّمْ لِيْ دِيْنِيْ وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ مَنَاسِكِيْ

چلنے میں کسی کو تکلیف نہ دے اور یہ زیادہ کہتا رہے۔ اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ۔

اور مستحب ہے کہ مشعر الحرام کے دائیں طرف اترے اور یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْمَعَ لِيْ فِيْهَا جَوَامِعَ الْخَيْرِ اَللّٰهُمَّ لَا تُؤْيِسْنِيْ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِيْ سَئَلْتُكَ اَنْ تَجْمَعَهٗ لِيْ فِيْ قَلْبِيْ ثُمَّ اَطْلُبُ مِنْكَ اَنْ تُعَرِّفَنِيْ مَا عَرَّفْتَ اَوْلِيَآئَكَ فِيْ مَنْزِلِيْ هٰذَا وَاَنْ تَقِيَنِيْ جَوَامِعَ الشَّرِّ۔

مستحب ہے کہ وہاں غسل کرے اور جہاں تک ہو سکے باوضو رہے۔ رات بھر اللہ کی حمد و ثنا و عبادتِ خدا کرتا رہے اور یہ دعا بھی پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ فُكَّ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَاَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ وَادْرَأْ عَنِّيْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَيْرُ مَطْلُوْبٍ اِلَيْهِ وَخَيْرُ مَدْعُوٍّ وَخَيْرُ مَسْئُوْلٍ وَلِكُلِّ وَافِدٍ جَائِزَةٌ فَاجْعَلْ جَائِزَتِيْ فِيْ مَوْطِنِيْ هٰذَا اَنْ تُقِيْلَنِيْ عَثْرَتِيْ وَتَقْبَلَ مَعْذِرَتِيْ وَاَنْ تَجَاوَزَ عَنْ خَطِيْئَتِيْ ثُمَّ اجْعَلِ التَّقْوٰى مِنَ الدُّنْيَا زَادِيْ وَتَقْلِبُنِيْ مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا لِيْ بِاَفْضَلِ مَا يَرْجِعُ بِهٖ اَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ وَزُوَّارِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ۔

جب مشعر الحرام سے روانہ ہو اور دھوپ کوہ شبیر پر پڑے تو سات دفعہ اپنے گناہوں کا اقرار کرے اور سات دفعہ استغفار پڑھے۔ جب مشعر سے روانہ ہو تو ذکرِ خدا، استغفار کرتا جائے اور اطمینان و آرام کے ساتھ لیکن جب وادیٔ محسّر میں پہنچے تو وہ شتری چال چلنا شروع کردے اور یہ پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَهْدِيْ وَاقْبَلْ تَوْبَتِيْ وَاَجِبْ دَعْوَتِيْ وَاخْلُفْنِيْ بِخَيْرٍ فِيْمَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ۔ اور پھر کہے:۔

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَجَلُّ الْاَكْرَمُ۔

منیٰ کے احکام

عید کے دن مشعر الحرام سے چل کر منیٰ میں آجائے۔ اسے وہاں اس دن تین کام کرنے واجب ہیں:۔
(۱) جمرۃ کو مارنا (۲) قربانی دینا (۳) سر منڈانا یا کچھ بال سر کے لینا۔ یا ناخن لینا۔ ان کی تفصیل بیان کی جاتی ہے:۔

۱۔ جمرۃ مقام کو پتھر مارنے ۔

مسئلہ ۱۲۴ سب سے پہلے جمرۃ عقبہ جو ایک خاص جگہ ہے اسے سات سنگریزے مارے اس کے مارنے کا وقت طلوع آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک ہے۔ اور اگر اسے مارنا بھول جائے تو پھر تیرھویں تک اسے پتھر مارنے ہوں گے۔ اور اگر تیرھویں کو بھی اسے یاد نہ کئے تو اسے دوسرے سال خود جا کر پتھر مارنے ہوں گے یا کسی کو دوسرے سال نائب لے گا جو اس کی طرف سے اسے پتھر مارے گا۔

مسئلہ ۱۲۵ جمرۃ عقبہ یا دوسرے جمروں کو جو پتھر مارے جائیں وہ سنگریزے حرم مکہ کے ہونے چاہئیں اور اس طرح ہوں کہ انھیں پتھر کی قسم کہا جائے۔ اور وہ پتھر پہلے کسی کے مارنے میں استعمال نہ کیے جا چکے ہوں اور مستحب ہے کہ عید کی رات انھیں مشعر الحرام سے چن کر ساتھ لے آیا ہو۔

مسئلہ ۱۲۶ ۔ پانچ چیزیں پتھر مارنے میں شرط ہیں:

(اول) نیت کرے ، سات سنگریزے جمرہ عقبہ کو حج تمتع کے لیے مارتا ہوں قربۃً الی اللہ یعنی اللہ کے حکم کی بجاآوری کے لیے (دوسرے) جمرۃ عقبہ کو مارے جائیں اور اسے جاکر لگیں ورنہ صرف ان کا اس سے گزر جانا کافی نہیں (تیسرے) سنگریزے اس کو مارنے کی وجہ سے اسے جاکر لگیں۔ پس اگر کسی دوسری جگہ پر لگ کر اس پر جاکر پڑیں یا کسی دوسرے انسان وحیوان پر لگیں یا اُن کے واسطہ سے جمرہ پر جالگیں تو یہ کافی نہیں۔ اور اگر شک کرے کہ سنگریزہ جمرہ کو جاکر لگا ہے یا نہ، تو نہ لگنے پہ بنا رکھے۔ لہٰذا اس کے عوض کوئی اور سنگریزہ مارے (چوتھے) سات عدد سے سنگریزے کم نہ ہوں (پانچویں) سات سنگریزوں کو ایک دوسرے کے پیچھے مارے۔ پس اگر سب کو ایک دفعہ مارے اگرچہ وہ گننے میں ایک دوسرے کے پیچھے جاکر لگے ہوں تو بھی صحیح نہیں ہے۔ ہاں اگر ایک دوسرے کے پیچھے ان کو مارے لیکن وہ سب ایک دفعہ اسے جاکر لگیں تو پھر یہ صحیح ہے۔

پتھر مارنے میں مستحباب

جمرۃ عقبہ کو سنگریزے مارنے کے وقت اس جمرۃ کی طرف اس کا منہ اور قبلہ کی طرف پیٹھ ہو۔ پیادہ ہو کر مارے باوضو مارے۔ کنکریوں کو بائیں ہاتھ میں رکھے اور ایک ایک اس میں سے لے کر دائیں ہاتھ کے ساتھ پھینکے

جب سنگریزہ اٹھائے تو یہ کہے:۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ حَصَیَاتِیْ فَاَحْصِھِنَّ لِیْ وَارْفَعْھُنَّ فِیْ عَمَلِیْ۔

ہر کنکری کے مارتے وقت یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ ادْحَرْ عَنِّی الشَّیْطَانَ اَللّٰھُمَّ تَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَعَلٰی سُنَّۃِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لِیْ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَعَمَلًا مَقْبُوْلًا وَسَعْیًا مَشْکُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا۔ جب سنگریزے مار چکنے کے بعد واپس اپنی جگہ پہنچے تو یہ پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ بِکَ وَثِقْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ فَنِعْمَ الرَّبُّ وَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ

۲۔ قربانی

عید کے دن منیٰ میں جمرۂ عقبہ کو سنگریزے مارنے کے بعد جو شخص حج تمتع کر رہا ہے ایک اونٹ یا ایک گائے یا ایک گوسفند قربانی دے۔ یہاں پہ ایک قربانی کئی ایک آدمیوں سے کافی نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص بھول جاتے یا کسی دوسرے عذر کی وجہ سے اس دن قربانی نہ دے سکے تو وہ آخر ذی الحجہ تک قربانی دے سکتا ہے۔

قربانی کے شرائط

مسئلہ ۱۲۷۔ اگر قربانی اونٹ دینا چاہے تو وہ چھٹے سال میں داخل ہو چکا ہو۔ گائے میں احتیاط واجب یہ ہے کہ وہ تیسرے سال میں داخل ہو چکی ہو۔ اور بھیڑ کو احتیاط واجب کی بنا پر دوسرے سال میں داخل ہو چکنا چاہیئے۔ اور بکری کو بنا بر احتیاط واجب تیسرے سال میں داخل ہو چکنا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۲۸۔ قربانی کے گوسفند کو لاغر، مریض، ناقص، عیب دار نہ ہونا چاہیئے۔ لہٰذا اندھے لنگڑے، بیمار، بہت بوڑھے اور عیب دار حیوان قربانی کے لیے کافی نہیں ہے۔ یہاں تک کہ اگر اس کا

تھوڑا سا کان بھی کٹا ہوا ہو یا سینگ ٹوٹا ہوا ہو تو جائز نہ ہوگا۔ البتہ کان چیرا ہو یا سوراخ دار ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۲۹ - وہ بکرا وغیرہ کہ جس کے خصتین نکالے جا چکے ہوں اس کو قربانی نہیں دیا جا سکتا۔ بلکہ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ جس حیوان کے بالکل سینگ یا دُم یا کان یا اس کے خصتین کو مسل دیا ہوا ہو اس کی قربانی بھی نہ دی جائے۔

مسئلہ ۱۳۰ - اگر گائے، اونٹ، گوسفند کہ جن میں مذکورہ بالا شرائط ہونے چاہئیں بالکل نہ مل سکے تو پھر ان کی قیمت کسی امانت دار آدمی کے پاس چھوڑ آئے تاکہ وہ آخر ذی الحجہ تک کوئی صحیح وسالم حیوان خرید کر اس کی طرف سے وہیں قربانی دے۔ بلکہ احتیاط واجب اس میں ہے، اگر ناقص حیوان مل سکتا ہو تو اس کی قربانی اسی وقت دے دے اور اگلے سال پھر صحیح وسالم حیوان کہ جس میں سب شرطیں موجود ہوں وہاں پر قربانی دلوائے اور اس دن روزہ بھی رکھے۔

مسئلہ ۱۳۱ - اگر ایسا حیوان کہ جس میں سب شرطیں موجود ہوں مل سکتا ہو لیکن کسی انسان میں اس کے خریدنے کی طاقت نہ ہو پس اگر وہ ناقص حیوان خرید سکتا ہو تو اسے خریدے اور قربانی دے۔ لیکن ساتھ ہی ساتویں آٹھویں نانویں ذی الحجہ کو روزہ بھی رکھے۔ اور جب وطن میں واپس لوٹ آئے سات دن اور بھی روزے رکھے۔ اور اگر کوئی شخص ساتویں ذی الحجہ کو روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو اسے آٹھویں اور نانویں کو روزہ رکھنا چاہیئے۔ اور ایک دن منیٰ سے واپس آنے کے بعد روزہ رکھے اور اگر کوئی شخص آٹھویں کو بھی روزہ نہ رکھے تو پھر اسے نانویں کو بھی روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ بلکہ اسے ٹھہر جانا چاہیئے۔ جب منیٰ سے واپس لوٹ آئے تو پھر اس وقت تین دن روزہ رکھے۔

مسئلہ ۱۳۲ - اگر کوئی شخص ناقص حیوان خریدنے کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو۔ تو پھر اسے دس دن جیسا کہ بیان ہوا ہے روزہ رکھنا چاہیئے۔ اور اگر کوئی شخص تین دن روزہ رکھ چکے اور اس کے بعد وہ حیوان شرائط دار کے خریدنے کی طاقت پیدا کرلے تو احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اسے خرید کر قربانی دے۔

مسئلہ ۱۳۳ - اگر کسی حیوان کو موٹا سمجھ کر قربانی دے لیکن قربانی کر دینے کے بعد معلوم ہو جائے کہ وہ لاغر وضعیف تھا تو پھر وہی کافی ہے۔ لیکن اگر حیوان کو یہ سمجھ کر کہ وہ صحیح وسالم ہے قربانی دے۔ لیکن بعد میں معلوم ہو جائے کہ وہ ناقص عیب دار تھا تو اسے دوبارہ قربانی دینی ہوگی۔

مسئلہ ۱۳۴۴ جو شخص قربانی دے رہا ہو تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ کچھ گوشت اس کا خود بھی کھائے اور کچھ گوشت مومنین کو ہدیہ اور کچھ گوشت فقراء کو صدقہ بھی دے۔ لیکن احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ جو مقدار صدقہ یا ہدیہ میں دیا ہے ہر ایک تیسرے حصے سے کم نہ ہو۔

مسئلہ ۱۳۴۵ ان لوگوں کو جو اہل سوڈان سے ہیں اور منیٰ میں قربانی کا گوشت لے جاتے ہیں اور جن کا مسلمان ہونا بھی معلوم نہیں قربانی کا گوشت دے سکتا ہے۔ لہٰذا احتیاط اسی میں ہے۔ کہ پہلے تھوڑا سا گوشت اپنے لیے لے لے اور اس کے بعد تیسرا حصہ کسی مومن فقیر کو اور ایک تیسرا حصہ کسی مومن کو ہدیہ دے دے۔ اور یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک حصہ علیحدہ علیحدہ کر دے۔ پس بعد اس کے کہ وہ مومن فقیر یا کسی مومن کو ہدیہ دے چکے۔ اگر خود وہ مومن یا فقیر اہل سوڈان کو گوشت دے دیں تو کوئی حرج نہیں۔ اور اگر اس احتیاط پر عمل کرنے سے پہلے سوڈانی لوگ قربانی زبردستی یا چوری کر کے لے جائیں تو پھر دوبارہ قربانی دینی ضروری نہیں۔ ہاں اگر خود انسان ان سوڈانیوں کو قربانی کا سالم گوشت دے دے تو پھر اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ فقرا کے حصے کو مہیا کر کے انہیں دیوے۔

قربانی کے مستحبات

مستحب ہے کہ اونٹ کی نحر یا دوسرے حیوان کے ذبح کے وقت یہ دعا پڑھے:۔

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ۔ اور ان جملوں کو بھی بڑھا دے تو اچھا ہے۔ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِكَ وَمُوْسٰى كَلِيْمِكَ وَمُحَمَّدٍ حَبِيْبِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَعَلَيْهِمْ۔

اگر انسان خود ذبح کرنا نہ جانتا ہو، تو پھر ذبح کرنے والے کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر اوپر والی دعا پڑھے۔

۲۔ حلق یا تقصیر

جب حاجی قربانی دے چکے تو اسے اپنا سر منڈانا چاہیئے یا تھوڑی مقدار ناخن یا مونچھیں کاٹے۔ جس شخص کا پہلا حج ہے یا اس نے اپنے سر پر جوں وغیرہ کی وجہ سے کوئی چیز لگائی ہوئی ہے یا اس نے اپنے بالوں کو گرہ لگا کر ایک جگہ بٹ کر جمع کر رکھا ہے تو ان کے لیے احتیاط اسی میں ہے کہ وہ اپنے سر کو منڈوالیں لیکن عورت یا خنثیٰ یعنی وہ شخص کہ جس میں مرد اور عورت دونوں کے آلت موجود ہے تو انھیں صرف تقصیر (یعنی کچھ بال یا ناخن) ہی لینے چاہئیں اور یہ اپنے سر کو منڈوا نہیں سکتے۔

مسئلہ ۱۳۶۱ ۔ جب شخص سر منڈوا رہا ہے یا ناخن اور کچھ بال لے رہا ہے تو اسے یہ نیت کرنی چاہیئے کہ میں سر یا ناخن یا کچھ بال حج تمتع کے لیے لے رہا ہوں قربۃً الی اللہ (یعنی اللہ کے حکم کی اطاعت و فرمانبرداری کے لیے لے رہا ہوں)

مسئلہ ۱۳۶۷ ۔ جب سر منڈوا چکے تو اس پر سب چیزیں جو احرام باندھنے کی وجہ سے حرام ہو چکی تھیں حلال ہو جائیں گی۔ فقط خوشبو، بیوی اور شکار اب بھی حرام رہیں گے۔

مسئلہ ۱۳۶۸ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ پہلے پتھر و سنگریزے مارے اس کے بعد قربانی دے اور اس کے بعد سر منڈوائے اور اگر کوئی شخص اس ترتیب کو بھول جانے کی وجہ سے چھوڑ دے تو پھر کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر جان بوجھ کر اس ترتیب کو چھوڑ دے تو اس کے لیے احتیاط اسی میں ہے کہ اگر کر سکتا ہے تو پھر ایسا کرے کہ جس سے یہ ترتیب حاصل ہو جائے۔

مسئلہ ۱۳۶۹ ۔ جب کوئی شخص منیٰ سے چلا جائے اور اسے یاد آ جائے کہ وہ حلق اور تقصیر نہیں کر آیا تو اسے چاہیئے کہ واپس لوٹ آئے اور حلق (سر منڈانا) یا تقصیر کرے۔ اور اگر واپس نہ لوٹ سکے تو پھر جہاں بھی اسے یاد آیا ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ وہاں پر ہی اپنا سر منڈ لے اور اگر ممکن ہو تو پھر اپنے ان بالوں کو منیٰ بھیج دے۔

مسئلہ ۱۳۷۰ ۔ اگر کوئی شخص حلق یا تقصیر کو بھول جائے اور اسے طواف اور سعی کے بعد یاد آ جائے تو اسے فوراً حلق کرنا چاہیئے۔ اور پھر دوبارہ طواف اور سعی کو بجا لائے۔ اور اگر صرف طواف کے بعد اسے

یاد آئے تو حلق کرنے کے بعد صرف طواف ہی کو دوبارہ بجا لائے۔

مستحبات حلق

سر منڈوانے کے وقت رو بقبلہ اگلے حصہ کے دائیں جانب سے ابتدا کرے اور یہ دعا پڑھے:-
اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

منیٰ کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد کے اعمال

جو شخص حج تمتع بجا لا رہا ہے اسے سنگریزے مارنے اور قربانی دینے اور حلق کرنے سے فراغت کے بعد مکہ معظمہ آجانا چاہیئے۔ اور وہاں پر طواف زیارت اور اس کی دو رکعت نماز اور پھر صفا اور مروہ کے درمیان سعی اور طواف نساء اور اس کی دو رکعت نماز بجا لانی ضروری ہیں۔ اور ان کا طریقہ تمتع کی طرح صرف نیت بدل جائے گی۔ اب طواف میں حج تمتع کا طواف زیارت یا طواف نساء کی نیت کرنی ہوگی۔

مسئلہ ۱۴۱ حج تمتع والے انسان کو منیٰ کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد فوراً مکہ معظمہ آن کر باقی اعمال کے بجا لانے کے لیے جانا ضروری نہیں۔ بلکہ وہ ان باقی اعمال کو آخر ذی الحجہ تک جب بھی چاہے ادا کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۴۲ کوئی شخص بھی ان اعمال کو جو منیٰ سے فارغ ہونے کے بعد مکہ معظمہ میں بجا لانے ضروری ہوتے ہیں عرفات و مشعر و منیٰ جانے سے پہلے ادا نہیں کر سکتا۔ بلکہ انھیں عرفات و مشعر و منیٰ کے فارغ ہونے کے بعد ہی آ کر بجا لاتے ہوں گے۔ البتہ وہ شخص جو منیٰ سے واپس آ کر ان اعمال کو نہ بجا لا سکتا ہو، مثلاً عورت کو گمان ہو کہ جب منیٰ سے واپس آئے گی تو اسے حیض یا نفاس ہو جائے گا یا کوئی بوڑھا آدمی ہو کہ کثرت مخلوق کی وجہ سے طواف ادا نہیں کر سکے گا۔ تو یہ اگر عرفات جانے سے پہلے طواف اور سعی کو بجا لا کر جائیں تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۴۳ جس شخص کو یقین ہو کہ منیٰ سے لوٹ آنے کے بعد وہ ذی الحجہ کی آخر تک طواف و سعی نہیں کر سکے گا۔ تو اس پر ضروری ہے کہ وہ عرفات جانے سے پہلے ہی ان کو بجا لا کر جائے۔ لیکن اس کے لیے احتیاط مستحب

اسی میں ہے کہ کوئی اپنا نائب بھی بنا جائے جو اس کی طرف سے منیٰ کے لوٹ آنے کے بعد طواف اور سعی وغیرہ کو بجا لائے۔

مسئلہ ۱۴۴ جب انسان طوافِ زیارت اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر چکے تو اس پر خوشبو بھی حلال ہو جاتی ہے۔ اب اس پر شکار اور بیوی ابھی حرام رہے گی۔ اور جب طوافِ نساء اور اس کی دو رکعت نماز پڑھ چکے گا تو اس پر بیوی اور شکار بھی حلال ہو جائیں گے۔ صرف ابھی اس پر حرم کے حیوانات حرام رہیں گے۔

شیعہ ضرور عمل کریں

جیسے کہ آپ سن چکے ہیں کہ اگر آپ نے طوافِ نساء نہ کیا تو آپ پر اپنی بیوی اور آئندہ بیوی کرنی حرام رہے گی اور اگر کوئی عورت ہو تو اس پر اپنا شوہر یا کوئی دوسرا شوہر کرنا بھی حرام ہوگا تو آپ بہت فکر سے پوچھ کر طوافِ نساء ضرور بجا لائیں۔ ورنہ قیامت تک بیوی کے نزدیک نہ جا سکیں گے۔ اور اگر گئے تو اولاد حرام زادہ ہو جائے گی ہمارے سُنی بھائی اس طواف کو نہیں بجا لاتے۔ اگر آپ کا سفر سُنیوں کے ساتھ ہے تو آپ وہاں پر ضرور کسی شیعہ سے پوچھ کر یا خود یاد کر کے طوافِ نساء ضرور بجا لائیں۔

مستحبات طوافِ زیارت

جب انسان طوافِ زیارت وغیرہ کے لیے مکہ واپس آئے تو غسل کر کے مسجد الحرام کی طرف ذکر و ثنائے خدا کرتا ہوا روانہ ہو۔ اور درود پڑھے اور مسجد کے دروازے پر پہنچے تو یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى نُسُكِيْ وَسَلِّمْنِيْ لَهٗ وَسَلِّمْهُ لِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْعَلِيْلِ الذَّلِيْلِ الْمُعْتَرِفِ بِذَنْبِهٖ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَاَنْ تُرْجِعَنِيْ بِحَاجَتِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَالْبَلَدُ بَلَدُكَ وَالْبَيْتُ بَيْتُكَ جِئْتُ اَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَاَؤُمُّ طَاعَتَكَ مُتَّبِعًا لِاَمْرِكَ رَاضِيًا بِقَدَرِكَ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمُضْطَرِّ اِلَيْكَ الْمُطِيْعِ لِاَمْرِكَ الْمُشْفِقِ مِنْ عَذَابِكَ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ تُبَلِّغَنِیْ عَفْوَکَ وَ تُجِیْرَنِیْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ۔

گیارھویں، بارھویں، تیرھویں ذی الحجہ کو منیٰ میں رہنے کے احکام و اعمال

مسئلہ ۱۴۵ ۔ جب کوئی شخص عید کے دن طواف اور سعی وغیرہ کے لیے مکہ معظمہ چلا گیا ہو تو اسے ان کاموں سے فارغ ہو کر منیٰ کی طرف واپس لوٹ آنا چاہیئے ۔ اور گیارھویں اور بارھویں کو وہیں منیٰ میں رہنا چاہیئے اور پہلی رات یعنی گیارھویں کی رات میں پہلے نیت کرے کہ میں یہاں رہ رہا ہوں، قربۃً الی اللہ۔

مسئلہ ۱۴۶ جس شخص نے احرام کی حالت میں شکار یا بیوی سے اجتناب نہ کیا ہو تو اس پر تیرھویں کی رات کو منیٰ میں رہنا ضروری ہے اور اس کے دن میں اسے تین جمروں کو بھی پتھر مارنے ہوں گے ۔

مسئلہ ۱۴۷ جو شخص حج کر رہا ہے وہ بارھویں ذی الحجہ کے دن میں ظہر کے بعد منیٰ سے چلا جا سکتا ہے اور اگر وہ اس دن رات تک وہاں سے نہ چلا گیا تو پھر اسے بھی تیرھویں کی رات وہیں پر رہنا ہوگا اور اس کے دن میں اسے تین جمروں کو پتھر مارنے ہوں گے ۔

مسئلہ ۱۴۸ ۔ جو شخص حج کر رہا ہے وہ منیٰ سے آدھی رات ہونے سے پہلے باہر نہ جائے ۔ اور اگر آدھی رات ہو جانے کے بعد وہاں سے باہر چلا جائے ۔ تو کوئی حرج نہیں لیکن اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ صبح کی اذان سے پہلے مکہ معظمہ میں داخل نہ ہو۔

مسئلہ ۱۴۹ ۔ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر ان راتوں کو منیٰ میں نہ رہے تو اسے ہر رات کیلئے ایک گوسفند کفارہ دینا ہوگا ۔ بلکہ اگر بھول جائے یا مسئلہ کی ناواقفیت سے بھی منیٰ میں ان راتوں کو نہ رہا ہو تو اس کے لیے بھی احتیاط یہی ہے کہ ہر رات کے لیے ایک گوسفند قربانی کرے ۔

مسئلہ ۱۵۰ جو شخص کسی عذر کی وجہ سے رات کو منیٰ میں نہیں رہ سکتا مثلاً بیمار ہو یا کسی بیمار کا تیماردار ہو یا اسے وہاں پر رہنے سے خوف ہو کہ اس کا مال کوئی لے جائیگا ۔ اسی طرح چرواہا (یعنی جو حیوانات کو چراتے ہیں) حاجیوں کو پانی دینے والے بھی رات وہاں نہ رہ سکتے ہوں تو ان پر کوئی گناہ نہیں ۔ لیکن پھر بھی ان کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ہر رات کے لیے جو وہاں نہیں رہے ایک گوسفند ذبح کریں ۔ اس شخص کا بھی یہی حکم ہے

جو عبادت کرنے کے لیے کہ معظمہ میں رہ گیا ہو اور ساری رات بیدار اور بغیر وضو یا ضروری کام مثل کھانا یا پینا کے کسی اور کام میں سوائے عبادت مشغول نہ ہوا ہو۔

مسئلہ ۱۵۱ - مستحب ہے کہ جب مکہ سے منیٰ کو جائے تو یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ بِکَ وَثِقْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ نِعْمَ الرَّبُّ وَنِعْمَ الْمَوْلیٰ وَنِعْمَ النَّصِیْرُ

تین جمرۃ کو مارنے کے احکام

گیارھویں کے دن تین جمروں کو سنگریزے مارے جمرۃ ایک جگہ کا نام ہے جو منیٰ میں ہے۔ پہلے جمرۃ کو اور وسطی جمرۃ کو اور جمرۃ عقبہ ہر ایک کو سات سات سنگریزے مارے اور مارنے میں اس ترتیب کا خیال رکھے اور اگر ترتیب کا خیال نہ کرے تو پھر اس جمرۃ سے شروع کرے کہ جس سے یہی ترتیب حاصل ہو سکے۔

مسئلہ ۱۵۲ - جب ان جمروں میں ایک کو چار پتھر مار چکے اور پھر بھول جانے کی وجہ سے دوسرے جمرہ کو مارنا شروع کردے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن جس جمرہ کو مارنے میں مشغول ہے جب اس کو سات پتھر مار چکے تو پھر لوٹ کر باقی ماندہ پتھر اسی جمرہ کو مارے کہ جس کا مارنا بھول گیا تھا۔ اس کے بعد جو جمرہ رہ گیا ہے اسے سنگریزے مارے اور اگر جان بوجھ کر کسی جمرہ کو ادھورا چھوڑ کر دوسرے میں شروع ہو جائے تو اسے پھر سے سات سنگریزے اس جمرہ کو مارنے چاہئیں کہ جس کو چار مار کر چھوڑ گیا تھا۔ اور اس کے بعد پھر دوسرے کو پورے پتھر مارے۔ اسی طرح آخر تک تمام کرے۔

مسئلہ ۱۵۳ - اگر کسی کو مکہ پہنچ کر یاد آئے کہ وہ جمرہ کو پتھر نہیں مار کر آیا تو اسے چاہیئے کہ واپس لوٹ آئے اور ان کو پتھر مارے اور اگر مکہ معظمہ سے نکل چکنے کے بعد اسے یاد آ جائے کہ اس نے جمرہ کو پتھر نہیں مارے تھے تو اسے خود دوسرے سال واپس آ کر انھیں پتھر مارنے چاہئیں یا کسی کو نائب اپنی طرف سے پتھر مارنے میں بنائے۔

مسئلہ ۱۵۴ - جب کسی مریض کو جمروں کو ان کے وقت پر پتھر مارنے کی امید نہ ہو تو اسے چاہیئے کہ اگر ممکن ہو تو پتھروں کو اپنے ہاتھ میں لے اور کوئی دوسرا شخص اس کے ہاتھ پر رہتے ہوئے پتھروں کو اس کے

ہاتھ سے جمروں کو مارے۔ اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو اسے جمروں کو مارنے کے لیے نائب لینا چاہیئے۔ اور اگر پتھر مارنے کے بعد اچھا ہو جائے تو پھر اس پر دوبارہ مارنا ضروری نہیں ہے۔ ہاں اگر ایسے وقت میں اچھا ہو جائے کہ ابھی پتھر مارنے کا وقت نہیں گزرا تو پھر اس کے لیے احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ خود بھی ان جمروں کو پتھر مارے۔

مسئلہ ۱۵۵ ۔ جب کوئی شخص جان بوجھ کر سنگریزے جمروں کو نہ مارے تو اس کا حج باطل ہے۔

مسئلہ ۱۵۶ ۔ گزر چکے ہوئے دن کے لیے یا آنے والے دن کے لیے جمروں کو رات میں پتھر نہیں مار سکتا۔ ہاں اگر کسی دن میں پتھر نہ مار سکتا ہو تو اسی دن کی رات میں وہ پتھر مار سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۵۷ ۔ جب کسی دن کے پتھر مارنے بھول جائے اور دوسرے دن اسے یاد آئے تو پہلے گزرے ہوئے دن کے لیے پتھر مارے۔ پھر اس دن کے لیے پتھر مارے۔

مسئلہ ۱۵۸ ۔ جب کسی شخص پر حج کی وجہ سے کوئی کفارہ واجب ہو جائے تو وہ کسی فقیر کو صدقہ کی نیت سے دے۔ لیکن اگر کفارہ کسی حیوان کا دینا ہو تو پھر اسے کفارہ کی نیت سے ذبح کر کے پھر کسی فقیر مستحق کو صدقہ دینا چاہیئے۔

جمروں کے مارنے کے مستحبات

مستحب ہے کہ پہلے جمرہ اور درمیانی جمرہ کو مارنے کے وقت قبلہ رو ہو کر دائیں ہاتھ سے مارے اور یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ یَا اَللّٰہُ اور جو دعائیں پہلے جمرہ عقبہ میں بیان ہوئی ہیں ان کو بھی پڑھے سنگریزے مارنے کے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے۔ منیٰ میں تکبیریں پڑھنا مستحب ہے۔ اور بعض تو واجب جانتے ہیں لہٰذا احتیاط اسی میں ہے کہ منیٰ اور بغیر منیٰ میں ان تکبیروں کو نہ چھوڑے۔ منیٰ میں چار نمازوں کے بعد تکبیریں پڑھے اور وہ یہ ہیں:۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا ھَدَانَا وَلَہُ الْحَمْدُ عَلٰی مَا اَوْلَانَا وَرَزَقَنَا مِنْ بَھِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ ۔ اور بعض میں آخر میں یہ زیادتی بھی آئی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَبْلَانَا۔

اگر منیٰ سے بارھویں کو ظہر کے بعد چلا جائے تو باقی کنکریوں کو زمین میں دفن کر دے اور مستحب ہے کہ جب تک

منیٰ میں موجود رہے اپنی واجب اور مستحب نمازوں کو وہاں پر جو مسجد حنیف ہے بجا لائے۔ کیونکہ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص مسجد حنیف میں سو رکعت نماز پڑھے تو وہ ستر سال کی عبادت کے برابر ہے۔ سو دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ سو دفعہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ میں بہت ثواب ہے۔ منیٰ سے جانے سے پہلے مسجد حنیف میں چھ رکعت نماز بجا لائے۔

مکہ معظمہ میں حج سے فارغ ہونیکے بعد کے مستحبات

جب تک مکہ میں رہے وقت ضائع نہ کرے۔ عبادت خدا، تضرع و زاری، گناہوں سے توبہ وغیرہ کرتا رہے اور خانہ کعبہ کے طواف بہت کرے۔ کیونکہ مکہ میں طواف کا ثواب نافلہ سے بہت زیادہ ہے۔ مؤمنین والدین علماء صلحاء دوستوں کی نیابت میں طواف کرے۔ تین سو ساٹھ طواف کرنا مستحب ہے۔ اگر یہ نہ کر سکے تو کم از کم تین سو چونسٹھ چکر (شوط) بجا لائے۔ ہر طواف جیسا کہ گزر چکا ہے سات چکروں کا ہوتا ہے۔ قرآن پڑھے خانہ کعبہ کے اندر غسل کرکے پا برہنہ جائے۔ خصوصاً اس کے لیے جو پہلی دفعہ حج کو گیا ہے۔ داخل ہونے سے پہلے دونوں حلقوں کو پکڑ کر یہ پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ اَلْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَقَدْ قُلْتَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ اٰمِنًا فَاٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ وَاَجِرْنِيْ مِنْ سَخَطِكَ اور پھر پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ اٰمِنًا اَللّٰهُمَّ فَاٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ وَعَذَابِ النَّارِ۔

اور دوسرے مقامات جو مکہ معظمہ میں ہیں کسی سے پوچھ کر اگر دیکھنا چاہے تو دیکھ لے

خواہش:- حاجیوں سے یہ بندۂ گناہ گار التماس کرتا ہے کہ اس حقیر کو دعا کے وقت یاد کریں اور میری عاقبت بخیر ہونے کی دعا فرمائیں اور خانہ کعبہ کو پکڑ کر اس حقیر سراپا تقصیر کے والدین اور مرحوم بھائی کے لیے جس نے تحصیل علم دین کے دوران نجف اشرف میں وفات پائی دعائے مغفرت کریں اور دعا فرمائیں کہ میری اولاد دیندار اور عالم ربانی ہو اور ہم سب کا حشر محمدؐ و آل محمدؐ کے ساتھ ہو۔ (مؤلف کتاب)

مکہ معظمہ سے رخصت ہونے کے آداب

جب انسان حج سے فارغ ہو کر مکہ معظمہ سے رخصت ہونا چاہے تو غسل کرے اور طوافِ وداع بجا لائے

اور ہر چکر میں حجر اسود اور رکن یمانی کو ملے۔ جب مستجار پہنچے تو پہلی دعائیں جو گزر گئی ہیں پڑھے۔ اپنے پیٹ کو خانہ کعبہ سے مس کرے۔ ایک ہاتھ حجر اسود اور دوسرا ہاتھ کعبہ کی طرف پھیلا کر اللہ کی حمد و ثنا اور درود پڑھے مستحب ہے کہ کعبہ سے نکلنے کے وقت باب حناطین جو رکن شامی کے مقابل ہے سے نکلے اور مکہ سے اس طرح رخصت ہو جیسے انسان اپنے عزیزوں سے رخصت ہوتا ہے روتے روتے وداع کرے اور دعا کرے کہ پھر اسے زیارت کعبہ نصیب ہو (اور حقیر مولف کتاب کے لیے بھی دعا کیجئے کہ خداوند عالم مجھے بھی حج کی توفیق عنایت فرمائے) باہر نکل کر ایک درہم کی کھجور خرید کر کے فقراء کو صدقہ دے۔

مدینہ منورہ کی زیارتیں

روایت میں ہے کہ جس شخص نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت نہ کی اس نے آنحضرت پر جفا و ظلم کیا۔ جب آپ زیارت کو جانا چاہیں تو پہلے غسل مستحب ہے وضو کرکے پاکیزہ لباس پہن کر خوشبو لگا کر روضہ اقدس کی طرف روانہ ہوں۔ جب دروازہ جبرائیل علیہ السلام کے پاس پہنچیں تو کھڑا ہو جائے اور یہ اذن دخول پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ وَقَفْتُ عَلٰی بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ بُيُوْتِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَقَدْ مَنَعْتَ النَّاسَ اَنْ يَدْخُلُوْا اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَقُلْتَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعْتَقِدُ حُرْمَةَ صَاحِبِ هٰذَا الْمَشْهَدِ الشَّرِيْفِ فِیْ غَيْبَتِهٖ كَمَا اَعْتَقِدُهَا فِیْ حَضْرَتِهٖ وَاَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَكَ وَخُلَفَاۤئَكَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَحْيَاۤءٌ عِنْدَكَ يُرْزَقُوْنَ يَرَوْنَ مَقَامِیْ وَيَسْمَعُوْنَ كَلَامِیْ وَيَرُدُّوْنَ سَلَامِیْ وَاَنَّكَ حَجَبْتَ عَنْ سَمْعِیْ كَلَامَهُمْ وَفَتَحْتَ بَابَ فَهْمِیْ بِلَذِيْذِ مُنَاجَاتِهِمْ وَاِنِّیْ اَسْتَاْذِنُكَ يَا رَبِّ اَوَّلًا وَاَسْتَاْذِنُ رَسُوْلَكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ثَانِيًا وَاَسْتَاْذِنُ خَلِيْفَتَكَ الْاِمَامَ الْمَفْرُوْضَ عَلَیَّ طَاعَتُهٗ وَالْمَلٰۤئِكَةَ الْمُوَكَّلِيْنَ بِهٰذِهِ الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ ثَالِثًا ءَاَدْخُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ءَاَدْخُلُ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ ءَاَدْخُلُ يَا مَلٰۤئِكَةَ اللّٰهِ الْمُقَرَّبِيْنَ الْمُقِيْمِيْنَ فِیْ هٰذَا الْمَشْهَدِ فَاْذَنْ لِیْ يَا مَوْلَایَ فِی الدُّخُوْلِ اَفْضَلَ مَا اَذِنْتَ لِاَحَدٍ مِنْ اَوْلِيَاۤئِكَ فَاِنْ لَمْ اَكُنْ اَهْلًا لِذٰلِكَ فَاَنْتَ اَهْلٌ لِذٰلِكَ

پھر دہلیز (چوکھٹ) کو چومے اور داخل ہوجائے اور یہ کہے :-

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔

پھر پہلے دائیں پاؤں کو اندر داخل کرے اور سو دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے - اس کے بعد دو رکعت تحیۂ مسجد پڑھے اور حجرہ کی طرف بائیں ہاتھ باب جبرائیل سے داخل ہوتے ہوئے مڑتے ۔ دیوار کے آخر کا حجرہ آنحضرتؐ کا حجرہ ہے ۔ جسے حجرۂ عائشہ صاحبہ کہتے ہیں - دیوار کے آخر سے دائیں مڑ جائے اور وسط کے بند دروازہ کے اندر کہ جس دروازہ میں تین گول گول سوراخ ہیں بائیں سوراخ کے پیچھے آنحضور صلعم کی قبر مطہر ہے اگر ہوسکے تو وہاں ہاتھ ملے اور بوسہ دے ۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی نیت کرکے یہ پڑھے :-

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ اَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَۃَ وَاَقَمْتَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَیْتَ الزَّکٰوۃَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَیْتَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَعَبَدْتَ اللّٰہَ مُخْلِصًا حَتّٰی اَتٰیکَ الْیَقِیْنُ فَصَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ وَرَحْمَتُہٗ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِکَ الطَّاھِرِیْنَ۔

پھر اگلے ستون کے پاس جو قبر مبارک کے دائیں طرف ہے روبقبلہ ایسا کھڑا ہو کہ بایاں کندھا قبر مطہر کی جانب اور دایاں کندھا منبر کی جانب ہو وہ سر مبارک حضورؐ کی جگہ ہے ۔ وہاں پر یہ پڑھے :-

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَاَنَّکَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّکَ وَنَصَحْتَ لِاُمَّتِکَ وَجَاھَدْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَبَدْتَ اللّٰہَ مُخْلِصًا حَتّٰی اَتٰیکَ الْیَقِیْنُ وَدَعَوْتَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَاَدَّیْتَ الَّذِیْ عَلَیْکَ مِنَ الْحَقِّ وَاَنَّکَ قَدْ رَؤُفْتَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ وَغَلُظْتَ عَلَی الْکَافِرِیْنَ فَبَلَّغَ اللّٰہُ بِکَ اَفْضَلَ شَرَفِ مَحَلِّ الْمُکَرَّمِیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی اسْتَنْقَذَنَا بِکَ مِنَ الشِّرْکِ وَالضَّلَالَۃِ اَللّٰھُمَّ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَصَلَوَاتِ مَلٰٓئِکَتِکَ

الْمُقَرَّبِيْنَ وَاَنْبِيَآئِكَ الْمُرْسَلِيْنَ وَعِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ وَاَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ وَمَنْ سَبَّحَ لَكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ وَاَمِيْنِكَ وَنَجِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ وَصَفِيِّكَ وَخَاصَّتِكَ وَصَفْوَتِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِهِ الدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَاٰتِهِ الْوَسِيْلَةَ مِنَ الْجَنَّةِ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا وَاِنِّيْ اَتَيْتُكَ مُسْتَغْفِرًا تَآئِبًا مِنْ ذُنُوْبِيْ وَاِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكَ لِيَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ۔

پھر قبر مطہر پر ہاتھ رکھ کر اگر ممکن ہو ورنہ اشارہ کر کے یہ پڑھے :-

اَسْئَلُ اللّٰهَ الَّذِي اجْتَبَاكَ وَاخْتَارَكَ وَهَدَاكَ وَهَدٰى بِكَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيْكَ - پھر کہے - اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

پھر قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھا کر اپنی حاجتیں خدا سے طلب کرے اور جو چاہے اور جس کے لیے چاہے (اور مولف کتاب کے لیے) بھی دعا کرے۔ جب دعا سے فارغ ہو تو منبر کے پاس جائے اور نیچے زینہ پر ہاتھ اور آنکھیں ملے۔ اس میں آنکھوں کی شفا ہے۔ پھر منبر کے پاس کھڑا ہو جائے۔ خدا کی حمد و ثنا کرے اور اپنی حاجتیں طلب کرے۔ کیونکہ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ منبر اور قبر کے درمیان جنّت کا باغ ہے۔ اور میرا منبر جنّت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ پھر مقام نبیؐ پر جائے اور دو رکعت نماز زیارت ادا کرے اور جو نمازیں چاہے وہیں ادا کرے۔ اور اپنی مرادیں اور حاجات خدا سے طلب کرے۔ جتنا ہو سکے مسجد نبویؐ میں نمازیں پڑھے۔ مسجد سے نکلنے اور اس کی طرف جانے کے وقت درود بھی پڑھے۔ بیت فاطمہؑ علیہا السلام کے پاس نمازیں پڑھے۔ پھر مقام جبرائیلؑ پر جائے جو پرنالہ کے نیچے ہے۔ جب جبرائیلؑ آنحضورؐ کے پاس آتے تھے تو اسی جگہ پہ ٹھہر کر آنحضورؐ سے اجازت مانگتے تھے۔ یہاں پر پڑھے :-

اَسْئَلُکَ اَیْ جَوادُ اَیْ کَرِیْمُ اَیْ قَرِیْبُ اَیْ بَعِیْدُ اَنْ تَرُدَّ عَلَیَّ نِعْمَتَکَ

پھر جناب کے روضہ مطہر کے پاس جناب سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کی زیارت بھی پڑھے اور یہی زیارت جنت البقیع میں بھی جا کر پڑھے:-

یَا مُمْتَحَنَةُ امْتَحَنَكِ اللهُ الَّذِیْ خَلَقَكِ قَبْلَ اَنْ یَخْلُقَكِ فَوَجَدَكِ لِمَا امْتَحَنَكِ صَابِرَةً وَزَعَمْنَا اَنَّا لَكِ اَوْلِیَاءُ وَمُصَدِّقُوْنَ وَصَابِرُوْنَ لِكُلِّ مَا اَتَانَا بِهِ اَبُوْكِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَاَتیٰ بِهِ وَصِیُّهُ فَاِنَّا نَسْئَلُكِ اِنْ كُنَّا صَدَّقْنَاكِ اِلَّا اَلْحَقْتِنَا بِتَصْدِیْقِنَا لَهُمَا لِنُبَشِّرَ اَنْفُسَنَا بِاَنَّا قَدْ طَهُرْنَا بِوِلَایَتِكِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ نَبِیِّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ حَبِیْبِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ خَلِیْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ صَفِیِّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ اَمِیْنِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ خَیْرِ خَلْقِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ اَفْضَلِ اَنْبِیَاءِ اللهِ وَرُسُلِهِ وَمَلَائِكَتِهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ خَیْرِ الْبَرِیَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا سَیِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا زَوْجَةَ وَلِیِّ اللهِ وَخَیْرِ الْخَلْقِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ سَیِّدَیْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا الصِّدِّیْقَةُ الشَّهِیْدَةُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا الرَّضِیَّةُ الْمَرْضِیَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا الْفَاضِلَةُ الزَّكِیَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا الْحَوْرَاءُ الْاِنْسِیَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا التَّقِیَّةُ النَّقِیَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا الْمُحَدَّثَةُ الْعَلِیْمَةُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا الْمَظْلُوْمَةُ الْمَغْصُوْبَةُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا الْمُضْطَهَدَةُ الْمَقْهُوْرَةُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا فَاطِمَةُ بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ صَلَّی اللهُ عَلَیْكِ وَعَلٰی رُوْحِكِ وَبَدَنِكِ اَشْهَدُ اَنَّكِ مَضَیْتِ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِنْ رَبِّكِ وَاَنَّ مَنْ سَرَّكِ فَقَدْ سَرَّ

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَنْ جَفَاكِ فَقَدْ جَفَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَنْ قَطَعَكِ فَقَدْ قَطَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
لِأَنَّكِ بِضْعَةٌ مِنْهُ وَرُوحُهُ الَّذِي بَيْنَ جَنْبَيْهِ أُشْهِدُ اللهَ وَرُسُلَهُ
وَمَلَائِكَتَهُ أَنِّي رَاضٍ عَمَّنْ رَضِيتِ عَنْهُ سَاخِطٌ عَلَى مَنْ سَخِطْتِ
عَلَيْهِ مُتَبَرِّئٌ مِمَّنْ تَبَرَّأْتِ مِنْهُ مُوَالٍ لِمَنْ وَالَيْتِ مُعَادٍ لِمَنْ
عَادَيْتِ مُبْغِضٌ لِمَنْ أَبْغَضْتِ مُحِبٌّ لِمَنْ أَحْبَبْتِ وَكَفَى بِاللهِ شَهِيدًا
وَحَسِيبًا وَجَازِيًا وَمُثِيبًا۔

پھر آنحضرت پر درود بھیجے اور دو رکعت نماز زیارت پڑھے اور جب آنحضرت سے وداع کرنا ہو تو پھر یہ زیارت پڑھ کر مدینہ سے جائے:-

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْبَشِيرُ النَّذِيرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
أَيُّهَا السِّرَاجُ الْمُنِيرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا السَّفِيرُ بَيْنَ اللهِ وَبَيْنَ خَلْقِهِ أَشْهَدُ
يَا رَسُولَ اللهِ أَنَّكَ كُنْتَ نُورًا فِي الْأَصْلَابِ الشَّامِخَةِ وَالْأَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ
لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ بِأَنْجَاسِهَا وَلَمْ تُلْبِسْكَ مِنْ مُدْلَهِمَّاتِ ثِيَابِهَا
وَأَشْهَدُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنِّي مُؤْمِنٌ بِكَ وَبِالْأَئِمَّةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ مُوقِنٌ
بِجَمِيعِ مَا أَتَيْتَ بِهِ رَاضٍ مُؤْمِنٌ وَأَشْهَدُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ
أَعْلَامُ الْهُدَى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقَى وَالْحُجَّةُ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ
آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَةِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ وَإِنْ تَوَفَّيْتَنِي فَإِنِّي
أَشْهَدُ فِي مَمَاتِي عَلَى مَا أَشْهَدُ عَلَيْهِ فِي حَيَاتِي أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ
لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ
رَسُولُكَ وَأَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ أَوْلِيَاؤُكَ وَأَنْصَارُكَ وَ
حُجَجُكَ عَلَى خَلْقِكَ وَخُلَفَاؤُكَ فِي عِبَادِكَ وَأَعْلَامُكَ فِي بِلَادِكَ
وَخُزَّانُ عِلْمِكَ وَحَفَظَةُ سِرِّكَ وَتَرَاجِمَةُ وَحْيِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَلِّغْ رُوحَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ فِي سَاعَتِي هٰذِهِ

وَفِي كُلِّ سَاعَةٍ تَحِيَّةً مِنِّي وَسَلَامًا وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ لَا جَعَلَهُ اللّٰهُ آخِرَ تَسْلِيمِي عَلَيْكَ۔

زیارت بقیع

جنت البقیع میں کہتے ہیں دس ہزار صحابہ دفن ہیں۔ غسل کر کے پاکیزہ لباس پہن کر جنت البقیع کے دروازہ پر السلام علیکم کہتا ہوا داخل ہو۔ دائیں جانب آخر میں ایک احاطہ ہے جس میں جناب حضرت فاطمۃ الزہرا کی قبر بتاتے ہیں اور وسط میں امام حسن علیہ السلام، امام زین العابدین علیہ السلام، امام محمد باقر علیہ السلام، امام جعفر صادق علیہ السلام کی قبور مطہرہ ہیں اور بائیں طرف حضرت عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کی قبر ہے۔ [illegible] پڑھے

يَا مَوَالِيَّ يَا أَبْنَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ عَبْدُكُمْ وَابْنُ أَمَتِكُمُ الذَّلِيلُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَالْمُضْعَفُ فِي عُلُوِّ قَدْرِكُمْ وَالْمُعْتَرِفُ بِحَقِّكُمْ جَاءَكُمْ مُسْتَجِيرًا بِكُمْ قَاصِدًا إِلَى حَرَمِكُمْ مُتَقَرِّبًا إِلَى مَقَامِكُمْ مُتَوَسِّلًا إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى بِكُمْ أَأَدْخُلُ يَا مَوَالِيَّ أَأَدْخُلُ يَا أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ أَأَدْخُلُ يَا مَلَائِكَةَ اللّٰهِ الْمُحْدِقِينَ بِهَذَا الْحَرَمِ الْمُقِيمِينَ بِهَذَا الْمَشْهَدِ۔ پھر کہے:

اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ الْمَاجِدِ الْأَحَدِ الْمُتَفَضِّلِ الْمَنَّانِ الْمُتَطَوِّلِ الْحَنَّانِ الَّذِي مَنَّ بِطَوْلِهِ وَسَهَّلَ زِيَارَةَ سَادَاتِي بِإِحْسَانِهِ وَلَمْ يَجْعَلْنِي عَنْ زِيَارَتِهِمْ مَمْنُوعًا بَلْ تَطَوَّلَ وَمَنَحَ۔

پھر حضرات آئمہ بقیع کی زیارت کی نیت یوں کرے کہ امام حسن علیہ السلام و امام زین العابدین علیہ السلام و امام محمد باقر علیہ السلام و امام جعفر صادق علیہ السلام کی زیارت پڑھتا ہوں قربۃ الی اللہ۔ پھر یہ زیارت پڑھے

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَئِمَّةَ الْهُدَى السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ التَّقْوَى السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الْحُجَجُ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الْقُوَّامُ فِي الْبَرِيَّةِ بِالْقِسْطِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الصَّفْوَةِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ آلَ رَسُولِ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ النَّجْوَى أَشْهَدُ أَنَّكُمْ قَدْ بَلَّغْتُمْ

وَنَصَحْتُمْ وَصَبَرْتُمْ فِي ذَاتِ اللّٰهِ وَكُذِّبْتُمْ وَاُسِيْءَ اِلَيْكُمْ فَغَفَرْتُمْ وَاَشْهَدُ اَنَّكُمُ الْاَئِمَّةُ الرَّاشِدُوْنَ الْمُهْتَدُوْنَ وَاَنَّ طَاعَتَكُمْ مَفْرُوْضَةٌ وَاَنَّ قَوْلَكُمُ الصِّدْقُ وَاَنَّكُمْ دَعَوْتُمْ فَلَمْ تُجَابُوْا وَاَمَرْتُمْ فَلَمْ تُطَاعُوْا وَاَنَّكُمْ دَعَائِمُ الدِّيْنِ وَاَرْكَانُ الْاَرْضِ لَمْ تَزَالُوْا بِعَيْنِ اللّٰهِ يَنْسَخُكُمْ مِنْ اَصْلَابِ كُلِّ مُطَهَّرٍ وَيَنْقُلُكُمْ مِنْ اَرْحَامِ الْمُطَهَّرَاتِ لَمْ تُدَنِّسْكُمُ الْجَاهِلِيَّةُ الْجَهْلَاءُ وَلَمْ تَشْرَكْ فِيْكُمْ فِتَنُ الْاَهْوَاءِ طِبْتُمْ وَطَابَ مَنْبَتُكُمْ مَنَّ بِكُمْ عَلَيْنَا دَيَّانُ الدِّيْنِ فَجَعَلَكُمْ فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهُ وَجَعَلَ صَلٰوتَنَا عَلَيْكُمْ رَحْمَةً لَنَا وَكَفَّارَةً لِذُنُوْبِنَا اِذِ اخْتَارَكُمُ اللّٰهُ لَنَا وَطَيَّبَ خَلْقَنَا بِمَا مَنَّ عَلَيْنَا مِنْ وِلَايَتِكُمْ وَكُنَّا عِنْدَهُ مُسَمِّيْنَ بِعِلْمِكُمْ مُعْتَرِفِيْنَ بِتَصْدِيْقِنَا اِيَّاكُمْ وَهٰذَا مَقَامُ مَنْ اَسْرَفَ وَاَخْطَاَ وَاسْتَكَانَ وَاَقَرَّ بِمَا جَنٰى وَرَجٰى بِمَقَامِهِ الْخَلَاصَ وَاَنْ يَسْتَنْقِذَهُ بِكُمْ مُسْتَنْقِذُ الْهَلْكٰى مِنَ الرَّدٰى فَكُوْنُوْا لِيْ شُفَعَاءَ فَقَدْ وَفَدْتُ اِلَيْكُمْ اِذْ رَغِبَ عَنْكُمْ اَهْلُ الدُّنْيَا وَاتَّخَذُوْا اٰيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا يَا مَنْ هُوَ قَائِمٌ لَا يَسْهُوْ وَدَائِمٌ لَا يَلْهُوْ وَمُحِيْطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ لَكَ الْمَنُّ بِمَا وَفَّقْتَنِيْ وَعَرَّفْتَنِيْ بِمَا اَقَمْتَنِيْ عَلَيْهِ اِذْ صَدَّ عَنْهُ عِبَادُكَ وَجَهِلُوْا مَعْرِفَتَهُ وَاسْتَخَفُّوْا بِحَقِّهِ وَمَالُوْا اِلٰى سِوَاهُ فَكَانَتِ الْمِنَّةُ مِنْكَ عَلَيَّ مَعَ اَقْوَامٍ خَصَصْتَهُمْ بِمَا خَصَصْتَنِيْ بِهِ فَلَكَ الْحَمْدُ اِذْ كُنْتُ عِنْدَكَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا مَذْكُوْرًا مَكْتُوْبًا فَلَا تَحْرِمْنِيْ مَا رَجَوْتُ وَلَا تُخَيِّبْنِيْ فِيْمَا دَعَوْتُ بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

پھر جو دعا چاہے کرے۔ اور ان اجڑے مزاروں پر آنسو بہائے اور ہر امامؑ کی زیارت کے لیے دو دو

رکعت نماز زیارت پڑھے۔ اور جب وہاں وداع کرنا چاہے تو یہ پڑھے:-

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَئِمَّةَ الْهُدٰى وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ اَقْرَءُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَبِمَا جِئْتُمْ بِهِ وَدَلَلْتُمْ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ۔

جناب فاطمہ الزہراؑ کی زیارت پہلے گزر چکی ہے وہی یہاں پر بھی پڑھے۔

بقیع میں شہدائے اُحد پر بھی سلام و فاتحہ پڑھے۔ دیگر حضرات بہت کافی مدفون ہیں، وہاں کے کسی آدمی سے پوچھے۔ لیکن ان کی کوئی خاص زیارتیں نقل نہیں ہوئیں۔ لہٰذا آپ سے دعا کا متمنی ہوں۔ اور کتاب حج کو ختم کرتا ہوں۔ (مؤلف)

کتابِ بیع

خریدنے اور فروخت کرنے کے احکام

جو چیزیں خریدنے اور فروخت کرنے میں مستحب ہیں:-

مسئلہ ۲۰۵۹- پانچ چیزیں خریدنے اور فروخت کرنے میں مستحب ہیں۔ پہلے خرید و فروخت کے احکام کو یاد کرنا، امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص خرید و فروخت کرنا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ اس کے احکام یاد کرے۔ اور اگر احکام یاد کر لینے سے پہلے خرید و فروخت میں مشغول ہو جائے گا تو بسا باطل معاملہ کرنے سے یا شبہہ ناک معاملہ ہو جانے سے ہلاکت میں جا گرے گا۔ دوسرے۔ جنس کی قیمت میں تمام مسلمان خریداروں میں فرق نہ کرے۔ تیسرے۔ جنس کی قیمت میں بہت سختی سے کام نہ لے۔ چوتھے۔ جب بیچے تو زیادہ دے اور جب خریدے تو کم لے۔ پانچویں۔ جب کوئی شخص معاملہ اور خرید پر پشیمان ہو جائے اور وہ واپس

کرنا چاہے تو اسے واپس کرے۔

مسئلہ ۲۰۶۰ جب کسی آدمی کو علم نہ ہو کہ جو معاملہ کیا ہے وہ صحیح ہے یا باطل تو اس وقت جو مال اس نے لیا ہوا ہے اس میں تصرف نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۲۰۶۱ - جب کسی آدمی کے پاس مال نہ ہو اور اسے کئی آدمیوں کے اخراجات دینے بھی واجب ہوں جیسے بیوی بچے وغیرہ تو ایسے شخص کو کسب و تجارت کرنی ضروری ہے۔ البتہ صرف مستحب کاموں کے لیے مثلاً اہل وعیال کی وسعت کے لیے یا فقراء و مساکین کی امداد و اعانت کے لیے تجارت کرنی مستحب ہے۔

مکروہ معاملے:-

مسئلہ ۲۰۶۲ -مکروہ معاملے درج ذیل ہیں:-

(۱) جائداد فروشی کرنا (۲) قصابی (۳) کفن فروشی (۴) ذلیل ولپست لوگوں کے ساتھ معاملہ کرنا۔ (۵) اذان صبح اور طلوع آفتاب کے درمیان معاملہ کرنا (۶) گندم نما جو فروش بننا (۷) جب کوئی دوسرا شخص کوئی چیز خرید رہا ہو اس کے معاملہ میں داخل ہو کر اس چیز کو خریدنا۔

حرام معاملے:-

مسئلہ ۲۰۶۳ - چھ معاملے حرام ہیں (یعنی خرید و فروش) چھ جگہ پہ حرام ہے۔

(۱) عین نجس کا خریدنا و بیچنا جیسے پاخانہ پیشاب (۲) غصبی مال کو خریدنا و بیچنا۔ (۳) ان چیزوں کی خرید و فروخت جو مال نہیں ہیں جیسے درندوں کی خرید و فروخت (۴) ان چیزوں کی خرید و فروخت کہ جن کی منفعت معمولی صرف حرام ہو۔ مثل آلات قمار وشطرنج گراموفون اور دوسری وہ چیزیں کہ جن کا فائدہ صرف ان کو حرام میں ہی استعمال لانا ہوتا ہو۔ (۵) وہ خرید و فروخت کہ جس میں سود ہو۔ (۶) اس چیز کا بیچنا کہ جس کو کسی دوسری چیز کے ساتھ ملایا جائے اور اس کی ملاوٹ ظاہر وعیاں بھی نہ ہو اور خریدار کو اس کا پتہ بھی نہ چل رہا ہو اور فروخت کرنے والا بھی اس کو نہ بتلائے۔ جیسے گھی میں چربی ملا کر بیچنا یا دودھ میں پانی ملا کر یا آٹے میں لکڑی کا بورہ، مرچوں میں کوئی

اور چیز ملائی جائے ۔ چائے میں کوئی دوسری چیز ملا کر فروخت کرنا جیسا ہمارے ملک کے مسلمانوں کی عام عادت ہو چکی ہے ۔ حالانکہ یہی چیز عربی میں غش کہلاتی ہے اور غش کے متعلق جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ۔ کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں (یعنی میری امت میں سے نہیں) جو خرید و فروخت میں ملاوٹ کر کے مسلمانوں کو فروخت کرتا ہے یا مسلمانوں کو ضرر پہنچاتا ہے یا مسلمانوں کے ساتھ کر وحیلہ کرتا ہے ۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ غش کرے خداوند عالم اس کی روزی سے برکت اٹھا لیتا ہے ۔ اور اس پر کسب معاش کے طریقہ بند کر دیتا ہے ۔ اور اس شخص کو خدا اس کی اپنی حالت میں چھوڑ دیتا ہے ۔

مسئلہ ۲۰۶۴ ۔ ایسی نجس چیز کا بیچنا جائز ہے کہ جو نجس ہو جانے کے بعد پانی سے پاک ہو سکتی ہو لیکن اگر فروخت کرنے والے کو پتہ ہو کہ مشتری (یعنی گاہک) اس چیز کو وہاں استعمال کرے گا کہ جس میں طہارت شرط ہے جیسے کپڑے میں نماز پڑھے گا تو پھر خریدار پر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس کا نجس ہونا مشتری کو بتا دے ۔

مسئلہ ۲۰۶۵ ۔ جب ایسی کوئی چیز نجس ہو جائے کہ جس کا پاک کرنا ممکن نہیں جیسے گھی، تیل وغیرہ دھنیت دار چیزیں تو پھر ان کا ایسے کاموں کے لیے بیچنا تو حرام ہے کہ جن میں طہارت شرط ہے مثل کھانے پینے وغیرہ کے لیے ہاں اگر ایسی چیز کے لیے بیچا جائے کہ جس میں طہارت شرط نہیں جیسے تیل سے دیا جلانے کے لیے یا کوئی اور کام اس سے لیا جائے کہ جس میں کسی شئے کا طاہر ہونا شرط نہیں تو پھر جائز ہے ۔

مسئلہ ۲۰۶۶ ۔ نجس دواؤں کی خرید و فروخت حرام ہے ۔ البتہ اگر روپیہ دوائی کی شیشی کے مقابل یا دوائی فروش کے حق زحمت یعنی اٹھانا لانا وغیرہ جیسے عمل کے مقابل میں دیا جائے تو پھر کوئی حرج نہیں ۔

مسئلہ ۲۰۶۷ ۔ پانی والی دوائیں یا عطر یا گھی یا ہر روغن دار چیزیں جو دوسرے ملکوں سے آتی ہیں اور جن کا نجس ہونا معلوم نہ ہو ان کی خرید و فروخت میں کوئی حرج نہیں ۔ البتہ وہ چربی وغیرہ جو کسی حیوان سے اس کے مرنے کے بعد لی جاتی ہو اور وہ حیوان جن سے چربی لی جاتی ہو خون جہندہ رکھتا ہو جب اسے کافروں کے شہر میں کسی کافر کے ہاتھ سے خریدا جائے تو وہ نجس سمجھی جائے گی اور اس کی خرید و فروخت بھی باطل ہے ۔

مسئلہ ۲۰۶۸ ۔ لومڑی کو جب شرعی طریقہ سے ذبح نہ کیا گیا یا وہ خود بخود مر گئی تو اس کی کھال کی خرید و فروخت حرام بھی اور باطل بھی ہے ۔

مسئلہ ۲۰۶۹۔ گوشت یا چربی یا چمڑا جو غیر اسلامی ملکوں سے آتا ہے یا انہیں جب کافر کے ہاتھ سے لیا جائے تو ان کی خرید و فروخت باطل ہے۔ البتہ جب کسی کو معلوم ہو کہ یہ چیزیں ایسے حیوان سے لی گئی ہیں کہ جن کو شرعی طریقہ سے ذبح کیا گیا ہے تو پھر ان کی خرید و فروخت میں کوئی اشکال نہیں۔

مسئلہ ۲۰۷۰۔ گوشت یا چربی یا چمڑا کو جب کسی مسلمان کے ہاتھ سے خریدا جائے تو پھر کوئی حرج نہیں لیکن اگر یہ معلوم ہو کہ اس مسلمان نے انھیں کافر کے ہاتھ سے خریدا ہے اور یہ بھی تحقیق نہیں کی کہ یہ اس حیوان کی شرعی طریقہ سے ذبح کیا گیا ہے۔ یا نہ تو پھر اس مسلمان سے بھی خریدنا حرام اور معاملہ باطل ہے۔

مسئلہ ۲۰۷۱۔ نشہ اور چیزوں کی خرید و فروخت حرام ہے اور ان کا معاملہ بھی باطل

مسئلہ ۲۰۷۲۔ غصبی مال کا بیچنا باطل ہے اور اس کے فروخت کرنے والے نے جو روپیہ وصول کیا والے کو واپس کردے۔

مسئلہ ۲۰۷۳۔ جب کسی مشتری کا ارادہ ہو کہ جو جنس خرید کر رہا ہے اس کا روپیہ وہ ادا نہیں کرے گا تو ایسے معاملہ میں اشکال ہے۔

مسئلہ ۲۰۷۴۔ جب کسی خریدار کا یہ مقصد ہو کہ اس شئے کی قیمت کی ادائیگی بعد میں حرام مال سے کرے گا تو اس کی خرید تو صحیح ہو جائے گی لیکن اسے چاہیئے کہ جتنی قیمت اس نے بعد میں دینی ہے وہ حلال ہی مال سے ادا کرے۔

مسئلہ ۲۰۷۵۔ لہو و لعب کے آلات کی خرید و فروخت حرام ہے۔ جیسے تار و تنبور ڈھول دھنبیری وغیرہ حتیٰ کہ چھوٹے چھوٹے آلات کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۲۰۷۶۔ جب کسی شئ کی حلال منفعت بھی موجود اور حرام بھی ہو۔ اگر کوئی شخص اسے حرام کے قصد سے فروخت کرے گا تو ایسا معاملہ حرام بھی اور باطل بھی ہے جیسے انگور کو اس قصد سے فروخت کرے کہ اس کا شراب بنایا جائے۔

مسئلہ ۲۰۷۷۔ مجسمہ کی خرید و فروخت حرام ہے۔ لیکن اس صابون کی خرید و فروخت کہ جس پر مجسم دار ٹھپہ موجود ہے، جب مقصود صابون کا خریدنا ہو تو جائز ہے۔

مسئلہ ۲۰۷۸ - جو چیز جوا یا چوری یا باطل معاملہ کی وجہ سے کسی کے پاس موجود ہو تو اس کا خریدنا حرام ہے۔ اور اگر کوئی اسے خرید لے تو اسے چاہیئے کہ وہ چیز اس کے اصلی مالک کو واپس کر دے۔

مسئلہ ۲۰۷۹ - اگر کوئی شخص ایسا گھی کہ جس میں چربی ملی ہوئی ہے کسی کو بیچ دے اگر تو وہ معین کر دے کہ یہ ایک من گھی تمہیں بیچ رہا ہوں - اتنے مال کے مقابل حالانکہ وہ ایک من خالص گھی نہیں ہے بلکہ اس میں پانچ سیر یا کم و بیش چربی بھی ملی ہوئی ہے تو اس صورت میں جتنی مقدار اس میں چربی ہے اتنی مقدار میں بیع و معاملہ باطل ہے - لہٰذا بیچنے والے نے جو رو پیہ چربی کے مقابل گھی بنا کر لیا ہوا ہے وہ خریدار کو واپس کرے اور اپنی چربی کی مقدار جو اسے گھی بنا کر دی ہے واپس لے لیکن اس صورت حال کے علم ہو جانے کے بعد اگر خریدار چاہے تو سارے کا سارا معاملہ فسخ کر دے تو بھی اسے شریعت اجازت دیتی ہے۔ اور اگر اس نے بیچنے کے وقت کوئی گھی معین۔ کیا ہو بلکہ یہ کہا ہو کہ میں ایک من گھی تمہیں اتنے میں بیچ رہا ہوں۔ اور جب اس گھی کی ادائیگی کرنے لگے تو اسے چربی سے ملا ہوا گھی دے تو مشتری کو اختیار ہے کہ ایسا گھی واپس کر دے اور کہے کہ حضور ایک من خالص گھی دے دیجئے کہ جس کا ہم نے آپ کے ساتھ سودا کیا تھا۔

مسئلہ ۲۰۸۰ - جو چیز وزن یا ماپ کے ساتھ بیچی جاتی ہو۔ جب کوئی شخص اس کو اسی کے جنس کے مقابلہ میں بیچے اور کچھ مقدار زیادہ لے تو یہ ربا اور سود ہے اور حرام ہے۔ مثلاً ایک من گندم کو ایک من گندم اور دو سیر یا زیادہ یا کم سے بیچے گا۔ تو ربا اور سود ہوگا۔ اور یہ حرام ہے۔ سود و ربا کے ذریعہ ایک درہم کمائے ہوئے کا گناہ ستر دفعہ اپنے محرم مثل ماں بہن کے زنا کرنے کے گناہ سے زیادہ ہے۔ بلکہ دو ہم جنسوں میں سے ایک سالم اور دوسرے غیر سالم یا ایک صحیح اور دوسری عیب دار یا ایک کی قیمت زیادہ اور دوسری کی قیمت کم ہو تو بھی جب ایک کو اسی کی اس قسم کی جنس سے فروخت کرے گا۔ تو بھی اس سے زیادہ مقدار لینا ربا و سود ہوگا۔ کہ جتنی مقدار دی ہے۔ لہٰذا ایک سیر گندم اعلیٰ کے مقابلہ میں ہلکی گندم بھی ایک ہی سیر لے سکتا ہے اور ایک سیر سے زیادہ نہیں لے سکے گا۔ ورنہ سود ہو جائے گا۔ اور وہ حرام ہے۔ اسی طرح اگر کوئی اعلیٰ تانبہ کو ہلکے تانبہ سے بیچے گا تو اسے چاہیئے کہ وہ ہلکے تانبہ سے اتنی مقدار لے کہ جتنی اعلیٰ کی تھی اس سے زیادہ لینا سود و ربا ہے۔ جو حرام ہے اسی طرح اس دنیا میں جو ہم جنس چیزیں موجود ہیں جب کہ وہ تولی یا ماپی جاتی ہوں تو اس کو ہم جنس سے فروخت کرنے کے وقت برابر برابر فروخت کیا جائے زیادہ یا کم

فروخت نہیں کیا جا سکتا ورنہ سود ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۰۸۱ ۔ جب ایک جنس کے مقابلہ میں اس کی جنس کے علاوہ کوئی چیز لے۔ تو اسی کے برابر لے۔ لیکن زیادتی کسی دوسری جنس سے لے تو بھی سود رہا ہے، اور حرام۔ مثلاً ایک من گندم کے مقابلہ میں ایک من گندم اور ایک روپیہ لے اگرچہ اس مثال میں ایک من کے مقابلہ میں ایک من گندم ہی ہے۔ لیکن چونکہ ایک طرف زیادتی ہے تو بھی سود ہے۔ بلکہ اگر ایک طرف میں عین زیادتی نہ ہو لیکن کسی کام کرنے کی شرط لگا دی ہو تو بھی حرام ہے اور سود ہے۔ مثلاً کہے کہ میں ایک من گندم اس کو ایک من گندم کے مقابل دوں گا۔ بشرطیکہ آپ میرا کرتہ بھی سی دیں یا فلاں کام بھی کر دیں تو بھی حرام ہے اور سود ہے۔

مسئلہ ۲۰۸۲۔ جب ایک اس جنس کے ساتھ جو کم دی جا رہی ہے کوئی اور چیز دوسری جنس سے اس کے ساتھ ملا دی جائے تو پھر سود نہیں ہوتا اور وہ جائز ہے۔ مثلاً ایک من گندم اور ایک رومال کو ڈیڑھ من گندم کے مقابلہ میں فروخت کیا جائے تو پھر جائز ہے۔ اسی طرح جب دونوں طرف بائع اور مشتری کوئی جنس زیادہ کر دیں تو پھر بھی ربا و سود نہیں ہوتا۔ مثلاً ایک من گندم اور ایک رومال کو ڈیڑھ من گندم اور ایک رومال کے ساتھ فروخت کرے تو یہ جائز ہے اور سود نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۰۸۳ ۔ اگر کوئی چیز کپڑے وغیرہ کی طرح جو گز یا ذرع سے فروخت کی جاتی ہے یا وہ چیزیں جو گن گن کر دی جاتی ہیں، جیسے انڈے، اخروٹ وغیرہ تو ان میں سے جب ایک جنس کو اسی کی جنس سے فروخت کریں اور ایک طرف زیادہ یا کم ہو تو پھر کوئی حرج نہیں اور یہاں پر زیادتی لینا یا دینا حرام نہیں مثلاً دس انڈوں کو گیارہ یا بارہ انڈوں کے ساتھ فروخت کیا جائے تو جائز ہے۔

مسئلہ ۲۰۸۴ ۔ وہ جنس جو بعض شہروں میں تو وزن یا پیمائش سے فروخت ہوتی ہو اور دوسرے بعض شہروں میں گن گن کر فروخت کی جاتی ہو تو اس قسم کی جنس میں احتیاط واجب اسی میں ہے کہ جب اسے اپنی جنس سے فروخت کیا جائے تو اس میں زیادتی یا کمی نہ لی جائے۔

مسئلہ ۲۰۸۵۔ جب ایک جنس کو کسی دوسری جنس کے مقابلہ میں بیچا جائے تو اس میں زیادتی اور کمی کے لینے میں کوئی حرج نہیں۔ لہٰذا اگر من گندم کو دو من چاول سے فروخت کرے تو جائز ہے کیونکہ جنس مختلف ہے۔

مسئلہ ۲۰۸۶ - جب کسی جنس کو کسی دوسری ایسی چیز کے مقابلے میں فروخت کرے کہ وہ چیز اور پہلی جنس ایک چیز سے بن کر تیار ہوتی ہوں تو پھر اس وقت ان میں زیادتی وکمی لینا جائز نہیں۔ مثلاً ایک من گھی کو ڈیڑھ من پنیر کے ساتھ (پنیر ایک چیز ہے جو عراق وایران میں ملتا ہے اور وہ دودھ سے بنایا جاتا ہے) فروخت کرے تو جائز نہیں اور سود ہے۔ بلکہ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ پکے ہوئے میوے کو کچے میوہ کے مقابلہ میں کم یا زیادہ فروخت نہ کرے۔

مسئلہ ۲۰۸۷ - گندم اور جو سود کے معاملہ میں ایک جنس ہیں۔ لہٰذا ایک من گندم کو ڈیڑھ من جو سے بھی نہیں بیچا جاسکتا۔ اسی طرح اگر آج دس من جو دے اور گندم کی فصل آنے پر دس من گندم لے تو بھی معاملہ باطل ہے اور بیاد ہے کیونکہ جو نقد اور گندم نسیئہ اور ادھار ہے اور اس مدت کی زیادتی بھی شرعاً زیادتی تصور ہوتی ہے لہٰذا معاملہ ربا والا ہو جائے گا جو حرام ہے۔

مسئلہ ۲۰۸۸ - اگر مسلمان ایسے کافر سے جو اسلام کی پناہ میں نہیں ہے سود لے تو کوئی حرج نہیں اسی طرح باپ، بیٹا اور شوہر بیوی بھی ایک دوسرے سے سود لے سکتے ہیں، ان کے لیے حرام نہیں ہے۔ کیونکہ یہ تین جگہ سود کی حرمت سے شرعاً مستثنیٰ ہیں۔

بیچنے والے اور خریدنے والے کے شرائط

مسئلہ ۲۰۸۹ - خریدنے اور بیچنے والے میں چھ شرطیں ہونی چاہئیں:۔
(۱) بالغ ہوں (۲) عاقل ہوں (۳) سفیہ نہ ہوں یعنی اپنے مال کو بیہودہ کاموں میں خرچ نہ کرتے ہوں (۴) ان کا خریدنے اور بیچنے کا قصد بھی ہو۔ اگر کوئی ان میں سے مزاح وغیرہ میں کہہ دے کہ میں نے اپنا مال بیچا تو بھی معاملہ باطل ہے۔ (۵) بیچنے یا خریدنے پر کسی طرف سے مجبور نہ کیے گئے ہوں۔ (۶) بیچنے والا اس چیز کا جو دے رہا ہے اور خریدنے والا اس چیز کا جو مقابل میں دے رہا ہے مالک ہوں۔ ان شرائط کے احکام مندرجہ ذیل مسائل میں آئیں گے:۔

مسئلہ ۲۰۹۰ - نابالغ بچہ کے ساتھ معاملہ خرید و فروخت کرنا اگرچہ اس بچہ کو باپ یا دادا نے بہ اجازت

دے رکھی ہو کہ وہ خرید و فروخت کرے باطل ہے۔ البتہ اگر بچہ صرف واسطہ ہو کہ وہ روپیہ بیچنے والے کو دے اور مال اس سے لے کر خریدنے والے کو دے یا مال خریدار کو دے اور روپیہ اس سے لے کر بیچنے والے کو دے تو چونکہ اصل معاملہ کرنے والے بالغ ہیں اور بچہ صرف مال لے جانے اور لے آنے کا واسطہ ہے، لہٰذا ایسا معاملہ صحیح ہے لیکن ان معاملہ کرنے والوں کو یہ یقین ہونا چاہیئے کہ وہ بچہ مال کو اور روپیہ کو ٹھیک پہنچا دے گا۔

مسئلہ ۲۰۹۱ ۔ اگر کسی نابالغ بچے سے کوئی چیز خریدے یا اسے کوئی چیز فروخت کرے تو جو مال یا روپیہ اس نابالغ بچے سے لیا ہے اسے اس کے مالک کو واپس کر دے۔ یا اس مال کے مالک سے اجازت لے اور اگر اس مال کے مالک کو نہ جانتا ہو اور اس کے معلوم کرنے کے لیے کوئی وسیلہ بھی موجود نہ ہو تو جو چیز بچے سے لے چکا ہے وہ اس کے مالک کی طرف سے مظالم میں دے۔

مسئلہ ۲۰۹۲ ۔ جب کوئی شخص کسی نابالغ بچے سے کوئی معاملہ کرے اور وہ مال یا روپیہ جو اس نابالغ بچے کو دے چکا ہو تلف ہو جائے تو اس کا مطالبہ بچے یا اس کے ولی سے نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۲۰۹۳ ۔ جب خریدار یا فروخت کرنے والے کو خرید یا فروخت پر مجبور کیا جائے اگر وہ معاملہ کر چکنے کے بعد راضی ہو جائے اور کہہ دے کہ میں اس خرید یا فروخت پر راضی ہوں تو پھر وہ معاملہ صحیح ہوگا۔ لیکن پھر بھی احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ اس کے راضی ہونے کے بعد دوبارہ معاملہ کا صیغہ پڑھا جائے۔

مسئلہ ۲۰۹۴ ۔ جب کوئی انسان کسی دوسرے کا مال بیچ ڈالے اگر مال کا مالک اس فروخت پر راضی نہ ہو اور اجازت نہ دے تو یہ معاملہ باطل ہے۔

مسئلہ ۲۰۹۵ ۔ بچے کے مال کو باپ یا دادا یا باپ کا وصی یا دادا کا وصی اس کے لیے فروخت کر سکتا ہے۔ اسی طرح مجتہد عادل دیوانے اور بچے اور یتیم اور وہ شخص جو غائب ہے کے مال کو بھی بیچ سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۰۹۶ ۔ جب کوئی شخص کسی کا مال غصب کر لے اور پھر اسے فروخت کر ڈالے اور اس کے بعد اس مال کا اصلی مالک اس معاملہ پر راضی ہو کر اپنے لیے اجازت دے دے تو یہ معاملہ صحیح ہوگا اور وہ چیز جو غاصب نے مشتری کو اس کے عوض میں دی تھی وہ مشتری کا ملک ہوگی۔ اور وہ مال جو مشتری نے اس کے عوض دیا تھا معاملہ کے وقت سے مع اس کے منافع کے اس کا ملک ہوگا کہ

کہ جس سے مال غصب کیا گیا ہے نہ غاصب کا۔

مسئلہ ۲۰۹۷ ۔ جب کسی نے کسی شخص کے مال کو غصب کر کے اسے اپنے لیے فروخت کر دیا ہو کہ اس کا روپیہ اسی غاصب کا ہو جائے لیکن اس مال کے اصلی مالک نے اس معاملہ کی اجازت نہ دی ہو، تو وہ معاملہ باطل ہے۔ بلکہ اگر اس کا مالک اس معاملہ کو اسی غاصب کے لیے اجازت بھی دے دے تو بھی اس معاملہ کا صحیح ہونا مشکل ہے۔

جنس اور اس کے عوض کے شرائط

مسئلہ ۲۰۹۸ ۔ جو جنس بیچی جائے اور جو چیز اس کے عوض اور تبادلہ میں لی جائے اس میں پانچ شرطیں ضروری ہیں:۔

(۱) اس چیز کی مقدار یا وزن یا پیمائش یا گنتی وغیرہ کی وجہ سے معلوم ہونی چاہیئے۔ (۲) اس چیز کے سپرد کرنے پر قدرت رکھتا ہو پس ایسے گھوڑے کا بیچنا جو بھاگ گیا ہو صحیح نہیں ہے۔ البتہ اگر ایسے گھوڑے کو ایسی چیز کے ساتھ ملا کر بیچے کہ جس کو سپرد کرنے کی قدرت رکھتا ہو مثلاً اس کے ساتھ کوئی فرش یا گندم وغیرہ ملائے تو پھر اس کا معاملہ صحیح ہے۔ اگرچہ اسے گھوڑا ابھی بعد میں نہ مل سکے (۳) ہر وہ چیز کہ جس کی وجہ سے لوگوں کا میلان چیزوں کے خریدنے میں فرق کرتا ہے اسے معین کرے (۴) جب جنس یا اسکے عوض میں اسے حق نہ ہو جیسے گروی کہ بغیر اجازت کے فروخت نہیں کر سکتا۔ (۵) جنس کو فروخت کرے نہ اس کی منفعت کو پس اگر کوئی شخص اپنے گھر کی ایک سال کی منفعت کو فروخت کرے تو صحیح نہ ہوگی۔ البتہ اگر کسی مال کے عوض منفعت دے دے تو صحیح ہے۔ مثلاً کسی نے کوئی فرش وغیرہ خرید کیا ہو اور یہ اسے اپنے گھر کے ایک سال کی منفعت دے کر فرش لے لے تو یہ معاملہ صحیح ہوگا۔ اور اس کے مفصل حکم بعد میں بیان ہونگے۔

مسئلہ ۲۰۹۹ ۔ جس جنس کو کسی شہر میں وزن یا پیمائش وغیرہ کے ساتھ خرید و فروخت کیا جاتا ہو تو اسے اس شہر میں خریدنے کے وقت وزن یا پیمائش سے ہی خریدا جائے گا۔ البتہ اگر اسی جنس کو کسی دوسرے شہر میں صرف دیکھنے سے معاملہ کرتے ہوں تو وہاں پر اس کا معاملہ صرف دیکھنے سے کیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۱۰۰ ۔ جس جنس کو وزن سے فروخت کیا جاتا ہے اس چیز کو پیمائش کے ساتھ بھی فروخت

کرنا جائز ہے۔ مثلاً جب گندم دس من ہو اور کوئی ایسا پیمانہ ہو جو ایک من کے برابر ہو تو اس گندم کے دس وہی پیمانہ کر کے بھی فروخت کیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۱۰۱ ۔ اگر کسی معاملہ میں ان شرطوں میں سے کوئی شرط موجود نہ ہو تو وہ معاملہ باطل ہے۔ البتہ باوجود معاملہ کے باطل ہونے کے بھی خریدار اور بیچنے والے اپنے مال میں دوسرے کے تصرفات پر راضی ہوں تو پھر ان کا اس مال میں جو دوسرے سے لیا ہے تصرف کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۱۰۲ ۔ وقف چیز کا بیچنا باطل ہے۔ لیکن اگر وقف ایسا خراب ہو جائے کہ پھر اس سے اس چیز میں فائدہ نہ اٹھایا جا سکے کہ جس کے لیے وقف کی گئی ہے تو پھر اس کو بیچنا جائز ہے۔ مثلاً مسجد کی چٹائیاں ایسی خراب ہو جائیں کہ انھیں اس مسجد میں استعمال نہ کیا جا سکے تو پھر ان کو فروخت کیا جا سکتا ہے لیکن جب تک ممکن ہو اس کے روپیہ کو اسی مسجد میں ایسے کام پر خرچ کیا جائے جو اس کے زیادہ قریب ہو کہ جس کے لیے وقف کرنے والے نے ان چٹائیوں کو وقف کیا تھا۔

مسئلہ ۲۱۰۳ ۔ جب ان لوگوں میں کہ جن پر کوئی جائداد وغیرہ وقف کی گئی ہو، آپس میں ایسا اختلاف پیدا ہو جائے کہ اگر اس وقف کو نہ بیچا گیا تو کسی جان کے ہلاک ہونے کا یا مال کے تلف ہونے کا خطرہ لاحق ہو تو اس وقت ایسے وقف کو فروخت کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اسے ایسی جگہ پر خرچ کیا جائے، جو واقف کے مقصود کے زیادہ نزدیک ہو۔

مسئلہ ۲۱۰۴ ۔ جب کوئی ملک یا جائداد کسی کو کرایہ پر دی جا چکی ہو اسے خرید و فروخت کیا جا سکتا ہے لیکن اس ملک یا جائداد کا اتنی مدت فائدہ اسی کا ملک ہوگا کہ جسے کرایہ پر دی گئی تھی۔ اگر ایسے ملک کے خریدنے والے کو اس کے کرایہ پر دیے جانے کا علم نہ ہو یا اسے گمان تھا کہ کرایہ کی مدت کم ہے اور جب اسے اس کا خلاف معلوم ہو جائے تو اسے اختیار ہے کہ ایسے معاملہ کو ختم کر دے اور بیع و شراء کو فسخ کر دے۔

خرید و فروش کا صیغہ

مسئلہ ۲۱۰۵ ۔ خریدنے اور بیچنے میں عربی زبان میں صیغہ کا پڑھا جانا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ بیچنے والا

فارسی یا اردو یا کسی زبان میں جب کہہ دے کہ میں نے یہ مال اتنے مقدار کے مقابلہ میں بیچ دیا ہے اور خریدنے والا کہہ دے کہ میں نے اسے قبول کر لیا ہے تو پھر بھی یہ معاملہ صحیح ہے۔ لیکن خریدنے اور بیچنے والے کا قصد انشاء کا ہونا ضروری ہے۔ یعنی ان کا ان الفاظ کے کہنے سے مطلب خرید و فروش ہو۔

مسئلہ ۲۱۰۶ - اگر معاملہ کے وقت کسی زبان میں بھی صیغہ نہ پڑھا جائے لیکن بیچنے والا اپنا مال اس مال کے مقابلہ میں جو خریدنے والے سے لیا ہے اس کا مالک قرار دے دے اور خریدنے والا اس سے لے لے تو بھی یہ معاملہ صحیح ہے۔ اور دونوں اس چیز کے مالک ہو جائیں گے۔ جو انہیں اپنے مال کے عوض میں ملی ہے۔ اور اسی کو بیع معاطاۃ کہتے ہیں۔

میوے کی خرید و فروش کے احکام

مسئلہ ۲۱۰۷ - وہ میوہ کہ جس کے پھول گر چکے ہوں اور دانے بن چکے ہوں ان کا ان کے چننے سے پہلے بیچنا جائز ہے۔ اسی طرح نیم رسیدہ میوہ کی درخت کے اوپر رہتے ہوئے بیع بھی جسے فارسی میں سوزہ کہتے ہیں جائز ہے۔

مسئلہ ۲۱۰۸ - ایسے میوے کو کہ جس کے گل یعنی پھول ابھی نہ گرے ہوں اور دانے بھی نہ بنے ہوں جب درخت کے اوپر ہوں تب بیچا جا سکتا ہے کہ جب اس کے ساتھ کوئی اور چیز مثل سبزی وغیرہ کے ملا یا جائے یا خریدار کے ساتھ شرط کی جائے کہ وہ اسے دانہ بننے سے پہلے توڑ لے یا ایک سال سے زیادہ کے میوے اس درخت کے فروخت کیے جائیں۔

مسئلہ ۲۱۰۹ - جب کھجور زرد یا سرخ ہو جائے تو اسے درخت کے اوپر رہتے ہوئے بیچا جا سکتا ہے لیکن اس کا عوض کھجور قرار نہ دیا جائے۔ بلکہ اس کی قیمت کوئی چیز کھجور کے علاوہ رکھی جائے۔ لیکن جب کسی کا خرما کا ایک درخت کسی کے گھر یا باغ میں ہو تو اس درخت کے کھجوروں کا اندازہ کر کے اس کا عوض کھجور ہی سے دے کر گھر کے مالک یا باغ کے مالک کو بیچنا جائز ہے۔ جبکہ اسے جو کھجور عوض میں دی جائے وہ اس اندازہ سے بہت زیادہ یا کم نہ ہو جو اس درخت کے کھجوروں کا لگایا گیا ہے۔

مسئلہ ۲۱۱۰ - بینگن، کھیرے یا دوسری ایسی قسم کی سبزیاں جو سال میں کئی دفعہ اترتی ہیں جب وہ

ظاہر و نمایاں ہوچکی ہوں تو ان کا بیچنا جب کہ یہ معین کر لیا گیا ہو کہ خریدار سال میں کتنی دفعہ ان کو چنے گا جائز ہے۔

مسئلہ ۲۱۱۱۔ گندم اور جو کے سٹے (یعنی خوشے) جب کہ ان میں دانہ بن چکا ہو کسی دوسری چیز جو گندم اور جو کے علاوہ ہو کے ساتھ اسی حالت میں فروخت کرنا جائز ہے۔

نقد اور اُدھار کے احکام

مسئلہ ۲۱۱۲۔ جب کسی جنس کو نقد بیچا جائے تو بیع ہو جانے کے بعد خریدار اور بائع اپنی اپنی چیز دل کا ایک دوسرے سے مطالبہ کر سکتے ہیں اور انہیں ہر ایک کا مال دوسرے کو دے دینا چاہیئے۔ جسے عربی میں قبض کہتے ہیں یعنی بائع مشتری کو جنس کا قبضہ دے اور مشتری روپیہ اور قیمت کا بائع کو قبضہ دے ہر ایک چیز کا دینا یعنی قبض اسی چیز کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ زمین، مکان وغیرہ کا دینا یہ ہے کہ اس کے اختیار میں دے دیئے جائیں کہ جیسے چاہے اس میں تصرف کر سکے۔ فرش، لباس اور اس قسم کی چیزدل کا دینا یوں ہوتا ہے کہ انہیں اس کے مالک کے اختیار میں اس طرح دے دے کہ وہ جہاں چاہے اس کو لے جائے اسے کسی ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے سے نہ روکے۔

مسئلہ ۲۱۱۳۔ ادھار والے معاملہ میں مدت جتنی رکھی گئی ہو اسے ایسا معین کیا جانا چاہیئے کہ جس میں زیادتی اور کمی کا احتمال نہ ہو سکے۔ پس اگر بیچے کہ یہ چیز بیچتا ہوں اور اس کی قیمت فصل کے کٹنے کے موقع پر لوں گا تو یہ معاملہ باطل ہوگا۔ کیونکہ مدت ایسی معین نہیں کی گئی کہ جس میں کمی یا زیادتی نہ ہو سکے۔ بلکہ اس میں کمی و زیادتی ہو سکتی ہے۔ لہٰذا معاملہ باطل ہے۔

مسئلہ ۲۱۱۴۔ جب کسی مال کو ادھار پر فروخت کر چکا ہو تو اس مال کی قیمت اس مدت سے پہلے نہیں مانگ سکتا ہے جو ادھار کے لیے قرار دی گئی ہے۔ ہاں اگر خریدنے والا اس مدت سے پہلے مر جائے اور وہ اپنا مال چھوڑ گیا ہو تو بیچنے والا اپنے روپیہ کا اس کے وارثوں سے مطالبہ کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۱۱۵۔ جب کوئی مال ادھار پر فروخت کر دے اور اس کی جو مدت قرار دی گئی ہو وہ ختم ہو جائے تو پھر فروخت کرنے والا اپنے روپیہ کا خریدنے والے سے مطالبہ کر سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ اس روپیہ کے ادا

کرنے پر اس وقت قدرت نہ رکھتا ہو تو صبر اسے اور مہلت دینی ہوگی۔

مسئلہ ۲۱۱۶۔ جب کسی شخص کو مال کی قیمت کا پتہ نہ ہو تو ایسے شخص کو مال ادھار پر دینے کے وقت اگر اس کی قیمت کو نہ بتلایا جائے تو وہ معاملہ باطل ہے۔ ہاں وہ شخص جو اس مال کی نقد فروخت کی قیمت جانتا ہو تو جب اسے ادھار پر اس سے مہنگی دی جائے اور اسے یہ کہا جائے کہ اس کی نقدی قیمت سے آنہ روپیہ یا زیادہ یا کم پر ادھار لینے پر لوں گا اور وہ بھی قبول کرلے تو یہ جائز ہے۔ اور ایسا معاملہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۱۱۷۔ جب مال ادھار پر فروخت کر دیا ہو اور ادھار کے لیے کوئی مدت بھی معین کی گئی ہو تو پھر اس مدت سے پہلے کچھ روپیہ کم کر کے جو اس مال کا لینا تھا باقی کو نقد لے لے تو بھی جائز ہے۔

معاملہ سلف

مسئلہ ۲۱۱۸۔ معاملہ سلف اس کو کہتے ہیں کہ روپیہ نقد دیا جائے اور جنس بعد مدت کے لی جائے لہٰذا اگر کوئی شخص روپیہ دے اور کہے کہ اتنی مقدار گندم چھ ماہ تک دینا اور وہ دوسرا آدمی روپیہ لے کر اس کے دینے کو قبول کرلے یا بیچنے والا کہے کہ فلاں جنس اتنی مقدار چھ ماہ تک دوں گا اور اس کا روپیہ خریدار سے اسی وقت لے لے تو یہ معاملہ صحیح ہے۔ اور اسی کو عربی میں بیع سلف کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲۱۱۹۔ اگر نقدی کو کسی نقدی کے ساتھ سلف کے طریقہ پر بیچے تو باطل ہے ہاں اگر کوئی جنس سلف کے طریقہ پر بیچے اور اس کا عوض کوئی دوسری جنس یا نقدی سے تو یہ معاملہ صحیح ہے۔ اگرچہ احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ جنس کو جب سلف کے طریقہ پر بیچے تو اس کا معاوضہ کوئی نقدی لے۔ دوسری کوئی جنس نہ لے۔

معاملہ سلف کے شرائط

مسئلہ ۲۱۲۰۔ سلف والے معاملہ میں چھ شرطیں ہیں:۔

۱۔ جنس کی ان خصوصیات کو کہ جن کی وجہ سے اس کی قیمت مختلف ہو جاتی ہے معین کرنا چاہیئے لیکن بہت باریکی کی بھی ضرورت نہیں بس اتنا کافی ہے کہ عام لوگ کہہ سکیں کہ اس کی خصوصیات معلوم ہو چکی ہیں۔ لہٰذا

ان چیزوں کو سلف کے طور پر بیچنا باطل ہوگا۔ کہ جن کی خصوصیات کو کامل طور پر معین نہیں کیا جاسکتا، جیسے روٹی گوشت چمڑا وغیرہ۔

۲۔ بیچنے والے اور خریدار کے آپس میں جدا ہونے سے پہلے اس کی تمام قیمت نقد ادا کردی جائے یا خریدار اس کی قیمت جتنی مقدار کا بیچنے والے سے قرضخواہ ہو اور وہ اس کی قیمت اپنے قرض میں حساب کر لے اور بیچنے والا بھی اسے قبول کرلے۔ پس اگر اس کی قیمت میں سے بعض نقد ادا کردے تو صرف اسی قیمت کی مقدار میں معاملہ صحیح ہوگا۔ اور باقی میں باطل۔ لیکن اس صورت میں بیچنے والے کو اختیار ہے کہ سارے معاملہ کو فسخ کردے۔

۳۔ مدت کو صحیح معین کیا جائے اور مبہم نہ رکھا جائے۔ لہٰذا اگر یہ کہہ دے کہ جنس کو اس کی ڈھیری بننے کی ابتدا میں دوں گا۔ تو معاملہ باطل ہوگا۔ کیونکہ مدت صحیح غیر مبہم معین نہیں کی گئی۔

۴۔ ایسا وقت جنس کے دینے کے لیے مقرر کیا جائے کہ جس وقت میں وہ جنس عام مل سکتی ہو اور ایسی کمیاب نہ ہو کہ جسے بیچنے والا ادا نہ کرسکے۔

۵۔ جہاں جس جگہ پر وہ جنس دی جاتی ہو اس جگہ کو بھی معین کیا جائے ہاں اگر ان کی باتوں میں اس جگہ کا معلوم ہونا ظاہر ہورہا ہو تو پھر اس جگہ کا نام لینا ضروری نہیں۔

۶۔ وزن یا پیمانہ بھی اس کا معین کیا جائے۔ ہاں وہ جنس کہ جسے دیکھ لینے پر ہی بیچا خریدا جاتا ہے۔ اسے سلف کے طریقہ پر ویسے بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن بعض قسموں میں جیسے انڈے، اخروٹ وغیرہ کے اقسام میں تفاوت اتنا کم ہو کہ اس کی عام لوگ پرواہ نہ کرتے ہوں تب سلف صحیح ہوگی ورنہ نہ۔

سلف معاملہ کے احکام

مسئلہ ۲۱۲۱۔ جس جنس کو کسی نے سلف کے طریقہ سے خرید رکھا ہے اسے اس کی مدت سے پہلے فروخت نہیں کرسکتا۔ ہاں اس کی مدت ختم ہوجانے کے بعد اگرچہ اسے ابھی تک وصول نہ کیا ہو تو دوسرے کے پاس فروخت کرنا جائز ہے۔ البتہ غلہ جیسے گندم، جو وغیرہ کو وصول کرلینے سے پہلے فروخت کرنا مکروہ ہے

مسئلہ ۲۱۲۲۔ جب بیچنے والا جنس کو اس مدت کے ختم ہونے پر جو اس کی معین کی گئی تھی دینا چاہیے

تو خریدار پر لازم ہے کہ اسے فوراً لے لے اور اگر اس جنس سے بہتر دے تو بھی مشتری کو لینا چاہیئے جبکہ یہ اسی جنس سے ہو کہ جسے اس نے خریدا تھا۔

مسئلہ ۲۱۲۳ ۔ جب بیچنے والا ایسی جنس دے کہ جو اس سے پست اور گھٹیا ہو جو معاملہ میں دینی طے پائی تھی تو خریدار کو اختیار ہے کہ اسے قبول نہ کرے۔

مسئلہ ۲۱۲۴ ۔ جب بیچنے والا اس جنس کے عوض جو معاملہ میں طے ہوئی تھی کوئی دوسری جنس دینا چاہے تو اگر خریدار اس دوسری جنس کے لینے پر راضی ہو جائے۔ تو پھر کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۱۲۵ ۔ جس جنس پر بیع سلف ہوئی تھی اگر وہ اس مدت میں جو اس کے دینے کے لیے مقرر کی گئی تھی ناپید ہو جائے اور فروشندہ اس کو اس مدت میں دینے پر قدرت نہ رکھتا ہو تو خریدار اگر چاہے تو صبر کر جائے تا کہ وہ اس کو مہیا کر کے دے سکے اور اگر چاہے تو اس معاملہ کو فسخ کر دے اور جو روپیہ وغیرہ دیا تھا واپس لے لے۔

مسئلہ ۲۱۲۶ ۔ اگر کسی جنس کو فروخت کرے اور قرار پائے کہ اس جنس کو فلاں مدت تک دے گا اور وہ روپیہ جو اس کا مقرر ہوا ہے اس کے دینے کے لیے بھی کوئی مدت رکھی جائے تو ایسا معاملہ باطل ہے۔

سونے چاندی کی بیع سونے اور چاندی کے ساتھ

مسئلہ ۲۱۲۷ ۔ اگر سونے کو سونے کے ساتھ اور چاندی کو چاندی کے ساتھ خواہ دونوں سکہ دار ہوں یا سکہ دار نہ ہوں فروخت کیا جائے اگر دونوں ہم وزن نہ ہوں تو یہ معاملہ حرام بھی ہے اور باطل بھی۔

مسئلہ ۲۱۲۸ ۔ سونے کو چاندی سے یا چاندی کو سونے کے ساتھ فروخت کیا جائے تو یہ خرید و فروخت صحیح ہے اور ان میں دونوں کا ہم وزن ہونا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۲۱۲۹ ۔ اگر سونے کو سونے سے یا چاندی کو چاندی سے یا سونے سے بیچا جائے تو یہ معاملہ تب صحیح ہو گا جبکہ ہر ایک خریدار اور بیچنے والا اس پوری مقدار کو ایک دوسرے کو اپنے اس جگہ سے جدا ہونے سے پہلے دے دیں۔ اور اگر وہ ایک دوسرے کو جو مقدار دینی ہے اسی جگہ نہ دیں تو پھر وہ معاملہ باطل ہے۔

مسئلہ ۲۱۳۰۔ اگر ان میں سے ایک تو پوری مقدار جو دوسرے کو دینی تھی دے دے لیکن دوسرا سالم مقدار نہ دے بلکہ کچھ مقدار اس سے دے اور پھر وہ اس جگہ سے جدا ہو جائیں کہ جہاں پر ان کا سودا ہوا تھا تو معاملہ صرف اتنی مقدار میں صحیح ہوگا جو دوسرے شخص نے دی ہے اور باقی میں باطل ہوگا۔ لیکن اس شخص کو اختیار ہے کہ جسے پوری مقدار جو اسے دی جانی چاہیئے تھی نہیں دی گئی وہ تھوڑی مقدار والے معاملہ کو جو صحیح ہے فسخ کر دے۔

مسئلہ ۲۱۳۱۔ جب کسی چاندی کی کھان کی مٹی کہ جس میں چاندی ہو خالص چاندی سے فروخت کرے یا سونے کی مٹی کسی خالص سونے سے فروخت کرے تو یہ معاملہ باطل ہے۔ لیکن چاندی دار مٹی کو خالص سونے سے اور سونے دار مٹی کو خالص چاندی سے بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

وہ مقامات کہ جہاں معاملہ کو فسخ کیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۱۳۲۔ معاملہ میں سودا کو ختم کر دینے کو عربی میں خیار کہتے ہیں جسے اردو میں سودا کو واپس پھیر دینا کہتے ہیں خریدار اور بیچنے والے کو ان گیارہ صورتوں میں معاملہ اور بیع کو ختم کر دینے کا اختیار ہے یعنی اس بیع کے پابند نہ رہیں:۔

۱۔ جس جگہ اور مجلس میں معاملہ کیا گیا ہے ابھی وہیں پہ بیٹھے ہوں اور وہاں سے جدا نہ ہوئے ہوں تو ہر ایک اگر چاہے تو معاملہ کو فسخ کر دے۔ اور اس کو عربی میں خیار مجلس کہتے ہیں۔

۲۔ اگر کوئی ان میں سے مغبون ہو تو بھی وہ معاملہ فسخ کر سکتا ہے اور اسے خیار غبن کہتے ہیں اور اس کے معنی ہیں کہ کسی کا ایک چیز کو بازار کے لحاظ سے بہت زیادہ مہنگا خرید لینا یا بہت زیادہ کم پر بیچ ڈالنا اور اس کے بعض شرائط بھی ہیں۔ یہ مختصر معنی بیان ہوئے ہیں۔ (مولف)

۳۔ جب معاملے اور سودے میں آپس میں یہ قرار دے دیا ہو کہ اتنی مدت تک دونوں یا ان میں سے ایک چاہے تو معاملہ ختم کر دے تو ایسی شرط کے بعد بھی دونوں کو یا ایک کو معاملہ ختم کر دینے کا اختیار ہے اور اسے خیار شرط کہتے ہیں۔

۴۔ بیچنے والا یا خریدنے والا اپنے مال کو اس سے بہتر بنا کر دکھائے کہ جو وہ واقع میں ہے کہ جس کی وجہ سے اس کی قیمت میں اختلاف آجاتا ہو تو پھر دوسرے فریق کو معاملہ ختم کر دینے کا اختیار ہے۔ اور اسے

خیار تدلیس کہتے ہیں۔

۵۔ جب خریدار یا بیچنے والا شرط کرے کہ اس کا دوسرا ساتھی کوئی خاص کام کر دے یا شرط کرے کہ مال کی فلاں قسم خاص ہو اور پھر اس کا دوسرا ساتھی یا تو وہ کام نہ کرے یا وہ خاص قسم نہ دے تو پھر پہلے کو اختیار ہے کہ وہ ایسے معاملہ کو فسخ کر دے اور اسے خیار تخلف شرط کہتے ہیں۔

۶۔ جنس کے یا اس کے عوض میں کوئی عیب نکل آئے تو پھر جس کی جنس میں عیب ظاہر ہوا ہے اس کا دوسرا ساتھی ایسے معاملہ کو فسخ کر سکتا ہے۔

۷۔ جب معلوم ہو جائے کہ کچھ مقدار اس جنس کی جو فروخت کی گئی ہے کسی دوسرے کی ملک تھی۔ اگر اس مقدار کا مالک اس مقدار میں بیچ کی اجازت نہ دے تو خریدار کو اختیار ہے کہ سارے معاملہ کو ختم کر دے یا اس مقدار کی قیمت بیچنے والے سے واپس لے لے۔ اس طرح اگر معلوم ہو جائے کہ وہ عوض جو جنس کے مقابلہ میں دیا گیا ہے۔ اس کی کچھ مقدار کسی دوسرے کی ملکیت ہے اور اس مقدار کا مالک اس مقدار پر معاملہ ہونے پر راضی نہیں ہے تو اس وقت بیچنے والے کو اختیار ہے کہ وہ سارے معاملہ کو فسخ کر دے یا اتنا عوض اس خریدار سے دوبارہ لے۔ ایسے خیار کو خیار شرکت کہتے ہیں۔

۸۔ بیچنے والا جب اپنی جنس کی صفات کو خریدار کے لیے بیان کرے کہ جس جنس کو خریدار نے نہیں دیکھا تھا اور بعد از معاملہ معلوم ہو جائے کہ وہ اوصاف جو بیان کیے گئے تھے اس میں موجود نہ ہوں تو اس وقت خریدار ایسے معاملہ کو ختم کر سکتا ہے۔ اسی طرح اگر خریدار اپنے عوض کو جو بیچنے والے کو دیتا ہے اور اس نے اسے نہ دیکھا ہو کچھ صفات بیان کرے اور معاملہ کے بعد معلوم ہو کہ وہ اوصاف اس عوض میں موجود نہ تھے تو بیچنے والے کو بھی اختیار ہے کہ وہ سارے معاملہ کو ختم کر دے اور اسے خیار رویت کہتے ہیں۔

۹۔ جب خریدار نے جس جنس کو نقد خرید کیا تھا۔ تین دن تک اس کی قیمت ادا نہ کرے اور بیچنے والا بھی مال کو تین دن تک خریدار کو نہ دے جبکہ خریدار نے یہ شرط نہ کی تھی کہ وہ عوض کے دینے میں تین دن تک تاخیر کر سکتا ہے تو بیچنے والے کو اختیار ہے کہ ایسا معاملہ فسخ کر دے۔ لیکن اگر جنس ایسی ہو کہ اگر ایک دن رہ جائے تو خراب ہو جائے گی جیسے بعض میوے اگر رات تک اس کا عوض خریدار نہ لے آیا اور اس نے یہ بھی شرط نہ کی تھی کہ عوض دینے میں تاخیر کر سکتا ہے تو ایسی صورت میں بیچنے والا اسی رات کو معاملہ فسخ کر سکتا ہے۔ اور اسے خیار تاخیر کہتے ہیں۔

۱۰۔ جب کسی حیوان کو خریدا ہو تو اس کے معاملہ کو تین دن تک ختم کر سکتا ہے۔ اور اگر خریدار نے بھی حیوان ہی حیوان کے مقابلہ میں دیا ہو تو پھر بیچنے والا بھی تین دن تک معاملہ کو فسخ کر سکتا ہے اور اسے خیار حیوان کہتے ہیں۔

۱۱۔ جب بیچنے والا اس جنس کو کہ جسے فروخت کیا ہے نہ دے سکتا ہو جیسے گھوڑے کو بیچے اور وہ گھوڑا بھاگ گیا ہو تو اس صورت میں خریدار کو اختیار ہے کہ اس معاملہ کو فسخ کر دے۔ اسے خیار تعذر تسلیم کہتے ہیں۔

ان سب کے احکام مفصل درج ذیل ہوتے ہیں:۔

مسئلہ ۲۱۳۳۔ جب کوئی شخص کسی جنس کی قیمت سے بے خبر ہو یا اس سے غفلت ہو جائے اور پھر اسے اتنا مہنگا خرید لے کہ اسے عام لوگ بہت کم سمجھتے ہوں تو ایسا شخص اگر چاہے تو اس معاملہ کو پھیر دے۔ اور اس کا پابند نہ رہے۔ اسی طرح اگر بیچنے والے کو کسی جنس کی قیمت معلوم نہ ہو یا اس سے غفلت ہو جائے اور پھر اسے اتنا سستا فروخت کر دے کہ جسے عام لوگ اہمیت دیتے ہوں تو وہ بھی اس معاملہ کو فسخ کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۱۳۴۔ معاملہ بیع شرط صحیح ہے۔ اور اس سے مراد یہ ہے کہ جب کسی گھر یا کوئی دوسری چیز کہ جس کی قیمت ہزار روپیہ ہو لیکن وہ اپنے گھر وغیرہ کو پانچسو روپے میں کسی کے پاس فروخت کر دے لیکن اس کے ساتھ یہ شرط کر دے کہ فلاں مدت تک اگر میں پانچسو روپیہ واپس کر دوں تو سابقہ بیع ختم اور معاملہ فسخ ہو جائے گا تو یہ معاملہ تب صحیح ہے کہ اگر ان دونوں کی نیت اس وقت خرید و فروخت کی ہو۔ اور اس معاملہ کو بیع شرط کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲۱۳۵۔ اس معاملہ بیع شرط میں جب بیچنے والے کو یہ اطمینان ہو کہ اگر میں نے خریدار کو مقررہ مدت تک روپیہ واپس نہ کیا تب بھی وہ میری چیز کو مجھے واپس کر دے گا تو بھی معاملہ صحیح ہے۔ لیکن اگر مدت مقررہ تک اس نے خریدار کو روپیہ واپس نہ کیا تو پھر اسے کوئی حق حاصل نہیں کہ اپنے سابقہ ملک کا خریدار سے واپس کرنے کا مطالبہ کرے اور اگر خریدار مر جائے تو اس کے وارثوں سے بھی اس چیز کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۲۱۳۶۔ جب اعلیٰ چائے کو گھٹیا چائے سے ملا کر اعلیٰ چائے ظاہر کر کے فروخت کیا جائے تو خریدار کو حق حاصل ہے کہ وہ ایسے معاملہ کو فسخ کر دے یعنی وہ چائے واپس کر دے۔

مسئلہ ۲۱۳۷۔ جب خریدار کو کسی مال خرید چکنے کے بعد معلوم ہو جائے کہ اس مال میں کوئی عیب تھا مثلاً

حیوان خرید لایا۔ لیکن بعد میں معلوم ہو جائے کہ اس حیوان کی آنکھ نہ تھی یا لنگڑا تھا، اگر تو یہ عیب اس مال میں اس کے معاملہ کرنے سے پہلے موجود تھا اور اسے اس کا پتہ نہیں تھا تو اسے اختیار حاصل ہے کہ وہ اس معاملہ کو فسخ کر دے یا سالم اور عیب دار کا جو تفاوت ہے اسی نسبت سے اصل قیمت دی ہوئی سے روپیہ واپس لے۔ مثلاً اگر کسی حیوان کو چار روپے میں خریدا ہو اور پھر اس میں عیب معلوم ہو جائے اگر اس حیوان کی سالم و صحیح قیمت آٹھ روپیہ ہو اور معیوب کی قیمت بازار کے لحاظ سے چھ روپے، تو چونکہ آٹھ کو چھ سے ¼ کی نسبت ہے لہٰذا وہ اس قیمت سے جو اس نے خریدنے کے وقت دی تھی اس کا ¼ حصہ جو ایک روپیہ بنتا ہے، واپس لے سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۱۳۸ - جب بیچنے والے کو معلوم ہو جائے کہ جو اس نے اپنے مال کا عوض لیا ہے اس میں کوئی عیب ہے اگر یہ عیب اس میں ان کے معاملہ کرنے سے پہلے ہوا اور اسے اس کا پتہ نہ ہو تو وہ بھی صحیح اور عیب کے تفاوت کی نسبت کو اصل قیمت سے جو عوض بنائی گئی تھی واپس لے سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۱۳۹ - اگر معاملہ کر چکنے کے بعد اور اس چیز کے لینے سے پہلے کوئی عیب اس میں پیدا ہو جائے تو بھی خریدار اس معاملہ کو فسخ کر سکتا ہے۔ اسی طرح اگر مال کے عوض میں معاملہ کے بعد اور اس کے لینے سے پہلے کوئی عیب آ جائے تو بیچنے والا بھی اس معاملہ کو فسخ کر سکتا ہے۔ لیکن اگر اس صورت میں قیمتوں کا تفاوت لینا چاہیں تو اس میں اشکال ہے۔

مسئلہ ۲۱۴۰ - اگر معاملہ ہو چکنے کے بعد مال میں اسے عیب کا پتہ چلے اور وہ اس معاملہ کو فوراً فسخ و ختم نہ کرے تو پھر وہ اس معاملہ کو فسخ کرنے کا حق نہیں رکھتا۔

مسئلہ ۲۱۴۱ - جب کسی جنس کے خریدنے کے بعد اسے عیب کا پتہ چلے تو وہ اس کے معاملہ کو فوراً فسخ کر سکتا ہے اگرچہ بیچنے والا اس وقت وہاں موجود بھی نہ ہو۔

مسئلہ ۲۱۴۲ - ان چار صورتوں میں خریدار کو عیب کا علم بھی ہو جائے تو بھی وہ معاملہ کو فسخ نہیں کر سکتا اور تفاوت بھی نہیں لے سکتا:

(۱) مال کے خریدنے کے وقت اسے عیب کی خبر ہو۔ (۲) مال کے عیب دار ہونے پر راضی ہو جائے۔
(۳) اگر مال کے خریدنے کے وقت خود کہہ دے کہ اگر مال میں کوئی عیب نکل آیا تو میں واپس نہیں کروں گا۔

اور اس کا تفاوت بھی نہیں لوں گا۔ (۴) جب بیچنے والا کہہ دے کہ میں اس مال کو جو بھی اس میں عیب ہے اسی کے ساتھ بیچ رہا ہوں۔ ہاں اگر وہ کسی خاص عیب کا ذکر کرے لیکن بعد میں اس کے علاوہ کوئی عیب نکل آئے تو پھر خریدار کو حق حاصل ہے کہ اس عیب کی وجہ سے جو اس نے معین نہیں کیا تھا معاملہ کو ختم کر دے یا اس کا تفاوت لے۔

مسئلہ ۲۱۴۳۔ ان تین صورتوں میں خریدار معاملہ کو ختم نہیں کر سکتا لیکن اس میں تفاوت لے سکتا ہے اگرچہ مال کا عیب دار ہونا بھی معلوم ہو جائے:۔

(۱) جب مال کو خریدنے کے بعد اس میں کوئی تصرف کر چکے (۲) جب معاملہ کے بعد اسے معلوم ہو کہ مال میں عیب ہے لیکن اس کے باوجود اپنے لوٹا دینے کے حق کو ساقط کر دے (۳) مال کو لے چکنے کے بعد کوئی دوسرا عیب اس میں اس کے ہاں پیدا ہو جائے۔ لیکن اگر کسی جیوان عیب دار کو خرید چکے اور ابھی اس کے خریدنے سے تین دن نہ گزرے ہوں کہ اس میں کوئی اور عیب بھی پیدا ہو جائے تو پہلے عیب کی وجہ سے معاملہ کو ختم کر سکتا ہے۔ اگرچہ اس جیوان کو اپنے ہاں لے بھی آیا ہو یا خریدار کو اس تازہ عیب کے پیدا ہونے کے وقت کے بعد تک معاملہ کے فسخ کرنے کا حق شرط کرنے کی وجہ سے موجود ہو تو پھر بھی اس تازہ عیب کی وجہ سے معاملہ کو ختم کر سکتا ہے اگرچہ وہ جیوان اپنے پاس لے بھی گیا ہو۔

مسئلہ ۲۱۴۴۔ جب کسی انسان کے پاس کوئی مال موجود ہو لیکن اس نے اس مال کو خریدنے کے وقت خود نہیں دیکھا تھا بلکہ کسی کے اوصاف بیان کرنے پر خریدا تھا اور پھر وہ ان اوصاف کو بعینہٖ کسی دوسرے کے پاس اس کے فروخت کرنے کے لیے بیان کر دے اور بیچ ڈالے لیکن بیچ چکنے کے بعد اسے معلوم ہو کہ وہ چیز اس سے بہتر تھی کہ جو اوصاف اس کے بتلائے گئے تھے اور اس نے آگے بتلائے تھے تو اس بیچنے والے کو اختیار ہے کہ اپنا دوسرا سودا فسخ کر دے۔

مختلف مسائل

مسئلہ ۲۱۴۵۔ جب کوئی مال بیچنے والا اپنی خرید کو کسی مشتری کے پاس بیان کرنا چاہتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ ہر وہ چیز کہ جس کی وجہ سے اس مال کی قیمت کم یا زیادہ ہو سکتی ہے بھی بیان کرے اگرچہ بعد میں اس

قیمت سے بیچے یا اس سے بھی کم میں۔ مثلاً کہے کہ میں نے نقد اتنے میں خریدی تھی یا ادھار خریدی تھی وغیرہ وغیرہ۔

مسئلہ ۲۱۴۶ ۔ جب کوئی شخص کسی کو مال کو دے اور اسے کہے کہ اس مال کو اتنے میں بیچ ڈال اور اس سے جو زیادہ ملے وہ تیرا ہے اگر وہ شخص اس مال کو اس سے زیادہ میں بیچ آئے کہ جو مال کے مالک نے تعین کی تھی تو وہ زیادتی بھی مال کے مالک کی ہوگی۔ اس بیچنے والے کی نہیں بنے گی۔ بیچنے والے کو صرف بیچنے کی اجرت لینے کا حق ہوگا۔ ہاں اگر مال کا مالک یوں کہے کہ اس مال کو میں نے تیرے پاس اتنے میں فروخت کر دیا ہے۔ اور دوسرا آدمی اسے قبول کرلے تو پھر جو بھی اس مال کی زیادہ قیمت ملے گی وہ اس دوسرے آدمی کی ہوگی نہ پہلے مالک کی۔

مسئلہ ۲۱۴۷ ۔ جب کوئی قصائی نر حیوان کا گوشت بیچے لیکن اس کی جگہ وہ مادہ کا گوشت دے تو وہ گنہگار ہے پس اگر اس نے گوشت کو معین کر کے فروخت کیا ہو جیسے کہے کہ میں یہ نر کا گوشت دے رہا ہوں لیکن واقع میں وہ مادہ کا ہو تو مشتری کو اختیار ہے کہ وہ معاملہ کو پھیر دے اور اگر اس نے گوشت کو معین نہ کیا ہو اور مشتری بھی اسی مادہ گوشت پر اس کی بجائے راضی نہ ہو تو قصائی پہ لازم ہے کہ وہ اسے نر کا گوشت دے۔

مسئلہ ۲۱۴۸ ۔ جب کوئی شخص بزاز سے کہے کہ میں ایسا کپڑا چاہتا ہوں کہ جس کا رنگ ثابت ہو اور زائل ہونے والا نہ ہو یعنی پکے رنگ کا ہو لیکن وہ اسے ایسا کپڑا دے کہ جس کا رنگ کچا ہو۔ تو پھر خریدار کو اختیار حاصل ہے کہ وہ سودا کو پھیر دے۔

مسئلہ ۲۱۴۹ ۔ خرید و فروخت میں قسم کھانا جبکہ قسم سچی ہو مکروہ ہے اور اگر قسم جھوٹی ہو تو پھر حرام ہے۔

کتاب شرکت

یعنی شراکت اور بھائی والی کے احکام

مسئلہ ۲۱۵۰ ۔ جب دو آدمی آپس میں شراکت کرنا چاہیں تو جب ان میں سے ایک آدمی اپنا کچھ مال دوسرے کے مال کے ساتھ اس طرح ملا دے کہ پہلے کا مال دوسرے کے مال سے علیحدہ تمیز دار معلوم نہ ہو سکے

اور پھر عربی زبان میں یا اپنی زبان میں شرکت کا صیغہ بھی جاری کر دیں تو اس وقت ہر ایک آدمی دوسرے کا شریک ہو جائے گا۔ اور یہ شرکت بھی صحیح ہے۔ یا ایسا کام کریں کہ جس سے معلوم ہو کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ شرکت کرنا چاہتے ہیں تو بھی صرف ایسے کام ہی سے اگرچہ صیغہ وغیرہ بھی نہ پڑھا ہوا ہو وہ ایک دوسرے کے شریک ہو جائیں گے۔

مسئلہ ۲۱۵۱ ۔ جب دو آدمی یا زیادہ آدمی اپنے کام کی جو مزدوری لیتے ہیں اس میں آپس میں شریک ہونا چاہئیں جیسے چند حجامت کرنے والے آپس میں قرار دیں کہ جو بھی انھیں اجرت ملے گی وہ آپس میں تقسیم کر لیں گے تو ایسی شراکت صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۱۵۲ ۔ جب دو آدمی یا زیادہ آپس میں قرار دے لیں کہ ہر ایک آدمی اپنے مال کے ساتھ کوئی جنس خرید کرے لیکن اس کی منفعت میں تمام شریک ہوں اور آپس میں تقسیم کر لیں تو ایسی شراکت صحیح نہ ہوگی۔ البتہ اگر ہر ایک آدمی دوسرے کو اپنی طرف سے وکیل کرے کہ وہ اس کے لیے مال ادھار پر لے پھر ہر ایک آدمی مال کے خریدنے کے وقت اپنے لیے اور اپنے ساتھی دونوں کی نیت سے اسی ایک مال کو اس طرح خرید کرے کہ وہ دونوں اس کی قیمت کے مقروض ہو جائیں تو پھر ان کی شراکت ایسے مال میں صحیح ہے

مسئلہ ۲۱۵۳ ۔ جو شخص آپس میں شراکت نامہ کرنا چاہیں انھیں بالغ، عاقل، مختار، با ارادہ ہونا چاہیئے اور وہ اپنے مال میں تصرف کر سکتے ہوں پس جب سفیہ جو اپنے مال کو بیکار و بیہودہ کاموں میں خرچ کرتا ہے کسی کے ساتھ شراکت کرے گا تو یہ شراکت صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ ۲۱۵۴ ۔ اگر شراکت میں شرط کی جائے کہ جو کام کرے گا یا اپنے ساتھی سے زیادہ کام کرے اسے زیادہ منفعت دی جائے تو پھر اس شرط پر عمل کرنا چاہیئے اور اسے زیادہ منفعت دی جانی چاہیئے لیکن اگر یہ شرط کی جائے کہ جو کام نہ کرے گا یا دوسرے کی نسبت تھوڑا کام کرے گا اسے زیادہ منفعت دی جائے تو ایسی شراکت میں اشکال ہے۔

مسئلہ ۲۱۵۵ ۔ اگر شراکت نامہ میں یہ قرار پائے کہ تمام منفعت ان میں سے صرف ایک کو دی جائے یا سارا نقصان یا دوسرے کی نسبت زیادہ نقصان ان میں سے ایک برداشت کرے تو ایسی شراکت باطل ہے۔

مسئلہ ۲۱۵۶ - اگر یہ شرط نہ کی جائے کہ دو شریکوں میں سے ایک زیادہ منفعت لے تو پھر انھیں اپنے سرمایہ کی نسبت سے نقصان اور نفع ملے گا۔ اگر دونوں کا مال برابر برابر ہو تو پھر نفع اور نقصان بھی نصف نصف کیا جائے گا۔ اور اگر اس کا سرمایہ مختلف ہو تو پھر جو ان کے سرمایہ میں نسبت ہے اسی نسبت سے نفع اور نقصان آپس میں تقسیم کریں گے۔ خواہ دونوں برابر کام کریں یا ایک زیادہ کام کرے اور دوسرا کم۔ یا دوسرا بالکل کام نہ کرے۔

مسئلہ ۲۱۵۷ - اگر شراکت میں شرط کردیں کہ دونوں اکٹھے خرید و فروخت کریں یا ہر ایک علیحدہ علیحدہ خرید و فروش کرے یا صرف ایک خرید و فروخت کرے تو انھیں ایسی شرط پر عمل کرنا ہوگا۔

مسئلہ ۲۱۵۸ - جب شراکت میں یہ معین نہ کریں کہ کون اس اکٹھے سرمایہ سے خرید و فروخت کرے گا تو کوئی بھی تنہا دوسرے کی اجازت کی بغیر اس سرمایہ سے خرید و فروخت نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۲۱۵۹ - جب اکٹھا سرمایہ کسی کے اختیار میں دیا جا چکا ہو تو اس کو اس قرارداد پر جو انھوں نے آپس میں معین کر رکھی ہو عمل کرنا ہوگا۔ مثلاً انھوں نے اگر یہ طے کیا ہوا ہو کہ خریدنا بھی نقد ہے اور فروخت بھی نقد کرنا ہے یا فلاں محل سے چیز خریدنی ہے یا فلاں جگہ جا کر فروخت کرنی ہے تو اسے ان امور پر عمل کرنا ہوگا اور اگر انھوں نے کوئی شرط و قرارداد نہ کر رکھی ہو تو اسے اس طرح عمل کرنا پڑیگا جو عام طور پر معاملہ کیا جاتا ہے کہ جس سے شراکت میں نقصان نہ ہو لہٰذا اسے ادھار نہ دینا ہوگا۔ اور نہ ہی ادھار پر خریدنا ہوگا۔ اور نہ ہی وہ سرمایہ کو مسافرت میں اپنے ساتھ لے جا سکے گا۔

مسئلہ ۲۱۶۰ - جو شریک اس قرارداد پر عمل نہ کرے جو انھوں نے آپس میں طے کر رکھی ہے۔ اور پھر اس کی وجہ سے کسی معاملہ میں نقصان ہو جائے تو وہ اس نقصان کا خود ضامن ہوگا۔ لیکن اگر اس کے بعد قرارداد پر عمل شروع کر دے تو پھر وہ دوسرا معاملہ صحیح ہوگا۔ اسی طرح جب اس کے ساتھ کوئی خاص قرارداد نہ کی جائے اور وہ عام عادت کے تحت کوئی معاملہ نہ کرے اور اس کی وجہ سے کچھ نقصان ہو جائے تو بھی اس نقصان کا خود ضامن ہوگا اور اگر اس کے بعد معاملہ کو عادت کی طرح بجالانے لگ جائے تو پھر وہ دوسرا معاملہ صحیح ہوگا۔

مسئلہ ۲۱۶۱ - جب کوئی شریک مال شراکت میں کہ جس سے معاملہ کرتا ہے کوئی تفریط کرے لیکن اس کی حفاظت میں کوتاہی سے کام نہ لے اور پھر اتفاقاً تمام سرمایہ یا کچھ سرمایہ تلف ہو جائے تو وہ اس کا ضامن نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۲۱۶۲ - جب کوئی شریک مشترک سرمایہ سے کاروبار کر رہا ہو اگر وہ کہے کہ سرمایہ تلف ہو گیا ہے اور حاکم شرعیت کے سامنے قسم اس مطلب پر اٹھالے تو اس کی بات قبول کی جائے گی۔

مسئلہ ۲۱۶۳ - اگر تمام شریک کہ جنہوں نے ایک دوسرے کے مال میں تصرف کرنے کی اجازت دے رکھی تھی۔ اپنی اجازت سے لوٹ جائیں تو پھر کوئی شریک بھی اس سرمایہ میں تصرف نہیں کرسکتا اور اگر ان میں صرف ایک اپنی اجازت کو واپس لے لے تو پھر بھی دوسرے شریک مشترک سرمایہ میں تصرف نہیں کرسکتے لیکن وہ شخص کہ جس نے اپنی اجازت تصرف دوسروں سے لے لی تھی وہ مشترک سرمایہ میں تصرف کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۲۱۶۴ - جب ایک شریک تقاضا کرے کہ مشترکہ مال کو تقسیم کردیا جائے تو اس کی بات قبول کرنا چاہیئے اگرچہ شراکت کے لیے جو مدت معیّن کی گئی تھی ابھی باقی ہو۔

مسئلہ ۲۱۶۵ - اگر کوئی ایک شریکوں میں سے مرجائے یا دیوانہ ہوجائے یا بے ہوش ہوجائے تو دوسرے شریک مشترکہ مال میں تصرف نہیں کرسکتے۔ اسی طرح اگر ایک ان میں سے سفیہ ہوجائے کہ جو اپنے مال کو بیہودہ کاموں میں خرچ کرنے لگ جائے تو بھی دوسرے شریک مشترکہ مال میں تصرّف نہیں کرسکتے۔

مسئلہ ۲۱۶۶ - اگر کوئی شریک کسی مال کو ادھار اپنے لیے لے لے تو اس کا نفع اور نقصان اسی کا ہوگا۔ البتہ اگر وہ کوئی چیز شراکت کے لیے ادھار پر لے آئے اور دوسرا شریک بھی اس پر راضی ہوجائے تو پھر اس مال کا نفع اور نقصان دونوں کا ہوگا۔

مسئلہ ۲۱۶۷ - اگر مشترک سرمایہ سے کوئی معاملہ کیا جائے اور اس کے بعد معلوم ہوجائے کہ اصلاً شراکت ہی باطل تھی اگر تو انھیں پہلے سے علم ہو کہ شراکت باطل ہے لیکن وہ ایک دوسرے کے مال میں تصرف کرنے پہ راضی ہوں تو پھر یہ معاملہ جو مشترک مال سے انجام دیا گیا ہے صحیح ہوگا اور جو نفع اس سے حاصل ہوگا وہ سب کا ہوگا اور اگر اس طرح نہ ہو اور وہ جو ایک دوسرے کے مال میں تصرف کرنے میں راضی نہ تھے اگر اس نا نہ معاملہ میں سب راضی ہوجائیں تو پھر بھی وہ معاملہ صحیح ہوگا ورنہ وہ معاملہ باطل ہوگا۔ اور ہر صورت میں جس نے بھی اس معاملہ کے انجام دینے میں کوئی کام مفت کی نیت سے نہ کیا ہو وہ اپنی مزدوری عام عادت کے مطابق دوسرے شریکوں سے لے سکتا ہے۔

کتاب صلح یعنی صلح کے احکام

مسئلہ ۲۱۶۸ - صلح سے یہ مراد ہے کہ انسان کچھ اپنا مال یا اپنے مال کی منفعت یا اپنے قرض یا حق کو چھوڑ دے اور اس کے عوض میں دوسرا شخص بھی اپنا مال یا مال کی منفعت اس کے عوض میں اسے دے دے۔ بلکہ اگر کوئی شخص عوض لیے بغیر بھی اپنا کچھ مال یا مال کی منفعت یا اپنے حق وغیرہ کسی کو دے دے تو بھی صلح صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۱۶۹ - جو دو آدمی آپس میں صلح کرنا چاہیں انہیں بالغ، عاقل اور کسی نے انھیں مجبور نہ کیا ہو اور ان کا قصد بھی صلح کرنے کا آپس میں ہو۔

مسئلہ ۲۱۷۰ - صلح کے لیے عربی زبان میں صیغہ کا پڑھا جانا ضروری نہیں۔ بلکہ جس زبان میں جس لفظ سے بھی آپس میں صلح اور ساز باز کر لیں صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۱۷۱ - جب کوئی انسان اپنی بھیڑیں بکریاں کسی چرواہے کو اس غرض سے دے کہ وہ ان کے دودھ وغیرہ سے مثلاً ایک سال تک فائدہ حاصل کرے لیکن اس کے عوض میں اسے کچھ مقدار گھی دیتا ہے اگر تو بکریوں کے دودھ کے مقابل اس کی پرورش کی تکالیف کے اور گھی کے مقابلہ میں مصالحت کریں تو صحیح ہے لیکن اگر وہ بکریوں کو ایک سال کے لیے چرواہے کو اجارہ پر دے کہ وہ ان کے دودھ سے فائدہ حاصل کرے اور اس کے مقابل میں اس سے کچھ مقدار گھی لے تو پھر اس میں اشکال ہے۔

مسئلہ ۲۱۷۲ - جب کوئی اپنے قرض یا حق کا کسی شخص سے مصالحہ کرے تو یہ تب صحیح ہوگا جبکہ اس کا طرف مقابل بھی اسے قبول کرلے اور اگر وہ اپنے قرض یا حق کو معاف کرنا چاہے تو پھر دوسرے شخص مقروض وغیرہ کا اس کو قبول کرنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۱۷۳ - جب کوئی شخص کسی کا مقروض ہو اور اسے پتہ ہو کہ کتنا قرض دینا ہے لیکن قرضخواہ کو اپنے قرض کی جو اس سے لینا ہے مقدار یاد نہ ہو اور وہ اس کے ساتھ اس مقدار معلوم سے کم پر مصالحہ کر لے تو اس شخص مقروض کے لیے وہ مقدار جو اس نے ادا نہیں کی اور واقع میں ادا کرنی چاہیئے تھی حلال نہ ہوگی۔ مثلاً پچاس روپیہ کا مقروض ہو اور قرضخواہ سے دس روپیہ پر مصالحت کرے تو اس کے لیے

چالیس روپیہ اپنے پاس رکھنا حرام ہے۔ ہاں اگر اس قرضخواہ کو واقعی مقدار جو اس نے دینی ہے بتلادے اور وہ اسی کم مقدار پر اسے راضی کر لے یا وہ قرضخواہ ایسا انسان ہو کہ اگر اسے اپنے قرض کی واقعی مقدار بھی معلوم ہو جاتی تو بھی وہ اسی کم مقدار پر صلح کر لیتا تو پھر وہ صلح ٹھیک ہو گی۔

مسئلہ ۲۱۷۴ - جب دو چیزوں میں جو ایک جنس سے ہیں اور جن کا وزن معلوم ہے جب مصالحت کرنا چاہیں تو احتیاط واجب اسی میں ہے کہ انہیں سے ہر ایک کا وزن دوسرے سے زیادہ نہ ہو۔ ہاں اگر ان کا وزن معلوم نہ ہو اگرچہ احتمال ہو کہ ایک ان میں سے دوسرے سے زیادہ ہو گی تو پھر مصالحت صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۱۷۵ - اگر دو آدمیوں نے ایک شخص یا دو آدمیوں نے دو آدمیوں سے قرض لینا ہو اور وہ آپس میں اپنے قرض کی مصالحت کرنا چاہیں تو یہ مصالحت تب صحیح ہو گی کہ جب دونوں نے ایک جنس اور ایک ہی مقدار کی اس سے لینی ہو مثلاً ہر ایک نے دس دس من گندم لینی ہے تو پھر ان کی مصالحت صحیح ہے۔ اسی طرح اگر ایک نے ایک جنس اور دوسرے نے کوئی دوسری جنس لینی ہو مثلاً ایک نے دس من گندم اور دوسرے نے بارہ من چاول لینے ہیں تو بھی یہ ایک دوسرے کے ساتھ مصالحت کر سکتے ہیں۔ اور اگر دونوں نے ایک جنس سے اس مقروض سے کچھ لینا ہو تو اگر یہ جنس ان چیزوں میں سے ہو جو وزن یا پیمانہ سے بکتی ہیں۔ اگر دونوں کی طلب برابر برابر نہ ہو تو ان کا آپس میں مصالحت کرنے میں اشکال ہے۔

مسئلہ ۲۱۷۶ - جب کسی نے کسی شخص سے کچھ روپیہ وغیرہ کسی ایک مدت مقررہ تک لینا ہو۔ اگر وہ اسی کے ساتھ اس مقدار سے کم پر اس مدت سے پہلے نقدی لینے کی صورت میں مصالحت کر لے تو جائز ہے۔

مسئلہ ۲۱۷۷ - جب دو آدمی آپس میں صلح کر چکیں تو وہ ایک دوسرے کی رضامندی کے بعد اس صلح کو ختم بھی کر سکتے ہیں یا ان میں سے کسی نے یا دونوں نے عقد و معاملہ میں اپنے لیے یہ شرط قرار دے دی ہو کہ اسے اختیار ہو کہ وہ صلح کو اگر چاہے تو ختم کر دے تو بھی وہ شخص جس نے اپنے لیے خیار مقرر کر لیا تھا ہے وہ صلح کو ختم کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۱۷۸ - جب تک خریدار اور فروشندہ اسی مجلس میں بیٹھے ہوئے ہوں۔ کہ جس میں انہوں نے معاملہ کیا تھا تو انہیں اسکو ختم کرنے کا اختیار ہے۔ اسی طرح حیوان کے خریدار کو تین دن تک اسی طرح اگر خریدار نقد معاملہ کر چکنے کے بعد تین دن روپیہ نہ دے تو فروشندہ کو معاملہ ختم کرنے کا حق ہے۔ لیکن انھیں ان تین صورتوں میں خرید و فروخت کی جگہ اگر انھوں نے مصالحت کی وجہ سے کوئی معاملہ کیا ہو تو یہ تینوں خیار انکو حاصل نہیں

ہوں گے۔ لیکن وہ آٹھ صورتیں جو ان تین صورتوں کے علاوہ تھیں کہ جن میں دونوں کو یا ایک کو اختیار تھا کہ معاملہ بیع کو ختم کر دیں۔ بعینہٖ عقد صلح میں بھی وہ جاری ہوں گی۔

مسئلہ ۲۱۷۹ - جو چیز صلح کے ذریعہ لے آیا ہے اگر عیب دار نکلے تو پھر بھی صلح کو اس عیب کی وجہ سے ختم کرسکتا ہے لیکن اگر وہ صحیح و عیب دار کا تفاوت اس صورت میں لینا چاہے تو پھر مشکل ہے۔

مسئلہ ۲۱۸۰ - جب کوئی شخص اپنے مال میں کسی کے ساتھ اس شرط پر مصالحت کرے کہ اگر اس کے مرنے کے بعد اگر کوئی اس کا وارث موجود نہ ہو تو وہ مال جو اس نے مصالحت کی وجہ سے دیا ہے اسے وقف کردے اور پھر اس شرط کو دوسرا آدمی قبول بھی کرلے تو اس پر ضروری ہوگا۔ کہ ایسی شرط پر اگر ویسا ہی ہو جائے کہ جو اس نے کہا تھا عمل کرے۔

کتاب اجارہ (یعنی کرایہ کے احکام)

مسئلہ ۲۱۸۱ - کوئی چیز کرایہ پر دینے والے اور کرایہ پر لینے والے کو بالغ، عاقل، بااختیار اور اپنے مال میں تصرف کرسکنے والا ہونا چاہیئے۔ پس اگر کوئی سفیہہ جو اپنے مال کو بیہودہ و لغو کاموں پر خرچ کرتا ہے۔ کوئی چیز کرایہ پر لے یا دے تو یہ اجارہ یعنی کرایہ پر لینا اور دینا باطل ہوگا۔ کیونکہ اسے شرعاً اپنے مال میں تصرف کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۱۸۲ - کسی دوسرے کی طرف سے وکیل ہو کر اس کے مال کو کرایہ پر دے سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۱۸۳ - بچے کا ولی یا وہ شخص جو اس کے مال کی حفاظت کے لیے شرعاً معین کیا گیا ہے۔ جب اس بچے کے مال کو اجارہ یعنی کرایہ پر دے یا خود بچے کو کسی کے کام کو اجرت پر بجا لانے کے لیے کہے یعنی اسے مزدوری پر بھیجے تو جائز ہے۔ ہاں اگر اس کے بالغ ہونے کی مدت سے کچھ اجارہ میں داخل کردے مثلاً کہے کہ وہ ساڑھے پندرہ سال یا ساڑھے نو سال تک آپ کا مزدور رہو گا اور کل اجرت فلاں مقدار ہوگی تو پھر بچہ کو بالغ ہونے کے بعد اختیار حاصل ہے کہ وہ بلوغ والی مدت میں اجارہ ختم کردے لیکن اگر اس کی بلوغ کی مدت کو اجارہ میں داخل رکھنا خود بچہ کے لیے بامصلحت ہو اور اگر اس مدت کو اجارہ میں داخل نہ کرتا تو اس بچے کے لیے

خلاف مصلحت تھا تو پھر وہ بچہ بالغ ہونے کے بعد باقی مدت کے اجارہ کو جو اس کے بالغ ہونے کا زمانہ ہے ختم نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۲۱۸۴ ایسے بچے نابالغ کو کہ جس کا شرعاً کوئی ولی موجود نہ ہو مجتہد کی اجازت کے بغیر مزدوری پر حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اور اگر مجتہد تک رسائی نہ ہو سکتی ہو تو پھر چند عادل مومنین کی اجازت کے بعد اسے اجارہ یعنی مزدوری پر لیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۱۸۵۔ کرایہ پر کوئی چیز دینے یا لینے کے لیے عربی زبان میں صیغہ کا جاری کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ اگر مالک کسی زبان میں کہہ دے کہ میں نے اپنے مال یا مکان وغیرہ کو تمہیں کرایہ پر دیا ہے۔ اور وہ شخص جو کرایہ پر لے رہا ہے کہہ دے کہ میں نے اسے قبول کیا ہے تو بھی اجارہ صحیح ہے۔ بلکہ اگر کوئی بات بھی نہ کرے لیکن اپنے ملک کو کرایہ پر دینے کے لیے کسی کے ہاتھ میں دے دے اور لینے والا کرایہ پر لینے کے قصد سے لے لے تو بھی یہ کرایہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۱۸۶۔ جب کوئی انسان کسی صیغہ پڑھے بغیر کسی کا مزدور بننا چاہے۔ تو جب وہ اس کام میں مشغول ہو جائے گا۔ کہ جس کے لیے اس نے مزدوری کرنی ہے تو وہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۱۸۷۔ اگر کوئی شخص گونگا ہے بول نہیں سکتا، جب وہ اشارے سے سمجھا دے کہ اپنے ملک کو کرایہ پر دے دیا ہے یا کوئی ملک کرایہ پر لینا قبول کر لیا ہے تو وہی کافی ہے۔

مسئلہ ۲۱۸۸۔ جب کوئی مکان یا دکان کرایہ پر لے اور مالک مکان یا دکان کو شرط کرے کہ وہ خود اس میں بیٹھے یا کام کرے تو پھر وہ اس دکان یا مکان کو کسی دوسرے شخص کے ہاں کرایہ پر نہیں دے سکتا۔ اور اگر مالک کرایہ دینے کے وقت یہ شرط نہ کرے تو پھر جسے بھی چاہے وہ کرایہ پر دے سکتا ہے۔ البتہ اگر وہ اس قیمت سے زیادہ پر کسی دوسرے کو کرایہ پر دے تو اسے چاہیئے کہ کچھ کام اپنی طرف سے مکان یا دکان میں کرے جیسے اسے سفیدی کر دے یا کچھ تعمیر کر دے اور اگر کوئی بھی اپنی طرف سے اس میں زیادتی نہ کی ہو تو پھر اسے چاہیئے کہ اس دوسرے شخص سے وہ جنس نہ لے کہ جو وہ خود مالک مکان کو دے چکا ہو یعنی اگر اس نے کرایہ پر لیتے وقت روپیہ دیا ہو تو اسے چاہیئے کہ دوسرے کو کرایہ پر دیتے وقت گندم وغیرہ یا اور کوئی چیز کہ جو روپیہ کے علاوہ ہو لے۔

مسئلہ ۲۱۸۹ - جب کسی مزدور نے شرط کر دی ہو کہ وہ اسی شخص کی مزدوری کرے گا کہ جس نے اسے مزدوری پر لیا ہے تو پھر وہ شخص اس مزدور کو آگے کسی کے پاس اجرت پر نہیں دے سکتا۔ اور اگر اس نے یہ شرط نہ کی ہو تو پھر اس مزدور کو کسی دوسرے کے ہاں اجرت پر دے سکتا ہے۔ لیکن اسے چاہیئے کہ اگر اسی کام کے لیے اسی اجرت پر دے رہا ہو کہ جس کے لیے اس نے اسے اجرت پر لیا تھا تو پھر اس کی مزدوری وہ شخص اس سے زیادہ وصول نہ کرے کہ جو خود اس نے مزدور کے ساتھ طے کی تھی۔ ہاں اگر کسی دوسرے کام کے لیے کسی شخص کو اسے اجرت پر دے رہا ہو تو پھر اس سے زیادہ اجرت لے سکتا ہے کہ جو اس نے مزدور کو دی تھی۔

مسئلہ ۲۱۹۰ - جب مکان اور دکان کے علاوہ کوئی چیز مثل زمین وغیرہ کے کسی سے کرایہ پر لے چکا ہو۔ اور مالک نے یہ بھی شرط نہ کی ہو کہ وہ خود اس سے فائدہ اٹھائے تو پھر وہ شخص اس زمین وغیرہ کو کسی دوسرے کے پاس اس سے زیادہ سے بھی اجرت و کرایہ پر دے سکتا ہے کہ جو اس نے اس کے مالک سے طے کی ہو۔

مسئلہ ۲۱۹۱ - جب دکان و مکان کو ایک سال کے لیے مثلاً سو روپے کے مقابلے میں کرایہ پر لے چکے اور خود وہ اس کے نصف میں گذارہ کر سکتا ہو تو پھر دوسرے نصف کو کسی دوسرے کے ہاں ایک سال کے لیے سو روپیہ تک بھی دے سکتا ہے۔ اور اگر آدھے حصہ کو اس مقدار سے زیادہ پر کسی کو کرایہ پر دے جو اس نے سارے مکان و دکان کا طے کیا ہوا ہے تو اسے چاہیئے کہ کچھ کام اپنی طرف سے اس آدھے حصہ میں مثل تعمیر سفیدی وغیرہ کے کر کے دے۔

اس مال کے شرائط کہ جسے کرایہ پر دیا جاتا ہے:-

مسئلہ ۲۱۹۲ - جس مال کو کرایہ پر دیا جائے اس میں چند ایک شرطیں ہونی چاہئیں:-
(۱) معین ہو کہ کون سا مال کرایہ پر دیا جا رہا ہے۔ پس اگر کوئی کہے کہ میں نے اپنے مکانوں میں سے ایک مکان آپ کو کرایہ پر دیا ہے تو یہ کرایہ باطل ہے (۲) کرایہ پر لینے والا اس مال کو خود دیکھ لے یا اس مال کا مالک ایسے تمام اوصاف بتلائے کہ جن کی وجہ سے وہ مال کاملاً معلوم ہو جائے۔ (۳) اس مال کا قبضہ دینا مالک کے لیے ممکن ہو پس وہ گھوڑا وغیرہ جو بھاگ گیا ہے جب اسی حالت میں کرایہ پر دیا جائے تو یہ اجارہ و کرایہ باطل ہے۔ (۴) وہ مال استعمال کرنے اور فائدہ اٹھانے سے ختم ہو جانے والا نہ ہو۔ لہذا روٹی، میوہ اور دیگر کھانے پینے کی چیزوں کو کرایہ پر دینا صحیح نہیں ہے

(۵) اس مال سے وہ فائدہ حاصل کرنا کہ جس کے لیے کرایہ پر دیا گیا ہے ممکن ہو۔ لہٰذا ایسی زمین کو زراعت کرنے کے لیے کرایہ پر دینا کہ جہاں بارش کا پانی کافی نہ ہو اور نہر وغیرہ کے پانی سے بھی سیراب نہ کی جاسکتی ہو صحیح نہیں ہے (۶) جس مال کو کرایہ پر دے رہا ہے اس کا اپنا مالک ہو۔ پس اگر کسی دوسرے کا مال کوئی کرایہ پر دے دے تو وہ کرایہ تب صحیح ہوگا جبکہ اس کا اصلی مالک اس کرایہ پر راضی ہو جائے ورنہ باطل ہوگا۔

مسئلہ ۲۱۹۳۔ درختوں کو کرایہ پر دینا کہ اس کے میوہ سے فائدہ حاصل کیا جائے مشکل ہے۔

مسئلہ ۲۱۹۴۔ عورت اپنے آپ کو اپنا دودھ کسی کے دینے کے لیے کرایہ پر دے سکتی ہے۔ اور اسے اپنے شوہر سے اجازت لینی بھی ضروری نہیں۔ ہاں اگر اس کے کسی کو دودھ دینے کے لیے اس کے شوہر کا حق تلف ہوتا ہو تو پھر وہ شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے آپ کو کرایہ پر نہیں دے سکتی۔

اس مال سے فائدہ حاصل کرنے کے شرائط کہ جسے کرایہ پر دیا جائے:۔

مسئلہ ۲۱۹۵۔ جس مال کو کرایہ پر دیا گیا ہے اس سے فائدہ حاصل کرنے کی چار شرطیں ہیں:۔

(۱) وہ فائدہ اس مال سے لینا جو حلال ہو، لہٰذا دکان کو شراب فروشی یا شراب رکھنے کے لیے کرایہ پر دینا حرام ہے۔ اسی طرح حیوان یا موٹر وغیرہ کو بھی شراب کے لے آنے وغیرہ کے لیے کرایہ پر دینا حرام ہے۔ (۲) وہ فائدہ ایسا ہو کہ اس کے مقابلہ میں مال دینا لوگوں کی نگاہ میں بیہودہ و لغو نہ ہو (۳) اگر کسی مال سے کئی ایک فائدے اٹھائے جاسکتے ہوں تو پھر اس فائدہ کو معین کرنا بھی ضروری ہے۔ کہ جس کے لیے کرایہ پر دیا جا رہا ہے۔ مثلاً جب کسی حیوان پر سواری بھی کی جاسکتی ہے اور اس پر مال بھی لادا جاسکتا ہے تو پھر کرایہ کے وقت معین کیا جائے کہ وہ سواری کے لیے یا مال اٹھانے کے لیے کرایہ پر دے رہا ہے یا تمام فائدوں کے لیے کرایہ پر دے رہا ہے یا لے رہا ہے (۴) فائدہ حاصل کرنے کی مدت معین ہونی چاہیئے۔ اگر مدت معین نہ کی جائے لیکن عمل کو معین کیا جائے مثلاً ایک مخصوص لباس سینے کے لیے کسی درزی کو کرایہ پر لیا جائے تو بھی کافی ہے۔

مسئلہ ۲۱۹۶۔ اگر کرایہ کے شروع ہونے کی مدت معین نہ کی جائے تو پھر کرایہ صیغہ پڑھنے کے بعد سے شروع سمجھا جائے گا۔

مسئلہ ۲۱۹۷۔ اگر کسی مکان وغیرہ کو ایک سال کے لیے کرایہ پر دیا جائے لیکن کرایہ شروع ہونے کی

ابتدا ایک ماہ بعد سے قرار دی جائے تو بھی کرایہ صحیح ہے اگرچہ جس دن یہ کرایہ کا صیغہ وغیرہ پڑھا جا رہا ہو وہ مکان کسی دوسرے کے پاس کرایہ پر موجود ہو۔

مسئلہ ۲۱۹۸- اگر کرایہ کی مدت معین نہ کی جائے بلکہ یہ کہا جائے کہ جتنی مدت اس مکان وغیرہ میں بیٹھے گا اس کا کرایہ ہر مہینے دس روپیہ ہے تو یہ کرایہ صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۱۹۹- جب کسی کرایہ دار کو کہا جائے کہ یہ مکان ہر مہینے دس روپیہ کرایہ پر آپ کو دیتا ہوں۔ یا یہ کہے کہ اس مکان کو ایک ماہ کے لیے دس روپیہ کرایہ پر آپ کو دے رہا ہوں اور اس کے بعد آپ جتنی مدت بیٹھیں ہر ماہ کا کرایہ دس روپیہ ہوگا تو ان دو صورتوں میں صرف پہلے ماہ کا کرایہ صحیح ہوگا جب کہ اس ماہ کی ابتدا معین کی جائے یا معلوم ہو۔

مسئلہ ۲۲۰۰- ایسے مسافر خانے کہ جن میں مسافر یا زائر لوگ آکر ٹھہرتے ہوں اور انھیں معلوم نہیں کہ وہ کتنے دن وہاں رہیں گے اگر مالک کے ساتھ یہ قرار پائے کہ ہر رات کا فلاں مقدار کرایہ ہوگا تو وہ لوگ اس مکان میں رہ سکتے ہیں۔ لیکن مدت معین نہ کرنے کی وجہ سے اجارہ باطل ہوگا۔ لہٰذا مالک مکان جب بھی چاہے انھیں باہر نکال سکتا ہے۔

کرایہ کے مختلف مسائل:۔

مسئلہ ۲۲۰۱- وہ مال جو کرایہ دار کرایہ کی بابت دینا چاہتا ہے اسے معین کیا جائے۔ پس اگر ایسی چیز کو کرایہ قرار دیا جائے کہ جو وزن کی جاتی ہے، جیسے گندم وغیرہ تو ان کا وزن بھی معین کرنا چاہیئے۔ اور جو چیزیں گنی جاتی ہیں جیسے انڈے وغیرہ تو ان کا عدد معین کرنا چاہیئے اور اگر گھوڑے یا گوسفند وغیرہ کی قسموں سے ہو تو اسے جس نے کرایہ کی بابت لینا ہے یا خود دیکھے یا کرایہ دار ان کے اوصاف اس طرح بیان کرے کہ جن کی وجہ سے وہ کاملاً معلوم ہو جائے۔

مسئلہ ۲۲۰۲- اگر کسی زمین کو گندم یا جو کی زراعت کرنے کے لیے کرایہ پر دے اور اس کی اجرت خود اسی زمین سے جو گندم یا جو حاصل ہوں گے قرار دی جائے تو یہ کرایہ دینا صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۲۰۳۔ جب کوئی چیز کرایہ پر دی جائے۔ جب تک وہ چیز کرایہ دار کے قبضہ میں نہ دے لے گا تب تک اسے کرایہ کی اجرت مانگنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ اسی طرح اگر کسی کام کے لیے مزدور بننا قبول کیا ہو، تو اس کام کو تمام کرنے سے پہلے اس کی اجرت طلب نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۲۲۰۴۔ جب کسی مال کو کرایہ پر دینے کے بعد وہ اس مال کو کرایہ دار کے قبضے میں دینے کے لیے حاضر ہو لیکن وہ اس کا قبضہ حاصل نہ کرے یا وہ اس کا قبضہ تو حاصل کرے لیکن اس سے پوری کرایہ کی مدت میں کوئی فائدہ حاصل نہ کرے تو پھر بھی اسے اس مال کی اجرت جو معین کی گئی ہے دینی پڑے گی۔

مسئلہ ۲۲۰۵۔ جب کسی شخص کو کسی خاص دن کے لیے مزدوری پر حاصل کرے اور وہ مزدور اس دن کام کرنے کے لیے آ جائے۔ لیکن وہ شخص اس سے وہ کام نہ لے کہ جس کے لیے اسے مزدوری پر حاصل کیا تھا۔ تو بھی اسے اس دن کی مزدوری جو معین کی گئی تھی دینی پڑے گی۔ مثلاً کسی درزی کو کسی خاص دن کے لیے لباس سینے کے لیے کرایہ پر لے چکے اور وہ درزی کام کرنے کے لیے حاضر ہو جائے لیکن مالک اسے کپڑا سینے کے لیے نہ دے تو بھی اسے اس کی اس دن کی مزدوری دینی ہوگی۔ خواہ درزی اس دن بیکار رہے یا کسی دوسرے کا یا اپنا کام بھی کیا ہو۔

مسئلہ ۲۲۰۶۔ جب اجارہ کی مدت ختم ہونے کے بعد معلوم ہو جائے۔ کہ اجارہ باطل تھا تو کرایہ دار کو چاہیئے کہ اس ملک کا عام طور پر جو کرایہ ہوتا ہے مالک کو دے مثلاً کسی مکان کو سال بھر کے لیے ایک سو روپیہ کرایہ پر لے چکا ہو سال ختم ہونے کے بعد معلوم ہو کہ کرایہ باطل تھا۔ اگر اس مکان کا ایک سال کا اجارہ عام طور پر پچاس روپیہ ہے تو کرایہ دار صرف پچاس روپیہ مالک مکان کو دے گا۔ اور اگر اس کا کرایہ سال کا عام طور پر دو سو روپیہ ہو تو اسے مالک مکان کو دو سو روپیہ ادا کرنے ہوں گے۔ اور اگر کچھ مدت گزرنے کے بعد معلوم ہو کہ کرایہ باطل تھا تو اسے صرف اس گزری ہوئی مدت کا عام طور پر جو کرایہ ہوتا ہے دینا ہوگا۔

مسئلہ ۲۲۰۷۔ جب کسی چیز کو کرایہ پر لے چکا ہو اور وہ چیز اس کی کوتاہی برتنے کے بغیر یا اس سے فائدہ حاصل کرنے میں زیادہ روی کرنے کے بغیر تلف ہو جائے تو کرایہ دار اس کا ضامن نہ ہوگا۔ اسی طرح جب درزی وغیرہ کو کوئی کپڑا سینے کے لیے دے اور وہ اس کی حفاظت کرنے میں کوتاہی نہ برتے اور کوئی زیادہ روی بھی نہ کرے۔ اور پھر باوجود اس کے وہ کپڑا تلف ہو جائے۔ تو اس درزی پر اس کپڑے کا معاوضہ دینا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۲۲۰۸۔ جب کوئی کاریگر چیز لے اور وہ اسے ضائع کرے تو وہ اس کا ضامن ہوگا۔

مسئلہ ۲۲۰۹۔ جب کوئی نقصانی کسی کا حیوان ذبح کرے خواہ اجرت پر یا مفت میں اور وہ اس حیوان کو حرام کر بیٹھے تو اس حیوان کی قیمت اسے مالک کو دینی پڑے گی۔

مسئلہ ۲۲۱۰۔ جب کسی حیوان کو کرایہ پر لے آئے اور وہ مالک کے ساتھ معین کر چکا تھا کہ اس پر کتنا بوجھ لادے گا لیکن وہ بوجھ لادنے کے وقت اس مقدار معین سے زیادہ لاد دے اور اس کی وجہ سے حیوان مرجائے۔ یا عیب دار ہو جائے تو وہ اس حیوان کا شرعاً ضامن ہے بلکہ اگر بوجھ لادنے کی مقدار معین بھی نہ کی ہو لیکن اس نے عام عادت سے جو اس حیوان پر بوجھ لادنا چاہیے زیادہ لادا ہو اور وہ مرجائے یا عیب دار ہو جائے تو بھی اس کا ضامن ہوگا۔

مسئلہ ۲۲۱۱۔ جب کسی حیوان کو بوجھ لے جانے کے لیے کرایہ پر لیا ہو اور وہ حیوان راستے میں پھسل جائے۔ یا سرکشی کرے کہ جس کی وجہ سے اس کا بوجھ گر کر تلف ہو جائے تو اس حیوان کا مالک اس بوجھ کا ضامن نہ ہوگا البتہ اس حیوان کو اسکے مالک کے مارنے وغیرہ کی وجہ سے بوجھ گر کر تلف ہو جائے تو پھر حیوان کا مالک اس سامان کا ضامن ہوگا

مسئلہ ۲۲۱۲۔ جب کوئی شخص بچہ کا ختنہ کرے اور اس کی وجہ سے بچے کو کوئی ضرر پہنچے یا بچہ مرجائے تو ختنہ کرنے والا جبکہ اس نے عام عادت سے زیادہ کاٹا ہو اس بچے کا ضامن ہوگا۔

مسئلہ ۲۲۱۳۔ اگر ڈاکٹر کسی مریض کو دوا دے یا اس کی مرض کی دوائی بتلائے اور وہ خود جاکر دوائی خرید کے کھائے لیکن ڈاکٹر کو اس کے علاج میں خطا ہو جائے کہ جس کی وجہ سے بیمار کو کوئی ضرر پہنچے یا وہ مرجائے تو پھر ڈاکٹر اس کا ضامن ہے۔ لیکن اگر ڈاکٹر صرف یہ کہے کہ فلاں دوائی فلاں مرض کے لیے اچھی ہے اور بیمار جاکر دوائی کھالے کہ جس کی وجہ سے اسے کوئی ضرر پہنچے یا مرجائے تو پھر ڈاکٹر ضامن نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۲۲۱۴۔ اگر ڈاکٹر مریض کو یا اس کے ولی کو علاج شروع کرنے سے پہلے کہہ دے کہ اگر کوئی ضرر و نقصان مریض کو میرے علاج کی وجہ سے پہنچا تو میں اس کا ضامن نہیں ہوں گا۔ اگر وہ ڈاکٹر خوب دقت و احتیاط سے علاج کرے اور پھر بھی مریض کو کوئی ضرر پہنچے یا مرجائے تو پھر اس صورت میں ڈاکٹر ضامن نہ ہوگا۔

مسئلہ ۲۲۱۵۔ جب کسی شخص نے کوئی دکان وغیرہ کرایہ پر کسی کو دی ہو تو پھر بھی وہ ایک دوسرے کی رضا کے ساتھ اس اجارہ کو فسخ کر سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر ان میں سے ایک شرط کرلے کہ فلاں مدت تک وہ اس اجارہ کو ختم کر سکے گا۔ تو انہیں اس شرط پر عمل کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۲۲۱۶۔ جب کرایہ پر دینے والے یا لینے والے کو اجارہ کے صیغہ ختم کرچکنے کے بعد معلوم ہوجائے کہ ان میں سے ایک مغبون (یعنی گھاٹے) میں ہے۔ اور وہ اتنے غبن کی طرف صیغہ کے وقت بھی ملتفت نہ ہو تو پھر وہ اجارہ کو ختم کرسکتا ہے اور اگر اجارہ کے صیغہ کے وقت کوئی ان میں شرط کردے کہ جو بھی مغبون ہوگا اسے اجارہ کو ختم کردینے کا حق نہیں ہوگا تو ایسی شرط کے بعد اگرچہ غبن بھی معلوم ہوجائے تو بھی اجارہ ختم نہیں کیا جاسکتا۔

مسئلہ ۲۲۱۷۔ جب کسی چیز کو اجارہ پر دے اور ابھی اس کا قبضہ نہ دیا ہو کہ اس سے کوئی دوسرا شخص غصب کرلے تو اسے حق ہے کہ وہ اس اجارہ کو ختم کردے اور اپنا روپیہ واپس لے لے۔ یا اس اجارہ کو ختم نہ کرے لیکن اس کا عام اجارہ اس غاصب سے وصول کرے۔ پس اگر کوئی شخص کوئی حیوان ایک ماہ کے لیے دس روپیہ پر کرایہ لے اور ابھی اس کا قبضہ نہ لیا ہو کہ کوئی دوسرا شخص اسے غصب کرلے اور صرف دس دن اپنے پاس رکھے۔ اگر دس دن کا عام کرایہ دس روپیہ ہو تو وہ دس روپیہ غاصب سے لے سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۲۱۸۔ جب کوئی چیز کرایہ پر لے اور اس کا قبضہ بھی لے چکے کہ کوئی دوسرا شخص اسے غصب کرلے تو پھر وہ اس اجارہ کو ختم نہیں کرسکتا۔ فقط اسے حق حاصل ہے کہ ان دنوں کا عام عادت کے ماتحت کرایہ غاصب سے وصول کرے۔

مسئلہ ۲۲۱۹۔ اگر کرایہ کی مدت ختم نہ ہوئی ہو کہ وہی چیز اس شخص کے پاس بیچ دے کہ جسے کرایہ پر دے رکھی تھی تو وہ اجارہ سابقہ ختم نہ ہوگا۔ بلکہ اسے کرایہ کا روپیہ مالک کو دینا ہوگا۔ یہی حکم ہے جبکہ وہ چیز کرایہ دار کے علاوہ کسی کے پاس فروخت کردے۔

مسئلہ ۲۲۲۰۔ اگر کرایہ کی مدت شروع ہونے سے پہلے مکان یا کوئی دوسری چیز اس طرح خراب ہو جائے کہ وہ قابل استفادہ نہ رہے یا جس چیز کے لیے کرایہ پر لیا تھا۔ اس کے لیے فائدہ مند نہ رہا ہو تو پھر اجارہ باطل ہوجائے گا۔ اور وہ روپیہ جو مالک مکان کو دے چکا ہے واپس لے لیگا۔ بلکہ اگر اس چیز سے مختصر فائدہ بھی اٹھایا جاسکتا تو تب بھی اسے اجارہ کے ختم کردینے کا اختیار ہے۔

مسئلہ ۲۲۲۱۔ اگر کوئی چیز کرایہ پر لے چکنے اور قبضہ حاصل کرنے کے بعد اس طرح خراب ہوجائے، کہ بالکل قابل استفادہ نہ رہے یا جس کے لیے لی گئی تھی اس کے لیے فائدہ مند نہ ہو تو پھر باقی مدت کا اجارہ باطل ہے۔ بلکہ اگر مختصر فائدہ بھی اٹھایا جاسکتا ہو تو پھر بھی اسے باقی مدت کے اجارہ ختم کرنیکا اختیار حاصل ہے۔

مسئلہ ۲۲۲۲۔ جب کوئی مکان کرایہ پر سے اور اس کے دو کمرے ہوں ان میں سے ایک خراب ہو جائے کہ جو قابل فائدہ نہ رہے۔ اگر تو مالک مکان اس کمرہ کو اتنا جلدی بنوا دے کہ کوئی فائدہ اس سے ضائع نہ ہونے پائے تو پھر اجارہ باطل نہ ہوگا۔ اور نہ ہی کرایہ دار اسے ختم کر سکے گا۔ اور اگر مکان کا مالک اس کو اتنی دیر تک نہ بنوائے کہ جس کی وجہ سے کوئی مدت اس سے فائدہ حاصل نہ کر سکے تو پھر اتنی مدت کا اجارہ باطل ہے اور کرایہ دار کو یہ بھی حق ہے کہ بالکل اجارہ کو ہی ختم کر دے۔

مسئلہ ۲۲۲۳۔ کرایہ پر دینے والا اگر مر جائے تو کرایہ باطل نہیں ہوتا۔ البتہ اگر اس کے لیے کوئی شخص وصیت کر گیا ہو کہ وہ اس مکان مخصوص کا تا زندگی فائدہ حاصل کرے اور اس نے اس مکان سے فائدہ کسی کو کرایہ پر دے کر حاصل کیا ہوا ہو تو پھر جب وہ مر جائے گا تو باقی مدت کا کرایہ باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۲۲۴۔ جب کوئی شخص کسی معمار کو وکیل کرے کہ وہ اس کی عمارت کے لیے مزدور لے آئے اگر وہ معمار ان مزدوروں کو اس سے اجرت تھوڑی دے کہ جو مالک سے وصول کرتا ہے۔ تو پھر اس معمار کے لیے وہ زیادتی حرام ہے۔ بلکہ اس معمار کو چاہیئے کہ وہ زیادتی مالک کو واپس کر دے۔ ہاں اگر معمار نے مالک مکان کے ساتھ ٹھیکہ کیا ہو۔ کہ وہ اس مکان کو خود یا کسی سے اتنے میں تیار کر دے گا۔ تو پھر اس معمار کو حق حاصل ہے کہ کسی دوسرے انسان کو اس سے کم پر ٹھیکہ دے سکتا ہے کہ جو اس نے خود کیا ہے۔ اور وہ زیادتی جو اسے ملے گی اس کے لیے حلال ہے۔

مسئلہ ۲۲۲۵۔ اگر کسی رنگ ساز سے قرار ہو کہ وہ فلاں رنگ کپڑے وغیرہ کو کر دے اگر اس نے اس کی جگہ کوئی اور رنگ کر دیا ہو تو اسے کوئی اجرت لینے کا حق حاصل نہیں ہوگا۔

کتاب جعالہ (یعنی انعام قرار دینے کے احکام)

مسئلہ ۲۲۲۶۔ جعالہ (انعام) عربی میں وہ مال ہے کہ جو انسان کسی کام کے لیے معین کرتا ہے مثلاً جب کہے کہ میری فلاں گم ہوئی چیز جو پیدا کر کے لائے گا۔ میں اسے دس روپے دوں گا۔ جو انسان ایسا اعلان کرتا ہے اسے عربی میں جاعل اور جو شخص اس کام کو کر کے آئے اسے عامل اور وہ مال جو قرار دیا جائے اسے جعالہ یعنی انعام کہتے ہیں

جعالہ اور مزدوری یعنی اجارہ میں یہ فرق ہے کہ مزدوری میں صیغہ پڑھنے کے بعد کام کو انجام دینا پڑتا ہے۔ اور جو اسے مزدوری پر حاصل کرے گا۔ اس کے ذمہ عمل کی اجرت صیغہ جاری کرنے کے بعد لازم ہوجاتی ہے لیکن جعالہ میں جب تک کوئی کام نہ کر چکے گا۔ تب تک وہ انعام کا مال انعام قرار دینے والے پر دینا لازم نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۲۲۲۷۔ انعام قرار دینے والے کو بالغ، عاقل باقصد وارادہ واختیار ہونا چاہیئے۔ اور وہ شرعاً اپنے مال میں تصرف کا بھی حق رکھتا ہو۔ لہٰذا سفیہ انسان جو اپنے ہی مال میں شرعاً تصرف نہیں کرسکتا ہے انعام قرار دینے کا حق نہیں رکھتا اور اگر جعالہ یعنی انعام قرار دے گا تو وہ باطل ہے۔

مسئلہ ۲۲۲۸۔ وہ کام کہ جس کے لیے انعام وجعالہ قرار دیا جاتا ہے حرام و بے فائدہ نہ ہو۔ لہٰذا اگر کوئی شخص کہے کہ جو شراب پیئے گا یا اندھیری رات میں فلاں جگہ جائے گا میں اس کو اتنا مال دوں گا تو یہ صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۲۲۹۔ جب انعام ایسا مال رکھے جو معین ہو مثلاً کہے کہ جو میرا گھوڑا ڈھونڈ لائے گا اسے یہ گندم دوں گا تو اس پر ضروری نہیں کہ بتلائے کہ گندم کہاں کی ہے اور اس کی کتنی قیمت ہے۔ ہاں اگر مال کو معین نہ کرے مثلاً کہے کہ جو گھوڑا ڈھونڈ لائے گا میں اسے دس من گندم دوں گا تو پھر اسے چاہیئے کہ اس گندم کی خصوصیات پورے طور پر بیان کرے۔

مسئلہ ۲۲۳۰۔ جب کوئی شخص کسی کام کے انعام کو معین نہ کرے مثلاً وہ کہے کہ جو میرا لڑکا ڈھونڈھ لائے گا میں اسے نقدی دوں گا۔ لیکن اس نقدی کی مقدار کو معین نہ کرے تو پھر اسے چاہیئے کہ جب کوئی شخص اس کا وہ کام کر لائے تو اسے وہ اجرت وانعام دیا جانا چاہیئے کہ جو عام لوگوں کی نگاہ میں اس کام کی اجرت ہوا کرتی ہے

مسئلہ ۲۲۳۱۔ جب کوئی کام کرنے والا انعام قرار دینے سے پہلے کام کرے یا انعام قرار دے چکنے کے بعد کام کو انجام دے لیکن وہ کام کو مفت و بے اجرت کے قصد سے بجا لائے تو پھر وہ اجرت لینے کا حق نہیں رکھتا

مسئلہ ۲۲۳۲۔ انعامی کام میں شروع ہونے سے پہلے انعام قرار دینے والا یا انعام پانے والا اس عقد جعالہ کو ختم کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۲۲۳۳۔ جب کوئی شخص کام شروع کرچکے تو پھر انعام قرار دینے والا اس عقد جعالہ کو ختم کردینا چاہے تو مشکل ہے۔

مسئلہ ۲۲۳۴۔ انعام پانے والا کام کو ادھورا بھی چھوڑ سکتا ہے اور جب کام کو ادھورا چھوڑے گا تو اسے اجرت لینے کا کوئی حق نہیں لیکن اگر کام کو ادھورا چھوڑنے میں انعام قرار دینے والے کے لیے کوئی ضرر پہنچتا ہو تو پھر وہ اس کام کو ادھورا نہیں چھوڑ سکتا۔ اور اسے لازم ہوگا کہ وہ سارا کام انجام دے۔ مثلاً جب کوئی انسان کہے کہ جو میری آنکھ کا علاج کرے گا تو میں اسے سو روپیہ دوں گا۔ اگر ڈاکٹر اپریشن شروع کر دے تو پھر وہ اسے ادھورا نہیں چھوڑ سکتا۔ کیونکہ اس سے اس شخص کو نقصان ہوتا ہے۔

مسئلہ ۲۲۳۵۔ اگر انعام پانے والا کام کو ادھورا چھوڑ دے اور وہ ایسا کام ہو کہ جب تک تمام نہ کیا جائے کوئی فائدہ انعام قرار دینے والے کے لیے نہیں رکھتا۔ جیسے کسی حیوان وغیرہ کا ڈھونڈ لانا تو پھر کام کرنے والا کسی اجرت کا مطالبہ انعام قرار دینے والے سے نہیں کر سکتا۔ اسی طرح جب انعام قرار دینے والے نے پورے کام کے لیے کچھ مال قرار دیا ہو تو بھی ادھورے کام کے لیے اس سے کسی اجرت کا مطالبہ نہیں کیا جا سکتا۔ اور اگر انعام قرار دینے والے کا قصد یہ ہو کہ یہ کام جتنا ہوتا جائے گا۔ اس کے لیے وہ کچھ اجرت دے دیگا تو اس وقت انعام قرار دینے والے کو اس کام کی کہ وہ جتنا کر چکا ہے اجرت دینی چاہیئے۔ اگرچہ اس صورت میں احتیاط اس میں ہے کہ وہ آپس میں مصالحت کر کے ایک دوسرے کو راضی کریں۔

کتاب مزارعت (مزارعہ کے احکام)

مسئلہ ۲۲۳۶۔ مزارعت اسے کہتے ہیں کہ زمین کا مالک اپنی زمین کسی کو زراعت کرنے کے لیے دے اور کچھ مقدار اسی زمین کی گندم وغیرہ اس شخص کے لیے معین کرے۔

مسئلہ ۲۲۳۷۔ مزارعت میں چند ایک شرطیں ہیں:۔

(۱) زمین کا مالک زراعت کرنے والے کو کہے کہ میں نے زمین آپ کو زراعت کرنے کے لیے دی اور وہ اسے قبول کرے یا اگر وہ کہے بغیر کسی کو اپنی زمین زراعت کے لیے دے دے اور دوسرا آدمی قبول کر کے اس میں زراعت کرنا شروع کر دے تو بھی مزارعت ہو جائے گی۔ لیکن اس صورت میں جب تک وہ زمین میں کام کرنے میں مشغول نہ ہوگا مالک زمین اس مزارعت کو ختم کر سکتا ہے (۲) زمین کا مالک اور زراعت پہ لینے والا

دونوں بالغ، عاقل، باقصد و اختیار ہونے چاہئیں اور ان میں سے کوئی ایک سفیہ، بیہودہ کاموں میں اپنا مال برباد کرنے والا نہ ہو (۳) زمین کا مالک اور زراعت کرنے والے زمین سے جو بھی حاصل ہو ان میں ان دونوں کا حصہ جو بھی قرار پائے ہونا چاہیئے۔ پس اگر یوں قرار پائے کہ زمین کے ابتدائی سال میں جو کچھ ہوتا ہے وہ فلاں کا اور آخر فصل میں جو ہو وہ دوسرے کا تو پھر ایسی مزارعت باطل ہے (۴) مالک اور زراعت کرنے والے کا حصہ، تہائی چوتھائی یا پانچواں وغیرہ کی طرح کوئی معیّن ہونا چاہیئے۔ لہٰذا اگر مالک یوں کہے کہ میری زمین میں زراعت کر اور جو تیرا دل چاہے مجھے دے دینا تو یہ مزارعت باطل ہے۔ (۵) زمین کی زراعت کرنے کی مدت ایسی معین کی جائے کہ جس میں زمین کا حاصل ہو سکتا ہو (۶) زمین کو زراعت کے قابل ہونا چاہیئے۔ اور اگر مثلاً زراعت نہ ہو سکتی ہو لیکن اس میں زراعت کرنا ممکن ہو تو پھر بھی مزارعت صحیح ہے (۷) اگر اس زمین میں کسی خاص چیز کی زراعت کرنی مقصود ہو تو اسے معین کرنا چاہیئے اور اگر کوئی ان کا خاص مقصود نہ ہو یا جو مقصود ہو وہ دونوں کو پتہ ہو تو پھر اس جنس کا کہ جو زراعت کی جانی ہے معین کرنا ضروری نہیں (۸) زمین کے مالک کو زمین بھی متعین کرنی چاہیئے پس اگر کسی کے پاس مختلف زمین کے قطعات ہوں اور ان میں آپس میں فرق بھی ہو، اگر وہ کسی کو کہے کہ ان میں سے کسی میں بھی چاہے زراعت کرلے تو پھر یہ مزارعت باطل ہو گی (۹) ان میں سے جن کو کوئی خاص خرچ وہاں کرنا ہو تو اسے بھی معیّن کیا جائے اور اگر جو خرچ وہاں ہونا ہو خود معیّن و معلوم ہو تو پھر دوبارہ معیّن کرنے کی ضرورت نہیں

مسئلہ ۲۲۳۸۔ جب کوئی زمین کا مالک یہ شرط کر دے کہ اتنی مقدار خاص اس زمین کے حاصل سے اس کی مخصوص ہو گی اور باقی جو ہو گا وہ ان دونوں میں مشترک ہو گا، اگر یہ علم ہو کہ اس مقدار مخصوص نکل جانے کے بعد کچھ مقدار زمین کے حاصل سے ضرور بچے گی تو پھر وہ مزارعت صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۲۳۹۔ اگر مزارعت کی مدت ختم ہو جائے اور ابھی تک زمین سے کوئی حاصل نہ ہوا ہو، بلکہ ابھی تک زراعت زمین میں موجود کھڑی ہو تو پھر اگر مالک کرایہ دینے کی وجہ سے یا بغیر اجرت لینے کے راضی ہو جائے کہ یہ زراعت ابھی اس کی زمین میں کھڑی رہے تو پھر کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر مالک اس زراعت کے زمین میں رہنے پر راضی نہ ہو تو وہ زراعت کرنے والے کو مجبور کر سکتا ہے کہ وہ اس زراعت یعنی کھیتی کو کاٹ لے اگرچہ اس کھیتی کے کاٹنے سے زراعت کرنے والے کو کوئی ضرر بھی پہنچے تو بھی اس کا معاوضہ زمین کے مالک کو دینا واجب نہیں گو بلکہ اگر زراعت کرنے والا مالک کو اس کھیتی کے زمین میں کچھ مدت رہنے کے

لیے مال دینے پر بھی راضی ہو تو بھی وہ مالک کو اس پر مجبور نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۲۲۴۰۔ اگر اتفاق کی وجہ سے زمین میں زراعت و کھیتی باڑی کرنا ممکن نہ رہے مثلاً پانی کٹ جائے یا بالکل ختم ہو جائے تو پھر مزارعت باطل ہو جائے گی۔ لیکن اگر زراعت کرنے والے نے جان بوجھ کر بغیر کسی وجہ کے اس زمین میں کھیتی باڑی نہ کی ہو حالانکہ زمین اس کے قبضہ میں تھی اور مالک کو اس میں کوئی دخل نہ تھا تو پھر اسے مالک کو اس زمین کی عام اجرت یعنی کرایہ و ٹھیکہ جو اتنی مدت کا ہونا چاہیئے دینا ہوگا۔

مسئلہ ۲۲۴۱۔ جب مالک اور زراعت کرنے والے کے درمیان مزارعت کا صیغہ پڑھا جا چکا ہو یا مالک نے کسی کو بغیر صیغہ پڑھے زراعت کے قصد سے زمین دی ہو اور اس نے قبول کر کے اس میں کام کرنا بھی شروع کر دیا ہو تو پھر مزارعت ختم نہیں کی جا سکتی۔ البتہ اگر صیغہ مزارعت میں شرط لگا دی گئی ہو کہ ان میں سے ایک یا دونوں اس مزارعت کو ختم کر سکیں گے تو پھر انہیں اس قرار داد اور شرط پر عمل کرنا ہوگا۔

مسئلہ ۲۲۴۲۔ اگر مزارعت کی قرار داد ہو جانے کے بعد مالک زمین یا زراعت کرنے والا مر جائے تو پھر مزارعت باطل نہ ہو گی بلکہ مرنے والے کے وارث اس کے قائم مقام ہو جائیں گے۔ ہاں اگر زراعت کرنے والے کے ساتھ یہ شرط کی جا چکی ہو کہ وہ خود بنفس نفیس اس میں مزارعت کرے گا تو پھر اس کے مرنے کے بعد وہ مزارعت باطل ہو جائے گی۔ لیکن اگر اس کی بوئی ہوئی کھیتی ظاہر ہو چکی ہو تو پھر اس کے حصہ کو اس کے وارث کو دینا ہوگا۔ اسی طرح اور جو بھی اس کے حصے ہوں وہ بھی اس کے وارث کو دیے جائیں گے۔ لیکن اس کے وارث زمین کے مالک کو مجبور نہیں کر سکتے کہ وہ کھیتی جو ظاہر ہو چکی ہے اس کی زمین میں باقی رہ جائے۔

مسئلہ ۲۲۴۳۔ اگر زمین میں کاشت کر چکنے کے بعد معلوم ہو کہ ان کی مزارعت باطل تھی اگر تو بیج مالک کا ہو تو پھر جو اس زمین سے حاصل ہوگا وہ سب مالک کا ہو جائے گا۔ لیکن زراعت کرنے والے کو اس کی مزدوری اور وہ مصارف جو اس نے اس پر کیے ہیں حیوانات کا کرایہ وغیرہ سب زمین کے مالک کو دینے ہوں گے۔ اور اگر اس میں جو بیج ڈالا گیا ہے وہ زراعت کرنے والے کا ملک ہو تو پھر جو بھی زمین سے حاصل ہوگا وہ بھی اسی کا ملک ہوگا۔ لیکن اسے زمین کے مالک کو زمین کا اتنی مدت کا کرایہ اور وہ مصارف جو مالک نے وہاں کیے ہیں اور حیوانات کا کرایہ اگر اس کے حیوانات یہاں پر کام کر چکے ہوں سب دینا ہوگا۔

مسئلہ ۲۲۴۴۔ اگر زراعت کرنے والے کا بیج ہو اور زراعت کر چکنے کے بعد معلوم ہو جائے کہ

مزارعت باطل تھی۔ اگر تو مالک زمین اجرت لے کر یا بغیر اجرت لیے راضی ہو جائے کہ وہ زراعت اس کی زمین میں باقی رہ جائے تو پھر کوئی حرج نہیں لیکن اگر زمین کا مالک زراعت کے پکنے تک اس کی زمین میں رہنے پر راضی نہ ہو تو وہ زراعت کرنے والے کو مجبور کر سکتا ہے کہ وہ اپنی زراعت کو کاٹ لے اور اگر زراعت کرنے والا کچھ حصہ دینے پر راضی ہو جائے تو وہ مالک کو اس کی زراعت اپنی زمین میں باقی رکھنے پر مجبور نہیں کر سکتا۔ اسی طرح زمین کا مالک بھی زراعت کرنے والے کو مجبور نہیں کر سکتا کہ وہ اجرت دیتا رہے اور وہ زراعت اس کی زمین میں باقی رکھے۔

مسئلہ ۲۲۴۵۔ اگر کھیتی و زراعت کے پکنے اور مدتِ مزارعت ختم ہو چکنے کے بعد کچھ ایسی جڑیں کسی زراعت کی زمین میں رہ چکی ہوں کہ جو وہی دوسرے سال بھی حاصل دیتی ہوں۔ پس اگر مالک اور زراعت کرنے والے اس سے صرف نظر نہ کر چکے ہوں تو پھر انہیں کے دوسرے سال کے حاصل کو بھی پہلے سال کی طرح آپس میں تقسیم کرنا چاہیئے۔

کتاب مساقات

یعنی آبیاری و باغ لگانیکے احکام

مسئلہ ۲۲۴۶۔ جب کوئی شخص یہ معاملہ کرے کہ میرے درختوں کو کہ جن کا میوہ میرا ہوگا یا میوہ بھی دوسرے شخص کے اختیار میں رہئے گا فلاں مدت تک ان درختوں کی تربیت و پرورش و آبیاری کرے اور وہ اس کے مقابلہ میں اتنی مقدار ان درختوں کے میوے کی اسے دے گا تو اس معاملہ کو "مساقات" کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲۲۴۷۔ ایسے درختوں میں مساقات صحیح نہیں ہوتی کہ جن کا میوہ نہیں ہوتا جیسے بید وغیرہ کے درخت اور ان درختوں میں کہ جن کے پتوں سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے مساقات کرنے میں اشکال ہے۔

مسئلہ ۲۲۴۸۔ معاملۂ مساقات میں کوئی خاص صیغہ پڑھنا ضروری نہیں۔ بلکہ اگر اس معاملہ کے قصد سے کسی کو درخت دے دے اور وہ بھی اس قصد سے ان کی آبیاری وغیرہ میں مشغول ہو جائے تو بھی معاملہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۲۴۹۔ درختوں کا مالک اور جو ان کو آبیاری کے لیے لیتا ہے دونوں کو بالغ، عاقل، مختار ہو اور اسے سفیہ ہو اپنے مال کو بیہودہ کاموں میں خرچ کرتا ہے نہ ہونا چاہیئے۔

مسئلہ ۲۲۵۰۔ درختوں کی پرورش کا زمانہ معین کیا جائے اور اگر اس کی ابتدا معین کی جائے اور انتہا اس کی میوہ کے حاصل ہونے تک قرار دی جائے تو بھی صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۲۵۱۔ ہر ایک کا حصہ آدھا، تہائی، چوتھائی وغیرہ کی طرح کوئی معین کیا جائے۔ پس اگر اس طرح قرار دیں کہ سومن میوہ اس کے درختوں کے مالک کا ہوگا اور باقی جو بچے ان کی پرورش کرنے والے کا ہوگا تو یہ معاملہ باطل ہے۔

مسئلہ ۲۲۵۲۔ درختوں کی پرورش وغیرہ کا معاملہ ان میں میوہ ظاہر ہونے سے پہلے قرار پانا چاہیئے۔ اور اگر میوہ ظاہر ہو چکا ہو تو یہ معاملہ مساقات تب صحیح ہوگا جب کہ ابھی بھی درخت باوجود میوے کے ظاہر ہو چکنے کے آبیاری وغیرہ کی طرف محتاج ہوں۔ اور اگر درخت اس کی طرف محتاج نہ ہوں تو پھر اس معاملہ میں اشکال ہے اگرچہ بعض دوسرے کاموں مثل میوہ چننے یا ان کی حفاظت کی طرف ابھی بھی احتیاج موجود ہو۔

مسئلہ ۲۲۵۳۔ مساقات کا یہ معاملہ خربوزہ، کھیرے وغیرہ کی بیلوں وغیرہ کے لیے صحیح نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۲۲۵۴۔ جو درخت بارش کے پانی سے یا زمین کی رطوبت سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور انہیں علیحدہ پانی کی ضرورت نہیں ہوتی اگر ان کی جڑوں وغیرہ کے اطراف کی زمین کو صاف کرنا اور اسے کسی آلہ وغیرہ سے نرم کرنے کی ضرورت ہو تو پھر بھی یہ معاملہ مساقات صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۲۵۵۔ جب عقدِ مساقات ہو جائے تو پھر بھی وہ آپس کی رضامندی کے ساتھ اسے ختم کر سکتے ہیں اور اگر دونوں یا ان میں سے ایک عقدِ مساقات میں شرط کر دیں کہ وہ اس عقد کو ختم کر سکیں تو انہیں اس معاملہ کے ختم کرنے میں حسب شرط کوئی حرج نہیں۔ بلکہ اگر عقد مساقات میں کوئی شرط قرار دے رکھی ہو اور اس پر عمل نہ کیا جا رہا ہو تو بھی اس معاملہ کو ختم کر سکتے ہیں۔

مسئلہ ۲۲۵۶۔ اگر مالک مر جائے تو معاملہ مساقات باطل نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کے وارث اس کے قائم مقام ہو جائیں گے۔

مسئلہ ۲۲۵۷۔ اگر مساقات کرنے کے بعد وہ شخص مر جائے کہ جسے درخت ترتیب کرنے کے لیے دیے

گئے تھے۔ اگر عقدِ مساقات میں یہ شرط نہ کی گئی ہو کہ وہ بذاتِ خود اس میں کام کرے تو پھر اس کے وارث اس کے قائم مقام ہو جائیں گے۔ اور اگر اس کے وارث ان درختوں پر خود بھی کام نہ کریں اور کسی کو اجرت دے کر بھی ان میں کام نہ کرائیں تو پھر حاکمِ شرعیت اس مرنے والے کے مال سے کچھ مال لے کر کسی سے ان درختوں میں اجرت پر کام کرائے گا۔ اور پھر جو ان درختوں سے حاصل ہوگا وہ اس مرنے والے کے وارثوں اور باغ کے مالک کو ان کی قرارداد کے مطابق تقسیم کر دے گا۔ اور اگر اس کے ساتھ عقدِ مساقات میں یہ شرط کر دی گئی ہو کہ وہ خود ان میں کام کرے اور کسی دوسرے کو نہ دے تو پھر اس کے مرنے سے مساقات کا معاملہ باطل ہو جائے گا۔ اور اگر یہ شرط نہ کی گئی ہو کہ وہ کسی دوسرے کو نہ دے تو پھر مالک کو اختیار ہے کہ یا تو معاملہ ختم کر دے یا راضی ہو جائے کہ اس کے وارث جس کو وارث اجرت پر لے کر کام کرائیں اس میں کام کرتے رہیں۔

مسئلہ ۲۲۵۸ ۔ اگر مساقات میں یہ شرط کر دی ہو کہ درختوں سے جو حاصل ہوگا وہ مالک کا ہوگا لیکن معاملہ باطل ہے۔ پھر اس صورت میں جو درختوں سے حاصل ہو وہ مالک کا ہوگا۔ اور اس میں کام کرنے والا کسی اجرت کا اس سے مطالبہ نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر مساقات کا معاملہ کسی دوسری وجہ سے باطل ہو تو پھر مالک کو اس میں کام کرنے والے کے لیے جو عام اجرت ہونی چاہیئے دینی ہوگی۔

مسئلہ ۲۲۵۹ ۔ جب کسی کو اپنی زمین دے اور اس کے ساتھ شرط کرے کہ وہ اس میں درخت لگائے اور جو درخت اس سے ہوں گے وہ دونوں کے لیے آدھے آدھے ہوں گے تو یہ معاملہ باطل ہے۔ پس وہ درخت جو اس زمین میں پیدا ہوں گے وہ اس کے ہوں گے جو ان درختوں کا مالک تھا۔ پس اگر درخت بھی اسی کے ہوں جس کی زمین تھی تو اب بھی اسی کے ہوں گے۔ اور اسے دوسرے آدمی کو اس کے عمل کی اجرت دینی ہوگی۔ اور اگر درخت اس شخص کے ہوں کہ جس نے اس زمین میں لگائے تھے تو اب پرورش پا لینے اور اُگ آنے کے بعد بھی اس کے رہیں گے اور اسے اختیار ہوگا کہ وہ اپنے درختوں کو اس زمین سے اکھیڑ لے لیکن وہ گڑھے جو درختوں کے اکھیڑنے کی وجہ سے ہوئے ہوں انھیں اسے پر کر دینا ہوگا اور ابتدا سے اس زمین کا کرایہ بھی درختوں کے لگانے کی ابتدا سے دینا ہوگا۔ اسی طرح مالک بھی اس شخص کو مجبور کر سکتا ہے کہ وہ اپنے درخت اس زمین سے اکھیڑ لے۔ لیکن اگر درختوں کو وہاں سے اکھیڑنے سے کوئی عیب ان میں پیدا ہو جائے تو اسے درختوں کے مالک کو نقصان دینا ہوگا۔ لیکن زمین کے مالک کو کرایہ پر یا بغیر کرایہ کے زمین میں درخت باقی رکھنے کے لیے مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

کتاب حجر

یعنی وہ لوگ جو اپنے مال میں تصرف نہیں کر سکتے

مسئلہ ۲۲۶۰۔ جو بچہ بالغ نہیں ہوا وہ اپنے مال میں کسی قسم کے تصرف و خرچ کرنے کا حق نہیں رکھتا۔ بالغ ہونا تین طریقوں سے ہوتا ہے:۔ (۱) ناف کے نیچے سخت بالوں کا اُگ آنا (۲) منی کا باہر آنا (۳) مرد کے پندرہ سال قمری ختم ہو جاتے اور عورت کے نو سال یعنی جب مرد پندرہ سال اور عورت نو سال ختم کر چکے تو وہ بالغ ہو جاتے ہیں۔

مسئلہ ۲۲۶۱۔ منہ پر سخت بالوں کا اُگنا یعنی ڈاڑھی نکلنا یا مونچھیں آنا یا سینے یا بغل میں بالوں کا اُگنا، یا آواز کا سخت ہو جانا وغیرہ وغیرہ بالغ ہوتے کی علامتیں نہیں ہیں۔

مسئلہ ۲۲۶۲۔ دیوانہ یا سفیہہ جو اپنے مال کو بیہودہ کاموں میں خرچ کرتا ہے یہ بھی اپنے مال کو کہیں پر خرچ نہیں کر سکتے

مسئلہ ۲۲۶۳۔ اگر کوئی شخص کبھی دیوانہ ہو جاتا ہو اور کبھی عقلمند تو اس کے وہ تصرفات جو عقل کی حالت میں واقع ہوتے ہیں صحیح اور جو دیوانگی حالت میں واقع ہوئے ہیں باطل ہیں۔

مسئلہ ۲۲۶۴۔ انسان جب مریض ہو جائے اور اسی مرض میں مرجائے تو اس کے وہ خرچ جو اپنے اوپر یا اپال بچوں یا مہمان اور دوسرے ایسے کام جو اسراف و فضول خرچی میں شمار نہ ہوں اور اسی طرح جب اپنے مال کو اسی حالت میں فروخت کر دے یا اجارہ پر دے یہ سب صحیح ہیں۔ ہاں اگر وہ اپنا مال کسی کو اس حالت میں بخش دے یا سستا فروخت کر دے تو پھر وہ مقدار جو کسی کو دی ہے یا سستی بیچی ہے وہ اس کے کل مال کے تیسرے حصہ سے کم ہو تو پھر بھی جو کچھ کر گیا ہے صحیح ہے۔ اور اگر وہ مقدار اس کے کل مال کے تیسرے حصہ سے زیادہ ہو تو پھر اگر وارث اس کی اجازت دے دیں تو بھی صحیح ورنہ اس مقدار میں جو اس کے مال کے تیسرے حصہ سے زیادہ بنتی ہے اس کا تصرف باطل ہے۔

کتاب وکالت

یعنی وکیل کرنے اور ہونے کے احکام

وکالت اس کو کہتے ہیں کہ جب کوئی انسان کسی کام کو کرنا چاہتا ہو اور وہ کام کسی دوسرے کے سپرد کردے تاکہ وہ اسے انجام دے۔ مثلاً جب انسان اپنا گھر بیچنا چاہے اور اس کا بیچنا کسی کے ذمہ لگا دے تو اسی بکوانے والے کو وکیل کہتے ہیں۔ اسی طرح جب شادی کرنا چاہے اور کسی کو وکیل کرے کہ اس عورت کا عقد اس کے ساتھ کرے۔ لہٰذا وہ سفیہ انسان جو اپنے مال کو بیہودہ کاموں پر خرچ کرتا ہو چونکہ وہ اپنے مال میں حق تصرف نہیں رکھتا کسی دوسرے کا بھی وکیل نہیں ہوسکتا۔

مسئلہ ۲۲۶۵۔ وکالت کے لیے کسی صیغہ پڑھنے کی ضرورت نہیں پس اگر کسی دوسرے کو بتلا دے کہ اس نے اس کو فلاں کام کے لیے وکیل کردیا ہے۔ اور وہ بھی قبول کرلے تو کافی ہے۔ مثلاً کسی کو کچھ مال دے کہ اسے بکوا دے اور وہ اس مال کو لے لے تو یہی کافی ہے اور وہ وکیل ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۲۶۶۔ جب کوئی ایسے انسان کو جو کسی دوسرے شہر میں رہتا ہے کسی کام کے انجام دینے کے لیے وکیل کرے اور اس کے لیے وکالت نامہ بھیج دے اور وہ شخص اسی وکالت نامہ کو قبول کرلے، تو یہ وکیل ہو جائے گا اگرچہ اس وکالت نامہ کے وہاں تک پہنچنے تک کافی مدت بھی لگ جائے۔

مسئلہ ۲۲۶۷۔ مُوَکِّل یعنی جو کسی کو وکیل بناتا ہے۔ اور وکیل، دونوں کو بالغ، عاقل ہونا چاہیئے۔ اور وہ قصد اور ارادہ سے اس کام میں اقدام کریں۔

مسئلہ ۲۲۶۸۔ ہر وہ کام کہ جو کوئی انسان نہیں کرسکتا یا اس کے کرنے میں شرعاً اجازت نہیں ہے تو اسے ایسے کام میں کسی کا وکیل بھی نہیں بننا چاہیئے۔ مثلاً جو شخص حج کا احرام باندھ چکا ہو چونکہ اس کے لیے نکاح کا صیغہ پڑھنا حرام ہے۔ اس لیے وہ کسی کی طرف سے نکاح پڑھنے کا وکیل بھی نہیں ہوسکتا۔

مسئلہ ۲۲۶۹۔ جب کوئی انسان کسی شخص کو اپنے سارے کاموں کے انجام دینے کے لیے وکیل کرے

تو یہ وکالت صحیح ہے لیکن اگر وہ اپنے کاموں میں سے کسی ایک کے لیے وکیل کرے اور پھر اس کام کو معین نہ کرے تو پھر وکالت باطل ہے۔

مسئلہ ۲۲۷۰۔ جب کسی وکیل کو معزول کر دے تو جو کام وہ اپنے معزول ہونے سے پہلے انجام دے چکا ہے صحیح ہیں۔ لیکن معزول ہونے کی خبر پہنچنے کے بعد کوئی کام بھی انجام نہیں دے سکتا۔

مسئلہ ۲۲۷۱۔ وکیل اپنی وکالت کو جب بھی چاہے ختم کر سکتا ہے۔ اگرچہ اسے وکیل کرنے والا غائب بھی ہو۔

مسئلہ ۲۲۷۲۔ وکیل کسی کام کو کسی دوسرے آدمی کو اپنی طرف سے وکیل کر کے انجام نہیں دلا سکتا۔ البتہ اگر اسے وکیل کروانے والے آدمی نے یہ اجازت دے رکھی ہو کہ کسی دوسرے کو بھی وکیل کرے تو پھر جو قرار اس سے ہوئی ہے اسے اسی پر عمل کرنا ہوگا۔ لہٰذا اگر اس نے یہ کہا کہ کسی کو میرے لیے وکیل کرنا تو اسے ویسا کرنا پڑے گا وہ اپنے لیے کسی کو وکیل نہیں کر سکے گا۔

مسئلہ ۲۲۷۳۔ جب اپنے وکیل کرنے والے کی اجازت سے کسی دوسرے انسان کو اپنے لیے وکیل کیا ہو تو اس وکیل کو پہلا وکیل معزول نہیں کر سکتا لہٰذا اگر پہلا وکیل مر جائے یا اسے معزول کر دیا جائے تو دوسرے کی وکالت باطل نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۲۲۷۴۔ جب اپنے وکیل کرنے والے کی اجازت سے کسی دوسرے انسان کو اپنے لیے وکیل کیا ہو تو اس دوسرے وکیل کو پہلا وکیل اور پہلے وکیل کا موکل دونوں معزول کر سکتے ہیں یا جب پہلا وکیل مر جائے یا معزول کر دیا جائے تو دوسرے وکیل کی وکالت بھی باطل ہو جائے گی۔

مسئلہ ۲۲۷۵۔ اگر چند ایک آدمیوں کو کسی کام کے انجام دینے کے لیے وکیل کر رکھا ہو اور ہر ایک کو تنہا اس کام کے انجام دینے کی اجازت دے رکھی ہو تو ان میں سے جو بھی چاہے اس کام کو انجام دے سکتا ہے۔ لہٰذا اگر ان میں سے کوئی ایک مر جائے تو دوسرے کی وکالت باطل نہیں ہوتی۔ اور اگر ان کو یہ نہ کہا ہو کہ ہر ایک تنہا یا اکٹھے اس کام کو انجام دیں یا کہہ دے کہ اس کام کو سارے مل کر انجام دیں تو اس وقت کوئی بھی تنہا اس کام کو انجام نہیں دے سکتا۔ اور اگر ان میں سے کوئی ایک مر جائے تو دوسروں کی وکالت بھی باطل ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۲۲۷۶۔ اگر کوئی ایک وکیل یا موکل مر جائے یا دیوانہ یا بیہوش ہو جائے تو وکالت باطل ہو جاتی ہے اسی طرح وہ چیز کہ جس کے انجام دینے کے لیے کسی کو وکیل کیا تھا تلف ہو جائے تو بھی وکالت باطل ہو جاتی ہے۔ جیسے کسی کو بکری بیچنے کے لیے وکیل کیا ہو لیکن اس کے بیچنے سے پہلے بکری مر جائے۔ تو اس کی وکالت بھی باطل ہو جائے گی۔

مسئلہ ۲۲۷۷۔ جب انسان کسی کو کسی کام کے لیے وکیل کرے اور اس کے لیے کچھ مال بھی قرار دے

توجب وہ کام بجا لائے تو اسے وہ مال دینا ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۲۷۸۔ جب وکیل اس مال کو اچھی طرح حفاظت میں رکھے کہ جس کے لیے وکیل بنایا گیا تھا اور اس میں ان تصرفات کے علاوہ کہ جن کی اجازت مال کے مالک کی طرف سے تھی بھی نہ کرے اور پھر اتفاق سے وہ مال تلف ہو جائے تو اس وکیل سے اس کا معاوضہ نہیں لیا جا سکتا۔

مسئلہ ۲۲۷۹۔ اگر وکیل مال کی حفاظت میں کوتاہی برتے یا ایسے تصرفات کرے کہ جن کی مالک مال نے اجازت نہ دی ہو اور پھر مال اس کے پاس تلف ہو جائے تو پھر وکیل اس مال کا ضامن ہے۔ مثلاً جب کوئی شخص کسی کو لباس فروخت کرنے کے لیے دے لیکن وہ اسے پہن لے اور پھر تلف ہو جائے تو اسکا ضامن ہے۔

مسئلہ ۲۲۸۰۔ اگر وکیل ان تصرفات کے علاوہ کہ جن کی اجازت مالک مال نے دے رکھی ہے۔ مثلاً جس لباس کے بیچنے کے لیے وکیل کیا ہوا سے وہ پہن لے اور پھر وہ تصرف بھی کرلے کہ جس کی موکل نے اجازت دی تھی تو پھر اس کا آخری تصرف صحیح ہوگا۔

کتاب قرض (یعنی قرض دینے کے احکام)

قرض دینا ایک ایسا مستحب کام ہے کہ جس کی قرآن اور احادیث میں بہت کافی سفارش کی گئی ہے۔ جناب پیغمبر صلعم سے روایت ہے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو قرض دے اس کا مال زیادہ ہوگا اور ملائکہ اس کے لیے رحمت طلب کرتے ہیں۔ اور اگر مقروض انسان سے نرمی برتے تو بغیر حساب اور بہت تیز صراط (یعنی پل) سے گزرے گا۔ جب کوئی مسلمان بھائی قرض طلب کرے اور وہ نہ دے تو بہشت اس پر حرام ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۲۲۸۱۔ قرض کے لیے کسی صیغہ کے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ جب قرض کی نیت سے کچھ مال کسی کو دے اور وہ اسی نیت سے قبول کرلے تو بھی صحیح ہے۔ لیکن قرض کی مقدار پوری طرح معلوم ہونی چاہیئے۔

مسئلہ ۲۲۸۲۔ جب مقروض اپنا قرض ادا کرنا چاہے تو قرض خواہ کو اسی وقت قبول کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۲۲۸۳۔ اگر قرض کے لیے کوئی خاص مدت مقرر کی گئی ہو تو پھر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ

قرضخواہ اس مدت سے پہلے مقروض سے مطالبہ نہ کرے البتہ اگر اس کی کوئی مدت معین نہ کی گئی ہو تو پھر قرضخواہ جس وقت چاہے اس کا مطالبہ کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۲۸۴۔ اگر قرضخواہ اپنے قرض کا مطالبہ کرے اور مقروض قرض کے ادا کرنے پر قدرت بھی رکھتا ہو، تو اسے فوراً قرض ادا کرنا چاہیئے۔ اور اگر مقروض قرض کے ادا کرنے میں دیر کرے گا تو وہ گنہگار ہوگا۔

مسئلہ ۲۲۸۵۔ اگر مقروض کے پاس سوائے مکان کے کہ جس میں وہ رہ رہا ہے یا گھر کا وہ سامان کہ جن کی اسے ضرورت ہے اور کچھ موجود نہ ہو تو پھر قرضخواہ اس سے اپنے قرض کا مطالبہ نہیں کر سکتا بلکہ اسے صبر کرنا چاہیئے یہاں تک کہ وہ اپنے قرض کے ادا کرنے پر قادر ہو جائے۔

مسئلہ ۲۲۸۶۔ جو شخص مقروض ہو اور اپنے قرض کو ادا نہ کر سکتا ہو لیکن وہ کوئی کام و کسب کر سکتا ہو تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ کوئی کسب و کام کرے تاکہ اپنا قرض ادا کرے۔

مسئلہ ۲۲۸۷۔ جو شخص اس شخص کو پیدا نہ کر سکتا ہو کہ جسے اس نے قرض دینا ہے اور اس کے پیدا کرنے کی بھی اسے امید نہ رہی ہو تو اسے چاہیئے کہ حاکم شرعیت سے اجازہ لے کر کسی فقیر کو دے دے۔ لیکن اگر اس کا قرضخواہ سید نہ ہو تو پھر اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ وہ اس کے قرض کو کسی غیر سید فقیر کو دے۔

مسئلہ ۲۲۸۸۔ جب کسی مرنے والے کا مال اس کے واجب کفن اور اس کے ادائیگی قرض سے زیادہ نہ ہو تو پھر وہ مال اس کے کفن اور قرض کی ادائیگی ہی پر خرچ کیا جائے اور اس میں سے اس کے وارثوں کو کچھ نہ دیا جائے۔

مسئلہ ۲۲۸۹۔ جب انسان کسی سے کچھ سونا یا چاندی قرض لے اور اس کے بعد سونے یا چاندی کی قیمت زیادہ یا کم ہو جائے تو اسے اتنی مقدار سونے یا چاندی کی واپس کر دینا کافی ہے۔ اور اگر اس سے زیادہ یا کم دونوں کی رضایت سے دینا چاہیں تو بھی کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۲۹۰۔ جس مال کو قرض لے کر آیا ہے اگر وہی بعینہٖ موجود ہو اور قرضخواہ نے اپنے قرض کا مطالبہ کر رکھا ہو تو احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ وہ اسی مال کو بعینہٖ واپس کر دے۔

مسئلہ ۲۲۹۱۔ جب کوئی شخص کچھ قرض دے لیکن یہ شرط کر دے کہ وہ اس سے زیادہ مقدار لے گا، مثلاً ایک من گندم کے دینے کے وقت شرط کرے کہ ایک من دس سیر لے گا یا دس مرغی کے انڈے قرض دے اور

گیارہ انڈے واپس لینے کی شرط کرے۔ تو یہ سود ہے اور حرام ہے۔ بلکہ اگر قرض دینے میں شرط کردے کہ مقروض اس کا کوئی کام انجام دے دے یا جو جنس لی ہے اس کے علاوہ کوئی جنس بھی اس کے ساتھ ملا کردے تو بھی سود ہے، اور حرام ہے۔ مثلاً کوئی ایک روپیہ کے قرض دینے کے وقت شرط کرے کہ وہ واپس ایک ماچس بھی ایک روپیہ کے ساتھ دے تو یہ سود وربا ہے اور حرام ہے۔ بلکہ اگر یہ شرط کردے کہ جو جنس اس نے دی ہے اسے ایک خاص کیفیت سے واپس کرے، جیسے سونا قرض دیا ہو اور اس کے ساتھ شرط کرے کہ اس کا زیور بنا کر واپس کرے تو بھی ربا ہے اور حرام ہے۔ ہاں اگر قرض دینے کے وقت اس کے ساتھ کوئی شرط نہ کرے لیکن پھر قرضخواہ کچھ مقدار زیادہ واپس کردے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ بلکہ یہ مستحب بھی ہے کیونکہ قرض کی ادائیگی کے وقت کچھ زیادہ دینا اللہ کے نزدیک محبوب ہے۔

مسئلہ ۲۲۹۲۔ سود کا دینا مثل سود لینے کے حرام ہے۔ جس شخص نے سود لیا ہوا ہے وہ اس مقدار کا مالک ہی نہیں ہوتا کہ جو اس نے لی ہے۔ اور وہ اس مقدار میں تصرف بھی نہیں کرسکتا۔ ہاں اگر اس طرح سے ہو کہ اگر ان کی آپس میں قرار داد بھی نہ ہوتی اور مال کا مالک بھی راضی تھا کہ سود لینے والا اس زیادہ مقدار میں تصرف کرتا رہے تو پھر سود لینے والا مال میں تصرف کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۲۲۹۳۔ اگر گندم جو وغیرہ کو سود پر قرض دے اور وہ شخص اس گندم وجو کو بوکر زراعت کرے تو پھر جو اس گندم وجو سے حاصل ہوگا وہ اسی کا ملک ہے کہ جس نے قرض دیا تھا۔

مسئلہ ۲۲۹۴۔ جب کوئی شخص لباس قرض لے آئے لیکن اس کی قیمت ادا کرنے کے وقت اس روپیہ سے قیمت ادا کرے جو سود کا ہے یا حرام سے ملا ہوا ہے تو اس لباس کے پہننے میں اور اس میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ ہاں اگر پہلے ہی لباس کی قیمت سود والا روپیہ یا حرام حلال سے ملا ہوا روپیہ بالخصوص قرار دے تو اس لباس کا اس صورت میں پہننا حرام ہے۔ اور اگر اس کو اس مسئلہ کا پتہ ہو کہ ایسے لباس کا پہننا حرام ہے تو پھر ایسے شخص کی نماز بھی اس میں باطل ہوگی۔

مسئلہ ۲۲۹۵۔ اگر کچھ روپیہ انسان کسی تاجر کو دے اور پھر کسی دوسرے شہر میں اس سے کمتر واپس لے تو اس میں کوئی حرج نہیں اور اس کو صرف برات کہتے ہیں (یعنی حق ڈرافٹ) جو جائز ہے۔

مسئلہ ۲۲۹۶۔ جب کچھ مقدار روپیہ کسی کو دے اور چند دن کی مہلت کے بعد وہی روپیہ کسی دوسرے

شہر میں اس سے زیادہ واپس لے تو یہ سود ہے اور حرام ہے۔ مثلاً لاہور میں نو سو روپیہ دے کر دس دن کے بعد کراچی میں نو سو پچاس روپے واپس لے تو یہ حرام ہے ہاں وہ شخص جو زیادہ مقدار واپس لے رہا ہے اگر کوئی دوسری جنس سامنے دے دے یا کوئی کام اس کے لیے کر دے تو پھر اس کا زیادہ لینے میں کوئی حرج نہیں۔

کتاب حوالہ (یعنی ڈرافٹ دینے کے احکام)

مسئلہ ۲۲۹۷۔ جب انسان کسی کا مقروض ہو اور اپنے قرضخواہ کو یہ کہے کہ آپ اپنا قرض فلاں شخص سے جا کر لے لیں اور اس مطلب کو قرضخواہ بھی قبول کر لے تو جب یہ مطلب درست ہو جائے تو پھر وہ انسان کہ جس سے اسکو روپیہ لینے کے لیے کہا گیا وہ اس قرضخواہ کا مقروض ہو جائے گا۔ پھر پہلے مقروض سے اپنے قرض کا مطالبہ نہیں کر سکے گا۔ اور اسی مطلب اور معاملہ کو دین اسلام میں حوالہ کہا جاتا ہے۔

مسئلہ ۲۲۹۸۔ مقروض اور قرضخواہ اور وہ انسان کہ جس سے روپیہ جا کر لے لینا ہے۔ (یعنی جس کی گردن پر حوالہ دیا گیا ہے) سب کو بالغ، عاقل، مختار ہونا چاہیئے اور انہیں سفیہ جو اپنے مال کو بیہودہ کاموں میں خرچ کرتے ہیں نہ ہونا چاہیئے۔

مسئلہ ۲۲۹۹۔ ایسے شخص کے طرف حوالہ دینا جو حوالہ دینے والے کا مقروض نہ ہو تب صحیح ہے کہ اگر وہ اس حوالہ کو قبول کر لے۔ اسی طرح اگر وہ حوالہ دینے والے کا مقروض تو ہو لیکن وہ مقروض کسی جنس کا ہو اور اس کی طرف حوالہ کسی دوسری جنس کا دیا جا رہا ہو تو یہ بھی تب صحیح ہوگا جب کہ وہ اسے قبول کر لے۔

مسئلہ ۲۳۰۰۔ جب انسان کسی کی طرف حوالہ دے رہا ہو اسے جسکو حوالہ دے رہا ہے اسکا مقروض ہونا چاہیئے۔ لہذا جب کسی سے قرض لینا چاہیے جب تک اس سے قرض نہ لے چکے اسے کسی کی طرف حوالہ نہیں دے سکتا تاکہ وہ پہلے اس قرض کو لے کہ جو بعد میں وہ اس سے لے گا۔

مسئلہ ۲۳۰۱۔ حوالہ دینے والا اور وہ شخص کہ جسے کسی کی طرف حوالہ دیا جا رہا ہے انھیں حوالہ کی مقدار اور جنس معلوم ہونی چاہیئے پس اگر کوئی شخص کسی کا دس من گندم اور دس روپے کا مقروض ہو اور اسے کہیں کہ ان دو قرضوں میں سے کوئی ایک فلاں شخص سے جا کر لے اور اسے معین نہ کرے تو پھر حوالہ درست نہیں ہوگا

مسئلہ ۲۳۰۲۔ اگر قرض واقع میں معین ہو لیکن مقروض اور قرضخواہ کو حوالہ دینے وقت اس کی مقدار اور جنس کی خبر نہ ہو تو پھر حوالہ صحیح ہے۔ مثلاً کسی کا قرض کھاتہ یا روزنامے میں لکھا ہوا ہو اور ان کے دیکھنے سے

پہلے حوالہ دے دے اور بعد میں اس رجسٹر میں دیکھ کر قرضخواہ کو اس کی مقدار بتلا دے تو یہ حوالہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۳۰۳ ۔ قرضخواہ کے لیے اختیار ہے کہ وہ حوالہ کو قبول نہ کرے اگرچہ جس کی طرف اسے حوالہ دیا جا رہا ہے وہ فقیر بھی نہ ہو اور حوالہ کے ادا کرنے میں سستی بھی نہ برتتا ہو۔

مسئلہ ۲۳۰۴ ۔ اگر ایسے شخص کی طرف حوالہ دے کہ جو حوالہ دینے والے کا مقروض نہ ہو اگر وہ شخص حوالہ ادا کرنے کو قبول کرلے تو وہ شخص حوالہ ادا کرنے سے پہلے اتنی مقدار مال کو جو حوالہ کی ہے اس سے لے سکتا ہے کہ جس نے اس کی طرف حوالہ دیا ہے لیکن اگر قرضخواہ نے اپنے قرض کی مقدار سے تھوڑے پر مصالحت کرلی ہو تو بھی جس شخص نے حوالہ کو قبول کیا اتنی مقدار کا مطالبہ حوالہ دینے والے سے کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۲۳۰۵ ۔ جب حوالہ صحیح ہو جائے تو اس کے بعد حوالہ دینے والا اور وہ شخص کہ جس کی طرف حوالہ دیا گیا ہے۔ اس حوالہ کو ختم نہیں کرسکتے۔ اسی طرح قرضخواہ جب کہ وہ شخص کہ جس کی طرف حوالہ دیا گیا ہے حوالہ دینے کے وقت فقیر نہ ہو اگرچہ بعد میں فقیر ہو جائے تو وہ بھی حوالہ کو ختم نہیں کرسکتا۔ اسی طرح جب وہ شخص کہ جس کی طرف حوالہ دیا گیا ہے حوالہ دینے کے وقت فقیر ہو اور قرضخواہ کو بھی اس کی خبر ہو اور پھر وہ حوالہ کو قبول کرلے تو بھی وہ اس حوالہ کو ختم نہیں کرسکتا۔ لیکن اگر اسے حوالہ دینے کے وقت یہ معلوم نہ ہو کہ جس کی طرف حوالہ دیا جا رہا ہے وہ فقیر ہے اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ وہ فقیر تھا اگرچہ وہ اس علم ہونے کے وقت امیر بھی ہو چکا ہو تب بھی قرضخواہ اس حوالہ کو ختم کرسکتا ہے اور اپنے قرض کو حوالہ دینے والے سے ہی لے۔

مسئلہ ۲۳۰۶ ۔ اگر حوالہ دینے والا یا جس کی طرف حوالہ دیا گیا ہے یا قرضخواہ یہ سب یا ان میں سے کسی ایک نے اپنے لیے حوالہ ختم کر دینے کا اختیار رکھا ہو تو وہ حسب اس قرار کے حوالہ کو ختم کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۲۳۰۷ ۔ جب کوئی شخص کسی کے قرضخواہ کو اس کا قرض ادا کر دے۔ اگر تو اس نے یہ ادائیگی قرض اس شخص کے کہنے یا خواہش پر کی ہے کہ جو مقروض تھا۔ تو پھر اس کے قرض ادا کرنے والا اتنا مال اس سے واپس لے سکتا ہے اور اگر اس نے اس کی خواہش پہ یہ ادا نہیں کیا اور ادا کرنے کے وقت اس کا یہ بھی قصد نہیں تھا کہ اس سے اس کا عوض لے تو پھر وہ اس مال کا مطالبہ مقروض سے نہیں کرسکتا۔

کتاب رہن (یعنی گروی دینے اور رکھنے کے احکام)

مسئلہ ۲۳۰۸۔ رہن اسے کہتے ہیں کہ مقروض اپنے قرضخواہ کے پاس کچھ مقدار مال رکھ دے کہ اگر اس نے اس کا قرض ادا نہ کیا تو وہ قرضخواہ اپنا قرض اس مال سے وصول کر سکے۔

مسئلہ ۲۳۰۹۔ رہن کے لیے صیغہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ جب گروی کے قصد سے اپنا مال قرضخواہ کے پاس رکھے اور قرضخواہ بھی اسے اس قصد سے لے تو بھی رہن صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۳۱۰۔ گروی دینے والا اور گروی رکھنے والا دونوں کو بالغ، عاقل ہونا چاہیئے اور انہیں کسی نے اس پر مجبور بھی نہ کیا ہو۔ اور سفیہ بھی نہ ہوں۔ یعنی اپنے مال کو بے ہودہ اور لغو کاموں میں خرچ کرنے والا نہ ہو۔

مسئلہ ۲۳۱۱۔ اس مال کو گروی رکھنا چاہیئے کہ جس میں اس کا مالک تصرف کر سکتا ہو۔ لہٰذا کسی دوسرے کے مال کو تب گروی رکھا جانا صحیح ہے جبکہ اس کا مالک اسے گروی رکھنے کی اجازت دے دے۔

مسئلہ ۲۳۱۲۔ ایسی چیز کو گروی رکھا جانا چاہیئے کہ جس کی خرید و فروش صحیح ہو پس شراب وغیرہ کو گروی رکھنا صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۳۱۳۔ جس چیز کو گروی رکھا جاتا ہے اس کا فائدہ اس کا ہوگا جو اس چیز کا اصلی مالک ہے۔

مسئلہ ۲۳۱۴۔ مقروض اور قرضخواہ اس مال کو جو گروی رکھا گیا ہے ایک دوسرے کی اجازت کے بغیر کسی کو نہیں بخش سکتے اور نہ ہی بیچ سکتے ہیں۔ ہاں اگر ان میں سے کوئی بیچ یا بخش دے اور دوسرا اس کے بعد اس پر راضی ہو جائے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۳۱۵۔ اگر قرضخواہ اس مال کو جو اس کے پاس گروی رکھا گیا کسی کے پاس مقروض کی اجازت سے بیچ ڈالے تو اس کی قیمت بھی اصل مال کی طرح گروی ہو جائے گی۔

مسئلہ ۲۳۱۶۔ جب قرض کی ادائیگی کا معین وقت آ پہنچے اور قرضخواہ مقروض سے اپنے قرض کا مطالبہ بھی کرے لیکن مقروض اسے قرض ادا نہ کرے تو اس وقت قرضخواہ اس مال کو فروخت کر کے جو اس کے پاس گروی ہے اپنا قرض لے سکتا ہے اور باقی جو روپیہ اس کی قیمت سے زائد بچے وہ مقروض کو واپس کر دے

لیکن اگر حاکم شرعیت تک رسائی ہوسکتی ہو تو اس گروی مال کے بیچنے کی اس حاکم شرعیت سے اجازت لے لے۔

مسئلہ ۲۳۱۷۔ اگر مقروض رہائشی مکان اور ایسے سامان کہ جس کی طرف اسے احتیاج ہے کے علاوہ کوئی چیز اس کے پاس موجود نہ ہو تو پھر قرضخواہ اس سے اپنے قرض کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔ ہاں وہ مال جو اس نے گروی رکھا ہو اگرچہ وہ مکان یا گھر کے سامان سے بھی ہو تو اسے فروخت کر کے اپنے قرض کو وصول کر سکتا ہے

کتاب ضمانت (یعنی ضامن ہونے کے احکام)

مسئلہ ۲۳۱۸۔ جب کسی مقروض انسان کے لیے ضامن ہو تو یہ ضمانت تب صحیح ہے جب کہ اس کے قرض خواہ کو جس لفظ سے بھی ہو یہ کہے کہ میں اس کا قرض ادا کروں گا اور قرضخواہ بھی اس پر رضائیت کا اظہار کر دے لیکن مقروض کا راضی ہونا اس میں ضروری نہیں۔

مسئلہ ۲۳۱۹۔ ضامن اور قرضخواہ دونوں کو بالغ، عاقل ہونا چاہیئے۔ اور انہیں کسی نے مجبور بھی نہ کیا ہو اور وہ دونوں سفیہ بھی نہ ہوں کہ اپنے مال کو بیہودہ کاموں میں خرچ کرتے ہوں۔ لیکن یہ شرطیں مقروض میں ہونا ضروری نہیں۔ لہٰذا بچے یا دیوانے کے قرض کی ادائیگی کا ضامن ہونا صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۳۲۰۔ اگر کسی کے لیے ضامن ہوتے میں شرط قرار دے۔ مثلاً کہے کہ اگر اس نے قرض نہ دیا تو میں ضامن ہوں کہ میں وہ قرض ادا کروں گا تو یہ ضامن ہونا باطل ہے۔

مسئلہ ۲۳۲۱۔ جس انسان کا ضامن ہو رہا ہو اسے کسی کا مقروض ہونا چاہیئے۔ لہٰذا جب کوئی شخص کسی سے قرض لینا چاہتا ہے، جب تک وہ اس سے قرض نہیں لے چکے گا اس کا ضامن نہیں ہو سکتا۔

مسئلہ ۲۳۲۲۔ کسی کا ضامن تب ہو سکتا ہے جب کہ قرضخواہ اور مقروض اور وہ جنس کہ جس کا وہ مقروض ہے سب معلوم اور معین ہوں۔ پس اگر دو آدمی کسی کے مقروض ہوں اور کوئی انسان یہ کہہ دے، کہ ان دو میں سے کسی ایک کا میں ضامن ہوں تو چونکہ یہ معلوم نہیں کہ کس کا ان میں سے قرض ادا کرنے کا ضامن ہوا ہے۔ لہٰذا ضامن ہونا باطل ہے۔ اسی طرح اگر دو آدمیوں نے کسی ایک سے قرض لینا ہو اور کوئی کہہ دے کہ میں تم سے ایک کا ضامن ہوں کہ اس کا قرض ادا کروں تو چونکہ یہ معین نہیں کیا۔ کہ

ان میں سے کس کا قرض ادا کرے گا لہٰذا ضامن ہونا باطل ہے۔ اسی طرح جب کسی نے کسی سے دس من گندم اور دس روپیہ لینے ہوں اور کوئی کہہ دے کہ ان دو چیزوں میں سے ایک کا میں ضامن ہوں تو چونکہ یہ معین نہیں کیا گیا کہ گندم کا ضامن ہوں یا روپے کا تو بھی ضمانت باطل ہے۔

مسئلہ ۲۳۲۳ جب قرضخواہ ضامن کو اپنا قرض بخش دے تو پھر ضامن اس مقدار کا مطالبہ پہلے مقروض سے کہ جس کا ضامن بنا تھا نہیں کرسکتا۔ اور اگر کچھ مقدار بخشے تو پھر اس مقدار کا مطالبہ نہیں کرسکتا

مسئلہ ۲۳۲۴ جب کسی انسان کا ایک دفعہ ضامن ہوجائے تو پھر وہ اپنے ضامن ہونے کو ختم نہیں کرسکتا۔

مسئلہ ۲۳۲۵ ضامن اور قرضخواہ یہ شرط کرسکتے ہیں کہ جب بھی وہ چاہیں ضامن کی ضمانت کو ختم کردیں۔

مسئلہ ۲۳۲۶ جب ضمانت کے موقع پر ضامن مقروض کے قرض کو ادا کرنے پر قدرت رکھتا ہو اگرچہ بعد میں فقیر ہوجائے تو قرضخواہ اس کی ضمانت ختم نہیں کرسکتا۔ یعنی اسے اپنا قرض ضامن سے لینا چاہیئے۔ پہلے مقروض سے قرض کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔ اسی طرح اگر ضامن ہونے کے وقت قرض کی ادائیگی کی وہ قدرت نہ رکھتا ہو لیکن قرضخواہ کو اس کی ایسی حالت کا علم تھا اور باوجود اس کے' اس کے ضامن ہونے پر راضی ہوا ہو تو پھر بھی وہ پہلے مقروض سے قرضہ کا مطالبہ نہیں کرسکتا بلکہ اسے صرف ضامن سے ہی اپنے قرض کا مطالبہ کرنا ہوگا۔

مسئلہ ۲۳۲۷ اگر کوئی شخص ضامن ہونے کے وقت مقروض کے قرض ادا کرنے پر قدرت نہ رکھتا ہو اور قرضخواہ کو اس کی ایسی حالت کا علم اس وقت نہ ہو بلکہ بعد میں اسے یہ خبر چلے تو پھر وہ اس ضامن کی ضمانت کو ختم کرسکتا ہے۔ لیکن قرضخواہ کو اس کی حالت کا علم ہونے سے پہلے ضامن اس کے قرض ادا کرنے کی قدرت پیدا کرے تو اس وقت اس ضامن کی ضمانت کو ختم کرنے میں اشکال ہے۔

مسئلہ ۲۳۲۸۔ جب کوئی شخص مقروض کی اجازت کے بغیر اس کے قرض کی ادائیگی کا ضامن ہوجائے تو پھر وہ ضامن اس مال کو جو ادا کرچکا ہے مقروض سے واپس نہیں لے سکتا۔

مسئلہ ۲۳۲۹ جب کوئی انسان کسی مقروض کا اس کی اجازت سے ضامن بنا ہو تو پھر وہ اپنے مال کا مطالبہ مقروض سے کرسکتا ہے جو اس کی جانب سے ادا کیا ہے۔ لیکن اگر ضامن نے اس جنس کے علاوہ قرض ادا کیا ہو جو مقروض نے قرض کرتے وقت جنس لی تھی تو پھر ضامن اس اپنی دی ہوئی جنس کا مطالبہ مقروض سے نہیں کرسکتا۔ مثلاً مقروض نے گندم قرض کی تھی لیکن ضامن نے اس کی جگہ چاول ادا کیے ہیں تو پھر ضامن چاولوں کا

مطالبہ مقروض سے نہیں کرسکتا بلکہ اسے صرف گندم لینے کا حقدار ہے۔ ہاں اگر مقروض اپنی رضا سے چاول دے دے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

کفیل ہونے کے احکام

مسئلہ ۲۲۳۰۔ جب کوئی شخص قرضخواہ کے لیے ضامن ہو جائے کہ جب بھی وہ اپنے مقروض کو چاہے گا میں اس کے ہاتھ میں دے دوں گا اسے کفالت کہتے ہیں۔ اور جو شخص ایسا عہدہ اور ذمہ داری لیتا ہے اسے کفیل کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲۲۳۱ کفالت اس وقت صحیح ہے کہ جب کفیل کسی زبان میں قرضخواہ کو یہ گارنٹی دے کہ جب بھی تجھے مقروض کی ضرورت ہوگی میں اسے تیرے سامنے پیش کر دوں گا۔ اور قرضخواہ بھی اسے قبول کرلے۔

مسئلہ ۲۲۳۲ کفیل کو بالغ، عاقل، غیر مجبور ہونا چاہیئے۔ اور ایسا شخص ہو کہ جو مقروض کو حاضر کرنے پر قدرت رکھتا ہو

مسئلہ ۲۲۳۳ ان پانچ چیزوں میں کوئی ایک بھی کفالت کو ختم کر دیتی ہے:-

(۱) کفیل مقروض کو قرضخواہ کے ہاتھ میں دے دے (۲) قرضخواہ کا قرض دے دیا جائے (۳) قرضخواہ اپنے قرض کو معاف کر دے (۴) مقروض مر جائے (۵) قرضخواہ کفیل کو کفالت سے آزاد کر دے۔

مسئلہ ۲۲۳۴۔ جب کوئی شخص زبردستی کسی مقروض کو اس کے قرضخواہ سے چھڑا دے تو اگر قرضخواہ اس کے پا لینے پر قدرت نہ رکھتا ہو تو اس شخص پر جس نے اس کے ہاتھ سے زبردستی چھڑایا تھا اس کو قرضخواہ کے ہاتھ میں دینا چاہیئے۔

کتاب امانت۔ احکام ودیعت

مسئلہ ۲۲۳۵۔ جب انسان اپنا مال کسی کے پاس رکھے اور اس سے کہے کہ یہ میرا مال تیرے پاس امانت ہے اور دوسرا بھی اس کو قبول کرلے یا بغیر کسی گفتگو کے مال کا مالک کسی کو سمجھا دے کہ میں اپنا مال اس کے پاس حفاظت وغیرہ کے لیے رکھ رہا ہوں اور دوسرا آدمی بھی اسی قصد سے اس کو قبول کرلے تو یہ مطلب شرعاً

امانت اور ودیعت کہلاتا ہے اور اس وقت اس مال پر امانت کے احکام جاری ہوں گے۔

مسئلہ ۲۳۳۶ ۔ امانت رکھنے والا اور جس کے پاس امانت رکھی جاتی ہے دونوں کو عاقل، بالغ ہونا چاہیئے پس جب مال کو کسی دیوانے یا بچہ کے پاس امانت رکھا جائے یا کوئی دیوانہ یا بچہ اپنا مال کسی کے پاس امانت رکھیں تو یہ امانت صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ ۲۳۳۷ جب بچے یا دیوانے سے اس کا مال لے کر امانت رکھ لے تو پھر وہ مال ان کے وارث و ولی کو واپس کرے اور اگر اس مال کو اس کے ولی کے پاس پہنچانے میں کوتاہی و سستی برتے اور وہ مال تلف ہو جائے تو اس کا عوض اسے دینا ہوگا۔

مسئلہ ۲۳۳۸ ۔ جو شخص امانت کی حفاظت نہ کر سکتا ہو تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ امانت قبول نہ کرے۔

مسئلہ ۲۳۳۹ ۔ جب کسی مال کے مالک کو سمجھا دے کہ وہ اس کے مال کو امانت رکھنے کے لیے حاضر نہیں لیکن وہ اس کے باوجود اپنا مال رکھ کر چلا جائے اور وہ مال تلف ہو جائے تو پھر جس کے پاس مال رکھ گیا تھا، اس مال کا ضامن نہیں ہوگا۔ لیکن پھر بھی اس کے لیے احتیاط مستحب اس میں ہے کہ جہاں تک اس کے لیے ممکن ہو اس مال کی حفاظت کرتا رہے۔

مسئلہ ۲۳۴۰ جب کوئی شخص اپنا مال کسی کے پاس امانت رکھے تو وہ جب بھی چاہے اپنے مال کو واپس لے سکتا ہے۔ اسی طرح وہ شخص جس کے پاس امانت رکھی ہے وہ بھی جب چاہے اس مال کو اس کے مالک کو واپس کر سکتا ہے

مسئلہ ۲۳۴۱ جب انسان کسی کی امانت رکھنے سے منحرف ہو جائے اور اس امانت کو ختم کر دے تو اسے چاہیئے۔ کہ جتنا جلدی ہو وہ اس مال کو مالک یا اس کے وکیل یا ولی کی طرف پلٹا دے یا انہیں خبر دے دے کہ وہ اس کے مال کی حفاظت نہیں کر سکتا اور اگر وہ بغیر کسی عذر کے اس کا مال واپس بھی نہ کرے اور انھیں اس کی خبر بھی نہ دے اور پھر وہ تلف ہو جائے تو اسے اس کا عوض دینا ہوگا۔

مسئلہ ۲۳۴۲ جب کوئی شخص کسی کی امانت قبول کر لیتا ہے تو اسے چاہیئے کہ اس کی حفاظت کرے اور اگر اس کے پاس کوئی جگہ موجود نہ ہو تو اسے مہیا کرے اور اسے اس طرح حفاظت سے رکھے کہ اسے نہ کہا جا سکے کہ اس نے امانت کی حفاظت میں خیانت و کوتاہی برتی ہے اور اگر اسے ایسی جگہ رکھے کہ جو اس کی حفاظت کیلئے

مناسب نہ تھی اور پھر وہ مال تلف ہو جائے تو اسے اس کا عوض دینا ہوگا۔

مسئلہ ۲۳۴۳ جب کسی مال کو امانت رکھ لے اور اس کی حفاظت میں کوتاہی نہ برتے اور نہ ہی اس کی حفاظت میں زیادہ روی سے کام لے اور پھر اتفاق سے وہ مال تلف ہو جائے تو وہ اس کا ضامن نہیں ہے اور اگر اس کو ایسی جگہ رکھے کہ جہاں اسے گمان ہو کہ کوئی ظالم لے جائے گا۔ اور پھر وہ مال وہاں سے تلف ہو جائے تو اس کا عوض اسے دینا ہوگا۔

مسئلہ ۲۳۴۴ جب امانت رکھنے والا اپنے مال کی حفاظت کے لیے کوئی جگہ جس کے پاس امانت رکھی ہے معین کر دے اور اسے کہے کہ اس مال کو اس جگہ سے کسی دوسری جگہ نہ رکھنا اور پھر امانت دار نے بھی اس کی یہ بات قبول کر لی ہو تو پھر وہ اس مال کو وہاں سے کسی دوسری جگہ نہیں لے جا سکتا۔ اگرچہ اسے احتمال ہو کہ جو جگہ اس نے معین کی ہے اس میں وہ شاید تلف ہو جائے۔ ہاں اگر امانت دار کو جو جگہ مال کے مالک نے معین کی ہے اس میں مال کے تلف ہونے کا احتمال ہو اور اسے یہ پتہ ہو کہ مال کے مالک نے مال کی حفاظت کے لیے اس جگہ کو بہتر سمجھ کر معین کیا تھا تو وہ پھر اس مال کو اس معین کی ہوئی جگہ سے دوسری جگہ لے جا سکتا ہے۔ البتہ اگر اسے علم نہ ہو کہ مالک نے کس لیے وہ جگہ معین کی تھی تو پھر اسے مال کو وہاں سے دوسری جگہ نہیں لے جانا چاہیئے۔ اور اگر لے جائے اور مال تلف ہو جائے تو احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس کا عوض مالک کو ادا کرے

مسئلہ ۲۳۴۵ اگر مال کے مالک نے مال کی حفاظت کے لیے کوئی جگہ معین کر دی ہو لیکن امانت دار کو یہ نہ کہا کہ اسے وہاں سے کسی دوسری جگہ نہ لے جانا پس اگر امانت دار کو یہ احتمال ہو کہ وہ مال اس جگہ شاید تلف ہو جائے تو وہ اس کو وہاں سے کسی دوسری جگہ کہ جہاں اس کی حفاظت زیادہ ہو سکتی ہو لے جا سکتا ہے اور اگر وہاں تلف ہو جائے تو پھر امانت دار ضامن نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۲۳۴۶ ۔ جب کوئی امانت رکھنے والا دیوانہ ہو جائے تو امانت دار کو اس کا مال فوراً اس کے ولی تک پہنچا دینا چاہیئے یا اسے اس مال کی خبر دینی چاہیئے۔ اگر وہ بغیر کسی شرعی عذر کے نہ تو مال پہنچائے اور نہ ہی اسے خبر دے اور پھر مال تلف ہو جائے تو امانت دار کو اس کا معاوضہ دینا ہوگا۔

مسئلہ ۲۳۴۷ ۔ اگر امانت رکھنے والا مر جائے تو امانت دار کو اس کا مال اس کے وارثوں کو دے دینا چاہیئے یا وارثوں کو اس کی خبر دینی چاہیئے اور اگر نہ ہی اس کے وارثوں کو دے اور نہ ہی انکو خبر کوتاہی کر کے دے اور پھر مال

تلف ہو جائے تو اس مال کا ضامن ہوگا۔ ہاں اگر اس بات کی تحقیق کرنے کی وجہ سے کہ جو کہہ رہا ہے کہ میں مرنے کا وارث ہوں سچ کہتا ہے۔ یا جھوٹ یا یہ معلوم کرسکے کہ اس کا کوئی اور وارث بھی ہے۔ یا نہ اس کا مال نہ دے۔ یا ان کو خبر دینے میں کوتاہی کرے۔ اور پھر مال تلف ہو جائے۔ تو اس کا مال ضامن نہ ہوگا۔

مسئلہ ۲۲۴۸۔ اگر امانت رکھنے والا مر جائے۔ اور اس کے کئی ایک وارث موجود ہوں تو اس شخص کو کہ جس کے پاس امانت ہے۔ ان تمام وارثوں کو دے۔ یا اسے دے کہ جس کے لیے کہ تمام وارثوں نے اجازت دے رکھی ہے۔ اگر تمام وارثوں کی اجازت کے بغیر وہ سارا مال ان میں سے کسی ایک وارث کو دے دے تو پھر وہ دوسروں کے حصہ کا ضامن ہوگا

مسئلہ ۲۲۴۹۔ جس شخص کے پاس کسی کی امانت موجود ہو۔ اگر وہ مر جائے یا دیوانہ ہو جائے۔ تو اس کے وارثوں کو مال کے مالک کو جلدی خبر دینی چاہیئے یا اسے مال دے آنا چاہیئے

مسئلہ ۲۲۵۰۔ جس شخص کے پاس کسی کی امانت موجود ہو۔ اگر وہ اپنے آپ میں مرنے کے آثار دیکھ رہا ہو۔ تو فوراً مال کے مالک یا اس کے وکیل کو اطلاع دے۔ اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو مال کو حاکم شرع کے پاس بھیج دے۔ اور اگر حاکم شرع تک رسائی بھی ممکن نہ ہو تو اگر اس کے وارث امین ہوں تو اگر انہیں اس امانت کی بھی خبر ہو تو پھر انہیں وصیت کرنے کی ضرورت نہیں۔ دگرنہ اس مال کی وصیت کرے۔ اور اس پر گواہ بھی بنائے اور جسے وصیت کی ہے اور گواہوں کو مال کے مالک کا نام، محل اور اس مال کی جنس و دیگر خصوصیات کو بھی بیان کرے۔

مسئلہ ۲۲۵۱۔ جب امین اپنے مرنے کے آثار دیکھ رہا ہو اور پھر سابقہ مسئلہ کے مطابق عمل نہ کرے اگر وہ امانت تلف ہو جائے تو اسے اس کا عوض دینا ہوگا۔ اگرچہ اس نے اس کی حفاظت میں بھی کوتاہی نہ کی ہو۔ اور وہ اس مرض سے بھی اچھا ہو چکا ہو۔ یا تھوڑی مدت کے بعد پشیمان ہو کر وصیت بھی کر دے۔

کتاب عاریہ

مسئلہ ۲۲۵۲۔ عاریہ اسے کہتے ہیں کہ جب کوئی انسان اپنا مال کسی کو اس غرض کے لیے دے کہ وہ دوسرا شخص اس مال سے فائدہ اٹھائے۔ اور وہ اس کے معاوضہ میں اس سے کچھ نہ لے۔

مسئلہ ۲۲۵۳۔ عاریہ دینے کے لیے کسی خاص صیغہ کے پڑھنے کی ضرورت نہیں پس اگر کوئی انسان اپنا لباس وغیرہ اس قصد سے دے کہ دوسرا انسان اس سے کوئی فائدہ اٹھائے اور وہ بھی اس لباس کو اسی قصد سے لے تو بھی عاریہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۲۵۴۔ کسی غصبی چیز یا وہ چیز کہ جس کی منفعت کسی دوسرے کی مالک ہو چکی ہے مثلاً کوئی چیز

جب کرایہ پر کسی کو دے چکا ہو تو اُنکا عاریتہً دینا تب صحیح ہے کہ جب غصبی چیز کا اصلی مالک یا کرایہ دار کہہ دیں کہ ہم اس چیز کو عاریتہً دینے پر راضی ہیں۔

مسئلہ ۲۳۵۵ جب کسی چیز کی منفعت کسی کی ملک ہو مثلاً وہ کرایہ دار ہو تو پھر اس چیز کی منفعت کو کسی دوسرے کے پاس عاریتہً دے سکتا ہے۔ ہاں اگر اجارہ اور کرایہ دینے کے وقت اس سے شرط کر دی گئی ہو کہ اس سے خود فائدہ اٹھائے تو پھر وہ کسی کو عاریتہً نہیں دے سکتا۔

مسئلہ ۲۳۵۶ جب کوئی بچہ یا دیوانہ اپنے مال کو عاریتہً کسی کو دے تو یہ صحیح نہیں ہے۔ ہاں اگر بچے کا ولی اس میں مصلحت جانے کہ بچے کا مال کسی کو عاریتہً دیا جائے تو پھر صحیح ہے۔ اگرچہ وہ مال بچہ ہی جا کر ولی کے حکم سے پہنچا آئے۔

مسئلہ ۲۳۵۷ جس چیز کو عاریتہً لے آیا ہو اور اس کی حفاظت کرنے میں بھی کوتاہی نہ برتی ہو اور اس سے فائدہ اٹھانے میں بھی زیادہ روی سے کام نہ لیا ہو اور پھر اتفاق سے وہ چیز تلف ہو جائے تو عاریتہً لینے والا اس کا ضامن نہیں ہے ہاں اگر شرط کر دی ہو کہ اگر وہ چیز تلف ہو جائے تو عاریہ پر لینے والا اس کا ضامن ہوگا یا وہ چیز جو عاریتہ لے آیا ہو وہ سونا یا چاندی ہو تو پھر وہ لے آنے والا ضامن ہے۔

مسئلہ ۲۳۵۸ اگر سونے یا چاندی کو عاریت پہ لے آئے اور اس میں شرط کر دی گئی ہو کہ اگر وہ تلف ہو جائے تو عاریہ پر لینے والا اس کا ضامن نہ ہوگا تو پھر ان کے تلف ہو جانے پر وہ ضامن نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۳۵۹ اگر عاریہ پر کوئی چیز دینے والا مر جائے تو عاریت پر لے آنے والے کو وہ چیز اس کے وارثوں کو دینی چاہیئے۔

مسئلہ ۲۳۶۰۔ جب عاریہ پر دینے والا ایسا ہو جائے کہ وہ اپنے مال میں تصرف نہ کر سکتا ہو جیسے وہ دیوانہ ہو جائے تو پھر وہ چیز اس کے ولی کو واپس کرنی ہوگی۔

مسئلہ ۲۳۶۱ جس شخص نے کوئی چیز عاریتہً دی ہے وہ جس وقت چاہے وہ چیز واپس لے سکتا ہے اسی طرح جو عاریتہً لے آیا ہے جب چاہے واپس کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۳۶۲ - ایسی چیزوں کو عاریتہً دینا باطل ہے کہ جن سے فائدہ حاصل کرنا شرعاً حرام ہے جیسے سونے یا چاندی کے برتن۔

مسئلہ ۲۲۶۳- گوسفند گائے وغیرہ کو دودھ کے لیے عاریۃً دینا صحیح ہے۔ اسی طرح نر حیوان مادہ حیوانات کے لیے عاریۃً کسی کو دینا بھی صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۲۶۴ جب عاریہ پر لی ہوئی چیز اس کے مالک، یا وکیل یا ولی کو واپس کردی جائے اور پھر وہ چیز تلف ہوجائے تو پھر عاریہ پر لینے والا اس کا ضامن نہیں ہے۔ ہاں اگر اس چیز کو مالک یا وکیل یا ولی کی اجازت کے بغیر وہاں چھوڑ آئے کہ جہاں وہ عام رکھا کرتے ہیں جیسے گھوڑے کو ان کے اصطبل میں باندھ کر آجائے اور پھر وہ تلف ہوجائے یا کوئی اسے تلف کردے تو پھر عاریہ لے آنے والا اس کا ضامن ہوگا۔

مسئلہ ۲۲۶۵- جب کسی چیز کو ایسی چیز کے لیے عاریۃً دے کہ جس میں طہارت شرط ہے جیسے نجس لباس کو نماز پڑھنے کے لیے عاریۃً دے تو پھر اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ عاریۃً لے جانے والے کو اس کی نجاست کی خبر کردے۔

مسئلہ ۲۲۶۶ جس چیز کو کسی سے عاریۃً لے آیا ہے اسے کسی دوسرے انسان کو مالک کی اجازت کے بغیر نہ عاریۃً اور نہ ہی کرایہ پر دے سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۲۶۷ - جو انسان کسی سے کوئی چیز عاریۃً لے آئے اور پھر اسے اس کے مالک کی اجازت سے کسی دوسرے کو عاریۃً دے دے۔ اگر وہ مر جائے یا دیوانہ ہوجائے تو دوسرا عاریہ باطل نہ ہوگا۔

مسئلہ ۲۲۶۸ جب معلوم ہو کہ جو چیز لے آیا ہے وہ غصبی ہے تو پھر اس چیز کو اس کے مالک کو دینا چاہیئے جس سے عاریۃً لے آیا ہے اسے نہیں دے سکتا۔

مسئلہ ۲۲۶۹- جب کسی غصبی چیز کے متعلق اس کے غصبی جاننے کے بعد عاریۃً لے آیا ہو اور اس سے ایک مدت تک فائدہ اٹھاتا رہا ہو اور پھر وہ چیز تلف ہوجائے تو اس چیز کا مالک اس چیز کے اور اس کے فوائد کا معاوضہ عاریہ لے آنے والے سے یا اس سے کہ جو غصب کر گیا تھا لے سکتا ہے۔ لیکن اگر اس کے مالک نے عاریہ پر لے آنے والے سے اس کا معاوضہ لیا ہو تو پھر عاریۃً لے آنے والا اس سے کچھ نہیں لے سکتا کہ جس سے عاریۃً لے آیا تھا۔

مسئلہ ۲۲۷۰ اگر کسی کو اس چیز کے غصبی ہونے کا علم نہ ہو کہ جو کسی سے عاریۃً لے آیا ہے اور پھر وہ چیز

اس کے ہاں تلف ہو جائے اور اس چیز کا اصلی مالک اس کا معاوضہ عاریۃً لے آنے والے سے وصول کر لے تو پھر عاریتًہ لے آنے والا اس غاصب سے وہ رقم وصول کر سکتا ہے کہ جو اس نے اصلی مالک کو ادا کی ہے۔ ہاں اگر وہ چیز جو عاریہ لے آیا تھا سونا یا چاندی ہو یا عاریتًہ دینے والے نے یہ شرط کر دی ہو کہ وہ گر اس کے ہاں تلف ہو گئی تو وہ اس کا ضامن ہوگا تو اس صورت میں غاصب عاریتًہ دینے والے سے رقم جو اس نے اصلی مالک کو دی ہے وصول نہیں کر سکتا۔

کتاب نکاح

نکاح کے عقد پڑھ لینے سے عورت مرد پر حلال ہو جاتی ہے۔ اور عقد دو قسم پر ہے:

(۱) دائمی عقد (۲) غیر دائمی عقد

عقد دائمی۔ اسے کہتے ہیں کہ جس میں ازدواج کی مدت معین نہ ہو اور جس عورت پر یہ عقد واقع ہو گا اسے دائمہ کہتے ہیں۔

عقدِ غیر دائمی۔ اسے کہتے ہیں کہ جس میں ازدواج کی مدت معین کی گئی ہو، مثلاً عورت سے ایک سال کے لیے یا ایک ماہ کے لیے یا ایک دن کے لیے یا کم و بیشتر کے لیے عقد کرے۔ اور وہ عورت کہ جس سے ایسا عقد ہوا ہو اسے ممتوعہ متعہ ؍ صیغہ کہتے ہیں۔

عقد کے احکام

مسئلہ ۲۳۷۱۔ ازدواج کے لیے خواہ وہ دائمی ہو یا غیر دائمی صیغہ پڑھا جانا چاہیئے۔ صرف عورت اور مرد کا بغیر صیغہ پڑھے ہوئے آپس میں راضی ہو جانا کافی نہیں ہے عقد کا صیغہ یا عورت اور مرد خود پڑھیں یا کسی کو وکیل کریں کہ انکی طرف سے صیغۂ عقد پڑھے۔

مسئلہ ۲۳۷۲۔ وکیل کا مرد ہونا ضروری نہیں بلکہ عورت بھی کسی کی طرف سے عقد پڑھنے کے لیے وکیل بن سکتی ہے۔

مسئلہ ۲۳۷۳ ۔ عورت اور مرد کو جب تک یقین نہ ہو جائے کہ ان کا وکیل صیغہ پڑھ چکا ہے تب تک وہ ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکتے صرف صیغہ کے پڑھے جانے کا گمان کافی نہیں ہے ہاں اگر خود وکیل کہہ دے کہ میں نے صیغۂ عقد پڑھ دیا ہے تو پھر کافی ہے ۔

مسئلہ ۲۳۷۴ ۔ اگر کوئی عورت کسی کو وکیل کرے کہ میرا عقد دس دن کے لیے فلاں مرد کے ساتھ پڑھ دے اگر وہ دس دن کی ابتدا کب سے شروع ہو گی معین نہ کرے تو وکیل کو اختیار ہے کہ جن دس دنوں کے لیے چاہے اس کا عقد پڑھ دے لیکن اگر اس عورت کا قصد کسی خاص دن یا گھنٹے کا معلوم ہو تو پھر وکیل کو چاہیئے کہ اس معین قصد کے مطابق اس کا عقد پڑھے ۔

مسئلہ ۲۳۷۵ ۔ ایک آدمی عقد پڑھنے کے لیے دو آدمیوں کی طرف سے وکیل ہو سکتا ہے خواہ عقد دائمی ہو یا منقطع ۔ اسی طرح عورت کی طرف سے وکیل بن کر اسی عورت کا عقد جب کہ اس کا عقد اپنے ساتھ پڑھا جانا ہو بھی پڑھ سکتا ہے ۔ یعنی اپنی طرف سے اور اس کی طرف سے وکیل ہو کر اپنے لیے عقد پڑھ سکتا ہے ۔ لیکن احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ عقد کو پڑھنے والے دو آدمی ہوں ۔

عقد دائمی کے صیغے :۔

مسئلہ ۲۳۷۶ ۔ جب خود عورت اور مرد اپنا صیغہ خود پڑھنا چاہیں تو پہلے عورت کہے ،
زَوَّجْتُكَ نَفْسِي عَلَى الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْم ۔ یعنی میں نے اپنے آپ کو تیری عورت بنایا مہر معین پر ۔
مرد بلا فاصلہ کہے ،۔ قَبِلْتُ التَّزْوِيْجَ ۔ یعنی قبول کیا میں نے تیرے ازدواج کو ۔
اتنا کہہ دینے سے عقد صحیح ہے ۔ اور اگر دونوں کی طرف سے ان کے وکیل عقد پڑھیں تو پہلے ، عورت کا وکیل کہے :۔ زَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِيْ مُوَكِّلَكَ عَلَى الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْم ۔ یعنی میں نے اپنی وکیل کرنے والی کا ازدواج کیا تیرے وکیل کرنے والے کے ساتھ مہر معین پر ۔ اس کے بعد مرد کا وکیل فوراً بلا فاصلہ کہے ۔
قَبِلْتُ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الصَّدَاقِ ۔ یعنی میں نے اپنے وکیل کرنے والے کے لیے ازدواج مہر معین پر قبول کیا ۔
اتنا صیغہ پڑھ لینا کافی ہے ۔ اور نکاح صحیح ہو جاتا ہے لیکن احتیاط واجب اسی میں ہے کہ مرد کو یا اس کے وکیل کو عورت یا اس کے وکیل کے الفاظ کے مطابق الفاظ لانا چاہیئے ۔ مثلاً اگر عورت زَوَّجْتُ کہتی ہے

تو مرد بھی جواباً قبلت التزویج کے قبلت النکاح نہ کہے لیکن مجلس کو گرم کرنے یا احتیاط بجالانے کے لیے یہ صیغے پڑھے جائیں تو بھی کوئی حرج نہیں :-

(۱) عورت کا وکیل کہے :- اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِی مُوَکِّلَکَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ -

مرد کا وکیل بلا فاصلہ کہے :- قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِی عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ -

(۲) پھر عورت کا وکیل کہے :- اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَکَ مُوَکِّلَتِی عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ -

مرد کا وکیل کہے :- قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِی عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ -

(۳) پھر عورت کا وکیل کہے :- اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِی مِنْ مُوَکِّلِکَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

مرد کا وکیل کہے :- قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِی هٰذَا عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ -

(۴) پھر عورت کا وکیل کہے :- اَنْکَحْتُ نَفْسَ مُوَکِّلَتِی وَکَالَةً عَنْهَا وَعَنْ اَبِیهَا مُوَکِّلَکَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

مرد کا وکیل کہے :- قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِی عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

(۵) پھر عورت کا وکیل کہے :- زَوَّجْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِی عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

مرد کا وکیل کہے :- قَبِلْتُ التَّزْوِیجَ لِمُوَکِّلِی عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ -

(۶) پھر عورت کا وکیل کہے :- زَوَّجْتُ مُوَکِّلَکَ مُوَکِّلَتِی عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

مرد کا وکیل کہے :- قَبِلْتُ التَّزْوِیجَ بِمُوَکِّلِی عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

(۷) پھر عورت کا وکیل کہے :- زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِی مِنْ مُوَکِّلِکَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

مرد کا وکیل کہے :- قَبِلْتُ التَّزْوِیجَ لِمُوَکِّلِی عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

(۸) پھر عورت کا وکیل کہے :- زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِی بِمُوَکِّلِکَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

مرد کا وکیل کہے :- قَبِلْتُ التَّزْوِیجَ لِمُوَکِّلِی عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

(۹) پھر عورت کا وکیل کہے :- اَنْکَحْتُ وَزَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِی مُوَکِّلَکَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

مرد کا وکیل کہے :- قَبِلْتُ النِّکَاحَ وَالتَّزْوِیجَ لِمُوَکِّلِی عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

اگر ایک آدمی دونوں کی طرف سے وکیل ہو کر صیغہ پڑھنا چاہے تو پہلے عورت کی وکالت میں یہ پڑھے :-

اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِی مِنْ مُوَکِّلِی عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ -

پھر وہی مرد کی وکالت میں یہ پڑھے :- قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِی عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ -

عقدِ متعہ کے صیغے:-

مسئلہ ۲۳۷۷ اگر مرد اور عورت متعہ خود پڑھنا چاہیں تو انھیں مدت اور مہر معین کر لینے کے بعد یوں صیغہ پڑھنا چاہیئے۔ عورت پہلے کہے:- زَوَّجْتُكَ نَفْسِيْ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔ یعنی میں نے تیرے ساتھ مدت معین تک ازدواج کیا مہر معلوم پر۔ اس کے بعد مرد بلا فاصلہ کہے:- قَبِلْتُ هٰكَذَا یعنی میں نے تیری ازدواج کو اسی مدت اور مہر پہ قبول کیا۔

اور اگر مرد اور عورت کے وکیل اُن کے درمیان متعہ کا صیغہ پڑھنا ہو تو پہلے عورت کا وکیل کہے:- مَتَّعْتُ مُوَكِّلَتِيْ مُوَكِّلَكَ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔ یعنی میں نے اپنی وکیل کرنے والی کا ازدواج متعہ کیا تیرے وکیل کرنے والے کے ساتھ مدت معین تک مہر معین پر۔ پس اس کے بعد مرد کا وکیل بلا فاصلہ کہے:- قَبِلْتُ لِمُوَكِّلِيْ هٰكَذَا۔ یعنی میں نے اپنے وکیل کرنے والے کے لیے ازدواج اسی طرح قبول کیا۔

عقد کے شرائط

مسئلہ ۲۳۷۸- ازدواج کے عقد کے لیے چند ایک شرطیں ہیں:-

(۱) صیغے عربی میں پڑھے جانے چاہئیں اور اگر مرد اور عورت خود صیغے صحیح عربی میں نہ پڑھ سکتے ہوں تو انھیں اگر ممکن ہو تو ایسا وکیل کرنا چاہیئے کہ جو عربی میں صیغہ پڑھ سکتا ہو۔ ہاں اگر کوئی ایسا آدمی بھی ممکن نہ ہو کہ جسے وکیل کر کے عربی میں صیغے پڑھوا سکیں تو پھر وہ غیر عربی زبان میں بھی صیغے پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن انھیں ایسے لفظ استعمال کرنے چاہئیں کہ جو "زوجت" اور "قبلت" کے معنی کو ادا کر رہے ہوں (۲) مرد اور عورت یا ان کے وکیل جو بھی صیغے پڑھ رہے ہیں ان کا قصد انشاء کا ہو۔ یعنی اگر خود عورت اپنا صیغہ پڑھ رہی ہے تو اس کا زوجتک کے کہنے کے وقت یہ قصد ہو کہ میں نے اپنے آپ کو فلاں کی عورت بنایا۔ اور مرد کا قبلت التزویج کے جواب دینے کے وقت یہ قصد ہو کہ میں نے اس کا اپنی بیوی ہونا قبول کیا۔ اور اگر ان کے وکیل ان کی طرف سے صیغے پڑھ رہے ہوں تو ان کا صیغوں میں یہ قصد ہو کہ یہ عورت اور مرد ایک دوسرے کے میاں بیوی ہوں (۳) جو

شخص صیغۂ عقد پڑھ رہا ہے اسے بالغ، عاقل ہونا چاہیئے خواہ اپنے لیے پڑھ رہا ہو یا کسی کا وکیل ہو (۴) جب عورت اور مرد کے وکیل صیغہ پڑھ رہے ہوں یا ان کے ولی صیغہ پڑھ رہے ہوں تو انھیں اصل عورت اور مرد کو معین کرنا چاہیئے۔ مثلاً ان کا نام لیویں یا ان کی طرف اشارہ کریں لہٰذا جب کسی مرد کی کئی ایک لڑکیاں ہوں اور کسی کو یہ کہہ دے کہ میں نے اپنی ایک لڑکی کا ان میں سے تیرے ساتھ ازدواج کر دیا اور وہ شخص بھی قبول کر لے تو ایسا عقد باطل ہوگا۔ کیونکہ عقد کے وقت عورت کو معین نہیں کیا گیا۔ (۵) عورت اور مرد ایک دوسرے کے ساتھ شادی کرنے میں راضی ہوں۔ ہاں اگر عورت بظاہر تو ناپسندیدگی سے اجازت دے لیکن اس کا دل سے راضی ہونا معلوم ہو تو پھر اس کا عقد صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۳۷۹ - اگر صیغوں میں ایک حرف بھی غلط پڑھا جائے کہ جس کی وجہ سے معنی بدل جائے تو عقد باطل ہے۔

مسئلہ ۲۳۸۰ - جو شخص عربی زبان کے دستور سے واقفیت نہ رکھتا ہو لیکن اس کی قرأت صحیح ہو اور عقد کے ہر ہر کلمہ کا معنی جانتا ہو اور وہ ہر ہر لفظ کے معنی کا بھی قصد کرلے تو پھر وہ عقد پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۳۸۱ - اگر کسی عورت کا عقد عورت کی اجازت لیے بغیر کسی مرد سے پڑھ دیا جائے اور بعد میں وہ عورت اور مرد کہہ دیں کہ ہم اس عقد پر راضی ہیں تو یہ نکاح بھی صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۳۸۲ - اگر مرد اور عورت دونوں کو یا ان میں سے کسی ایک کو آپس میں نکاح کرنے پر مجبور کیا جائے اگر وہ دونوں صیغہ نکاح پڑھے جانے کے بعد کہہ دیں کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ شادی کرنے پر راضی ہیں تو احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ان کا نکاح دوبارہ پڑھا جائے۔

مسئلہ ۲۳۸۳ - باپ، دادا اپنے نابالغ لڑکے لڑکی کا یا اس لڑکے یا لڑکی کا جو دیوانگی کی حالت میں بالغ ہوئے ہیں کسی سے شادی کر سکتے ہیں پس جب لڑکا یا لڑکی بالغ یا عاقل ہو جائیں اگر ان کے لیے وہ سابقہ شادی کوئی مفسدہ (خرابی) نہ رکھتی ہو تو وہ اس عقد کو ختم نہیں کر سکتے۔ البتہ اگر ان کے لیے وہ شادی کوئی مفسدہ دار ہو تو پھر اسے ختم کر سکتے ہیں۔

مسئلہ ۲۳۸۴ - جب لڑکی بالغہ ہو جائے اور رشیدہ بھی ہو یعنی اپنی مصلحتوں کو تشخیص دے سکتی ہو اگر وہ کسی کے ساتھ شادی کرنا چاہے تو جب وہ باکرہ ہو تو اس کے لیے احتیاط واجب اس میں ہے کہ باپ یا

دادا سے اجازت لے کر شادی کرے۔ لیکن ماں اور بھائی کی اجازت لینا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۲۳۸۵ ۔ اگر باپ یا دادا غائب ہوں یا لڑکی باکرہ نہ ہو تو پھر باپ یا دادا کی اجازت ضروری نہیں۔

مسئلہ ۲۳۸۶ ۔ جب باپ یا دادا اپنے نابالغ لڑکے کے لیے کوئی عورت شادی کر سکیں تو اس لڑکے پر جب بالغ ہو جائے اس عورت کا نان و نفقہ واجب ہو گا۔

مسئلہ ۲۳۸۷ ۔ اگر باپ یا دادا اپنے نابالغ لڑکے کا عقد کسی عورت کے ساتھ کر دیں اگر عقد کے وقت اس نابالغ بچے کا مال موجود ہو تو وہ عورت کی مہر کا مقروض ہو جائے گا۔ اور اگر عقد کے وقت اس کے پاس اپنا کوئی مال نہ ہو تو پھر باپ یا دادا کو اس عورت کا حق مہر دینا ہو گا۔

وہ عیب کہ جن کی وجہ سے عقد کو ختم کر دیا جا سکتا ہے:۔

مسئلہ ۲۳۸۸ ۔ جب مرد کو عقد کے بعد معلوم ہو جائے کہ عورت میں ان سات عیبوں میں سے کوئی ایک عیب موجود ہے تو وہ اس عقد کو ختم کر سکتا ہے:۔

(۱) عورت دیوانہ ہو (۲) عورت میں خورہ کی مرض ہو یعنی جذام ہو (۳) عورت کو برص کی مرض ہو (۴) عورت اندھی ہو (۵) عورت زمین گیر ہو یعنی لوطی ہو (۶) اس میں افضا ہوا ہو یعنی پیشاب اور حیض کا مقام یا حیض اور پائخانہ کا راستہ اس کا ایک ہو گیا ہو (۷) گوشت یا ہڈی اس کی فرج یعنی مقام مخصوص میں ہو کہ جس کی وجہ سے اس کے ساتھ مجامعت نہ کی جا سکتی ہو۔

مسئلہ ۲۳۸۹ ۔ جب عورت کو کسی مرد سے عقد کر چکنے کے بعد معلوم ہو کہ وہ مرد دیوانہ ہے یا اس کا آلہ تناسل نہیں ہے یا اس میں ایسی مرض ہے کہ جس کی وجہ سے وہ عورت سے مجامعت نہیں کر سکتا یا اس کے خصیتین نکالے جا چکے ہیں تو پھر وہ عورت نکاح کو فسخ کر سکتی ہے۔

مسئلہ ۲۳۹۰ ۔ جب عورت کا مرد ان مذکورہ بالا عیبوں کی وجہ سے نکاح فسخ کر دے تو پھر وہی فسخ کر دینا کافی ہے۔ اس میں طلاق دینے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ وہ ایک دوسرے سے فسخ نکاح کی وجہ سے جدا ہو جائیں گے۔

مسئلہ ۲۳۹۱ ۔ جب عورت کسی مرد کے نکاح کو اس وجہ سے فسخ کر دے کہ وہ کسی مرض کی وجہ سے

مجامعت کرنے پہ قدرت نہ رکھتا ہو تو پھر اس مرد کو آدھا حق مہر دینا ہوگا۔ لیکن اس عیب کے علاوہ مرد یا عورت کسی دوسرے عیب کی وجہ سے نکاح فسخ کریں تو اگر مرد عورت سے نزدیکی کر چکا ہو تو اسے پورا حق مہر دینا ہوگا اور اگر نزدیکی نہ کر چکا ہو تو پھر مرد پہ کوئی چیز نہیں ہے۔

وہ عورتیں کہ جن سے نکاح کرنا حرام ہے:-

مسئلہ ۲۳۹۲ - ہر اس عورت کے ساتھ نکاح کرنا جو اس کی محرم ہیں جیسے ماں، بہن، ساس وغیرہ حرام ہے۔

مسئلہ ۲۳۹۳ - جب انسان کسی عورت سے نکاح کرلے اگرچہ ابھی اس کے ساتھ مجامعت بھی نہ کی ہو تو اس پر اس کی ماں اور اس کی ماں کی ماں اور اس کے باپ کی ماں اسی طرح اوپر کا ہر سلسلہ اس کا محرم ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۳۹۴ - جب کسی عورت سے نکاح کرے اور اس سے اس کے بعد مجامعت بھی کرلے تو پھر اس عورت کی لڑکی یا اس کی لڑکی کی لڑکی یا لڑکے کی لڑکی اور جو سلسلہ نیچے کی طرف چلا جاتا ہے سب محرم ہو جائیں گے، وہ بھی جو نکاح کے وقت موجود ہیں اور وہ بھی جو بعد میں پیدا ہوں گے۔

مسئلہ ۲۳۹۵ - جب کسی عورت سے نکاح کرلیا ہو اور اس کے ساتھ مجامعت بھی نہ کی ہو تو اس کی لڑکی جب تک وہ عورت اس کے نکاح میں رہے گی حرام ہے۔

مسئلہ ۲۳۹۶ - باپ کی پھوپھی اور خالہ اور دادا کی پھوپھی اور خالہ، ماں کی پھوپھی اور خالہ یا نانی کی پھوپھی اور خالہ اور جو سلسلہ اوپر والا ہے یہ سب انسان کے محرم ہیں اور ان سے نکاح حرام ہے۔

مسئلہ ۲۳۹۷ - شوہر کا باپ اور دادا اور اوپر والا سلسلہ اور شوہر کا لڑکا یا اس کے لڑکے کی اور لڑکیوں کی اولاد جو عقد کے وقت موجود ہوں یا بعد میں ہوں گے اس عورت کے ساتھ محرم ہیں۔

مسئلہ ۲۳۹۸ - جب کسی عورت سے نکاح کرلے خواہ نکاح دائمی ہو یا متعہ جب تک وہ عورت اس کے نکاح میں رہے گی اس کی بہن کے ساتھ اس کا شوہر نکاح نہیں کرسکتا۔

مسئلہ ۲۳۹۹ - جب اپنی بیوی کو رجعی طلاق دے تو اس کے عدہ میں اس کی بہن کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا۔ بلکہ احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ طلاقِ بائن کے عدہ میں بھی اس کی بہن کے ساتھ نکاح نہ کرے۔

مسئلہ ۲۴۰۰ - اپنی بیوی کی اجازت کے بغیر اس کی بہن یا بھائی کی لڑکی کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا۔ البتہ اگر اپنی بیوی کی اجازت لیے بغیر ان سے نکاح کر لے اور عقد کے بعد بیوی کہہ دے کہ میں اس عقد پر راضی ہوں تو پھر عقد صحیح ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۴۰۱ - اگر اپنی بیوی کی بھتیجی یا بھانجی کے ساتھ نکاح کر لے اور اس کی بیوی خاموش رہے اور کوئی بات نہ کرے لیکن بعد میں اس عقد کی اجازت نہ دے اور راضی نہ ہو تو اسکی بھتیجی یا بھانجی کا عقد باطل ہے۔

مسئلہ ۲۴۰۲ - اگر کوئی انسان اپنی پھوپھی یا خالہ کی لڑکی سے نکاح کرنے سے پہلے نعوذ باللہ پھوپھی یا خالہ کے ساتھ زنا کرلے تو پھر ان کی لڑکیوں سے نکاح نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۲۴۰۳ - اگر کوئی انسان اپنی پھوپھی یا خالہ کی لڑکی سے نکاح کر چکے ابھی ان کے ساتھ مجامعت نہ کی ہو کہ نعوذ باللہ اپنی خالہ یا پھوپھی سے زنا کرلے تو پھر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ان کی لڑکیوں سے علیحدہ ہو جائے۔

مسئلہ ۲۴۰۴ - اگر پھوپھی یا خالہ کے علاوہ کسی عورت سے زنا کرلے تو احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس کی لڑکی کے ساتھ بھی نکاح نہ کرے۔ البتہ اگر کسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کے بعد مجامعت بھی کر چکے اور اس کے بعد اس کی ماں یعنی ساس کے ساتھ زنا کرلے تو پھر اس پر اپنی بیوی حرام نہیں ہوتی۔ اور اگر نکاح کے بعد اور اس سے مجامعت کرنے سے پہلے اپنی ساس کے ساتھ زنا کرلے تو بھی اپنی بیوی اس پر حرام نہیں ہوتی۔ اگرچہ اس صورت میں احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ اپنی بیوی سے علیحدہ ہو جائے۔

مسئلہ ۲۴۰۵ - کافر مرد کے ساتھ مسلمان عورت کا نکاح نہیں ہو سکتا۔ اور اسی طرح مسلمان مرد کافر عورت کے ساتھ دائمی نکاح نہیں کر سکتا۔ لیکن اہل کتاب یعنی یہودی اور نصرانی عورتوں کے ساتھ متعہ کرنا جائز ہے۔

مسئلہ ۲۴۰۶ - جو عورت رجعی عدۃ میں ہو جب کوئی شخص اس کے ساتھ زنا کرلے تو وہ عورت اس مرد پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر عورت بائن طلاق کے عدۃ یا وفات کے عدۃ یا متعہ کے عدۃ میں ہو اور اس سے کوئی مرد زنا کرے تو پھر وہ عورت اس زانی مرد پر حرام نہیں ہوتی۔ اگرچہ احتیاط مستحب اس میں ہے کہ اس کے ساتھ شادی نہ کرے۔ طلاق بائن طلاق رجعی عدۃ وفات کے معانی کتاب طلاق میں بیان ہوں گے۔

مسئلہ ۲۴۰۷ ۔ ایسی عورت کہ جس کا کوئی شوہر نہ ہو اور وہ عدہ وغیرہ میں بھی نہ ہو کوئی شخص اس سے زنا کرلے تو پھر وہ زانی مرد اس عورت کے ساتھ نکاح کرسکتا ہے ۔ لیکن پھر بھی احتیاط مستحب اس میں ہے کہ اس عورت کو ایک حیض اس کے بعد آجائے تو پھر اس کے ساتھ نکاح کرے ۔ بلکہ اگر کوئی دوسرا مرد بھی زانی کے علاوہ ایسی عورت سے نکاح کرنا چاہے تو اس کے لیے بھی اتنا صبر کرلینا مستحب ہے ۔

مسئلہ ۲۴۰۸ ۔ جب کوئی عورت کسی کے عدہ میں موجود ہو اگر کوئی مرد اس کے ساتھ اس کے عدہ کی حالت میں نکاح کرلے ۔ اگر تو اس عورت اور مرد دونوں یا ان میں سے کسی ایک کو علم ہو کہ ابھی اس کا عدہ تمام نہیں ہوا اور یہ بھی ان کو علم ہو کہ عدہ میں نکاح کرنا حرام ہوتا ہے تو پھر اس مرد پہ ایسی عورت حرام ہو جائے گی ۔ اگرچہ اس مرد نے اس عورت کے ساتھ عقد کے بعد مجامعت بھی نہ کی ہو ۔

مسئلہ ۲۴۰۹ ۔ جب کسی عورت کے ساتھ عقد کرچکنے کے بعد معلوم ہو جائے کہ وہ تو عدت میں تھی اگر ان میں سے کوئی بھی اس کے عدت میں ہونے کو نہ جانتا تھا اور انھیں یہ بھی علم نہ ہو کہ عورت کے ساتھ عدت میں نکاح کرنا حرام ہوتا ہے لیکن مرد اس کے ساتھ عقد کے بعد مجامعت کرچکا ہو تو پھر بھی وہ عورت اس مرد پہ حرام ہو جاتی ہے ۔

مسئلہ ۲۴۱۰ ۔ جب کسی انسان کو علم ہو جائے کہ اس کی بیوی کا پہلے شوہر ہے تو واجب ہے کہ فوراً اس سے جدا ہو جائے ۔ احتیاط واجب ہے کہ اسکے ساتھ کبھی بھی نکاح نہ کرے ۔

مسئلہ ۲۴۱۱ ۔ شوہر والی عورت اگر زنا کرے تو وہ اس کے اپنے اصلی شوہر پہ حرام نہیں ہوتی ۔ اور اگر وہ اس فعل بد سے توبہ نہ کرے بلکہ وہ اپنے برے فعل پہ باقی رہے تو پھر بہتر یہی ہے کہ اسے شوہر طلاق دے دے ۔ لیکن اسے اس کا حق مہر دینا ہوگا ۔

مسئلہ ۲۴۱۲ ۔ جب کسی عورت کو طلاق دے دی جائے یا کسی متعہ والی عورت کی مدت ختم ہو جائے یا بخش دی جائے اور پھر وہ اس کے بعد کسی دوسرے سے نکاح کرلے لیکن اسے نکاح کرنے کے بعد شک ہو جائے کہ جب اس نے نکاح کیا تھا اس کی پہلی عدت جو اس نے رکھی تھی تمام ہوچکی تھی یا ابھی عدت باقی تھی تو پھر اس شک کی پرواہ نہ کرے ۔

مسئلہ ۲۴۱۳ ۔ جس شخص نے نعوذ باللہ کسی آدمی کے ساتھ لواطت کی ہو تو اس آدمی کی ماں ، بہن

لڑکی اس لواطت کرنے والے پر حرام ہو جاتی ہیں وہ ان کے ساتھ کبھی نکاح نہیں کر سکتا۔ اگرچہ لواطت کرنے والا یا لواطت دینے والا دونوں نابالغ ہی کیوں نہ ہوں۔ ہاں اگر انھیں گمان ہو کہ دخول ہوا تھا لیکن یقین نہ ہو یا شک ہو کہ دخول ہوا تھا یا نہ تو پھر وہ اس پر حرام نہیں ہوں گی۔

مسئلہ ۲۴۱۴۔ اگر کسی شخص کی ماں یا بہن یا لڑکی سے نکاح کرنے کے بعد اسی شخص سے لواطت کرے تو پھر وہ لواطت کرنے والے پر حرام نہ ہوں گی۔

مسئلہ ۲۴۱۵۔ اگر کوئی مرد حج کے احرام کی حالت میں کسی عورت سے نکاح کر لے تو اس کا نکاح باطل ہے اور اگر اسے علم ہو کہ احرام کی حالت میں نکاح کرنا حرام ہوتا ہے تو پھر کبھی بھی اس عورت کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۲۴۱۶۔ وہ عورت جس نے احرام حج کا باندھا ہوا ہے کسی ایسے مرد کیسا تھ جو احرام کی حالت میں نہیں ہے نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہے۔ اور اگر وہ عورت یہ بھی جانتی تھی کہ احرام کی حالت میں نکاح کرنا حرام ہوتا ہے تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ پھر وہ اس مرد کے ساتھ کبھی نکاح نہ کرے۔

مسئلہ ۲۴۱۷۔ جب مرد حج کو جائے اور طواف نساء جو اعمال حج میں ایک عمل ہے بجا نہ لائے تو پھر اس پر اپنی عورت بھی حرام ہو جاتی ہے اسی طرح جب عورت حج کو جائے اور طواف نساء بجا نہ لائے تو اس پر اس کا اپنا مرد حرام ہو جاتا ہے ہاں اگر وہ بعد میں طواف نساء انجام دے دیں تو پھر وہ ایک دوسرے پر حلال ہو جائیں گے

مسئلہ ۲۴۱۸۔ جب کوئی مرد کسی نابالغہ لڑکی سے نکاح کر لے لیکن اس کے نو سال تمام ہونے سے پہلے اس کے ساتھ مجامعت بھی کر لے تو اس کیلئے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اپنی تمام عمر کبھی اس کے ساتھ کبھی بھی مجامعت نہ کرے۔

مسئلہ ۲۴۱۹۔ جب عورت کو اسکا شوہر تین دفعہ طلاق دیدے تو وہ عورت اس مرد پر حرام ہو جاتی ہے۔ ہاں اگر ان شرائط کے بعد جو کتاب طلاق میں ذکر ہوں گے کسی دوسرے مرد سے وہ عورت نکاح کر لے تو اسکے بعد اسکا پہلا شوہر اسکے ساتھ نکاح کر سکتا ہے۔

دائمی عقد نکاح کے احکام

مسئلہ ۲۴۲۰۔ جب کسی عورت کا کسی مرد سے دائمی نکاح ہو جائے تو وہ عورت شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر کہیں نہیں جا سکتی اور اس کو ہر اس لذت کیلئے جو اس کا شوہر خواہش کرے اپنے آپ کو تسلیم کرنا ہوگا۔ اور اگر عذر شرعی نہ ہو تو جب بھی شوہر اس سے مجامعت کرنا چاہے اسے اسکی ممانعت نہ کرنی ہوگی۔ اگر عورت ان چیزوں میں شوہر کی اطاعت کرنے والی ہو تو پھر اس کے شوہر پر اس عورت کا نان و نفقہ، لباس، مکان مہیا کرنا واجب ہے اور اگر مرد ان چیزوں کو اپنی ایسی بیوی کے لیے مہیا نہیں کریگا خواہ وہ قدرت رکھتا ہو یا نہ تو وہ عورت کا مقروض و مدیون رہیگا۔

مسئلہ ۲۴۲۱ - اگر عورت ان چیزوں میں جو سابقہ مسئلہ میں ذکر ہوئی ہیں اطاعت نہ کرے تو وہ گنہگار ہے ہی ساتھ ہی اسے نان و نفقہ، لباس، مکان، ہم بستری کا بھی شوہر پر کوئی حق نہیں رہتا البتہ اس کا حق مہر اس کی وجہ سے ساقط نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۲۴۲۲ - کسی مرد کو اپنی بیوی سے خانگی امور کی خدمت لینے کا حق نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۴۲۳ - عورت کے سفر کے اخراجات جبکہ وطن میں رہنے سے زیادہ ہوں تو شوہر پر واجب نہیں ہے۔ ہاں اگر مرد خود چاہے کہ بیوی کو سفر میں ساتھ رکھے تو پھر اسے اس کے اخراجات دینے ہوں گے۔

مسئلہ ۲۴۲۴ - جو عورت اپنے شوہر کی اطاعت کرتی ہو لیکن اس کا شوہر اس کے اخراجات نہ دیتا ہو تو اگر عورت کیلئے ممکن ہو کہ اس کی اجازت کے بغیر اپنے اخراجات اس کے مال سے لے سکے تو لے لے اور اگر اس کے لیے یہ ممکن نہ ہو اور وہ مجبور ہو کہ وہ اپنے معاش کو خود مہیا کرے تو پھر جب وہ اپنے معاش کو مہیا کسی طریقہ سے کر رہی ہو تو اس حالت میں اس پر شوہر کی اطاعت کرنی واجب نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۲۴۲۵ - ہر مرد پر اپنی دائمی نکاح والی بیوی کے پاس ہر چار راتوں میں سے ایک رات رہنا واجب ہے۔

مسئلہ ۲۴۲۶ - مرد اپنی دائمی نکاح والی بیوی سے چار مہینے سے زیادہ مجامعت کو ترک نہیں کر سکتا (یعنی چار مہینے میں ایک دفعہ مجامعت کرنی ضروری ہے)

مسئلہ ۲۴۲۷ - اگر دائمی نکاح پڑھتے وقت کوئی حق مہر معین نہ کیا گیا ہو تو وہ نکاح صحیح ہے پس جب مرد بیوی سے مجامعت کرے تو اس پر اس عورت کے ہم شکل و مثال کی عورتوں کا جو حق مہر ہوتا ہے دینا واجب ہوگا۔

مسئلہ ۲۴۲۸ - اگر نکاح دائمی پڑھتے وقت حق مہر کی ادائگی کیلئے کوئی مدت معین نہ کی گئی ہو تو عورت کو حق حاصل ہے کہ جب تک سارا حق مہر نہ لے لے تب تک مرد کو مجامعت نہ کرنے دے خواہ اس کا مرد حق مہر کے ادا کرنے پر قدرت رکھتا ہو یا قدرت نہ رکھتا ہو۔ ہاں اگر وہ اپنا حق مہر لیے بغیر ایک دفعہ اس کے ساتھ مجامعت کرنے پر راضی ہو گئی ہو اور اس نے بھی اس کے ساتھ مجامعت کر لی ہو تو پھر عورت کو کوئی حق حاصل نہیں کہ اسے مجامعت سے حق مہر لینے کی غرض سے روکے اور ممانعت کرے۔

متعہ کے احکام

مسئلہ ۲۴۲۹ - کسی عورت سے متعہ کرنا اگرچہ لذت کی غرض سے بھی نہ ہو تو بھی صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۴۳۰ - احتیاط واجب اسی میں ہے کہ متعہ والی عورت سے بھی چار مہینے سے زائد مجامعت کو ترک نہ کرے۔

مسئلہ ۲۴۳۱ - جب کوئی عورت متعہ کرنے کے وقت یہ شرط کرے کہ مرد میرے ساتھ مجامعت نہ کرے تو پھر نکاح متعہ بھی صحیح ہے اور یہ شرط بھی۔ لہذا اسکا شوہر دوسری ہر قسم کی لذتیں سوائے مجامعت کے اس سے حاصل کر سکتا ہے۔ ہاں اگر عورت خود بعد میں راضی ہو جائے

تو پھر اس کا شوہر مجامعت کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۴۳۲ - متعہ والی عورت کے اخراجات اگرچہ حاملہ بھی ہو جائے اس کے شوہر پر واجب نہیں ہیں۔

مسئلہ ۲۴۳۳ - متعہ والی عورت ہم بستری وہم خوابی کا حق نہیں رکھتی۔ متعہ والی عورت شوہر کی وارث نہیں ہوتی اور مرد متعہ والی عورت کا وارث نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۲۴۳۴ - جب کوئی عورت متعہ کرے اور اسے اس کا علم نہ ہو کہ اسے ہم خوابی اور اخراجات لینے کا حق شوہر سے نہیں ہوتا۔ تو بھی اسکا عقد صحیح ہے اور چونکہ ایسے مسئلہ سے نادان تھی اس کے لیے کوئی حق بھی شوہر پر اس کی وجہ سے ثابت نہیں ہو سکتا۔

مسئلہ ۲۴۳۵ - متعہ والی عورت شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر جا سکتی ہے ہاں اگر اسکے باہر جانے سے شوہر کے حقوق ضائع ہوتے ہوں تو پھر اسکا اجازت کے بغیر باہر جانا حرام ہے

مسئلہ ۲۴۳۶ - جب کوئی عورت کسی مرد کو وکیل کرے کہ اتنے حق مہر اور اتنی مدت کیلیے میرا نکاح متعہ اپنے سے پڑھ لے لیکن وہ مرد اس کا اپنے ساتھ دائمی نکاح یا اس مدت کے علاوہ مدت کیلیے یا اس حق مہر کے علاوہ کسی حق مہر پر پڑھ لے تو جب بھی اس عورت کو اس کا علم ہوتا ہو اور فوراً اس کے بعد کہہ دے کہ میں اس پر بھی راضی ہوں تو نکاح صحیح ہے ورنہ نکاح باطل ہوگا۔

مسئلہ ۲۴۳۷ - جب باپ یا دادا کسی عورت کا کسی اپنے نابالغ بچے کے ساتھ صرف محرم ہو جانے کی غرض سے ایک گھنٹہ یا دو گھنٹہ کے لیے متعہ پڑھ دیں تو نکاح صحیح ہے۔ اسی طرح وہ اپنی غیر بالغہ لڑکی کا بھی کسی سے محرم ہونے کی غرض سے نکاح متعہ پڑھ سکتے ہیں لیکن ایسا ہو کہ اس نابالغہ لڑکی کا بھی اس میں کوئی نفع ہو۔

مسئلہ ۲۴۳۸ - جب باپ یا دادا اپنے ایسے بچے کے ساتھ جو کسی دوسرے شہر میں ہے اور جس کے متعلق انھیں خبر نہیں کہ وہ زندہ ہے یا نہ محرم ہونے کی غرض سے کسی کے ساتھ عقد پڑھیں تو وہ ظاہری حالات کے لحاظ سے محرم ہو جائیگا۔ اور اگر بعد میں معلوم ہو جائے کہ وہ بچہ اس عقد کے وقت مر چکا تھا تو وہ سابقہ عقد باطل ہوگا اور وہ لوگ جو اس ظاہری عقد کے لحاظ سے اسکے محرم ہو چکے تھے وہ اسکے نامحرم ہونگے۔

مسئلہ ۲۴۳۹ - جب مرد متعہ والی عورت کو تمام مدت جو اس کیلیے معین کی گئی تھی بخش دے تو پھر اسے اسکا حق مہر دینا ہوگا۔ اگر وہ اس سے مجامعت کر چکا ہو۔ اور اگر اس نے اس کے ساتھ مجامعت نہ کی ہو تو پھر اسے آدھی مہر دینی ہوگی۔

مسئلہ ۲۴۴۰ - جس عورت کیساتھ متعہ کیا ہوا ابھی اسکے متعہ کی مدت ختم نہ ہوئی ہو تو اس کے ساتھ دائمی نکاح کر سکتا ہے۔

نگاہ کرنے کے احکام :-

مسئلہ ۲۴۴۱ - نامحرم عورت کے اور وہ لڑکی کہ جس کے نو سال ختم نہ ہوئے ہوں لیکن وہ اچھائی و برائی کو سمجھتی ہو کے بدن کو دیکھنا یا ان کے بالوں و زلفوں کو دیکھنا خواہ لذت کے قصد سے ہو یا بغیر لذت کے قصد کے حرام ہے اور ان کے منہ اور ہاتھوں کو لذت کے قصد سے دیکھنا بھی حرام ہے بلکہ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ لذت کے

قصد بغیر بھی ان کو نہ دیکھے۔ اسی طرح عورت پر نامحرم مرد کا بدن دیکھنا بھی حرام ہے۔

مسئلہ ۲۴۴۲۔ اگر کوئی انسان لذت کے قصد کے بغیر عیسائی اور یہودی عورتوں کے منہ اور ہاتھوں کو دیکھے۔ اگر اس کو اس کی وجہ سے حرام میں پڑنے کا خوف نہ ہو تو پھر کوئی حرج نہیں لیکن احتیاط واجب اس میں ہے کہ منہ اور ہاتھوں کے علاوہ کسی جگہ پر نگاہ نہ کرے۔

مسئلہ ۲۴۴۳۔ عورت کو اپنا بدن اور بال نامحرم مرد سے چھپانا چاہیئے۔ بلکہ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ایسے نابالغ لڑکے سے بھی جو اچھائی اور برائی کو سمجھتا ہے بدن اور بالوں کو چھپائے۔

مسئلہ ۲۴۴۴۔ کسی دوسرے انسان کے آگے اور پیچھے کو دیکھنا بلکہ اس ممیز بچے کے بھی جو اچھائی اور برائی کو سمجھتا ہے، حرام ہے یہاں تک کہ شیشے کے پیچھے یا صاف پانی وغیرہ میں بھی ان کا دیکھنا حرام ہے البتہ میاں بیوی ایک دوسرے کے تمام بدن کو دیکھ سکتے ہیں۔

مسئلہ ۲۴۴۵۔ وہ مرد اور عورت جو آپس میں محرم ہیں لذت کے قصد کے بغیر سوائے آگے پیچھے کے مقام کے ایک دوسرے کا باقی بدن دیکھ سکتے ہیں۔

مسئلہ ۲۴۴۶۔ ایک مرد دوسرے مرد کے بدن کو لذت کے قصد سے نہیں دیکھ سکتا۔ اسی طرح ایک عورت کا دوسری عورت کے بدن کو لذت کے قصد سے دیکھنا حرام ہے۔

مسئلہ ۲۴۴۷۔ مرد نامحرم عورت کا فوٹو نہیں اتار سکتا۔ اور اگر نامحرم عورت کو پہچانتا ہو تو اس کے فوٹو کو بھی نہیں دیکھ سکتا۔

مسئلہ ۲۴۴۸۔ اگر کسی عورت کو کسی عورت یا اپنے شوہر کے علاوہ کسی مرد کو حقنہ کرنا پڑے یا اس کے آگے پیچھے کے مقام کو دھونا پڑے تو اسے اپنے ہاتھ پر کوئی چیز لپیٹ لینی چاہیئے تاکہ اس کا ہاتھ اس کے آگے پیچھے کے مقام پر نہ لگے۔ اسی طرح جب کسی دوسرے مرد کو یا عورت کو حقنہ کرنا پڑے تو اسے بھی ہاتھ پر کوئی چیز لپیٹ لینی ہوگی۔

مسئلہ ۲۴۴۹۔ جب کوئی مرد کسی عورت کے علاج کرنے کیلئے مجبور ہو کہ اس کو دیکھے یا اس کے بدن کو مس کرے تو پھر کوئی حرج نہیں البتہ اگر صرف دیکھنے سے اس کا علاج کر سکتا ہے تو پھر اسے اپنے ہاتھوں سے عورت کو نہیں چھونا چاہیئے۔ اور اگر ہاتھ لگانے سے صرف علاج ہو سکتا ہے تو پھر اسے دیکھنا نہیں چاہیئے۔

مسئلہ ۲۴۵۰۔ اگر کوئی انسان کسی کے علاج کے لیے مجبور ہو کہ اس کے آگے اور پیچھے کے مقام کو نگاہ کرے تو اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس کے اوپر آئینہ رکھ کر دیکھے اور اگر بغیر آئینہ رکھے دیکھنا ضروری ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔

ازدواج کے مختلف مسائل

مسئلہ ۲۴۵۱۔ جب کوئی آدمی شادی کیے بغیر حرام میں مبتلا ہوگا تو اس پر واجب ہے کہ وہ شادی کرلے۔

مسئلہ ۲۴۵۲۔ جب کسی مرد نے عقد میں شرط کی ہو کہ لڑکی کو باکرہ ہونا چاہیئے اگر عقد ہو جانے کے بعد معلوم ہو جائے کہ لڑکی باکرہ نہیں تھی تو پھر وہ نکاح کو ختم کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۴۵۳۔ مرد اور نامحرم عورت کا خلوت کی جگہ میں رہنا کہ جہاں نہ کوئی اور آسکتا ہو اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہو حرام ہے خواہ وہ اللہ کے ذکر میں مشغول ہوں یا کسی اور بات میں۔ سوئے ہوئے ہوں یا بیدار۔ البتہ اگر وہ جگہ ایسی ہو کہ وہاں پر کوئی دوسرا آدمی آسکتا ہو یا ایسا بچہ جو اچھائی اور بُرائی کو سمجھتا ہے موجود ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۴۵۴۔ جب کسی مرد کا اس حق مہر کے متعلق کہ جسے عقد میں معین کیا ہے ادا نہ کرنے کا قصد ہو تو پھر نکاح صحیح ہے۔ لیکن اسے وہ حق مہر دینا ہوگا۔

مسئلہ ۲۴۵۵۔ وہ مسلمان جو اللہ یا پیغمبر خاتم النبیین کا انکار کرے یا ایسے حکم کا کہ جس کو تمام مسلمان دین کی جزو سمجھتے ہوں۔ یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ حکم ضروری نہیں ہے انکار کرے تو وہ مرتد ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۴۵۶۔ اگر کسی عورت کے ساتھ اس کے شوہر کے جماعت کرنے سے پہلے وہ مرتد ہو جائے، تو اس کا نکاح باطل ہے۔ اسی طرح جب جماعت کر چکنے کے بعد مرتد ہو جائے اور عورت بھی یائسہ ہو۔ یائسہ سے مراد یہ ہے کہ سید عورت ساٹھ سال اور غیر سید عورت پچاس سال کی ہو چکی ہو۔ اور اگر عورت یائسہ نہ ہو تو پھر اسے عدت رکھنی ہوگی جیسا کہ اس کی تفصیل کتاب طلاق میں بیان ہوگی اور اگر وہ عورت اپنی عدت کے دنوں میں پھر مسلمان ہو جائے تو پھر ان کا عقد باقی رہے گا۔ اور اگر وہ مرتد آخیر عدت تک مرتد رہے تو پھر عقد باطل ہے۔

مسئلہ ۲۴۵۷۔ مسلمان کے گھر پیدا ہوا انسان اگر مرتد ہو جائے تو اس کی بیوی اس پر حرام ہو جاتی ہے اور اس کی بیوی کو چاہیے کہ طلاق میں آئے گا وفات کی عدت رکھنی چاہیئے۔

مسئلہ ۲۴۵۸۔ جب کسی آدمی کے ماں باپ غیر مسلم ہوں لیکن وہ مسلمان ہو جائے اور ابھی اپنی بیوی کے ساتھ عقد کے بعد جماعت نہ کی ہو کہ پھر مرتد ہو جائے تو اس کا نکاح باطل ہو جاتا ہے۔ اور اگر اپنی بیوی کے ساتھ عقد کے بعد جماعت کر چکا ہو اور پھر مرتد ہو جائے اگر تو اس کی بیوی حیض دیکھنے والی عورتوں کے عمر میں ہو تو اسے جیسا کہ طلاق میں آئیگا عدت رکھنی چاہیئے اگر اس کا شوہر اس کی عدت ختم ہونے سے پہلے پھر مسلمان ہو جائے تو وہی سابقہ عقد اُن کا باقی رہیگا۔ ورنہ عقد باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۴۵۹۔ اگر عورت مرد کے ساتھ نکاح میں شرط کر دے کہ اسے فلاں شہر سے باہر نہ لے جائے اور مرد بھی یہ شرط قبول کر لے تو پھر مرد کو چاہیئے کہ اس عورت کو اس شہر سے باہر نہ لے جائے۔

مسئلہ ۲۴۶۰۔ اگر کسی عورت کی پہلے شوہر سے لڑکی ہو تو اس لڑکی کا نکاح اس کے دوسرے شوہر کے اس لڑکے سے کیا جا سکتا ہے کہ جو اس کی دوسری بیوی سے ہو۔ اسی طرح جب کوئی انسان کسی لڑکی کا نکاح اپنے لڑکے

کے ساتھ کر دے تو لڑکی کی ماں کے ساتھ خود بعد میں نکاح کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۴۶۱۔ اگر عورت زنا سے حاملہ ہوئی ہو جب وہی عورت یا وہ مرد کہ جس نے اس کے ساتھ زنا کیا ہے یا دونوں مسلمان ہو جائیں تو پھر اس عورت کے لیے جائز نہیں کہ اس بچہ کو گرا دے۔

مسئلہ ۲۴۶۲۔ اگر کوئی مرد کسی ایسی عورت کے ساتھ جو شوہر دار بھی نہ ہو اور کسی عدت میں بھی نہ ہو زنا کرے اور پھر وہی مرد اس عورت سے نکاح کرلے چنانچہ اگر اس عورت سے بعد میں کوئی بچہ پیدا ہو اور انھیں یہ معلوم نہ ہو کہ یہ حلال نطفہ سے ہے یا حرام سے تو پھر وہ بچہ حلال زادہ ہوگا۔

مسئلہ ۲۴۶۳۔ جب کسی مرد نے ایسی عورت سے نکاح کرلیا ہو کہ جس کے متعلق اسے یہ علم نہ ہو کہ وہ عدت میں ہے یا نہ اور اسی طرح عورت کو بھی اس کا علم نہ ہو اور پھر اس کے بعد کوئی بچہ ان سے پیدا ہوا ہو تو وہ بچہ حلال زادہ ہوگا اور شرعاً دونوں کا بچہ سمجھا جائے گا۔ لیکن اگر عورت کو معلوم ہو کہ وہ عدت میں ہے تو پھر بچہ صرف مرد کا ہوگا عورت کا نہیں ہوگا لیکن ان دونوں صورتوں میں ان کا نکاح باطل ہے اور وہ ایک دوسرے پر حرام ہیں۔

مسئلہ ۲۴۶۴۔ اگر عورت کہے کہ میں یائسہ ہوں تو اس کی یہ بات قبول نہ کی جائے گی لیکن اگر عورت کہے کہ میں بیوہ یا بغیر شوہر کے ہوں تو اس کی یہ بات تسلیم کی جائے گی۔

مسئلہ ۲۴۶۵۔ مرد جب کسی عورت سے نکاح کرلے اور پھر کوئی آدمی نکاح کے بعد اسے کہے کہ یہ عورت شوہر والی تھی لیکن عورت کہے کہ میرا کوئی شوہر نہیں تھا اور شرعاً بھی اس کا شوہر ثابت نہ ہو تو پھر عورت کا قول قبول کیا جائے گا۔

مسئلہ ۲۴۶۶۔ ماں سے جب تک سات سال پورے نہ ہو جائیں اس کی لڑکی کو اس سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔

مسئلہ ۲۴۶۷۔ جب لڑکی بالغہ ہو جائے تو پھر اسکی شادی کرنے میں جلدی کرنا مستحب ہے۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مرد کی سعادت میں ہے کہ اس کی لڑکی اس کے گھر میں حیض (یعنی ماہواری) کو نہ دیکھے۔

مسئلہ ۲۴۶۸۔ اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے اپنے حق مہر پر یوں مصالحت کرے کہ وہ کوئی دوسری شادی نہ کرے تو احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس صلح کے بعد عورت اس مرد سے حق مہر نہ لے اور وہ مرد دوسری بیوی نہ کرے۔

مسئلہ ۲۴۶۹۔ جو شخص حرامزادہ ہو جب وہ کسی سے شادی کرے تو جو اس کی اولاد ہوگی وہ حلال زادہ ہوگی۔

مسئلہ ۲۴۷۰۔ اگر مرد اپنی عورت کے ساتھ ماہ رمضان کے روزے کی حالت میں یا حیض کی حالت میں جماعت کرلے تو اس نے معصیت و گناہ کیا ہے لیکن جو بچہ ان سے اس حالت میں پیدا ہوگا وہ حلال زادہ ہوگا۔

مسئلہ ۲۴۴۱ ۔ جس عورت کو یقین ہو جائے کہ اسکا شوہر سفر میں مر چکا ہے اگر وہ عورت عدت وفات رکھ لینے کے بعد دوسرا شوہر کرلے اور پھر اسکا پہلا شوہر سفر سے واپس آجائے تو اس عورت کو پہلے شوہر کے پاس چلا جانا چاہیئے ۔ اور فوراً دوسرا شوہر چھوڑ دینا چاہیئے لیکن اگر اسکا دوسرا شوہر اس عورت سے مجامعت کر چکا ہو تو پھر اس عورت کو عدت بھی رکھنی ہوگی اور دوسرے شوہر کو اس عورت کا حق مہر بھی دوسری عورتوں کی طرح دینا ہوگا ۔ نفقہ دوسرے شوہر پر عدت کے دنوں کا خرچ واجب نہیں ہوگا ۔

کتاب رضاعت (یعنی دودھ پلانے کے احکام)

مسئلہ ۲۴۴۲ ۔ اگر کوئی عورت بچے کو ان شرطوں کے بعد جو مسئلہ نمبر ۲۴۶۵ میں بیان ہونگی دودھ پلائے تو وہ بچہ ان لوگوں کے ساتھ محرم ہو جائیگا (۱) وہ عورت جس نے دودھ پلایا ہے اس بچے کیساتھ محرم ہو جاتی ہے اور اسے اس بچے کی رضاعی ماں کہا جاتا ہے (۲) دودھ پلانے والی عورت کا شوہر کہ جس کے دودھ سے اس بچے کو دودھ پلایا ہے اس بچے کے ساتھ محرم ہو جاتا ہے ۔ اور اسے اس بچے کا رضاعی باپ کہا جاتا ہے ۔ (۳) دودھ پلانے والی عورت کی ماں اور باپ اگرچہ اسکے ماں باپ رضاعی بھی ہوں اس بچے دودھ پینے والے کے ساتھ محرم ہو جائیگے (۴) اس دودھ پلانے والی عورت کی اولاد جو پیدا ہو چکی ہے یا جو پیدا ہوگی اس دودھ پینے والے بچے کے ساتھ محرم ہیں (۵) دودھ پلانیوالی عورت کی اولاد کی اولاد اور در اولاد خواہ اسکی اولاد کی حقیقی اولاد ہوں یا اسکی اولاد کی اولاد نے کسی کو دودھ پلایا ہو سب اس بچے دودھ پینے والے کے ساتھ محرم ہو جائیں گے ۔

(۶) دودھ پلانیوالی عورت کے بھائی بہن خواہ اس کے حقیقی بھائی ہوں یا رضاعی ہوں یہ سب اس دودھ پینے والے بچے کے ساتھ محرم ہیں (۷) دودھ پلانیوالی عورت کا چچا، پھوپھی خواہ اسکے حقیقی ہوں یا رضاعی یہ بھی اس عورت سے دودھ پینے والے بچے کیساتھ محرم ہو جائیں گے (۸) دودھ پلانیوالی عورت کا ماموں، خالہ اگرچہ اس کے رضاعی بھی کیوں نہ ہوں اس عورت کے دودھ پینے والے بچے کے ساتھ محرم ہو جائینگے (۹) دودھ پلانے والی عورت کے شوہر کی اولاد اور در اولاد کیساتھ بھی وہ بچہ جس نے اسکا دودھ پیا ہے محرم ہو جائیگا خواہ اس مرد کی حقیقی اولاد ہو یا رضاعی اولاد ہو ۔ (۱۰) اس دودھ پلانیوالی عورت کے شوہر کی ماں اور باپ اسی طرح اوپر کا سارا سلسلہ اس بچے کے ساتھ جس نے عورت کا دودھ پیا ہے محرم ہو جائیں گے ۔ (۱۱) دودھ پلانیوالی عورت کے شوہر کا بھائی اور بہن حقیقی اور رضاعی اس بچے کے ساتھ جس نے دودھ پیا ہے محرم ہو جائینگے (۱۲) دودھ پلانے والی عورت کے شوہر کے چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ اور اسکے اوپر والا سلسلہ اگرچہ رضاعی بھی ہوں یہ سب اس بچے کے ساتھ جس نے اس عورت کا دودھ پیا ہے محرم ہو جائینگے اور کچھ اور افراد بھی ہیں جو دودھ پینے پلانے کی وجہ سے محرم ہو جاتے ہیں جنکا ذکر بعد کے مسائل میں بیان ہوگا ۔

مسئلہ ۲۴۴۳ ۔ اگر کوئی عورت کسی بچے کو مسئلہ ۲۴۶۵ کی شرائط کے مطابق دودھ پلائے تو اس بچے کا باپ اس عورت کی لڑکیوں سے جو پیدا ہو چکی ہیں اور جو پیدا ہونگی نکاح نہیں کر سکتا ۔ اور اسی طرح اس عورت کے شوہر کی لڑکیوں کے ساتھ اگرچہ اسکی رضاعی لڑکیاں بھی ہوں اس بچے کا باپ نکاح نہیں کر سکتا لیکن اس بچے کا باپ اس عورت کے رضاعی لڑکیوں سے نکاح کر سکتا ہے اگرچہ احتیاط مستحب اس میں ہے

کہ اسکی رضاعی لڑکیوں سے نکاح نہ کرے اور ان کو اپنا محرم نہ سمجھے لہذا ان کو نہ دیکھے۔

مسئلہ ۲۴۷۴ - جب کوئی عورت کسی بچے کو شرائط مسئلہ ۲۴۶۵ کے ہوتے ہوئے دودھ پلائے تو اس کا شوہر اس بچے کی بہنوں کے ساتھ محرم نہیں ہوگا لیکن پھر بھی احتیاط مستحب اس شوہر کے لیے اسی میں ہے کہ بچے کی بہنوں کے ساتھ نکاح نہ کرے اسی طرح اس عورت کے شوہر کے رشتہ دار بھی اس بچے کی بہنوں کے ساتھ محرم نہ ہوں گے۔

مسئلہ ۲۴۷۵ - جب کوئی عورت کسی بچے کو دودھ پلائے تو وہ عورت اس بچے کے دوسرے بھائیوں سے محرم نہ ہو گی۔ اسی طرح اس عورت کے رشتہ دار بھی اس بچے کے بھائی بہنوں کے ساتھ محرم نہیں ہوں گے۔

مسئلہ ۲۴۷۶ - جب ایسی عورت کے ساتھ نکاح کرے کہ جس نے کسی لڑکی کو دودھ پلایا تھا ہے جبکہ وہ مرد نکاح کے بعد اس سے مجامعت کر چکے تو پھر وہ اس لڑکی کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا کہ جس کو اس کی ہونیوالی بیوی نے دودھ پلایا تھا۔

مسئلہ ۲۴۷۷ - جب ایسی لڑکی کے ساتھ نکاح کر چکے کہ جس نے کسی عورت کا دودھ پیا ہوا ہے تو پھر وہ مرد اس عورت کے ساتھ نکاح نہیں کر سکے گا کہ جس کا اس لڑکی نے دودھ پیا تھا۔

مسئلہ ۲۴۷۸ - جب کسی لڑکی کو دادی یا پڑدادی نے دودھ پلایا ہو تو اس کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا۔ اسی طرح اس کے باپ کی بیوی (نامادری) نے جب کسی لڑکی کو دودھ پلایا ہو تو اس کے ساتھ بھی نکاح نہیں کر سکتا۔ پس اگر کوئی شخص اپنے لڑکے کا نکاح کسی دودھ پیتی بچی کے ساتھ کر دے پھر اس کے بعد اس لڑکے کی ماں یا دادی یا اس کے باپ کی بیوی اس بچی کو دودھ پلا دیں تو انکا نکاح باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۴۷۹ - جب کسی لڑکی کو کسی آدمی کی بہن یا بھائی کی بیوی نے دودھ پلایا ہو تو وہ اس کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا بعینہ یہی حکم ہے جب بھانجی یا بھتیجی کسی لڑکی کو دودھ پلا دیں۔

مسئلہ ۲۴۸۰ - اگر کوئی عورت اپنی لڑکی کی لڑکی کو (یعنی نانی دوہتی کو) دودھ پلائے تو اسکی لڑکی اس کے شوہر پر حرام ہو جائیگی اسی طرح اگر کوئی عورت اپنی لڑکی کے شوہر کی دوسری بیوی کی اولاد میں سے کسی کو دودھ پلا دے تو پھر دودھ پلانے والی عورت کی لڑکی اس کے شوہر پر حرام ہو جائے گی۔ ہاں اگر کوئی عورت اپنے بیٹے کے لڑکے کو (یعنی پوتے کو) دودھ پلائے تو پھر دودھ پلانے والی کے لڑکے پر اس کی بیوی حرام نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۲۴۸۱ - کسی لڑکی کے باپ کی بیوی اس لڑکی کے شوہر کی اولاد کو خواہ اس لڑکی سے ہو یا اس کی دوسری بیوی سے ہو دودھ پلا دے تو اس لڑکی پر اس کا شوہر حرام ہو جائے گا۔

دُودھ پلانے کے شرائط کہ جس کی وجہ سے محرم ہو جاتا ہے

مسئلہ ۲۴۸۲ - جو دودھ پلانا محرم ہونے کی علت بنتا ہے اس کی آٹھ شرطیں (۱) بچہ زندہ عورت کا دودھ پیئے لہٰذا مری ہوئی عورت کا پستان سے دودھ پیئے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ (۲) اس عورت کا دودھ حرام سے نہ ہو پس نعوذ باللہ عورت نے زنا کیا ہو اور اس زنا کے نطفہ سے بچہ پیدا ہوا ہو تو ایسا دودھ کسی دوسرے بچے کو پلانے کا کوئی فائدہ نہیں یعنی ایسا دودھ پینے والا ان لوگوں کا جو سابقہ ذکر ہوئے ہیں محرم نہیں بنے گا۔ (۳) بچہ پستان کو منہ میں رکھ کر عام عادت کے ماتحت کہ جیسے بچے ماں کا دودھ پیتے ہیں دودھ پیئے پس اگر بچے کے گلو میں دودھ ڈالا جائے یا کسی اور طریقہ سے اس کو دودھ مثلاً ٹیکے وغیرہ سے دیا جائے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے (۴) دودھ کسی اور چیز سے مخلوط نہ کریں (۵) دودھ ایک شوہر کا ہو پس اگر فرض ہو سکے کہ دودھ دو شوہروں کا ہو جائے تو اس کے پینے سے بھی بچہ کسی کا محرم نہیں ہوگا۔ مثلاً جب ایک بچہ جنے ہوئی عورت کو اس کا شوہر طلاق دے دے اور وہ عورت عدہ وغیرہ کے بعد جا کر دوسرے آدمی سے نکاح کرے اور اس سے حاملہ بھی ہو جائے لیکن اس کے پہلے شوہر کا دودھ اس کے دوسرے شوہر کے بچے جننے سے پہلے تک باقی ہے۔ مثلاً سات دفعہ اس نے دوسرے بچے جننے سے پہلے کسی بچے کو دودھ پلایا اور باقی آٹھ دفعہ دوسرے بچے جننے کے بعد اسی بچے کو دودھ دیا ہو تو یہ دودھ پینے والا بچہ کسی کا بھی محرم نہ ہوگا کیونکہ اس نے پندرہ دفعہ ایک شوہر کی بیوی کا دودھ نہیں پیا بلکہ ایسی عورت کا دودھ پیا ہے کہ جس کا دودھ اس کے دو شوہروں سے متعلق تھا (۶) بچہ کسی بیماری کی وجہ سے اس دودھ کو قے کر کے باہر نہ نکال دے اور اگر بچہ دودھ کو قے کر دیتا رہا ہو تو پھر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ایسا بچہ اگر صحیح دودھ پیتا اور جو لوگ اس کے ساتھ محرم ہو جاتے، اب ایسے دودھ پینے کے بغیر ان کے ساتھ محرمانہ معاملہ کرے یعنی نہ اس کے ساتھ نکاح کرے اور نہ ہی ان کو دیکھے (۷) پندرہ دفعہ یا ایک رات دن وہ بچہ دودھ پیئے یا اتنی مقدار وہ بچہ دودھ پیئے کہ کہا جا سکے کہ اس بچے کی ہڈیاں اس کے دودھ پینے سے مضبوط ہوئی ہیں۔ اور گوشت اس کے بدن پر اس دودھ سے پیدا ہوا ہے بلکہ اگر وہ بچہ دس دفعہ بھی کسی عورت کا باقی شرائط کے ہوتے ہوئے دودھ پی لے تو اس کے لئے احتیاط مستحب اسی میں ہے۔ کہ جو لوگ دودھ پینے سے محرم بنتے ہیں نہ ان کے ساتھ نکاح کرے اور نہ ہی ان کو دیکھا کرے۔ (۸) دودھ پینے والے بچے کی عمر دو سال پوری نہ ہو چکی ہو بلکہ وہ بچہ دو سال کے اندر کسی کا دودھ پیئے لہٰذا اگر کسی بچے کو کہ جس کی عمر دو سال ہو چکی ہو دودھ پلایا جائے تو وہ کسی کے ساتھ محرم نہیں ہوگا۔ بلکہ اگر وہ دو سال ختم ہونے سے پہلے تو چودہ مرتبہ دودھ کسی عورت کا پی لے اور باقی ایک دفعہ دو سال ختم ہو جانے کے بعد پیئے تو بھی وہ کسی کے ساتھ محرم نہیں بنے گا۔ البتہ عورت کے دودھ میں یہ شرط نہیں کہ وہ بھی دو سال کے اندر والے دودھ کو پلائے بلکہ اگر کسی عورت کا دودھ دو سال کے بعد تک

چلا جائے اور کوئی دو سال سے چھوٹا بچہ اس کا دودھ پی لے تو پھر وہ بچہ سب ان لوگوں کے ساتھ محرم ہو جائے گا جو ذکر ہو چکے ہیں۔

مسئلہ ۲۴۸۳ ایک دن رات دودھ پلانے کا وقت وہ بچہ اس کے درمیان میں کسی دوسری چیز کا دودھ نہ پیتا رہے اور وہ دن رات میں کوئی دوسری غذا بھی نہ کھائے البتہ اگر معمولی غذا کھا لے کہ جس کو نہ کہا جا سکے کہ اس نے کوئی غذا کھائی ہے تو پھر اس کا کوئی حرج نہیں۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ پندرہ دفعہ ایک عورت کا دودھ پیئے۔ ان پندرہ دفعہ کے درمیان کسی دوسری عورت کا دودھ بھی نہ پیئے۔ اور پھر ایک دفعہ جب دودھ پی رہا ہے مسلسل بغیر فاصلہ کے دودھ پیئے البتہ اگر دودھ پیتے پیتے تھوڑی سی سانس لے لے یا معمولی صبر کر لے کہ یہ نہیں کہا جا سکتا ہو کہ اس نے جب سے منہ میں پستان لیا ہے وہ سب ایک دفعہ نہیں ہے بلکہ عام لوگ معمولی صبر کو ایک دفعہ شمار کرتے ہوں تو پھر کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۴۸۴ جب ایک عورت ایک شوہر کے دودھ سے کسی بچے کو دودھ پلائے پھر وہی عورت پہلے شوہر سے طلاق وغیرہ لے کر دوسرا شوہر کر لے اور اس دوسرے شوہر سے کسی دوسرے بچے کو دودھ پلائے تو پھر یہ دو بچے ایک دوسرے کے محرم نہیں ہوں گے اگرچہ بہتر اس کے لئے یہی ہے کہ وہ ایک دوسرے سے شادی نہ کریں اور ایک دوسرے کو بھی نہ دیکھیں۔

مسئلہ ۲۴۸۵ اگر کوئی عورت ایک شوہر کے پاس رہ کر اس کے دودھ سے کئی ایک بچوں کو دودھ پلائے تو وہ سب بچے آپس میں اور اس عورت کے ساتھ اور اس کے شوہر کے ساتھ محرم ہو جائیں گے۔

مسئلہ ۲۴۸۶ اگر کسی آدمی کی چند ایک بیویاں ہوں اور اس کی ہر ایک بیوی نے کئی ایک بچوں کو دودھ پلایا ہو تو وہ سب بچے آپس میں اور اس عورت کے اور اس کے شوہر کے ساتھ محرم ہو جائیں گے۔

مسئلہ ۲۴۸۷ اگر کسی شخص کی دو بیویاں ہوں۔ اس کی ایک بیوی نے کسی بچے کو سات دفعہ دودھ پلایا ہو اور دوسری بیوی نے اسی بچے کو بعینہٖ اس کے بعد یا پہلے باقی آٹھ دفعہ دودھ پلایا ہو تو پھر وہ بچہ کسی کے ساتھ محرم نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۲۴۸۸ اگر کسی عورت نے ایک شوہر کے دودھ سے ایک لڑکے اور ایک لڑکی کو دودھ پلایا ہو تو اس لڑکے کے بھائی بہن اس کے ساتھ دودھ پینے والی لڑکی کے ساتھ محرم نہیں ہوں گے اور نہ ہی اس لڑکی کے بھائی بہن اس لڑکے کے بھائی بہن کے ساتھ محرم ہوں گے۔

مسئلہ ۲۴۸۹ کوئی آدمی اپنی بیوی کی اجازت کے بغیر اس کے رضاعی بھائی بہن کی لڑکی سے نکاح نہیں کر سکتا۔ اسی طرح احتیاط واجب اسی میں ہے کہ کسی لڑکے کے ساتھ لواطت کر لے تو اس لڑکے کے رضاعی بہن۔ لڑکی۔ ماں۔ دادی

کے ساتھ بھی نکاح نہ کرے۔

مسئلہ ۲۴۹۰ جس عورت نے کسی کے بھائی کو دودھ دیا ہے وہ اس دودھ پینے والے کے بھائی کے ساتھ محرم نہیں ہوگی اگرچہ اس سے نکاح نہ کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۲۴۹۱ انسان دو رضاعی بہنوں کو بھی ایک وقت میں اپنے نکاح میں نہیں رکھ سکتا اور اگر دو عورتوں سے نکاح کر لینے کے بعد معلوم ہو جائے کہ وہ آپس میں رضاعی بہنیں تھیں اگر دونوں کا نکاح ایک وقت میں ہوا ہو تو دونوں کا نکاح باطل ہوگا اور اگر کسی کا پہلے نکاح ہوا ہو اور کسی کا بعد میں تو پہلا نکاح صحیح ہے دوسرا باطل ہے۔

مسئلہ ۲۴۹۲ اگر کوئی عورت اپنے شوہر کے دودھ سے ان اشخاص کو دودھ پلائے جو درج ذیل ہیں تو وہ عورت اپنے شوہر پر حرام نہ ہوگی اگرچہ اس کے لئے بہتر یہی ہے کہ احتیاط کرے (۱) اپنے بھائی اور بہن کو جب عورت دودھ پلا دے تو وہ اپنے شوہر پر حرام نہیں ہوگی (۲) عورت اپنے چچا۔ پھوپھی۔ ماموں۔ خالہ کو دودھ پلا دے (۳) چچے کی اور ماموں کی اولاد کو دودھ پلا دے (۴) اپنے بھتیجے کو دودھ پلا دے (۵) اپنے شوہر کے بہن بھائی کو دودھ پلائے (۶) اپنے بھانجے بھانجی کو دودھ پلائے یا شوہر کے بھانجے بھانجی کو دودھ پلائے (۷) اپنے شوہر کے چچا۔ پھوپھی۔ ماموں۔ خالہ کو دودھ پلائے (۸) سوکن کے نواسے نواسی کو دودھ پلائے۔

مسئلہ ۲۴۹۳ جب کوئی عورت کسی کی پھوپھی کی لڑکی یا چچا کی لڑکی کو دودھ پلائے تو وہ عورت اس انسان کے ساتھ محرم نہ ہوگی لیکن پھر بھی ان کے ساتھ نکاح نہ کرنے میں احتیاط مستحب ہے۔

مسئلہ ۲۴۹۴ جس مرد کی دو عورتیں ہوں جب ان میں سے ایک عورت دوسری عورت کے چچازاد کو دودھ پلا دے تو وہ عورت کہ جس کے چچازاد کو دودھ پلایا گیا ہے اپنے شوہر پر حرام نہ ہوگی۔

دودھ پلانے کے آداب

مسئلہ ۲۴۹۵ بچے کو دودھ پلانے میں سب سے بہتر اس بچے کی ماں ہے اور ماں کے لئے بہتر یہی ہے کہ اپنے بچے کو دودھ پلانے کی اجرت اپنے شوہر سے طلب نہ کرے لیکن مرد کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ اس کی اجرت دے اگر بچے کی ماں دوسری دایہ عورتوں سے دودھ پلانے کی اجرت زیادہ لیتی ہو تو شوہر کو اختیار ہے کہ ماں سے بچہ لے کر کسی دوسری دایہ کو جو کم اجرت لیتی ہے دودھ پلانے پر دے دے۔

مسئلہ ۲۴۹۶ مستحب ہے کہ بچے کو دودھ پلانے والی دایہ شیعہ اثناعشری صاحب عقل و عفت نیک صورت ہو۔ دایہ کا کم عقل غیر شیعہ بدصورت و بدسیرت یا حرامزادی ہونا مکروہ ہے اسی طرح اگر اسکا اپنا بچہ زنا سے پیدا ہوا ہو۔ اس کو بھی دودھ پلانے پر بچہ دینا مکروہ ہے۔

دودھ پلانے کے مختلف مسائل

مسئلہ ۲۴۹۷ مستحب ہے کہ عورتوں کو ہر جگہ بچوں کو دودھ پلانے سے روکا جائے کیونکہ ممکن ہے کہ وہ بچے کو بھول جائے کہ جس کی وجہ سے دو محرم آپس میں کسی وقت نکاح نہ کر بیٹھیں۔

مسئلہ ۲۴۹۸ ۔ جو شخص دودھ پینے پلانے کی وجہ سے ایک دوسرے کے رشتہ دار بن گئے ہوں انہیں ایک دوسرے کی تعظیم تکریم کرنی چاہیئے۔ لیکن وہ ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے اور نہ ہی ان کے وہ حق ہوں گے جو حقیقی کے رشتہ داروں کے لئے ثابت ہیں۔

مسئلہ ۲۴۹۹ اگر ممکن ہو تو بچے کو مستحب ہے کہ دو سال پورے دودھ پلایا جائے۔

مسئلہ ۲۵۰۰ جب دودھ پلانے سے شوہر کے حقوق تلف نہ ہوتے ہوں تو عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کسی بچے کو دودھ پلا سکتی ہے لیکن اس کے لئے ایسے بچے کو دودھ پلانا جائز نہیں کہ جس کے دودھ پلانے سے خود وہ عورت اپنے شوہر پر حرام ہو جائے مثلاً جب کسی عورت کے شوہر نے ایک بچی دودھ پینی کا اپنے ساتھ نکاح کر لیا ہو تو اس کی بیوی دودھ والی اس ننھی بیوی کو دودھ نہیں پلا سکتی کیونکہ اگر اس نے اس کو دودھ پلا دیا تو پھر اپنے شوہر کی اس کی وجہ سے ساس بن جاتی اور ساس انسان پر حرام ہوتی ہے۔

مسئلہ ۲۵۰۱ جب کوئی شخص چاہے کہ اس کے بھائی کی بیوی اس کے ساتھ محرم ہو جائے تو اسے ایک چھوٹی دودھ پیتی بچی کے ساتھ مثلاً ایک سال کا متعہ کر لینا چاہیے اور پھر اس کے بھائی کی بیوی اسی بچی کو کہ جس کے ساتھ متعہ کیا ہے ان شرائط کے ساتھ جو سابقہ ذکر ہوئے ہیں۔ اس بچی کو دودھ پلا دے تو پھر بھائی کی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی۔ کیونکہ وہ دودھ پلانے کی وجہ سے اس کی ساس رضاعی ہو جائے گی۔

مسئلہ ۲۵۰۲ اگر کوئی مرد کسی عورت سے شادی کرنے سے پہلے کہہ دے کہ یہ عورت مجھ پر دودھ کی وجہ سے حرام ہو چکی ہے مثلاً وہ کہے کہ اس عورت نے میری ماں کا دودھ پیا ہوا ہے اگر تو اس کی اس مطلب کی تصدیق کرنی ممکن ہو تو پھر

وہ مرد اس عورت کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا اور اگر نکاح کر چکنے کے بعد کہے کہ یہ عورت مجھ پر دودھ کی وجہ سے حرام تھی اور اسکی عورت بھی اس مطلب کو قبول کر کے تصدیق کر دے تو پھر ان کا عقد باطل ہے۔ پس اگر اس مرد نے ایسی عورت سے عقد کے بعد مجامعت نہ کی ہو یا وہ مجامعت تو کر چکا ہو لیکن عورت اس وقت بھی جانتی تھی کہ یہ مرد مجھ پر دودھ کی وجہ سے حرام ہے تو پھر ان دو صورتوں میں اس عورت کے لئے کوئی حق مہر نہیں ہے اور اگر ایسے مجامعت کرنے کے بعد معلوم ہو کہ یہ مرد مجھ پر دودھ کی وجہ سے حرام تھا۔ تو پھر اس کے ایسے شوہر کو اس کو اپنے ہم شان عورتوں کے حق مہر کے برابر ایسے حق مہر دینا ہوگی

مسئلہ ۲۵۰۳ اگر عورت عقد ہونے سے پہلے کہہ دے کہ میں اس مرد پر دودھ کی وجہ سے حرام ہوں اگر تو اس عورت کی تصدیق کرانی ممکن ہو تو اس کا عقد اس مرد کے ساتھ نہیں کیا جا سکتا اور اگر عورت شوہر ہو جانے کے بعد اس مطلب کو اظہار کرنے تو اس کا حکم وہی ہے جو مرد کے لئے اس سے پہلے مسئلہ میں گذر چکا ہے۔

مسئلہ ۲۵۰۴ وہ دودھ پلانا جو محرم بننے کا سبب ہوتا ہے دو طریقوں سے ثابت ہو سکتا ہے۔ اول چند ایک آدمیوں کا کہنا ہے کہ جن کے کہنے سے انسان کو اطمینان یقین ہو جائے دوم دو عادل مردوں یا چار عادل عورتوں کی گواہی دے دینے سے بھی ثابت ہو جاتا ہے۔ لیکن گواہوں کو دودھ پلانے کے شرائط کو بھی گواہی دیتے وقت بیان کرنا چاہیئے یعنی یہ گواہ کہے کہ میں نے دیکھا ہے کہ فلاں عورت نے اپنے پستان کو فلاں بچے کے منہ میں رکھ کر ایک رات دن یا پندرہ دفعہ دودھ پلایا ہے۔ اور بچے نے اس دودھ پینے کے درمیان کوئی غذا نہیں کھائی وغیرہ وغیرہ ہر اس شرط کا ذکر کرے کہ جو پہلے مسائل میں بیان کی جا چکی ہیں۔

مسئلہ ۲۵۰۵ جب کبھی شک ہو کہ فلاں بچے نے اتنی مقدار دودھ پیا ہے کہ جو حرام ہونے کی علت ہے یا اسے گمان ہو کہ اس نے اتنی مقدار دودھ پیا ہے تو ایسا بچہ کسی کے ساتھ محرم نہیں ہوگا اگر چہ اس کے لئے بہتر اسی میں ہے کہ احتیاط کرے

کتاب طلاق یعنی طلاق کے احکام

مسئلہ ۲۵۰۶ جو مرد اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہتا ہے اسے بالغ۔ عاقل۔ با اختیار ہونا چاہیئے۔ لہذا جب کسی کو طلاق دینے پر مجبور کیا جائے تو اس حالت کی دی ہوئی طلاق باطل ہے۔ طلاق دینے والے کا قصد و ارادہ طلاق دینے کا ہونا چاہیئے لہذا اگر مزاح و شوخی کرتے ہوئے طلاق کے صیغے پڑھ دے تو پھر طلاق صحیح نہیں ہے

مسئلہ ۲۵۰۷ جس عورت کو طلاق دی جا رہی ہے اسے طلاق دینے کے وقت حیض (یعنی ماہواری) اور نفاس یعنی بچے جننے کے بعد جو خون دس دن سے پہلے آتا ہے اسے پاک ہونا چاہیئے اور اس کے ساتھ اس کے شوہر نے اس پاکی کے دنوں میں مجامعت بھی نہ کی ہو۔ ان کی تفصیل آگے مسائل میں بیان ہو جائے گی۔

مسئلہ ۲۵۰۸ عورت کو حیض یا نفاس کی حالت میں طلاق دینا ان تین صورتوں میں صحیح ہے (۱) اس کے شوہر نے اس کے ساتھ عقد کے بعد ابھی تک مجامعت نہ کی ہو۔ (۲) یہ علم ہو کہ عورت حاملہ ہے اور اگر اس کے حاملہ ہونے کا علم نہ ہوا اور پھر اسے حیض کی حالت میں طلاق دی جا رہی ہو طلاق دے چکنے کے بعد معلوم ہو جائے کہ وہ طلاق کے وقت یقیناً حاملہ تھیں تو احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اسے دوبارہ ایک دفعہ طلاق دیویں۔ (۳) مرد اس عورت سے ایسا غائب ہو کہ اسے یہ علم نہ ہو سکے کہ اس کی بیوی حیض یا نفاس سے پاک ہو چکی ہے یا نہ۔

مسئلہ ۲۵۰۹ جب کوئی شخص عورت کو حیض سے پاک یقین کر کے طلاق دے دے لیکن اس کے بعد معلوم ہو جائے کہ وہ عورت طلاق کے وقت حالت حیض میں تھی۔ تو اس کی وہ طلاق باطل ہے اور اگر کوئی شخص اپنی عورت کو حیض کی حالت میں جانتے ہوئے طلاق دیدے لیکن طلاق دے چکنے کے بعد اسے معلوم ہو کہ وہ طلاق کی حالت میں حیض سے پاک ہو چکی تھی تو اس کی وہ سابقہ طلاق صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۵۱۰ جس کو اپنی عورت کے متعلق حیض یا نفاس میں ہونا معلوم ہو اور پھر وہ سفر کر کے چلا جائے تو اسے اس حالت سفر میں اس بیوی کو طلاق دینے کے لئے اتنی مدت تک ٹھہر جانا ہو گا کہ جس میں عام عادت کے ماتحت اس کی بیوی حیض سے پاک ہو چکی ہوتی ہے۔

مسئلہ ۲۵۱۱ جب کوئی مرد غائب ہو اور پھر وہ چاہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے لیکن وہ اپنی بیوی کے حیض یا نفاس کی حالت میں ہونا یا ان سے پاک ہونے کی اطلاع اس کی عادت کی وجہ یا کسی دوسرے شرعی طریقہ سے جو معین ہیں۔ حاصل کر سکتا ہو تو اسے چاہیئے کہ اتنی مدت ٹھہرا رہے کہ جب تک عام عادت کے ماتحت اس کی بیوی حیض یا نفاس سے پاک ہو جاتی ہے

مسئلہ ۲۵۱۲ جب اپنی بیوی سے انسان مجامعت کر چکے اور پھر اس کے بعد اسے طلاق دینا چاہے تو اسے چاہیئے کہ ٹھہر جائے تاکہ اس کی بیوی کو مجامعت کے بعد دوبارہ حیض آ جائے اور پھر طلاق دے۔ اگر عورت حاملہ ہو یا اس کی عمر نو سال سے کم ہو لیکن اس سے مجامعت کر لی ہو تو پھر اسے طلاق مجامعت کے بعد فوراً بغیر دوبارہ حیض دیکھے کے دے سکتا ہے۔

اسی طرح اگر عورت یائسہ ہو تو پھر بھی مجامعت کے بعد فوراً طلاق دی جا سکتی ہے۔ یائسہ سیدہ عورت ساٹھ سال کے اوپر کی عمر والی اور غیر سیدہ پچاس سال سے تجاوز عمر والی عورت کو کہتے ہیں

مسئلہ ۲۵۱۳ جب اپنی عورت کو جو حیض اور نفاس سے پاک ہو چکی ہے لیکن اس نے اس سے مجامعت کر کے فوراً اسی پاکی حالت میں اُسے طلاق دے دی ہو لیکن طلاق دے چکنے کے بعد معلوم ہو کہ وہ عورت اس طلاق کے وقت حاملہ نہیں تو احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اسے دوبارہ ایک طلاق دی جائے۔

مسئلہ ۲۵۱۴ جب اپنی ایسی بیوی کہ جو حیض اور نفاس سے پاک ہو چکی ہو تو اس کے بعد اس سے مجامعت کر لے اور پھر سفر کو چلا جائے اور اب اسے طلاق دینا چاہے تو اسے چاہیئے کہ اتنی مدت رک جائے کہ جس میں عام عادت کے طور پر اس کی بیوی ایک دفعہ حیض دیکھ کر پھر پاک ہو جائے اس کے بعد اسے طلاق دے۔

مسئلہ ۲۵۱۵ جب کسی عورت کو کسی مرض کی وجہ سے ماہواری نہ آتی ہو تو جب شوہر چاہے کہ ایسی بیوی کو طلاق دے تو اسے چاہیئے کہ مجامعت کے وقت سے تین مہینے تک اس سے مجامعت نہ کرے اور پھر اسے طلاق دے۔

مسئلہ ۲۵۱۶ طلاق عربی زبان میں صحیح صیغے میں پڑھی جانی چاہیئے۔ اور طلاق پڑھنے کے وقت دو عادل آدمی طلاق کو سن رہے ہوں۔ لہٰذا عام طور پر جو طلاق حکومت کی طرف سے لی جاتی ہے کہ جو مجسٹریٹ یا کوئی دوسرا افسر دلواتا ہے چونکہ اس طلاق میں وہ شرائط موجود نہیں جو صحیح طلاق میں مذہب شیعہ اثنا عشری کے نزدیک ہونے چاہیئں لہٰذا وہ طلاق باطل ہے۔ اس طلاق پر عورت دوسرا شوہر نہیں کر سکتی جب تک اُس کی شرعی طلاق واقع نہ ہو اگر شوہر خود طلاق کا صیغہ پڑھنا چاہے تو وہ اپنی بیوی کا نام لے کر کہے زَوْجَتِیْ فلانۃ میاں اپنی بیوی کا نام کہے طَالِقٌ یعنی میری فلاں بیوی رہا اور چھوٹ گئی اور اگر مرد کسی کو اپنی بیوی کے طلاق لینے میں وکیل کرنا چاہے تو اس کے وکیل کو اس کی طرف سے یوں صیغہ پڑھنا چاہیئے زَوْجَۃُ مُوَکِّلِیْ فلانۃ طَالِقٌ۔ فلانۃ کی جگہ اس مرد کی بیوی کا نام لیوے

مسئلہ ۲۵۱۷ متعہ والی عورت کے لئے طلاق نہیں ہوتی اس کی مدت کا ختم ہو جانا یا مرد کا اس کو مدت بخش دینا ہی اس کے لئے طلاق ہے۔ وہ اس مرد سے ان دو میں سے کسی ایک کے آجانے کے بعد جدا ہو جائے گی مدت کے بخشنے کے لئے مرد کو کہنا چاہیئے کہ میں نے تجھے یہ مدت بخش دی۔ مدت کو بخشنے پر گواہ اور عورت کا حیض و نفاس سے پاک ہونا ضروری نہیں ہے۔

طلاق کے لئے عدّت

مسئلہ ۲۵۱۸ - وہ عورت کہ جس کی عمر ابھی نو سال ختم نہیں ہوئی اور یائسہ عورت اگرچہ شوہر اس کے ساتھ مجامعت بھی کر چکا ہو ان کے لئے کوئی عدّت طلاق کے بعد نہیں ہے یہ طلاق کے بعد فوراً دوسرے آدمی سے نکاح کر سکتی ہیں

مسئلہ ۲۵۱۹ - وہ عورت کہ جس کی عمر نو سال ہو چکی ہے اور یائسہ بھی نہیں ہے اگر اس کا شوہر اس کے ساتھ مجامعت کر چکنے کے بعد اسے طلاق دے دے تو اس عورت کو طلاق کے بعد عدّت رکھنی ہوگی اور وہ عدّت یہ ہے کہ جب ماہواری سے پاکی میں اسے طلاق دی جائے تو وہ اس وقت سے صبر کرے کہ اس کو پھر حیض کا خون آجائے اور پھر اس سے پاک ہو جائے۔ اسی طرح جب تیسرے حیض کا خون دیکھے گی تو اس کی عدّت ختم ہو جائے گی۔ لہٰذا اس کے بعد وہ دوسرے آدمی سے نکاح کر سکے گی ہاں اگر عورت سے مجامعت کرنے سے پہلے اسے طلاق دے دی جائے تو اس عورت کے لئے بھی طلاق کے بعد کوئی عدت نہیں ہے ایسی عورت طلاق کے بعد فوراً دوسرے آدمی سے نکاح کر سکتی ہے۔

مسئلہ ۲۵۲۰ وہ عورت کہ جس کو ماہواری کا خون یعنی حیض نہیں آتا لیکن اس کی عمر ان عورتوں والی ہے کہ جنہیں ماہواری آنی چاہیئے تھی تو ایسی عورت کو جب طلاق دی جائے تو اسے طلاق کے دن سے لے کر تین مہینے تک عدّت رکھنی ہوگی۔

مسئلہ ۲۵۲۱ جس عورت کو تین مہینے تک عدت رکھنی ہے اگر اسے چاند کی پہلی کو طلاق دی جائے تو اسے تین مہینے پوری عدت رکھنی ہوگی یعنی جب سے چاند نظر آیا ہے اس سے لے کر تین مہینے تک کسی دوسرے مرد سے نکاح نہیں کر سکتی اور اگر کسی عورت کو چاند کے مہینے کے وسط میں طلاق دی جائے تو اسے اس مہینے کی باقی ماندہ دن اور دو مہینے پورے کرنے کے بعد جو دن پہلے مہینے سے گذر چکے تھے تیسرے مہینے میں لے کر اپنی کمی پوری کر لینا چاہیئے۔ تب اس کی عدت ختم ہوگی مثلاً اگر بیسویں کی غروب کو طلاق دی جائے اور وہ مہینہ انتیس [29] دن کا ہو تو پھر نو دن دو ماہ کامل پورے کرنے کے بعد تیسرے مہینے سے بیس دن عدت کے لئے پورے کرنے ہوں گے۔ تب جا کر اس کی عدت ختم ہوگی۔ اگرچہ اس صورت میں اس کے لئے احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ وہ تیسرے مہینے کے اکیس دن تک عدت رکھے یعنی طلاق والے مہینے کو تیس دن کا مہینہ شمار کرے۔

مسئلہ ۲۵۲۲ حاملہ عورت کے لئے عدت اس کے بچہ جننے تک یا سقط ہونے تک ہوتی ہے۔ لہٰذا اگر کسی نے اپنی حاملہ بیوی کو طلاق دی ہے اور اس کی بیوی کا ایک گھنٹہ کے بعد بچہ پیدا ہو جائے یا سقط یعنی گر جائے تو اس عورت کی

عدت ختم ہو جائے گی اور وہ فوراً اس کے بعد دوسرے آدمی سے نکاح کر سکتی ہے ۔

مسئلہ ۲۵۲۳ جب کوئی عورت نو سال سے کم اور یائسہ نہ ہو اور پھر وہ کسی سے متعہ کرے اور متعہ کے بعد اس کا شوہر اس سے مجامعت بھی کر چکے تو اس عورت کو مدت ختم ہو جانے یا متعہ کی مدت بخش دینے کے بعد دو حیض یا دو پاکی جو بھی ان میں زیادہ ہو عدت رکھنی پڑے گی بنا بر احتیاط واجب اگر اسے حیض آتا ہو تب کسی دوسرے آدمی سے نکاح متعہ یا دائمی کر سکے گی اور اگر اس نے عدت نہ رکھی تو جس سے بھی نکاح کرے گی وہ زنا ہوگا لہذا فاحشہ عورتیں کسی دوسرے آدمی سے متعہ جب کہ وہ پہلے شوہر دار نہ تھی تب کر سکتی ہیں جب وہ پہلے متعہ والے آدمی کی مدت ختم ہونے کے بعد عدت رکھ چکی ہوں پس وہ معاملہ کہ جس کو ایک فاحشہ عورت نے پیش کیا تھا کہ جسے اخباروں میں بھی نقل کیا گیا تھا کہ میں نے فلاں آدمی سے متعہ کیا تھا لہذا میں ایک کے بعد دوسرے آدمی سے متعہ کر سکتی ہوں اور مجھے اختیار ہے کہ ایک گھنٹہ میں کئی آدمیوں سے متعہ کر لوں یہ مذہب شیعہ اثنا عشری میں غلط ہے اور دوسرے مذہب کے لوگ اسے پیش کر کے اپنی جہالت کا ثبوت دیتے ہیں اور انہیں ہمارے مذہب سے واقفیت حاصل نہیں ہوتی یا جان بوجھ کر تہمت لگاتے ہیں اور عوام کو نفرت دلاتے ہیں ہاں اگر وہ عورت یائسہ یا نابالغہ یا غیر مدخولہ ہو تو اس کے لئے جیسے عقد دائمی میں عدت نہیں ہے اسی طرح متعہ میں بھی عدت نہیں ہے ۔ متعہ کی مدت ختم ہونے یا بخش دینے کے بعد اس کی عدت اگر عورت حیض دیکھنے والی ہو تو احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اسے اس مدت کے بعد دو حیض آئیں یا دو دفعہ پاک ہو جائے جو بھی ان میں سے زیادہ مدت لیتا ہے اسی کو اپنی عدت قرار دے اور اگر اس عورت کو حیض نہیں آتا تو پھر اس کی عدت پینتالیس ۴۵ دن ہے یعنی مدت ختم ہونے کے بعد پینتالیس دن تک کسی دوسرے آدمی سے نہ متعہ اور نہ ہی نکاح دائمی کر سکتی ہے ۔

مسئلہ ۲۵۲۴ طلاق کی عدت کی ابتدا اس وقت سے ہے کہ جب طلاق کا صیغہ پڑھ کر ختم کیا گیا ہو خواہ عورت کو طلاق کا علم ہو یا نہ یعنی اگر کسی عورت کو اس کے طلاق دے جانے اور عدت کے دن بھی گزر جانے کے بعد علم ہو کہ اسے طلاق دی جا چکی ہے تو پھر اس عورت کو دوبارہ عدت رکھنے کی ضرورت نہیں ہے ۔

اس عورت کی عدت کہ جس کا شوہر مر چکا ہے

مسئلہ ۲۵۲۵ جس عورت کا شوہر مر جائے اور وہ حاملہ نہ ہو خواہ اس کا اس کے ساتھ عقد دائمی ہو یا متعہ عقد کے بعد مجامعت کر چکا ہو یا نہ یائسہ ہو یا غیر یائسہ تو اس عورت کو چار مہینے دس دن عدت رکھنی چاہیئے یعنی وہ اس

مدت تک دوسرے کسی آدمی کے ساتھ نکاح نہ کرے اور اگر وہ عورت حاملہ ہو تو پھر اس کی عدت بچے کے پیدا ہونے تک ہے لیکن اگر اس کے بچے کی ولادت چار مہینے دس روز گزرنے سے پہلے ہو جائے تو عورت کو اس کے شوہر کی وفات سے لے کر چار مہینے دس دن تک باوجود بچے کی ولادت کے بھی صبر کرنا ہوگا اور اس کی مدت کا نام وفات کی عدت ہے۔

مسئلہ ۲۵۲۶ جو عورت اپنے شوہر کے مرنے کے بعد وفات کی عدت میں ہے۔ اس پر رنگ دار لباس پہننا۔ سرمہ کرنا اور ہر وہ کام جو زیب و زینت شمار ہوتے ہیں حرام ہیں۔

مسئلہ ۲۵۲۷ جس عورت کو یقین ہو گیا ہو کہ اس کا شوہر مر چکا ہے اور اس نے اس کا عدت وفات تمام کرنے کے بعد دوسرا شوہر کر لیا ہو لیکن اسے اس کے بعد معلوم ہو کہ اس کا شوہر اس کے بعد مرا تھا تو اسے دوسرے شوہر سے علیحدہ ہو جانا چاہیئے۔ پھر اگر وہ حاملہ ہو چکی ہو تو اسے پہلے دوسرے شوہر کے لئے طلاق کی عدت رکھنی چاہیئے جب یہ عدت ختم ہو جائے تو پھر پہلے شوہر کے لئے وفات کی عدت رکھے اور اگر حاملہ نہ ہوئی ہو تو سب سے پہلے اس اپنے مرے ہوئے شوہر کے لئے وفات کا عدہ رکھے اور اس کے ختم ہونے کے بعد دوسرے شوہر کیلئے طلاق کی عدت بیٹھے۔

مسئلہ ۲۵۲۸ وفات کی عدت کی ابتداء تب سے ہوتی ہے جب عورت کو شوہر کے فوت ہونے کا علم ہو۔

مسئلہ ۲۵۲۹ جب کوئی عورت کہے کہ میری عدت ختم ہو چکی ہے تو اس کا قول دو شرطوں سے قبول کیا جائے گا (۱) وہ مقام تہمت میں نہ ہو (۲) اس کے پہلے شوہر کے مرنے سے اتنی مدت گزر چکی ہو کہ جس میں اس کی عدت ختم ہونے کا امکان ہو سکتا ہو۔

بائن اور رجعی طلاق

مسئلہ ۲۵۳۰ طلاق بائن اس طلاق کو کہتے ہیں کہ جس کے بعد عورت کی طرف اس کا شوہر رجوع نہ کر سکے یعنی دوسرے نکاح کی ضرورت پڑے اور صرف رجوع کر لینے سے وہ طلاق شدہ عورت اس کی بیوی نہ بن سکے طلاق بائن کی پانچ قسمیں ہیں (۱) اس عورت کو طلاق دینا کہ جس کی عمر نو سال ختم نہ ہوئی ہو۔ (۲) یائسہ عورت کو طلاق دینا۔ یائسہ غیر سید پچاس سال ختم ہو جانے کے بعد اور سیدہ ساٹھ سال ختم ہونے کے بعد ہوتی ہے۔ (۳) اس عورت کو طلاق دینا کہ جس کے ساتھ اس کا شوہر عقد کے بعد مجامعت نہ کر چکا ہو۔ (۴) جب کسی عورت کو تین طلاق دی جا چکی ہوں تو اس کی تیسری

طلاق بائن ہوتی ہے (۵) صح اور مبارات والی طلاق ۔ اس کے احکام عنقریب بیان ہوں گے۔ طلاق کی یہ پانچ قسمیں بائن ہیں ان کے علاوہ جو طلاق واقع ہو اس کو طلاق رجعی کہتے ہیں اور طلاق رجعی میں جب تک اس کی عدت ختم نہیں ہوتی اس کا شوہر عدت میں اس عورت کی طرف رجوع کر سکتا ہے اور صرف رجوع کر لینے سے وہ اس کی بیوی ہو جائیگی اور دوسرے عقد پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی ۔

مسئلہ ۲۵۳۱ جب کوئی مرد اپنی بیوی کو رجعی طلاق دے چکے تو عورت کو اس مکان سے کہ جس میں وہ طلاق دینے کے موقع موجود تھی باہر نکال دینا حرام ہے البتہ بعض موقعوں پر اسے اس مکان سے باہر نکالنے میں کوئی حرج نہیں جن کا ذکر بڑی کتابوں میں موجود ہے اور خود عورت پر بھی بغیر کسی لازمی و ضروری کام کے اس مکان سے باہر جانا حرام ہے ۔

رجوع کرنے کے احکام

مسئلہ ۲۵۳۲ رجعی طلاق میں مرد دو قسموں سے اپنی بیوی کی طرف رجوع کر سکتا ہے (۱) کوئی ایسی بات کہے جس کا معنی یہ ہو کہ وہ اس عورت کو دوبارہ اپنی بیوی بنا چکا ہے ۔ (۲) ایسا کام و فعل کرے کہ جس سے سمجھا جائے کہ وہ اپنی بیوی کیطرف رجوع کر رہا ہے ۔

مسئلہ ۲۵۳۳ رجوع کرنے کے لیے گواہ لینے یا عورت کو خبر دینا ضروری نہیں ہے بلکہ اگر یہ کہدے کہ میں نے اپنی بیوی کی طرف رجوع کر لیا ہے اگرچہ اس بات کی کسی کو خبر بھی نہ ہو تو بھی کافی ہے ۔

مسئلہ ۲۵۳۴ جب کوئی مرد کسی عورت کو رجعی طلاق دے چکے اگر عورت سے کچھ مال لے کر بعد میں اس بات پر مصالحہ کرے کہ وہ اپنی عورت کی طرف رجوع نہ کرے تو بھی اسے رجوع کا حق باقی رہتا ہے ۔

مسئلہ ۲۵۳۵ جب عورت کو دوسری دفعہ طلاق دے دے اور پھر رجوع کر لے یا اس کے ساتھ یہ طلاق کی عدت ختم ہونے پر پھر عقد کر لیا ہو تو عورت ایسی تیسری طلاق پر اس مرد پر حرام ہو جاتی ہے ہاں اگر وہ عورت تیسری طلاق کے بعد کوئی اور شوہر کرے تو پھر چار شرطوں سے پہلے شوہر پر حلال ہو سکتی ہے یعنی اس کے ساتھ ان چار شرطوں کے بعد پہلا شوہر پھر نکاح کر سکتا ہے (۱) اس عورت نے دوسرے شوہر کے ساتھ دائمی نکاح کیا ہو۔ لیکن اگر اس نے دوسرے شوہر سے متعہ ایک ماہ یا ایک سال یا کم [illegible] کا کیا ہو تو جب [illegible] دوسرے شوہر سے جدا ہوگی تو اس کے ساتھ پہلا شوہر نکاح نہیں کر سکے گا۔ (۲) [illegible] شوہر اس کے [illegible] کرنے کے بعد اس سے مجامعت کر چکا ہو۔ (۳) دوسرا شوہر اس عورت

کو طلاق دے یا مر جائے۔ (۴) دوسرے شوہر کی طلاق یا وفات کی عدت ختم ہو جائے۔

طلاق خلع کے احکام

مسئلہ ۲۵۳۶ جب کوئی عورت اپنے شوہر کو کسی وجہ سے پسند نہ کرتی ہو اگر وہ حق مہر یا کوئی دوسرا مال شوہر کو دے کر اس سے طلاق حاصل کرلے تو اس طلاق کو خلع کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲۵۳۷ جب خود شوہر اسی طلاق کا صیغہ پڑھنا چاہیے تو مثلاً اس کی بیوی کا نام فاطمہ فرض کرتے ہیں تو وہ یوں کہے۔ زَوْجَتِیْ فَاطِمَۃُ خَالَعْتُہَا عَلٰی مَابَذَلَتْ ھِیَ طَالِقٌ یعنی اپنی فاطمہ کو میں نے طلاق خلع دی جو اس نے بذل کیا ہے۔

مسئلہ ۲۵۳۸ جب عورت کسی کو وکیل کرے کہ اس کا حق مہر اس کے شوہر کو بخش دے تو شوہر کو بھی کسی مرد کو وکیل کرنا چاہیئے کہ وہ اس کی عورت کو طلاق دے۔ تو پھر اس کا طریقہ یہ ہے کہ مثلاً اس کے شوہر کا نام فرض کرتے ہیں محمد۔ اور اس کی بیوی کا نام۔ فاطمہ۔ تو ان کے وکیل کو یوں صیغہ پڑھنا چاہیئے۔
عَنْ مُوَکِّلَتِیْ فَاطِمَۃَ بَذَلْتُ مَھْرَھَا لِمُوَکِّلِیْ مُحَمَّدٍ لِیَخْلَعَھَا عَلَیْہِ اس کے بعد فوراً بلا فاصلہ کہے۔ زَوْجَۃُ مُوَکِّلِیْ خَالَعْتُھَا عَلٰی مَابَذَلَتْ ھِیَ طَالِقٌ اور اگر عورت مہر کے علاوہ کوئی چیز دے کر کسی کو وکیل کرکے طلاق حاصل کرے تو اس کے وکیل کو لفظ مہرہا کی جگہ اسی کا ذکر کرنا چاہیئے مثلاً کہے بَذَلْتُ مِائَۃَ رُوپِیَہ۔

طلاق مبارات کے احکام

مسئلہ ۲۵۳۹ جب مرد اور عورت ایک دوسرے کو نہ چاہتے ہوں۔ اور عورت کچھ مال شوہر کو دے تاکہ وہ اسے طلاق دے تو ایسی طلاق کا نام مبارات ہے۔

مسئلہ ۲۵۴۰ اگر مرد خود مبارات طلاق پڑھنا چاہیے تو یوں کہے۔ بَارَأْتُ زَوْجَتِیْ فَاطِمَۃَ عَلٰی مَھْرِھَا فَھِیَ طَالِقٌ لفظ فاطمہ کی جگہ اپنی بیوی کا نام ذکر کرے اور اگر اس کی طرف سے کوئی وکیل طلاق مبارات دینا چاہیے تو اس کے وکیل کو یہ پڑھنا چاہیئے بَارَأْتُ زَوْجَۃَ مُوَکِّلِیْ عَلٰی مَھْرِھَا فَھِیَ طَالِقٌ۔ ان دونوں صورتوں میں علی مہرہا کی جگہ بہرا بھی کہہ دے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۵۴۱ طلاق خلع اور مبارات کا صیغہ صحیح عربی میں پڑھا جانا چاہیے لیکن اگر عورت صرف مہر کو بخشنے میں فارسی زبان میں یا کسی دوسری زبان میں کہدے کہ میں نے اپنا مہر تجھے بخشا ہے تاکہ تو مجھے طلاق دے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۵۴۲ اگر عورت طلاق خلع یا مبارات کی عدت کے درمیان اپنے دیئے ہوئے مال میں رجوع کر لے تو پھر مرد بھی اسی مدت میں اپنی بیوی کی طرف رجوع کر سکتا ہے یعنی صرف رجوع کر لینے سے بغیر دوسرا عقد پڑھے اسے اپنی بیوی قرار دے سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۵۴۳ مرد جو طلاق مبارات میں مال لے اسے حق مہر سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے لیکن طلاق خلع میں جتنا مال چاہے لے سکتا ہے۔

طلاق کے مختلف مسائل

مسئلہ ۲۵۴۴ جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ اس گمان سے کہ وہ اس کی بیوی ہے مجامعت کر لے خواہ اس عورت کو بھی اس کے متعلق یہ گمان ہو کہ وہ اس کا شوہر ہے یا اس کو پتہ ہو کہ وہ اس کا شوہر نہیں تو ایسی عورت کو عدت رکھنی واجب ہے۔

مسئلہ ۲۵۴۵ جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ زنا کرے خواہ عورت کو علم ہو کہ وہ اس کا شوہر ہے یا اسے اس کی خبر نہ ہو تو پھر ایسی عورت پر عدت رکھنی واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۵۴۶ جب کوئی مرد کسی عورت کو فریب دے کہ وہ اپنے شوہر سے طلاق حاصل کرے تاکہ وہ اس کے ساتھ نکاح کرے گا۔ تو جب عورت طلاق حاصل کرے اور اس کے بعد وہی مرد اس عورت سے نکاح کرلے تو یہ طلاق اور نکاح دونوں صحیح ہیں۔ اگرچہ اس مرد اور عورت دونوں نے ایک بہت گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔

مسئلہ ۲۵۴۷ اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے نکاح میں یہ شرط کر دے کہ جب اس کا شوہر سفر چلا جائے یا چھ ماہ اس کو خرچ نہ دے تو طلاق کا دینا اس عورت کے ہاتھ میں ہو جائے تو یہ شرط باطل ہے ہاں اگر وہ عورت یہ شرط کرے کہ اگر اس کا مرد سفر چلا جائے یا چھ ماہ اس کو اخراجات نہ دے تو وہ عورت شوہر کی طرف سے وکیل ہو کہ وہ اپنی طلاق شوہر کی وکالت میں دے دے۔ اگر وہ عورت طلاق اپنے شوہر کی رضایت سے دے دے تو ایسی طلاق صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۵۴۸ جس عورت کا شوہر گم ہو چکا ہو اگر وہ دوسرا شوہر کرنا چاہے تو اسے حاکم شریعت کے پاس جانا

چاہیئے جیسے وہ دستور دے اس پر عمل کرے۔

مسئلہ ۲۵۴۹ کسی دیوانے کا باپ اور دادا اس کی بیوی کو طلاق دے سکتے ہیں۔

مسئلہ ۲۵۵۰ جب باپ یا دادا کسی اپنے نابالغ لڑکے کے لیے کسی عورت سے متعہ کر دیں یا اور اس متعہ کی مدت میں اس کی تکلیف کے زمانہ کی کچھ مدت بھی قرار دے دیں مثلاً چودہ سالہ لڑکے کے لئے کسی عورت کے ساتھ دو سال کے لئے متعہ کر دیں تو وہ دونوں اس صورت میں اگر لڑکے کی صلاح وخیر اس کی مدت کے بخش دینے میں دیکھیں تو وہ اس عورت کو متعہ کی مدت بخش سکتے ہیں لیکن اگر اس لڑکے کا دائمی نکاح کسی سے کر چکے ہوں تو اس کی بیوی کو طلاق نہیں دے سکتے۔

مسئلہ ۲۵۵۱ جب کوئی شخص کسی دو آدمیوں کو ان علامتوں کی وجہ سے جو شریعت میں معین کی گئی ہیں عادل سمجھ کر اس کے سامنے اپنی بیوی کو طلاق دیدے لیکن دوسرا کوئی شخص جو ان دو آدمیوں کو عادل نہیں سمجھتا اس عورت کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے یا کسی دوسرے کے لئے اس کا نکاح پڑھ سکتا ہے۔ اگرچہ اس کے لئے احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ اس عورت کے ساتھ نہ خود نکاح کرے اور نہ ہی کسی دوسرے کے لیے اس کا نکاح پڑھے۔

مسئلہ ۲۵۵۲ جب کوئی شخص اپنی عورت کو اطلاع دیئے بغیر اس کو طلاق دے دے اور وہ اس کے اخراجات اسی طرح جبکہ وہ اس کی بیوی تھی دیتا رہے اور پھر اسے ایک کافی مدت کے بعد مثلاً ایک سال کے بعد بتلائے کہ میں تجھے ایک سال پہلے طلاق دے چکا ہوں اور وہ اس طلاق کو شرعاً ثابت بھی کر دے تو وہ مرد اس اسباب کو جو اس مدت میں اس عورت کے لئے مہیا کر چکا ہے کہ جسے عورت اپنے مصرف میں ابھی نہیں لا چکی اس سے واپس لے سکتا ہے لیکن وہ چیزیں جو وہ عورت اس مدت میں خرچ کر چکی ہے اسے واپس نہیں لے سکتا۔

کتاب غصب یعنی غصب کے احکام

مسئلہ ۲۵۵۳ غصب اسے کہتے ہیں کہ جب کوئی شخص کسی کے مال کو یا حق کو ظلماً لے لے۔ یہ ایک بہت بڑا گناہ ہے [illegible] کہ کرنے والے کو قیامت کے دن ایک بہت بڑے سخت عذاب میں مبتلا ہونا پڑے گا۔ جناب رسول خدا سے [illegible] ہے کہ جب کوئی آدمی کسی کی بالشت زمین غصب کرے تو قیامت کے دن وہی ایک بالشت زمین سات

طبقوں تک اس کی گردن میں ڈال دی جائے گی۔ خداوند عالم مسلمانوں کو ایسے گناہ سے محفوظ رکھے اور انہیں اتنی جرأت نہ دے کہ وہ قانون اسلام کی بے پرواہی کرتے ہوئے لوگوں کی زمین یا مال غصب کریں۔ اور جو بھی ایسی جرأت کرے گا۔ خواہ وہ اپنے پاس ہزار قسم کی تاویلیں اور گنجائشیں بنا رہے اسے ایک بہت بڑے عذاب کا سامنا کرنا ہوگا جس کی خبر اسے موت کے وقت لگنی شروع ہوگی۔ اس دنیا میں رہتے ہوئے وہ مغرور رہے کچھ نہیں بلکہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ اسلام کو بھلائے بیٹھا ہے۔

مسئلہ ۲۵۵۳ اگر کوئی شخص لوگوں کو مسجد، مدرسہ، دینی، پل اور دوسری اس قسم کی چیزیں جو عام لوگوں کے لئے بنائی گئی ہیں فائدہ حاصل کرنے سے روکے تو وہ شخص ان لوگوں کے حقوق کو غصب کرنے والا ہوگا۔ اسی طرح ہے وہ شخص کہ جو مسجد میں اپنے لئے جگہ لے اور اس سے دوسروں کو فائدہ نہ اٹھانے دے۔

مسئلہ ۲۵۵۴ جب کوئی چیز قرض خواہ کے پاس بطور گروی رکھی ہوئی ہو تو وہ چیز اس کے پاس رہنے دے تاکہ اگر وہ اپنا قرض اسے فروخت کر کے حاصل کر سکے اگر مقروض اس کا قرض ادا کرنے سے پہلے وہ چیز اس سے لے لے تو اس نے اس کا حق غصب کیا ہے۔

مسئلہ ۲۵۵۵ جو مال کسی کے پاس گروی رکھا ہوا ہے اگر کوئی شخص اس سے غصب کر جائے تو مال کا مالک اور وہ شخص جس کے پاس وہ مال گروی تھا۔ اس مال کا مطالبہ غاصب سے کر سکتے ہیں پس اگر وہ مال غاصب سے واپس مل جائے تو پھر بھی وہ گروی ہی رہے گا۔ اور اگر وہ مال تلف ہو جائے اور اس کا عوض اس سے لے آئیں تو اس کا عوض بھی گروی ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۵۵۶ جب کوئی چیز کسی سے غصب کرے تو وہ چیز اس کے مالک کو واپس کرنی چاہیئے اور اگر وہ تلف ہو جائے تو اس کا عوض اس کے مالک کو دینا چاہیئے۔

مسئلہ ۲۵۵۷ جب کسی کے مال کو غصب کرائے اور اس مال سے کچھ منفعت حاصل ہو تو وہ منفعت بھی مال کے مالک کی ہوگی۔ مثلاً گوسفند غصب کئے اور اس سے بچہ ہو یا پشم وغیرہ ہو۔ اسی طرح جب کسی کا مکان غصب کرے تو اس کا کرایہ بھی مکان کے مالک کو واپس کرنا پڑیگا۔ اگرچہ وہ مکان خالی پڑا رہا ہو اور اس میں وہ خود نہ بیٹھا ہو۔

مسئلہ ۲۵۵۸ جب کسی بچے یا دیوانے کی کوئی چیز غصب کرے تو وہ چیز اس بچے یا دیوانے کے ولی کو واپس کی

جانی چاہیئے اور اگر وہ چیز تلف ہو جائے تو پھر اس کا معاوضہ اس کے ولی کو دیا جائے گا۔

مسئلہ ۲۵۵۹ جب دو آدمی کسی چیز کو مل کر غصب کریں تو ان میں سے ہر ایک اس چیز کے آدھے کا ضامن ہوگا۔ اگرچہ ہر ایک علیحدہ اس پوری چیز کو غصب کر سکتا تھا۔

مسئلہ ۲۵۶۰ جب کسی چیز کو غصب کر کے کسی دوسری چیز کے ساتھ ملا دے جیسے گندم غصبی کو جو کے ساتھ ملا دے اگر تو اس غصبی چیز کا علیحدہ کرنا ممکن ہو اگرچہ زحمت و مشقت کے ساتھ بھی جدا ہو تو اسے اس چیز کو جدا کر کے اس کے مالک کو واپس کرنی چاہیئے۔

مسئلہ ۲۵۶۱ اگر سونے یا چاندی کے برتن غصب کر لائے کہ جن کا بنانا حرام ہے اور پھر ان برتنوں کو خراب کر چکے تو اسے مالک کو واپس دیتے وقت ان برتنوں کی اجرت دینی ضروری نہ ہوگی۔ البتہ اگر گوشوارہ کی قسم زیورات سے کوئی چیز غصب کر کے خراب کر دے تو اسے اتنے سونے یا چاندی کے واپس کرتے وقت ان زیورات کی بنوائی کی اجرت بھی دینی ہوگی۔ اور اگر وہ اجرت نہ دے اور یہ کہے کہ میں پہلے کی طرح زیور بنا دوں گا۔ تو مالک کو اس بات کا قبول کرنا ضروری نہیں ہے۔ اسی طرح مالک بھی غاصب کو مجبور نہیں کر سکتا کہ وہ پہلے کی طرح زیور بنا کر دے۔

مسئلہ ۲۵۶۲ جب کوئی شخص کسی چیز کو غصب کر کے پہلے سے تغیر دے کر بہتر کر دے مثلاً سونے کا زیور بنا دے اگر اس مال کا مالک اس غاصب کو کہہ دے کہ میں اس چیز کو اسی موجودہ شکل کے ساتھ لینے پر حاضر ہوں تو اسے چاہیئے کہ وہ اس چیز کو موجودہ شکل میں اسے واپس کر دے اور وہ اس شکل ہیئت کی جو اس پر بنائی ہے مزدوری بھی نہیں لے سکتا۔ جیسا کہ وہ سونے یا چاندی کے مالک کی اجازت کے بغیر اس موجودہ شکل سے ان کو پہلی حالت کی طرح بھی نہیں لے جا سکتا اور اگر بغیر اجازت کے اسے پہلی شکل کی طرف لوٹا دے تو اس کو سونے یا چاندی کے مالک کو دوسری شکل کر جسے بگاڑا ہے مزدوری بھی دینی ہوگی۔

مسئلہ ۲۵۶۳ اگر کسی چیز کو غصب کر کے پہلی صورت سے بہتر صورت کی طرف تغیر دے دے اور پھر اس چیز کا مالک کہے کہ مجھے پہلی صورت کی طرف لوٹا کر واپس کرو تو اس پر واجب ہے کہ پہلی شکل کی طرف لوٹا کر واپس کرے۔ اور اگر اس چیز کی قیمت پہلی شکل کی طرف تغیر دینے سے اس کی پہلی قیمت سے کم ہو جائے۔ تو اسے اس تفاوت کو بھی دینا ہوگا۔ پس اگر سونے کو غصب کر کے گوشوارہ یا کوئی دوسرا زیور بنا دے لیکن اس کا مالک اس کو واپس دینے کے وقت پہلی حالت میں واپس لینا چاہیئے چنانچہ اس کو پگھلا دینے سے اس کی پہلی قیمت سے جو گوشوارہ بنانے سے

پہلے بھی کم ہوجائے تو اسے اس کا فرق جو بھی بنتا ہو دینا ہوگا۔

مسئلہ ۲۵۶۴ اگر کوئی شخص کسی کی زمین غصب کر کے اس میں زراعت یا درخت لگا دے تو وہ درخت اور زراعت اسی لگانے والے غاصب کے ہیں۔ لہٰذا اگر زمین کا مالک اس کی زمین میں ان کے رہنے پر راضی نہ ہو تو اسے فوراً درخت اور زراعت کو اس زمین سے اگرچہ اسے کچھ ضرر بھی برداشت کرنا پڑے کاٹ لینا چاہیئے۔ اور جتنی مدت درخت یا زراعت اس میں کھڑے رہیں اس کو زمین کا کرایہ بھی مالک زمین کو دینا ہوگا۔ اور جو گڑھے وغیرہ زمین میں ہو گئے ہوں یا اس زمین کی قیمت ان کے اکھیڑنے وغیرہ سے کم ہو گئی ہو تو اسے وہ فرق بھی زمین کے مالک کو دینا ہوگا۔ غاصب زمین کے مالک کو زمین کے اس کے ہاتھ فروخت کر دینے پر مجبور بھی نہیں کر سکتا اور نہ ہی اسے اس کے ہاں زمین کو کرایہ پر دینے پر مجبور کر سکتا ہے اسی طرح زمین کا مالک اس غاصب کو مجبور نہیں کر سکتا کہ وہ اپنے درخت اور زراعت کو اس کے ہاں فروخت کر دے۔

مسئلہ ۲۵۶۵ جب کوئی شخص کسی کی زمین غصب کر کے اس میں درخت زراعت وغیرہ لگا دے اور پھر زمین کا مالک اس کی زمین میں ان کے رہنے پر راضی ہو جائے تو پھر غاصب پر ضروری نہیں کہ وہ ان درختوں وغیرہ کو اس سے کاٹ لے لیکن اسے زمین کو غصب کرنے کے وقت سے لے کر مالک کے راضی ہونے کے وقت تک زمین کا کرایہ مالک کو دینا ہوگا۔

مسئلہ ۲۵۶۶ جب کسی چیز کو غصب کر چکے اور اس کے بعد وہ تلف ہو جائے اگر تو وہ چیز ان چیزوں میں سے ہو کہ جن کے اجزاء کی قیمت آپس میں فرق کر جاتی ہو جیسے گائے۔ بھینس۔ بکری وغیرہ کہ گائے کے گوشت اور اس کے چمڑے کی قیمت علیحدہ ہوا کرتی ہے (اس کو فقہ میں قیمی کہتے ہیں) تو ایسی چیزوں کے تلف ہو جانے پر اسے ان کی قیمت اس کے مالک کو دینی ہوگی۔ اور اگر آج موجودہ اس کی قیمت مارکیٹ میں فرق کر گئی ہو تو اسے اس کی وہ قیمت دینی ہوگی جو اس کی غصب کرنے کے دن تھی۔ لیکن احتیاط مستحب اس میں ہے کہ غصب کرنے کے دن سے لے کر ادا کرنے کے دن تک جو قیمت اس کی زیادہ ہوئی ہو وہی قیمت اس کے مالک کو ادا کرے۔

مسئلہ ۲۵۶۷ جب کوئی ایسی چیز غصب کرے کہ جس کے اجزاء کی قیمت ایک جیسی ہو۔ جیسے گندم۔ جو کہ ہر دانہ کی قیمت اس کے دوسرے دانوں کی طرح ہوا کرتی ہے اور اس کو فقہ میں مثلی کہتے ہیں تو ان چیزوں کے تلف ہو جانے پر اسے اتنی

مقدار گندم یا جو ہی مالک کو دینا ہوگا کہ جو مقدار غصب کی تھی۔ لیکن جو گندم یا جو واپس دے رہا ہے اس کی خصوصیات اس جیسی ہوں کہ جو غصب کی تھی۔

مسئلہ ۲۵۶۸ جب کسی چیز کو غصب کیا ہو۔ جیسے گوسفند بکری وغیرہ اور پھر وہ تلف ہو جائے اگر اس کی قیمت بازار میں فرق نہ کرے لیکن وہ اس وقت سے لے کر جب اس نے غصب کی تھی تلف ہونے کے وقت تک موٹی ہو گئی ہو تو اسے اس کے موٹے پن کے وقت جو قیمت تھی مالک کو ادا کرنی ہوگی۔

مسئلہ ۲۵۶۹ جب کوئی چیز کسی سے غصب کرے اور پھر اس سے کوئی دوسرا شخص اس چیز کو غصب کر جائے اور پھر وہ چیز تلف ہو جائے تو اس چیز کا مالک ان دو میں سے جس سے چاہے اپنی چیز کا معاوضہ لے سکتا ہے اگر مالک نے پہلے غاصب سے اس کا معاوضہ لے لیا ہو تو پہلا غاصب اس معاوضہ کو دوسرے غاصب سے وصول کر سکتا ہے لیکن اگر مالک دوسرے غاصب سے اپنی چیز کا معاوضہ لے لے تو پھر وہ پہلے غاصب سے جو کچھ مالک کو دیا ہے وصول نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۲۵۷۰ جب کوئی چیز فروخت کی جائے لیکن اس میں خرید و فروخت کے جو شرائط بیان کئے جا چکے ہیں کوئی ایک اس میں نہ ہو مثلاً وزنی چیز کو بغیر وزن کے فروخت کیا گیا ہو تو پھر معاملہ باطل ہے اگر دونوں مال کے مالک راضی ہوں کہ معاوضہ کے باطل ہونے کے باوجود ایک دوسرے کے مال میں تصرف کرتا رہے تو پھر کوئی حرج نہیں ورنہ معاوضہ کے باطل ہونے کے بعد ہر ایک کی چیز دوسرے کے پاس مثل اس چیز کے ہو جائے گی جو غصبی مال کا بیان ہوا ہے۔ لہٰذا انہیں دوسرے کی چیز کو واپس کرنا ہوگا۔ اور اگر ہر ایک کے پاس دوسرے کی چیز تلف ہو چکی ہو تو انہیں اس کا معاوضہ ایک دوسرے کو دینا ہوگا۔ خواہ انہیں معاوضہ کے باطل ہونے کا علم بھی ہو چکا ہو یا نہ۔

مسئلہ ۲۵۷۱ جب کوئی مال مشتری اس بنا پر لے جائے کہ وہ ایک مدت تک اس کے پاس رہے۔ اگر اسے پسند آ گیا تو خرید لے گا ورنہ نہ اور پھر وہ چیز اس کے پاس تلف ہو جائے یا کوئی مال خریدنے کی نیت سے انسان کسی سے لے اور وہ اس کے ہاتھ سے تلف ہو جائے تو لینے والے کو دونوں صورتوں میں اس چیز کا معاوضہ اس کے مالک کو دینا ہوگا۔

کتاب لقطہ

اس مال کے احکام کہ جس کو انسان کہیں پر پڑا ہوا پائے

مسئلہ ۲۵۷۲ جب کوئی ایسا مال ملے کہ جس پر کوئی خاص علامات و نشانی موجود نہ ہو کہ جس کی وجہ سے اس کے مالک کو پیدا کیا جا سکے تو اسے انسان اس ارادہ و قصد سے کہ وہ اسی کا ملک ہو جائے اٹھا سکتا ہے اگرچہ احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ اس مال کو اس کے واقعی مالک کی طرف سے صدقہ کر دے۔

مسئلہ ۲۵۷۳ جب انسان کو کوئی ایسا مال پڑا ہوا ملے کہ جس پر کوئی خاص علامت اور نشانی موجود ہو کہ جس کی وجہ سے اس کے مالک کو معلوم کیا جا سکتا ہے اگر تو اس کی قیمت ۱۲/۶ نخود چاندی سے کم ہو اگر اس کا مالک معلوم ہو لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ اس کا مالک اٹھا لینے پر راضی ہے یا نہ تو پھر اس کی اجازت کے بغیر وہ چیز انسان نہیں اٹھا سکتا۔ اور اگر اس کا مالک معلوم نہ ہو تو اسے بھی اس قصد سے کہ وہ اس کا مالک ہو جائے انسان اٹھا سکتا ہے لیکن احتیاط واجب اسی میں ہے کہ جب بھی اس کا مالک معلوم ہو جائے اسے اس کا معاوضہ ادا کرے۔

مسئلہ ۲۵۷۴ جب انسان کو کوئی ایسی چیز پڑی ہوئی ملے کہ جس پر ایسی علامت اور نشانی موجود ہے کہ جس کی وجہ سے اس کے مالک کی شناخت کی جا سکتی ہے اور اس کی قیمت ۱۲/۶ نخود تک بھی بن جاتی ہو اگرچہ اٹھانے والے کو علم ہو کہ اس کا مالک سنی یا ایسا کافر ہے کہ جو مسلمانوں کے امان میں ہے تو اسے اس چیز کے اٹھانے کے بعد تک ایک سال تک لوگوں کے اجتماع میں اس کے متعلق اس ترتیب سے کہ پیدا کرنے والے دن سے ہر روز دو دفعہ ایک ہفتہ تک اس کے بعد ایک مہینہ تک ہر ہفتہ میں ایک دفعہ اور اس کے بعد سال تک ہر ماہ میں ایک دفعہ اعلان کرنا ہوگا۔

مسئلہ ۲۵۷۵ اگر انسان پیدا کی ہوئی چیز کے متعلق خود اعلان نہ کرنا چاہتا ہو تو وہ ایسے شخص سے اعلان کرا سکتا ہے کہ جس کے متعلق اسے اطمینان ہو کہ وہ اس کی طرف سے اعلان کرتا رہے گا۔

مسئلہ ۲۵۷۶ جب ایک سال تک اسی ترتیب سے جو ذکر ہوئی ہے اعلان کرتا ہے۔ لیکن اس کا مالک نہ مل سکے تو پھر وہ اس چیز کو اس قصد سے اپنے لئے لے سکتا ہے کہ جب اس کا مالک مل جائے گا اس کو اس کا معاوضہ ادا کر دے گا یا اسی چیز کو بعینہٖ حفاظت سے رکھے رہے تاکہ اس کا مالک جب مل جائے تو اسے واپس کر دے لیکن اس کے لئے احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ وہ چیز مالک کی طرف سے صدقہ کر دے۔

مسئلہ ۲۵۷۷ جب ایک سال اعلان کرنے کے باوجود اس کا مالک نہ مل سکا ہو اور اس نے وہ چیز حفاظت سے رکھدی ہو اور وہ چیز تلف ہو جائے اگر تو اس نے اس کی حفاظت میں کوتاہی یا زیادہ روی نہ برتی ہو تو پھر وہ اس کا تلف ہو جانے کے بعد ضامن نہیں ہوگا۔ لیکن اگر اس نے وہ چیز اپنے لیے لی ہو یا اس کے مالک کی طرف سے صدقہ دے دیا ہو تو پھر وہ اس کا ضامن رہے گا۔

مسئلہ ۲۵۷۸ جب کسی کو کوئی مال پڑا ہوا ملے اور پھر جان بوجھکر اس کا اعلان مقررہ مدت تک نہ کرے تو گنہگار تو ہی ہے اسے پھر ایک سال تک اعلان بھی کرنا واجب ہوگا۔

مسئلہ ۲۵۷۹ اگر کوئی نابالغ بچہ کسی مال کو پیدا کرے تو اس کے ولی کو اس کا اعلان کرنا ہوگا۔

مسئلہ ۲۵۸۰ جب کسی انسان کو ایک سال تک اعلان کرنا ہو وہ اگر اس سال کے درمیان مالک کے ملنے سے ناامید ہو جائے اور وہ چاہے کہ اسی وقت مالک کی طرف سے صدقہ دے دے۔ تو اس کے صدقے دے دینے میں اشکال ہے

مسئلہ ۲۵۸۱ جب کسی انسان کو کسی مال کے متعلق ایک سال تک اعلان کرنا ہو اور وہ مال سال کے دوران میں اس سے تلف ہو جائے اگر اس کی حفاظت میں کوتاہی یا زیادہ روی سے کام لیا ہو تو اس کا معاوضہ اسے اس کے مالک کو دینا ہوگا۔ اور اگر اس نے اس کی حفاظت میں کوتاہی اور زیادہ روی نہ برتی ہو تو پھر اس پر اس کا معاوضہ دینا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۵۸۲ جس مال پر علامت اور نشانی موجود ہو اور اس کی قیمت ۱۲/۶ نخود چاندی سے زیادہ ہو اور وہ ایسی جگہ پر پڑا ہوا ملے کہ جس کا مالک وہاں پر اعلان کرنے کے باوجود بھی نہیں مل سکے گا تو اس مال کو پہلے ہی دن اس کے مالک

کی طرف سے صدقہ دے سکتا ہے اگر اس کا مالک اس کے بعد معلوم ہو جائے اور وہ اس صدقہ دینے پر راضی نہ ہو تو اسے اس مال کا معاوضہ اس کے مالک کو بھی دینا ہوگا۔ اور اس صدقہ کا ثواب اسے ملے گا جس نے اس مال کا معاوضہ ادا کر دیا ہے۔

مسئلہ ۲۵۸۳ جب کوئی مال کہیں پر پڑا ملے اور کوئی اسے اپنا مال خیال کر کے اٹھا لے لیکن اٹھانے کے بعد اسے معلوم ہو کہ وہ مال اس کا نہیں ہے تو اسے اس مال کے مالک کا ایک سال تک اعلان کرنا ہوگا۔ اسی طرح جب کسی مال کو اس کے پاؤں کی ٹھوکر لگے اور وہ اپنی جگہ سے حرکت کر چکے تو اس کے متعلق بھی اسے ایک سال تک اعلان کرنا ہوگا۔

مسئلہ ۲۵۸۴ اعلان کرنے کے وقت اس مال کی جنس کا بیان کرنا ضروری نہیں کہ جسے اس نے پیدا کیا ہے بلکہ اسی قدر کہدینا کافی ہے کہ اس نے کچھ مال پیدا کیا ہے

مسئلہ ۲۵۸۵ جب کوئی شخص کسی مال کے پیدا کرنے کا اعلان کرے اور کوئی شخص کہدے کہ وہ مال میرا ہے۔ تو اسے اس وقت دے دینا چاہیئے۔ جب کہ وہ اس مال کی نشانیاں بتلا دے لیکن ایسی علامتوں کا بتلانا اس کے لیئے ضروری نہیں کہ جن کی طرف اکثر اوقات مالک بھی ملتفت نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۲۵۸۶ جب کسی مال کو جس کی قیمت ۱۲/۶ نخود چاندی سے زیادہ ہے پیدا کرے اس کے متعلق اعلان نہ کرے بلکہ اس چیز کو مسجد یا دوسری ایسی جگہ پر کہ جہاں لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے رکھ دے اور وہ چیز وہاں سے تلف ہو جائے تو پھر اسکے پیدا کرنے والا اس کا ضامن ہوگا۔

مسئلہ ۲۵۸۷ جب کبھی ایسی چیز پڑی ہوئی ملے کہ اگر وہ رکھی جائے تو خراب ہو جائے گی تو اسے حاکم شرع یا اس کے وکیل سے اجازت لے کر اس کی قیمت معین کر کے فروخت کر دینا چاہیئے۔ اور اس کی قیمت کو حفاظت سے رکھے اگر اس کا مالک مل جائے تو اسے دیدے ورنہ اسکی طرف سے صدقہ دے۔

مسئلہ ۲۵۸۸ جب کوئی پڑی ہوئی چیز اٹھا لے اور وہ چیز وضو یا نماز کے وقت اسکے ہمراہ ہو اور اس کا قصد اس کے مالک کو پیدا کرنے کا ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۵۸۹ جب کوئی کسی کی جوتی اٹھا کر لے جائے اور اپنی جوتی اسکی جگہ رکھ جائے اگر تو اس کو یقین ہو کہ یہ جوتی اس کی ہے جو میری اٹھا کر لے گیا ہے تو پھر اسے اپنی جوتی کے عوض لے سکتا ہے۔ لیکن اگر اس کی قیمت اس جوتی سے زیادہ ہے جو اٹھا کر لے گیا ہے تو اس کے معاوضہ میں لینے والے کو جب بھی اس کا مالک ملے زیادہ قیمت ادا کرنی چاہیئے اگر اس کے مالک کے ملنے سے ناامید ہو تو پھر حاکم شرع سے اجازت لے کر زیادہ قیمت کو اس کے مالک کی طرف سے صدقہ میں دیدے اور اگر اسے یہ احتمال ہو کہ جو جوتی رہ گئی ہے اسکی نہیں ہے جو اسکی جوتی اٹھا لے گیا ہے اگر اس کی قیمت ۱۲/۶ نخود چاندی سے زیادہ ہو تو اسے ایک سال تک اس کا اعلان کرنا چاہیئے اور اس کے بعد اس کے مالک کی طرف سے صدقہ دے اور اگر اس کی قیمت اس مقدار سے کم ہو تو پھر وہ اس جوتی کو اپنے لئے لے سکتا ہے

مسئلہ ۲۵۹۰ جب کسی مال کی قیمت ۱۲/۶ نخود چاندی سے کم ہو اور اس مال سے صرف نظر کر کے کوئی اسے مسجد یا کسی دوسری جگہ چھوڑ جائے تو جو بھی اسے اٹھائے گا اس کے لئے حلال ہے۔

کتاب صید و ذباحۃ

شکار اور ذبح کرنے کے احکام

مسئلہ ۲۵۹۱ جب کسی حلال گوشت حیوان کو ان شرائط سے جو بعد میں بیان ہوں گے ذبح کیا جائے خواہ وہ حیوان جنگلی و وحشی ہو یا گھریلو۔ تو اس کی جان نکل جانے کے بعد اس کا گوشت کھانا حلال اور اس کا بدن پاک ہوگا۔ لیکن اگر کسی حیوان سے انسان نے مجامعت و وطی کر لی ہو یا وہ حیوان نجاست کھانے والا ہو اور اس کا استبراء بھی نہ کیا گیا ہو تو اس کا گوشت ذبح کرنے کے بعد حلال نہ ہوگا۔

مسئلہ ۲۵۹۲ حلال گوشت حیوان جب وحشی جنگلی ہو جیسے ہرن۔ بز کوہی۔ کبک یا گھریلو حیوان جو فرار کر کے جنگلی ہو چکا ہو جیسے گائے۔ بھینس اونٹ وغیرہ جب انہیں اس شرائط سے جو بعد میں بیان ہوں گی شکار کیا جائے تو وہ پاک اور حلال ہو جائیں گے۔ لیکن جنگلی حیوان جو تربیت دینے سے گھریلو ہو چکا ہو جیسے ہرن وغیرہ یا گھریلو حیوان کو شکار کرنے سے نہ وہ حلال ہوگا اور نہ ہی پاک۔

مسئلہ ۲۵۹۳ جنگلی حلال گوشت حیوان شکار کرنے سے تب پاک ہوگا جب وہ بھاگ یا اڑ سکتا ہو لہٰذا ہرنی کا بچہ جو بھاگ نہیں سکتا یا تیتر وغیرہ کا ایسا بچہ جو ابھی اڑ نہیں سکتا اس کے شکار کرنے سے وہ نہ پاک ہوگا اور نہ حلال اور اس طرح جب ایک تیر یا گولی سے ہرنی اور اس کے بچے دونوں کو شکار کیا جائے تو ہرنی حلال اور اس کا بچہ حرام ہوگا۔

مسئلہ ۲۵۹۴ وہ حلال گوشت حیوان کہ جس کے ذبح کرنے کے وقت اس کا خون دھار مار کر نہیں نکلتا جیسے مچھلی وغیرہ جب وہ خود بخود مر جائے تو اس کا بدن پاک ہوگا۔ لیکن اس کا کھانا حرام ہوگا۔

مسئلہ ۲۵۹۵ وہ حرام گوشت حیوان جس کا خون ذبح کے وقت دھار مار کر نہیں نکلتا جیسے سانپ وغیرہ تو وہ ذبح کرنے سے حلال نہیں ہوگا البتہ اس کا جسم پاک ہوگا۔

مسئلہ ۲۵۹۶ خنزیر، کتا ذبح یا شکار کرنے سے پاک نہیں ہوتے اور ان کا گوشت کھانا بھی حرام ہے۔ وہ حرام گوشت حیوان جو درندہ گوشت خور یعنی چیر پھاڑنے والا ہو جیسے بھیڑیا۔ چیتا۔ شیر اگر ان کو ذبح یا شکار کیا جائے تو ان کا بدن پاک ہو جائے گا۔ لیکن ان کا گوشت کھانا پھر بھی حرام ہے البتہ اگر ان کا شکاری کتے سے شکار کیا جائے تو ان کے بدن کا پاک ہونا بھی مشکل ہے۔

مسئلہ ۲۵۹۷ ہاتھی۔ ریچھ۔ بندر۔ چوہا اور وہ حیوان جو بلوں میں رہتے ہیں جیسے سانپ۔ سوسمار اگر ان کا خون ذبح کے وقت دھار مار کر نکلتا ہے تو اگر یہ خود بخود مر جائیں تو یہ نجس ہوں گے۔ بلکہ اگر انہیں ذبح یا شکار کیا جائے تو پھر بھی ان کے بدن کے پاک ہونے میں اشکال ہے۔

مسئلہ ۲۵۹۸ جب کسی زندہ حیوان سے مرا ہوا بچہ باہر آئے یا نکالا جائے تو اس کا گوشت کھانا حرام ہے۔

ذبح کرنے کا طریقہ

مسئلہ ۲۵۹۹ گردن پر ابھری ہوئی جگہ سے نیچے چار بڑی رگوں کو پورے طور پر کاٹا جائے (اور ان رگوں کو اوداج اربعہ کہتے ہیں)، ان رگوں کو سوراخ کر دینا کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۶۰۰ اگر ان چار رگوں میں سے بعض کو کاٹ لے اور اس کے بعد ٹھہر جائے جب حیوان مر جائے پھر باقی رگوں کو کاٹے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں وہ حیوان حرام ہو جائے گا بلکہ اگر بعض رگوں کو کاٹ چکنے کے بعد اتنی دیر نہ ٹھہرے لیکن عادتاً

دیر ٹھہر جائے کہ کہا جائے کہ اس نے ان رگوں کو ایک دوسرے کے پیچھے نہیں کاٹا۔ اگر ان باقی رگوں کو حیوان کے مرنے سے پہلے بھی کاٹ دے تو بھی اس میں اشکال ہے۔

مسئلہ ۲۶۰۱ اگر بھیڑیا کسی حیوان کی گردن کی چاروں رگوں کو کاٹ ڈالے تو وہ حرام ہو جاتا ہے ہاں اگر وہ اسی حیوان کی گردن کو یا بدن کی کسی دوسری جگہ کچھ کاٹے لیکن اس کی چاروں رگیں سالم باقی رہیں اگر وہ حیوان زندہ ہو اور اسے شرعی طریقہ سے ذبح کر دیا جائے تو پھر وہ حلال ہے اور اس کا بدن بھی پاک ہے

ذبح کرنے کے شرائط

مسئلہ ۲۶۰۲ کسی حیوان کے ذبح کرنے میں پانچ شرطیں ہیں (۱) ذبح کرنے والا خواہ عورت ہو یا مرد ایسا مسلمان ہونا چاہیئے کہ جو اہل بیت پیغمبر اسلام سے دشمنی کا اظہار نہ کرتا ہو۔ مسلمان کا ممیز بچہ جو اچھائی اور برائی کو سمجھتا ہے حیوان کو ذبح کر سکتا ہے (۲) حیوان کو کسی لوہے کی بنی ہوئی چیز سے ذبح کیا جائے اور اگر لوہے کی بنی ہوئی چیز نہ مل سکے اور حیوان ایسی حالت میں ہو کہ اگر اسے ذبح نہ کیا گیا تو وہ مر جائے گا۔ تو پھر ایسی چیز سے بھی ذبح کیا جا سکتا ہے جو تیز ہو اور ان چار رگوں کو کاٹ سکے جیسے شیشہ یا تیز پتھر وغیرہ (۳) ذبح کرنے کے وقت حیوان کا منہ ہاتھ پاؤں پیٹ قبلہ کی طرف کیا جائے جس شخص کو اس مسئلہ کی خبر ہو کہ حیوان کو ذبح کرتے وقت رو بقبلہ کیا جانا چاہیئے۔ اگر وہ جان بوجھ کر قبلہ کی طرف کر کے ذبح نہ کرے تو وہ حیوان حرام ہے اور اس کا گوشت کھانا بھی حرام ہے ہاں اگر قبلہ کی طرف کرنا بھول جائے یا اس مسئلے کو نہ جانتا ہو یا قبلہ میں اشتباہ کر بیٹھے یا اسے یہ علم نہ ہو کہ قبلہ کس طرف ہے یا حیوان کا سر و دھڑ قبلہ کی طرف کرنا ممکن نہ ہو۔ تو پھر کوئی حرج نہیں۔ (۴) جب چھری وغیرہ کو گردن پر رکھے تو ذبح کرنے کی نیت کے بعد اللہ کا نام پڑھے اور صرف بسم اللہ کہہ دینا بھی کافی ہے اور اگر گردن کے کاٹنے کے قصد اور نیت کے بغیر اللہ کا نام لے دے تو کافی نہیں اور وہ حیوان بھی پاک نہ ہوگا اور اس کا گوشت بھی حرام ہوگا۔ ہاں اگر اللہ کا نام لینا بھول جائے تو پھر بھی کوئی حرج نہیں (۵) حیوان کو ذبح کرنے کے بعد کچھ حرکت اور جنبش واقع ہو اگرچہ وہ اپنی آنکھ یا دم کو کچھ حرکت دے یا پاؤں زمین پر مارے اور احتیاط واجب اسی میں ہے کہ عام عادت کے ماتحت اس کا خون بھی بدن سے ذبح کرنے کے بعد نکلے۔

اونٹ کے ذبح کرنے کا طریقہ

مسئلہ ۲۶۰۳ اگر اونٹ کو ذبح کرنا چاہیں کہ اس کا حیوان اور گوشت حلال ہو جائے تو سابقہ پانچ شرطوں کے علاوہ جو بیان ہوئی ہیں اس کی گردن اور سینے کے درمیان میں جو گودی اور نیچی جگہ ہے اس پر چھری وغیرہ رکھ کر گھونپ دیا جائے اور اس کو پانی میں نحر کہتے ہیں اگر اونٹ کو اس طرح ذبح کیا گیا ہو تو اس کا گوشت حرام ہے جیسے عام سنی لوگ اسے دوسرے حیوان کی طرح ذبح کرتے ہیں اور نحر نہیں کرتے لہذا شیعہ حضرات کے لئے ان کا بغیر نحر کے طریقہ سے ذبح کیا ہوا کھانا حرام ہے۔

مسئلہ ۲۶۰۴ جب اونٹ کی اس گردن کی جگہ پر چھرا گھونپا جائے جو بیان ہوئی ہے تو مستحب ہے کہ اونٹ اس حالت میں کھڑا ہوا ہو ہاں اگر اونٹ نے زانوں زمین پر رکھے ہوئے ہوں یا کسی پہلو پر لیٹا ہوا ہے لیکن اس کے ہاتھ پاؤں اور سینہ قبلہ کی طرف ہو اور اس حالت میں اس کی گردن کی خاص جگہ پر چھرا گھونپا جائے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۶۰۵ اگر اونٹ کی گردن کی گودالی کی جگہ کے علاوہ اس کی گردن کو گائے بھینس کی طرح ذبح کیا جائے یا گائے بھینس کو اونٹ کی طرح نحر کیا جائے تو اس وقت وہ حرام ہو جائیں گی اور ان کا گوشت کھانا حرام ہوگا۔ اور ان کا بدن بھی نجس ہوگا۔ ہاں اگر اس وقت کی چاروں رگوں کو کاٹا جائے اور جب تک وہ زندہ ہے فوراً اس کی گودی میں چھرا بھی گھونپ دیا جائے تو پھر وہ حلال ہو جائے گا اور اس کا گوشت حلال اور بدن پاک ہوگا۔ اس طرح اگر گائے گوسفند بھینس کی گردن کی گودالی میں چھرا گھونپا جائے اور ابھی وہ زندہ ہو کہ اسے اپنے طریقے سے ذبح کر لیا جائے تو وہ بھی حلال ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۶۰۶ جب کوئی حیوان سرکش ہو جائے اور اسے شرعی طریقہ سے ذبح کرنا ممکن نہ ہو یا کوئی حیوان کوئیں وغیرہ میں گر جائے اور یہ احتمال موجود ہو کہ وہ حیوان اسی کنوئیں میں مر جائے گا لیکن اسے وہاں پر شرعی طریقہ سے ذبح کرنا ممکن نہ ہو تو ایسے حیوان کو اس کے بدن پر جہاں بھی ایسا زخم لگا دیا جائے کہ جس کی وجہ سے وہ حیوان حلال ہو جائے گا اور اس کا ایسے حالات میں قبلہ رخ کرنا ضروری نہیں لیکن ذبح کرنے کی دوسری شرطوں پر عمل کیا جانا چاہیئے۔

ذبح کے وقت مستحبات

مسئلہ ۲۶۰۷ حیوان کے ذبح کے وقت یہ چند ایک چیزیں مستحب ہیں۔ (۱) بھیڑ بکری کو ذبح کے وقت اس کے دو ہاتھ اور ایک پاؤں کو باندھ دینا چاہیئے اور دوسرے پاؤں کو کھلا رکھنا چاہیئے لیکن گائے کے ذبح کے وقت اس کے چاروں ہاتھ اور پاؤں کو باندھ دیا جائے لیکن اس کی دم کو کھلا رکھا جائے۔ اور اونٹ کے ذبح کے وقت اس کے دونوں ہاتھوں کو اسکے زانوں کے ساتھ یا بغل کے نیچے باندھ دیا جائے اور اس کے پاؤں کو کھلا رکھا جائے مرغی وغیرہ کو ذبح کرنے کے بعد چھوڑ دینا چاہیئے تاکہ وہ پر و بال مار سکے۔ (۲) ذبح کرنے والا خود بھی رو بقبلہ ہو۔ (۳) حیوان کو ذبح کرنے سے پہلے اس کے سامنے پانی رکھا جائے۔ (۴) حیوان کو ذبح کے وقت تھوڑی تکلیف دی جائے یعنی چھری وغیرہ کو خوب تیز کر کے جلدی جلدی ذبح کیا جائے۔

ذبح کے وقت جو چیزیں مکروہ ہیں

مسئلہ ۲۶۰۸ حیوان کو ذبح کرتے وقت یہ چند چیزیں مکروہ ہیں (۱) گردن کے اوپر سے چھری رکھ کر آگے کی طرف کو کاٹا جائے یعنی الٹی گردن ذبح کرنا مکروہ ہے (۲) روح نکلنے سے پہلے حیوان کی گردن کاٹنا البتہ اگر غفلت یا چھری کے تیز ہونے کی وجہ سے اس کی گردن بھی یک لخت کٹ جائے تو پھر کوئی مکروہ نہیں (۳) حیوان کی روح نکلنے سے پہلے اس کی کھال اتارنا۔ (۴) حیوان کی روح نکلنے سے پہلے حرام مغز کا جو ریڑھ کی ہڈی کے وسط میں گردن سے لے کر دم تک ہوتا ہے نکالنا۔ (۵) ایسی جگہ حیوان کو ذبح کرنا کہ جہاں کوئی دوسرا حیوان اسے دیکھ رہا ہو۔ (۶) رات یا جمعہ کے دن ظہر سے پہلے حیوان کو ذبح کرنا ہاں اگر اس وقت میں ضرورت ہو تو پھر کوئی حرج نہیں (۷) خود انسان کا ایسے حیوان کو ذبح کرنا کہ جسے پالا ہو۔

ہتھیاروں سے شکار کرنے کے احکام

مسئلہ ۲۶۰۹ جب کسی حلال گوشت حیوان کا ہتھیاروں سے شکار کیا جائے تو پانچ شرطوں کے بعد وہ حیوان حلال اور اس کا بدن پاک ہوگا۔ (۱) ہتھیار کو اول چھری یا تلوار کی طرح کاٹنے والا ہونا چاہیئے یا تیر اور نیزے کی طرح اسطرح

تیز ہونا چاہیئے کہ وہ تیزی کی وجہ سے حیوان کے بدن کو کاٹ دے لہذا جال یا لکڑی یا پتھر سے کیا ہوا شکار جب انہیں چیزوں سے مرجائے تو حلال اور پاک نہ ہوگا۔ اگر کسی حیوان کو بندوق یا پستول وغیرہ سے شکار کیا جائے اگر تو اس کی گولی اس طرح سے تیز ہو کر تیز ہونے کی وجہ سے حیوان کے بدن میں داخل ہو کر اسے کاٹ ڈالے تو تب حیوان حلال اور پاک ہے اور اگر اس کی گولی تیز نہ ہو بلکہ زور کی وجہ سے اندر آجائے اور حیوان کو مار ڈالے یا گرمی اور حرارت کی وجہ سے اس کے بدن کو جلا دے کہ جس کی وجہ سے وہ حیوان مرجائے تو پھر ایسی صورت میں حیوان کے حلال اور پاک ہونے میں اشکال ہے۔ (۲) شکار کرنے والا مسلمان ہو یا مسلمان کا بچہ ہو جو اچھائی اور برائی کو سمجھتا ہو پس اگر کوئی شکار کرنے والا کافر یا ایسا مسلمان جو نبی کریم کے اہل بیت کے ساتھ دشمنی کا اظہار کرتا ہے تو اس کا کیا ہوا شکار نہ حلال اور نہ ہی پاک ہے گا (۳) اس ہتھیار کو شکار کرنے کے لئے چھوڑا گیا ہو پس اگر کسی ہتھیار کو نشانہ خاص پر مار رہا ہو اور اتفاق سے کسی حیوان کو جا لگے تو وہ حیوان نہ حلال ہے اور نہ ہی پاک ہے (۴) ہتھیار کو شکار کی طرف چھوڑنے کے وقت اللہ کا نام مثل بسم اللہ وغیرہ کے بھی لے پس اگر جان بوجھ کر اللہ کا نام ہتھیار چھوڑنے کے وقت نہ لے تو پھر وہ شکار حلال نہ ہوگا ہاں اگر بھول گیا ہو تو پھر کوئی حرج نہیں (۵) جب ہتھیار چھوڑ کر حیوان تک پہنچے تو وہ حیوان پہلے مرچکا ہو اور اگر زندہ ہو تو اسے ذبح کرنے کا وقت باقی نہ رہا ہو۔ پس اگر زندہ حیوان پر جا پہنچے اور اس کے ذبح کرنے کا وقت بھی ابھی باقی ہو اور پھر اسے ذبح نہ کرے تو وہ حیوان حرام ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۶۱۰ جب دو آدمی مل کر کسی ایک حیوان کا شکار کریں لیکن ایک ان میں سے مسلمان اور دوسرا کافر ہو یا ان میں سے ایک نے اللہ کا نام لیا اور دوسرے نے نہ کہا ہو تو پھر ایسا حیوان حلال نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۲۶۱۱ جب کسی حیوان کو تیر مارے اور وہ حیوان پانی میں جا گرے اور مرجائے اگر اسے یہ علم ہو کہ پانی اور تیر دونوں سے حیوان مرا ہے تو وہ حیوان حلال نہیں ہوگا۔ اور اگر شک ہو کہ فقط تیر سے مرا ہے یا پانی بھی اس کے مرنے میں اثر انداز ہوا ہے تو پھر بھی وہ حیوان حلال نہ ہوگا۔

مسئلہ ۲۶۱۲ اگر غصبی کتے یا غصبی ہتھیار سے کسی حیوان کا شکار کرے تو وہ حیوان حلال بھی ہوگا اور اسی شکار کرنے والے کی ملکیت بھی ہوگا لیکن وہ شخص گنہگار ضرور ہے اور اسے اس کتے یا ہتھیار کی اجرت اس کے مالک

کو دینی ہوگی۔

مسئلہ ۲۶۱۳ اگر تلوار یا اس ہتھیار کہ جس سے شکار کرنا صحیح ہوتا ہے ان شرائط کے ساتھ جو گزری ہیں کسی حیوان کا شکار کرلے اور وہ ہتھیار اس حیوان کو اس طرح دو ٹکڑے کر دے کہ اس کا سر اور گردن ایک طرف اور باقی جسم ایک طرف ہو جائے جب انسان اس کے پاس پہنچے تو وہ حیوان مرچکا ہو یا ابھی زندہ ہو لیکن اسے ذبح کرنے کا وقت باقی نہ ہو تو پھر اس حیوان کے دونوں حصے حلال ہیں اور اگر اس کے پہنچنے کے وقت وہ سر والا حصہ زندہ ہو اور اسے ذبح کرنے کا وقت باقی ہو کہ اگر اسے ذبح کیا جائے تو پھر بھی وہ حیوان ذبح کے بعد کچھ حرکت کرسکے گا۔ تو اسے فوراً ذبح کرے اور اگر اسے ذبح نہ کرے گا تو وہ حصہ حرام ہوگا اور جس حصہ میں سر و گردن نہیں وہ تو اس صورت میں بہر حال حرام ہے خواہ دوسرے حصے کو ذبح کرے یا نہ کرے۔

مسئلہ ۲۶۱۴ جب پتھر لکڑی یا اس قسم کی وہ چیز کہ جس کے ساتھ شکار کرنا صحیح نہیں ہے کسی حیوان کو مارے اور اس سے وہ حیوان دو ٹکڑے ہو جائے وہ حصہ کہ جس میں سر و گردن نہیں ہے وہ حرام ہے اور جس حصے میں سر اور گردن ہے اگر وہ زندہ ہو اور ذبح کرنے کا وقت بھی موجود ہو کہ ذبح کے بعد کچھ حرکت کرسکے گا ۔ اگر اسے شرعی طریقہ سے جو بیان کیا گیا ہے ذبح کر لیا جائے تو حلال ہوگا ورنہ حرام ہوگا۔

مسئلہ ۲۶۱۵ جب کسی حیوان کو شکار کیا جائے یا ذبح کیا جائے اور اس کے پیٹ سے زندہ بچہ باہر نکلے اگر اس بچے کو شرعی طریقہ سے ذبح کر لیا جائے تو حلال ہوگا ورنہ حرام

مسئلہ ۲۶۱۶ جب کسی حیوان کو شکار کیا جائے یا ذبح کیا جائے اور پھر اس کے پیٹ سے مرا ہوا بچہ باہر نکلے اگر اس بچے کی خلقت پوری ہوچکی ہو اور اس کے بال یا پشم بدن پر اگ چکے ہوں تو وہ بچہ حلال اور پاک ہوگا ۔ ورنہ حرام و نجس ہوگا.

شکاری کتے سے شکار کرنے کے احکام

مسئلہ ۲۶۱۷ جب شکاری کتا کسی حیوان حلال گوشت کا شکار کرے تو حیوان حلال اور پاک ہونے کے لیے چھ شرطیں ہیں۔ (۱) اس کتا کو ایسی تربیت دی گئی ہو کہ جب اس کتے کو شکار کے لیے بھیجا جائے تو چلا جائے اور جب اسے روکا جائے تو وہ رک جائے اور اس کتے کی یہ عادت ہوگئی ہو کہ جب تک اس کا مالک نہ آئے وہ شکار کو نہ کھائے البتہ اگر کبھی اتفاق سے کسی شکار کو مالک کے آنے سے پہلے کھالے تو کوئی حرج نہیں (۲) اس کتے کا مالک اس کو شکار کے پیچھے دوڑائے.

پس اگر کتا خود بخود شکار کے پیچھے چلا جائے اور اس کو شکار کرے تو پھر ایسے حیوان کا کھانا حرام ہوگا بلکہ اگر کتا خود بخود شکار کے پیچھے چلا جائے اور اسکے بعد اس کا مالک کتے کو کہے کہ جلدی شکار پر پہنچ اور وہ کتا مالک کے اس کہنے پر جلدی شکار تک پہنچے تو بھی احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس حیوان کا گوشت نہ کھایا جائے۔ (۳) کتے کو شکار کے پیچھے دوڑانے والا مسلمان ہو یا مسلمان کا ایسا بچہ ہو کہ جو اچھائی یا برائی کو سمجھتا ہو پس اگر کافر یا وہ مسلمان جو اہل بیت نبی کریم سے دشمنی کا اظہار کرتا ہو کتے کو شکار کے پیچھے دوڑائے تو ایسے کتے کا شکار کیا ہوا حیوان حرام ہوگا (۴) کتے کو شکار کے پیچھے چھوڑتے وقت خدا کا نام لے پس اگر جان بوجھ کر اللہ کا نام اس وقت نہ لے تو وہ حیوان حرام ہوگا لیکن اگر اللہ کا نام لینا بھول جائے تو پھر کوئی حرج نہیں (۵) حیوان کتے کے دانتوں کے زخم سے مرے پس اگر کتا شکار کی گردن کو مروڑ دے یا شکار دوڑنے یا ڈر کی وجہ سے مر جائے تو پھر وہ حیوان حلال نہ ہوگا (۶) کتے کو چھوڑنے والا جب شکار پر پہنچے تو وہ حیوان مر چکا ہو یا اگر زندہ ہو تو اس کے ذبح کرنے کا وقت باقی نہ ہو اور اگر وہ ایسے وقت میں پہنچے کہ اس حیوان کو ذبح کر سکتا ہو یعنی کہ وہ ذبح کے بعد آنکھ یا دم کو حرکت دے یا اپنا پاؤں زمین پر مارے تو وہ تب حلال ہوگا۔ اگر اسے ذبح کیا جائے اور اگر اسے ذبح نہ کیا گیا تو پھر وہ حیوان حرام ہوگا۔

مسئلہ ۲۶۱۸ جب شکاری کتے کو شکار پر چھوڑنے اور انسان ایسے وقت میں پہنچے کہ اسے ذبح کر سکتا تھا لیکن اس کے چھری یا چاقو وغیرہ نکالتے اتنا وقت لگ جائے کہ وہ حیوان مر جائے تو وہ حیوان حلال ہوگا لیکن اگر اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہ ہو کہ جس سے حیوان کو ذبح کر سکے اور حیوان مر جائے تو پھر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس حیوان کے گوشت کھانے سے پرہیز کرے۔

مسئلہ ۲۶۱۹ اگر کئی ایک کتے کسی شکار پر چھوڑے جائیں اگر سب کتوں میں وہ شرطیں موجود ہوں جو شکاری کتے میں ہونی چاہئیں اور پھر وہ مل کر کسی حیوان کو شکار کریں تو وہ شکار حلال ہوگا اور اگر ان کتوں میں سے کسی ایک میں وہ شرطیں موجود نہ ہوں تو وہ شکار حرام ہوگا۔

مسئلہ ۲۶۲۰ اگر شکاری کتے کو کسی خاص حیوان کے شکار کے لئے چھوڑے لیکن کتا کسی دوسرے حیوان کا شکار کرلے تو پھر وہ حیوان حلال اور پاک ہوگا۔ اور اگر اس حیوان کو بھی اور کسی دوسرے حیوان دونوں کا ایک دفعہ شکار کرے تو پھر دونوں حیوان حلال اور پاک ہوں گے۔

مسئلہ ۲۶۲۱ اگر کسی ایک آدمی کے کتے کو شکار کے پیچھے چھوڑیں اگر ان میں سے ایک کافر یا ان میں سے ایک نے اللہ کا نام نہ لیا ہو تو پھر وہ شکار حرام ہے اور اگر کتوں میں سے ایک کتے میں وہ شرطیں موجود نہ ہوں جو ذکر ہوئی ہیں تب بھی ان کا کیا ہوا شکار حرام ہو گا۔

مسئلہ ۲۶۲۲ اگر باز یا کوئی دوسرا حیوان جو کتے کے علاوہ کوئی شکار کرے گا تو اس کا کیا ہوا شکار حلال نہ ہوگا۔ البتہ اگر ایسے وقت میں پہنچ جائیں کہ اس کے کئے ہوئے شکار کو زندہ ہونے کی حالت میں ذبح کر لیں تو پھر وہ حلال ہوگا۔

مچھلی کے شکار کے احکام

مسئلہ ۲۶۲۳ جب ایسی مچھلی کو کہ جس کے چھلکے ہوں اسے شکار کیا جائے اور وہ پانی سے زندہ نکل کر باہر آ کر مرے تو اس مچھلی کا کھانا حلال ہے اور وہ پاک بھی ہے لیکن اگر مچھلی پانی میں مر جائے تو وہ صرف پاک ہے لیکن اس کا کھانا حرام ہے۔ وہ مچھلی کہ جس کے چھلکے نہ ہوں اگرچہ وہ پانی سے باہر زندہ نکل کر بھی مرے تو بھی اس کا کھانا حرام ہے

مسئلہ ۲۶۲۴ جب مچھلی خود کود کر پانی سے باہر آ پڑے یا پانی کی موج دلہر اسے باہر پھینک دے یا پانی خشک ہو جائے اور مچھلی زمین پر رہ جائے چنانچہ اس کے مرنے سے پہلے ہاتھ یا کسی دوسرے طریقہ سے کوئی پکڑ لے اور پکڑنے کے بعد پھر وہ مر جائے تو تب وہ حلال ہوگی۔

مسئلہ ۲۶۲۵ مچھلی کے شکار کرنے والے کا مسلمان ہونا یا بسم اللہ کا پڑھنا ضروری نہیں لیکن اس کے پکڑنے کو کوئی مسلمان دیکھ رہا ہو۔

مسئلہ ۲۶۲۶ جب کوئی مری ہوئی مچھلی کہ جس کے متعلق یہ معلوم نہ ہو کہ اسے زندہ پانی سے پکڑا گیا ہے اور وہ بعد میں مری یا نہ، تو جب وہ مسلمان کے ہاتھ سے لی جائے تو حلال ہوگی اور اگر کافر کے ہاتھ سے لی جائے۔ اگرچہ وہ کافر کہہ بھی رہا ہو کہ میں نے اسے پانی سے زندہ پکڑا ہے تو وہ پھر بھی حرام ہوگی۔

مسئلہ ۲۶۲۷ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ زندہ مچھلی کھانے سے پرہیز کیا جائے۔

مسئلہ ۲۶۲۸ جب زندہ مچھلی کو بھونا جائے یا پانی سے باہر جان نکلنے سے پہلے اسے مار ڈالا جائے تو احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس کے کھانے سے پرہیز کیا جائے۔

مسئلہ ۲۶۲۹ جب مچھلی کو زندہ پانی سے باہر نکال کر دو ٹکڑے کر دیا جائے اس کا ایک ٹکڑا جو ابھی زندہ ہو دوبارہ پانی میں جا پڑے تو اس ٹکڑے کے کھانے سے جو زمین کے اوپر ہے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ پرہیز کیا جائے۔

ٹڈی کے شکار کے احکام

مسئلہ ۲۶۳۰ جب ٹڈی کو ہاتھ سے یا کسی دوسرے طریقے سے زندہ پکڑا جائے تو اس کے مرنے کے بعد اس کا کھانا حلال ہے۔ اور یہ ضروری نہیں کہ پکڑنے والا مسلمان ہو اور نہ ہی ضروری ہے کہ پکڑنے کے وقت اللہ کا نام لیا جائے۔ البتہ اگر مری ہوئی ٹڈی کسی کافر کے ہاتھ ہو کہ جس کے متعلق یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے زندہ پکڑا ہے یا نہ اگرچہ وہ خود کہہ رہا ہو کہ میں نے اسے زندہ پکڑا ہے تو اس کا کھانا حلال نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۶۳۱ ایسی ٹڈی کا کھانا کہ جس کے بال نہیں اگے اور پرواز نہیں کر سکتی ہے حرام ہے۔

کتاب اطعمہ واشربہ

یعنی

کھانے پینے کے احکام

مسئلہ ۲۶۳۲ ایسے پرندہ کا گوشت کھانا کہ جس کے شاہین کی طرح چنگال ہوں حرام ہے۔ پرستو کا کھانا حلال احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ہدہد کے کھانے سے پرہیز کی جائے۔

مسئلہ ۲۶۳۳ ایسی چیز کہ جس میں روح ہوتی ہے جب کسی زندہ حیوان سے جدا کر لی جائے جیسے زندہ گوسفند وغیرہ کا کچھ گوشت جدا کر لیا جائے تو وہ گوشت حرام بھی ہے اور نجس ہے

مسئلہ ۲۶۳۴ حلال گوشت حیوانوں کی یہ پندرہ چیزیں کھانی حرام ہیں۔ (۱) خون۔ (۲) پاخانہ و پیشاب وغیرہ (۳) نری یعنی آلہ تناسل (۴) شرمگاہ (۵) بچہ دان۔ (۶) غدود یں۔ کہ جسے فارسی میں وشول کہا جاتا ہے۔ (۷) خصتین کہ جسے فارسی میں دنبلان بھی کہتے ہیں۔ (۸) وہ چیز جو سر کے مغز میں چنے کے دانے کی طرح ہوتی ہے (۹)

حرام مغز جو ریڑھ کی ہڈی میں سفید دھاگے کی طرح گردن سے لے کر دم کے شروع ہونے کی جگہ تک ہوتی ہے (۱۰) وہ چربی سفید کہ جو ریڑھ کی ہڈی کے دونوں طرف ہوتی ہے (۱۱) پتا (۱۲) طحال (۱۳) مثانہ جو مرکز پیشاب ہوتا ہے (۱۴) آنکھ کے ڈھیلے (۱۵) سموں کے درمیان جو چیز ہوتی ہے جسے عربی میں ذات الاشاجع کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲۶۳۴ - حیوان کی گوبر پیشاب ناک کا پانی وغیرہ - اس قسم کی چیزیں کہ جن سے انسان کی طبیعت نفرت کرتی ہے۔ کا کھانا حرام ہے۔ لیکن اگر یہ پاک ہوں۔ اور ان کا معمولی حصہ کسی ایسی پاک چیز میں ملا دیا جائے۔ کہ لوگوں کی نگاہ میں وہ کچھ بھی حساب نہ ہو تو پھر اس کے کھانے میں کوئی اشکال نہیں۔

مسئلہ ۲۶۳۶ - مٹی کا کھانا حرام ہے لیکن کربلا معلیٰ کی تھوڑی سی مقدار تربت کا شفاء کے لیے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح گل داغستان اور ارمنی مٹی کا علاج کے لیے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۶۳۷ - سینے کے بلغم یا ناک کا پانی جو منہ تک آچکا ہو۔ اسے نگلنا حرام نہیں ہے۔ اسی طرح اس غذا کے ٹکڑوں کو جو دانتوں کے درمیان رہ جاتے ہیں خلال کرتے وقت کھا لیں جبکہ ان سے انسان کی طبیعت نفرت نہ کرتی ہو کوئی حرج نہیں

مسئلہ ۲۶۳۸ - ایسی چیزوں کا کھانا جو انسان کے لیے ضرر دیتی ہوں حرام ہے۔

مسئلہ ۲۶۳۹ - گھوڑے خچر۔ گدھے کا گوشت کھانا مکروہ ہے اور اگر کوئی ان سے وطی کرے تو پھر حرام ہے۔ اور اسے شہر سے نکال کر کسی دوسرے شہر میں فروخت کر دیں۔

مسئلہ ۲۶۴۰ - حلال گوشت حیوان کے ساتھ جب کوئی نعوذ باللہ مجامعت کرے جیسے گائے بھینس بکری وغیرہ تو ان کا پیشاب اور گوبر نجس ہو جاتی ہیں۔ اور ان کا دودھ پینا بھی حرام ہو جاتا ہے لہذا اس حیوان کو جلدی ذبح کر دیا جائے اور اس کے گوشت کو جلا دیا جائے۔ اور اس شخص سے جس نے مجامعت کی ہے۔ اس کی قیمت وصول کی جائے۔

مسئلہ ۲۶۴۱ - شراب کا پینا حرام ہے۔ اور آئمہ علیہ السلام کے فرمان کے مطابق اسے بہت بڑا گناہ قرار دیا گیا ہے۔ اور اگر کوئی شخص شراب کو حلال سمجھے اگرچہ تو وہ کافر ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ شراب تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ اور جو شخص شراب پیتا ہے۔ وہ اپنی عقل اپنے ہاتھوں سے کھو بیٹھتا ہے اور اس وقت وہ خدا کو نہیں پہچانتا۔ اور کسی گناہ کے کرنے سے دریغ نہیں کرتا اور کسی شخص کا احترام نہیں کرتا اور اپنے قریبی رشتہ داروں کے حقوق کی رعایت نہیں کرتا۔ اور کھلم کھلا برائی سے نہیں شرماتا روح ایمان اور خدا شناسی اس کے بدن سے نکل جاتی ہے۔ اور ایسی ناقص روح جو اللہ کی رحمت سے دور ہے اس میں داخل ہوتی ہے اس پر خدا اور اس کے تمام پیغمبر اور فرشتے اور مومنین لعنت کرتے ہیں اور چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ قیامت کے دن اس کا منہ سیاہ

زبان نکلی ہوئی۔ اس کے منہ کا پانی نکل کر اس کے سینہ پر پڑ رہا ہو گا اور وہ پیاس کی فریاد ہی کر رہا ہو گا۔ خدا مسلمان حکومتوں کو جو لوگوں کی اصلاح و ہمدردی کا دم بھرتے ہیں اس لعنت کو روکنے اور انہیں خود شراب نہ پینے کی توفیق دے جو شخص شراب پی کر اپنے نفس پر رحم نہیں کرتا اس سے عام لوگوں کی اصلاح کی توقع رکھنا یا خلق کی حفاظت کی امید لگا بیٹھنا اپنے نفس کو دھوکا ہی دینا ہے۔

مسئلہ ۲۶۴۲ ایسے دسترخوان پر بیٹھ کر کھانا کھانا کہ جہاں شراب پی جا رہی ہے جب کہ وہ ان کے ساتھ کھانا کھانے والا شمار ہو رہا ہو حرام ہے اور اس دسترخوان سے کوئی چیز کھانا بھی اس کے لئے حرام ہے۔

مسئلہ ۲۶۴۳ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اس مسلمان کو جو اس کے نزدیک ہے یا اسے علم ہے۔ اور وہ بھوک یا پیاس سے مر رہا ہے اسے کھانا کھلائے اور پانی دے اور اسے موت سے بچائے۔

غذا کھانے کے وقت جو مستحبات ہیں

مسئلہ ۲۶۴۴ یہ چند ایک چیزیں کھانا کھانے کے وقت مستحب ہیں (۱) کھانے سے پہلے دونوں ہاتھوں کو دھونا (۲) کھانے کے بعد ہاتھوں کو دھوئے اور رومال وغیرہ سے خشک بھی کرے (۳) میزبان کو سب سے پہلے کھانا شروع کرنا چاہیئے اور سب سے آخر تک کھاتا رہے۔ اور غذا شروع کرنے سے پہلے میزبان ہاتھ دھوئے اس کے بعد وہ آدمی جو میزبان کے دائیں بیٹھا ہے پھر اسی طرح چکر آخر تک لگایا جائے یہاں تک کہ میزبان کی بائیں طرف بیٹھے ہوئے آدمی پر ختم ہو اور غذا ختم کرنے کے بعد سب سے پہلے جو میزبان کے بائیں طرف بیٹھا ہے ہاتھ دھوئے پھر اس کے ساتھ والا اسی طرح سے آخری انسان وہ ہو جو میزبان کے بائیں طرف بیٹھا تھا۔ (۴) کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا۔ اگر ایک دسترخوان پر کئی قسم کی غذا ہو تو ہر غذا کو شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا بھی مستحب ہے (۵) دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا (۶) تین انگلیوں سے یا اس سے زیادہ سے کھانا کھائے اور دو انگلیوں سے کھانا نہ کھائے (۷) جب دسترخوان پر کئی ایک آدمی بیٹھے ہوں تو ہر ایک کو اپنے آگے والی غذا کھانا (۸) چھوٹے چھوٹے لقمے لینا (۹) دسترخوان پر زیادہ دیر بیٹھے اور غذا کھانے کو طول دے۔ (۱۰) خوب چبا کر کھانا (۱۱) غذا ختم کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد بجا لانا۔ (۱۲) انگلیوں کو چاٹنا۔ (۱۳) غذا کے بعد خلال کرنا لیکن انار، ریحان، کانا، کھجور کے پتوں سے دانتوں کا خلال نہ کیا جائے۔ (۱۴) جو دسترخوان پر خوراک گر پڑے اسے اٹھا کر کے کھا لینا

البتہ اگر جنگل و بیابان میں کھانا کھایا جا رہا ہو تو پھر دسترخوان پر گری ہوئی غذا کے ٹکڑے وہاں پر پرندوں کو ڈال دینے چاہئیں (۱۶) کھانا کھانے کے بعد پیٹھ کے بل سوئے اور اپنے دائیں پاؤں کو بائیں پاؤں پر رکھے (۱۷) غذا سے پہلے اور آخر میں نمک کھائے۔ (۱۸) میوہ کو کھانے سے پہلے پانی سے دھو لینا چاہیے۔

وہ چیزیں جو غذا کھاتے وقت مکروہ ہیں

مسئلہ ۲۶۴۵ :- چند ایک چیزیں غذا کھاتے وقت میں مکروہ ہیں (۱) پیٹ بھرے ہوئی حالت میں کھانا (۲) بہت سیر ہو کر کھانا کیونکہ روایت میں ہے کہ سب سے زیادہ خداوند عالم کو سیر ہو کر کھانا برا لگتا ہے۔ (۳) غذا کھانے کی حالت میں دوسروں کے منہ کو دیکھنا۔ (۴) گرم غذا کھانا۔ (۵) غذا یا پینے کی چیز کو پھونک کر کھانا یا پینا (۶) جب غذا دسترخوان پر چنی جائے تو اس کے بعد کسی چیز کا منتظر رہنا۔ (۷) چھری وغیرہ سے روٹی کاٹنا (۸) غذا کے برتن کے نیچے روٹی رکھنا (۹) ہڈیوں سے سارا گوشت ایسا صاف کر دینا کہ ہڈی پر کچھ نہ رہے۔ (۱۰) میوہ کو چھیلنا (۱۱) میوہ کو سالم کھانے سے پہلے پھینک دینا۔

پانی پینے کے مستحبات

مسئلہ ۲۶۴۶ پانی پینے کے وقت چند ایک چیزیں مستحب ہیں۔ (۱) پانی کو چوسنے کی طرح پیا جائے (۲) دن میں کھڑے ہو کر پانی پینا (۳) پانی پینے سے پہلے بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ (کہنا) تین سانس میں پانی پینا (۵)۔ خواہش سے پانی پینا۔ (۶) پانی پینے کے بعد امام حسین علیہ السلام اور اس کے اہل بیت علیہ السلام کو یاد کرے اور ان کے قتل و شہید کرنے والوں پر لعنت بھیجے۔

پانی پینے کے مکروہات

مسئلہ ۲۶۴۷ زیادہ پانی پینا۔ چرب اور روغنی کھانے کے بعد پانی پینا۔ رات کو کھڑے ہو کر۔ بائیں ہاتھ سے ٹوٹے ہوئے برتن کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے پانی پینا مکروہ ہے۔

کتاب نذر اور عہد

مسئلہ ۲۶۴۸ نذر اسے کہتے ہیں کہ جب کوئی انسان اچھا کام کرنے کو یا برے کام ترک کرنے کو اللہ کے لیے اپنے اوپر ضروری کر دے۔

مسئلہ ۲۶۴۹ نذر کرنے کے لیے صیغہ پڑھا جانا ضروری ہے لیکن اسے عربی زبان میں ادا کرنا ضروری نہیں پس اگر کوئی کہہ دے کہ میرا فلاں بیمار اچھا ہو گیا تو اللہ کے لئے مجھ پر ضروری ہے کہ میں فلاں فقیر کو دس روپے دوں گا تو یہ نذر صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۶۵۰ نذر کرنے والا بالغ ۔ عاقل ہو اختیار اور ارادے سے نذر کرے پس اس شخص کا نذر کرنا کہ جسے نذر کرنے پر مجبور کیا گیا ہے ۔ یا اس نے نذر جوش میں آ کر کر دی ہے صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۶۵۱ وہ سفیہ انسان جو اپنے مال کو بیہودہ لغو کاموں میں خرچ کرتا ہے اگر نذر کرے تو اس کی نذر صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۶۵۲ اگر شوہر بیوی کو نذر کرنے سے روک دے تو پھر عورت نذر نہیں کر سکتی اور اگر اس کے روکنے کے باوجود نذر کر دے تو اس کی نذر باطل ہو گی۔

مسئلہ ۲۶۵۳ جب عورت شوہر کی اجازت سے نذر کر چکے تو پھر اس کا شوہر اس کی نذر کو ختم نہیں کر سکتا اور نہ ہی اسے نذر پر عمل کرنے سے روک سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۶۵۴ اگر لڑکا اپنے باپ کی اجازت سے نذر کر چکے تو اسے نذر پر عمل کرنا ہو گا بلکہ اگر وہ باپ کی اجازت کے بغیر نذر کر چکے تو پھر بھی اس کے لئے احتیاط واجب اسی میں ہے۔ کہ اس نذر پر عمل کرے۔

مسئلہ ۲۶۵۵ انسان اس چیز کی نذر کر سکتا ہے کہ جس کا بجا لانا اس کے لئے ممکن ہو لہذا اگر کوئی شخص کربلا معلّٰی پیادہ نہ جا سکتا ہو اگر نذر کرے کہ وہ کربلا معلّٰی پیادہ جائے گا تو اس کی نذر صحیح نہ ہو گی۔

مسئلہ ۲۶۵۶ جب کوئی انسان نذر کرے کہ واجب یا مستحب کام کو چھوڑ دے یا حرام اور مکروہ کام کو بجا

لائے تو یہ نذر صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۶۵۷ اگر کوئی انسان مباح کام کے بجا لانے کی یا بجا نہ لانے کی نذر کرے اگر اس کام کا ترک کرنا اور بجا لانا بالکل مساوی ہو ایک کو دوسرے پر ترجیح نہ ہو تو پھر یہ نذر باطل ہوگی۔ اور اگر اس کام کا انجام بہتر ہو اور انسان اسی انجام کے قصد سے اس فعل کی نذر کرے۔ مثلاً نذر کرے کہ فلاں غذا کو کھائے گا۔ کہ جس سے عبادت کے لئے قوت حاصل ہوتی ہے تو اس کی یہ نذر صحیح ہے اور اگر اسی کام کا ترک کسی جہت سے بہتر ہو اور انسان اسی جہت کا قصد کر کے اس کے ترک کی نذر کرے مثلاً سگریٹ کے نہ پینے کی نذر کرے جبکہ وہ اس کے لئے مضر ہو تو پھر اس کی نذر صحیح ہوگی۔

مسئلہ ۲۶۵۸ اگر کسی واجب نماز کے ایک ایسے مخصوص مکان میں پڑھنی کی نذر کرے کہ جہاں نماز کا ثواب زیادہ نہیں ہے جیسے اپنے ایک خاص کمرے میں نماز واجب کے پڑھنے کی نذر کرے۔ لیکن اسی میں کوئی اور بہتر وجہ موجود ہو جیسے اس کی نگاہ ہو کہ وہ خلوت کا مکان ہے جہاں وہ اللہ کی طرف خضوع و خشوع زیادہ کر سکے گا تو پھر نذر صحیح ہوگی۔

مسئلہ ۲۶۵۹ جس کام کے بجا لانے کی نذر کر چکا ہے اسے چاہیئے کہ اس کام کو ویسے ہی بجا لائے جیسے نذر کی تھی مثلاً اگر نذر کی ہو کہ چاند کی پہلی کو صدقہ دیگا یا روزہ یا نماز خاص پہلی چاند کی پڑھیگا تو ایسا ہی کرنا ہوگا پہلی کے بعد یا اس سے پہلے ان میں سے کسی کا بجا لانا کفایت نہیں کرے گا۔ اسی طرح جب نذر کرے کہ جس وقت اس کا بیمار اچھا ہو جائے گا۔ تو فلاں کام کرے گا بیمار کے اچھے ہونے سے پہلے وہ کام کر لینا کافی نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۲۶۶۰ جب نذر کرے کہ وہ مثلاً روزہ رکھے گا اور اس روزہ کے لئے کوئی وقت یا مقدار معین نہ کی ہو تو پھر ایک روزہ کسی وقت رکھ دینا کافی ہے۔ اسی طرح اگر نماز کی نذر کرے اور عدد نماز اور وقت معین نہ کیا ہو تو ایک نماز دو رکعتی پڑھ لے تو کافی ہے۔ اسی طرح اگر نذر کرے کہ صدقہ دے گا لیکن جنس اور مقدار کو معین نہ کیا ہو پس ایسی کوئی چیز دے دینا کہ جسے صدقہ کہا جا سکے کافی ہوگا۔ اگر اس نے نذر کی ہو کہ کوئی کام اللہ کے لئے انجام دے گا۔ تو اس کا ایک روزہ یا ایک نماز یا کچھ صدقہ دے دینا اس نذر کے پورے کرنے کے لئے کافی ہوگا۔

مسئلہ ۲۶۶۱ اگر کسی خاص دن روزہ رکھنے کی نذر کرے تو اسے اسی دن روزہ رکھنا چاہیئے اور اس دن سفر نہیں کرنا چاہیئے۔ اور اگر سفر کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے تو اسے اس روزہ کی قضا بھی اور کفارہ بھی دینا ہوگا یعنی یا ایک غلام آزاد کرے یا ساٹھ مسکین کو کھانا کھلایا یا دو مہینے متصل روزے رکھے اور اگر اس دن مسافرت کرنے پر مجبور رہو یا کسی دوسرے عذر کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو جیسے حیض یا مریض ہوجائے تو پھر اسے صرف روزہ کی قضا کر دینا کافی ہوگا۔

مسئلہ ۲۶۶۲ اگر کوئی انسان اپنے ارادے اور اختیار سے نذر پر عمل نہ کرے تو اسے وہ کفارہ جو سابقہ مسئلہ میں بیان ہوا دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۲۶۶۳ جب کوئی انسان کسی عمل کے متعلق نذر کرے کہ فلاں وقت تک بجا نہیں لاؤں گا تو وہ اس عمل کو اس مدت کے بعد بجا لا سکتا ہے۔ اور اگر وہ مجبوری کی وجہ سے یا بھول جانے کی وجہ سے اس عمل کو اس مدت سے پہلے بجالائے تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہوگی لیکن اسے اسکے باوجود پھر بھی اسکے بعد اس مدت تک کہ جس تک نذر کر رکھی ہو کام بھی بجا نہیں لانا چاہیئے اور اگر دوبارہ اس مدت معیّن سے پہلے بغیر کسی عذر کے اپنے اختیار سے اسی کام کو بجا لائے گا۔ تو پھر اسی کو وہ کفارہ جو سابقہ مسئلہ میں ذکر ہوا ہے دینا ہوگا۔

مسئلہ ۲۶۶۴ جب کسی شخص نے کسی عمل کے ترک کرنے کی نذر کی ہو لیکن اس کے لیئے کوئی وقت معیّن نہ کیا ہو تو اگر مجبوری یا فراموشی یا جہالت کی وجہ سے اس کام کو بجا لا بیٹھے تو اس پر کوئی چیز واجب نہ ہوگی لیکن اس کے بعد جب بھی اپنے ارادے اور اختیار سے دوبارہ اس کام کو کرے گا تو اسے وہ کفارہ بھی دینا ہوگا جو پہلے مسئلہ میں گزرا ہے

مسئلہ ۲۶۶۵ جب کوئی شخص ہر ایک ہفتے کے ایک خاص دن میں روزہ رکھنے کی نذر کرے مثلاً نذر کرے کہ ہر ہفتے جمعہ کے دن روزہ رکھتا رہے گا۔ اگر کوئی جمعہ عید قرباں یا عید الفطر میں واقع ہوجائے یا کسی جمعہ میں وہ حیض یا نفاس کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے تو اس پر ایسے دنوں کے روزے واجب نہیں ہوں گے لیکن ان روزوں کی قضا کرنی اس پر واجب ہوگی۔

مسئلہ ۲۶۶۶ جب کوئی شخص کسی معین مقدار کے صدقہ دینے کی نذر کر چکے لیکن اس نے ابھی نذر ادا نہ کی ہو کہ وہ مر جائے تو پھر وہ معیّن مقدار اسکے مال سے اس کے مرنے کے بعد صدقہ میں دی جانی چاہیئے۔

مسئلہ ۲۶۶۷ جب کسی خاص فقیر کے لئے کچھ صدقہ دینے کی نذر کی ہو تو پھر وہ مقدار کسی دوسرے فقیر کو ~~حرام~~ اگر

دے سکتا اور اگر وہ فقیر مر جائے تو بہر احتیاطاً اسی فقیر کے وارثوں کو دے دے۔

مسئلہ ۲۶۶۸ جب کسی ائمہ علیہم السلام کی زیارت کو جانے کی نذر کرے تو اس امام علیہ السلام کے علاوہ کسی دوسرے امام علیہ السلام کی زیارت کو جانا کافی نہ ہوگا۔ مثلاً نذر کرے۔ کہ سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو جائیگا تو پھر امام رضا علیہ السلام کی زیارت کو چلا جانا اس سے کافی نہ ہوگا۔ البتہ اگر کسی عذر کی وجہ سے اس امام کی زیارت کو نہ جا سکتا ہو کہ جس کی زیارت کی نذر کی تھی۔ تو اس وقت اس پر کوئی چیز اور واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۶۶۹ جس شخص نے زیارت جانے کی نذر کی ہو لیکن غسل زیارت یا نماز زیارت کی نذر نہ کی ہو تو اس پر غسل یا نماز زیارت ادا کرنا واجب نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۲۶۷۰ جب کسی امام علیہ السلام یا امام زادگان کے حرم مبارک کے لیے کوئی چیز نذر کی ہو تو اسے وہ چیز اس حرم کی تعمیر یا روشنائی یا فرش یا اس کے زائر یا خادموں وغیرہ پر خرچ کرنی چاہیئے۔

مسئلہ ۲۶۷۱ جب خود کسی امام علیہ السلام کیلئے کسی چیز کی نذر کی ہو اگر تو اس کا مصرف خاص قصد کیا ہوا تھا تو اسے اسی پر خرچ کرنا چاہیئے اور اگر اس کے لئے کوئی خاص مصرف قصد نہیں کیا تھا تو اس وقت وہ چیز فقراء مومنین یا زائرین کرام کو دے یا مسجد و مدرسہ میں یا طلاب علوم دینیہ وغیرہ پر خرچ کرے اور اس کا ثواب اسی امام کے لئے ھدیہ کرے۔ یہی حکم بعینہ ہے جب کسی امام زادہ کے لئے کوئی چیز نذر کی ہو۔

مسئلہ ۲۶۷۲ جس بھیڑ بکری وغیرہ کو صدقہ دینے یا کسی امام علیہ السلام کے لئے نذر کیا ہوا اگر وہ صدقہ وغیرہ دینے سے پہلے دودھ یا بچہ دے دے تو وہ دودھ اور بچہ اس کا ہوگا جس نے اس کی نذر کی تھی۔ لیکن اون، پشم اور موٹاپن وغیرہ بہ نذر کی جزو ہے۔

مسئلہ ۲۶۷۳ جب کوئی نذر کرے کہ فلاں بیمار اچھا ہو جائے یا فلاں آدمی جب سفر سے آئے گا تو میں فلاں عمل بجا لاؤں گا۔ اگر یہ معلوم ہو جائے کہ اس کی نذر کرنے سے پہلے وہ بیمار اچھا ہو چکا تھا اور وہ مسافر واپس آچکا تھا تو اسے ابھی نذر پر عمل کرنا ضروری نہیں ہوگا

مسئلہ ۲۶۷۴۔ جب ماں باپ نذر کریں کہ وہ لڑکی کا نکاح کسی سید سے کریں گے تو جب لڑکی بالغ ہو جائے تو اسے اختیار ہے کہ وہ اس سید سے نکاح کرے یا نہ اور ماں باپ کی نذر کا کوئی اعتبار نہیں۔

عہد کے احکام

مسئلہ ۲۶۷۵ جب خدا سے عہد معاہدہ کرے کہ جس وقت فلاں کام میرا ہو جائے گا تو میں فلاں کارِ خیر کو بجا لاؤں گا تو اسے جب اس کا وہ کام ہو جائے اس کارِ خیر کو بجا لانا چاہیئے۔ اور اگر کسی حاجت وغیرہ کے علاوہ بھی خدا سے عہد کرے کہ میں فلاں کام کو کروں گا۔ تو پھر بھی اس پر اس کام کا کرنا کہ جس کا عہد کیا ہے واجب ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۲۶۷۶ عہد میں بھی نذر کی طرح صیغہ پڑھنا ضروری ہے لیکن عربی زبان میں صیغے کا پڑھا جانا ضروری نہیں اسی طرح جس کام کے کرنے کا عہد کرے اسے یا عبادت مثل نماز روزہ کے ہونا چاہیئے یا کوئی ایسا کام ہو کہ جس کا انجام اور نتیجہ اس کے ترک کرنے سے بہتر ہو۔

مسئلہ ۲۶۷۷ جو شخص اپنے عہد پر عمل نہ کرے اسے اس کا کفارہ دینا ہوگا اور اس کا کفارہ بھی ساٹھ مسکین کو کھانا کھلانا یا دو مہینے مسلسل روزے رکھنا یا ایک غلام آزاد کرنا ہے۔

قسم کھانے کے احکام

مسئلہ ۲۶۷۸ جب کوئی انسان قسم کھائے کہ فلاں کام کو کرے یا فلاں کام نہ کرے۔ مثلاً قسم کھائے کہ وہ فلاں دن روزہ رکھے گا یا قسم کھائے کہ سگریٹ یا حقہ یا چائے وغیرہ یا دوسری کوئی چیز نہ پیئے یا نہ کھائے تو اسے اس قسم کو بجا کرنا چاہیئے اور اگر اس قسم کی مخالفت جان بوجھ کر کرے گا تو اسے اس کا کفارہ دینا ہوگا۔ اور اس کا کفارہ ایک غلام کو آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا پوشاک پہنانا اور اگر ان میں سے کوئی بھی نہ کر سکے تو پھر تین دن روزہ رکھے۔

مسئلہ ۲۶۷۹ قسم کھانے کی چند ایک شرطیں ہیں۔ (۱) قسم کھانے والے کو بالغ۔ عاقل ہونا چاہیئے اور اپنے ارادہ و قصد سے قسم کھائے لہذا بچے۔ دیوانہ۔ مست اور جسے مجبور کیا گیا ہے ان کا قسم کھانا درست نہیں ہے اسی طرح اگر جوش میں بے اختیار ہو کر قسم کھائے تو وہ بھی صحیح نہیں ہے۔ (۲) جس کام کے کرنے کی قسم کھائی جا رہی ہو وہ حرام

اور مکروہ نہ ہو اور جس کام کے نہ کرنے کی قسم کھائی ہو تو وہ واجب اور مستحب نہ ہو اور اگر کسی مباح کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھانا چاہیئے تو اس کا کرنا یا نہ کرنا لوگوں کی نگاہ میں اس وقت اس کی دوسری طرف سے بہتر ہو یعنی کرنا نہ کرنے سے اور نہ کرنا کرنے سے بہتر ہو۔ (۳) اللہ کے ناموں میں سے کسی ایسے نام کے ساتھ قسم کھائے جو اللہ کی ذات اقدس کے علاوہ کسی اور چیز پر نہ بولا جاتا ہو۔ جیسے خدا۔ اللہ۔ البتہ اگر ایسے لفظ و نام سے قسم کھائے کہ جو اللہ کی ذات اقدس کے علاوہ بھی کسی پر بولا جاتا ہو لیکن اللہ کی ذات پر اتنا زیادہ بولا جاتا ہو کہ جب بھی وہ لفظ بولا جائے تو پہلے اس سے اللہ کی ذات اقدس سمجھ میں آئے جیسے خالق۔ رازق تو پھر ان جیسے لفظوں سے قسم کھانا بھی صحیح ہے۔ (۴) قسم کو زبان پر جاری کرے پس اگر کاغذ وغیرہ پہ لکھے یا دل میں اس کا خطور دے تو یہ قسم صحیح نہ ہوگی ہاں گونگا آدمی اشارہ کے ساتھ قسم کھا سکتا ہے اور اس کی ایسی قسم بھی صحیح ہوگی (۵) اس قسم پر عمل کرنا قسم کھانے والے کے لیے ممکن ہو اور اگر قسم کھانے کے وقت تو اس پر عمل کرنا ممکن ہو لیکن قسم کھا لینے کے بعد اس پر عمل کرنا ممکن نہ رہا ہو جب سے اس پر عمل کرنا ممکن نہیں رہا اسی دن سے اس کی قسم ختم ہو جائے گی۔ اسی طرح جب کسی نذر پر عمل کرنا اتنا دشوار ہو جائے کہ وہ قابل تحمل و برداشت نہ ہو تو بھی وہ نذر خود بخود ختم ہو جائے گی یعنی واجب العمل نہ ہوگی۔

مسئلہ ۲۶۸۰ اگر باپ بیٹے کو اور شوہر بیوی کو قسم کھانے سے منع کریں تو پھر بیٹے اور بیوی کی قسم صحیح نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۲۶۸۱ جب بیٹا باپ کی اور بیوی شوہر کی اجازت کے بغیر قسم کھالے تو باپ اور شوہر کو حق حاصل ہے کہ وہ ان کی قسم کو ختم کر دیں۔

مسئلہ ۲۶۸۲ جب انسان مجبوری یا بھول جانے کی وجہ سے قسم پر عمل کرے تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے یہی حکم ہے جب کوئی اسے مجبور کرے کہ وہ اپنی قسم پر عمل نہ کرے۔ اسی طرح اس وسواسی شخص کی قسم کہ جو کہتا ہے واللہ ابھی نماز میں مشغول ہوتا ہوں اور پھر وہ نماز میں اپنے وسواس کی وجہ سے مشغول نہیں ہو سکتا اگر اس کا وسواس اس حد تک پہنچ چکا ہو کہ وہ شخص بے اختیار اپنی قسم پر عمل نہ کر رہا ہو تو پھر اس پر بھی کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۶۸۳ سچی بات پر قسم کھانی مکروہ ہے اور جھوٹی بات پر قسم کھانی حرام اور بڑے گناہوں میں سے ایک گناہ ہے لیکن اپنے آپ کو یا کسی مسلمان کو کسی ظالم سے نجات دلانے کے لیے قسم کھا لینے میں کوئی حرج نہیں بلکہ کبھی تو ایسے حالات کے لیے قسم کھا لینا واجب ہو جاتا ہے اور اگر قسم کھانے کے وقت تو یہ کرنا ممکن ہو یعنی اس قسم کے

الفاظ لائے کہ جن کا ظاہر تو وہی ہو جو قسم لینے والا چاہتا ہے لیکن اس کے ایسے معنی بھی موجود ہوں کہ اگر وہ اس سے مراد لئے جائیں تو پھر جھوٹ نہیں بنے گا یا اس وقت ایسی نیت کرے کہ جس سے جھوٹ نہ بنتا ہو تو اس پر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ وہ توریت کرے مثلاً جب کوئی ظالم کسی کو قتل کرنا چاہتا ہے۔ اور آپ نے اسے اسی روز پانچ بجے دن دیکھا تھا۔ اور وہ ظالم تم سے پوچھے کہ فلاں شخص کو دیکھا ہے تو آپ فوراً کہیں کہ جناب میں نے اسے نہیں دیکھا اور آپ کی نیت اور قصد یہ ہو کہ پانچ بجے سے پہلے نہیں دیکھا تو یہ سچ بھی ہے اور مظلوم کو بچا بھی لیا گیا ہے اور اسی کو توریہ کہتے ہیں۔

کتاب وقف

مسئلہ ۲۶۸۴ جب کوئی شخص اپنی کسی چیز کو وقف کر دے تو وہ چیز اسکی ملکیت سے نکل جاتی ہے اور پھر وہ یا کوئی دوسرا نہ اس وقفی چیز کو بیچ سکتا ہے اور نہ ہی کسی کو بخش سکتا ہے۔ البتہ بعض جگہوں پہ وقف کا فروخت کرنا جائز ہے۔ اگر کسی کو کوئی ایسی جائیداد حکومت کیطرف سے یا کسی دوسرے انسان کی طرف سے دیجائے کہ جس کے متعلق مشہور ہے کہ وہ وقف ہے یا کسی دوسرے کا ملک ہے تو ایسا شخص وقف کو تو بالکل لے ہی نہیں سکتا اور دوسرے کے ملک کو تب لے سکتا ہے جبکہ مالک راضی ہو اور وہ مالک کسی جبر وغیرہ کے بغیر وہ اسکے ہاں اپنی مرضی سے خرید و فروخت کرے ورنہ وہ غاصب ہوگا اور جو اس زمین کا حاصل ہوگا۔ وہ اس زمین کے مالک ہوگا۔ اور خریدنے والے کو قیامت کے دن وہ سب کچھ دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۲۶۸۵ وقف کرنے کیلئے عربی زبان میں صیغے کا پڑھا جانا ضروری نہیں بلکہ اگر اپنی زبان میں مثلاً کہہ دے کہ میں نے اپنے گھر یا کسی دوسری چیز کو وقف کیا پھر خود ہی یا وہ انسان کہ جس کیلئے وہ گھر وقف کر رہا ہے یا اس کا وکیل اور ولی اسکے بعد کہہ دے۔ کہ میں نے یہ آپکا وقف قبول کیا تو یہی کافی ہے اور وہ گھر وقف ہو جائیگا۔ ہاں اگر کسی خاص انسانوں کیلئے وہ وقف نہ کر رہا ہو بلکہ عام لوگوں کے لئے جیسے سادات عظام یا غیر سادات یا فقراء یا مساکین یا مسجد یا مدرسہ دینی کیلئے وقف کر رہا ہو تو پھر اسکا قبول کرنا وقف میں ضروری نہیں بلکہ صرف جب کہہ دے کہ میں نے فلاں مجموعی کے لئے یہ وقف کیا تو وہ وقف ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۶۸۶ اگر کسی خاص چیز کو وقف کرنے کیلئے یقین کر لیا ہو اور ابھی صیغہ وقف نہ پڑھا کہ وقف کرنے سے پشیمان ہو جائے یا مر جائے تو پھر وہ وقف صحیح نہ ہوگا۔

مسئلہ ۲۶۸۷ جو شخص کسی مال کو وقف کر رہا ہے اس کی نیت قربت کی ہونی چاہیئے یعنی اللہ کی خوشنودی اور اطاعت کے لیئے وہ وقف کر رہا ہو اور اس کا یہ بھی قصد ہونا چاہیئے کہ یہ چیز صیغہ پڑھے جانے کے وقت سے ہمیشہ کے لئے وقف ہو گئی اور اگر مثلاً یہ کہے کہ یہ مال میرے مرنے کے بعد وقف ہو جائے چونکہ وہ مال صیغہ پڑھنے کے وقت سے اس کے مرنے کے وقت تک وقف نہیں ہوا ہے ۔لہذا وہ وقف صحیح نہ ہو گا اسی طرح اگر کہے کہ یہ مال دس سال تک وقف ہے اور اس کے بعد وقف نہ ہو یا یہ کہے کہ دس سال تک وقف ہو پھر پانچ سال وقف نہ ہو پھر اس کے بعد دوبارہ وقف ہو تو یہ سب وقف صحیح نہیں ہیں ۔

مسئلہ ۲۶۸۸ وقف جب صحیح ہو گا جبکہ وہ مال اس کے یا اس کے وکیل یا ولی کے قبضے میں دے دیا جائے کہ جس کے لیئے وقف کیا گیا ہے لہذا اگر کوئی شخص اپنی نابالغ اولاد کے لئے کچھ وقف کرے اور پھر اس مال کو اس نیت سے کہ یہ ان بچوں کا ملک ہو جائے حفاظت و نگاہ داری کرے ۔ تو ایسا وقف صحیح ہو گا ۔

مسئلہ ۲۶۸۹ جب مسجد کو وقف کرے تو ایک آدمی بھی اس میں نماز پڑھ لے گا تو وقف صحیح ہو جائے گا ۔

مسئلہ ۲۶۹۰ وقف کرنے والے کو بالغ عاقل ہونا چاہیئے اور اپنے قصد اور ارادہ سے وقف کرے اور جس مال کو وقف کرے اسے شرعاً اس میں تصرف کرنے کا حق حاصل ہو لہذا سفیہ انسان جو اپنے مال کو بیہودہ اور لغو کاموں میں خرچ کرتا ہے چونکہ ایسے انسان کو اپنے مال میں شرعاً تصرف کا حق حاصل نہیں اگر کوئی چیز وقف کرے گا تو وہ وقف صحیح نہ ہو گا ۔

مسئلہ ۲۶۹۱ اگر وقف ایسے لوگوں پر کرے جو ابھی دنیا میں نہیں آئے تو وہ وقف صحیح نہیں ہے البتہ اگر زندہ لوگوں پر وقف کرے اور ان کے بعد ایسے لوگوں کے لیے بھی جو ابھی دنیا میں نہیں آئے جیسے اپنے موجودہ اولاد پر وقف کرے اور ان کے بعد ان کی اولاد در اولاد پر کہ وہ بھی اس وقف سے فائدہ حاصل کریں تو پھر وقف صحیح ہے ۔

مسئلہ ۲۶۹۲ اگر کوئی چیز اپنے اوپر وقف کرے مثلاً کوئی زمین یا مکان وغیرہ وقف کرے کہ اس کے کرایہ وغیرہ کو اس کے مقبرہ پر اس کے مرنے کے بعد خرچ کیا جائے تو یہ وقف صحیح نہیں البتہ اگر کوئی چیز فقراء پر وقف کرے اور پھر وہ خود بھی فقیر ہو جائے تو اس وقت اس وقف سے خود بھی لے سکتا ہے ۔

مسئلہ ۲۶۹۳ اگر کوئی چیز وقف کرے اور اس وقف کا متولی بھی معین کر جائے تو پھر اس کے مطابق جیسے متولی بنا گیا ہے عمل کرنا پڑے گا اور اگر کوئی وقف کا متولی معین نہ کیا ہو پھر اگر وہ وقف ایسے خاص انسانوں کے لئے ہو جیسے اس کی اولاد جو بالغ ہیں تو پھر اس وقف کا اختیار انہیں خاص لوگوں کو ہے اور اگر وہ خاص اشخاص نابالغ ہوں تو پھر اس وقف کا اختیار ان نابالغوں کے ولی کو ہے اور اس وقف سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے حاکم شریعت سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۶۹۴ اگر کسی چیز کو وقف عام لوگوں کے لئے کرے جیسے فقراء یا سادات یا طلبہ دین یا اس وقف کی آمدنی کو کارِ خیر پہ خرچ کیا جاتا ہو اگر اس وقف کے لئے کوئی متولی معین نہ کر گیا ہو تو پھر اس کا متولی حاکم شریعت یعنی مجتہد ہے۔

مسئلہ ۲۶۹۵ اگر کسی چیز کو کسی خاص انسانوں کے لئے وقف اس طرح کہ ہر طبقہ دوسرے طبقہ کے بعد فائدہ حاصل کرے۔ مثلاً اولاد در اولاد پہ وقف کر جائے۔ اگر ایسے وقف کا متولی ان اشخاص کے فائدہ کیلئے اس چیز کو کرایہ پہ دے جائے اور خود مر جائے تو پھر وہ کرایہ باطل نہیں ہوگا۔ ہاں اگر ایسے وقف کا کوئی متولی نہ ہو اور ایک طبقہ نے اسے کرایہ پہ دے رکھا ہو اور وہ طبقہ ابھی کرایہ کی مدت باقی ہو کہ مر جائے تو پھر کرایہ باطل ہو جائے گا اگر اس کو کرایہ پہ لینے والا تمام مدت کا کرایہ دے چکا ہو تو وہ ان کے مرنے کے بعد کی مدت کی جو رقم بنتی ہے واپس لے لے گا۔ لیکن اگر دوسرا طبقہ پہلے طبقہ کے کرایہ کی اجازت دے دے تو پھر صحیح ہوگا۔ اور اجازت دینے والا اپنا حصہ لیگا اگرچہ احتیاطاً دوبارہ صیغہ پڑھ دیتے ہیں۔ محسن

مسئلہ ۲۶۹۶ اگر وقف خراب ہو جائے تو پھر بھی وہ وقف سے خارج نہیں ہوگا یعنی خراب بھی وقف ہی رہیگا

مسئلہ ۲۶۹۷ ایسی ملکیت کہ اس کا کچھ حصہ وقف ہوا اور کچھ وقف نہ ہوا اور ابھی تک ان کو تقسیم نہ کیا گیا ہو تو پھر اس وقف کا متولی یا حاکم شریعت اہل خبر کی رائے سے وقف کے حصے کو علیحدہ کر سکتے ہیں۔

مسئلہ ۲۶۹۸ اگر کسی وقف کا متولی وقف میں خیانت کرے اور اس کی آمدنی کو جو معین کی گئی ہے وہاں پر خرچ نہ کرے تو پھر حاکم شریعت اس متولی کو ہٹا کر کسی امین متولی کو معین کر سکتا ہے

مسئلہ ۲۶۹۹ جو فرش وغیرہ امام باڑہ یا مجالس سے لئے وقف کئے گئے ہوں۔ ان کو مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے نہیں لے جا سکتے اگرچہ وہ مسجد اس امام باڑہ کے قریب بھی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ ۲۷۰۰ جو چیز کسی خاص مسجد کی تعمیر کیلئے وقف کی گئی ہو اگر وہ مسجد کسی خاص تعمیر کی محتاج نہ ہو اور آئندہ بھی اتنی قریب مدت میں تعمیر کی طرف محتاج نہ ہو تو اس چیز کی آمدنی کو کسی دوسری مسجد کی تعمیر میں جبکہ وہ تعمیر کیطرف محتاج ہو خرچ کیا جا سکتا ہے

مسئلہ ۲۷۰۱ اگر کسی چیز کو مسجد کے لئے اسطرح وقف کرے کہ اس کی آمدنی کو کچھ تعمیر پر اور کچھ امام جماعت پر اور کچھ اذان دینے والے پر خرچ کیا جائے اگر تو ان مدوں کے لئے وقف کرنے والے نے کوئی خاص تقسیم کر دی ہو تو اسطرح خرچ کرنا ہوگا جسطرح وہ معین کر گیا ہو جبکہ انہیں سے ہر ایک کیلئے علم ہو یا گمان ہو کہ وہ یقین کر گیا ہے اور اگر اس کے متعلق یقین یا گمان نہ ہو تو پھر پہلے مسجد کی تعمیر پر اس کی آمدنی کو خرچ کیا جائے اور پھر جو رقم زیادہ ہو اسے امام جماعت اور اذان دینے والے پر مساوی تقسیم کر دیجائے لیکن بہتر یہی ہے کہ زیادہ آمدنی کو یہ دونوں حضرات آپس میں مصالحت کر کے لیں

کتاب وصیت

مسئلہ ۲۷۰۲ وصیت اسے کہتے ہیں کہ انسان اپنی زندگی میں سفارش کر جائے کہ اس کے مرنے کے بعد فلاں کام کیا جائے یا فلاں مال فلاں آدمی کو دیا جائے یا اپنی اولاد میں سے کسی کے لئے کوئی سرپرست و نگہبان معین کر جائے یا فلاں حقوق واجب اس کے ادا کئے جائیں جس شخص کو ان کاموں کے انجام دینے کی سفارش کر جائے۔ اسے عربی میں وصی کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲۷۰۳ جو شخص گونگا یا بات نہ کر سکتا ہو وہ اگر اشارے سے اپنے مقصود کو سمجھا دے تو بھی کافی ہے جو آدمی بول بھی سکتا ہو اگر وہ معمولی کاموں کے لئے اشارے سے اپنے مقصود کو سمجھا کر وصیت کر جائے تو بھی صحیح ہے البتہ بڑے کاموں کے لئے صرف اشارے سے وصیت کر دینا کافی نہ ہوگا۔ مثلاً وہ کسی کو کافی مال اپنے مرنے کے بعد دلوانا چاہے تو اسے زبان سے بول کر مطلب کو سمجھانا ہوگا۔

مسئلہ ۲۷۰۴ اگر ایسی تحریر کہ جس پر اس کے دستخط مہر موجود ہو اور اس سے یہ سمجھا جا رہا ہو کہ وہ وصیت کیلئے ہی یہ تحریر لکھا گیا ہے۔ تو پھر اس کے مطابق عمل کرنا ہوگا۔

مسئلہ ۲۷۰۵ وصیت کرنے والے کو بالغ عاقل ہونا چاہیئے اور وہ ارادے اور قصد بغیر جبر کے وصیت کرے

وصیت کرنے والے کو سفیہ بھی جو اپنے مال کو بے ہودہ و لغو کاموں میں خرچ کرتا ہے نہ ہونا چاہیے۔

مسئلہ ۲۷۰۶ - جس نے جان بوجھ کر اپنے آپ کو کوئی زخم لگایا ہو یا زہر کھالی ہو یعنی اس نے خودکشی کرلی ہو اور اسے ان چیزوں کی وجہ سے یقین یا گمان ہوچکا ہو کہ وہ زندہ نہیں رہ سکتا اگر وہ کسی کے لئے وصیت کرے کہ اتنا مال اس کو دے دیا جائے تو یہ وصیت صحیح نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۲۷۰۷ جب کوئی انسان کسی کے لئے وصیت کرجائے کہ اس کے مرنے کے بعد اسے اتنا مال دے دیا جائے تو وہ اس مال کا مالک تب ہوگا کہ وہ اس کے مرنے کے بعد بھی اس کی وصیت کو قبول کرلے اور اگر وہ صاحب مال کی زندگی میں اس کی وصیت کو قبول کرچکے تو پھر اس مال کا مالک نہیں ہوسکے گا۔

مسئلہ ۲۷۰۸ جب کوئی انسان اپنے آپ میں مرنے کے آثار دیکھ رہا ہو تو اسے لوگوں کی امانتیں جو اس کے پاس موجود ہیں فوراً واپس کردینی چاہئیں اور اگر کسی کا مقروض ہے اور قرض کی مدت بھی آچکی ہے تو فوراً اس کا قرض بھی ادا کردے اور اگر وہ اس وقت اس کے قرض ادا کرنے پر قادر نہیں رکھتا یا قرض ایسا ہو کہ ابھی اس کی ادائیگی کی مدت ختم نہ ہوئی ہو تو پھر اس پر ضروری ہے کہ اس کے متعلق وصیت کرے اور ایسی وصیت پر گواہ بھی بنائے ہاں اگر اس کا قرض دینا سب کو معلوم ہو تو پھر وصیت کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۲۷۰۹ جب کوئی شخص اپنے آپ میں مرنے کے آثار دیکھ رہا ہے اگر اس کی گردن پر خمس زکوٰۃ مظالم وغیرہ واجب ہوں تو اسے یہ چیزیں فوراً ادا کرنی چاہئیں اور اگر ان کو وہ فوراً ادا نہیں کرسکتا لیکن اس کے پاس مال موجود ہے یا اسے احتمال ہے کہ یہ چیزیں اس کی کوئی ادا کردے گا تو اسے ان چیزوں کے متعلق وصیت کرنی چاہیئے۔ اسی طرح اگر اس کی گردن پر حج ادا کرنا باقی ہو تو اس کے متعلق بھی وصیت کرنی چاہیئے۔

مسئلہ ۲۷۱۰ جب کوئی شخص اپنے آپ میں مرنے کے آثار دیکھ رہا ہو اور اس کی گردن پر نمازیں۔ روزے۔ قضا باقی ہوں تو اسے وصیت کرنی چاہیئے کہ وہ اسکے مال سے اجرت پر پڑھائی جائیں بلکہ اگر اس کے پاس اپنا مال تو موجود نہ ہو لیکن اسے احتمال ہے کہ کوئی شخص بغیر اجرت کے بھی اس کی نماز پڑھ دے گا۔ تو پھر بھی اسے ان کی وصیت کرنا واجب ہے اور اگر اس کی ایسی نمازیں روزے قضا باقی ہوں کہ جو اس کے بڑے لڑکے کو پڑھنی واجب ہونگی تو وہ اپنے لڑکے کو

ان کی اطلاع دے جائے یا وصیت کر جائے کہ اس کی طرف سے انہیں بجا لائے۔

مسئلہ ۲۷۱۱ جب کوئی شخص اپنے آپ میں مرنے کے آثار دیکھ رہا ہو اور اس کا مال کسی کے پاس موجود ہو یا کسی سے مال لینا ہو یا ایسی جگہ پوشیدہ رکھا ہوا ہو کہ اس کے وارثوں کو اس کے متعلق علم نہ ہو سکے گا اور ان کا وہ حق تلف وضائع ہو جائے گا تو اس پر ضروری ہے کہ وہ ان چیزوں کی اطلاع اپنے وارثوں کو دے جائے۔ اپنے بچوں کے لئے سرپرست معین کرنا مرنے والے پر ضروری نہیں ہے لیکن اگر اسے علم ہو کہ سرپرست کے بغیر ان کا مال ضائع ہو جائے گا یا وہ خود ضائع کر دیں گے تو پھر اسے ان کا سرپرست معین کر جانا چاہیئے۔

مسئلہ ۲۷۱۲ جس کو وصی قرار دے رہا ہے اسے مسلمان۔ بالغ۔ عاقل محل اطمینان و وثوق ہونا چاہیئے۔

مسئلہ ۲۷۱۳ اگر کوئی آدمی چند آدمیوں کو وصی معین کر جائے اور ہر ایک کو اجازت دے جائے کہ وہ کسی کام کے بجا لانے کے لئے خود تنہا مختار ہے تو پھر انہیں کسی کام کے انجام دینے کے لئے دوسروں سے اجازت لینی ضروری نہیں ہے اور اگر وہ اس قسم کی اجازت نہ دے جائے خواہ یہ کہہ جائے کہ سب مل کر اکٹھے کام کو انجام دیں یا کچھ بھی نہ کہہ جائے تو پھر انہیں ایک دوسرے سے مشورہ و رائے لے کر کسی کام کو انجام دینا ہوگا اور اگر وہ ایک دوسرے کے ساتھ مشورہ و رائے دینے کے لئے حاضر نہ ہوں تو انہیں حاکم شریعت اس پر مجبور کرے گا اور اگر وہ حاکم شریعت کی اطاعت نہ کریں تو پھر حاکم شریعت ان کی جگہ کسی دوسرے آدمیوں کو معین کر دے۔

مسئلہ ۲۷۱۴ جب کوئی آدمی وصیت کر کے اس سے پھر جائے مثلاً جب یہ کہہ دے کہ میرا تہائی مال فلاں کو دے دیا جائے لیکن چند دن کے بعد یا اس کے بعد یہ کہہ دے کہ ایسا نہ کیا جائے تو پھر وہ پہلی وصیت باطل ہو جائے گی۔ اور اگر اپنی وصیت میں کچھ تغیر کر دے مثلاً پہلے اپنے بچوں کے لئے کسی انسان کو سرپرست معین کر چکا ہو لیکن بعد میں کسی دوسرے کو معین کر دے تو پہلی وصیت باطل ہوگی۔ اس کی دوسری وصیت پر عمل کیا جائے گا۔

مسئلہ ۲۷۱۵ جب کوئی ایسا کام کرے کہ جس سے معلوم ہو جائے کہ وہ اپنی وصیت سے پھر گیا ہے مثلاً جب وصیت کر چکے کہ فلاں مکان فلاں شخص کو دے دینا پھر اسکے بعد اسی مکان کو فروخت کر دے گا یا کسی کو اس کے فروخت کرنے کا وکیل بنا دے تو پھر اس سے اس کی سابقہ وصیت باطل ہو جائے گی۔

مسئلہ ۲۷۱۶ جب وصیت کرے کہ فلاں چیز فلاں شخص کو دے دینا اس کے بعد پھر کہہ دے کہ اس چیز کا آدھا

فلاں شخص کو بھی دینا تھا اس چیز کو دو حصوں پر تقسیم کر کے ان دو فلاں آدمیوں کو ایک ایک حصہ دیا جائے گا۔

مسئلہ ۲۷۱۷ اگر کوئی انسان ایسی بیماری میں کہ جس میں وہ فوت ہو گیا ہو کسی کو کچھ مال بخش جائے یا وصیت کر جائے کہ فلاں مال اس کے مرنے کے بعد فلاں شخص یا جگہ پر خرچ کیا جائے تو پھر دیکھا جائے گا کہ اگر وہ دیا ہوا مال یا جیسے وصیت کر گیا ہے مجموعہ اس کے کل مال کی تہائی سے زیادہ نہ ہو یا زیادہ ہو لیکن اس کے سب وارث اسی طرح دینے پر راضی ہو جائیں تو پھر اسی طریقے پر عمل کیا جائے گا۔ کہ جیسے وہ کر گیا ہے اور اگر تمام مال اس کے کل مال کی تہائی سے زیادہ ہے اور اس کے وارث بھی اس طرح پر عمل کرنے پر راضی نہ ہوں جیسے وہ کہہ گیا ہے تو پھر وہ مال جو بخش گیا تھا۔ اس کے کل مال کی تہائی سے دیا جائے گا۔ اور اگر اس کے دینے کے بعد تہائی سے کچھ بچ گیا ہو تو وہ دوسرے شخص کو دے دیا جائیگا۔ کہ جس کے متعلق وہ وصیت کر گیا ہے یا اس جگہ پر خرچ کیا جائے گا کہ جہاں وہ کہہ گیا ہے۔

مسئلہ ۲۷۱۸ اگر کوئی شخص وصیت کر جائے کہ اس کے کل مال کا تہائی حصہ فروخت نہ کیا جائے بلکہ اس تہائی کی آمدنی کو فلاں جگہ مثلاً مدرسہ دینی وغیرہ پر خرچ کیا جائے تو پھر اس کی وصیت کے مطابق عمل کرنا پڑے گا۔

مسئلہ ۲۷۱۹ جب کوئی شخص ایسی بیماری میں کہ جس کی وجہ سے مر جائے یہ کہہ جائے کہ میں اتنی مقدار مال فلاں شخص کا مقروض ہوں اگر اس کے متعلق یہ اتہام موجود نہ ہو کہ وہ ایسی بات کرنے سے یہ چاہتا ہے کہ اس کے وارثوں کو ضرر اور نقصان پہنچے تو پھر اس کا یہ قرض اس کے اصل سے نکال کر اس شخص کو دیا جائے گا۔ اور باقی بچے ہوئے مال کو وارثوں میں تقسیم کیا جائے گا اور اگر اس کے متعلق ایسی تہمت و گمان موجود ہو تو پھر اس کا قرض اس کے کل مال کی تہائی سے ادا کیا جائے گا۔

مسئلہ ۲۷۲۰ جس شخص کے لئے یہ وصیت کی جا رہی ہو کہ اسے کچھ مال دیا جائے تو اس کا وصیت کے وقت دنیا میں موجود ہونا ضروری ہے لہٰذا اگر یوں وصیت کر جائے کہ وہ بچہ کہ جو فلاں عورت سے ممکن ہے کہ وہ حاملہ ہو اور اسے بچہ ہو اس کو اتنی مقدار مال کی دی جائے تو پھر یہ وصیت باطل ہے۔ ہاں اگر ایسی حاملہ عورت کے بچے کے واسطے کہ جس میں ابھی روح داخل نہ ہو کسی چیز کی وصیت کر جائے تو پھر یہ وصیت صحیح ہے پس اگر اس عورت کا بچہ زندہ دنیا میں آئے تو اسے وہ مال دے دیا جائے کہ جس کی وہ وصیت کر گیا تھا اور اگر وہ بچہ مرا ہوا پیدا ہو تو پھر وہ وصیت باطل ہو جائے گی اور وہ مال جو کہ بچے کے لئے وصیت کر گیا تھا اس وصیت کرنے والے کے وارثوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

مسئلہ ۲۷۲۱ جب کسی شخص کو معلوم ہو جائے کہ اسے کوئی شخص اپنا وصی قرار دے چکا ہے اگر تو وہ اس کی زندگی میں اسے اطلاع دے دے کہ وہ اس کا وصی بننے کے لئے حاضر نہیں تو پھر اس پر اس کے مرنے کے بعد اس کی وصیتوں پر عمل درآمد کرنا ضروری نہیں ہوگا لیکن اگر وہ اس کی زندگی میں یہ اطلاع نہ دے یا اسے اس کی زندگی میں یہ بھی معلوم نہ ہو سکا ہو کہ اسے وصی بنایا گیا ہے تو پھر اس پر اس کی وصیتوں کو عمل درآمد کرنا ضروری ہوگا۔ جبکہ اس کے لئے کسی خاص مشقت و زحمت کا سبب نہ بنیں۔ اسی طرح جب وصی کو ایسے وقت میں اس کے وصی بنائے جا چکنے کی اطلاع ہوئی ہو کہ اس کے وصی بنا جانے والے کو شدت مرض کی وجہ سے کسی دوسرے کو وصی نہ بنا سکتا ہو تو پھر بھی اسے وصیت کو قبول کر لینا چاہیے اور اس کی وصیتوں کو عملی جامہ پہنانا چاہئیے۔

مسئلہ ۲۷۲۲ جو شخص کسی کو وصی کر کے مر چکا ہو تو وہ وصی کسی دوسرے کو ان کاموں کے بجالانے کیلئے معین کر دینا چاہیے تو وہ ایسا نہیں کر سکتا ہاں اگر اسے علم ہو کہ اس کو وصی قرار دینے والی کی غرض اس کا خود کام کرنا بذاتہ مقصود نہ تھا بلکہ اس کی غرض ایسے کاموں کا انجام پا لینا تھا تو پھر وہ وصی اپنی طرف سے کسی کو وکیل کر کے ان کاموں کو عملی جامہ پہنوا سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۷۲۳ جب کوئی شخص دو آدمیوں کو اپنا وصی مقرر کر گیا ہو اگر ان میں سے ایک مر جائے یا دیوانہ یا کافر ہو جائے تو پھر حاکم شریعت کو اس کی جگہ پر کسی دوسرے آدمی کو معین کرنا ہوگا اور اگر وہ دونوں مر جائیں یا دیوانے یا کافر ہو جائیں تو پھر حاکم شرع وہ اور آدمیوں کو ان کی جگہ معین کرے گا ہاں اگر ان میں سے ایک آدمی اس کی وصیت پر عمل کر سکتا ہو تو پھر دوسرے کی جگہ پر کوئی آدمی معین کرنا ضروری نہ ہوگا۔

مسئلہ ۲۷۲۴ جب کوئی وصی تنہا ان کاموں کو انجام نہ دے سکتا ہو کہ جن کے لئے اسے وصی مقرر کیا گیا ہے تو پھر حاکم شرع اس کی مدد کے لئے کوئی دوسرا آدمی معین کر دے۔

مسئلہ ۲۷۲۵ اگر مال کی کچھ تعداد یا سارا مال وصی کے ہاتھوں تلف ہو جائے اگر تو اس وصی نے اس مال کی حفاظت وغیرہ میں زیادتی یا کوتاہی برتی ہو مثلاً وہ کہہ گیا تھا کہ یہ مال فلاں شہر کے طلبہ دینی کو دیا جائے اور وصی اسے دوسرے شہر میں لے گیا ہو اور پھر وہ مال راستہ میں تلف ہو جائے تو پھر وہ وصی اس مال کا ضامن ہوگا کہ وہ اپنی جیب سے اسے ادا کرے اور اگر اس نے زیادتی یا کوتاہی نہ برتی ہو تو پھر وہ اس مال کا ضامن نہ ہوگا۔

مسئلہ ۲۷۲۶ جب کسی آدمی کو وصی معین کر جائے اور یہ بھی کہہ جائے کہ اگر وہ وصی مر جائے تو پھر فلاں شخص وصی

ہوگا تو پھر جب پہلا وصی مر جائے تو اس وقت دوسرے وصی کو وہ سب کام کرنے ہوں گے۔

مسئلہ ۲۷۲۷ - جب حج مرنے والے پر واجب ہو چکا ہو اور وہ اسے ادا نہ کر گیا ہو اور قرض اور حقوق مالیہ جیسے خمس۔ زکوٰۃ مظالم جب واجب ہوں اور وہ انہیں بھی ادا نہ کر گیا ہو تو ان سب چیزوں کو مرنے والے کے اصل کل مال سے پہلے ادا کیا جانا واجب ہے اگرچہ مرنے والا ان کے متعلق وصیت بھی نہ کر گیا ہو۔

مسئلہ ۲۷۲۸ - جب مرنے والا کا مال حج۔ قرض۔ خمس و زکوٰۃ و مظالم کے ادا کر چکنے کے بعد کچھ زیادہ بچ جائے اگر تو وہ کسی چیز کی وصیت کر گیا ہو تو اس بچے ہوئے مال کی تہائی سے اس کی وصیت کو انجام دیا جائے گا اور اگر وہ وصیت نہ کر گیا ہو تو پھر یہ سب مال وارثوں کا ہوگا۔

مسئلہ ۲۷۲۹ - جب مرنے والا اپنے مال کے لئے کوئی مصرف معین کر گیا ہو اور وہ مصرف اس کی تہائی مال سے زیادہ ہو تو اس کی وصیت تہائی سے زیادہ میں تب صحیح ہوگی جب کہ اس کے وارث زبان یا ایسے کام سے کہ جس سے ان کی وصیت کے عملی ہونے کی ان حضرات سے اجازت ظاہر ہوتی ہے ورنہ صرف ان کا راضی ہونا کافی نہ ہوگا بلکہ کسی بات یا عمل سے ان کی اجازت حاصل کرنی چاہیئے۔ اور اگر مرنے والے کے کافی مدت بعد بھی اس وصیت کی اجازت دے دیں تو بھی صحیح ہے

مسئلہ ۲۷۳۰ - جب وہ مصرف کہ جس کو مرنے والا اپنے مال کا معین کر گیا ہو اور وہ اس کی کل تہائی مال سے زیادہ ہو لیکن اس کے وارث اس کی زندگی میں اس زیادتی کی اجازت دے دیں کہ وہاں پر وہ مال خرچ کر دیا جائے تو پھر اس کے وارث اس کے مرنے کے بعد اس اجازت سے نہیں لوٹ سکتے۔

مسئلہ ۲۷۳۱ - اگر کوئی وصیت کر جائے کہ اس کے مال کی تہائی سے اس کا خمس۔ زکوٰۃ۔ قرض ادا کیا جائے۔ اور اس کی قضا نمازوں کے لئے اجرت پر مزدور اور کچھ مستحب کام مثل فقراء کو کھانا کھلانا وغیرہ کئے بھی اسی سے دیئے جائیں تو اس وقت سب سے پہلے اس تہائی مال سے اس کا قرض اور خمس و زکوٰۃ ادا کئے جانے چاہیئے۔ اگر کچھ بچ جائے تو پھر اس کی نمازوں اور روزوں کو اجرت پر ادا کرایا جائے اور اگر پھر بھی کچھ بچ رہے تو پھر باقی مستحب کاموں پر کہ جسے معین کر گیا ہے خرچ کیا جائے اور اگر اس کے تہائی مال سے صرف اس کے حقوق مال جیسے قرض خمس و زکوٰۃ ادا کئے جا سکتے ہوں اور اس کے وارث بھی راضی نہ ہوں کہ دوسری چیزوں کو اس کے دوسرے مال سے جو تہائی کے علاوہ ہے ادا کیا جائے تو پھر صرف اس کے حقوق مالیہ ادا کئے جائیں گے اور اس کی وصیت نماز روزہ

اور دوسرے مستحبی کاموں کے لئے باطل ہو جائے گی۔

مسئلہ ۲۷۳۲ ۔ اگر کوئی یہ وصیت کر جائے کہ اس کا قرض، خمس، زکوٰۃ اور نمازیں اور روزے اور چند ایک مستحبی کاموں کو ادا کرایا جائے۔ لیکن یہ وصیت نہ کر گیا ہو کہ یہ چیزیں اس کے تہائی مال سے ادا کرائی جائیں تو اس وقت اس کے حقوق میت جیسے قرض، خمس و زکوٰۃ کو اس کے اصل مال سے ادا کیا جائے گا اگر اس کے بعد کچھ مال اس کا بچ گیا تو اس بچے ہوئے مال کا تہائی اس کی نمازوں روزوں اور وہ مستحبی کام کہ جسے معین کر گیا ہے پر خرچ کیا جائے گا۔ اور اگر اس بچے ہوئے مال کا تہائی ان سب کاموں کے لئے پورا نہ ہو سکتا ہو پھر اگر تو اس کے وارث ان سب کاموں کے کرنے کی اجازت دے دیں تو پھر ان سب کو اس کے باقی مال سے ادا کیا جائے گا اور اگر اس کے وارث بچے ہوئے مال کی تہائی کے علاوہ سے کسی مقدار کی اجازت نہ دیں تو پھر اس وقت صرف اس کے نماز اور روزے ادا کرائے جائیں اور اگر ان سے کچھ بچ رہا تو اسے دوسرے مستحب کاموں پر خرچ کیا جائے گا۔

مسئلہ ۲۷۳۳ ۔ جب کوئی شخص ادعا کرے کہ فلاں مرنے والا میرے لئے اتنے مبلغ کی وصیت کر گیا ہے اگر تو اس کے اس کہنے کے دو عادل مرد یا ایک عادل مرد اور اس کی قسم کھا لینا یا ایک عادل مرد اور دو عادل عورتیں یا چار عادل عورتیں گواہی دے دیں تو پھر اسے وہ مال دیا جائے گا جس کا وہ دعویٰ کر رہا ہے۔ اور اگر اس کے دعویٰ کی صرف ایک عادل عورت تصدیق کرے تو پھر اسے چوتھائی اس مال کا کہ جس کا وہ دعویٰ کر رہا ہے دیا جانا چاہیئے۔ اور اگر صرف دو عادل عورتیں اس کی گواہی دیں تو اسے نصف اور اگر تین عادل عورتیں گواہی دیں تو تین حصہ اس مال کا کہ جس کا وہ دعویٰ کر رہا ہے دیا جانا چاہیئے۔ اگر دو ایسے کافر ذمی جو اپنے مذہب میں عادل ہوں اس کے دعویٰ پر گواہی دے دیں اور صورت بھی ایسی ہو کہ مرنے والا مجبور تھا کہ وہ وصیت کرے اور اس کے پاس کوئی مرد اور عورت عادل موجود نہ تھے۔ تو پھر بھی ایسے گواہی کی بنا پر اسے وہ مال دے دیا جائے گا کہ جس کا وہ مطالبہ کر رہا ہے۔

مسئلہ ۲۷۳۴ ۔ جب کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ مجھے مرنے والا اپنا وصی کر گیا ہے کہ میں اس کے مال کو فلاں جگہ خرچ کروں یا وہ مجھے اپنے بچوں کا سرپرست معین کر گیا ہے تو اس کے اس دعویٰ کو تب قبول کیا جائے گا جبکہ

اس کے اس دعویٰ کی دو عادل مرد گواہی دے دیں۔

مسئلہ ۲۷۳۵۔ اگر کوئی شخص کسی کے لئے کچھ مقدار مال وغیرہ کی وصیت کر جائے اور قبل اس کے کہ وہ شخص کہ جس کے لئے وہ وصیت کر گیا تھا۔ اس وصیت کو قبول کرے یا رد کرے مر جائے تو اس مرنے والے کے ورثاء اگر اس وصیت کو رد نہ کر دیں تو وہ اس مال کو لے سکتے ہیں لیکن یہ تب ہوگا جبکہ خود وصیت کرنے والا اپنا وصیت سے وصیت کر چکنے کے بعد پھر نہ گیا ہو اور اگر وہ اپنی وصیت سے پھر گیا ہو تو پھر انہیں اس مال کا کوئی حق نہ ہوگا۔

(ضروری بات) آپ نے مال اسی دنیا پر چھوڑ جانا ہے آپ کی آخری زندگی کے لئے وہی مال کارآمد ہے جو اس کے مرنے کے بعد اچھے کاموں میں خرچ ہوتا رہے۔ آپ کو اپنے مال کی تہائی کی ایسے امور میں وصیت کرنی چاہیئے کہ جو دین میں بہت اہمیت رکھتے ہوں۔ صحیح مشورہ یہ ہے کہ آپ اپنے مال کو علم دین آل محمد کی ترقی کے لئے وصیت کر جائیں اور اچھے دینی مدارس کے لئے کوئی جائداد دے جائیں ان دینی اداروں میں سے ایک بالکل خالص دینی درسگاہ جو آپ کے امام صاحب الامر کے نام نامی پر ہے اور جس کا نام جامع المنتظر رجسٹرڈ واقع وسن پورہ لاہور ہے اس کے لئے کوئی جائداد دے جائیں جب تک یہاں علوم دین پڑھائے جائیں گے آپ کے نامہ عمل میں ہمیشہ کیلئے ثواب لکھا جائے گا۔ خداوند عالم آپ کو توفیق دے۔

کتاب ارث

ارث کے احکام

مسئلہ ۲۷۳۶۔ جو لوگ کسی کی رشتہ داری کی وجہ سے ارث لیتے ہیں تین گروہ ہیں۔ پہلا گروہ باپ ماں اور مرنے والے کی اولاد اور اگر مرنے والے کی اولاد نہ ہو تو پھر اس کی اولاد کی اولاد کو اس کا ارث دیا جائے گا اسی طرح نیچے کی طرف اس کی اولاد میں سلسلہ چلے گا لیکن جب تک میت کا زیادہ قریبی ان میں سے موجود ہوگا اس سے نچلے والی اولاد کو نہیں ملے گا۔ اور جب تک اسی پہلے گروہ میں سے ایک آدمی بھی موجود ہوگا دوسرے گروہ والوں

کو ارث نہیں ملے گا۔ دوسرا گروہ دادا۔ دادی۔ بہن بھائی۔ اور اگر مرنے والے کا بھائی یا بہن نہ ہو۔ تو پھر اس کے بھائی اور بہن کی اولاد در اولاد میں اس کا ارث چلتا رہے گا لیکن جب تک ان میں سے میت کی طرف زیادہ قریب موجود ہو گا ان میں سے پچھلے والوں کو اس کا ارث نہیں ملے گا۔ اور جب تک اس دوسرے گروہ میں سے ایک آدمی بھی موجود ہو گا اگرچہ وہ کتنا ہی دور کا ہو تب تک ارث تیسرے گروہ کی طرف نہیں جا سکے گا۔

تیسرا گروہ چچا۔ پھوپھی، ماموں۔ خالہ اور ان کی اولاد لیکن جب تک چچا۔ پھوپھی۔ ماموں، خالہ میں سے کوئی ایک بھی موجود ہو، تب تک ان کی اولاد میں سے کسی ایک کو بھی مرنے والا کا ارث نہیں ملے گا لیکن اگر مرنے والے کا صرف باپ کی طرف سے چچا موجود ہو اور ایک ایسے چچا کا لڑکا موجود ہو کہ جو مرنے والے کا پدری اور مادری دونوں کی طرف سے چچا بنتا ہے تو اس وقت اس کا ارث اس کے ایسے چچا زاد کو ملے گا اور خود پدری چچا کو ارث نہیں ملے گا۔

مسئلہ ۲۷۷۷ ۔ اگر کسی مرنے والے کا چچا۔ پھوپھی۔ ماموں۔ خالہ میں سے کوئی بھی موجود نہ ہو۔ اور ان سب کی اولاد میں سے بھی کوئی موجود نہ ہو اور ان کی اولاد کی اولاد در اولاد در اولاد بھی موجود نہ ہوں تو اس وقت اس کا ارث اس کے باپ اور ماں کے چچے یا ان کی پھوپھی یا ان کے خالہ کو ملے گا اور اگر اس کے ماں اور باپ کے یہ رشتہ دار بھی موجود نہ ہوں تو پھر اس کے ماں باپ کے ان رشتہ داروں کی اولاد در اولاد کو ارث ملے گا اور اگر ان کی اولاد در اولاد بھی موجود نہ ہو تو پھر اس مرنے والے کے دادا اور دادی کے چچے اور پھوپھی اور ماموں اور خالہ کو ارث ملے گا اور اسی طرح ان کی اولاد در اولاد میں ارث چلے گا جبکہ وہ خود نہ ہوں گے

مسئلہ ۲۷۷۸ ۔ بیوی اور شوہر ایک دوسرے کا ارث اس تفصیل سے جو بعد میں ذکر ہو گی لیں گے۔

پہلے گروہ کے ارث کے احکام

مسئلہ ۲۷۷۹ ۔ اگر کسی مرنے والے کا وارث صرف ایک آدمی پہلے گروہ سے موجود ہو جیسا اس کی ماں یا باپ یا صرف ایک لڑکا یا ایک لڑکی تو اس وقت اس کا سارا مال اسی ایک آدمی کو ملے گا اور اگر پہلے گروہ سے صرف کئی ایک لڑکے موجود ہوں یا صرف اس کی کئی ایک لڑکیاں موجود ہوں تو بھی اس کا سارا مال انہیں چند ایک کو مساوی دے دیا جائے گا اور اگر فقط اس کا ایک لڑکا اور ایک لڑکی موجود ہو تو پھر اس کے مال کو تین حصوں میں

میں تقسیم کر کے دو حصے لڑکے کو اور ایک حصہ لڑکی کو دیا جائے گا اور اگر اس کے کئی ایک لڑکے اور کئی ایک لڑکیاں موجود ہوں تو پھر اس کے مال کو اس طرح تقسیم کیا جائے کہ ہر ایک لڑکے کو ہر ایک لڑکی سے دوگنا حصہ ملے۔

مسئلہ ۲۷۴۰۔ اگر کسی مرنے والے کے وارث صرف اس کے ماں اور باپ ہوں تو اس کے مال کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا دو حصے اس کے باپ کو اور ایک حصہ اس کی ماں کو دیا جائے گا۔ لیکن اگر اس صورت میں مرنے والے کے دو بھائی یا چار بہنیں یا ایک بھائی اور دو بہنیں پدری بھی موجود ہوں یعنی ان کے باپ اور مرنے والا کا باپ ایک ہو خواہ ان کی ماں بھی ایک ہو یا نہ ہو اس وقت ان کو تو اس کے ماں اور باپ کے موجود ہونے کی وجہ سے ارث نہیں ملے گا لیکن ان کا وجود ماں کے لئے تیسرا حصہ لینے سے مانع ہو گا۔ اس وقت ماں کو اس کے مال کا چھٹا حصہ ملے گا اور باقی پانچ حصہ باپ کو دیئے جائیں گے۔

مسئلہ ۲۷۴۱۔ اگر مرنے والے کے وارث اس کی ماں اور باپ اور ایک لڑکی ہو اور پھر مرنے والے کے دو بھائی یا چار بہنیں یا ایک بھائی اور دو بہنیں پدری بھی نہ ہوں تو اس صورت میں اس مرنے والے کا مال پانچ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ ایک حصہ ماں کو اور ایک حصہ باپ کو اور تین حصے اس کی لڑکی کو دئے جائیں گے۔ اور اگر اسی صورت میں مرنے والے کے دو بھائی یا چار بہنیں یا ایک بھائی اور دو بہنیں سب پدری موجود ہوں تو پھر اس کے مال کو چھ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا ایک حصہ ماں کو اور ایک حصہ باپ کو اور تین حصے اس کی لڑکی کو دیئے جائیں گے اور جو ایک حصہ بچ رہے گا اسے پھر چار حصوں میں تقسیم کر کے اس کا ایک حصہ باپ کو اور باقی تین حصے پھر لڑکی کو دیئے جائیں گے۔ مثلاً اگر مرنے والے کے صرف چوبیس روپیہ ہوں تو پندرہ روپیہ لڑکی کو اور پانچ روپیہ باپ کو اور چار روپیہ ماں کو دیئے جائیں گے۔

مسئلہ ۲۷۴۲۔ اگر مرنے والے کا صرف باپ اور ماں اور ایک لڑکا ہو۔ تو اس کے مال کو چھ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا ایک حصہ ماں اور ایک حصہ باپ اور چار حصے لڑکے کو دیئے جائیں گے۔ اور اگر صرف کئی ایک لڑکے یا کئی ایک لڑکیاں بھی ان کی موجود ہوں تو پھر ان چار حصوں کو لڑکوں میں یا لڑکیوں میں مساوی تقسیم کر دیا جائے گا اور اگر لڑکے اور لڑکیاں بھی دونوں موجود ہوں تو پھر ان چار حصوں کو وہ آپس میں اس طرح تقسیم کریں کہ ہر لڑکے کو ہر لڑکی سے دوگنا ملے۔

مسئلہ ۲۷۴۳۔ اگر مرنے والا کا فقط باپ اور ایک لڑکا ہو یا فقط ماں اور ایک لڑکا ہو تو پھر اس کے مال کو چھ حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ ماں یا باپ کو دے دیا جائے اور باقی پانچ حصوں کو لڑکے یا لڑکیوں کو دے دیا جائے گا۔

مسئلہ ۲۷۴۴ - اگر مرنے والے کا فقط باپ اور لڑکی اور لڑکا ہی ہو یا فقط ماں اور لڑکی اور لڑکا موجود ہو تو پھر اس کے مال کو چھ حصوں پر تقسیم کر کے ایک حصہ ماں یا باپ کو دے دیا جائے اور باقی پانچ حصوں کو وہ لڑکی اور لڑکا اس طرح تقسیم کریں کہ ہر لڑکے کو ہر لڑکی سے دوگنا ملے۔

مسئلہ ۲۷۴۵ - اگر مرنے والے کا وارث فقط باپ اور ایک لڑکی یا فقط ماں اور ایک لڑکی موجود ہو تو پھر اس کے مال کو چار حصوں پر تقسیم کیا جائے ایک حصہ ماں یا باپ کو دے دیا جائے اور باقی تین حصے اس کی لڑکی کو دیئے جائیں۔

مسئلہ ۲۷۴۶ - اگر مرنے والے کا وارث فقط باپ اور اس کی چند لڑکیاں یا فقط ماں اور اس کی چند لڑکیاں موجود ہوں تو پھر اس کے مال کو پانچ حصوں پر تقسیم کیا جائے ایک حصہ ماں یا باپ کو دیا جائے اور باقی چار حصے ان لڑکیوں میں مساوی تقسیم کر دیئے جائیں۔

مسئلہ ۲۷۴۷ - اگر مرنے والی کی اولاد نہ ہو تو پھر اس کے لڑکے کی اولاد یعنی اگرچہ وہ لڑکی ہی کیوں نہ ہو اپنے باپ کا حصہ لے گی اور مرنے والے کی لڑکی کی اولاد اگرچہ وہ لڑکا ہی کیوں نہ ہو اسے اپنی ماں کا حصہ جو شرعاً بنتا ہے دیا جائے گا یعنی اولاد در اولاد اپنے ماں اور باپ کے قائم کیئے جائیں گے خواہ وہ مذکر ہوں یا مؤنث۔ مثلاً مرنے والے کے لڑکے کی ایک لڑکی موجود ہے اور مرنے والے کی لڑکی کا ایک لڑکا موجود ہے تو اس کے مال کو تین حصوں پر تقسیم کیا جائے گا دو حصے اس کے لڑکے کی لڑکی کو دیئے جائیں گے اور ایک حصہ اس کے لڑکی کے لڑکے کو دیا جائے گا۔

دوسرے گروہ کے ارث کے احکام

مسئلہ ۲۷۴۸ - دوسرا گروہ جو رشتہ داری کی وجہ سے مرنے والے سے ارث لیتے ہیں اس کا دادا اور دادی اور بھائی بہن ہیں اور اگر اس کے بھائی اور بہن نہ ہوں تو پھر ان کی اولاد ان کے قائم مقام ہو گی اور اس کا ارث اس کے بھائی اور بہن کی اولاد کو دیا جائے گا

مسئلہ ۲۷۴۹ - اگر کسی مرنے والے کا وارث صرف اس کا ایک بھائی یا صرف ایک بہن ہو تو اس کا سارا مال انہی کو دے دیا جائے گا اور اگر اس کے صرف کئی ایک بھائی ماں باپ دونوں کی طرف سے یا صرف کئی ایک بہنیں ایسی موجود ہوں تو پھر اس کا مال انہیں مساوی تقسیم کر دیا جائے گا۔ اور اگر اس کے سگے بھائی اور بہنیں دونوں موجود ہوں تو پھر

اس کے مال کو اس طرح تقسیم کیا جائے کہ ہر بھائی کو ہر بہن سے دوگنا حصہ دیا جائے مثلاً اگر اس کے دو بھائی اور ایک بہن موجود ہو تو اس کے مال کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ ایک حصہ بہن اور دو حصہ ایک بھائی اور دو حصہ دوسرے بھائی کو دیئے جائیں گے۔

مسئلہ ۲۷۵۰۔ اگر کسی مرنے والے کے اس کے ماں باپ کی طرف سے بھائی بہن بھی موجود ہوں اور صرف باپ کی طرف سے بھائی بہن بھی موجود ہوں یعنی مرنے والے کی ماں اور ان کی ماں علیحدہ علیحدہ ہو باپ ایک ہو تو اس صورت میں اس کا ارث اس کے سگے بھائی بہن کو ملے گا اور اس کے صرف باپ کی طرف سے بھائی بہن کو کچھ نہیں دیا جائیگا لیکن اگر کسی کے سگے بھائی بہن موجود نہ ہوں بلکہ اس کا باپ کی طرف صرف بھائی یا صرف بہن موجود ہو تو پھر اس کا سارا مال اسی قسم کے بھائی یا بہن کو دیا جائے گا اور اگر باپ کی طرف سے کئی بھائی یا کئی بہنیں موجود ہوں تو پھر اس کا سارا مال انہیں میں مساوی تقسیم کر دیا جائے گا جو موجود ہیں اور اگر باپ کی طرف سے بھائی بھی اور بہن بھی موجود ہوں تو پھر اس کا مال ان میں اس طرح تقسیم کیا جائے گا۔ کہ ہر بھائی کو ہر بہن سے دوگنا حصہ ملے۔

مسئلہ ۲۷۵۱۔ اگر کسی مرنے والے کا صرف ماں کی طرف سے ایک بھائی یا صرف ایک بہن موجود ہو تو پھر اس کا سارا مال اسی کو دیا جائے گا جو موجود ہے اور اگر اس کے فقط ماں کی طرف سے کئی ایک بھائی یا کئی ایک بہنیں یا کئی بھائی اور بہنیں دونوں موجود ہوں تو پھر اس صورت میں اس کا مال ان میں مساوی تقسیم کر دیا جائے گا یہاں پر مرد کو ہر عورت سے دوگنا حصہ دینا لازمی نہیں۔

مسئلہ ۲۷۵۲۔ اگر کسی مرنے والے کا ماں باپ دونوں کی طرف سے بھائی بہن موجود ہوں اور ایک بھائی یا ایک بہن اس کا صرف ماں کی طرف سے بھی موجود ہو اور اس کے بھائی اور بہن صرف باپ کی طرف سے بھی موجود ہوں تو اس وقت ان بھائیوں اور بہنوں کو جو اس کے صرف باپ کی طرف سے بھائی بہن ہیں اس کا ارث نہیں دیا جائے گا لیکن اس صورت میں اس کے مال کو چھ حصوں پر تقسیم کیا جائے گا اس میں سے ایک حصہ اس کے بھائی یا بہن جو صرف ماں کی طرف سے بنتے ہیں۔ دیا جائے گا۔ اور باقی پانچ حصوں کو اس کے سگے بھائیوں اور بہنوں میں اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ ہر بھائی کو ہر بہن سے دوگنا حصہ ملے۔

مسئلہ ۲۷۵۳۔ اگر کسی مرنے والے کے سگے بھائی اور بہنیں بھی موجود ہوں اور اس کے فقط ماں کی طرف سے بھی بھائی اور بہنیں موجود ہوں تو اس صورت میں وہ بھائی اور بہنیں جو فقط باپ کی طرف سے ہیں انہیں اس کا

ارث نہیں ملے گا۔ لیکن اس کے مال کو اس صورت میں تین حصوں پر تقسیم کیا جائے ایک حصہ اس کے فقط ماں کی طرف سے بھائی اور بہنوں میں برابر تقسیم کر دیا جائے اور باقی دو حصوں کو اس کے سگے بھائی اور بہنوں میں اس طرح تقسیم کیا جائے کہ ہر سگے بھائی کو ہر سگی بہن سے دو گنا حصہ ملے۔

مسئلہ ۲۷۵۴۔ اگر کسی مرنے والے کے صرف باپ کی طرف سے بھائی اور بہنیں موجود ہوں اور ایک بھائی یا بہن صرف ماں کی طرف سے بھی موجود ہو تو اس وقت اس کے مال کو چھ حصوں پر تقسیم کیا جائے اس میں سے ایک حصہ کو ایک بہن یا بھائی جو صرف ماں کی طرف سے ہے اسے دیا جائے اور باقی پانچ حصوں کو اس کے باپ کی طرف سے بھائی اور بہنوں میں اس طرح تقسیم کر دیا جائے کہ ہر بھائی کو ہر بہن سے دو گنا حصہ ملے۔

مسئلہ ۲۷۵۵۔ اگر کسی مرنے والے کے باپ کی طرف سے بھائی اور بہنیں موجود ہوں اور اس کی ماں کی طرف سے بھی چند ایک بھائی اور بہنیں موجود ہوں تو پھر اس کا مال تین حصوں پر تقسیم کیا جائے ایک حصہ اس کی ماں کی طرف سے بھائی اور بہنوں میں مساوی تقسیم کر دیا جائے اور باقی دو حصوں کو اس کے باپ کی طرف سے بھائی اور بہنوں میں اس طرح تقسیم کیا جائے کہ ہر بھائی کو ہر بہن سے دو گنا ملے۔

مسئلہ ۲۷۵۶۔ اگر کسی مرنے والے کے وارث فقط بھائی اور بہن اور اس کی بیوی ہو تو اس کی بیوی کو تو وہی ارث ملے گا جس کی تفصیل صفحہ ۵۴۹ میں آئے گی۔ اور اس کے بھائی اور بہن کو ویسے مال دیا جائے جیسا کہ ہم پہلے مسئلوں میں بیان کر آئے ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی عورت مر جائے اور اس کا وارث اس کا شوہر اور اس کا بھائی اور بہن ہوں تو اس کا شوہر تمام اس کا آدھا مال ارث میں لے لیگا اور باقی مال کو اس کے بھائی اور بہن کو ویسے دیا جائے جس کی تفصیل بیان ہو چکی ہے لیکن جب شوہر یا بیوی ارث لیں گے تو مرنے والے کے فقط ماں کی طرف سے بھائی اور بہن کے حصے سے کچھ کم نہ ہوگا۔ بلکہ جب بھی کمی واقع ہوگی وہ مرنے والے کے سگے بھائی اور بہن یا فقط باپ کی طرف سے بھائی اور بہن کے حصے میں ہوگی۔ مثلاً کسی مرنے والی کا وارث اس کا شوہر اور اس کے سگے بھائی اور بہنیں اور اس کے فقط ماں کی طرف سے بھائی اور اس کی بہنیں موجود ہوں تو اس کا آدھا مال اس کے شوہر کو دے دیا جائے گا۔ اور اصل تمام مال کے تین حصوں میں سے ایک حصہ اس کے بھائی یا بہنیں جو فقط ماں کی طرف سے ہونگیں انہیں دے دیا جائے گا۔ اور باقی جو مال رہ جائے گا وہ اس کے سگے بھائی اور بہنوں کو اس طرح دیا جائے گا کہ ہر بھائی کو بہن سے دو گنا حصہ ملے۔ مثلاً اگر اس کا سارا مال چھ روپے ہو تو تین روپے شوہر کو دیئے جائیں اور

دو روپے اس کی ماں کی طرف سے بھائی اور بہنوں کو دے دیئے جائیں اور ایک روپیہ کو اس کے سگے بھائی اور بہنوں میں جیسا کہ بیان ہوا تقسیم کر دیا جائے۔

مسئلہ ۲۷۵۷ - اگر کسی مرنے والے کے بھائی یا بہنیں موجود نہ ہوں تو پھر اس کا مال اس کے بھائی اور بہنوں کی اولاد میں تقسیم کیا جائے گا یعنی بھتیجے یا بھتیجوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ اور اس کے بھائی اور بہن کی اولاد اپنے ماں باپ کے قائم مقام ہو کر وہی حصہ جو ان کے ماں باپ کو ملنا چاہیئے تھا یعنی مرنے والے کے فقط ماں کی طرف سے بھائی اور بہن کی اولاد اپنے حصہ کو مساوی تقسیم کریں گے لیکن مرنے والے کے سگے بھائی اور بہن کی اولاد یا فقط اس کے باپ کی طرف سے بھائی یا بہن کی اولاد میں سے ہر لڑکے کو ہر لڑکی سے دوگنا حصہ دیا جائے گا۔

مسئلہ ۲۷۵۸ - جب مرنے والے کا وارث صرف ایک دادا یا دادی یا نانا یا نانی موجود ہو تو اس کا سارا مال اسی کو دیا جائے گا اور اس کے ہوتے ہوئے مرنے والے کے پڑدادا یا پڑدادی پڑنانا یا پڑنانی کو کوئی حصہ نہیں دیا جائے گا۔

مسئلہ ۲۷۵۹ - اگر مرنے والا کا وارث صرف دادا اور دادی موجود ہو تو اس کے مال کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا ایک حصہ دادی کو اور دو حصے دادے کو دیئے جائیں گے۔ اور اگر مرنے والے کا وارث صرف نانا اور نانی موجود ہو تو پھر اس کے سارے مال کو مساوی تقسیم کر دیا جائے گا۔

مسئلہ ۲۷۶۰ - اگر کسی مرنے والے کا وارث دادا یا دادی اور نانا یا نانی موجود ہوں تو پھر اس کے مال کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا دو حصے دادا یا دادی کو دیئے جائیں گے۔ اور ایک حصہ نانا یا نانی کو ملیگا۔

مسئلہ ۲۷۶۱ - اگر کسی مرنے والے کے وارث دادی یا دادی نانا اور نانی سب موجود ہوں تو پھر اس کے مال کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا ایک حصہ نانا اور نانی کو مساوی تقسیم کر کے دیا جائے گا اور باقی دو حصوں کو دادا اور دادی میں اس طرح تقسیم کیا جائے گا۔ کہ دادا کو دادی سے دوگنا حصہ دیا جائے گا۔

مسئلہ ۲۷۶۲ - اگر کسی مرنے والے کے وارث اس کی بیوی اور دادا دادی نانا اور نانی سب موجود ہوں تو اس کی بیوی کو تو وہی حصہ ملے گا جس کا بیان ۲۷۹۹ میں آئے گا اور تمام مال کے تین حصوں میں سے ایک حصہ نانا اور نانی میں مساوی تقسیم کر دیا جائے گا۔ اور باقی مال دادا اور دادی کو دیا جائے گا لیکن دادے کو دادی سے دو گنا حصہ ملے گا۔ اور اگر مرنے والے کے وارث اس کا شوہر اور دادا یا دادی یا نانا نانی فقط یہ موجود ہوں تو پھر اس

کے شوہر کو تو آدھا مال مل جائے گا اور باقی مال کو اس کے دادا دادی نانی نانا اس طرح سے تقسیم کریں گے کہ جن کی تفصیل بیان کی جا چکی ہے

تیسرے گروہ کے ارث کے احکام

مسئلہ ۲۷۶۳ - تیسرا گروہ چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ اور ان کی اولاد ہے یہ لوگ تب وارث ہوں گے کہ جب پہلے گروہ اور دوسرے گروہ میں سے کوئی بھی وارث موجود نہ ہو جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے

مسئلہ ۲۷۶۴ - اگر کسی مرنے والے کا وارث فقط ایک چچا یا پھوپھی ہو خواہ ان کا رشتہ مرنے والے کے ساتھ پدری مادری یا فقط پدری یا فقط مادری ہو تو اس وقت اس کا سارا مال ان کو ملے گا اور اگر کسی کے فقط کئی ایک چچے یا کئی ایک پھوپھیاں موجود ہوں خواہ سب پدری و مادری ہوں یا سب فقط پدری ہوں تو پھر ان میں مرنے والے کا مال مساوی تقسیم کیا جائے گا اور اگر کسی کے چچے اور پھوپھیاں سب پدری و مادری یا سب پدری موجود ہوں تو پھر ہر چچا کو ہر پھوپھی سے دوگنا مال دیا جائے گا مثلاً کسی مرنے والے کے دو چچے اور ایک پھوپھی موجود ہو تو اس کے مال کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ پانچواں حصہ پھوپھی کو اور باقی چار حصوں کو دو دو حصے ہر چچے کو دیئے جائیں گے۔

مسئلہ ۲۷۶۵ - اگر مرنے والے کا وارث صرف اس کے مادری کئی ایک چچے یا کئی ایک مادری پھوپھیاں یا چچے اور پھوپھی مادری دونوں موجود ہوں۔ تو پھر اس کا مال ان میں مساوی تقسیم کیا جائے گا۔

مسئلہ ۲۷۶۶ - اگر مرنے والے کے وارث صرف چچے اور پھوپھیاں موجود ہوں لیکن بعض ان میں سے مادری ہوں اور بعض پدری ہوں اور بعض پدری مادری دونوں ہوں تو اس وقت اس کا ارث پدری چچے اور پھوپھی کو نہیں ملے گا بلکہ پدری مادری اور مادری کو ملے گا۔ اسی طرح سے کہ اگر عمو یا عمہ مادری (چچا اور پھوپھی) فقط ایک ہو تو پھر اس کے مال کو چھ حصوں پر تقسیم کیا جائے گا ایک حصہ چچا یا پھوپھی مادری کو ملے گا اور باقی پانچ حصے چچا اور پھوپھی پدری مادری لے جائیں گے لیکن وہ آپس میں اس طرح تقسیم کریں کہ پدری و مادری چچا کو دوگنا حصہ پدری مادری پھوپھی سے ملے اور اگر اس کا مادری چچا اور پھوپھی دونوں موجود ہوں تو پھر مال کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ ایک حصہ مادری چچا اور پھوپھی کو دیا جائے گا اور وہ اس حصہ کو آپس میں برابر تقسیم کریں۔ اگرچہ

احتیاط ان کے لیے اسی میں ہے کہ آپس میں تقسیم میں صلح کر لیں ۔ اور دو حصے جو باقی ہیں وہ پدری مادری چچے اور پدری مادری پھوپھیوں میں اس طرح تقسیم کر دیا جائے کہ ہر مذکر کو مونث سے دوگنا حصہ ملے ۔

مسئلہ ۲۷۶۷ ۔ اگر کسی مرنے والے کا وارث صرف ماموں یا صرف خالہ ہو تو اس کا سارا مال اسی کو دے دیا جائے گا اور اگر ماموں اور خالہ دونوں موجود ہوں لیکن دونوں پدری و مادری ماموں اور خالہ مرنے والے کے یا فقط پدری ہوں تو پھر وہ اس مرنے والے کا مال آپس میں برابر تقسیم کر لیں ۔ اگرچہ ان کے لئے احتیاط اسی میں ہے کہ تقسیم کے وقت آپس میں صلح کر لیں ۔

مسئلہ ۲۷۶۸ ۔ اگر کسی مرنے والے کا ایک ماموں یا ایک خالہ مادری ہو اور ماموں و خالہ پدری مادری اور ماموں و خالہ پدری موجود ہوں تو اس وقت ماموں اور خالہ پدری کو اس کا ارث نہیں دیا جائے گا بلکہ اس کے مال کو چھ حصوں پر تقسیم کر کے ایک حصہ ماموں یا خالہ مادری کو دے دیا جائے گا اور باقی پانچ حصوں کو ماموں اور خالہ پدری و مادری کو دے دیا جائے ۔ لیکن ان کے لئے احتیاط اسی میں ہے کہ وہ تقسیم میں مصالحت کر لیویں ۔

مسئلہ ۲۷۶۹ ۔ اگر کسی مرنے والے کا ماموں و خالہ پدری اور ماموں و خالہ مادری اور ماموں و خالہ پدری مادری سب موجود ہوں تو اس کا ارث ماموں و خالہ پدری کو نہیں دیا جائے گا ۔ بلکہ اس کے مال کو تین حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ تو ماموں و خالہ مادری کو آپس میں برابر برابر دے دیا جائے اور باقی دو حصوں کو اس کے پدری مادری ماموں خالہ کو دے دیا جائے لیکن ان کے لئے احتیاط اسی میں ہے کہ وہ تقسیم میں مصالحت کر لیں ۔

مسئلہ ۲۷۷۰ ۔ اگر کسی مرنے والے کا ایک ماموں یا ایک خالہ اور ایک چچا یا ایک پھوپھی موجود ہوں تو پھر اس کے مال کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا جائے ایک حصہ ماموں یا خالہ کو دے دیا جائے اور دو حصے باقی چچا یا پھوپھی کو دے دیئے جائیں ۔

مسئلہ ۲۷۷۱ ۔ اگر کسی مرنے والے کا ایک ماموں یا خالہ اور چچا و پھوپھی موجود ہوں اگر تو اس کے چچا و پھوپھی پدری و مادری یا پدری ہوں تو پھر اس کے مال کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا ایک حصہ ماموں یا خالہ کو دے دیا جائے گا ۔ اور باقی دو حصوں کو تین پر تقسیم کر کے اس کا ایک حصہ پھوپھی کو اور دو حصے چچے کو دیئے جائیں

گے۔ مثلاً اگر کل مال نو روپیہ ہو تو تین روپے ماموں یا خالہ کو ملیں گے اور چار روپے چچا کو اور دو روپے پھوپھی کو دیئے جائیں گے۔

مسئلہ ۲۷۷۲ - اگر مرنے والے کا ایک ماموں یا ایک خالہ اور ایک مادری چچا یا ایک مادری پھوپھی اور مادری پدری چچا و پھوپھی یا فقط پدری چچا و پھوپھی موجود ہوں تو اس کا مال تین حصوں پر تقسیم کیا جائے گا۔ ایک حصہ تو ماموں یا خالہ کو دے دیا جائے گا اور باقی دو حصوں کو پھر چھ حصوں پر تقسیم کیا جائے گا۔ ان چھ حصوں میں سے ایک حصہ مادری چچا یا مادری پھوپھی کو ملے گا اور باقی پانچ حصے مادری و پدری چچا اور پھوپھی کو دیئے جائیں لیکن ان میں مذکر کو مونث سے دوگنا ملے۔ مثلاً اگر کل مال نو روپے ہوں تو تین روپے ماموں یا خالہ کو ملیں گے اور ایک روپیہ مادری چچا یا مادری پھوپھی کو دیا جائے گا اور باقی پانچ روپے پدری مادری چچا و پھوپھی یا پدری چچا و پھوپھی آپس میں اس طرح تقسیم کر لیویں کہ مذکر کو مونث سے دوگنا ملے۔

مسئلہ ۲۷۷۳ - اگر مرنے والے کا ایک ماموں یا خالہ اور چچا و پھوپھی مادری اور چچا و پھوپھی پدری مادری یا فقط پدری موجود ہوں تو پھر اس کا مال تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا ایک حصہ تو ماموں یا خالہ کو دے دیا جائے گا اور باقی دو حصوں کو پھر تین پر تقسیم کیا جائے۔ ان تین حصوں میں سے ایک حصہ مادری چچا اور پھوپھی کو برابر دے دیا جائے اور باقی ان تین حصوں میں سے دو حصوں کو پدری و مادری چچا و پھوپھی یا پدری کو دے دیا جائے لیکن ان میں سے ہر مذکر کو ہر مونث سے دوگنا حصہ دیا جائے۔ مثلاً اگر کل مال نو روپے ہوں تو تین روپے ماموں یا خالہ کو ملیں گے اور دو روپے مادری چچا و پھوپھی کو برابر برابر دیئے جائیں گے اور باقی چار روپے چچا و پھوپھی پدری مادری یا پدری کو اس طرح دے دیئے جائیں۔ کہ ہر مرد کو عورت سے دوگنا ملے۔

مسئلہ ۲۷۷۴ - اگر مرنے والے کے کئی ایک ماموں یا کئی ایک خالہ ہوں یا سب پدری مادری یا پدری یا مادری ہوں اور اس کا چچا و پھوپھی بھی موجود ہو تو پھر اس کے مال کو تین حصوں پر تقسیم کیا جائے گا دو حصے چچا و پھوپھی کو جیسا کہ بیان ہوا ہے دیا جائے اور ایک حصہ کو ان کے ماموں یا خالہ میں برابر تقسیم کر دیا جائے۔

مسئلہ ۲۷۷۵ - اگر مرنے والے کا ماموں یا خالہ مادری اور کئی ایک ماموں و خالہ پدری مادری یا پدری اور چچا و پھوپھی موجود ہوں تو اس کا مال تین حصوں پر تقسیم کیا جائے گا دو حصے اس میں سے چچا و پھوپھی کو اس طرح تقسیم کر دیئے جائیں کہ جیسے بیان ہوا ہے اور باقی ایک حصے کو جب اس کا ایک ماموں مادری یا ایک خالہ مادری موجود ہو پھر چچا

میں تقسیم کیا جائے گا ان چھ حصوں میں سے ایک حصہ مادری ماموں یا مادری خالہ کو دے دیا جائے گا اور باقی پانچ حصوں کو پدری مادری یا پدری ماموں اور خالہ میں تقسیم کر دیا جائے لیکن ان کے لئے احتیاط اسی میں ہے کہ تقسیم میں مصالحہ کرلیں اور اگر اس کے مادری ماموں یا خالہ ایک نہ ہو بلکہ کئی ایک ماموں یا خالہ مادری ہوں یا خالہ اور ماموں مادری دونوں ہوں تو پھر اس ایک حصہ کو چچا و پھوپھی کے دو حصے دینے کے بعد جو بچیگا اسے دوبارہ تین حصوں پہ تقسیم کیا جائے گا۔ ایک حصہ اس میں سے ماموں و خالہ مادری کو آپس میں برابر برابر تقسیم کر دیا جائے۔ اور باقی تین حصوں کے دو حصے ماموں و خالہ پدری مادری یا پدری کو آپس میں تقسیم کر دیا جائے لیکن ان کے لئے احتیاط اسی میں ہے کہ وہ اس تقسیم میں آپس میں صلح کرلیں

مسئلہ ۲۷۷۶ - اگر کسی مرنے والے کا چچا اور پھوپھی موجود نہ ہو تو پھر جو حصہ ان کو شرعاً ملنا تھا وہ حصہ ان کے بعد ان کی اولاد کو ملے گا اسی طرح اگر اس کے ماموں یا خالہ موجود نہ ہو تو ان کا شرعی حصہ ان کی اولاد میں تقسیم ہوگا۔

مسئلہ ۲۷۷۷ - جب مرنے والے کے باپ کا صرف چچا اور پھوپھی اور ماموں اور خالہ موجود ہوں اور صرف مرنے والے کی ماں کا چچا پھوپھی ماموں خالہ موجود ہوں تو پھر اس کے مال کو تین حصوں پر تقسیم کر دیا جائے گا ایک حصہ تو اس کی ماں کے چچا پھوپھی ماموں خالہ میں برابر تقسیم کر دیا جائے گا اور باقی دو حصوں کو پھر تین حصوں پر تقسیم کر کے ایک حصہ اس کے باپ کے ماموں اور خالہ میں مساوی تقسیم کر دیا جائے اور دو حصے اس کے باپ کے چچا و پھوپھی کو اس طرح دیا جائے کہ مرد کو عورت سے دوگنا ملے۔

شوہر اور بیوی کے ارث کے احکام

مسئلہ ۲۷۷۸ - جب کوئی عورت مر جائے اور اس کی اولاد موجود نہ ہو تو اس کے سارے مال کا آدھا حصہ اس کے شوہر کو دیا جائے اور باقی آدھے مال کو اس کے دوسرے وارث جس طبقہ کے موجود ہیں دیا جائے اور اگر اس عورت کی اسی شوہر سے یا اس کے پہلے شوہر سے اولاد موجود ہو تو پھر اس کے شوہر کو اس کی کل جائیداد سے چوتھائی مال ملے گا۔ اور باقی تین حصے اس کے دوسرے وارثوں کو دیئے جائیں گے۔

مسئلہ ۲۷۷۹ - اگر کوئی آدمی مر جائے اور اس کی اولاد موجود نہ ہو تو پھر اس کے مال کی چوتھائی اس کی بیوی کو اور باقی مال دوسرے وارثوں کو دیا جائے اور اگر اس کی اولاد موجودہ بیوی سے یا اس سے پہلے کسی بیوی سے موجود

ہو تو پھر اس کے مال کا آٹھواں حصہ اس کی بیوی کو اور باقی مال دوسرے وارثوں کو دیا جائے۔ بیوی کو رہائشی
گھر کی زمین یا اس کی قیمت سے میراث نہیں دیا جائے گا اور احتیاط واجب اسی میں ہے کہ باغ یا زراعت کی
زمین یا دوسری کوئی زمین بھی ہو تو عورت کو دوسرے وارثوں سے مل کر آپس میں مصالحت کر لینی چاہیئے۔ اسی طرح
بیوی کو گھر کی فضا یا بنیادوں اور اس میں درختوں سے بھی ارث نہیں دیا جائے گا لیکن ان کی قیمت سے اسے ارث
دیا جائے گا۔ بیوی کو باغات میں جو درخت ہوں یا کسی دوسری زمین میں ہوں یا خود زراعت و کھیتی وغیرہ سے ارث دیا
جائے گا۔ لیکن اس کو ارث خود ان چیزوں سے دیا جائے یا ان کی قیمت سے یہ چونکہ میرے نزدیک محل اشکال ہے
لہذا ان کے لئے اس صورت میں بھی احتیاط واجب اسی میں ہے کہ وہ عورت دوسرے وارثوں کے ساتھ مل
کر کسی مطلب پر مصالحت و صلح کریں۔ مسئلہ بیوی منقولات جیسے حیوانات وغیرہ سے وارث ہوگی اسی طرح مکان.
درخت۔ لکڑیوں وغیرہ سے بھی وارث ہوگی۔ لیکن وارث اسے اس کی قیمت دے تو اسے قبول کر لینی واجب ہوگی.
فقط میوہ درخت کھیتی جو شوہر کے مرنے کے وقت موجود تھی خود ان سے ارث لے سکتی ہے لیکن بیوی زمین سے خواہ
گھر کی ہو یا باغات یا زراعتی ہو کسی سے بھی نہ عین سے اور نہ اس کی قیمت سے وارث ہوگی بسبجن

مسئلہ ۲۷۸۰ - بیوی جب ان چیزوں میں تصرف کرنا چاہے کہ جس سے اس کو ارث نہیں ملتا ہے جیسے رہائشی
مکان وغیرہ تو اسے دوسرے وارثوں سے اجازت لینی چاہیئے بلکہ احتیاط واجب اسی میں کہ عورت کو جن چیزوں کی قیمت
سے ارث ملتا ہے جب تک وارث اس عورت کو اس کا حصہ علیحدہ نہ کر دیں وہ ان چیزوں میں دوسرے وارثوں کی
اجازت کے بغیر تصرف نہ کرے۔ جب دوسرے وارث مرنے والے کی کوئی چیز عورت کے دے دینے سے پہلے فروخت
کر دیں تو جب تک عورت اس خرید کی اجازت نہ دے گی تو وہ خرید و فروخت باطل ہوگی اور اگر عورت اس معاملہ کی
اجازت دے دے تو تب وہ معاملہ صحیح ہوگا۔

مسئلہ ۲۷۸۱ - مکان کی تعمیر شدہ عمارت یا درخت وغیرہ کی قیمت لگا کر اس میں سے جو حصہ عورت کا بنتا
ہے دینا چاہیں تو ان کی قیمت لگانے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ اگر یہی درخت یا عمارت وغیرہ اسی زمین میں بغیر کرایہ دیئے
ان کے خراب ہونے تک رکھا جاتا تو ان کی ایسی حالت کے لحاظ سے کیا قیمت ہونی چاہیئے تو جو بھی ایسی حالت
میں ان چیزوں کی کل قیمت بنتے اسی میں سے عورت کا جو شرعاً حصہ بنتا ہے دے دیا جائے۔

مسئلہ ۲۷۸۲ - پانی کے جاری ہونے کی جگہ کا ارث دینے لینے میں حکم اصلی زمین کا حکم ہے لیکن اس میں

جو انٹینیں وغیرہ لگائی گئی ہوں ان کا عمارت وغیرہ کا حکم ہے۔

مسئلہ ۲۷۸۳ - اگر کسی مرد کی ایک عورت سے زیادہ بیویاں ہوں اگر تو اس کی اولاد موجود ہو تو اس کے مال کا آٹھواں حصہ اور اگر اولاد موجود نہ ہو تو اس کے مال کا چوتھائی حصہ اس کی سب بیویوں میں برابر تقسیم کیا جائے گا۔ اگر ان کے شوہر نے سب کے ساتھ یا بعض کے ساتھ عقد کے بعد ابھی تک مجامعت بھی نہ کی ہو تو بھی انہیں اس کا ارث ملے گا البتہ اگر کسی مرد نے مرض کی حالت میں کہ جس کی وجہ سے فوت ہو گیا ہے کسی عورت سے نکاح کر لیا ہو اور اس سے عقد کے بعد مجامعت بھی نہ کی ہو تو پھر اس عورت کو نہ تو اس کا ارث ملے گا اور نہ ہی حق مہر۔

مسئلہ ۲۷۸۴ - اگر کوئی عورت ایسی مرض کی حالت میں کہ جس میں وہ فوت ہو گئی ہے کسی مرد سے نکاح کر لے تو پھر اس کے ایسے شوہر کو اس کا ارث دیا جائے گا۔ اگرچہ اس کے شوہر نے اس کے ساتھ عقد کے بعد مجامعت بھی نہ کی ہو۔

مسئلہ ۲۷۸۵ - جس عورت کو رجعی طلاق دے دی جائے اور وہ عورت عدت رجعی میں مر جائے تو اس کا شوہر اس سے ارث لے گا۔ اسی طرح اگر شوہر اپنی بیوی کے عدت رجعی ختم ہونے سے پہلے مر جائے تو اس کی بیوی کو بھی اس سے ارث دیا جائے گا ہاں اگر ان میں سے کوئی ایک عدت رجعی کی مدت گزر جانے کے بعد یا طلاق بائن کے عدت میں مر جائے تو پھر ایک دوسرے کو ارث نہیں ملے گا۔

مسئلہ ۲۷۸۶ - اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو مرض کی حالت میں طلاق دے دے اور ابھی تک بارہ مہینے قمری نہ گزرے ہوں کہ وہ شوہر مر جائے تو پھر بھی اس عورت کو جب یہ تین شرائط موجود ہوں اس سے ارث دیا جائے گا۔ (۱) اس مدت میں یعنی بارہ مہینے میں اس عورت نے کسی دوسرے کے ساتھ شادی نہ کی ہو (۲) خود عورت نے اپنے شوہر کو کچھ مال دے کر اپنی طلاق حاصل نہ کی ہو بلکہ اگر شوہر کو کچھ مال دے کر تو طلاق حاصل نہ کی ہو لیکن مرد نے طلاق عورت کی خواہش ظاہر کرنے پر دی ہو تو پھر بھی ایسی عورت کو اس کا ارث دینا مشکل ہے۔ (۳) اس کا شوہر اسی مرض کی وجہ سے کہ جس میں اس نے اپنی بیوی کو طلاق دی تھی مر جائے یا کسی دوسری وجہ سے اسی مرض کی حالت میں مر گیا ہو۔ اگر وہ اس مرض سے ٹھیک ہو جائے لیکن پھر کسی دوسری وجہ سے اس کی موت واقع ہوئی ہو تو پھر اس عورت کو اس کا ارث نہیں دیا جائے گا۔

مسئلہ ۲۷۸۷ - وہ لباس اور پوشاک کہ جو مرد نے اپنی بیوی کے لئے بنائے تھے اور اس کی بیوی اس لباس کو پہن بھی چکی ہو تو پھر بھی اس مرد کے مرنے کے بعد ایسا لباس مرد کا مال شمار ہوگا

ارث کے مختلف مسائل

مسئلہ ۲۷۸۸ - مرنے والے کا قرآن - انگوٹھی - تلوار - پوشاک اس کے بڑے لڑکے کا مال ہے اور اگر اس کے پاس ان چار چیزوں کے متعدد سیٹ ہوں یعنی دو قرآن دو انگوٹھیاں ہوں تو پھر اس کے لئے احتیاط[3] واجب یہی ہے کہ اس کے بڑا لڑکا کو ان چیزوں کے لینے میں دوسرے وارثوں سے مصالحت کرنی چاہیئے -

مسئلہ ۲۷۸۹ - اگر کسی مرد کے بڑے لڑکے دو ہوں مثلاً اس کی دو بیویاں تھیں اور انہیں ایک وقت میں دو لڑکے ہوئے ہوں تو پھر ان چار چیزوں کو وہ آپس میں مساوی تقسیم کریں۔

مسئلہ ۲۷۹۰ - جب کوئی مرنے والا کسی کا مقروض ہو کر مرا ہو اور اس پر قرض اس مال جتنا ہو کہ جو وہ چھوڑ مرا ہے یا اس سے بھی زیادہ ہو تو وہ سب چیزیں جو بڑے لڑکے کیلئے ذکر ہوئی ہیں - قرض میں دے دی جائیں گی اور اگر قرض اسکے مال سے کم ہو تو پھر وہ چار چیزیں جو بڑے لڑکے کے لئے بتلائی جا چکی ہیں - ان سے بھی اس کے قرض کے ادا کرنے میں جو قرض کی نسبت آئے گی ادا کیا جائے گا مثلاً کوئی آدمی صرف ساٹھ روپیہ کا سارا مال چھوڑ کر مرا ہے ان چار چیزوں کی قیمت جو بڑے لڑکے کو ملی تھیں - بیس روپیہ ہے اور اس پر قرض تیس روپے تو بڑے لڑکے کو جو ان چیزوں پر قرض کی نسبت جو آتی ہے مال دینا ہوگا اور بڑے لڑکے کو اس مثال میں دس روپے قرض کی ادائیگی کے لئے دینے ہوں گے یہی قاعدہ تمام جگہ جاری کیا جائے۔

مسئلہ ۲۷۹۱ - مسلمان کو کافر سے ارث دیا جائے گا لیکن کافر کو مسلمان سے ارث نہیں دیا جائے گا خواہ وہ کافر مرنے والے مسلمان کا باپ ہو یا لڑکا۔

مسئلہ ۲۷۹۲ - جب کوئی آدمی اپنے رشتہ داروں میں سے کسی کو جان بوجھ کر ناحق قتل کر دے تو اسے اس کا ارث نہیں دیا جائے گا البتہ اگر سہو و اشتباہ میں کسی کو قتل کر دے تو پھر قاتل اس سے ارث لے سکے گا لیکن اسکے قتل کی دیت جو اسے دینی ہوگی کہ جس کی تفصیل بعد میں آئے گی اس سے اس قاتل کو ارث دیا جانا مشکل ہے

مسئلہ ۲۷۹۳ جب کسی کے ارث کو تقسیم کرنا چاہیں تو چونکہ وہ بچہ جو ماں کے پیٹ سے زندہ پیدا ہو اسے بھی ارث دیا جاتا ہے لہٰذا جب کوئی بچہ ابھی ماں کے پیٹ میں ہو تو اس کے لئے دوگنا حصہ دو لڑکے فرض کر کے مال سے چھوڑ دیا جائے۔ اور اگر احتمال ہو کہ یہ عورت تین بچے جنے گی تو پھر تین لڑکوں کا حصہ مال سے علیحدہ کر دیا جائے پھر بچے کے پیدا ہونے کے بعد اگر ایک لڑکا یا ایک لڑکی پیدا ہوئی ہو تو جو زیادہ مال ہوگا اسے دوسرے ورثہ میں تقسیم کر دیا جائے

جن بعض گناہوں کی حد معین کی گئی ہے ان کے احکام

مسئلہ ۲۷۹۴ اگر کوئی شخص نعوذ باللہ اپنے محرم کے ساتھ زنا کرے جیسے ماں بہن وغیرہ سے تو اسے حاکم شریعت کے حکم سے قتل کر دیا جائے گا یہی حکم ہے جب کوئی کافر مرد کسی مسلمان عورت کے ساتھ زنا کرے۔ اخبار کثیرہ میں وارد ہوا ہے کہ حدود کو جاری کرنے سے لوگ غیر شرعی کام چھوڑ دیں گے حدود شرعیہ ان کی دنیا اور آخرت کی حفاظت کرتی ہیں اور حد کا فائدہ چالیس دن بارش کے برسنے کے فائدے سے زیادہ ہوتا ہے۔

مسئلہ ۲۷۹۵ جب کوئی آزاد مرد کسی سے زنا کرے تو اسے سو کوڑے لگائے جائیں اور اگر وہ تین مرتبہ زنا کرے تو اسے ہر مرتبہ سو سو کوڑے لگائے جائیں گے لیکن اگر وہ پھر چوتھی مرتبہ زنا کرے تو اسے اس دفعہ قتل کر دیا جائے گا لیکن وہ مرد بالغ عاقل آزاد کہ جس کے پاس عقد دائمی والی عورت موجود ہو اور وہ جس وقت بھی اپنی عورت سے مجامعت بھی کرنا چاہے کر سکتا ہو اگر وہ کسی عورت بالغہ عاقلہ سے زنا کرے گا تو اسے پہلے ہی زنا کے سبب سنگسار کر دیا جائے گا۔

مسئلہ ۲۷۹۶ جب کوئی مرد کسی کو اپنی عورت سے زنا کرتا ہوا دیکھ لے اگر اسے اپنے اوپر کسی ضرر کے وارد ہونے کا خوف نہ ہو تو وہ اپنی بیوی اور اس مرد کو قتل کر سکتا ہے لیکن اگر اس نے اس کو قتل نہ کیا تو پھر بھی اس کی عورت اس پر حرام نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۲۷۹۷ جب کوئی بالغ عاقل مرد کسی دوسرے بالغ عاقل مرد کے ساتھ لواطت یعنی لونڈے بازی کرے تو پھر ان دونوں کو قتل کر دیا جائے گا لیکن حاکم شریعت کو اختیار ہے کہ لواطت کرنے والے کو تلوار سے قتل کرے یا سنگسار کر دے یا آگ سے جلا دے یا اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر کسی اونچی جگہ سے گرا دے یا اس کے اوپر دیوار کو گرا دے۔

مسئلہ ۲۷۹۸ جب کوئی بالغ عاقل کو حکم دے کہ فلاں شخص کو ناحق قتل کر دے تو اس صورت میں قتل کرنے والے کو اس کے مقابلے میں قتل کر دیا جائے گا لیکن جس نے قتل کرنے کا حکم دیا تھا اسے حبس کر دیا جائے یہاں تک کہ قید خانہ میں ہی مر جائے۔

مسئلہ ۲۷۹۹ اگر لڑکا جان بوجھ کر ماں یا باپ کو قتل کر دے تو اس لڑکے کو قتل کر دیا جائے گا لیکن اگر باپ اپنے لڑکے کو قتل کر

دے تو پھر اس باپ پر اس کی دیت دینی واجب ہوگی۔ اور دیت کا بیان بعد میں آئیگا۔ اور حاکم شرع کو اختیار ہے کہ جتنی مصلحت دیکھے اس کے باپ کو کوڑے بھی مارے۔

مسئلہ ۲۸۰۰ جب کوئی شخص کسی بچے کو شہوت کے طور پر بوسہ دے تو حاکم شریعت کو اختیار ہے کہ اسے تیس سے لے کر جتنے تک جتنی مصلحت دیکھے کوڑے لگائے اور اس کے متعلق ایک روایت ہے کہ ایسے شخص کے منہ کی طرف خداوند عالم جہنم کی آگ کا منہ کر دیتا ہے اور اس پر آسمان اور زمین رحمت و غضب کے ملائکہ لعنت کرتے ہیں اور جہنم ایسے شخص کے لئے مہیا کر دی گئی ہے ہاں اگر وہ اس فعل سے توبہ کر لے تو اس کی توبہ قبول ہو جائے گی۔

مسئلہ ۲۸۰۱ اگر کوئی شخص کسی مرد اور عورت کو زنا کے لئے ملائے یا کسی مرد کو کسی بچے کے ساتھ لواطت کے لئے ملائے اگر وہ لانے والی عورت ہو تو اسے پچھتر ۷۵ کوڑے مارے جائیں اور اگر وہ مرد ہو تو اسے پچھتر ۷۵ کوڑے مارنے کے بعد اس کا سر منڈا کر گلی کوچہ میں پھرایا جائے اور جس جگہ و شہر میں اس نے یہ کام شروع کیا ہو وہاں سے اسے نکال دیا جائے۔

مسئلہ ۲۸۰۲ جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ زنا کرنا چاہتا ہو یا کسی لڑکے کے ساتھ لواطت کرنا چاہتا ہو اور اسے اس کام کو انجام نہ دینے کے لئے سوا اس کے قتل کر دینے کے اور کوئی چارہ نہ ہو یعنی اسے قتل ہی روک سکتا ہے۔ ورنہ وہ یہ فعل قبیح انجام دے دے گا تو پھر ایسے شخص کو قتل کر دینا اسی حالت میں جائز ہے۔

مسئلہ ۲۸۰۳ جب کوئی شخص کسی بالغ عاقل آزاد مرد کو زنا کی نسبت دے یعنی اسے کہے کہ تو نے زنا کیا ہے یا کسی بالغہ عاقلہ حرہ عورت کو کہے کہ تو نے زنا دیا ہے یا ان کو ولد الزنا کہے، جیسا کہ عام لوگ غصہ وغیرہ میں آکر اس قسم کی گالیاں بکتے رہتے ہیں تو ایسے شخصوں کو اسی کوڑے ان کے کپڑوں کے پہنے کی حالت میں مارے جائیں گے۔

مسئلہ ۲۸۰۴ جب کوئی بالغ عاقل مرد اپنے اختیار سے شراب پی لے تو اسے پہلی اور دوسری دفعہ میں ہر ایک کے لباس کے بدن کو سوائے آگے اور پیچھے کے ننگا کر کے اسی کوڑے مارے جائیں گے اور اسے تیسری یا چوتھی دفعہ میں قتل کر دیا جائے گا۔

مسئلہ ۲۸۰۵ جب کوئی بالغ عاقل ساڑھے چار نخود سونا یا کوئی اور مال جس کی قیمت اتنی مقدار سونے کے برابر بن جاتی ہو اس کے خاص شرائط کے ساتھ جو بڑی کتابوں میں موجود ہے کسی کی چوری کرے تو اس کی پہلی دفعہ میں دائیں ہاتھ کی چار انگلیاں جڑ سے کاٹ دی جائیں گی۔ اور دوسری دفعہ میں احتیاط واجب اس میں ہے کہ اس کے بائیں پاؤں کو آدھی سے کاٹ دیا جائیگا اور تیسری دفعہ میں اسے قید کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہیں مر جائے لیکن اگر اس کا اپنا مال موجود ہو تو اسے اپنے مال سے قید خانہ میں خرچ دیا جائے گا اور اگر اس کا مال نہیں تو پھر اسے بیت المال سے خرچ دیا جائے گا۔ اور اگر قید خانہ میں جا کر چوری کر لے تو پھر اسے قتل کر دیا جائے گا۔

احکام دیت

مسئلہ ۲۸۰۶ جب کوئی شخص جان بوجھ کر کسی کو قتل کر دے تو اس قتل ہوئے انسان کا وارث اور ولی اس قتل کرنے والے کو قتل بھی کر سکتا ہے اور یہ بھی اس کے اختیار میں ہے کہ اسے معاف کر دے یا اس کے قتل کرنے والے سے اس کی دیہ جو بعد میں بیان ہوگی بھی لے سکتا ہے البتہ اگر کوئی شخص کسی کو خطاء اور اشتباہ میں مار دے جیسے اس نے تیر کسی حیوان کی طرف پھینکا ہو مگر جا کر کسی انسان کو اشتباہاً لگا ہو تو اس صورت میں اس کے مقتول کے ولی کو اس کے خطاء میں قتل کرنے والے کو قتل کرنے کا کوئی حق نہیں وہ اس سے صرف دیہ لینے کا حق رکھتا ہے۔

مسئلہ ۲۸۰۷ قتل کرنے والے کو جب دیہ دینی ہو تو دیہ ان چھ چیزوں میں سے کوئی ایک ہو۔ (۱) ایسے سو اونٹ جو چھٹے سال داخل ہو چکے ہوں (۲) دو سو گائے۔ (۳) ایک ہزار بھیڑیں۔ (۴) دو سو حلّے ہر حلّہ میں دو کپڑے ہوتے ہیں جیسے یمن میں بنایا جاتا ہے (۵) ایک ہزار مثقال شرعی سونا ایک مثقال اٹھارہ نخود کا ہوتا ہے (۶) دس ہزار درہم کہ ہر درہم ۱۲/۶ نخود چاندی سکہ دار کا ہوتا ہے۔

مسئلہ ۲۸۰۸ بعض چیزوں کی دیہ قتل والی ہوتی ہے جیسے (۱) دونوں آنکھیں کسی کی اندھی کر دے اور اگر ایک آنکھ اندھی کرے تو پھر آدھی دیہ دینی ہوگی۔ جب چاروں ابرو کسی کے ختم کر دے تو اس کی بھی دیہ قتل والی ہے (۲) دونوں کان جب کسی کے کاٹ لے یا کوئی ایسا کام کرے کہ دونوں کان بہرے ہو جائیں۔ تو اس کی دیہ بھی قتل والی ہے اور اگر ایک کان کو کاٹے یا بہرہ کر دے تو اس کی دیہ آدھی ہوگی اور اگر کان کی نرم آخری جگہ کسی کی کاٹ دے تو اس کی دیہ قتل کی تہائی ہے۔ (۳) تمام ناک یا آخری نرم جگہ کسی کی کاٹ دے تو بھی سالم دیہ دینی ہوگی۔ (۴) جب کسی کی زبان سالم کاٹ دے تو پوری دیہ دینی ہوگی اور اگر زبان کا کچھ حصہ کاٹے تو جو زبان کاٹی ہے اس کی سالم زبان سے نسبت دی جائے گی جو بھی نسبت بنے دیہ سے اتنی نسبت دینی پڑے گی مثلاً نصف زبان کاٹے تو آدھی دیہ دے اور اگر تیسرا حصہ زبان کا کاٹے تو دیہ کا تیسرا حصہ دینا ہوگا۔ (۵) جب کسی کے تمام دانت نکال دے تو سالم دیہ دینی ہوگی اور اگر منہ کے سامنے کے صرف دانت نکالے تو بارہ دانتوں میں یعنی سامنے کے چھ اوپر والے اور چھ نیچے والے ہر ایک دانت کے لیے پچاس مثقال شرعی سونا دینا ہوگا۔ ہر مثقال شرعی اٹھارہ نخود کا ہوتا ہے۔ اور سولہ دانتوں میں سے جو منہ کے سامنے سے ہٹ کر ہیں کہ آٹھ اوپر دو طرف اور آٹھ نیچے دونوں طرف ہوتے ہیں ہر ایک دانت کے لئے پچیس مثقال شرعی سونا دینا ہوگا۔ (۶) جب دونوں ہاتھوں کو بند سے جدا کر دے تو پوری دیہ واجب ہوگی۔ اور اگر ایک ہاتھ جوڑ سے جدا کر دے تو آدھی دیت دینی ہوگی۔ (۷) ہاتھ کے دس انگلیوں میں سے ہر ایک کیلئے دیہ کا دسواں حصہ واجب ہوتا ہے لیکن جب دسوں

انگلیاں کسی کی کاٹے گا تو پوری دیہ واجب ہوگی۔ (۸) کسی کی پیٹھ کو اس طرح توڑ دے کہ وہ پھر ٹھیک نہ ہو سکے تو پوری دیہ دینی ہوگی (۹) جب دونوں عورت کے پستان کاٹ لے تو پوری دیہ واجب ہوتی ہے اور ایک پستان میں آدھی دیہ دینی ہوگی۔ (۱۰) دونوں پاؤں کو جب جوڑوں سے کاٹ لے تو پوری دیہ دینی ہوگی۔ اسی طرح اگر پاؤں کی دس انگلیاں کاٹ دے تو بھی دیہ واجب ہے لیکن ہر ایک انگلی کے لیے دیہ کا ۱/۱۰ حصہ دینا پڑے گا۔ (۱۱) جب مرد کے دونوں خصیے ختم کر دے تو اس کیلئے بھی پوری دیہ دینی ہوگی۔ (۱۲) جب وہ ایسا کام کسی سے کرے کہ جس کی وجہ سے اس کی عقل زائل ہو جائے تو بھی سالم دیہ دے۔ (۱۳) جب ایسا کام کسی سے کرے کہ وہ پھر بدبو و خوشبو کو معلوم نہ کر سکے یا اس سے منی نہ آسکے تو ان دونوں میں ہر ایک کے لئے پوری دیہ دینی واجب ہوتی ہے۔

مسئلہ ۲۸۰۹ جب کسی شخص کو اشتباہاً قتل کر دے تو اس کی دیہ بھی دے اور ایک غلام بھی آزاد کرے اور اگر غلام کے آزاد کرنے پہ قادر نہ ہو تو پھر اس کے عوض میں دو مہینے روزے رکھے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو پھر ساٹھ فقیروں کو سیر ہو کر کھانا کھلائے اور اگر کسی کو جان بوجھ کر قتل کر دے اور اس کے ولی دیہ لے لیں یا معاف کر دیں تو پھر بھی دو مہینے روزے رکھے اور ساٹھ فقیروں کو کھانا کھلائے اور ایک غلام آزاد کرے۔

مسئلہ ۲۸۱۰ جب کوئی شخص کسی حیوان پر سوار ہو اور اس حیوان سے ایسا کام کرے کہ جس کی وجہ سے وہ حیوان کسی کو تکلیف دے یا مار دے تو اس کا بھی ضامن ہوگا اسی طرح اگر کوئی دوسرا شخص حیوان کے ساتھ ایسا کام کرے کہ حیوان اپنے سوار یا کسی آدمی پر صدمہ وارد کرے تو بھی وہ اجنبی حیوان سے چھیڑنے والا ان صدمات کا ضامن ہوگا۔

مسئلہ ۲۸۱۱ اگر کوئی شخص ایسا کام کرے کہ حاملہ عورت کا بچہ ساقط ہو جائے اگر وہ ساقط ہونے والا صرف نطفہ ہو تو اس کا دیہ بیس مثقال شرعی سونا اسے دینا ہوگا اور اگر وہ خون کا لوتھڑا بن چکا ہو تو پھر اس کے لئے چالیس مثقال سونا دینا پڑے گا اور اگر مضغہ یعنی گوشت کا لوتھڑا ہو چکا ہو تو اس کیلئے ساٹھ مثقال سونا دینا ہوگا۔ اور اگر اس میں ہڈیاں وغیرہ بن چکی ہوں تو اس کیلئے اسی مثقال دینا ہوگا اور اگر گوشت وغیرہ سالم ہو چکا ہو لیکن ابھی اس میں روح نہ آئی ہو تو اس کیلئے سو مثقال سونا دینا پڑے گا۔ اور اگر اس میں روح داخل ہو چکی ہو تو اس کیلئے ایک ہزار مثقال سونا اور اگر لڑکی ہو تو اس کیلئے پانچسو مثقال سونا دیہ دینی ہوگی۔

مسئلہ ۲۸۱۲ اگر خود عورت کوئی ایسا کام کرے کہ جس کی وجہ سے اس کا بچہ سقط ہو جائے تو اسے اس بچہ کی دیہ جس کی تفصیل پہلے مسئلہ میں گزر چکی ہے اس بچہ کے شرعی وارثوں کو دینی پڑے گی۔ اور خود اس عورت کو اس دیہ سے کچھ نہیں ملے گا۔

مسئلہ ۲۸۱۳ جب کوئی شخص کسی حاملہ عورت کو قتل کر دے تو اسے عورت اور اس کے بچہ دونوں کی دیہ دینی پڑے گی۔

مسئلہ ۲۸۱۴ جب کسی کے سر کی اوپر والی چمڑی کو پھاڑ دے یا منہ کی چمڑی کو پھاڑ دے تو اسے چاہیئے کہ اس کو ایک اونٹ دے اور اگر اس کا زخم گوشت تک پہنچ جائے اور معمولی گوشت کو بھی کاٹ دے تو پھر اسے اس کو دو اونٹ دینے ہوں گے۔ اور اگر گوشت کے نیچے تک زخم لگائے تو پھر اسے تین اونٹ دینے ہوں گے اور اگر اس گوشت کے نیچے کی ہڈی کے پردے تک پہنچ جائے تو پھر چار اونٹ دینے ہوں گے

اور اگر سر پر ایسا زخم لگائے کہ نیچے کی ہڈی نظر آنے لگ جائے تو پھر پانچ اونٹ دینے ہوں گے اور اگر ہڈی بھی ٹوٹ جائے تو پھر دس اونٹ دینے ہونگے اور اگر ہڈی کے بعض ٹکڑے ٹوٹ کر باہر آجائیں تو پھر پندرہ اونٹ دینے ہوں گے اور اگر مغز کے پردہ تک پہنچ جائے تو پھر تینتیس اونٹ دینے ہوں گے۔

مسئلہ ۲۸۱۵ اگر کسی کے منہ یا اور جگہ پر ایسا تھپیڑ مارے کہ وہ جگہ سرخ ہوجائے تو اسے ڈیڑھ مثقال شرعی سونا دینا پڑے گا۔ اور اگر وہ جگہ اس سے نیلی ہوجائے تو تین مثقال سونا دینا پڑے گا اور اگر وہ جگہ اس سے سیاہ ہوجائے تو چھ مثقال سونا دینا ہوگا۔ اور اگر دوسری کسی جگہ پر کسی اور چیز سے اس کو مارے کہ وہ سرخ یا نیلی یا سیاہ ہوجائے تو پھر جو تھپیڑ میں ہر ایک کا حکم بیان ہوا ہے اس کا آدھا سونا دوسری جگہوں کے لئے دینا ہوگا۔

مسئلہ ۲۸۱۶ جب کوئی شخص کسی کے حلال گوشت حیوان کو زخم لگائے یا اس کی کوئی چیز کاٹ ڈالے تو اسے اس حیوان کی قیمت عیب دار اور سالم میں جو فرق اور تفاوت بنے گا اس کے مالک کو دینی ہوگی۔

مسئلہ ۲۸۱۷ اگر کوئی شخص کسی کے شکاری کتے کو مار ڈالے تو اسے ۲۱ اکیس مثقال چاندی سکہ دار اس کے مالک کو دینی ہوگی اور اگر اس کتے کو مار ڈالے جو گھر کی حفاظت کیلئے ہو یا بھیڑوں وغیرہ کے ریوڑ کی حفاظت کیلئے ہو تو پھر اسے اس کے مالک کو ساڑھے دس مثقال چاندی سکہ دار دینی پڑے گی۔ اور اگر کسی کے ایسے کتے کو مار ڈالے جو زراعت کے لئے ہو تو پھر اسے تقریباً ۲۹ کیلو ۵۰۰ گرام گندم اس کے مالک کو دے دے۔

مسئلہ ۲۸۱۸ اگر کسی انسان کا حیوان کسی شخص کی زراعت یا دوسرے مال کو تلف وضائع کر دے تو پھر اس حیوان کے مالک پر وہ ضرر جو دوسرے پر اس کے حیوان نے وارد کیا ہے دینا ہوگا جب کہ اس نے اپنے حیوان کی حفاظت کرنے میں کوتاہی برتی ہو۔

مسئلہ ۲۸۱۹ جب کوئی بچہ کوئی گناہ کبیرہ بجالائے تو اس کا ولی یا استاد اس کے ادب کے لئے اتنا مار سکتا ہے کہ جس کی وجہ سے اس پر کوئی دیہ واجب نہ ہوتی ہو۔

مسئلہ ۲۸۲۰ اگر کوئی بچہ کو اتنا مارے کہ جس کی وجہ سے کوئی دیہ واجب ہو جاتی ہو تو پھر اس دیہ کا مالک خود بچہ ہے اور اگر وہ مرجائے تو پھر اس کی دیہ اس کے وارثوں کو دی جائے گی۔ مثلاً کوئی باپ اپنے بچہ کو اتنا مارے کہ وہ اس سے مرجائے تو اس کی دیہ اس کے دوسرے وارثوں کو ملے گی اور اس سے باپ کو کچھ نہیں ملے گا۔

متفرق مسائل

مسئلہ ۲۸۲۱ اگر ہمسایہ کے گھر میں درخت کی جڑیں دوسرے کے گھر کی طرف بڑھنے لگ جائیں تو دوسرے گھر کا مالک ان کو رنگ

سکتا ہے اور اگر ان کی وجہ سے دوسرے کے گھر میں کوئی ضرر وارد ہو تو وہ شخص اپنے ضرر کا مطالبہ درخت کے مالک سے کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۸۲۲ وہ جہیز جو باپ اپنی لڑکی کو دیتا ہے اگر تو باپ صلح یا بخش کر اس لڑکی کا ملک قرار دیدے تو پھر وہ لڑکی سے واپس نہیں لے سکتا اور اگر اس نے جہیز اپنی لڑکی کا ملک قرار نہ دیا ہو تو پھر وہ اس کو واپس لے سکتا ہے اسی طرح لڑکے کے باپ وغیرہ جو چار ملک میں اپنی بہو کو کچھ مال دیتے ہیں اگر تو وہ لڑکی کا ملک کر دیویں تو واپس نہیں لے سکتے اور اگر ملک نہ کر دیا ہو تو پھر وہ بھی واپس لے سکتے ہیں۔

مسئلہ ۲۸۲۳ جب کوئی شخص مر جائے تو اس کے بالغ وارث اپنے حصہ سے مرنے والے کی عزاداری مثل فاتحہ وغیرہ میں خرچ کر سکتے ہیں لیکن وہ نابالغ وارث کے حصہ سے کوئی روپیہ وغیرہ مرنے والے کی عزاداری پر خرچ نہیں کر سکتے۔

مسئلہ ۲۸۲۴ جب کوئی انسان کسی کی غیبت وگلہ کرے تو اس کیلئے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اگر فساد وغیرہ پیدا نہ ہو تو اس شخص سے جاکر معافی مانگے اور اس سے کہے کہ وہ اس کو حلال کر دے اور اگر معافی مانگنا ممکن نہ ہو تو پھر اس کیلئے خدا سے اس کے گناہوں کی بخشش کی دعا کرے اور اگر کسی کی غیبت کرنے سے اس کی توہین و ہتک ہوئی ہو۔ تو جب تک اس کیلئے ممکن ہو اس کی توہین کو زائل اور دور کرے۔

مسئلہ ۲۸۲۵ حاکم شرع کی اجازت بغیر کوئی بھی شخص ایسے شخص کے مال کو جو خمس نہیں دیتا حاکم شرع کو دینے کی غرض سے بھی نہیں اٹھا لیجا سکتا۔

مسئلہ ۲۸۲۶ وہ آواز اور طرز جو لہو ولعب کی محافل کے ساتھ مخصوص ہے وہ غنا ہے اور حرام ہے۔ اگر نوحہ یا مجلس امام حسین علیہ السلام یا قرآن کو اسی طرز کے ساتھ جو غنا ہے پڑھے تو بھی حرام ہے جیسا کہ آج کل ہماری مجالس میں سینہ گوا موفین وغیرہ کی طرز و آواز پر قصائد بنا کر پڑھے جاتے ہیں یہ بھی حرام ہیں۔ البتہ صرف اچھی آواز سے کہ جس سے غنا نہ بنے مجالس و قرآن کا پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ ۲۸۲۷ ایسے حیوان کا مارنا جو اذیت و تکلیف پہنچاتا ہے اور وہ کسی کا ملک بھی نہیں جائز ہے۔

مسئلہ ۲۸۲۸ وہ جائز ہے اور انعامات جو بنک ان اشخاص کو دیتا ہے کہ جن کا حساب ان میں ہوتا ہے چونکہ وہ لوگوں کو تشویق دلانے کیلئے اپنی طرف سے دیتا ہے اور جس سے کسی کو ضرر بھی نہیں پہنچتا حلال ہے۔

مسئلہ ۲۸۲۹ اگر کوئی شخص کسی صنعت گر کے پاس کوئی چیز بنوانے کی غرض سے دے جائے لیکن پھر وہ اس کے لینے کیلئے نہ آئے تو اس صنعت گر کو اس کے مالک کی تلاش و جستجو کرنی چاہیئے۔ اگر وہ اس کے مالک کو پیدا کرنے سے نا امید ہو جائے تو اسے وہ چیز اس کے مالک کی نیت سے صدقہ دے دینی چاہیئے۔

مسئلہ ۲۸۳۰ گلی وکوچہ و بازار میں کہ جہاں عورتیں عبور کرتی ہیں ماتم کرنا جائز ہے جبکہ سینہ زنوں کے سینے قمیص وغیرہ سے چھپے ہوئے ہوں۔ اور اسی طرح ماتمی دستوں کے ساتھ علم وغیرہ لے کر جانا بھی جائز ہے۔ لیکن انہیں چاہیئے کہ آلات لہو ولعب اپنے ساتھ استعمال نہ کریں۔

مسئلہ ۲۸۳۱ سونے کے دانت یا دانتوں کے اوپر سونے کے رکش یعنی ڈھکنے عورتوں کیلئے جائز ہے لیکن اگر یہ مردوں کیلئے زینت شمار ہو تو ان کے لئے جائز نہیں۔

مسئلہ ۲۸۳۲ انسان کیلئے استمناء حرام ہے یعنی ایسا کام کرنا کہ جس کی وجہ سے اس کی منی باہر آجائے۔ جیسے مشت زنی یا عورت کا عورت کے ساتھ ایک دوسرے کو رگڑنا تا کہ لذت و منی آجائے یا دوسرے افعال کہ جن کی غرض منی کا باہر لانا ہو یہ سب حرام ہیں۔

مسئلہ ۲۸۳۳ داڑھی کا مونڈنا یا مونڈوانا یا مشین اور قینچی وغیرہ سے اس طرح بنوانا جو منڈی کے برابر ہو جائے حرام ہے اور اس حکم میں سب لوگ شریک ہیں حتی کہ وہ لڑکا بھی جسے اول تکلیف یعنی پندرہ سال تمام ہو چکے ہیں کہ اگر وہ داڑھی نہ مونڈوائے تو لوگ اس پر مسخرہ کریں گے یا بابو صاحبان جو دفتروں یا کسی دوسرے محکموں میں ہوتے ہیں کہ اگر وہ داڑھی نہ مونڈائیں تو ان کے ساتھی و شریک کار اس پر تمسخرہ کریں گے۔ کیونکہ حکم خدا میں سب لوگ شریک ہیں اور اللہ کا حکم کسی کے مسخرے کرنے یا ماحول کے اصطلاح بن جانے سے تبدیل و تغیر نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۲۸۳۴ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ بچہ کا ولی یعنی باپ و دادا اس بچے کے بالغ ہونے سے پہلے اس کا ختنہ کریں اور اگر کسی بچے کے ولی اس کا ختنہ نہ کر گئے ہوں تو پھر خود اسی بچہ پر بالغ ہونے کے بعد اپنا ختنہ کرلینا واجب و ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۸۳۵ اگر کسی کے ماں باپ ناچیز و فقیر ہوں کہ وہ اپنا خرچ پیدا نہ کر سکتے ہوں۔ اور خود وہ شخص ان کا خرچ دے سکتا ہو تو پھر اسے اپنے ماں باپ کا خرچ دینا ہوگا۔

مسئلہ ۲۸۳۶ اگر کوئی شخص فقیر ہو اور اپنا خرچ پیدا نہ کر سکتا ہو تو اس کے باپ کو اس کا خرچ دینا ہوگا اور اگر اس کا باپ نہ دے سکتا ہو یا اس کا باپ مر چکا ہو اور اس کا لڑکا وغیرہ بھی نہ ہو تو پھر اس کا خرچ اس کے دادے کو دینا ہوگا۔ اور اگر اس کا دادا خرچ نہ دے سکے یا اس کا دادا بھی نہ ہو تو پھر اس کا خرچ اس کی ماں کو دینا پڑے گا۔ اور اگر اس کی ماں خرچ نہ دے سکے یا اس کی ماں بھی نہ ہو تو پھر اس کا خرچ دادی نانی نانے کو مل کر دینا ہوگا۔ اور اگر اسکی دادی اور نانی بھی نہ ہو تو پھر اس کا خرچ نانے کو دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۲۸۳۷ جب ایک دیوار دو آدمیوں کی مشترکہ ہو تو ان میں سے کوئی ایک بھی دوسرے کی اجازت کے بغیر اس میں کوئی تصرف نہیں کر سکتا یعنی کوئی ایک دوسرے کی اجازت کے بغیر اس دیوار میں شہتیر کی سرا یا اپنی عمارت کی بنیاد اس پر نہیں رکھ سکتا۔ اسی طرح اس میں میخ وغیرہ بھی نہیں لگا سکتا ہے لیکن وہ تصرفات اور کام کہ جس کے متعلق دوسرے شریک کا راضی ہونا معلوم ہو جیسے ایک دیوار کے ساتھ سہارا لگا کر بیٹھنا یا کپڑوں کو اس پر ڈالنا تو ان میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر دوسرا شریک ان کاموں سے بھی منع کر دے تو پھر یہ کام بھی اس کی اجازت کے بغیر جائز نہیں۔

مسئلہ ۲۸۳۸ فوٹو لینا اور تصویر کی نقاشی کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۲۸۳۹ جب کسی کے درخت کی ٹہنیاں باغ سے باہر کی طرف نکل چکی ہوں تو جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ اسکا مالک راضی ہے

اس درخت کا میوہ نہیں چنا جاسکتا ہے اور اگر اس درخت کا میوہ باہر زمین پر گرا پڑا ہو تو اس کا اٹھانا بھی مالک کی اجازت کے بغیر جائز نہیں۔

فائدہ ہی فائدہ ۔ انسان نے مرجانا ہے اور سب مال کو یہیں چھوڑ جانا ہے۔ نہیں معلوم اس کا مال اس کے بعد حلال میں خرچ ہوگا یا حرام میں۔ اگر حرام میں خرچ ہو تو دنیاوی مزے تو ورثہ اٹھائیں گے اور اس کا حساب مال کے جمع کرنے والے سے قیامت کے اس سخت دن میں لیا جائے گا۔ کہ جہاں نفسی نفسی ہوگا۔ باپ کو بیٹے کی خبر نہ ہوگی۔ اور بیٹے کو باپ کی۔ وہاں صرف انسان کے اپنے خالص اعمال آئمہ علیہم السلام کی فرمائشات کے ماتحت بجا لائے ہوئے ہی فائدہ دے سکیں گے۔ امام نے فرمایا ہے کہ انسان کے مرجانے کے بعد اس کے سب اعمال ختم ہو جاتے ہیں صرف چند آدمی ایسے ہیں کہ جن کے نامہ اعمال میں مرنے کے بعد بھی اعمال درج ہوتے رہتے ہیں ان میں سے ایک وہ انسان ہے کہ جو اپنا مال اللہ کی راہ میں وقف کر جائے کہ جب تک اس وقف سے فائدہ اٹھایا جائے گا اس کے نامہ اعمال میں عمل لکھے جاتے رہیں گے کیونکہ یہ صدقہ جاریہ مثل چشمہ کے ہے کہ جس کا پانی کبھی کسی موسم میں بھی بند نہیں ہوتا لہٰذا بھائیو اور وہ لوگو کہ جنہیں اپنے مرنے کا یقین کامل ہے ذرا سوچو اس دنیا کی رنگینیوں اور ظاہری نمائشوں پر فریفتہ ہو کر نہ رہو اور اپنے لیے ہمیشہ کا صدقہ جاریہ آج کر لو ورنہ کل ندامت کے سوا اور کچھ نہیں ملے گا سب سے بہترین کار خیر علم دین علم آل محمد کہ جس کے مٹانے کیلئے دنیا کی تمام حکومتیں ان کے مال و دولت خرچ ہوتے رہے لیکن علیؑ کی قربانیوں سے اور آئمہ علیہم السلام کی ان خاص نگاہوں سے یہ علم آج ہم تک پہنچ چکا ہے اور نہیں معلوم کتنی کتنی قیمتیں جانیں عزتیں اسکے یہاں تک لانے میں خرچ کی جاچکی ہیں۔ امام عصرؑ کی مظلومیت کے صدقے جاگو اور آنکھیں کھولو کہ آپ اس لادینی دور میں کہ جہاں علم دین اور علماء عاملین کا مضحکہ اڑایا جارہا ہے اور جہاں شریعت اسلامی اور قانون الٰہی کے ساتھ وہ ظلم توڑا جارہا ہے کہ جس کی مثال کسی زمانے میں ملنی مشکل ہے اور اس کسمپرسی میں علوم آل محمد کو آگے کے زمانوں تک پہنچانے کا سامان مہیا کر دو اور اس کے لیے ہر آدمی پر مختلف قسم کی ذمہ داریاں ہیں۔ وہ مال دار کہ جس کی کوئی صالح اولاد موجود نہیں۔ انہیں اپنے مالوں کو خالص علوم آل محمد کی ترویج کیلئے وقف کر دینا چاہیئے اور وہ لوگ کہ جن کی اولاد صالح موجود ہے وہ بجائے کالج اور یونیورسٹیوں کی بے وقعت سندوں کو اپنے بچوں کے ساتھ ان کی قبروں میں رکھیں۔ انہیں علوم آل محمد و تقدس اہلبیت کی وہ قیمتی و زریں سندیں دلانا چاہیئے کہ جنہیں دیکھ کر جناب فاطمۃ الزہراؑ قیامت کے دن کہہ سکیں کہ اسے پالنے والے میرے باپ کے اس علم کو کہ جنہیں دنیا یکسر چھوڑ چکی تھی اور جس کی تحصیل دنیا اپنے لیے توہین سمجھتی تھی۔ اس بندہ خدا نے اس زمانہ میں فقر و فاقہ و ذلت و خواری کو برداشت کرتے ہوئے حاصل کیا اور اسے اگلی آنیوالی نسلوں کے لئے باقی رکھا خدایا اسے بخشش دے۔ اس کے ماں باپ کو بخشش دے اس کے مددگار والوں کو بخشش دے۔ تو میں آپ کو یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ خداوند عالم ضرور اپنی نعمات ابدیہ سے اس بندہ کو نوازیں گے۔ ان مدارس میں سے ایک خالص دینی درسگاہ جامع المنتظر ہے۔ خدا سے دعا ہے کہ خداوند عالم آپ کو اور ہمیں اعمال صالحہ بجا لانے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین۔

خادمکم۔ اختر عباس مدرس جامع المنتظر رجسٹرڈ وسن پورہ سادات گنج۔ لاہور

یہ کتاب ۲۲ رجب ۱۴۰۹ھ مسجد نواب صاحب لاہور میں اختتام پذیر ہوئی

پنجاب پریس لاہور میں چھپوا کر [illegible] صاحب نے مکتبۃ الناصر [illegible] شاہ عالمی [illegible] رکلم روڈ لاہور سے شائع کیا

مسئلہ نمبر	اصل عبارات اردو	حاشیہ
نمبر ۱	استادتر ہو	تب جبکہ اس کا فتویٰ دوسروں کے مخالف نہ ہو۔
نمبر ۴	اسی کی ہی تقلید کرے	بنا بر احتیاط واجب
نمبر ۹	زندہ مجتہد کی تقلید کرے	زندہ مجتہد کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے جبکہ ان مسائل میں بھی مردہ مجتہد کی تقلید پہ باقی نہیں رہ سکتا کہ جن پر ان کی زندگی میں عمل کر لیا ہو اور اس کے مرنے کے بعد ان مسائل میں کسی مجتہد کی تقلید بھی نہ کی ہو۔
نمبر ۱۰	دوبارہ عمل کرسکتا ہے	دوبارہ مردہ مجتہد کے فتویٰ پر عمل نہیں کر سکتا اگر بقاء تقلید میت کو جائز مجھے حالانکہ مردہ مجتہد کی تقلید پر باقی رہنا بھی جائز نہیں جیسے مسئلہ نمبر ۹ میں گزر چکا ہے۔
نمبر ۲۰	بنا بر احتیاط واجب	بنا بر احتیاط مستحب
نمبر ۲۴	اختیار میں پانی ہے	تب جبکہ اس کے کہنے سے اطمینان حاصل ہو جائے۔
نمبر ۱۰	وہ بھی نجس ہوگا	اگرچہ وہ پانی نجاست کا مزیل بھی نہ ہو
نمبر ۲۷	بلکہ احتیاط واجب	نہ بلکہ اقوی یہی ہے۔
نمبر ۳۰	بارش پڑ رہی ہو	احتیاط واجب اس میں ہے کہ بارش اس انداز سے ہو کہ سخت زمین پہ جاری ہو جائے۔
نمبر ۵۴	بنا بر احتیاط واجب	نہ یہ احتیاط مستحب ہے۔
نمبر ۵۳	بنا بر احتیاط واجب	یہ احتیاط نہ واجب ہے اور نہ مستحب
نمبر ۵۶	کھانا مکروہ ہے	لیکن پانی کا پس خوردہ مکروہ نہیں ہے
نمبر ۶۱	احتیاط واجب	یہ احتیاط مستحب ہے
نمبر ۶۳	بنا بر احتیاط واجب	یہ احتیاط کوئی واجب نہیں مگر اس طرح بیٹھنا کسی اور وجہ سے حرام ہو
نمبر ۶۴	گلی و کوچہ میں	اگر گلی دونوں طرف کھلی ہو اور بند نہ ہو تو یہ تب حرام ہے جب عبور کرنے والوں کے لیے موجب ضرر ہو
نمبر ۶۹	تین عدد ہونا چاہیے	مگر جب پتھر یا ڈھیلا بہت بڑا ہو یا کپڑا بہت لمبا ہو تو پھر ایک بھی کافی ہے

مسئلہ نمبر	اصل عبارات اردو	حاشیہ
نمبر ۸۱	کھڑے ہو کر	نورہ یعنی موئے زہار کے اتارتے وقت کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ نہیں۔
نمبر ۸۴	نجاست خور حیوان کا پسینہ	مجنب بحرام کے پسینے اور نجاست خور حیوان کے پسینے سے بنا بر احتیاط واجب پرہیز کیا جائے۔
نمبر ۹۶	مچھلی و مچھر	یعنی جو خون جہندہ نہیں رکھتے وہ اور جن کے متعلق شک ہو کہ وہ خون رکھتا ہے یا نہ جیسے سانپ یہ سب پاک ہیں۔
نمبر ۹۸	وہ نجس ہو گا	اور بنا بر احتیاط واجب حرام گوشت حیوان کے ذبح کے بعد خون اسکے بدن میں رہ جائے اس سے اجتناب کیا جائے۔
نمبر ۱۰۱	احتیاط واجب	یہ احتیاط مستحب ہے۔
نمبر ۱۰۶	احتیاطاً	یہ احتیاط واجب ہے اور اسی طرح جو معاد کا منکر ہو یا ان کبیرہ گناہوں کا جو ضروری ہیں احتیاط واجب اس سے اجتناب کرنے میں ہے بلکہ ان میں قوی یہی ہے کہ ان سے اجتناب کیا جائے۔
نمبر ۱۱۴	احتیاط واجب	صرف پینا حرام ہے نجس نہیں ہے۔
نمبر ۱۲۲	یا تمام نجس ہے	اس سے بنا بر احتیاط پر واجب پرہیز کرے۔
نمبر ۱۲۳	احتیاط واجب اسی	یہ حکم تب ہے جبکہ ایک مرد عادل کے کہنے سے اطمینان حاصل نہ ہو۔
نمبر ۱۲۸	نجس ہو گی	اسی طرح جب حیوان کے پاؤں میں نجاست بالیقین تھا بعد میں شک ہو کہ زائل ہوتی ہے یا نہ تب بھی نجس ہے۔
نمبر ۱۳۲	احتیاط لازم	اگر اس طرح متصل ہو کہ نجس زمین لوٹے کے پانی کو زور سے باہر جانے مانع ہو تو پھر لوٹے کا پانی نجس ہے۔
نمبر ۱۳۴	ایک سے کی شمار نہ ہو	یا ایک قدشمار ہو لیکن لوٹے کا پانی زور سے باہر نکل رہا ہو تب بھی پاک ہے۔
نمبر ۱۴۱	بند کر دیا جائے۔	بنا بر احتیاط واجب۔

مسئلہ نمبر	اصل عبارت اردو	حاشیہ
نمبر ۱۴۲	بچہ ہی کیوں نہ ہو	بنا بر احتیاط واجب
نمبر ۱۴۷	واجب ہے	بنا بر احتیاط واجب
نمبر ۱۴۸	قبول کیا جائے	جبکہ اس کے کہنے سے اطمینان حاصل ہو جائے۔
نمبر ۱۵۱	بطور احتیاط واجب	یہ احتیاط ترک کرنا مناسب نہیں۔
نمبر ۱۵۷	احتیاط واجب	ایسے کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔
نمبر ۱۶۵	محل اشکال ہے	نہ جب اندرونی حصہ میں نجس تری خشک ہو جائے اور پھر اس چیز کو کریا جاری پانی میں اتنا رکھیں کہ ان کا پانی اس اندرونی حصہ تک پہنچ جائے تو پھر اس شئی کا اندرونی حصہ پاک ہو جائے گا۔
نمبر ۱۷۰	اندر کا حصہ نجس رہیگا	مگر جب وہ پانی کہ جس سے کپڑا دھویا گیا ہے کریا جاری ہو اور اس کے پانی نے اندر کے حصہ تک بھی سرایت کی ہو تو تب اندر کا نجس نہیں ہوگا بلکہ پاک ہو جائیگا۔
نمبر ۱۷۴	نچوڑنا بھی ضروری ہے	تب جب بغیر نچوڑنے کے پانی جدا نہ ہو اور پھر اتنا نچوڑے کہ نجس پانی بالوں میں باقی نہ رہے ہاں اگر ایسی رطوبت اس کے باوجود رہ جائے جو جسم کے رنگ کی طرح ہے تو اسے ختم کرنا بنا بر احتیاط واجب ضروری نہیں۔
نمبر ۱۷۹	دور کی تھی یا نہ	تو یہ چیز پاک ہے
نمبر ۱۸۸	پاک ہو جائیں گے	ان کا پاک ہونا محل اشکال ہے
نمبر ۱۹۱	محل اشکال ہے	نہ بلکہ یہ پاک نہیں ہوگا
نمبر ۱۹۳	ہونے میں محل اشکال ہے	نہ بلکہ یہ سورج سے پاک ہو جاتے ہیں۔
نمبر ۱۹۷	احتیاط واجب	نہ بلکہ اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے
نمبر ۲۰۲	احتیاط واجب	اس احتیاط کو ترک کرنا لائق نہیں
نمبر ۲۰۳	نجس ہو جاتا ہے	نجس نہیں ہوتا بلکہ اس کا پینا حرام ہے

آیۃ اللہ العظمیٰ المرجع الدینی الاکبر آقائے زمان آقا سید محمود شاهرودی النجفی

مسئلہ نمبر	اصل عبارت اردو	حاشیہ
نمبر ۲۰۳	پاک ہوجائے گا	نہ بلکہ اس سے حلال ہوجائیگا۔
" "	پاک کرنا منحصر ہے	نہ بلکہ اس کا حلال ہونا اس پر موقوف ہے
نمبر ۲۰۴	وہ نجس ہوگا۔	نہ بلکہ حرام ہوگا اور یہی حکم ہے جب اس کو آگ سے جوش دیا جائے
نمبر ۲۰۵	تو وہ پاک ہے	حلال اور پاک ہے اور اگر اسے آگ سے جوش دیا جائے تو جب تک یقین نہ ہو کہ اس کا دو تہائی کم ہوا ہے حلال نہیں ہوگا اسی طرح جب اسے خود بخود جوش آجائے جب تک اس کے سرکہ ہونیکا یقین نہ ہو حلال نہیں ہوگا۔
نمبر ۲۰۷	احتیاط واجب	نہ بلکہ اس کے کھانے سے اجتناب واجب ہے۔
نمبر ۲۰۸	جوش نہیں آیا	نہ بلکہ اس میں ڈال سکتے ہیں۔
" "	نہ ڈالا جائے	یعنی حرام ہوجائیگا نہ کہ نجس
نمبر ۲۱۰	کسی جگہ گر پڑے	یہ جگہ نجس نہیں ہوگی اور وہ چمچے وغیرہ بھی پاک ہیں۔
نمبر ۲۲۶	احتیاط واجب	نہ بلکہ احتیاط مستحب
نمبر ۲۲۸	نجس چیز کو پاک کیا ہو	بشرطیکہ اس کے پاک کرنیکا اطمینان ہو۔
نمبر ۲۳۲	استعمال نہ کیا جائے حرام ہے	یہ بنا بر احتیاط واجب اور اگر استعمال نہ کرے تو پھر انہیں نہ رکھنے میں احتیاط مستحب ہے۔
نمبر ۲۳۲	اس طرح توڑ دے	توڑنا ضروری نہیں
نمبر ۲۳۴	خرید و فروخت حرام ہے	اگر ذخیرہ کرنے کے لیے ہو تو جائز ہے اگرچہ احتیاط مستحب نہ کرنے میں ہے۔
نمبر ۲۳۸	بھی حرام ہے	اس کا حرام ہونا محل تامل ہے۔
نمبر ۲۵۶	عرض میں	عرض میں ایک انگلی کی مقدار کا وجوب قوت سے خالی نہیں اگرچہ احتیاط مستحب یہی ہے۔
نمبر ۲۵۹	لیکن بہتر	نہ بلکہ احوط یہ ہے۔

مسئلہ نمبر	اصل عبارت اردو	حاشیہ
نمبر ۲٦۰	احتیاط واجب	یہ احتیاط مستحب ہے واجب نہیں بلکہ ہتھیلی تمام پاؤں پر رکھ کر معمولی حرکت بھی دے دے تو کافی ہے۔
نمبر ۲٦۷	پانی کے اندر لے جائے	نہ بلکہ پانی کے اندر لے جائے اور اسے وضو کے قصد سے باہر نکالے تو کافی ہے۔
" "	تو بھی وضو صحیح ہے	اسی طرح اگر دائیں ہاتھ کو وضو کی نیت سے پانی کے اندر لے جائے اور بائیں ہاتھ کو بغیر ارتماسی کے دھوئے تو بھی وضو صحیح ہے۔
نمبر ۲۷۳	تو پھر وضو صحیح ہے	وضو کا صحیح ہونا محل اشکال ہے
نمبر ۲۷۴	تو پھر کوئی حرج نہیں۔	جبکہ لوگوں کا ایسا کرنا کاشف ہو کہ یہ وقف عام ہے۔
نمبر ۲۷۵	اور اگر عادتاً اس	جبکہ ان کا یہ فعل وقف عام ہونے کا کاشف ہو تب۔
نمبر ۲۷٦	وضو کرتے رہتے ہوں	جبکہ ان کا یہ فعل وقف عام ہونے کا کاشف ہو تب
نمبر ۲۷۷	منع کردیں	یا وہ وضو کرنے میں خوش نہ ہوں اور یہ احتمال ان سے عقلائی موجود ہو تب بھی یہی حکم ہے۔
نمبر ۲۷۸	تو اس کا وضو باطل ہے	اگرچہ اس وضو کے بطلان کا حکم تو نہیں دیا جا سکتا لیکن احوط یہ ہے کہ اس وضو پر اکتفا نہ کرے۔
نمبر ۲۸۰	احتیاط واجب	یہ احتیاط مستحب ہے۔
" "	اینٹ بھی غصبی ہو	تب جبکہ اس میں عرفاً تصرف نہ سمجھا جائے۔
نمبر ۳۰۳	احتیاط واجب	نہ بلکہ بنا برا قوی یہ ہے۔
نمبر ۳۲۲	سجدہ اور تشہد بھول گیا	سجدہ سہو کے لیے وضو واجب نہیں ہاں اگر چاہے کر لے تو بہتر ہے
نمبر ۳۲۵	احتیاط واجب	نہ بلکہ یہ احتیاط مستحب ہے۔
نمبر ۳۲۷	وضو بھی صحیح ہے	تب جبکہ اس کی وضو کی نیت مقید اسی واجب کے لیے نہ ہو ورنہ وضو باطل ہے۔
نمبر ۳۳۱	پاک کپڑا رکھ کر	یہ ضروری نہیں۔

مسئلہ نمبر	اصل عبارت اردو	حاشیہ
نمبر ۳۴۵	ترتیبی کرنا چاہیئے	بنا بر احتیاط واجب
نمبر ۳۴۵	غسل ارتماسی کیا	غسل ارتماسی بھی اسی صورت میں درست ہے جب اس کے شرائط موجود ہوں کہ جن میں عضو کا پاک ہونا اور پانی کا مضر نہ ہونا بھی ہے اور اگر غسل ارتماسی کے شرائط موجود نہ ہوں تو پھر اس کے لیے غسل ترتیبی کرنا ہی متعین ہے۔
نمبر ۳۴۷	احتیاط واجب	بلکہ اقوی یہی ہے
نمبر ۳۴۸	احتیاط اس میں	یہ احتیاط واجب ہے
نمبر ۳۵۰	وضو کرکے	بنا بر احتیاط واجب
نمبر ۳۶۱	کے حرموں میں	علی الاحوط
" "	کوئی چیز مسجد	نہ بلکہ مسجد میں کسی چیز کے رکھنے کی غرض سے داخل ہونا بلکہ بنا بر احتیاط وجوبی بغیر داخل ہوئے کوئی چیز مسجد میں رکھنا۔
نمبر ۳۷۴	حصہ پانی میں ہو	پانی میں کوئی حصہ ہونا ضروری نہیں بلکہ اگر پورا بدن پانی کے اندر ہو تب بھی اس کی نیت کر سکتا ہے۔
نمبر ۳۹۲	غسل کو تمام کرکے	نہ بلکہ غسل اس نیت سے کہ جو اس کے ذمہ پر واقع میں ہے دوبارہ کرے اور اس کے بعد وضو بھی کرے۔
نمبر ۴۰۷	وہ غسل باطل ہے	اگر نماز صبح کے لیے صبح کا وقت داخل ہونے سے پہلے غسل کرے تو اس کا غسل باطل ہے۔
نمبر ۴۲۲	احتیاط واجب	نہ بلکہ واجب یہی ہے
نمبر ۴۴۷	متصل آئے	متصل آنا ضروری نہیں
"	حیض نہیں ہوگا۔	بنا بر اقوی یہ حیض ہوگا اور ان دونوں احتیاط کا ترک کرنا سزاوار نہیں لہذا حائض کے تروک اور استحاضہ کے افعال دونوں کو ان دنوں جمع کرے۔
نمبر ۴۴۸	بھی یہ خون حیض ہوگا	چونکہ حکم شرعی کی تطبیق میں مسامحہ عرفی کی کوئی حیثیت نہیں لہذا یہ خون حیض کا خون ہوگا۔

آیۃ اللہ العظمیٰ المرجع الدینی الاکبر افقہ زمانہ آقا سید محمود شاهرودی النجفی

مسئلہ نمبر	اصل عبارت اردو	حاشیہ
نمبر ۴۵۱	یہ خون حیض کا ہوگا	یہ تب جبکہ اسے اس کے حیض ہونے کا [illegible] ہو جائے۔
نمبر ۴۵۷	فقرا کو دینا ہوگا	بنا بر احتیاط واجب
نمبر ۴۶۰	سکہ دار	سکہ دار ہونا کوئی واجب نہیں بلکہ [illegible] شہرت کافی ہے۔
نمبر ۴۶۰	استغفار کرنا	[illegible] کفارہ [illegible] قادر نہ تھا اور اگر اس وقت قادر تھا [illegible] جب بھی قادر ہو کفارہ دینا چاہیے۔
نمبر ۴۶۳	جماعت بھی کر سکتا ہے	لیکن احتیاط شدید استحبابی یہ ہے کہ جماعت کرنے سے پہلے اس کی فرج کو دھو لینا چاہئے۔
نمبر ۴۷۸	قضا کرنی واجب ہے	اور اگر صرف ایک رکعت کا وقت وضو اور غسل کرنے کے بعد موجود ہو تو احتیاط واجب اسی میں ہے کہ نماز پڑھے اور اگر نہ پڑھے تو پھر اس کی قضا بجا لائے۔
نمبر ۴۸۲	تو تیمم کرے	برجاء مطلوبیت تیمم کرے۔
نمبر ۴۹۱	آیا کرتا تھا۔	تو اس صورت میں عادت والے دنوں کو حیض قرار دے اور اگر عادت سے پہلے عادت والے دنوں کے برابر خون آئے اور پھر عادت کے دنوں میں بھی خون دیکھے تو اس صورت میں بہتر یہی ہے کہ دونوں خون میں حائض کے تروک اور مستحاضہ کے افعال کو بجا لائے۔
نمبر ۴۹۵	رشتہ دار عورتوں حیض کو	اس طرح جس طرح مسئلہ نمبر ۵۰۰ میں بیان ہوا ہے یعنی مقدار ایام حیض کو۔
نمبر ۵۱۲	احتیاط واجب	اس کے لیے واجب ہے کہ عبادات کو دسویں تک ترک کر کے احتیاط کرے اگر اس کے خون میں حیض کے خون

مسئلہ نمبر	اصل عبارت اردو	حاشیہ
		کی صفات موجود ہوں ورنہ یہ دسویں تک عبادت کو ترک کر کے احتیاط کرے لیکن ایک دن میں یوں کرنا واجب ہے اور باقی دنوں میں مستحب ہے اگرچہ احوط اس صورت میں بھی تروک حائض اور افعال مستحاضہ میں جمع کرنا ہے۔
نمبر ۵۲۹	احتیاط واجب اسی	یہ تب جبکہ اس کے بال لمبے ہوں لیکن متعارف سے خارج نہ ہوں۔
نمبر ۵۳۰	بلکہ احتیاط واجب	نہ یہ احتیاط مستحب ہے۔
" "	سرا ہوا دیتا	جبکہ اس کا بدن ہونے کی حالت میں ٹھنڈا ابھی ہو چکا ہو
" "	احتیاط واجب کے لحاظ	نہ اس پر غسل اس صورت میں واجب نہیں۔
نمبر ۵۳۱	اس کے مرنے کے بعد	جبکہ اس حالت میں اس کی ماں کا جسم ٹھنڈا ابھی ہو چکا ہو۔
نمبر ۵۴۴	اس جگہ لٹایا جائے	تب جب یوں کرنا اس کی جلدی موت واقع ہونیکا ہی سبب نہ بنے۔
نمبر ۵۶۲	سر بسر غسل میں	ضروری نہیں۔
نمبر ۵۶۱	پانی میں ڈبویا	۳/۴ حصہ کو ڈبویا جا سکتا ہے
نمبر ۵۶۴	تیمم دیا جائے	بنا بر اظہر تینوں غسل کے لیے صرف ایک تیمم دینا چاہیے البتہ ہر غسل کے عوض ایک تیمم دیتے ہیں ایسی احتیاط ہے جو ترک کرنے کے سزاوار نہیں پس احتیاط مستحب یہ ہے کہ پہلے تینوں غسل کے لیے ایک تیمم دیں پھر ہر ایک غسل کے لیے علیحدہ تیمم بھی دیں۔
نمبر ۵۸۱	احتیاط واجب	نہ بلکہ واجب بھی ہے۔
" "	اجازت سے دفنا دیں	اجازت کی صورت میں زائد کفن ان کے حصہ سے لینا ضروری نہیں
نمبر ۵۹۰	پہلے پیشانی	احوط یوں ہے۔

مسئلہ نمبر	اصل عبارات اردو	حاشیہ
نمبر ۶۴۲	بلکہ احتیاط واجب	یہ کام ان کے لیے جائز ہے اگرچہ نہ کرنا احوط ہے
نمبر ۶۵۰	بغیر غسل	بغیر کفن
" "	احتیاط مستحب	نہ بلکہ احتیاط واجب
نمبر ۶۶۶	ڈھونڈنے	جبکہ وہ جستجو بطور متعارف ہو۔
" "	چکا ہے صحیح ہے	مگر جب ابھی وقت باقی ہو تو پھر نماز کے اعادہ کرنے میں احتیاط مستحب ہے۔
نمبر ۶۸۲	خود تیمم کرے	یہی حکم ہے جب اسے خوف ہو کہ یہ ابھی تو تشنہ نہیں لیکن بعد میں تشنہ ہوں گے۔
نمبر ۶۸۹	نہ ٹوٹا ہو	اگرچہ بعید نہیں کہ وہی پہلا تیمم ان کے لیے کافی ہو جبکہ نماز کے بعد بلا فاصلہ پانی تلف ہوا ہو۔
نمبر ۶۹۰	احتیاط واجب	بعید نہیں کہ وہی تیمم بعد والی نماز کے لیے کافی ہے۔
نمبر ۶۹۲	لیکن احتیاط واجب	نہ بلکہ اولیٰ اور احوط یہی ہے۔
نمبر ۷۰۴	تیمم باطل ہے	بطلان کا حکم تو نہیں کہا جا سکتا لیکن احوط یہ ہے کہ اس تیمم پر اکتفا نہ کرے اور اگر اس سے نماز پڑھ چکا ہو تو اس کا اعادہ کرے۔
نمبر ۷۰۹	احتیاط مستحب	نہ بلکہ بہتر یوں ہے۔
نمبر ۷۱۲	باطل ہوگا	جبکہ یہ تیمم صرف انہیں چیزوں کے لیے بطور قید کے کیا ہو۔
نمبر ۷۱۴	احتیاط واجب	ہاتھ کی پشت سے تیمم کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ اسی نجس ہاتھ سے تیمم کر سکتا ہے مگر وہ نجاست ایسی ہو کہ جس کا خشک کرنا ممکن نہ ہو اور وہ اس چیز میں سرایت کرتی ہو کہ جس پر وہ تیمم کر رہا ہے تو پھر اس صورت میں ہاتھ کی پشت سے تیمم کرے۔
نمبر ۷۱۸	یا گمان ہو جائے	نہ بلکہ یقین پیدا کرے۔
[illegible]	دبانا ممکن نہ ہو	نہ اس کے ہاتھ کو زمین پر مارنے یا رکھنے سے بھی تو۔

مسئلہ نمبر	اصل عبارت اردو	حاشیہ
نمبر ۷۲۹	احتیاط واجب	نہ بلکہ ان کے لیے ایک تیمم کرلینا کافی ہے
نمبر ۷۳۵	چند ایک مقام پر مستحب ہے	صرف اول و دوم و ششم میں مستحب ہے، سوم اور چہارم و پنجم صورت میں نماز کے اعادہ کرنے میں احتیاط مستحب ہے۔
نمبر ۷۳۹	نماز صحیح ہوگی	اور یہ ظہر میں حساب ہو جائیگی۔
" "	ظہر کی نماز	نہ بلکہ اسے عصر کی نماز بعد میں پڑھنی چاہیئے لیکن پھر بھی ایک نماز چار رکعتی ما فی الذمہ کی نیت سے بطور احتیاط ترک کرنا سزاوار نہیں۔
نمبر ۷۴۰	تو پھر احتیاط واجب ہے	نہ بلکہ جو نماز پڑھ چکا ہے وہ باطل ہے خواہ اسے یہ اثنا نماز میں معلوم ہو جائے یا نماز کے بعد۔
نمبر ۷۴۴	نماز عشا کا مخصوص وقت	مختار کے لیے یہ وقت ہے۔
نمبر ۷۴۷	نماز عشا کا آخری وقت	یہ مختار کے لیے ہے۔
نمبر ۷۵۰	دو عادل گواہی دے دیں	نہ بلکہ ایک عادل بھی کافی ہے جبکہ اس کے کہنے سے وقت کے داخل ہونیکا اطمینان حاصل ہو جائے۔
نمبر ۷۵۱	علم حاصل نہ ہو سکے	تو اسے چاہیئے کہ نماز کو موخر کردے یہاں تک وقت داخل ہونیکا اسے یقین ہو جائے۔
نمبر ۷۵۸	یہی حکم ہے	مختار کے لیے یہ حکم ہے
نمبر ۷۶۱	اگر وہ صحیح نکلے	اس صورت میں دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔
نمبر ۷۶۲	احتیاط واجب	جب دو رکعت بیٹھ کر پڑھے تو انہیں ایک ہی رکعت حساب کرے۔
نمبر ۷۷۰	ختم ہو جاتا ہے	بعید نہیں کہ نافلہ مغرب کا وقت وہاں تک ہو جہاں تک خود مغرب کا وقت رہتا ہے یہاں تک کہ عشا کا مخصوص وقت داخل ہو جائے۔
نمبر ۷۸۵	احتیاط مستحب	نہ بلکہ احتیاط واجب ہے۔
نمبر ۷۹۴	لیکن احتیاط مستحب	نہ بلکہ احتیاط واجب ہے۔
نمبر ۷۹۴	احتیاط واجب	نہ بلکہ بہتر یہی ہے۔

آیۃ اللہ ا

مسئلہ نمبر

نمبر ۷۹۵
نمبر ۸۰۰
نمبر ۸۰۴
نمبر ۸۱۶
نمبر ۸۱۸
نمبر ۸۲۳
نمبر ۸۲۵
نمبر ۸۳۵
نمبر ۸۳۶
نمبر ۸۳۸
نمبر ۸۴۱
نمبر ۸۴۲
نمبر ۸۴۴
نمبر ۸۴۹
نمبر ۸۵۳
نمبر ۸۵۵
نمبر ۸۵۷
نمبر ۸۶۱
نمبر ۸۶۲

اصل عبارت اردو	حاشیہ
جس طرف بھی چاہے	یہ تب جب اس کام کا کرنا ضروری ہو
دوبارہ اس نماز کو پڑھے	بالخصوص تب جبکہ اس کے دوبارہ پڑھنے میں کافی وقت درکار ہو۔
بنا بر احتیاط واجب	نہ بلکہ اقوی یہی ہے۔
اس نماز کو دوبارہ پڑھے	دوبارہ پڑھنا واجب نہیں اگرچہ اعادہ کرنا احوط ہے۔
احتیاط واجب	نہ بلکہ پہلی نماز صحیح ہے اور احتیاط کی کوئی ضرورت نہیں
نماز باطل ہے	یہی حکم جاہل مقصر کا بھی ہے۔
تو پھر نماز باطل ہے	نماز کے باطل ہونے کا حکم تو نہیں کہا جا سکتا لیکن احوط یہ ہے کہ اس نماز پر اکتفا نہ کرے اور دوبارہ مباح لباس میں نماز پڑھے۔
نماز نہ پڑھنی چاہیئے	ایسے لباس میں نماز پڑھنا جائز ہے۔
نماز نہ پڑھے	اس میں نماز پڑھنا جائز ہے
احتیاط واجب	نہ بلکہ اس کی وہی سابقہ نماز بنا بر اقوی صحیح ہے۔
احتیاط واجب	واجب نہیں ہے کہ اس نماز کو دوبارہ پڑھے اور یہی حکم جاہل مقصر کا بھی ہے۔
اس کی ٹوپی	ٹوپی اور ازار بند وغیرہ کہ جس میں تنہا نماز نہیں ہو سکتی۔ ابریشم کا ہونا صرف مکروہ ہے۔
نماز میں نہ پہنے	نماز میں پہننے میں کوئی اشکال نہیں۔
احتیاط واجب	یہ احتیاط واجب نہیں۔
حرام ہے	نہ بلکہ احتیاط واجب اس کے ترک کرنے میں ہے۔
احتیاط واجب	نہ بلکہ اقوی یہی ہے اگر پہننا اس کے لینے میں صادق آئے۔
اکثر لوگوں کے لیے	نہ جب صرف اسی کے لیے دشوار ہو تو بھی یہی حکم ہے۔
نماز نہ پڑھے	نہ بلکہ اس کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے۔
نماز باطل ہو جاتی ہے	حرام گوشت حیوان کا خون بنا بر احتیاط کہ جس کا ترک کرنا سزاوار

مسئلہ نمبر	اصل عبارت اردو	حاشیہ
		نہیں یہی حکم رکھتا ہے
نمبر ۸۶۴	ایک خون شمار کیا جائے	جب کپڑا باریک و نازک ہو۔
نمبر ۸۶۸	اس کی نماز باطل ہے۔	نماز کے بطلان کا حکم نہیں کیا جا سکتا لیکن احوط یہ ہے کہ اس نماز پر اکتفا نہ کرے اور دوسری جگہ پر اسے دوبارہ پڑھے۔
نمبر ۸۸۷	اشکال نہیں	چونکہ ان کے راضی ہونیکا اطمینان حاصل ہے۔
نمبر ۸۹۲	قرائن داطمینان ہو	جہاں اطمینان ہو کہ وہ نماز تمام نہیں کر سکے گا تو وہاں نماز شروع ہی نہ کرے۔ لیکن اگر شک ہو یا احتمال دے کہ تمام کر سکے گا یا نہ تو برجاء شروع کر سکتا ہے۔
نمبر ۸۹۳	آگے ہو کر	بلکہ یہی حکم تب بھی ہے جو مساوی کھڑا ہو
نمبر ۸۹۵	احتیاط واجب	عورت کو مرد کے پیچھے ہونا ضروری نہیں اگرچہ یہ احوط ہے اور جو شرائط میں دہم ہے وہی نہم ہے اور جو نہم شرط ذکر ہوئی ہے وہ کوئی شرط نہیں۔
نمبر ۸۹۶	احتیاط واجب۔	دونوں جگہ اس مسئلہ میں احتیاط واجب نہیں اور نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے
نمبر ۸۹۷	دیوار یا پردہ	ایسی چیزوں کا درمیان ہونا ضروری ہے۔
نمبر ۸۹۹	ہوں باطل ہے	جب کہ وقت وسیع ہو اور وہاں پڑھنے میں مجبور بھی نہ ہو۔
نمبر ۹۰۷	پڑھنا مکروہ ہے	بنا بر مشہور اگرچہ بعض کی کراہت پر دلیل موجود نہیں اور بعض پر کچھ اشکال اور بھی ہیں جو عروہ کے حاشیہ میں ذکر ہوئے ہیں۔
" "	نماز بھی باطل ہے	بنا بر احتیاط واجب
نمبر ۹۱۱	خراب کرنا	جب تھوڑی سی مقدار خراب کرنی پڑے
نمبر ۹۳۱	اور تعقیب	صرف نافلہ کا فاصلہ مضر نہیں۔
نمبر ۹۳۲	ساقط ہے	اپنی نماز کے لیے رجاءً اذان اور اقامہ کہہ سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر

نمبر ۹۳۴
" "
" "
نمبر ۹۵۸
نمبر ۹۷۳
نمبر ۹۷۵
نمبر ۹۹۳
نمبر ۱۰۱۴
نمبر ۱۰۲۱
نمبر ۱۰۲۳
نمبر ۱۰۲۴
نمبر ۱۰۴۸
نمبر ۱۰۵۱

اصل عبارت اردو	حاشیہ
ساقط ہونا مشکل ہے	نہ بلکہ ساقط ہے اگرچہ رجاء ان کا بجا لانا بہتر ہے ۔
تو ان چھ شرطوں	پانچ شرطوں کے بعد چھٹی شرط جو کتاب میں ہے وہ شرط نہیں
ادا ہوں	بلکہ اگر قضا بھی ہو تو یہ ساقط ہیں اگرچہ ان کا اس حالت میں رجاء بجالانا بہتر ہے ۔
احتیاط واجب	نہ بلکہ احتیاط مستحب
پھیلائے رکھے	اس طرح کہ کھڑا ہونا صادق نہ آئے ۔
احتیاط واجب	اعادہ کا واجب ہونا دور نہیں ۔
سورہ کے لیے سجدہ کرے ۔	اور نماز کی حالت تلاوت کے سجدہ کے عوض سجدہ کا اشارہ بھی کرے اور نماز کے بعد اس کا سجدہ بھی بجالائے ۔
تین دفعہ	ایک دفعہ بھی کافی ہے لیکن تین دفعہ پڑھنا مستحب ہے ۔ اور اگر وقت وسیع ہو تو تین دفعہ کے پڑھنے کے ثواب سے اپنے آپ کو محروم نہ رکھے ۔
پھر اسے چاہیے	بنا بر احتیاط واجب ایسا کرے ۔
پڑھی ہے یا نہ	تو بنا بر احتیاط واجب اسے دوبارہ حمد یا تسبیحات پڑھنی چاہیئے
یا رکوع کی طرف جھک	اگر یہ شک رکوع کی طرف جھکنے میں ہوا ہو تو اسے احتیاطاً لوٹ جانا چاہیئے اور حمد یا تسبیحات کو مطلق قصد قربت سے پڑھے ۔
نماز باطل ہے	یہ تب جب رکوع کی طرف لوٹنا رکوع کے قصد سے ہو اور اگر اس قصد سے نہ ہو تو پھر اس میں تامل ہے بہرحال واپس لوٹ کر رکوع بجالائے ۔
رکوع نہیں کیا	بنا بر احتیاط واجب اسے لوٹ کر رکوع بجالانا چاہیئے اور نماز تمام کرکے اس نماز کو دوبارہ بھی پڑھے اور دو سجدے سہو کے

مسئلہ نمبر	اصل عبارت اردو	حاشیہ
		بھی بجا لائے
نمبر ۱۰۶۶	احتیاط واجب	نہ بلکہ اقوی یہی ہے ۔
نمبر ۱۰۶۹	پھر اسے چاہیے	بنا بر احتیاط واجب
″ ″	احتیاط واجب	نہ بلکہ اقوی یہ ہے کہ سر کو اٹھائے اور رکھے اور نماز کو تمام کرے اور دوبارہ نماز بھی پڑھے ۔
نمبر ۱۰۷۸	احتیاط واجب	بلکہ اس کو واجب کہنا بعید نہیں ۔
نمبر ۱۰۸۰	تو اب اسے پڑھنا چاہیئے	قربت مطلقہ کے قصد سے ۔
نمبر ۱۰۸۱	ضروری نہیں	یہ کہنا کہ اسے دوسری جگہ جانا ضروری نہیں اشکال دار ہے ۔
نمبر ۱۰۸۳	مشقت نہ ہو	تو پھر بنا بر احتیاط واجب اسے کھڑے ہوئے سجدہ کے لیے سر سے اشارہ کرنا چاہیئے اور تشہد کو کھڑے ہوئے پڑھے اور پھر عام عادت کی طرح سجدہ اور تشہد بھی بجا لائے ۔
نمبر ۱۰۸۴	بیٹھ کر	اسی کا نام جلسہ استراحت ہے
نمبر ۱۰۸۶	احتیاط واجب	اگر انگور کے پتے خشک ہو چکے ہوں تو سجدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں اور اگر خشک نہ ہوں تو تب اشکال ہے ۔
نمبر ۱۰۹۱	اشکال ہے	نہ ان پر بھی سجدہ کرنا جائز ہے
نمبر ۱۰۹۵	چپکی رہے	تو بنا بر اقوی اسے پیشانی سے جدا کر کے سجدہ کرے اور یہی حکم مٹی کا بھی ہے
نمبر ۱۱۲۶	نماز وتر	وتر کا تو یہی حکم ہے لیکن نماز شفع کی دوسری رکعت میں پڑھنا قنوت ہے
″ ″	چار قنوت	احتیاط واجب اس میں یہ ہے کہ عید فطر اور قربان کی نماز میں قنوت ترک نہ کرے ۔
نمبر ۱۱۴۵	کوئی حرج نہیں	بلکہ اگر جان بوجھ کر بھی بقصد جزئیت نہ کہے تو کوئی حرج نہیں ۔

مسئلہ نمبر	اصل عبارات اردو	حاشیہ
نمبر ۱۱۴۹	احتیاط واجب	واجب نہیں بلکہ تحیت کے قصد سے بھی جائز ہے
نمبر ۱۱۵۳	کافر مرد	اس کا ذکر کتاب میں موجود نہیں۔
نمبر ۱۱۵۹	نماز میں اشکال	جب تک اس سے نماز کی ہیئت نہ مٹ جائے تب تک کوئی اشکال نہیں۔
نمبر ۱۱۶۰	احتیاط واجب	یہ تب ہے جب تک نماز کی [illegible] نہ مٹے ورنہ دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔
نمبر ۱۱۶۸	حرام ہے	بنا بر احتیاط واجب نماز کو اختیاراً نہ توڑے۔
نمبر ۱۱۷۸	اول بھی پڑھا	اس صورت میں احتیاطاً مشکوک جزو کو قربت مطلقہ کے قصد سے بجا لائے۔
نمبر ۱۱۸۰	شک کی پرواہ نہ کرے	نہ بلکہ بنا بر اقوی واپس لوٹ کر اس مشکوک جزو کو پھر سے بجا لائے۔
نمبر ۱۲۰۵	احتیاط واجب	نہ بلکہ یہ احتیاط اور اسی مسئلے میں دوسری احتیاط مستحب ہے
نمبر ۱۲۰۸	چہارم پہلے سجدہ سے سر اٹھانے	ذکر ختم کرنے کے بعد اور دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد شک ہو تو یہ حکم ہے
نمبر ۱۲۰۸	نہم۔ احتیاط واجب	نہ بلکہ یہ بنا بر اقوی ہے اور اسی طرح بنا بر اقوی ششم و ہفتم و ہشتم شک کی صورت میں بھی دو سجدے سہو کے قیام بیجا کے لیے بجا لائے۔
نمبر ۱۲۱۹	احتیاط واجب	نہ بلکہ واجب ہے لیکن نماز کو دوبارہ پڑھنا بنا بر احتیاط واجب ہے۔
نمبر ۱۲۳۵	کسی کام میں مشغول ہو چکا ہو	ایسا کام جو نماز کو باطل نہیں کرتا تو بنا بر احتیاط واجب نماز احتیاط کو بجا لائے اور اصل نماز کو دوبارہ بجا لانے میں جو احتیاط ہے اسے ترک کرنا سزاوار نہیں اور اگر ایسا کام ہو جو نماز کو باطل کر دیتا ہے تو پھر بنا بر احتیاط واجب اصل نماز کو دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ نمبر	اصل عبارت اردو	حاشیہ
نمبر ۱۲۳۸	باطل نہیں کرتی	اس میں بھی احتیاط واجب اس میں ہے کہ نماز احتیاط کو بھی پڑھے اور اصل نماز کو بھی دوبارہ بجالائے۔
نمبر ۱۲۳۹	واجب نہیں ہوتا	احتیاط واجب اس میں ہے کہ دو سجدے سہو کے بجالائے۔
نمبر ۱۲۴۳	اس چیز کا یقین ہو	مگر جب ایسی چیز کا گمان ہو جو نماز کے باطل ہونے کا سبب ہوتی ہے تو اس وقت گمان کا حکم یقین والا نہیں ہے لیکن جب گمان وظن نماز کے افعال میں ہو تو اسے بھی یقین کے ساتھ ملحق کرنے کی وجہ تو ہے لیکن پھر بھی احتیاط واجب اس میں ہے کہ اس گمان کے مطابق عمل کر کے نماز تمام کرے اور پھر اسی نماز کو دوبارہ بھی بجالائے۔
نمبر ۱۲۴۵	پنجم۔ احتیاط مستحب	نہ بلکہ جب تین سے زیادہ کیے۔
نمبر ۱۲۵۰	تین سے کم	نہ بلکہ بنا بر احتیاط واجب
"	احتیاط مستحب	نہ بلکہ بنا بر احتیاط واجب
نمبر ۱۲۵۱	احتیاط مستحب	نہ بلکہ بنا بر احتیاط واجب
نمبر ۱۲۶۴	دوبارہ پڑھے	یہ تب جبکہ سجدہ یا تشہد جو فراموش کیا ہے آخری رکعت کا نہ ہو اور اگر آخری رکعت کے یہ ہوں تو پھر بنا بر اقوی اصل نماز کو دوبارہ پڑھے۔
نمبر ۱۲۶۵	احتیاط واجب	نہ بلکہ بنا بر اقوی
"	احتیاطا	نہ بلکہ بنا بر اقوی
نمبر ۱۲۶۶	دو سجدے سہو کے اور بھی	یہ ضروری نہیں ہیں۔
نمبر ۱۲۸۰	بائیں طرف	نہ بلکہ جب مطلق قبلہ سے اتنا زیادہ پھر جائے جو عمداً جائز ہوتا ہے تو بھی یہی حکم ہے۔
نمبر ۱۲۸۱	پوری پڑھے گا	نہ بلکہ بنا پر احتیاط واجب پوری اور قصر دونوں پڑھے

مسئلہ نمبر	اصل عبارت اردو	حاشیہ
نمبر ۱۲۸۳	احتیاط کرے	نہ بلکہ نماز قصر پڑھے اور روزہ بھی نہ رکھے بلکہ اس کی بعد میں قضا بجا لائے۔
نمبر ۱۲۸۹	اسی دن یارات کو	نہ بلکہ اگر دوسرے دن بھی لوٹ آنے کا قصد کرے تو یہی حکم ہے
نمبر ۱۲۹۰	اسی دن یارات کو	نہ بلکہ اگر دوسرے دن بھی لوٹ آنے کا قصد کرے تو بھی حکم ہے۔
نمبر ۱۲۹۷	اسی دن یارات کو	نہ بلکہ اگر اسی دن یارات کو لوٹ نہ آئے تب بھی نماز قصر پڑھے بلکہ اگر چند دن کے بعد لوٹ آئے تب بھی۔
نمبر ۱۳۰۷	احتیاط واجب	احتیاطا یوں کرے اگرچہ اقوی یہ ہے کہ نماز قصر پڑھے
نمبر ۱۳۱۴	دونوں نمازیں پڑھے	یہ تب جب اس کے ساتھ لوازم زندگی نہ ہوں ورنہ بنا بر اقوی نماز پوری پڑھے۔
نمبر ۱۳۲۶	سفر کرنا نہ ہو	اور اس پر کوئی دوسرا ایسا عنوان جس سے نماز پوری پڑھنی ہوتی ہے صادق نہ آتا ہو
نمبر ۱۳۲۸	سنائی دے سکے	تو پھر بنا بر احتیاط واجب قصر اور تمام دونوں پڑھے یا نماز کو موخر کر دے تاکہ منزل پر پہنچنے کے بعد اسے پڑھے
نمبر ۱۳۳۱	پڑھ سکتا	بنا بر احتیاط مستحب قصر اور تمام دونو پڑھے
نمبر ۱۳۳۵	نماز کو قصر پڑھے گا	بشرطیکہ جانے اور آنے کے وقت ایک جگہ پر نماز نہ پڑھے۔
نمبر ۱۳۴۰	وہیں ہی رہیگا	جب تک اس جگہ قصد اقامت نہ کیا ہو تب تک اس کے لیے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ قصر اور تمام دونو پڑھے۔
نمبر ۱۳۴۲	چھ ماہ پوری پڑھنی ہوگی	چھ ماہ بقصد وطن رہ چکا ہو۔ اگر اس جگہ سے وطن کا اعراض نہ کر چکا ہو اور اگر اس جگہ سے وطن ہونے کا ارادہ ترک کر چکا ہو تو پھر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ نماز قصر پڑھے اگرچہ احتیاط مستحب دونو کے پڑھنے میں ہے

مسئلہ نمبر	اصل عبارت اردو	حاشیہ
نمبر ۱۳۴۵ نمبر ۱۳۴۶	احتیاط واجب نماز قصر پڑھنی	کوئی واجب نہیں بلکہ پوری نماز پڑھنا کافی ہے لیکن اگر بہت تھوڑا وقت وہاں ٹھہر کر واپس آجائے تو پھر یہ اقامت میں مضر بھی نہیں اور نماز بھی اسے پوری پڑھنی چاہیئے۔
نمبر ۱۳۵۵	تو پھر اس کی نماز باطل ہے	نہ جب تیسری رکعت کے رکوع کو پہنچ جائے تو بنا بر احتیاط واجب اس نماز کو تمام کرکے دوبارہ قصر بھی پڑھے اور جب تک وہاں رہے پوری اور قصر دونوں نمازیں پڑھتا رہے۔
نمبر ۱۳۵۸	احتیاط واجب	نہ بلکہ بنا بر اقوی یہ نماز پوری پڑھے البتہ اس کے لیے احتیاط مستحب یہی ہے کہ نماز قصر اور تمام دونو پڑھے علی الخصوص لوٹنے کے وقت اور واپس ٹھہرنے کی جگہ یہ بھی اس صورت میں ہے کہ قصد مسافرت نہ کیا ہو اور اگر اس نے ٹھہرنے کی جگہ سے چلتے وقت قصد مسافرت کیا ہو تو پھر اسے جانے اور لوٹنے اور جب اس جگہ واپس آکر ٹھہرے تمام جگہوں پر نماز قصر پڑھنی چاہیئے۔
نمبر ۱۳۶۲	آٹھ فرسخ	نہ بلکہ جب چار فرسخ سفر کرچکے تو یہی حکم ہے۔ اور جب چار فرسخ تک پہنچ کر تردد کرے تو نماز پوری پڑھے۔
نمبر ۱۳۶۵	ضریح مقدس	نہ بلکہ قبر مبارک سے پچیس ذرع ہٹ کر پڑھے تو پھر احتیاط واجب نماز قصر پڑھنے میں ہے۔
نمبر ۱۳۶۶	اس کی نماز باطل ہے	بلکہ اگر وقت باقی ہو تو اسے دوبارہ پڑھے اور اگر وقت نکل چکا ہو تو احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس کی قضا کرے اگر غفلت کرکے پڑھے تو یہ حکم ہے۔
نمبر ۱۳۶۷	بھول جائے	
نمبر ۱۳۸۴	پنجگانہ نمازیں	جبکہ ان کے ادا کرتے وقت ترتیب شرط ہو اور جن نمازوں

آیۃ اللہ

مسئلہ نمبر

نمبر ۱۳۸۶
نمبر ۱۳۸۸
نمبر ۱۳۹۰
نمبر ۱۳۹۱
نمبر ۱۳۹۲
نمبر ۱۳۹۳
نمبر ۱۳۹۵
نمبر ۱۴۰۱
نمبر ۱۴۰۴
نمبر ۱۴۱۴
نمبر ۱۴۱۵
نمبر ۱۴۲۲
نمبر ۱۴۲۷
نمبر ۱۴۳۰

اصل عبارت اردو	حاشیہ
	میں ادا کرتے وقت ترتیب شرط نہ ہو تو ان کی قضا کرتے وقت
	احتیاط استحبابی یہی ہے کہ با الترتیب بجا لائے
احتیاط واجب	نہ بلکہ یوں کرنا مستحب ہے۔
تو وہ پہلے ایک ظہر	احتیاطاً یوں پڑھے
احتیاط واجب	نہ بلکہ یوں کرنا مستحب ہے
نو نمازیں	نہ بلکہ پانچ نمازیں پڑھے اور اگر احتیاط مستحب بجا لانا چاہیے
	تو پھر نو نمازیں بجا لائے۔
اسے ترتیب حاصل کرنے کے لیے	یعنی ترتیب استحبابی کو حاصل کرنا چاہے تو اس طرح کرے۔
احتیاط واجب	احتیاط واجب جو قوت سے خالی نہیں۔
احتیاط واجب	کوئی واجب نہیں کہ اسے پہلے پڑھے البتہ اگر اسی دن کی ایک نماز
	یا اس سے زیادہ اس سے قضا ہو جائے تو جب تک ممکن
	احتیاط واجب ہے اس دن کی قضا کو ادا سے پہلے
مستحب یہی ہے	نہ بلکہ بنا بر احتیاط واجب یوں کرے۔
دوبارہ قضا پڑھے	یعنی بنا اس کے کہ ترتیب مستحب کی رعایت کرنا چاہے تو تب
احتیاط واجب	احتیاط واجب بلکہ اقوی یہی ہے۔
پہلے مر جائے	تو پھر وہ اس کے دوسرے لڑکے پر واجب نہیں ہیں۔
نماز کو جماعت کیساتھ	بنا بر احتیاط واجب
پڑھنا واجب ہے	نماز جماعت اس پر واجب نہیں ہوتی۔
ہونا مشکل ہے	نہ بلکہ صحیح نہیں ہے
نیت کر سکتے ہیں	بنا بر احتیاط واجب وہ نیت نہیں کر سکتے اور انہیں صبر
	کرنا چاہیے یہاں تک کہ کھڑے ہونے والے کی تکبیر ختم
	ہو جائے۔
چکی ہے صحیح ہے	تب جبکہ اس نے صرف قرائت نہ پڑھی ہو۔

مسئلہ نمبر	اصل عبارت اردو	حاشیہ
نمبر ۱۴۳۱	سن رہا ہو	بنا بر احتیاط واجب وہ اس نماز کو نیت فرادی سے تمام کرے۔
نمبر ۱۴۳۲	نیت نہ کرے	جب اس پر جماعت پڑھنی واجب ہو البتہ احوط بلکہ بہتر یہی ہے کہ اگر جماعت اس پر واجب نہ ہو تب بھی اول سے فرادی کا قصد کر کے شریک نہ ہو۔
نمبر ۱۴۳۳	مجبوری کی وجہ	بغیر مجبوری کے بھی یہی حکم ہے
نمبر ۱۴۳۷	باطل ہے	اگرچہ اس کے لیے احتیاطاً مستحب یہ ہے کہ نماز کو تمام کر کے اس کا اعادہ کرے مگر اس کو جب یقین ہو کہ امام کو پالے گا تو اس صورت میں نماز صحیح ہے اور اعادہ احوط ہے
نمبر ۱۴۳۸	وہ کھڑا رہے	بلکہ وہ فرادی کی نیت بھی اس وقت کر سکتا ہے۔
نمبر ۱۴۴۳	فوراً علیحدہ نماز پڑھے	وہ ایسے وقت میں فوراً علیحدہ ہو جائے گا لہذا اگر وہ منفرد والے عمل بجا لائے تو اس کی نماز صحیح ہے۔ یہی حکم بعد والی صورت کا بھی ہے۔
نمبر ۱۴۴۴	احتیاط واجب	نہ بلکہ مستحب یوں ہے۔
نمبر ۱۴۴۵	احتیاط واجب	نہ بلکہ مستحب یوں ہے۔
نمبر ۱۴۴۶	ایک قدم	بلکہ بعد مفرط ہو تب
نمبر ۱۴۴۸	سورہ کا وقت نہ ہو	تو پھر سورہ کو نہ پڑھے اور اپنے آپ کو امام تک لے جائے، اور اگر حمد کے لیے وقت نہ ہو تو احتیاط واجب اس میں ہے کہ فرادی کا قصد کر کے منفرد کے وظیفہ پر عمل کرے۔
نمبر ۱۴۵۱	اور اگر امام کو سجدہ میں	اس کا کوئی اعتبار نہیں۔
نمبر ۱۴۵۲	رکوع میں نہ مل سکے	تو پھر اس کی نماز فرادی ہو جائیگی اور وہ نماز صحیح ہے اگر وہ منفرد کے وظیفہ پر عمل کر چکا ہو۔

مسئلہ نمبر	اصل عبارت اردو	حاشیہ
نمبر ۱۴۵۶	سجود میں	نہ صرف رکوع میں امام تک پہنچ جائے۔
نمبر ۱۴۶۱	احتیاط واجب	نہ بلکہ مستحب یوں ہے۔
نمبر ۱۴۷۰	گناہگار ہے	لیکن نماز اس کی صحیح ہے۔
" "	احتیاط واجب	احتیاط مستحب ہے
نمبر ۱۴۸۴	احتیاط واجب	نہ بلکہ یہ احتیاط دونو صورتوں میں مستحب ہے۔
نمبر ۱۴۸۵	کچھ نہ کچھ پا سکے گا	تو اسے لوٹ آنا چاہیئے اور امام کیساتھ رکوع میں جائے اور احتیاطا نماز کا اعادہ کرے۔
نمبر ۱۴۸۶	احتیاط واجب	نہ بلکہ اس کی نماز اس صورت میں صحیح ہے
نمبر ۱۴۸۷	احتیاط واجب	نہ بلکہ اس کی نماز صحیح ہے۔
نمبر ۱۵۰۵	نہ ادا کرنے کی نیت	بلکہ وہ نماز کو مطلق قربت کے قصد سے بجا لائے اسی طرح ہے جب اس کے تمام نکلنے کے بعد نماز پڑھے
نمبر ۱۵۰۶	ادا ہوگی	نماز کو مطلقاً قربت کے قصد سے پڑھے اور یہی حکم ہے جب اس کے گھرنے کی مدت سے زیادہ ہو۔
نمبر ۱۵۱۵	احتیاط مستحب	نہ بلکہ احتیاط واجب ہے بلکہ فتوی وجوب قوت سے خالی نہیں۔
نمبر ۱۵۲۲	سجدے کی طرف جھکا نہ ہو	بلکہ ابھی سجدے میں نہ پہنچا ہو۔
نمبر ۱۵۲۳	ٹیڑھا ہو چکا ہو۔	نہ بلکہ سجدہ میں پہنچ کر اگر یہ شک ہو تب
نمبر ۱۵۴۶	نماز کے لیے اجیر	اجرت پر پڑھنے والا میت کی عبادات کو اس کے ما فی الذمہ کی نیت سے بجا لائے۔
نمبر ۱۵۴۹	دوبارہ پھر پڑھوائے	بنا بر احتیاط واجب دوبارہ اجیران کے لیے لے۔
نمبر ۱۵۵۲	ترتیب کے ساتھ	بنا بر احتیاط واجب یہی ہے اگر اسے ترتیب معلوم ہو۔

مسئلہ نمبر	اصل عبارت اردو	حاشیہ	مسئلہ نمبر
نمبر ۱۵۵۱	مزدور پر شرط	بنا بر احتیاط مستحب یہ ہے اور اگر مسئلہ ۱۵۵۵ کے مطابق عمل کرے تو احتیاط کی رعایت ہو جائے گی خواہ ایک آدمی پڑھے یا زیادہ	نمبر ۱۶۰۳
نمبر ۱۵۶۶	روزہ کو تمام کرے	اور اس کی قضا بھی بجا لائے۔	نمبر ۱۶۰۸
نمبر ۱۵۶۶	روزہ کو تمام کرے	اور اس کی قضا بھی بجا لائے	نمبر ۱۶۱۵
نمبر ۱۵۶۱	واجب نہیں	مگر جب وہ روزہ کی نیت نہ بھی کر چکا ہو تو پھر اس صورت میں بنا بر احتیاط واجب اس دن کے روزے کو تمام کرے اور اگر تمام نہ کرے تو اس کی قضا بجا لائے۔	نمبر ۱۶۲۱ نمبر ۱۶۲۳
نمبر ۱۵۶۲	یا کوئی اور واجب	نہ بلکہ جب اس پر قضا روزے ہوں تو مستحبی روزہ نہیں رکھ سکتا۔	نمبر ۱۶۲۸
″	واجب کی نیت سے	نہ بلکہ وہ اس نیت کو قضا روزے کی کر سکتا ہے	
نمبر ۱۵۶۵	احتیاط واجب	نہ بلکہ اس کا یہ روزہ صحیح ہے اگرچہ روزے کی نیت ظہر سے پہلے نہ کی ہو	
نمبر ۱۵۶۶	تو اسے چاہیئے	بنا بر احتیاط واجب	نمبر ۱۶۳۳
نمبر ۱۵۶۹	متردد ہو جائے	لیکن اگر اس کا تردد کسی ایسی چیز کی وجہ سے ہو کہ جس کے متعلق نہ جانتا ہو کہ وہ روزے کو باطل کرتی ہے یا نہ تو پھر اس کا یہ روزہ اس وقت صحیح ہے جب مبطلات روزہ نہ بجا لائے اور تردد اس کا اس کی نیت میں بھی نہ ہو۔	نمبر ۱۶۳۵
نمبر ۱۵۸۶	معلوم ہو	یا اسے اطمینان ہو	
نمبر ۱۵۸۹	احتیاط واجب	بلکہ یہ قوت سے خالی نہیں۔	نمبر ۱۶۳۶
نمبر ۱۵۹۶	جبر کیا گیا ہو	اس طرح کہ وہ کام اس کا نہ کہلائے۔	″
نمبر ۱۵۹۹	احتیاط واجب	اس پر نہ سونا واجب نہیں	نمبر ۱۶۳۹

اصل عبارت اردو	حاشیہ
جس شخص کو علم ہو	اگر منی کے باہر آنے کے ارادے سے کسی سے مزاح یا شوخی کرے اگرچہ اس کی منی باہر نہ آئے تب بھی اس کا روزہ باطل ہو جائیگا۔
احتیاط واجب	نہ بلکہ اس صورت میں اس کا روزہ باطل ہو جائے گا
یقین تھا	یا اس کا اطمینان ہو۔
سر کو گلاب	احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اب مضاف میں سر نہ ڈبوئے
روزے میں اشکال	روزے میں کوئی اشکال نہیں اور اگر اسے اطمینان نہ ہو اور اپنے آپ کو پانی میں ڈالے اور پانی اس کے پورے سر کو گھیر لے تو احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اس روزے کی قضا بجا لائے
تو اس کا روزہ باطل ہے	جب کہ ماہ مبارک یا قضا کا روزہ ہو تب اگرچہ واجب معین روزے میں احتیاط وجوبی اس کا باطل ہو جاتا ہے لیکن واجب موسع اور مستحبی روزے میں بطلان نہیں ہے اگرچہ اس میں بھی احوط استحبابی غسل یا تیمم کو فجر سے پہلے ترک نہ کرنے میں ہے۔
احتیاط واجب	نہ بلکہ بنا بر احتیاط مستحب
پھر بیدار ہو	تو اس کے لیے غسل کرنے سے پہلے سو جانا جائز ہے جب کہ اسے بیدار ہو جانے کی عادت ہو اور اگر اسے عادت نہ ہو تو پھر بنا بر احتیاط واجب غسل کرنے سے پہلے نہ سوئے اگرچہ وہ احتمال دیتا ہو کہ اگر وہ دوبارہ سو جائے تو صبح کی اذان سے پہلے بیدار ہو جائیگا۔
اسے علم ہے	یا اس کی اس طرح عادت ہو
احتیاط واجب	اگر یہ فتویٰ نہ دیں کہ اقویٰ ہے
علم ہو	یا اس کی اس طرح کی عادت ہو۔

مسئلہ نمبر	اصل عبارت اردو	حاشیہ
نمبر ۱۶۳۹	کفارہ	کفارہ کا وجوب صرف بنا بر احتیاط ہے لیکن قضا اس پر ضروری ہے۔
نمبر ۱۶۴۴	اسے علم	یا اس طرح کی اس کی عادت ہو
״	اسے علم	یا اس طرح کی اس کی عادت ہو
نمبر ۱۶۶۴	باطل ہوگا	ماہ مبارک کا اگر روزہ ہو تب بلکہ اس کی قضا میں بھی یہی حکم ہے بلکہ ہر واجب معین روزے میں بنا بر احتیاط واجب
نمبر ۱۶۴۷	تیمم کرکے	تیمم کا کافی ہونا محل تامل ہے
نمبر ۱۶۵۵	باطل ہو جاتا ہے	لیکن اس کا کفارہ نہیں ہے
نمبر ۱۶۶۵	اپنے روزے کو باطل کرے	سابقہ حکم صرف مجبور کا ہے اور ناچاری کی حالت میں ایسا کام کرے جو روزہ کو باطل کرتا تو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے۔
نمبر ۱۶۶۹	احتیاط واجب	نہ بلکہ یہ واجب ہے۔
نمبر ۱۶۸۳	احتیاط واجب	نہ بلکہ بنا بر اقوی یہ واجب ہے
نمبر ۱۶۹۵	ل سکتے ہوں	نہ بلکہ ایک فقیر کو ایک مد سے زیادہ نہ دے۔
نمبر ۱۶۹۶	پنجم۔ احتیاط واجب	نہ بلکہ یہ واجب ہے۔
نمبر ۱۷۰۶	رہا تھا	اگر تو ایسا شخص عذر کے دور ہونے کے وقت تو اسے جانتا تھا لیکن بعد میں وہ بھول گیا ہو تو اسے چاہیئے کہ جتنی زیادہ دن روزے نہ رکھنے کا احتمال دیتا ہے اتنے ہی دن کے روزے رکھے۔ لیکن اگر کوئی عذر کے رفع ہونے کا وقت نہ جانتا ہو اور اس شک کے عارض ہونے کے پہلے بھی نہ جانتا ہو تو وہ تھوڑے احتمال کے دنوں کا روزہ رکھ سکتا ہے اگرچہ اس کے لیے احتیاط مستحب زیادہ رکھنے میں ہے۔

مسئلہ نمبر
نمبر ۱۶۱۵
״
نمبر ۱۶۱۹
نمبر ۱۶۲۱
نمبر ۱۶۱۵
نمبر ۱۶۲۳
نمبر ۱۶۲۴
نمبر ۱۶۲۶
نمبر ۱۶۲۷
نمبر ۱۶۲۸
نمبر ۱۶۲۹
نمبر ۱۰۶۱
نمبر ۱۶۴۱
نمبر ۱۶۶۲
نمبر ۱۶۶
نمبر ۱۶۶۹

اصل عبارات اردو	حاشیہ
ایک مد طعام	یا ایک مد کشمش یا ایک مد خرما بھی دے سکتا ہے۔
کافی ہے	بلکہ احتیاط واجب قضا اور کفارہ دونوں کے بجا لانے میں ہے
ضروری نہیں	نہ بلکہ ہر دن کے لیے ایک مد کفارہ دینا ضروری ہے اور اس کی قضا کرنی بھی ضروری ہے۔
جس کی تفصیل	مسئلہ نمبر ۱۹۱۳ میں ذکر ہوئی ہے۔ اسی طرح ماں کے رہنے کے بعد بھی بنا بر احتیاط واجب
اس معین دن میں سفر نہ کرے	بنا بر احتیاط واجب۔
واجب ہو جائے گا	بنا بر احتیاط واجب۔
ایک مد طعام	ایک مد کشمش یا ایک مد خرما اور اسی طرح پہلی صورت میں بھی احتیاط استحبابی ہے کہ جس کا ترک کرنا لائق نہیں
ایک مد طعام	ایک مد گندم یا روٹی یا جو یا مویز یا خرما دے۔
احتیاط واجب	نہ بلکہ یہی واجب ہے
احتیاط واجب	نہ بلکہ اقوی یہی ہے
احتیاط واجب	نہ بلکہ احتیاط مستحب
افطار کر دینا چاہیے	نہ جبکہ افطار نہ کرنا بچے کے لیے موجب اذیت ہو اور اگر اس کے لیے سبب اذیت نہ ہو تو افطار کرنا ضروری نہیں۔
قضا بجا لائے	اس پر اس کی قضا بجا لانا واجب نہیں
احتیاط مستحب	نہ بلکہ اقوی یہی ہے
خبر بھی نہ تھی	تو پھر احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ایسے ارث کا خمس ادا کرے۔
احتیاط مستحب	نہ بلکہ بنا بر احتیاط واجب اس کا خمس دے۔

مسئلہ نمبر	اصل عبارات اردو	حاشیہ
نمبر ۱۷۹۰	احتیاط واجب	نہ بلکہ اس پر خمس نہیں ہے۔
〃 〃	احتیاط واجب	نہ بلکہ اس پر خمس نہیں ہے۔
نمبر ۱۷۹۹	تصرف کر سکتا ہے	جبکہ مقدار خمس کو اپنے ذمہ لے اگرچہ دست گردان کر کے بھی کیوں نہ ہو۔
نمبر ۱۸۱۲	رجوع کرنا چاہیئے	بنا بر احتیاط واجب
نمبر ۱۸۱۷	گنج کا نصاب	اگر یہ سونا یا چاندی ہو تو اس کا وہی نصاب ہے جو زکوٰۃ کے باب میں گزر چکا ہے اور جو مصارف اس کے حاصل کرنے کے لیے کیے ہیں ان کو نکال لینے کے بعد اگر وہ اس حد نصاب تک پہنچ جائے تو اس کا خمس دے۔
نمبر ۱۸۲۱	احتیاط واجب	نہ بلکہ یہ واجب ہے
نمبر ۱۸۲۵	احتیاط واجب	نہ بلکہ واجب ہے البتہ اس کے مصرف میں احتیاط کرے اور سید فقیر کو دے۔
نمبر ۱۸۲۶	احتیاط واجب	پہلی صورت میں احتیاط مستحب ہے کہ جس کا ترک کرنا سزاوار نہیں لیکن دوسری صورت میں بنا بر اقوی اس کا مال واپس دے جبکہ اس نے خود اسے بعنوان صدقہ دیا ہو۔
نمبر ۱۸۴۱	جب کوئی شخص	اگر انسان بغیر قصد کے کوئی چیز دریا سے باہر نکالے اور وہ اتفاق سے جواہر ہوں تو پھر بنا بر احتیاط واجب اس کا خمس دے اور اگر جب جواہر اس کے ہاتھ لگیں اور اس کے حیازت کا قصد کر لیا ہو تو پھر بنا بر اقوی اس کا خمس دے۔
نمبر ۱۸۴۳	تو بھی اس کا خمس دے	خمس کا وجوب معلوم نہیں اگرچہ احوط ہے
نمبر ۱۸۵۱	بلکہ وہ ایسے مصارف	اس کا ذکر کتاب میں نہیں۔
نمبر ۱۸۸۹	لے لیوے	تو جائز ہے اگرچہ احتیاط بجائے واجب کے مستحب ہے جو ذکر ہوئی ہے۔

مسئلہ نمبر	اصل عبارات اردو	حاشیہ
نمبر ۱۹۰۲	قرض ادا نہ کیا ہو	اور قرض خواہوں کے لیے یہ ضامن بھی ان کی رضا سے نہ ہوئے ہوں تب یہ حکم ہے
نمبر ۱۹۰۷	بلکہ ان کے ساتھ	اس کا ذکر کتاب میں موجود نہیں
نمبر ۱۹۱۶	جو کسی کا مالک ہو	اسی طرح اگر پورے سال میں ایک دن یا دو دن مالک کا کھا سکے کھاتے ہیں تو ان پر زکوٰۃ نہیں ہے اگرچہ مستحب ہے
نمبر ۱۹۴۵	معصیت میں خرچ کیا ہو	اگر معصیت میں خرچ کیا ہو تو پھر فقراء کے حصہ سے زکوٰۃ لے سکتا ہے
نمبر ۲۰۰۴	احتیاط واجب	نہ بلکہ بنا بر اقوی یہی ہے۔
نمبر ۲۰۶۰	تصرف نہیں کر سکتا	تب جبکہ وہ مقام قاعدہ فراغ کے جاری ہونے کا نہ ہو۔
نمبر ۲۰۶۴	عین نجس کا خریدنا	سوائے شکاری کتے اور کافر غلام کے۔
نمبر ۲۰۰۴	تو اس قسم کی جنس	ہر شہر میں اس جنس کا وہی حکم جو اس شہر میں رائج ہے
نمبر ۲۰۹۶	معاملہ کے وقت	نہ بلکہ اجارہ دینے کے وقت سے
نمبر ۲۰۱۳	معین کیا جانا چاہیے	اگر مدت معین نہ کی گئی ہو تو معاملہ باطل ہے۔
"	معاملہ باطل ہے	بنا بر احتیاط واجب بلکہ بطلان قوت سے خالی نہیں
نمبر ۲۱۱۹	اگر نقدی	جب سونا اور چاندی ہو
نمبر ۲۱۲۲	قبول کرے	اگرچہ یہ صورت اشکال سے خالی نہیں اور احتیاط مستحب اس کے ترک میں ہے۔
"	۵۔ معین کیا جائے	بنا بر احتیاط واجب
نمبر ۲۱۵۴	میں اشکال ہے۔	نہ بلکہ شرکت اور شرط دونوں صحیح ہیں۔
نمبر ۲۴۱۳	بیمار جا کر دوائی کھائے	تو اس صورت میں ضمان کا حکم نہیں کیا جا سکتا مگر جبکہ یہ سبب مباشر سے اقوی ہو
نمبر ۲۲۴۷	...نے میں اشکال ہے	مگر حنا وغیرہ کے درختوں میں کہ جن کے پتوں سے استفادہ یہاں تک ہے

مسئلہ نمبر	اصل عبارت اردو	حاشیہ
		کیا جاتا ہے مساقات کی صحت بعید نہیں
نمبر ۲۲۵۴	مساقات صحیح ہے	اس میں اشکال ہے
نمبر ۲۲۸۲	احتیاط واجب	بلکہ واجب ہے کہ اس سے پہلے مطالبہ نہ کرے
نمبر ۲۲۸۴	گناہگار ہوگا	جبکہ اس کا وقت آ پہنچا ہو۔
نمبر ۲۲۹۰	احتیاط مستحب	نہ بلکہ احتیاط واجب اسی میں ہے
نمبر ۲۳۰۲	راضی ہیں تو	جبکہ عقد کے ہونے کی وقت ناراضگی کا اظہار بھی کر چکے ہوں۔
” ”	احتیاط واجب	احتیاط مستحب
نمبر ۲۳۰۴	احتیاط واجب	لیکن باکرہ رشیدہ کے لیے سزاوار ہے کہ وہ باپ یا دادے سے اجازت لے۔
نمبر ۲۳۱۹	نکاح نہ کرے	لیکن اگر کسی عورت سے متعہ کرے تو اقوی یہ ہے کہ اس کی بہن سے متعہ نہ کرے اگرچہ متعہ کی مدت ختم ہو چکی ہو یا اسے باقی بخش دے۔
نمبر ۲۴۰۴	احتیاط واجب	نہ بلکہ اقوی یہی ہے۔
” ”	احتیاط مستحب	کوئی مستحب نہیں۔
نمبر ۲۴۰۵	کافر عورت	غیر کتابیہ کافر ہو جیسے یہود و نصاری کے علاوہ اور اگر کتابیہ ہو تو عقد دائمی نہ کرے بنا بر احتیاط واجب جیسے یہود و نصاری لیکن ان سے متعہ کرنا جائز ہے۔
نمبر ۲۴۰۶	احتیاط مستحب	کوئی مستحب نہیں
[illegible]	احتیاط واجب	نہ بلکہ اس عورت سے بعد میں نکاح نہیں کر سکتا۔
نمبر [illegible]	احتیاط واجب	بلکہ یہ قوت سے خالی نہیں۔
نمبر ۲۴۱۸	احتیاط واجب	نہ بلکہ واجب ہے جب تک مدت سے انقضا ہو جائے۔

مسئلہ نمبر	اصل عبارت اردو	حاشیہ
نمبر ۲۴۲۵	رہنا واجب ہے	بنا بر مشہور علما کے ورنہ اقوی عدم وجوب ہے خصوصاً جبکہ ایک ہی بیوی ہو۔
نمبر ۲۴۴۱	احتیاط واجب	بلکہ اقوی یہی ہے
نمبر ۲۵۲۳	بنا بر احتیاط واجب	نہ بلکہ وہ حیض ہی عدت رکھے
نمبر ۲۵۳۷	یعنی طلاق	یہ کتنا بہتر ہے
نمبر ۲۵۵۱	احتیاط مستحب	نہ بلکہ اقوی یہی ہے
نمبر ۲۵۴۷	ایک سال	اس طرح کہ ہر ہفتے میں صرف ایکدفعہ اعلان کرے۔
نمبر ۲۵۸۹	حاکم شرع سے	اس کا ذکر فتوی میں موجود نہیں
نمبر ۲۶۰۲	احتیاط واجب	کوئی واجب نہیں
نمبر ۲۶۱۷	یہ عادت ہوگئی ہو	بنا بر احتیاط واجب
نمبر ۲۶۲۷	احتیاط واجب	کوئی واجب نہیں۔
نمبر ۲۶۶۱	سفر نہیں کرنا چاہیئے	نہ بلکہ اسی دن سفر کر سکتا ہے اگرچہ وہ سفر اس کے لیے ضروری نہ ہو لیکن بعد میں اس کی قضا کرے لیکن اس کے لیے کفارہ نہیں ہے
نمبر ۲۶۷۴	اعتبار نہیں	بلکہ ان کی اصل نذر میں بھی اشکال ہے۔
نمبر ۲۶۸۷	نیت قربت کی ہو	وقف کی صحت میں قصد قربت شرط نہیں لہذا ضروری نہیں کہ قصد قربت رکھتا ہو اگرچہ احوط ہے۔
نمبر ۲۷۰۳	معمولی کاموں	معمولی کاموں کے لیے بھی ایسے آدمی کے لیے اشارہ کافی نہیں۔
نمبر ۲۷۱۷	مال بخش جائے	جو مال زندگی میں بخشی جائے تو وہ مال اسے دیا جائیگا جسے بخش گیا ہے اور اس پر وصیت کا حکم جاری نہیں ہوگا۔
نمبر ۲۸۰۴	دیۃ دینی واجب ہوتی ہے	اس کے علاوہ بھی کچھ مقامات ہیں جن کے ذکر کی یہاں گنجائش نہیں۔

ادارہ تحریر:- اے، آیچ جعفری ۔ ع، غ، کراروی

شیعی احساسات اور نظریات کا بیباک ترجمان ہے جسکا مقصد وحید ارشادات قرآنیہ اور علوم سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام کی نشر و اشاعت ہے

تراشے ــــــ اور ــــــ جھلکیاں

اسکے مستقل عناوین ہیں جن میں غیر شیعہ کتب اور اخبار و جرائد کی دل آزار تحریروں کا تنقیدی جائزہ لیا جاتا ہے۔

سالانہ چندہ ــــــــــــــ صرف چھ روپے

مکتبہ تعمیر ادب

نامی پریس بلڈنگ پیسہ اخبار لاہور